تلخیص البیان

فی

فہم القرآن

خلاصہ مفہوم آیات مع منتخب مضامین قرآن

مؤلف مولانا محمد زاہد انور

مہتمم جامعہ عثمانیہ۔ شورکوٹ سٹی

ترجمہ قرآن عزیز از

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری نوّر اللہ مرقدہٗ

نفیس قرآن کمپنی ®

تلخیص البیانؒ

فی

فہم القرآن

خلاصہ مفہوم آیات مع منتخب مضامین قرآن

مؤلف مولانا محمد زاہد انور

مہتمم جامعہ عثمانیہ۔ شورکوٹ سٹی

ترجمہ قرآن عزیز از

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری نوّر اللہ مرقدہٗ

نفیس قرآن کمپنی®

Ph: 042-37361460

جملہ حقوقِ طباعت

بحق ناشر محفوظ ہے۔

غرضِ ناشر

انسانی طاقت اور بساط میں جو کچھ ہے۔اس کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نفیس قرآن کمپنی® نے ہر ممکن کوشش کی ہے۔کہ نسخہ ہٰذا میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے۔پھر بھی انسان خطا کا پتلا ہے۔اگر دوران طباعت کوئی زیر۔زبر۔نقطہ۔شد یا مد ٹوٹ جائے تو اسے غلطی نہیں کہتے لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی مطبوعات میں باوجود ہر امکانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی۔ بلکہ قابل معافی ہوتی ہے کوئی مسلمان جان بوجھ کر دیدہ ودانستہ تو قرآن پاک کی طباعت میں ذرا سی غفلت بھی نہیں کرسکتا۔ پھر بھی آپ سے استدعا ہے کہ اگر دوران تلاوت اس قسم کی غلطی کا شبہ ہو تو ہمیں مطلع فرما کر مشکور فرمائیے۔

جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی 0333-6176051,0332-7236793

نفیس قرآن کمپنی®

۵ لوئر مال مکہ سنٹر اُردو بازار لاہور

Ph: +92- 042-37361460, 0320- 0321-9464017

E-mail: nafeesquranco.pk@gmail.com

www.nafeesquran.com

nafeesqurancompany

ہر مسلمان مندرجہ ذیل حقائق کو برحق سمجھتے ہوئے یقین رکھے

☆ کہ ہمارے دین کی اصل اساس قرآن مقدس ہے جو ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک اور مکمل طور پر اسی حقیقت سے محفوظ ہے جس طرح نازل ہوا تھا۔ آج تک اس میں الفاظ وحروف تو کجا زبر وزیر اور پیش تک کوئی تبدیلی نہیں لاسکا اور نہ لاسکتا ہے۔

☆ اللہ کا دین (اسلام) کامل واکمل ہے اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کے قطعی عقائد واحکام میں کوئی تبدیلی لاسکتا ہے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخر نبی (خاتم النبیین) ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی قیامت تک نہیں آئے گا۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کے بعد کوئی نئی کتاب (ہدایت نامہ) نازل نہیں ہوئی (اور نہ ہوگی)۔

☆ قرآن کریم کی فہم اور تفہیم کیلئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی ترجمانی کیلئے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع ذخیرہ بھی پوری طرح محفوظ وموجود ہے۔

☆ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقائق اور معرفت پر مبنی جامع توضیح وتشریح کا وسیع ذخیرہ مستند مدلل فقہی کتابوں کی شکل میں محفوظ ہے۔

☆ ہم مسلمانوں کو اس پر یقین رکھنا ہے کہ ہمارا دین برحق (اسلام) دنیا کے سارے ادیان باطلہ (اور نظام ہائے باطلہ) کے بالمقابل اعلیٰ نظامِ اعتقادات، نظامِ عبادات، اعلیٰ اخلاقی اقدار وتہذیبی روایات نیز ساری انسانیت کیلئے ابدی ہدایت اور راہنما اصولوں کا امین ہے۔

☆ اس جیسا دین (نظام) ساری باطل دنیا مل کر نہیں لاسکتی (نہیں بناسکتی) یہ سب سے ممتاز اور جداگانہ عقائد ونظریات کا حامل مذہب ہے۔

☆ قرآن کریم کی صداقت ابدی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی ابدی صداقت کا چیلنج ساری دنیا (جن وانس حتیٰ کہ فرشتوں سمیت) سب کو کیا گیا ہے۔ ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ کہ کل مخلوقات مل کر بھی قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورۃ کا مثل نہیں لاسکتے (نہیں بناسکتے)۔ اسی طرح اس جیسا جامع نظامِ حیات بھی کوئی نہیں بناسکتا۔

☆ ہم پورے قرآن کریم اور تاریخ حق وباطل کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں تو کبھی بھی یہ تلاش نہ کرسکیں گے کہ کسی لمحے حق وباطل میں نظریاتی صلح ہوئی ہو یا حق پرستوں نے اہل باطل کے مقابل کبھی نظریاتی

پستی پر مبنی سمجھوتہ کیا ہو (ایسا کبھی نہیں ہوا) ہم اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ ہماری پہچان دوقومی نظریے کے حوالے سے اصل یہ ہے کہ ہم ایک قوم مسلمان کو سمجھتے ہیں (نظریہ اسلام پر اعتقاد رکھنے والے) جبکہ دوسری قوم فقط ہندو یا سکھ نہیں بلکہ کل مذاہب باطلہ ہیں۔ جس میں ہر باطل نظریہ رکھنے والے بدعقیدہ گروہ شامل ہیں۔ اس کے لئے سورۃ الکافرون کو بار بار غور سے پڑھا جائے، ﴿لکم دینکم ولی دین﴾ اس میں دوقومی نظریہ بلحاظ اعتقادی حقائق واضح کیا گیا ہے اور صاف طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حق وباطل کے مابین کوئی قدر مشترک نہیں لہذا نظامِ حق و باطل میں کبھی بھی مصالحت ناممکن ہے۔

☆ اہل حق عقیدہ توحید (وحدہ لاشریک لہ) پر پختہ ایمان رکھتے ہیں جبکہ اہل کفر کے سینکڑوں خود ساختہ معبودان باطلہ ہیں یہ دائمی اصول پر مبنی نظریہ برحق ہے جس میں خود ساختہ عقائد ونظریات کے حامل اہل باطل کے مقابل اہل حق کو ہمیشہ کیلئے باور کرادیا گیا ہے کہ تمہارے سامنے ہزار حیلوں سے مشترکہ نظریات کے بظاہر پرکشش افکار لائے جائیں ان کو ہرگز قبول نہ کیا جائے بلکہ صاف کہہ دیا جائے کہ ﴿لکم دینکم ولی دین﴾۔ بعنوان دیگر حق باطل کے سامنے کبھی سرنڈر (سرنگوں) نہیں ہوسکتا ایسے ہی نظامِ اعتقاد کی طرح بقیہ شعبہ ہائے زندگی میں بھی حق و باطل کے مابین امتیازی لکیر کھینچ دی گئی ہے کہ بعد از اتمام حجت ﴿لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لاحجۃ بیننا و بینکم الخ﴾۔ گویا واضح کر دیا گیا کہ اسلام اور کفر میں جس طرح اعتقادی اشتراک (درمیانی راہ) قبول نہیں ایسے ہی اقدار واعمال اور بقیہ امورِ حیات میں بھی اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہمیشہ قائم رہے گی۔

☆ اہل حق کی تہذیب وتمدن، اخلاق واقدار، اصول تجارت اور کل معاملاتِ زندگی اپنے اعتقادی حقائق کے تابع ہیں اور رہیں گے جبکہ اہل باطل کے کل افکار واعمال کا پس منظر اتباع شیطانیت اور ہوائے نفسانی ہے۔ ایسے دو متضاد نظریات کا باہمی اشتراک واتحاد کبھی نہیں ہوسکتا۔

☆ ہم اس حقیقت پر بھی کامل یقین رکھیں کہ اسلام ایک جامع وکامل عملی نظامِ حیات ہے اور ایسا خود کفیل برحق مذہب ہے جو اپنے تمام تر حقائق میں سب سے برتر وفائق ہے۔ دیگر نظام ہائے باطل کے خود ساختہ اصول وروایات اور قوانین یا تہذیب وکلچر کی اپنے نظام میں پیوند کاری (مداخلت) کو کبھی برداشت نہیں کرتا نیز زندگی کے ہر شعبے میں فقط لفظی رہنمائی ہی نہیں عملی قانون سازی اور بذریعہ حکومت اسلامی انکے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔ ایسے ہی زندگی کے ہر موڑ اور ہر نظام میں اپنی جداگانہ نظریاتی شناخت قائم رکھتا ہے اور اپنے اصول وروایات میں کسی کی مداخلت (یا ڈکٹیشن) ہرگز قبول نہیں کرتا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین!

آہِ فکر و نظر

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنے نو عمر خوش بخت چچا زاد بھائی (جو بچپنے میں ہی ادب، خدمت، محبت اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رموز سے آگاہ ہو گئے تھے) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حق میں دعا جاری ہوئی، اللّٰھم فقھہ في الدین (بخاری شریف) اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس گوہر تابدار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبولیت دعا کے صلہ میں شروع ہی سے رئیس المفسرین اور حبر الامۃ کے یادگار لقب سے پکارا جاتا ہے، خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں اکابر صحابۂ کرامؓ کی اہم مجلس شوریٰ تشکیل دے رکھی تھی، جس میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بھی شامل تھے، جو سب سے کم عمر صحابی تھے، (کوئی سترہ، اٹھارہ سال کے لگ بھگ)۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی نامزدگی پر اعتراض کیا گیا، کہ اتنے بڑے صحابہؓ کی موجودگی میں اس کم سن نوجوان کی شمولیت کا کیا مطلب؟ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بھری مجلس میں صحابہ کرام سے سوال کیا، کہ ﴿إذا جاء نصر اللہ والفتح﴾ کے مفہوم کو کیا سمجھتے ہو؟ سب نے مفہوم ظاہر بتلایا، لیکن حضرت ابن عباسؓ نے مختلف جواب دیا، اور کہا: کہ فیہ أجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا پیغام دیا گیا ہے) (بخاری شریف) تمام حاضر صحابہ کرامؓ ان کے جواب پر انگشت بدنداں رہ گئے، اس طرح صحابہ کرامؓ پر حضرت ابن عباسؓ کی قرآنی معارف وعلوم کے حوالے سے علمی برتری واضح ہو گئی، خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے دور مبارک میں حفاظ قرآن صحابہ کرامؓ (جو کہ عالم بھی ہوتے تھے) کو بعض اہم معاملات میں فوقیت وترجیح دینے کی روایات موجود ہیں، ہم قرآنی حقائق و معارف کے سمجھنے سمجھانے میں کب سے کوتاہ نظر واقع ہوئے (یا کس دور سے سست روی کا شکار ہوئے) کہ قرآنی مصالح انقلاب کے ثمرات عظیم کا نظریاتی مطالعہ نیز اس کے حقیقی او رواقعی مشاہدات سے (شاید) غیر شعوری طور پر نہ صرف اپنی نسلوں کو ایک محدود فکر تک اکتفا کرتے دکھائی دینے لگے

ہیں (بلکہ خود بھی اکثر اسی راہ کے راہی نظر آرہے ہیں) حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے، کہ ہم قرآن مقدس کے اس عظیم اعتقادی و جامع نظریاتی اثاثے کو اسی فکر و نظر سے (فکراو عملا) روشناس کرائیں، جو حضرات خلفائے راشدینؓ اور بقیہ صحابہ کرامؓ کی اتباع سنت میں تاریخ حق بلکہ قرآنی تعلیمات کا لازمی حصہ چلا آرہا ہے، بارہا دیکھا گیا ہے، کہ بعض اوقات انسان اپنے گراں قدر نظریاتی موقف کو الفاظ کی تُرشی یا لب ولہجہ میں تلخیٔ اظہار کی نظر کر بیٹھتا ہے۔جس کے باعث نظریہ کسی مزاج برہم کے آگے شکستہ فکری کا شکار ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے۔کئی دفعہ نظریاتی قلندروں نے حالات کے قدموں پر ڈھیر ہونے سے بچنے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر مصلحتِ وقت کی زنجیروں میں جکڑے ان بیچارے (اصحابِ فکرونظر) لوگوں کی ایک نہ چلی۔ اس طرح وہ بے بسی سے (اپنی فکری بے قدری پر) اشک بہاتے بہاتے اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔ حالات کے جبر یا ناموافق ماحول میں اہل حق اور اصحابِ عزیمت نے کبھی بے ہمتی (یا کم ہمتی) نہیں دکھائی۔ یہ الگ موضوع ہے کہ وہ وقتی طور پر اپنے مشن میں کتنے فیصد کامیاب ہو سکے یا پھر وقت پورا ہونے پر اپنے نظریاتی مشن کو اگلی نسلوں کے سپرد کر کے ''اللہ حافظ'' ہی کہہ سکے، تاریخ حق میں نشیب وفراز اور تحریکی مدوجزر کی داستان فقط انہی افسانوں سے ہی لبریز نہیں بلکہ قرآنی صداقت اس پر شاہد عدل ہے کہ پیکرانِ حق وعزیمت کے علمبرداروں نے رزم حق و باطل کے جان گداز مراحل میں کبھی پیٹھ نہیں دکھائی۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے! ان خدا مست جانبازوں کے جذبۂ صدق و وفا پر خدائی شہادت اور دادِ تحسین کو، ترجمہ:''اور بہت سارے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑے ہیں بہت خدا کے طالب پھر نہ ہارے ہیں کچھ تکلیف پہنچنے سے اللہ کی راہ میں اور نہ سست ہوئے ہیں اور نہ دبے ہیں اور اللہ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔'' (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۴۶)۔

یاد رکھیے! صداقت کی معرکہ آرائیوں میں (ظاہرا) جسم تو شکست کھا سکتے ہیں مگر نظریات حق کبھی شکست قبول نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ اُسی علمِ حق کو کوئی دوسرا جانباز گروہ تھام لیتا ہے (یا یوں سمجھیے! سفینۂ رواں دواں رہتا ہے۔ ناخدا بدلتے رہتے ہیں) کوئی درخت لگتے ہی پھل آور نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے تدبیری طور طریقے اپناتے ہوئے ایک وقت تک صبر وحلم فطری تقاضا ٹھہرتا ہے۔ (اتنی عام فہم صداقت سمجھنے کے لیے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں) تاہم المیہ یہ ہے کہ ہم بعض اوقات تلخیٔ حالات میں ضرورت سے زیادہ جذباتی پن کا شکار ہو کر تلخ مزاجی کے بھی مریض بنتے دکھائی دیتے ہیں۔

جس کا منفی اثر یہ ہونے لگتا ہے کہ ہم کسی درست فکر کو سننے کی بجائے فقط سنانے کے ہی عادی بن جاتے ہیں، ہم جانتے ہیں، کہ نظریات ہی شخصیات کے تعارف و تقدس کا باعث بنتے چلے آرہے ہیں، مگر بعد ازاں شخصیات کو مقدس ٹھہرا لیا جاتا ہے، لیکن

آج کی سچائی یہ ہے

کہ اب شخصیات پرستی کا زمانہ بیت چکا ہے۔ وقت نے اپنے انداز بدل لئے ہیں۔ تاریخ کا تیز رو دھارا اب شخصیات کی سمت سے مڑ کر اجتماعیت، ملک و ملت اور انسانیت کیلئے رواں دواں ہے۔ تاریخ کے (فکری) اسلوب بدل گئے ہیں۔ اب کوئی انسان عظیم نہیں ہے اور کوئی ہستی ضروری نہیں۔ نظریات حق، قوم اور اجتماعیت سب کچھ ہے۔ معاشرہ اور جماعت کو اولیت حاصل ہے۔ کوئی بڑا آدمی اس لئے بڑا نہیں کہ وہ کسی بڑے خاندان کا فرد یا کسی بڑے باپ کا بیٹا ہے۔ تاریخ (اور وقت) اس کے بڑے پن کیلئے خدمات اور کارنامے طلب کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں ہمیں شعوری طور پر بعض تلخ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے بہت سارے انتہائی قابل توجہ اور سنجیدہ فکر سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے فقط اس واسطے دامن نہیں چھڑایا جاسکتا، کہ ہمیں ان کی طرف دھیان دینے کیلئے وقت دستیاب نہیں، قرآنی علوم و معارف اور عالمی خدائی نظام حیات کے حوالے سے جو سطحی طرز فکر ہم نے اپنی علمی دانش گاہوں میں متعارف کروا رکھا ہے، اس حوالے سے چند اہم نوعیت کے تلخ حقیقت امور پر مبنی درج ذیل اٹھتے سوالات کا جواب اہل علم اصحاب بصیرت کے ذمے ہے، امید ہے، کہ ہمارے اصحاب دانش حلم اور بردباری اور تحمل مزاجی کا رویہ اختیار کرتے ہوئے ان پر مثبت ردعمل کا اظہار فرمائیں گے، کئی دفعہ وقت کٹہرے میں ہمیں نئی علمی نسل کے بعض تند و تیز سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، ان میں سے ایک اہم سوال یہ بھی ہے، کہ قرآن مقدس کے علوم و معارف نیز اس کے آفاقی مصالح اور فائق و برتر نظام حیات کو (باوجود اس کی عظمت اور اہمیت کے) ہماری علمی دانش گاہوں (درسگاہوں) میں اس فکر و عمل کو کیوں نہیں لیا جاتا، جس طرح کتب احادیث اور فقہ سمیت دیگر اہم کتب کو تدریسی نصاب میں لیا جاتا ہے، اس نوعیت کے سوال سے جان چھڑانے کے لئے جس قدر لیپا پوتی اور حیلہ سازی سے کام لیا جائے، اتنی ہی شدت سے یہ دامن گیر ہونے لگتا ہے، مگر سچ ہے، کہ جواباً ادھر ادھر کی لا حاصل تاویلات کی بجائے اپنے ضمیر کے ہاتھوں سقراط کی طرح اعتراف حقیقت پر مبنی سچائی کے زہر کا پیالہ پینے

کے سوا کوئی راستہ نہیں بچتا ایسے میں ستم ظریف قاضئ وقت کی طرف سے سزا ''مرگ مفاجات'' کی صورت میں ظاہر ہونا کوئی انہونی حقیقت نہیں ہوتی، یہاں چند دیگر اہم نوعیت کے سنجیدہ فکر سوالات بھی اٹھائے جاتے ہیں، جن کا بغور جائزہ لینا ہر دور کے اہل علم و دانش (مرتبین نصاب) پر لازم ہے۔

☆ ہم قرآن مقدس کو آفاقی ابدی کتاب ہدایت اور اس کے عالمی نظام حیات ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، اس پس منظر میں ہم کیا سمجھتے ہیں، کہ قرآن مقدس میں جن فرق باطلہ (یہود و نصاری اور مشرکین) کی بداعتقادیوں، بدعملیوں کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے، اور علمی و عملی تعاقب (تردید/رد) کیا گیا ہے، کیا اب ان کا وجود مٹ چکا ہے؟ یا ابھی بھی موجود ہے؟ اگر موجود ہیں (یقینا وہ موجود ہیں) تو کیا ہماری علمی دانش گاہوں میں ان کے عقائد باطلہ اور نظام ہائے فاسدہ کے حوالے سے کچھ معلوماتی حقائق یا ان کے علمی و نظریاتی تعاقب (تردید/رد) کا کوئی باقاعدہ نصاب مرتب کیا گیا ہے؟

☆ کیا ہم سمجھتے ہیں، کہ ذات باری تعالی نے قرآن مقدس میں یہود و نصاری اور مشرکین کے عقائد باطلہ اور افکار فاسدہ کا ذکر اس واسطے بھی برقرار رکھا ہے، کہ اس کے ذاتی علم غیب میں یہ حقیقت طے شدہ تھی، کہ یہ باطل مذاہب ہر دور میں رہیں گے، اس لئے ان کا رد فقط وقتی ضرورت نہیں، بلکہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔

☆ کیا ہم یہ سمجھتے ہیں، کہ ہر دور کے معتزلہ (بقیہ باطل الفکر مذہبی طبقات) مختلف رہے ہیں، قدیم دور کے معتزلہ آج موجود نہیں، بلکہ نئے روپ میں کچھ تبدیلی فکر کے ساتھ وہ معرض وجود میں آتے رہتے ہیں، ہمیں موجودہ دور کے باطل عقائد و افکار اور نظام ہائے فاسدہ کے حوالے سے کتنی معلومات ہیں؟ یا پھر ان کا تعاقب (تردید) بھی ضروری ہے یا نہیں؟

☆ کیا ہم جانتے ہیں، کہ آج سابقہ مذاہب باطلہ کے علاوہ نئے دور کے نظام ہائے فاسدہ میں سوشلزم، کیمونزم، اور سرمایہ دارانہ نظام پورے لاؤ لشکر کے ساتھ اسلام کے پاکیزہ نظام معیشت اور نظام اخلاق و تہذیب پر حملہ آور ہیں، کیا ہماری علمی دانش گاہوں میں اس حوالے سے کچھ فکر مندی (دردمندی) یا شعوری درجہ کی معلومات کا کوئی بندوبست (نصاب) موجود ہے؟ یا اس کی چنداں ضرورت نہیں؟

☆ کیا ہم اہل سنت والجماعت کے متفقۃ الحقیقت مسالک حقہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، کو آج بھی برحق سمجھتے ہیں، یا معاذ اللہ معتزلہ کی کسی قسم میں شمار کرتے ہیں؟ اگر وہ ائمہ اربعہ آج بھی پہلے کی

طرح ہمارے سروں کے تاج ہیں، تو پھر قرآنی نصوص میں جن مذاہب کا قطعی طور پر باطل العقیدہ ہونا (فکرا وعملا) ثابت کیجائے اپنے مسالک حقہ کا علمی تحقیقات کے بہانے تعاقب (یا ترجیح راجح) کی منطق کیا ہے؟

☆کیا اسلام جو عالمی دین برحق اور آخری آفاقی نظام ہدایت ہے، اس کا باطل مذاہب اور فاسد نظاموں سے کوئی لینا دینا نہیں؟ یا کیا وہ خاموش تماشائی فکر وعمل کا (معاذ اللہ) آئینہ دار مذہب ہے؟ یا اسلام کا جھوٹ اور سچ کے امتیاز کو مٹا دینے والی تحریکات سے کوئی سروکار نہیں؟

☆کیا ہم مطمئن ہیں کہ آج دنیا میں قرآن کی طرف سے واضح نشاندہی کئے ہوئے باطل مذاہب سمیت بقیہ دیگر مذاہب باطلہ اور نظام ہائے فاسدہ دم توڑ چکے ہیں یا مٹ چکے ہیں؟ اس لئے ہم اتنے فارغ الوقت ہیں کہ قرآنی حقائق و معارف اور اس کے پیش کردہ آفاقی نظام ہدایت کی بجائے ہمارے ہاں ائمہ فقہاء رحمہم اللہ کے فروعی اختلافات پر تحقیقی و تفصیلی دلائل کے سوا اب باقی کچھ نہیں بچا؟ (حالانکہ تمام تر فقہی اختلافات کے باوجود ان کی حقانیت پر آج تک کسی نے انگلی نہی اٹھائی)

☆کیا ہم سمجھتے ہیں، کہ باطل مذاہب اور نظامہائے فاسدہ کے اژدھا ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں، ایسے میں ان کا سر کچلنے کی بجائے گزشتہ دور کے فرسودہ اور متروک فلسفہ ومنطق کے گزرے ہوئے (بلکہ مردہ) سانپ کی لکیر پیٹنا بھی وقت کا تقاضا یا چیلنج ہے، یہاں سوال یہ بھی ہے کہ ہم ان باطل نظاموں کے خطرناک سانپوں سے نمٹنے کیلئے درکار صلاحیت و استعداد بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟ (یا اپنی نئی نسل کو اس حوالے سے علمی و نظریاتی دلائل سے مزین کر رہے ہیں؟ ہمیں اچھی طرح اس حقیقت کا ادراک ہمیشہ کے لئے رکھنا چاہیے، کہ ہر زمانے میں فہم و تفہیم کے تقاضے جداگانہ رہے ہیں، پرانے وقتوں میں کوئی دور آیا، کہ باطل الفکر بعض علمی طبقات نے اپنے لحاظ سے نئی علمی اصطلاحات متعارف کرائیں، جن کا رد (تردید) اہل حق سے وابستہ علمی طبقات پر لازم تھا، ایسے میں انہوں نے اس باطل فلسفے کی تردید سے قبل ان نئی اصطلاحات سے آگہی ضروری سمجھی، (اس لئے اس وقت کی علمی نسل کو ان کتب کی تدریسی ضرورت کی خاطر وہ قدیمی اصطلاحات سمجھائی گئیں) اب وہ لب ولہجہ اور اصطلاحات فلسفہ و منطق متروک ہوچکی ہیں، لہٰذا ہمیں ہر آنے والے دور میں نئے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے وقت کی جدید اصطلاحات سے متعارف ہونا ایک ناگزیر ضرورت ٹھہرے گا، اور عصر حاضر کے نئے اسلوب بیان

سے تردید باطل کا فریضہ سر انجام دیتے رہنا ہوگا، یہ بھی یاد رکھنا چاہیے، کہ احقائق حق (سچ کو سچا ثابت کرنا) اور ابطال باطل (جھوٹ کو ننگا کرنے) کے لئے کوئی مخصوص یا متعین دائمی فلسفہ بیان رائج نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ہمیں حاضر دماغ رہتے ہوئے ہر دور کے نئے باطل فلسفوں کا رد اس وقت کی رائج اصطلاحات کے مطابق کرنا ہوگا، ورنہ ہم جتنا بھی اشاعت حق کیلئے درد دل رکھتے ہوں، مصلحت وقت کے عدم ادراک کے باعث اپنے نظریاتی موقف کی صداقت اور فوقیت کی جیتی ہوئی بازی ہارنے کے خطرے سے دو چار رہیں گے۔

خلاصۂ معروضات

ہم اپنے علم اکابرین کی فہم و دانش پر اعتماد رکھتے ہوئے (دائمی پالیسی کے طور پر) ان سے درخواست کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ

☆ ہر دور میں علمی دانشگاہوں کا نصاب اپنے اپنے وقت کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق مرتب کیا جائے، جس میں ہمیشہ کیلئے اولین ترجیح قرآن کریم کے فہم اور تفہیم کو دی جائے، اس کے بعد سنت (حدیث شریف) اور فقہ کو درجہ بدرجہ عظمت و اہمیت کے ساتھ نصاب کی روح قرار دیا جائے۔

☆ ہر دور کے نئے فتنوں سے نمٹنے کیلئے علمی پالیسیوں کو از سر نو مرتب کرتے ہوئے علمی استعداد و صلاحیت کے بندوبست کا اہتمام پوری ذمہ داری کے ساتھ جاری رکھا جائے۔

☆ حالات کی دستک بروقت سننے کا اہتمام کرتے ہوئے بروقت فیصلوں کی عادت اور ذمہ داری بھی نبھائی جائے، غیروں کے پیدا کردہ ہر دور کے جبری حالات کو قبول کرے کی بجائے (دائمی طور پر) اپنی اندرونی علمی پالیسی (نصاب) کے حوالے سے بتقاضائے حالات نظر ثانی کی پالیسی وضع کرلی جائے، تا کہ ہمارے اہل علم ماہرین پر عالمی حالات کے تقاضوں کے عدم ادراک وشعور سے متعلق گھٹیا الزام تراشی کے مواقع فراہم نہ ہوسکیں۔

☆ قرآن کریم کو ہمیشہ بطور عالمی نظام حیات احادیث شریفہ کو سنت رسول اللہ ﷺ (جامع سیرت النبی یا کامل اسوۂ حسنہ) اور فقہ کی کتب میں معاملات یعنی حقوق العباد کو بطور قانون اسلام پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔

☆اقتصادیات ومعیشت (تجارت وغیرہ) اسلامی دفاعی وخارجہ پالیسی اور تاریخی حقائق جیسے دیگر اہم عنوانات پر مضامین، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے بلا واسطہ (بحوالہ آیات و احادیث) موجود اور ماخوذ ومنقول ہیں، یا بالواسطہ استنباطی طور پر آسانی سے لئے جاسکتے ہیں، ان کو اپنے نصاب کا ہمیشہ کیلئے حصہ بنایا جائے، تاکہ نئی نسل علمی ونظریاتی حوالوں سے کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔

☆ہر دور کی نئی علمی نسل کا اپنے اکابر و اسلاف سے علمی و روحانی رشتہ اعتماد مضبوط طور پر جوڑنے کا بھی شعوری اہتمام لازمی کیا جائے، اور ان کے نظریاتی حوالوں سے نئے اٹھنے والے سوالات کے جواب دینے میں بے اعتنائی نہ برتی جائے، ورنہ بعض اوقات بغاوتی جراثیم پنپنے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے، جس کا بروقت تدارک نہ کرنے پر (آئندہ جا کر) بڑے نقصانات کا اندیشہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

☆تمام تر معروضی حقائق وعصری تقاضوں سے آگہی نیز علمی ونظریاتی ضروریات کے بروقت ادراک کیلئے ماہرین اہل علم کی ایک جماعت (جس کا انتخاب فقط اور فقط علمی مہارت اور تجربات کے میرٹ پر ہو) کو ہر دور میں متحرک رکھا جائے، جس کا کام نئی نسل کی فکری ونظریاتی اور روحانی تربیت پر نظر رکھنے کے ساتھ ناگزیر تبدیلیوں کی بروقت نشاندہی اور تدارک کرنا بھی ہو، ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ وقت کے اکابر علماء ومشائخ حق کی رہنمائی وسرپرستی کے بغیر ممکن نہی ہوسکے گا۔

اللہ تعالی ہم سب کا حامی ناصر ہو، اور ہم سب کو انبیاء علیہم السلام کا سچا وارث بننے کی دائمی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

ترجمہ وتفسیر اور بقیہ اہم اسباق کے متعلق چند ناگزیر حقائق کی طرف اصلاحی توجہ

ترجمہ اور تفسیر پڑھانے کا زیادہ تر تدریسی سلسلہ مدارس دینیہ میں درجہ بدرجہ نافذ العمل ہے اُس میں کہاں کہاں، کونسی کمی (عملی کوتاہی) پائی جاتی ہے۔ وہ ایک الگ موضوع ہے۔ تاہم چونکہ ترجمہ قرآن کو باقاعدگی سے پڑھا پڑھایا جاتا ہے اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ اس لیے بعض اہم اصلاحی مشورے دینے میں شاید کوئی مضائقہ محسوس نہ کیا جائے۔ ضروری ہے کہ اصحابِ حل وعقد اور ذمہ دارانِ نصاب نیز اہلِ مدارس سمیت سب کے لیے درج ذیل امور کی طرف توجہ از حد لازمی ہے۔

☆ جس طرح بقیہ اہم اسباق (صرف ونحو، ادب، فقہ اور حدیث شریف) کی تدریس کیلئے تعلیمی قابلیت، استعداد وصلاحیت نیز متعلقہ مضمون وفنون اور مناسبت میں تجربہ کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ترجمہ وتفسیر کو پڑھانے کے لیے بہت زیادہ نہ سہی کم از کم اتنا تو اہتمام کیا جائے کہ اس اہم ترین سبق کی تدریس کے لیے کسی سینئر ترین ماہر، ذی استعداد اور ذوق وشوق نیز مناسبت رکھنے والے استاذ کو ہی منتخب کیا جائے جو خود بھی اس کی اہمیت وعظمت سے باخبر ہو اور اگلی علمی نسلوں میں اس کو ذمہ دارانہ طرز سے (میراثِ علم) کو منتقل کرنے کی صلاحیت سے بہرور ہو۔ کسی نئے مدرس خواہ وہ بظاہر کتنا ہی باصلاحیت و استعداد کا حامل سمجھا جاتا ہو یا پھر روائتی طرز سے پڑھانے والے استاذ کو یہ اہم ترین سبق ہرگز سپرد نہ کیا جائے۔ قابلِ افسوس المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں (رائج فلسفۂ تدریس کے مطابق) جس سبق کی تدریس (عرف عام کے لحاظ سے) کسی بڑے ماہر استاد کے سپرد کی جائے طلبہ اُس کو کسی حد تک اہمیت سے پڑھ لیتے ہیں۔ گویا وہ سبق کی بجائے استاد کی اہمیت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ ذوق انتہائی قابلِ گرفت ہے۔ بخاری شریف کے لیے شیخ الحدیث کا منصب اہم سمجھا جاتا ہے۔ اور بخاری شریف کی اہمیت وعظمت اس استاد کے شرف ومنزلت کا باعث قرار دی جاتی ہے۔ تو کم از کم یہ لحاظ بھی طلبہ کی فکری تربیت اور ترجیح کا حصہ ہونا چاہیے کہ قرآن کریم کی تدریس والا استاد (قرآن کی نسبت کے باعث) بڑا استاذ (عرف کے لحاظ سے بھی) سمجھا جائے۔ وجہ شرف وہاں اگر حدیث شریف ہے تو یہاں بھی قرآن مجید ہی ہے۔

☆ ترجمہ پڑھاتے ہوئے کسی بھی ترجمہ کو آپ منتخب کر سکتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ کُلِّیَۃُ تحت

اللفظ نہیں کیا جاتااور ہر بامحاورہ ترجمہ(کوئی بھی ہو) تحت اللفظ یقیناً نہیں ہوتا تو درجہ بدرجہ نئے مشکل الفاظ کا لغوی ترجمہ پہلے کرلیا جائے(اور اگلے دن ان مشکل الفاظ کا معنی طلبہ سے اہتمام کے ساتھ لازمی سنا جائے) تاکہ انہیں کسی بھی بامحاورہ ترجمہ پڑھنے سننے میں دشواری محسوس نہ ہو۔ کیونکہ ہر زبان میں بامحاورہ ترجمہ کرنیوالے مفسر کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ عام فہم طرز سے آیت کا ترجمہ سمجھا جا سکے۔ اسلیے آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ بامحاورہ ترجمہ میں کسی آخری لفظ کا ترجمہ شروع میں آچکا ہوتا ہے۔ اور عام طور پر طالبِ علم کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کہاں کس لفظ کا ترجمہ کون سا کیا گیا ہے وہ بھی بس سمجھے بغیر ترجمہ رٹنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔(جیسا کہ دوسرے اسباق کے مفہوم میں یہی طریقہ اپنانے کا رواج ہے)۔

☆ قرآن کریم کی ترتیبِ نزولی ہمارے ہاں رائج کسی نصاب کے مطابق تو نازل نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو ہمارا اپنا خودساختہ انتخاب یا ترجیحی وتجرباتی، تربیتی علمی نصاب ہے۔تاہم قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ (وفاقی طرز نصاب کے مطابق) ہم قرآن شریف کے ترجمہ ومختصر تفسیر میں طلبہ کی استعدادی قابلیت کو پیشِ نظر رکھ کر شاید(نادانستہ طور پر) اس حقیقت سے صرف نظر کر رہے ہوتے ہیں کہ مروجہ طرزِ تدریس سے طلباء میں تفسیر قرآن کے حوالہ سے کوئی شعوری ذوق دور دور نظر نہیں آتا۔ آخری سپارے میں لغت، ترکیب، شانِ نزول اور مفہوم پر ہی اکتفا تقاضائے درس سمجھا جاتا ہے۔ بقیہ کلاسوں میں درجہ بدرجہ روائتی طرزِ تدریس سے پڑھاتے ہوئے بھی اوپر کی کلاسوں میں پڑھنے والے طالبِ علموں میں ذوقِ جستجو(تفسیر قرآن کے متعلق) پیدا کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ یوں پوری زندگی ہم جس طرز سے (بے ذوقی سے) پڑھتے ہیں اُسی ترتیب سے پڑھاتے رہتے ہیں۔

☆ ہم سب اس اہم حقیقت کو کیسے فراموش کرسکتے ہیں کہ سارے علوم پڑھنے پڑھانے کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہم ان (علوم آلیہ) کے ذریعہ کتاب اللہ کو سمجھ اور سمجھا سکیں،اس لئے ہمیں ترجمہ اور تفسیر قرآن کے متعلق بعض اہم حقائق کی طرف توجہ دلانی چاہیے مثلاً واقعات اور قصص کو قرآن کریم میں کئی مقامات پر بڑے اہتمام سے نقل کیا گیا ہے،اور وہ انتہائی اہمیت کے حامل تاریخی واقعات ہیں، گویا وہ قرآنی، اسلامی تاریخی یادگار حصہ ہیں،(جو قوم اپنی تابناک تاریخ کو بھی یاد نہ رکھ سکے وہ قوم کہلانے کی

مستحق نہیں) ہمیں ان کو بیان کرتے وقت سامعین (طلباء یا عوام) کو انتہائی اہمیت کے ساتھ سمجھانا ضروری ہے، کہ یہ واقعات اتنے اہمیت کے حامل تو تھے، کہ جن کو قیامت تک کیلئے اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب (قرآن کریم) کا حصہ بنا دیا اور ان سے حاصل ہونے والے سبق (وعظ و نصیحت) کی طرف دھیان دلانا ضروری ہے۔

☆ اگلا وقت علمی حوالوں سے روشن مستقبل کی نوید سنانے کی بجائے بھیانک حالات کی چغلی کھا رہا ہے، کتب پر کتب لکھی جارہی ہیں، جیسے زمین اپنی معدنی خزائن اگلتی جارہی ہے، ایسے ہی علمی شہ دماغوں سے نت نئے کتابیں منصہ شہود پر آرہی ہیں، کتب خانوں اور علمی لائبریریوں میں کتابیں اپنی ظاہری وجاہت کے ساتھ ایسے ہی چمک رہی ہیں، جیسے گھروں میں موجود شیشے کی الماریوں میں عورتیں اپنے ماؤں کے دیے ہوئے جہیز والے برتنوں کو چمکا کر رکھتی ہیں، اگلا دور تفصیلات کی بجائے اختصار کی طرف سمٹنے کو جارہا ہے، اب الماریوں میں موجود کتب کو مطالعہ کی بجائے فقط حوالہ جات کیلئے ہی ایک نظر سے دیکھ لینا غنیمت سے کم نہی لگتا، انٹرنیٹ نے علمی ذوق کا جنازہ نکال کررکھ دیا ہے، ایسے حالات میں ضروری ہے، کہ اہل علم اگلی نسلوں کے علمی زاد راہ میں اختصار کی صورتیں نکالیں، قدیمی متروک اور غیر ضروری تحقیقاتی تفصیلات سے دستبرداری اختیار کرتے ہوئے قرآن وسنت کو انتہائی اہمیت وعظمت کے ساتھ پڑھاتے ہوئے فقہی کتب میں بھی عصر حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے (پیش آمدہ مسائل کے حل کیلئے) جدید فقہی موضوعات کو زیر بحث لایا جائے۔

☆ اصحاب علم وفہم کو اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں، کہ فقہی حوالوں سے تفصیلی علمی تحقیقات کو تخصص فی الفقہ کے طلباء کیلئے اٹھا رکھا جائے (کیونکہ ایک مفتی اور قاضی (جج) کے لئے جملہ فقہی حقائق ومستدلات سے آگاہ ہونا ضروری ہے) احادیث شریفہ کو مع ترجمہ اور مختصر مفہوم کے طور پر ہی بالاستیعاب پڑھا دیا جائے، تاکہ ''کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی''، فقط قراءت علی الشیخ (استاذ الحدیث کے سامنے فقط عبارت پڑھ دینے) کی قدیمی روایت پر عمل کرنے کی بجائے فہم حدیث شریف پر توجہ دینا زیادہ مناسب ہے، قرآن کریم کے حوالے سے فقط ربط اور شان نزول پر ہی زور دیتے رہنے کی بجائے ہر آیت کا آسان فہم مفہوم یا خلاصہ ہی سمجھا دیا جائے، تاکہ منشاء کلام الہی اور اس سے حاصل

شدہ سبق طلباء کی سمجھ میں آسکے، اور اس کا وقتاً فوقتاً طلباء سے جائزہ لیا جانا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اہتمام سے قرآن کریم کی فہم پر متوجہ رہیں۔

☆ یہ درست ہے کہ اکابر علماء، صلحاء ومشائخ پر لکھی گئیں سوانح عمریاں جہاں ان کی فکری وعملی زندگی کے مخفی گوشے نمایاں کرنے کا سبب بنتی ہیں وہیں نئی نسل کو ان سے نظریاتی حقائق کی راہنمائی بھی حاصل ہوتی ہے (اور ان کا حاصل مطالعہ بہت حد تک فائدہ مند ثابت ہوتا ہے)۔تاہم تمام تر حقائق کے باوجود انکی شرعی حیثیت قائم نہیں کی جاسکتی ہم نے کبھی اس امر کی طرف دھیان کیا ہے کہ ذات باری تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ہمیشہ کیلئے جن انبیاء ورسل اور صلحاء کی زندگیوں میں پیش آنے والے واقعات کو اس (قرآن مقدس) کا حصہ بنایا ہے ان کی شرعی حیثیت کتنی اہم ہے راہ حق میں انبیاء ورسل علیہم السلام پر کیا بیتی ؟ وہ کم ازکم بعد کے آنے والے صلحاء کی آپ بیتیوں کے بالمقابل بہر حال مسلمہ شرعی اعتقاد کا درجہ (نصِ قطعی کی حیثیت) رکھتی ہیں ۔کیا ہم قرآن مقدس کے دروس میں یا مطالعاتی پس منظر میں ان تمام واقعاتی حقائق کے اظہار میں مذکورہ اہمیت وعظمت کو پیش نظر رکھنے کے روادار ہیں؟ (عمومی جواب نفی میں آئے گا اِلاّ ماشاء اللہ)۔کم ازکم اتنا ہی اعتقادی نظریہ سامنے رکھ لیا جائے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے ان واقعات سے نظریاتی وفکری تربیت کے جو جواہران سے حاصل ہوسکتے ہیں وہ دوسری کتب سے اس شرعی حقیقت کے ساتھ ملنا بہت مشکل ہیں ۔توکیوں نہ قرآن مقدس کے اس اہم ترین (واقعاتی حقائق) حصے کو پوری اہمیت وعظمت سے پڑھا اور سمجھا جائے تاکہ ہر آنے والی علمی نسل کو اس کی فکری وعملی حقیقت کھل کر سامنے آسکے اور وہ راہِ حق میں کسی بھی فکری وعملی جدوجہد کے دوران قرآن مقدس کے بیان کردہ واقعات سے شرعی حقائق کے ساتھ راہنمائی وسبق حاصل کرنے میں کسی غفلت یا لاپرواہی کے مرتکب نہ ہوسکیں ۔

☆ مقامِ حیرت ہے کہ اسلام کے بیگانے (کفار) مطالعہ قرآن وسنت سے متاثر ہوکر اسلام کے قریب آرہے ہیں دوسری طرف اسلام کے اپنے (مسلمان) نظامِ کفر کے ماحول سے متاثر ہوکر نظامِ قرآن سے دور ہورہے ہیں یاللعجب! (افسوس صد افسوس) اس میں قصور کس کا ہے؟ فقط شکوہ ماحول یا پروپیگنڈا کا بہانہ تراش لینا کافی نہیں ۔سوال یہ ہے کہ ہم نے نظامِ الٰہیہ (قرآن وسنت) کا تعارف

(اس کے لوازمات سمیت) امتِ مسلمہ کے سامنے کس قدر کرایا ہے ، یا ہمارے دروسِ قرآن وسنت اورتعارفِ دین میں نظامِ الٰہیہ کی جامعیت اور نظام ہائے باطلہ کے مقابلے میں اسلامی نظام کے حقائق ہمارا موضوع تقریر وتحریر کس قدر رہتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟اسلام کی نظریاتی وعملی تعلیمات کے تحریکی زوال میں ہم (بحیثیت مجموعی) کتنے قصور وار ہیں ؟ یہ سوال ہم سب کو دامن گیر ہے اوراس کا جائزہ لیتے رہنا اربابِ علم ودانش کی دائمی ذمہ داری ہے اور رہے گی ۔

☆کسی قوم کی نظریاتی تربیت اوراصلاح میں اس کا نصابِ تعلیم ''ریڑھ کی ہڈی'' کی حیثیت رکھتا ہے مسلمان قوم ایک عالمی دینِ برحق کی حامل ہے اس کی فکری واعتقادی واصلاحی تربیت کا مرکزی ماخذ قرآن وسنت ہے دنیا کی بڑی اقوام ہمیشہ اپنی فکری بالادستی کیلئے اپنی قوم کی تربیت اپنے نصاب کی الف ، ب سے ہی شروع کرتے ہیں ۔ہم اپنے نصاب میں اپنے سرچشمہ نصاب (قرآن وسنت کے تربیتی پہلو میں کس قدر حساس ہیں یہ ہمیشہ کا سوالیہ موضوع ہے اور رہے گا)اس کا جواب بھی اربابِ بست وکشاد (مرتبینِ نصاب) کے ذمے ہے اور رہے گا ۔ذہین ودانا لوگ اشاروں کی زبان سمجھتے ہیں جبکہ پیش آمدہ صورت حال سے دہائی اورفریاد کی دستک سننے کیلئے کانوں کو کھلا رکھنا (محافظین اورنگہبانوں کیلئے ضروری ہے) ہمیں اپنے اربابِ علم ودانش کی فہم وبصیرت پر اعتماد رکھنا چاہیے کہ وہ عام لوگوں کی نسبت زیادہ حساس اور کان وآنکھ کی باطنی صلاحیت سے زیادہ بہرہ ور ہوتے ہیں ۔ اورایسی صورت حال میں انکی ذمہ داریاں کس قدر بڑھ جاتی ہیں وہ اس سے لاپرواہ یا بے خبر نہیں ہوسکتے ۔

☆ہمیں یہ ''نقطہ فہم'' ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ قرآنی علوم (اوربقیہ علوم عربیہ) کی علمی استعداد کے ذرائع (صرف ونحو ،ادب ، معانی وغیرہ) پر مضبوط گرفت زیادہ سے زیادہ پانچ فیصد اہلِ علم (مدرسین وغیرہ) کی بنیادی ضرورت ہے (گویا ان پر شروع ہی سے بھرپور توجہ دینا چاہیے) مگر 90 فیصد کا یہ موضوع نہیں طالبانِ علم کو دنیا بنیادی استعداد کے حصول پر زوردار توجہ دلانا بجا مگر جن کو واسطہ ہی عوام الناس سے رہتا ہے ان کیلئے تو بنیادی قابلیت اورزادِ علم قرآن وسنت اورفقہ کی عام فہم تعبیرات واصطلاحات سے آگاہی ہے ۔عمومی طور پر علماء خطباء (واعظین وغیرہ) خودساختہ سطحی عنوانات کا انتخاب کرتے ہوئے وقت گزاری کرتے نظر آتے ہیں ۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ دوران تعلیم وتربیت

انہیں مضامین قرآن وسنت کی وسعت اور جامعیت نیز آفاقی تعلیمات الٰہیہ (جو بقیہ ادیان باطلہ کے بالمقابل عالمی نظامِ حق کا درجہ رکھتی ہیں) کی طرف زوردار توجہ دلاتے رہیں ۔ تا کہ وہ ہر دور کے باطل چیلنجز کا جواب قرآن وسنت کی راہنمائی سے اس طور پر دے سکیں کہ ان کو نظام ہائے باطلہ کے رد کرنے میں کسی علمی ونظریاتی احساس کمتری کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔عوام الناس کو اعتقادی معاشرتی ،معاشی اور اخلاقی روایات کی راہنمائی کے ساتھ تجارت ،معاملات (لین دین وغیرہ) صلہ رحمی ،باہمی حقوق انسانی جیسے دیگر ضروری عنوانات پر شرعی اصولوں سے آگاہی وراہنمائی ہر دور کے علماء وصلحاء کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے ۔ اندریں حالات مضامین قرآن کی معلوماتی ومطالعاتی وسعت اور جامعیت سے شعوری آگاہی جملہ اہل علم کیلئے ازحد ضروری ہے جس سے لاپرواہی یا غفلت کا شکوہ طالبانِ علم وفکر کیلئے محل نظر اور باعث تشویش ہے ۔

☆ہم عوام وخواص (علماء وطلباء) کو بار بار اس امر کی طرف متوجہ کرتے رہیں، کہ صداقت قرآن کریم کا ابدی چیلنج خود باری تعالی کی طرف سے تا قیامت کیا گیا ہے، اس حوالے سے ہم مسلمانوں کو ساری دنیا کے سامنے سینہ تان کر اسی چیلنج کو دہراتے رہنا چاہیے۔﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ یہ وہ آفاقی چیلنج ہے، جسے خواص (علماء) کے ساتھ عوام بھی دہرا سکتے ہیں،افسوس! کہ اس طرح مسلم الثبوت (ثابت شدہ) قطعی صداقت کی بجائے خود ساختہ طرز استدلال پر مبنی ایسے تفصیلی دلائل (جو عوام الناس کی سمجھ ودسترس سے باہر ہوتے ہیں) پیش کرتے رہتے ہیں۔

☆قرآن مقدس کو صرف آنکھوں سے لگانے، طاقوں میں سجانے یا پھر فقط اور فقط برکۃً تلاوت کرنے کے عمومی نظریہ (جس کی اگرچہ محض تلاوت بھی برکت اور فضیلت کے عظیم فائدے سے خالی نہیں) سے آگے اس کے خصوصی مقاصد نزول نیز اس کے آفاقی نظام ہدایت کی طرف عوام وخواص (علماء وطلباء) کو متوجہ کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے، اگر اسے محض کسی ''مجذوب کی بڑ'' یا ''دیوانے کا خواب'' سے تعبیر نا کیا جائے، تو مستقبل کے مخدوش حالات کا نوشتہ دیوار زیادہ مخفی نہیں، اگر ہمارے جیسے ناقص الفہم اور کور باطن فکری تپش محسوس کر رہے ہیں، تو صاحب نظر اور دانا فکر حضرات اسے بھلا کیونکر نہ سمجھیں گے، ہم اپنے اس ایمان ویقین کے جذبے کی اشاعت عام کریں، کہ عالمی ،قومی،

علاقائی نیز انفرادی و اجتماعی بے چینی، بدامنی، معاشی بدحالی اور معاشرتی بے راہ روی و بے انصافی جیسی تمام تر فکری و عملی گمراہیوں کا واحد حل قرآن کریم کے آفاقی نظام ہدایت کا عمل نفاذ ہے، اس کے بغیر دنیا میں کبھی امن نہیں ہوسکتا، یہ مضبوط اعتقادی رسوخ قرآن وسنت کے ہمہ جہتی حقائق و معارف سے ہی حاصل ہوسکتا ہے، مگر ضروری ہے، کہ اس کی اہمیت وعظمت کو نمایاں کرنے کیلئے نصاب تعلیم نیز درکار تدریسی استعداد وصلاحیت کو مضبوط تر بنانے کا اہتمام کیا جائے۔

مزید بہت کچھ ایسے فکری حقائق ہیں، جن کی طرف صاحب نظر اہل علم اپنی توجہ خود سے مبذول کرسکتے ہیں، دعا ہے، کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہم سب کو فہم صالح وذوق سلیم عطا فرمائے، اور ناگزیر اصلاحی حقائق کی طرف ہمیں دائمی توجہ رکھنے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین!

حوالہ آیات برائے استنباطی مضامین مرتب شدہ از قرآنِ عزیز

کتاب العقائد

توحید کے (۱۳) ابواب

باب (۱) اللہ تعالیٰ سارے جہان کا خالق (بنانے والا ہے)

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۲۹	هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ۔ الاٰیة
۷	الانعام	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ۔ الْاَرْضِ
۷	الانعام	۷۳	وَهُوَ الَّذِیْ۔ بِالْحَقِّ
۷	الانعام	۱۰۱	خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ
۱۷	الانبیآء	۳۳	وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ اللَّیْلَ۔ الْقَمَرَ
۱۸	المؤمنون	۱۲۔۱۴	وَلَقَدْ خَلَقْنَا۔ الْخٰلِقِیْنَ
۱۸	النور	۴۵	وَاللّٰهُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّةٍ۔ یَشَآءُ
۱۸	الفرقان	۲	وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ۔ تَقْدِیْرًا
۲۱	لقمٰن	۱۰	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ۔ کَرِیْمٍ
۲۷	الرحمٰن	۱۴۔۱۵	خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ نَّارٍ

باب (۲) اللہ تعالیٰ ہی سارے جہان کا مالک ہے

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۳	اٰلِ عمران	۲۶	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ۔ قَدِیْرٌ
۵	النساء	۵۳	اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ۔ نَقِیْرًا
۶	المآئدۃ	۱۷	قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ۔ شَیْئًا
۶	المآئدۃ	۱۷	وَلِلّٰهِ مُلْکُ۔ بَیْنَهُمَا
۶	المآئدۃ	۷۶	اَتَعْبُدُوْنَ۔ وَلَا نَفْعًا
۱۴	النحل	۷۳	وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱	وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ
۱۸	المؤمنون	۸۸	بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ
۲۲	سبأ	۲۲	لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ ظَهِیْرٍ
۲۲	فاطر	۱۳	ذٰلِکُمْ۔ الْمُلْکُ
۲۲	فاطر	۱۳	مَا یَمْلِکُوْنَ۔ قِطْمِیْرٍ
۲۴	الزمر	۴۳	لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا
۲۵	الزخرف	۸۶	وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ۔ بِالْحَقِّ
۲۶	الفتح	۱۱	قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ۔ نَفْعًا
۲۶	الفتح	۱۴	وَلِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

باب (۳) ہر چیز کا نفع و نقصان اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدۃ	۴۱	فَلَنْ تَمْلِکَ۔ شَیْئًا

۹	الاعراف	۱۸۸	قُلْ لَّآ اَمْلِکُ۔ مَاشَاءَاللّٰهُ
۱۱	یونس	۴۹	قُلْ لَّآ اَمْلِکُ۔ مَاشَاءَاللّٰهُ
۱۱	یونس	۱۰۷	وَاِنْ یَّمْسَسْکَ۔ لِفَضْلِهٖ
۱۳	الرعد	۱۶	اَفَاتَّخَذْتُمْ۔ ضَرًّا
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶	فَلَا یَمْلِکُوْنَ۔ تَحْوِیْلًا
۱۸	الفرقان	۳	لَا یَمْلِکُوْنَ۔ نَفْعًا
۲۶	الفتح	۱۱	قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ۔ نَفْعًا
۲۸	الممتحنة	۴	وَمَآ اَمْلِکُ۔ شَیْءٍ
۲۹	الجن	۲۱	قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ۔ رَشَدًا

باب (۴) رزق اور اس میں تنگی اور کشادگی فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۱۲	وَاللّٰهُ یَرْزُقُ۔ حِسَابٍ
۶	المائدة	۸۸	وَکُلُوْا۔ طَیِّبًا
۱۲	هود	۶	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ۔ رِزْقُهَا
۱۳	الرعد	۲۶	اَللّٰهُ یَبْسُطُ۔ یَقْدِرُ
۱۷	الحج	۵۸	لَیَرْزُقَنَّهُمُ۔ حَسَنًا
۲۰	العنکبوت	۱۷	اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ۔ رِزْقًا
۲۱	العنکبوت	۶۰	وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ۔ اِیَّاکُمْ
۲۱	الروم	۴۰	خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ
۲۲	فاطر	۳	هَلْ مِنْ خَالِقٍ۔ وَالْاَرْضِ
۲۴	المؤمن	۱۳	وَیُنَزِّلُ۔ رِزْقًا
۲۵	الشوریٰ	۲۷	وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ۔ مَا یَشَآءُ
۲۷	الذّٰریٰت	۵۸	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ۔ الْمَتِیْنُ
۲۸	الطلاق	۳	وَیَرْزُقْهُ۔ یَحْتَسِبُ
۲۹	الملك	۲۱	اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ۔ رِزْقَهٗ

باب (۵) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۳	وَاِلٰهُکُمْ۔ الرَّحِیْمُ
۳	البقرة	۲۵۵	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
۳	ال عمران	۶۲	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ
۶	النسآء	۱۷۱	اِنَّمَا اللّٰهُ۔ وَکِیْلًا
۶	المائدة	۷۳	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ۔ وَاحِدٌ
۷	الانعام	۴۶	مَنْ اِلٰهٌ۔ یَاْتِیْکُمْ بِهٖ
۸	الاعراف	۶۵	مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ
۱۳	ابراهیم	۵۲	اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۴	النحل	۲۲	اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۴	النحل	۵۱	اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ۔ فَارْهَبُوْنِ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۲	لَا تَجْعَلْ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ
۱۶	الکهف	۱۱۰	اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۷	الانبیآء	۱۰۸	اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۷	الحج	۳۴	فَاِلٰهُکُمْ۔ الْمُخْبِتِیْنَ
۱۸	المؤمنون	۹۱	وَمَا کَانَ مَعَهٗ۔ یَصِفُوْنَ
۲۰	النمل	۶۰	ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
۲۰	القصص	۷۱	مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
۲۳	ص	۶۵	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ۔ الْقَهَّارُ

۲۴	حٰم السجدة	۶	اَنَّمَآاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۲۵	الزخرف	۸۴	وَهُوَالَّذِیْ۔اِلٰهٌ
۲۷	الطور	۴۳	اَمْ لَهُمْ۔یُشْرِکُوْنَ

باب (۶) علم غیب خاصہ خدا تعالیٰ ہے

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۳۳	اِنِّیْٓ اَعْلَمُ۔الْاَرْضِ
۷	المائدة	۱۰۹	قَالُوْا لَاعِلْمَ لَنَا۔اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۷	المائدة	۱۱۶	وَلَآ اَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِکَ۔اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۷	الانعام	۵۹	وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔مُبِیْنٍ
۷	الانعام	۷۳	عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۰	التوبة	۷۸	یَعْلَمُ سِرَّهُمْ۔عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۱۱	التوبة	۹۴	اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۱	التوبة	۱۰۵	اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۱	یونس	۲۰	اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ
۱۲	هود	۱۲۳	وَلِلّٰهِ غَیْبُ۔کُلُّهٗ
۱۵	الکهف	۲۶	لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
۲۲	فاطر	۳۸	عَالِمُ غَیْبِ۔بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
۲۲	سبأ	۳	عَالِمِ الْغَیْبِ۔مُبِیْنٍ
۲۶	الحجرات	۱۸	اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ۔وَالْاَرْضِ

باب (۷) سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اعلان کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۵۰	قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ۔وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
۹	الاعراف	۱۸۷	یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ۔عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ
۹	الاعراف	۱۸۸	قُلْ لَّآ اَمْلِکُ۔مَامَسَّنِیَ السُّوْٓءُ
۲۹	الجن	۲۵	قُلْ اِنْ اَدْرِیْ۔اَمَدًا

باب (۸) اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غائب میں سے جسے چاہے اور جتنا چاہے عطا فرمائے

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۹	الجن	۲۶۔۲۷	عٰلِمُ الْغَیْبِ۔اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

باب (۹) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اولاد نہیں دے سکتا

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۵	الشوریٰ	۴۹۔۵۰	یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔عَقِیْمًا

باب (۱۰) بیمار کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی شفا نہیں دے سکتا

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	الشعرآء	۸۰	وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ

باب (۱۱) مصیبت کے وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی کام نہیں آتا

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت

۱۱	یونس	۱۲	وَاِذَا مَسَّ۔عَنْہُ ضُرَّہٗ
۱۷	الانبیآء	۸۴	فَکَشَفْنَا۔مِنْ ضُرٍّ
۱۵	بنی اسرآئیل	۵۶	فَلَا یَمْلِکُوْنَ۔عَنْکُمْ
۲۴	الزمر	۳۸	ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖ

باب (۱۲) سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے دعا نہ مانگنی چاہیے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۴۰۔۴۱	اَغَیْرَ اللہِ تَدْعُوْنَ۔بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ
۸	الاعراف	۲۹	وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ
۱۱	یونس	۱۰۶	وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللہِ
۱۳	الرعد	۱۴	لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ۔بِبَالِغِہٖ
۱۹	الفرقان	۶۸	وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ۔اٰخَرَ
۲۴	مؤمن	۱۴	فَادْعُوا اللہَ۔الْکٰفِرُوْنَ

باب (۱۳) اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی بے قراری کو دیکھ کر اُس کی دعا قبول فرماتا ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۸۶	اُجِیْبُ۔دَعَانِ
۲۰	النمل	۶۲	اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ۔السُّوْٓءَ
۲۴	الزمر	۴۹	فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ۔عَلٰی عِلْمٍ

أَبْوَابُ الرِّسَالَةِ

باب (۱) سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر خدا ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۱۹	اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ۔نَذِیْرًا
۵	النسآء	۷۹	وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا
۱۳	الرعد	۳۰	کَذٰلِکَ۔اُمَّۃٍ
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۵	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ۔نَذِیْرًا
۱۷	الانبیآء	۱۰۷	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۲۲	الاحزاب	۴۵	یٰٓاَیُّھَا۔اَرْسَلْنٰکَ
۲۲	سبأ	۲۸	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ۔نَذِیْرًا
۲۲	یٰسین	۳	اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

باب (۲) پیغمبروں کو انسانی جامہ میں خدا سمجھنا کفر ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدۃ	۷۲۔۷۳	لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ۔ابْنُ مَرْیَمَ

باب (۳) کسی نبی نے لوگوں کو اپنی بندگی کا سبق نہیں پڑھایا بلکہ بندۂ خدا بنایا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	ال عمران	۷۹	مَا کَانَ لِبَشَرٍ۔رَبّٰنِیّٖنَ

باب (۴) سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۲	الاحزاب	۴۰	وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ۔النَّبِیّٖنَ
۲۲	سبأ	۲۸	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ۔نَذِیْرًا

باب (۵) حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	التوبة	۱۲۸	حَرِیْصٌ ۔ رَّحِیْمٌ
۱۷	الانبیآء	۱۰۷	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ ۔ لِلْعٰلَمِیْنَ
۲۲	الاحزاب	۴۵۔۴۶	یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ مُّنِیْرًا
۲۲	سبأ	۲۸	بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

باب (۶) رحمۃ للعالمین علیہ السلام کا فرضِ منصبی

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۳	اٰل عمران	۲۰	فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ
۶	المآئدة	۶۷	یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ۔ رِسَالَتَهٗ
۷	المآئدة	۹۲	فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا ۔ الْمُبِیْنُ
۷	المآئدة	۹۹	مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
۱۳	الرعد	۴۰	فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ
۲۵	الشورٰی	۴۸	فَاِنْ اَعْرَضُوْا ۔ الْبَلٰغُ

باب (۷) حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم مقربینِ دربارِ الٰہی (یعنی نمازیوں کے) امام ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۱۰۲	وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ ۔ فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ
۱۱	التوبة	۱۰۳	وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ۔ سَکَنٌ لَّهُمْ

باب (۸) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ جات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاضی جج ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۶۵	فَلَا وَرَبِّکَ ۔ تَسْلِیْمًا
۵	النسآء	۱۰۵	اِنَّآ اَنْزَلْنَا ۔ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ

باب (۹) حضور انور شمعِ توحید پر قربان ہونے والے مجاہدوں کے قائدِ اعظم ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۲۱	وَاِذْ غَدَوْتَ ۔ عَلِیْمٌ
۵	النسآء	۸۴	فَقَاتِلْ ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ
۱۰	الانفال	۵۷	فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ ۔ یَذَّکَّرُوْنَ
۱۰	الانفال	۶۵	یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ ۔ الْقِتَالِ

باب (۱۰) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ایک فاتح بادشاہ ہونے کے لحاظ سے قیدیوں کو شرائط رہائی پیش کرنے والے ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۷۰	یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

باب (۱۱) سرورِ کائنات کی ایک شاہی شوریٰ (پریوی کونسل) ہے جس کے حضور والا سرتاج (پریذیڈنٹ) ہیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۵۹	وَشَاوِرْهُمْ ۔ عَلَی اللّٰهِ

باب (۱۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۵۹	وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا ۔ عَلَی اللّٰهِ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	التوبة	۱۲۸	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ۔ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ
۲۹	القلم	۴	وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

باب (۱۳) اخلاقِ عالیہ کا انتہائی ثبوت کہ اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کی ہدایت یافتہ نہ ہونے پر بے حد مغموم ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الكهف	۶	فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ۔ اَسَفًا

باب (۱۴) قیامت کے دن تمام انبیاء علیہ السلام اپنی اپنی اُمت پر گواہ ہوں گے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۴	النحل	۸۴	وَيَوْمَ نَبْعَثُ۔ شَهِيْدًا
۱۴	النحل	۸۹	وَيَوْمَ نَبْعَثُ۔ هٰؤُلَآءِ

باب (۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دوسری امتوں پر گواہ ہوگی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۴۳	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ۔ شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

باب (۱۶) خلافِ معمول جو فعل الٰہی انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہو اُسے معجزہ کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کو یہ اختیار نہیں تھا کہ جب چاہتے معجزہ ظاہر کر دکھاتے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۱۰۹	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ۔ عِنْدَ اللّٰهِ
۱۳	الرعد	۳۸	وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

تقدیرِ الٰہی کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	يونس	۵	وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ
۱۴	الحجر	۲۱	وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
۱۴	الحجر	۶۰	قَدَّرْنَا۔ لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ
۱۸	المؤمنون	۱۸	وَاَنْزَلْنَا۔ مَآءً بِقَدَرٍ
۱۸	الفرقان	۲	فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا
۲۲	الاحزاب	۳۸	وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ۔ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا
۲۲	سبأ	۱۸	وَقَدَّرْنَا۔ السَّيْرَ
۲۳	يٰسين	۳۹	وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
۲۴	حٰم السجدة	۱۰	وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا
۲۵	الشورىٰ	۲۷	وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ
۲۷	القمر	۱۲	عَلٰٓى اَمْرٍ۔ قُدِرَ
۲۷	القمر	۴۹	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ۔ بِقَدَرٍ
۲۷	الواقعة	۶۰	نَحْنُ قَدَّرْنَا۔ الْمَوْتَ
۲۹	المزمل	۲۰	وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ۔ النَّهَارَ
۲۹	المرسلات	۲۲	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
۲۹	المرسلات	۲۳	فَقَدَرْنَا۔ الْقٰدِرُوْنَ
۳۰	عبس	۱۹	خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ
۳۰	الاعلى	۳	وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نازل فرمایا ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۲۳	وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ۔ صٰدِقِيْنَ

۱	البقرة	۹۷	فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ ـ بِاِذْنِ اللّٰهِ
۲	البقرة	۱۸۵	شَهْرُ رَمَضَانَ ـ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
۳	آل عمران	۳	نَزَّلَ عَلَيْكَ ـ بِالْحَقِّ
۳	آل عمران	۷	هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ ـ مِنْهُ
۳	آل عمران	۴۴	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ـ اِلَيْكَ
۵	النسآء	۸۲	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ـ كَثِيْرًا
۶	المآئدة	۴۸	وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ـ عَلَيْهِ
۷	الانعام	۱۹	وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ـ مَنْۢ بَلَغَ
۷	الانعام	۹۲	وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
۸	الانعام	۱۱۴	اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ ـ بِالْحَقِّ
۸	الانعام	۱۵۵	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
۸	الاعراف	۲	كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
۱۱	یونس	۳۷	وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ـ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
۱۱	یونس	۵۷	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ـ مِنْ رَّبِّكُمْ
۱۲	هود	۱۳ـ۱۴	اَمْ يَقُوْلُوْنَ ـ بِعِلْمِ اللّٰهِ
۱۲	هود	۴۹	تِلْكَ مِنْ ـ قَبْلِ هٰذَا
۱۲	یوسف	۲	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ـ تَعْقِلُوْنَ
۱۳	یوسف	۱۰۲	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ـ اِلَيْكَ
۱۳	ابراهیم	۱	كِتٰبٌ ـ الْحَمِيْدِ

۱۴	النحل	۸۹	وَنَزَّلْنَا ـ الْكِتٰبَ
۱۵	بنی اسرآئیل	۸۲	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ـ خَسَارًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۸۸	قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ ـ ظَهِيْرًا
۱۶	طٰه	۲	مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ ـ لِتَشْقٰٓى
۱۶	طٰه	۱۱۳	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ ـ عَرَبِيًّا
۱۸	النور	۳۴	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ ـ مُبَيِّنٰتٍ
۱۸	الفرقان	۱	تَبٰرَكَ الَّذِیْ ـ الْفُرْقَانَ
۱۹	الشعرآء	۱۹۲	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ ـ الْعٰلَمِيْنَ
۲۱	السجدة	۲	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ـ الْعٰلَمِيْنَ
۲۳	یٰسین	۵	تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ
۲۳	صٓ	۲۹	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ ـ مُبٰرَكٌ
۲۳	الزمر	۲۳	اَللّٰهُ نَزَّلَ ـ مُتَشَابِهًا
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲	تَنْزِيْلٌ ـ الرَّحِيْمِ
۲۵	الشوریٰ	۷	وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ ـ عَرَبِيًّا
۲۵	الزخرف	۳	اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا ـ تَعْقِلُوْنَ
۲۵	الدخان	۳	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ـ مُنْذِرِيْنَ
۲۵	الدخان	۵۸	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ ـ يَتَذَكَّرُوْنَ
۲۷	الطور	۳۳ـ۳۴	اَمْ يَقُوْلُوْنَ ـ الصّٰدِقِيْنَ
۲۷	الواقعة	۸۰	تَنْزِيْلٌ ـ الْعٰلَمِيْنَ
۲۹	الدهر	۲۳	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ـ تَنْزِيْلًا

٣٠	القدر	١	اِنَّآاَنْزَلْنٰهُ۔اَلْقَدْرِ

قرآنِ حکیم کے نازل ہونے کی کیا غرض ہے

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
٤	اٰلِ عمران	١٣٨	هٰذَابَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى۔ لِلْمُتَّقِيْنَ
٦	المآئدة	١٥۔١٦	قَدْجَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ۔ مُّسْتَقِيْمٍ
٦	المآئدة	٤٨	مُصَدِّقًا۔عَلَيْهِ
٧	الانعام	٩٠	اِنْ هُوَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
٨	الانعام	١٥٧	فَقَدْجَآءَكُمْ۔رَحْمَةٌ
١١	يونس	٥٧	يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ۔لِلْمُؤْمِنِيْنَ
١٤	النحل	٦٤	وَمَآاَنْزَلْنَا۔يُّؤْمِنُوْنَ
١٤	النحل	٨٩	نَزَّلْنَاعَلَيْكَ۔ لِلْمُسْلِمِيْنَ
١٥	بنی اسرآئیل	٩۔١٠	اِنَّ هٰذَاالْقُرْاٰنَ۔اَلِيْمًا
١٥	بنی اسرآئیل	٨٢	وَنُنَزِّلُ۔خَسَارًا

معجزات اور خوارقِ عادات

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
١	البقرة	٥٥۔٥٧	وَاِذْقُلْتُمْ۔السَّلْوٰى
١	البقرة	٦٠	وَاِذِاسْتَسْقٰى۔ مَّشْرَبَهُمْ
١	البقرة	٦٣	وَاِذْاَخَذْنَا۔الطُّوْرَ
١	البقرة	٦٥	وَلَقَدْعَلِمْتُمْ۔خٰسِئِيْنَ
١	البقرة	٧٢۔٧٣	وَاِذْقَتَلْتُمْ۔تَعْقِلُوْنَ
٢	البقرة	٢٤٣	اَلَمْ تَرَاِلَى۔اَحْيَاهُمْ
٢	البقرة	٢٤٨	وَقَالَ لَهُمْ۔الْمَلٰٓئِكَةُ
٣	البقرة	٢٥٩	اَوْكَالَّذِىْ۔لَحْمًا
٣	البقرة	٢٦٠	وَاِذْقَالَ۔سَعْيًا
٣	اٰل عمران	١٣	قَدْكَانَ لَكُمْ۔الْعَيْنِ
٣	اٰل عمران	٣٧	كُلَّمَادَخَلَ۔عِنْدَاللّٰهِ
٣	اٰل عمران	٣٩۔٤١	فَنَادَتْهُ۔رَمْزًا
٣	اٰل عمران	٤٥۔٤٦	اِذْقَالَتِ۔كَهْلًا
٣	اٰل عمران	٤٩	اَنِّىْ اَخْلُقُ۔بُيُوْتِكُمْ
٤	اٰل عمران	١٢٣۔١٢٥	وَلَقَدْنَصَرَكُمُ اللّٰهُ۔ مُسَوِّمِيْنَ
٦	النساء	١٥٧	وَقَوْلِهِمْ اِنَّاقَتَلْنَا۔شُبِّهَ لَهُمْ
٦	النساء	١٥٧۔١٥٨	وَمَاقَتَلُوْهُ۔اِلَيْهِ
٦	النساء	١٥٩	وَاِنْ مِّنْ۔مَوْتِهٖ
٧	المآئدة	٦٠	مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ۔الْخَنَازِيْرَ
٩	الاعراف	١٠٧۔١٠٨	فَاَلْقٰى۔لِلنّٰظِرِيْنَ
٩	الاعراف	١١٥۔١٢٢	قَالُوْايٰمُوْسٰى۔وَهٰرُوْنَ
٩	الاعراف	١٣٠۔١٣٣	وَلَقَدْاَخَذْنَا۔مُفَصَّلٰتٍ
٩	الاعراف	١٧١	وَاِذْنَتَقْنَا۔بِقُوَّةٍ
٩	الانفال	٩	اِذْتَسْتَغِيْثُوْنَ۔مُرْدِفِيْنَ

۱۰	التوبة	۲۵_۲۶	لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ـ الْكَافِرِيْنَ
۱۰	التوبة	۴۰	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ ـ السُّفْلٰى
۱۲	هود	۳۶_۴۴	وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ ـ الظّٰلِمِيْنَ
۱۲	هود	۶۴_۶۸	هٰذِهٖ نَاقَةُ ـ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا
۱۲	هود	۶۹_۷۳	وَلَقَدْ جَآءَتْ ـ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
۱۲	هود	۷۷_۸۳	وَلَمَّا جَآءَتْ ـ عِنْدَ رَبِّكَ
۱۲	هود	۹۳_۹۵	وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا ـ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا
۱۲	يوسف	۲۳_۲۷	وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ ـ الصّٰدِقِيْنَ
۱۳	يوسف	۸۳	عَسَى ـ جَمِيْعًا
۱۳	يوسف	۹۳	اِذْهَبُوْا ـ بَصِيْرًا
۱۳	يوسف	۹۴_۹۶	اِنِّيْ لَاَجِدُ ـ تَعْلَمُوْنَ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	سُبْحٰنَ الَّذِيْ ـ مِنْ اٰيٰتِنَا
۱۵	الكهف	۱۰_۱۲	اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ ـ اَمَدًا
۱۵	الكهف	۱۷_۱۸	وَتَرَى الشَّمْسَ ـ رُعْبًا
۱۵	الكهف	۲۵	وَلَبِثُوْا ـ تِسْعًا
۱۵	الكهف	۶۰_۶۳	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى ـ عَجَبًا
۱۶	مريم	۱۶_۱۷	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ ـ سَوِيًّا

۱۶	مريم	۲۴_۲۵	فَنَادٰىهَا ـ جَنِيًّا
۱۶	مريم	۲۹_۳۱	قَالُوْا كَيْفَ ـ حَيًّا
۱۶	طٰه	۱۹_۲۲	قَالَ اَلْقِهَا ـ اُخْرٰى
۱۶	طٰه	۲۵_۳۶	قَالَ رَبِّ ـ يٰمُوْسٰى
۱۶	طٰه	۶۶_۷۰	فَاِذَا حِبَالُهُمْ ـ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
۱۶	طٰه	۹۷	قَالَ فَاذْهَبْ ـ لَا مِسَاسَ
۱۷	الانبياء	۶۹	قُلْنَا يٰنَارُ ـ الْاَخْسَرِيْنَ
۱۷	الانبياء	۷۹	وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ ـ وَالطَّيْرَ
۱۷	الانبياء	۸۱ تا ۸۲	وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ ـ حٰفِظِيْنَ
۱۹	الشعراء	۶۰_۶۶	فَاَتْبَعُوْهُمْ ـ الْاٰخَرِيْنَ
۱۹	النمل	۷_۱۲	اِذْ قَالَ مُوْسٰى ـ وَقَوْمِهٖ
۱۹	النمل	۱۶_۱۹	وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ ـ قَوْلِهَا
۱۹	النمل	۲۰_۲۸	وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ ـ يَرْجِعُوْنَ
۱۹	النمل	۳۷_۴۰	اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ ـ فَضْلِ رَبِّيْ
۱۹	النمل	۴۸_۵۱	وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ ـ اَجْمَعِيْنَ
۲۰	القصص	۷_۱۳	وَاَوْحَيْنَا ـ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
۲۰	القصص	۲۴_۳۵	فَقَالَ رَبِّ ـ الْغٰلِبُوْنَ
۲۱	العنكبوت	۵۱	اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ ـ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

۲۱	الاحزاب	۹	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ ۔ لَمْ تَرَوْهَا
۲۲	سبأ	۱۰_۱۴	وَلَقَدْ اٰتَیْنَا ۔ الْمُهِیْنِ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۴۰_۱۴۶	اِذْ اَبَقَ اِلَی ۔ یَقْطِیْنٍ
۲۳	صٓ	۱۷	وَاذْکُرْ عَبْدَنَا ۔ اَوَّابٌ
۲۳	صٓ	۳۶_۳۸	فَسَخَّرْنَا لَهُ ۔ الْاَصْفَادِ
۲۳	صٓ	۴۲_۴۳	اُرْکُضْ ۔ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
۲۴	المؤمن	۲۶_۲۷	وَقَالَ فِرْعَوْنُ ۔ الْحِسَابِ
۲۵	الدخان	۲۴	وَاتْرُکِ ۔ مُغْرَقُوْنَ
۲۶	الذّٰریٰت	۲۸	وَبَشَّرُوْهُ ۔ عَلِیْمٍ
۲۷	النجم	۱_۱۸	وَالنَّجْمِ ۔ الْکُبْرٰی
۲۷	القمر	۱	اِقْتَرَبَتِ ۔ الْقَمَرُ
۲۷	القمر	۳۷	وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ ۔ وَنُذُرِ
۳۰	الفیل	۱_۵	اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ۔ مَّاْکُوْلٍ

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور ان کے کارنامے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۳۰_۳۴	وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ ۔ الْکٰفِرِیْنَ
۱	البقرة	۹۷_۹۸	قُلْ مَنْ کَانَ ۔ لِّلْکٰفِرِیْنَ
۱	البقرة	۱۰۲	وَمَآ اُنْزِلَ ۔ زَوْجِهٖ
۷	الانعام	۹۳	وَلَوْ تَرٰی ۔ تَسْتَکْبِرُوْنَ
۹	الاعراف	۲۰۶	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ ۔ یَسْجُدُوْنَ
۱۳	الرعد	۱۱	لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ ۔ اَمْرِ اللّٰهِ
۱۴	النحل	۴۹_۵۰	وَلِلّٰهِ ۔ یُؤْمَرُوْنَ
۱۶	مریم	۶۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ ۔ نَسِیًّا
۱۷	الانبیاء	۱۹_۲۰	وَلَهٗ ۔ لَا یَفْتُرُوْنَ
۱۷	الانبیاء	۲۶_۲۹	وَقَالُوا ۔ الظّٰلِمِیْنَ
۱۹	الفرقان	۲۵_۲۶	وَیَوْمَ ۔ عَسِیْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۹۲_۱۹۴	وَاِنَّهٗ ۔ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ
۲۲	سبأ	۲۲_۲۳	قُلِ ۔ الْکَبِیْرُ
۲۲	فاطر	۱	اَلْحَمْدُ ۔ قَدِیْرٌ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۶۴_۱۶۶	وَمَا مِنَّآ ۔ الْمُسَبِّحُوْنَ
۲۴	المؤمن	۷_۹	اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ ۔ الْعَظِیْمُ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۸	فَالَّذِیْنَ عِنْدَ ۔ لَا یَسْئَمُوْنَ
۲۵	الشوریٰ	۵	وَالْمَلٰٓئِکَةُ ۔ الْاَرْضِ
۲۵	الزخرف	۷۷	وَنَادَوْا ۔ مّٰکِثُوْنَ
۲۵	الزخرف	۸۰	اَمْ یَحْسَبُوْنَ ۔ یَکْتُبُوْنَ
۲۶	قٓ	۱۶_۱۸	وَلَقَدْ ۔ عَتِیْدٌ
۲۶	قٓ	۱۹_۲۶	وَجَآءَتْ ۔ الشَّدِیْدِ
۲۷	النجم	۲۶	وَکَمْ مِّنْ ۔ یَرْضٰی
۲۸	التحریم	۶	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ ۔ یُؤْمَرُوْنَ
۲۹	الحاقّة	۱۶_۱۷	وَانْشَقَّتِ ۔ ثَمٰنِیَةٌ
۲۹	المدثر	۳۰_۳۱	عَلَیْهَا ۔ اِلَّا مَلٰٓئِکَةً
۳۰	التکویر	۱۹_۲۱	اِنَّهٗ لَقَوْلُ ۔ اَمِیْنٍ

۳۰	الانفطار	۱۰۔۱۲	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ۔تَفْعَلُوْنَ
۳۰	القدر	۱۴	تَنَزَّلُ۔اَمْرٍ

اَبْوَابُ الْقِيَامَة (۱۵ ابواب)

باب (۱) قرب قیامت کے حالات مثلاً یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الكهف	۹۸۔۹۹	فَاِذَاجَآءَ۔بَعْضٍ
۱۷	الانبیآء	۹۶	حَتّٰى اِذَافُتِحَتْ
۲۰	النمل	۸۲	وَاِذَاوَقَعَ الْقَوْلُ
۲۵	الزخرف	۶۱	وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ
۲۵	الدخان	۱۰۔۱۱	فَارْتَقِبْ۔يَغْشَى النَّاسَ
۲۶	محمد	۱۰	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ۔اَشْرَاطُهَا
۲۷	النجم	۵۷۔۵۸	اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ۔كَاشِفَةٌ
۲۷	القمر	۱	اِقْتَرَبَتْ
۲۹	المعارج	۶۔۷	اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ۔قَرِيْبًا

باب (۲) قیامت کی ضرورت اور مرنے کے بعد جینے کا ثبوت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۷۲۔۷۳	وَاِذْقَتَلْتُمْ۔تَعْقِلُوْنَ
۱	البقرة	۲۵۹۔۲۶۰	اَوْ كَالَّذِىْ۔عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
۸	الاعراف	۲۹	كَمَابَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ
۸	الاعراف	۵۷	حَتّٰى اِذَا اَقَلَّتْ۔تَذَكَّرُوْنَ
۱۴	النحل	۳۸۔۴۰	وَاَقْسَمُوْا۔فَيَكُوْنُ
۱۴	النحل	۷۷	وَمَآ اَمْرُ۔قَدِيْرٌ
۱۵	بنی اسرائیل	۹۸۔۹۹	ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ۔فِيْهِ
۱۵	الكهف	۲۱	وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا۔فِيْهَا
۱۶	مريم	۶۶۔۶۷	وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ۔شَيْئًا
۱۶	طٰه	۱۵	اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ۔تَسْعٰى
۱۷	الانبيآء	۱۰۴	كَمَابَدَاْنَآ۔فَاعِلِيْنَ
۱۷	الحج	۵۔۷	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ۔فِى الْقُبُوْرِ
۲۰	النمل	۸۶	اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا۔يُؤْمِنُوْنَ
۲۰	العنكبوت	۱۹۔۲۰	اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ۔شَىْءٍ قَدِيْرٌ
۲۱	الروم	۱۹	يُخْرِجُ الْحَىَّ۔تُخْرَجُوْنَ
۲۱	الروم	۲۷	وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا۔الْحَكِيْمُ
۲۱	الروم	۵۰	فَانْظُرْ اِلٰى اٰثٰرِ۔قَدِيْرٌ
۲۲	سبأ	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ۔فِى الْاَرْضِ
۲۲	فاطر	۹	وَاللّٰهُ الَّذِىْ۔النُّشُوْرُ
۲۳	يٰسين	۳۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ۔يَاْكُلُوْنَ
۲۳	يٰسين	۷۸۔۸۲	قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ۔فَيَكُوْنُ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱	فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ۔لَازِبٍ
۲۳	ص	۲۷۔۲۸	وَمَاخَلَقْنَا۔كَالْفُجَّارِ
۲۴	الزمر	۴۲	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ۔يَتَفَكَّرُوْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۴	المؤمن	۵۷	لَخَلْقُ۔لَايَعْلَمُوْنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۹	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ۔قَدِيْرٌ
۲۵	الدخان	۳۹-۴۰	مَاخَلَقْنٰهُمَا۔اَجْمَعِيْنَ
۲۵	الجاثية	۲۱-۲۲	اَمْ حَسِبَ۔بِمَاكَسَبَتْ
۲۶	الاحقاف	۳	مَاخَلَقْنَا۔مُعْرِضُوْنَ
۲۶	الاحقاف	۳۳	اَوَلَمْ يَرَوْا۔قَدِيْرٌ
۲۶	ق	۶-۱۱	اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا۔كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ
۲۶	ق	۱۵	اَفَعَيِيْنَا۔جَدِيْدٍ
۲۶	الذّٰريٰت	۱-۶	وَالذّٰرِيٰتِ۔لَوَاقِعٌ
۲۷	الطور	۱-۱۰	وَالطُّوْرِ۔سَيْرًا
۲۷	الواقعة	۵۷-۶۲	نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ۔تَذَكَّرُوْنَ
۲۹	القيامة	۳-۴	اَيَحْسَبُ۔بَنَانَهٗ
۲۹	القيامة	۳۶-۴۰	اَيَحْسَبُ۔الْمَوْتٰى
۲۹	المرسلات	۱-۷	وَالْمُرْسَلٰتِ۔لَوَاقِعٌ
۳۰	النبأ	۶-۱۷	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ۔مِيْقَاتًا
۳۰	النّٰزعٰت	۲۷-۳۲	ءَاَنْتُمْ۔اَرْسٰهَا
۳۰	الطارق	۵-۸	فَلْيَنْظُرِ۔لَقَادِرٍ
۳۰	التين	۴-۸	لَقَدْ خَلَقْنَا۔الْحٰكِمِيْنَ

باب (۳) عالمِ برزخ کے حالات

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۵۴	وَلَا تَقُوْلُوْا۔لَا تَشْعُرُوْنَ
۴	اٰل عمران	۱۶۹-۱۷۱	وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ۔الْمُؤْمِنِيْنَ
۵	النسآء	۹۷	اِنَّ الَّذِيْنَ۔فِيْهَا
۷	الانعام	۶۲	ثُمَّ رُدُّوْٓا۔الْحَقِّ
۸	الاعراف	۴۰	اِنَّ الَّذِيْنَ۔الْجَنَّةَ
۱۸	المؤمنون	۱۰۰	وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ۔يُبْعَثُوْنَ
۲۱	السجدة	۱۱	ثُمَّ اِلٰى۔تُرْجَعُوْنَ
۲۴	المؤمن	۴۶	اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ۔عَشِيًّا
۲۶	ق	۴	قَدْ عَلِمْنَا۔مِنْهُمْ

باب (۴) نفخِ صور

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۷۳	وَيَوْمَ۔الشَّهَادَةِ
۱۶	الكهف	۹۸-۱۰۱	فَاِذَا جَآءَ۔سَمْعًا
۲۰	النمل	۸۷-۸۸	وَيَوْمَ يُنْفَخُ۔السَّحَابِ
۲۳	ص	۱۵	وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ۔فَوَاقٍ
۲۴	الزمر	۶۸	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ۔يَنْظُرُوْنَ
۲۶	ق	۲۰	وَنُفِخَ۔الْوَعِيْدِ
۲۶	ق	۴۱-۴۲	يَوْمَ يُنَادِ۔الْخُرُوْجِ
۲۹	الحاقّة	۱۳-۱۷	فَاِذَا نُفِخَ۔ثَمٰنِيَةٌ

باب (۵) حالاتِ حشر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۱	البقرة	۱۱۳	فَاللّٰہُ یَحْکُمُ۔ یَخْتَلِفُوْنَ
۲	البقرة	۱۴۸	اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا۔ جَمِیْعًا
۲	البقرة	۱۷۴	اِنَّ الَّذِیْنَ۔ لَا یُزَکِّیْہِمْ
۲	البقرة	۲۱۰	ہَلْ یَنْظُرُوْنَ۔ الْاَمْرُ
۴	آل عمران	۱۰۶۔۱۰۷	یَوْمَ تَبْیَضُّ۔ رَحْمَةِ اللّٰہِ
۵	النسآء	۴۱۔۴۲	فَکَیْفَ۔ حَدِیْثًا
۷	الانعام	۳۱	قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ۔ یَزِرُوْنَ
۷	الانعام	۳۶	وَالْمَوْتٰی۔ یُرْجَعُوْنَ
۷	الانعام	۳۸	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ۔ یُحْشَرُوْنَ
۸	الاعراف	۲۹	کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ
۸	الاعراف	۵۳	یَوْمَ یَاْتِیْ۔ یَفْتَرُوْنَ
۱۰	التوبة	۳۴۔۳۵	وَالَّذِیْنَ۔ تَکْنِزُوْنَ
۱۱	یونس	۴	اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ۔ یَکْفُرُوْنَ
۱۱	یونس	۲۶۔۳۰	لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا۔ یَفْتَرُوْنَ
۱۱	یونس	۴۵	وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ۔ بَیْنَہُمْ
۱۲	ہود	۱۸	مَنْ اَظْلَمُ۔ رَبِّہِمْ
۱۲	ہود	۹۸	یَقْدُمُ۔ النَّارَ
۱۲	ہود	۱۰۳۔۱۰۸	ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ۔ فَفِی الْجَنَّةِ

۱۳	ابراہیم	۴۸۔۵۱	یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ۔ الْحِسَابِ
۱۴	الحجر	۲۴۔۲۵	وَلَقَدْ عَلِمْنَا۔ یَحْشُرُہُمْ
۱۵	بنی اسرآئیل	۵۲	یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ۔ قَلِیْلًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۷۱۔۷۲	یَوْمَ نَدْعُوْا۔ سَبِیْلًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۹۷	وَنَحْشُرُہُمْ یَوْمَ۔ صُمًّا
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۴	فَاِذَا جَآءَ۔ لَفِیْفًا
۱۵	الکہف	۴۷	وَیَوْمَ نُسَیِّرُ۔ اَحَدًا
۱۵	الکہف	۵۲۔۵۳	وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا۔ مَصْرِفًا
۱۶	مریم	۳۷۔۳۹	فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ۔ قُضِیَ الْاَمْرُ
۱۶	مریم	۶۸۔۷۲	فَوَرَبِّکَ۔ جِثِیًّا
۱۶	مریم	۸۵۔۸۶	یَوْمَ نَحْشُرُ۔ وِرْدًا
۱۶	مریم	۹۳۔۹۵	اِنْ کُلُّ۔ فَرْدًا
۱۶	طٰہٰ	۱۰۰۔۱۱۲	مَنْ اَعْرَضَ۔ ظُلْمًا وَّلَا ہَضْمًا
۱۶	طٰہٰ	۱۲۴۔۱۲۶	وَمَنْ اَعْرَضَ۔ تُنْسٰی
۱۷	الانبیآء	۴۰	بَلْ تَاْتِیْہِمْ۔ ہُمْ یُنْظَرُوْنَ
۱۷	الانبیآء	۱۰۳۔۱۰۴	لَا یَحْزُنُہُمْ۔ فٰعِلِیْنَ
۱۷	الحج	۷۸	ہُوَ سَمّٰکُمُ۔ النَّاسِ

۱۸	المؤمنون	۱۰۰-۱۰۱	وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ - لَا يَتَسَآءَلُوْنَ
۱۹	الفرقان	۲۲	يَوْمَ يَرَوْنَ - مَحْجُوْرًا
۱۹	الفرقان	۳۴	اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ - سَبِيْلًا
۱۹	الشعرآء	۹۰-۹۵	وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ - اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ
۲۰	النمل	۸۳-۸۵	وَيَوْمَ نَحْشُرُ - لَا يَنْطِقُوْنَ
۲۰	القصص	۶۵-۷۵	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ - يَفْتَرُوْنَ
۲۱	الروم	۱۴-۱۶	وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ - مُحْضَرُوْنَ
۲۱	الروم	۲۲-۲۵	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ - تَخْرُجُوْنَ
۲۱	الروم	۵۵-۵۷	وَيَوْمَ تَقُوْمُ - يُسْتَعْتَبُوْنَ
۲۱	السجدة	۵	يُدَبِّرُ الْاَمْرَ - تَعُدُّوْنَ
۲۳	يٰسين	۴۸-۵۹	وَيَقُوْلُوْنَ - الْمُجْرِمُوْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۲۰-۲۶	وَقَالُوْا - مُسْتَسْلِمُوْنَ
۲۴	الزمر	۷۵	وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ - رَبِّهِمْ
۲۴	مؤمن	۱۵-۱۷	يَوْمَ التَّلَاقِ - الْحِسَابِ
۲۵	الشورىٰ	۴۷	يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ - نَكِيْرٍ
۲۵	الزخرف	۶۶-۶۸	هَلْ يَنْظُرُوْنَ - الْمُتَّقِيْنَ
۲۵	الدخان	۴۰	اِنَّ يَوْمَ - اَجْمَعِيْنَ
۲۶	قٓ	۱۱	وَاَحْيَيْنَا بِهٖ - الْخُرُوْجُ

۲۷	الطور	۷-۱۲	اِنَّ عَذَابَ - يَلْعَبُوْنَ
۲۷	الطور	۴۵	يَوْمَهُمُ - يُصْعَقُوْنَ
۲۷	القمر	۶	يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ
۲۷	الرحمن	۳۷-۴۳	فَاِذَا انْشَقَّتِ - الْمُجْرِمُوْنَ
۲۷	الواقعة	۱-۶	اِذَا وَقَعَتِ - مُنْبَثًّا
۲۷	الواقعة	۴۹-۵۰	قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ - مَعْلُوْمٍ
۲۷	الحديد	۱۲-۱۵	يَوْمَ تَرَى - الْمَصِيْرُ
۲۸	التغابن	۹	يَوْمَ - التَّغَابُنِ
۲۹	القلم	۴۲-۴۳	يَوْمَ يُكْشَفُ - ذِلَّةٌ
۲۹	الحاقّة	۱-۲	اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ
۲۹	المعارج	۱-۱۰	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ - حَمِيْمًا
۲۹	المعارج	۴۳-۴۴	يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ - ذِلَّةٌ
۲۹	المزمل	۱۲-۱۴	اِنَّ لَدَيْنَآ - مَهِيْلًا
۲۹	المزمل	۱۷-۱۸	فَكَيْفَ - سَبِيْلًا
۲۹	المدثر	۸-۱۰	فَاِذَا - يَسِيْرًا
۲۹	القيامة	۷-۱۲	فَاِذَا بَرِقَ - الْمُسْتَقَرُّ
۲۹	المرسلٰت	۷-۱۵	فَاِذَا النُّجُوْمُ - لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
۳۰	النبا	۱۷-۲۰	اِنَّ يَوْمَ - سَرَابًا
۳۰	النبا	۴۰	يَوْمَ يَنْظُرُ - يَدٰهُ
۳۰	النّٰزعٰت	۶-۹	يَوْمَ تَرْجُفُ - خَاشِعَةٌ
۳۰	النّٰزعٰت	۱۳-۱۴	فَاِنَّمَا هِيَ - بِالسَّاهِرَةِ

۳۰	النّٰزعٰت	۳۴_۳۹	فَاِذَا۔ھِیَ الْمَاْوٰی
۳۰	عبس	۳۳_۴۲	فَاِذَاجَآءَتِ ۔الْفَجَرَۃُ
۳۰	التکویر	۱_۱۴	اِذَاالشَّمْسُ۔ اُحْضِرَتْ
۳۰	الانفطار	۱_۵	اِذَاالسَّمَآءُ۔اَخَّرَتْ
۳۰	الانفطار	۱۵_۱۹	یَصْلَوْنَھَا۔لِلّٰہِ
۳۰	المطففین	۱۵_۱۷	کَلَّآاِنَّھُمْ۔تُکَذِّبُوْنَ
۳۰	الانشقاق	۱_۲	اِذَاالسَّمَآءُ۔حُقَّتْ
۳۰	الفجر	۲۱_۳۰	کَلَّآاِذَادُکَّتِ۔جَنَّتِیْ
۳۰	الزلزال	۱_۸	اِذَا۔شَرًّایَّرَہٗ
۳۰	العٰدیٰت	۶_۱۱	اِنَّ الْاِنْسَانَ۔لَّخَبِیْرٌ
۳۰	القارعۃ	۱_۵	الْقَارِعَۃُ۔الْمَنْفُوْشِ

باب (۶) قیامت کے دن کی سختی اور اہلِ محشر کی بے قراری

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدۃ	۳۶	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اَلِیْمٌ
۷	الانعام	۳۱	حَتّٰٓی اِذَاجَآءَ۔یَزِرُوْنَ
۱۳	اِبراھیم	۴۲_۴۳	وَلَاتَحْسَبَنَّ اللّٰہَ۔ ھَوَآءٌ
۱۶	مریم	۳۹	وَاَنْذِرْھُمْ۔الْاَمْرُ
۱۶	مریم	۷۱	وَاِنْ مِّنْکُمْ۔مَّقْضِیًّا
۱۶	طٰہٰ	۱۰۸	یَوْمَئِذٍ۔ھَمْسًا
۱۷	الانبیآء	۴۰	بَلْ تَاْتِیْھِمْ۔یُنْظَرُوْنَ
۱۷	الانبیآء	۹۷	فَاِذَاھِیَ شَاخِصَۃٌ۔ ظٰلِمِیْنَ
۱۷	الحج	۱_۲	اِنَّ زَلْزَلَۃَ۔شَدِیْدٌ
۱۸	النور	۳۷	یَخَافُوْنَ۔الْاَبْصَارُ
۱۹	الفرقان	۲۷	وَیَوْمَ یَعَضُّ۔سَبِیْلًا
۲۲	السبا	۳۳	وَاَسَرُّوا۔کَفَرُوْا
۲۳	والصّٰفّٰت	۲۰	وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا۔الدِّیْنِ
۲۳	والصّٰفّٰت	۲۲_۲۳	اُحْشُرُوْا۔الْجَحِیْمِ
۲۴	الزمر	۴۷_۴۸	وَلَوْاَنَّ۔یَسْتَھْزِءُوْنَ
۲۴	الزمر	۶۰	وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ لِلْمُتَکَبِّرِیْنَ
۲۴	المؤمن	۱۸	وَاَنْذِرْھُمْ۔یُطَاعُ
۲۴	حٰمٓ السجدۃ	۲۹	وَقَالَ الَّذِیْنَ۔ الْاَسْفَلِیْنَ
۲۵	الشوریٰ	۲۲	تَرَی الظّٰلِمِیْنَ۔بِھِمْ
۲۵	الشوریٰ	۴۵	وَتَرٰھُمْ۔خَفِیٍّ
۲۵	الزخرف	۳۷_۳۹	وَاِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ۔ مُشْتَرِکُوْنَ
۲۵	الجاثیۃ	۲۷_۲۸	وَیَوْمَ تَقُوْمُ۔جَاثِیَۃً
۲۶	الذّٰریٰت	۱۳_۱۴	یَوْمَ ھُمْ۔تَسْتَعْجِلُوْنَ
۲۷	الطور	۴۵_۴۶	فَذَرْھُمْ۔لَاھُمْ یُنْصَرُوْنَ

۲۷	القمر	۸	يَقُوْلُ۔عَسِرٌ
۲۷	القمر	۴۶	وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ
۲۷	الحديد	۱۳۔۱۵	يَوْمَ يَقُوْلُ۔الْمَصِيْرُ
۲۹	الملک	۲۷	فَلَمَّارَاَوْهُ۔تَدَّعُوْنَ
۲۹	القلم	۴۳	خَاشِعَةً۔ذِلَّةٌ
۲۹	الحاقّة	۲۵۔۲۹	وَاَمَّامَنْ۔سُلْطَانِيَهْ
۲۹	المعارج	۱۱۔۱۴	يَوَدُّ۔يُنْجِيْهِ
۲۹	المزمل	۱۷	فَكَيْفَ۔شِيْبًا
۲۹	المدثر	۹۔۱۰	فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ۔ يَسِيْرٍ
۲۹	القيامة	۷۔۱۲	فَاِذَابَرِقَ۔الْمُسْتَقَرُّ
۲۹	الدهر	۱۰۔۱۱	يَوْمًاعَبُوْسًا۔ذٰلِكَ الْيَوْمِ
۲۹	المرسلٰت	۳۷۔۳۹	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ۔فَكِيْدُوْنِ
۳۰	النبا	۴۰	وَيَقُوْلُ۔تُرٰابًا
۳۰	النّٰزعٰت	۸۔۹	قُلُوْبٌ۔خَاشِعَةٌ
۳۰	عبس	۳۴۔۳۷	يَوْمَ يَفِرُّ۔يُغْنِيْهِ
۳۰	الطارق	۱۰	فَمَالَهٗ۔نَاصِرٍ
۳۰	الغاشية	۱۔۳	هَلْ اَتٰكَ۔نَاصِبَةٌ
۳۰	الفجر	۲۳۔۲۶	يَوْمَئِذٍ۔وَثَاقَهٗ اَحَدٌ
۳۰	الليل	۱۱	وَمَايُغْنِىْ۔تَرَدّٰى
۳۰	الزلزال	۳	وَقَالَ۔مَالَهَا
۳۰	القارعة	۴۔۵	يَوْمَ۔الْمَنْفُوْشِ

باب (۷) نافرمانوں کا دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرنا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۳	ابراهيم	۴۴۔۴۵	وَاَنْذِرِ۔الْاَمْثَالَ
۲۱	السجدة	۱۲	وَلَوْتَرٰى۔مُوْقِنُوْنَ
۲۵	الشورى	۴۴	وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ۔ سَبِيْلٍ

باب (۸) نافرمانوں کا اپنے معبودوں سے عداوت کا اظہار اور معبود من دونِ اللہ کی عاجزی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۶۔۱۶۷	اِذْتَبَرَّاَ۔مِنَّا
۲۱	الروم	۱۳	وَلَمْ يَكُنْ۔كٰفِرِيْنَ

باب (۹) قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور باطل معبود اور شیطان اپنے تابعداروں سے علیحدہ ہو جائیں گے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۵۔۱۶۷	وَلَوْيَرَى۔النَّارِ
۷	الانعام	۷۰	وَذَكِّرْبِهٖ۔لَايُؤْخَذْ مِنْهَا
۷	الانعام	۹۴	وَلَقَدْجِئْتُمُوْنَا۔ تَزْعُمُوْنَ
۸	الانعام	۱۶۴	وَلَاتَكْسِبُ۔ تَخْتَلِفُوْنَ
۱۱	يونس	۲۷۔۳۰	مَالَهُمْ مِّنْ۔يَفْتَرُوْنَ
۱۳	ابراهيم	۲۱۔۲۲	وَبَرَزُوْا۔عَذَابٌ اَلِيْمٌ
۱۴	النحل	۸۶۔۸۷	وَاِذَارَاَالَّذِيْنَ۔ يَفْتَرُوْنَ

۱۵	الکہف	۵۲	وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا۔ مَّوْبِقًا
۱۶	مریم	۸۱۔۸۲	وَاتَّخَذُوْا۔ ضِدًّا
۱۸	المؤمنون	۱۰۱	فَاِذَا نُفِخَ۔ يَتَسَآءَلُوْنَ
۱۸	الفرقان	۱۷۔۱۹	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ۔ وَلَا نَصْرًا
۱۹	الشعرآء	۸۸	يَوْمَ لَا۔ بَنُوْنَ
۲۰	القصص	۶۳۔۶۴	قَالَ الَّذِيْنَ۔ يَهْتَدُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۲۵	وَقَالَ اِنَّمَا۔ نّٰصِرِيْنَ
۲۱	الروم	۱۳	وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ۔ كٰفِرِيْنَ
۲۱	لقمان	۳۳	وَاخْشَوْا يَوْمًا۔ شَيْئًا
۲۲	سبأ	۳۱۔۳۳	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ۔ اَنْدَادًا
۲۲	سبأ	۴۲	فَالْيَوْمَ لَا۔ ضَرًّا
۲۲	فاطر	۱۴	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ بِشِرْكِكُمْ
۲۲	فاطر	۱۸	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ۔ ذَا قُرْبٰى
۲۳	الصّٰفّٰت	۲۵۔۳۳	مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔ مُشْتَرِكُوْنَ
۲۴	المؤمن	۱۸	مَا لِلظّٰلِمِيْنَ۔ يُّطَاعُ
۲۵	حٰمٓ السجدة	۴۸	وَضَلَّ۔ مَّحِيْصٍ
۲۵	الشوریٰ	۴۶	وَمَا كَانَ لَهُمْ۔ سَبِيْلٍ
۲۵	الزخرف	۶۷	اَلْاَخِلَّآءُ۔ الْمُتَّقِيْنَ
۲۵	الدخان	۴۱۔۴۲	يَوْمَ لَا۔ رَّحِمَ اللّٰهُ
۲۶	الاحقاف	۶	وَاِذَا حُشِرَ۔ كٰفِرِيْنَ
۲۶	ق	۲۳۔۲۷	وَقَالَ قَرِيْنُهٗ۔ بَعِيْدٍ
۲۸	الممتحنة	۳	لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
۲۹	الحآقّة	۲۵۔۳۵	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ۔ حَمِيْمٌ
۲۹	المعارج	۱۰۔۱۴	وَلَا يَسْئَلُ۔ يُنْجِيْهِ
۳۰	عبس	۳۴۔۳۶	يَوْمَ يَفِرُّ۔ بَنِيْهِ
۳۰	الانفطار	۱۹	يَوْمَ لَا تَمْلِكُ۔ لِلّٰهِ

باب(۱۰) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت ہوگی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۴۸	وَاتَّقُوْا يَوْمًا۔ يُنْصَرُوْنَ
۳	البقرة	۲۵۴	يَوْمٌ لَّا۔ الظّٰلِمُوْنَ
۳	البقرة	۲۵۵	مَنْ ذَا الَّذِيْ۔ بِاِذْنِهٖ
۱۱	يونس	۳	مَا مِنْ۔ اِذْنِهٖ
۱۵	بنی اسرآئیل	۷۹	عَسٰى۔ مَّحْمُوْدًا
۱۶	مریم	۸۷	لَا يَمْلِكُوْنَ۔ عَهْدًا
۱۶	طٰه	۱۰۹	يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ۔ قَوْلًا
۲۵	الزخرف	۸۶	وَلَا يَمْلِكُ۔ يَعْلَمُوْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۷	النجم	۲۶	وَكَمۡ مِّنۡ۔ يَرۡضٰى

باب (۱۱) معبودانِ باطل، کفار اور مسلمانوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی گفتگو

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المآئدة	۱۰۹_۱۱۹	يَوۡمَ يَجۡمَعُ۔ الۡعَظِيۡمُ
۷	الانعام	۲۲_۲۳	وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ۔ مُشۡرِكِيۡنَ
۷	الانعام	۳۰	وَلَوۡ تَرٰۤى اِذۡ وُقِفُوۡا۔ تَكۡفُرُوۡنَ
۷	الانعام	۹۴	وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا۔ تَزۡعُمُوۡنَ
۸	الانعام	۱۲۸_۱۳۰	وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ۔ شَهِدۡنَا عَلٰۤى اَنۡفُسِنَا
۸	الاعراف	۶_۷	فَلَنَسۡـَٔلَنَّ۔ غَآئِبِيۡنَ
۱۳	ابراهيم	۴۴_۴۵	فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا۔ الۡاَمۡثَالَ
۱۴	النحل	۲۷_۲۹	ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ۔ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا
۱۵	الكهف	۴۸	وَعُرِضُوۡا۔ مَّوۡعِدًا
۱۶	طٰهٰ	۱۲۵_۱۲۶	قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ۔ تُنۡسٰى
۱۸	المؤمن	۱۰۵_۱۱۴	اَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ۔ لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ
۱۸	الفرقان	۱۷_۱۹	وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ۔ صَرۡفًا وَّلَا نَصۡرًا
۲۰	النمل	۸۴	حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡ۔ تَعۡمَلُوۡنَ
۲۰	القصص	۶۲_۶۶	وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ۔ وَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ
۲۱	السجدة	۱۲_۱۴	وَلَوۡ تَرٰۤى اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ۔ تَعۡمَلُوۡنَ
۲۲	سبأ	۴۰_۴۲	وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا۔ تُكَذِّبُوۡنَ
۲۳	يٰسۤ	۶۰_۶۴	اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ۔ تَكۡفُرُوۡنَ
۲۳	الصّٰٓفّٰت	۲۴_۲۵	وَقِفُوۡهُمۡ۔ لَا تَنَاصَرُوۡنَ
۲۴	الزمر	۵۹	بَلٰى قَدۡ۔ الۡكٰفِرِيۡنَ
۲۵	حٰمۤ السجدة	۴۷	وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ۔ شَهِيۡدٍ
۲۵	الجاثية	۲۸	اَلۡيَوۡمَ۔ تَعۡمَلُوۡنَ
۲۶	قٓ	۲۲_۲۹	لَقَدۡ كُنۡتَ۔ لِّلۡعَبِيۡدِ
۲۹	المرسلٰت	۳۸_۳۹	هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ۔ فَكِيۡدُوۡنِ

باب (۱۲) قیامت کے دن حساب و کتاب کا ہونا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۳	ابراهيم	۵۱	لِيَجۡزِىَ اللّٰهُ۔ الۡحِسَابِ
۱۴	النحل	۹۳	وَلَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

۱۵	بنی اسرآئیل	۱۳۔۱۴	وَنُخْرِجُ۔حَسِيبًا
۱۵	الکهف	۴۹	وَوُضِعَ۔اَحَدًا
۱۶	الکهف	۱۰۵	أُولٰٓئِکَ الَّذِينَ۔وَزْنًا
۱۶	مریم	۳۹	وَاَنْذِرْهُمْ۔الْاَمْرُ
۱۷	الانبیآء	۴۷	وَنَضَعُ۔حَاسِبِينَ
۲۱	لقمان	۱۶	يٰبُنَيَّ۔لَطِيفٌ خَبِيرٌ
۲۳	یٰسین	۶۵	اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ۔يَكْسِبُوْنَ
۲۴	المؤمن	۷۸	فَاِذَا جَآءَ۔الْمُبْطِلُوْنَ
۲۵	الزخرف	۱۹	سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ
۲۵	الزخرف	۴۴	وَاِنَّهٗ۔تُسْئَلُوْنَ
۲۷	الرحمٰن	۳۱	سَنَفْرُغُ۔الثَّقَلٰنِ
۲۸	الممتحنة	۳	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔بَصِيرٌ
۳۰	الغاشية	۲۶	اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ
۳۰	التکاثر	۸	ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ۔النَّعِيمِ

باب (۱۳) قیامت کے دن عملوں کا تلنا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۸۔۹	وَالْوَزْنُ۔يَظْلِمُوْنَ

باب (۱۴) نامۂ اعمال کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	ال عمران	۳۰	يَوْمَ تَجِدُ۔سُوْٓءٍ
۲۹	الحآقّة	۱۹۔۲۹	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ۔سُلْطَانِيَهْ

۳۰	التکویر	۸۔۱۰	وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ۔نُشِرَتْ
۳۰	الانشقاق	۷۔۱۲	فَاَمَّا مَنْ۔سَعِيرًا

باب (۱۵) عملوں کی جزا اور سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	ال عمران	۱۸۵	وَاِنَّمَا۔يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
۱۱	یونس	۴	يُعِيدُهٗ۔يَكْفُرُوْنَ
۱۲	هود	۱۰۶۔۱۰۸	فَاَمَّا الَّذِينَ شَقُوْا۔مَجْذُوْذٍ
۱۲	هود	۱۱۱	وَاِنَّ كُلًّا۔خَبِيرٌ
۱۴	النحل	۱۱۱	وَتُوَفّٰى۔لَا يُظْلَمُوْنَ
۱۷	الحج	۵۶۔۵۷	اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ مُهِيْنٌ
۱۸	المؤمن	۱۰۲۔۱۰۳	فَمَنْ ثَقُلَتْ۔خٰلِدُوْنَ
۱۸	النور	۲۳۔۲۵	اِنَّ الَّذِينَ۔الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
۲۰	النمل	۸۵	وَوَقَعَ۔لَا يَنْطِقُوْنَ
۲۰	النمل	۹۰۔۹۳	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ۔تَعْمَلُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۳	وَلَيَحْمِلُنَّ۔يَفْتَرُوْنَ
۲۱	الروم	۱۴۔۲۳	يَوْمَئِذٍ۔مِنْ فَضْلِهٖ
۲۲	یٰسین	۵۳۔۵۴	فَاِذَا هُمْ۔تَعْمَلُوْنَ
۲۳	الزمر	۱۰	يٰعِبَادِ الَّذِينَ۔حِسَابٍ
۲۴	الزمر	۷۰	وَوُفِّيَتْ۔يَفْعَلُوْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۴	المؤمن	۱۷	اَلْيَوْمَ تُجْزٰى۔ الْحِسَابِ
۲۴	المؤمن	۵۲	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ۔ الدَّارِ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲۴	فَاِنْ يَّصْبِرُوْا۔ الْمُعْتَبِيْنَ
۲۵	الجاثية	۳۴۔۳۵	وَقِيْلَ الْيَوْمَ۔ يُسْتَعْتَبُوْنَ
۲۶	قٓ	۲۸۔۳۱	قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا۔ غَيْرَ بَعِيْدٍ
۲۷	الطور	۱۶۔۱۷	اِصْلَوْهَا۔ نَعِيْمٍ
۲۷	الواقعة	۷۔۴۴	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً۔ كَرِيْمٍ
۲۷	الواقعة	۸۸۔۹۴	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ۔ جَحِيْمٍ
۲۸	التغابن	۹۔۱۰	يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ۔ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ
۲۸	التحريم	۷	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ۔ تَعْمَلُوْنَ
۲۹	الحآقّة	۱۸۔۳۲	يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ۔ فَاسْلُكُوْهُ
۲۹	القيامة	۲۲۔۲۵	وُجُوْهٌ۔ فَاقِرَةٌ
۲۹	المرسلٰت	۱۱۔۱۵	وَاِذَا الرُّسُلُ۔ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
۲۹	المرسلٰت	۳۵۔۳۹	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ۔ فَكِيْدُوْنِ
۳۰	النّٰزعٰت	۳۴۔۴۱	فَاِذَا جَآءَتِ۔ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى
۳۰	الزلزال	۴۔۸	يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ شَرًّا يَّرَهٗ
۳۰	القارعة	۶۔۹	فَاَمَّا مَنْ۔ هَاوِيَةٌ

كتاب الطهارة (۴ ابواب)

وضو کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الْكَعْبَيْنِ
۶	المائدة	۶	اَوْ جَآءَ۔ الْغَآئِطِ

تیمم کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۴۳	وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى۔ اَيْدِيْكُمْ

غسل کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدة	۶	وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا
۵	النسآء	۴۳	وَلَا جُنُبًا۔ تَغْتَسِلُوْا

حیض کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۲	وَيَسْئَلُوْنَكَ۔ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

كتاب الصلوٰة (۱۵ ابواب)

نماز باجماعت پڑھنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۴۳	وَاَقِيْمُوا۔ الرَّاكِعِيْنَ

مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاتَّخِذُوْا۔السُّجُوْد

نمازوں پر حفاظت کی تاکید

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۲۳۸	حَافِظُوْا۔قٰنِتِیْنَ

تیمم کن حالتوں میں کرنا چاہیے اور تیمم میں کن اعضاء کا مسح کریں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۴۳	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ لَا تَقْرَبُوا۔ غَفُوْرًا

نماز میں قصر کرنے کا حکم اور میدان جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	النسآء	۱۰۱ تا ۱۰۳	وَاِذَا ضَرَبْتُمْ۔مَوْقُوْتًا

نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدۃ	۶	اِذَا قُمْتُمْ۔الْكَعْبَيْنِ

پانچ نمازوں کا ثبوت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	بنی اسرائیل	۷۸۔۷۹	اَقِمِ الصَّلٰوةَ۔مَحْمُوْدًا

جہری نماز میں قراءت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	بنی اسرئیل	۱۱۰	وَلَا تَجْهَرْ۔سَبِيْلًا

نمازوں کے وقتوں کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	طٰہ	۱۳۰	وَسَبِّحْ۔النَّهَارِ

نماز میں عاجزی کرنے کا ذکر

پارہ		نمبر آیت	
۱۸	المؤمنون	۲	اَلَّذِیْنَ هُمْ۔خٰشِعُوْنَ

نماز کی حفاظت کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	المؤمنون	۹	وَالَّذِیْنَ هُمْ۔یُحَافِظُوْنَ

خرید و فروخت خدا پرستوں کو نماز سے نہیں روکتی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۳۷	رِجَالٌ۔اِقَامِ الصَّلٰوةِ

نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	العنکبوت	۴۵	اِنَّ الصَّلٰوةَ۔الْمُنْكَرِ

جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ فوراً مسجد میں پہنچ جائیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الجمعۃ	۹	اِذَا نُوْدِیَ۔تَعْلَمُوْنَ

دکھلاوے کیلئے نماز پڑھنے والوں پر عذاب الٰہی کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	الماعون	۴ تا ۶	فَوَيْلٌ۔يُرَآءُوْنَ

کتاب الزّکوٰۃ

زکوٰۃ، صدقات اور ان کے مصارف کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۲۱۵	قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ۔ابْنِ السَّبِيْلِ
۳	البقرۃ	۲۶۷	اَنْفِقُوْا۔فِيْهِ
۳	البقرۃ	۲۷۱	اِنْ تُبْدُوْا۔خَيْرٌ لَّكُمْ
۳	البقرۃ	۲۷۲ تا ۲۷۴	وَمَا تُنْفِقُوْا۔يَحْزَنُوْنَ
۸	الانعام	۱۴۱	وَاٰتُوْا۔حَصَادِهٖ
۱۰	التوبۃ	۶۰	اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ۔حَكِيْمٌ
۱۸	النور	۵۶	وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔تُرْحَمُوْنَ
۱۹	الفرقان	۶۷	وَالَّذِيْنَ اِذَا۔قَوَامًا
۲۱	الروم	۳۹	وَمَآ اٰتَيْتُمْ۔الْمُضْعِفُوْنَ
۲۹	الدھر	۸۔۹	وَيُطْعِمُوْنَ۔شُكُوْرًا

کتاب الصّیام

روزہ اور اعتکاف کے مسائل اور لیلۃ القدر کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	اَنْ طَهِّرَا۔الْعٰكِفِيْنَ
۲	البقرۃ	۱۸۳ تا ۱۸۵	كُتِبَ۔تَشْكُرُوْنَ
۲	البقرۃ	۱۸۷	اُحِلَّ لَكُمْ۔الَّيْلِ
۲	البقرۃ	۱۸۷	وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ۔ الْمَسٰجِدِ
۲۵	الدخان	۳ تا ۵	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ۔عِنْدِنَا
۳۰	القدر	۱ تا ۵	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ۔الْفَجْرِ

کتاب الحج

باب(۱) خانہ کعبہ کی تعظیم کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاِذْ جَعَلْنَا۔اَمْنًا
۴	آل عمران	۹۶۔۹۷	اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ۔سَبِيْلًا
۱۷	الحج	۲۶۔۲۷	وَاِذْ بَوَّاْنَا۔عَمِيْقٍ

باب(۲) ایام حج کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۷ تا ۱۹۹	اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ۔رَّحِيْمٌ

باب(۳) طواف زیارت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الحج	۲۹	وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

باب(۴) مقام ابراہیم میں دوگانہ پڑھنے کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاتَّخِذُوْا۔مُصَلًّى

باب(۵) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان

پارہ		نمبر آیت	
۲	البقرۃ	۱۵۸	اِنَّ الصَّفَا۔عَلِيْمٌ

باب(۶) عمرہ کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۶	وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

باب (۷) عمرہ میں سر کے بال منڈانا یا کترانا شرط ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۶	الفتح	۲۷	لَقَدْ صَدَقَ اللهُ ـ قَرِيْبًا

باب (۸) حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۱	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ـ حُرُمٌ
۷	المائدة	۹۵	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ـ حُرُمٌ
۷	المائدة	۹۶	وَحُرِّمَ ـ حُرُمًا

باب (۹) احرام تمتع کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۶	فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ـ الْعِقَابِ

باب (۱۰) قربانی کے جانور اور قلادہ کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المائدة	۹۷	جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ ـ عَلِيْمٌ
۱۷	الحج	۲۸	وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ـ الْفَقِيْرَ

باب (۱۱) قربانی کا جانور بے عیب ہو

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الحج	۳۰تا۳۳	ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ ـ الْعَتِيْقِ
۱۷	الحج	۳۶ـ۳۷	وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا ـ الْمُحْسِنِيْنَ

باب (۱۲) حالت احرام میں شکار کرنے کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المائدة	۹۵	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ـ ذُو انْتِقَامٍ

باب (۱۳) احرام باندھنے کے بعد رک جانے کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۶	فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ ـ اَوْ نُسُكٍ

كتاب النكاح (۶ ابواب)

باب (۱) جواز نکاح

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النسآء	۳	وَاِنْ خِفْتُمْ ـ اَلَّا تَعُوْلُوْا

باب (۲) کن عورتوں سے نکاح حرام ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۱	وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ ـ اَعْجَبَتْكُمْ
۵	النسآء	۲۳ تا ۲۴	وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ ـ كِتٰبَ اللهِ

باب (۳) ولی کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۲۵	فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

باب (۴) مہر کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۳۶ تا ۲۳۷	لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ـ بَصِيْرٌ
۵	النسآء	۲۴	وَاُحِلَّ لَكُمْ ـ الْفَرِيْضَةِ
۲۰	القصص	۲۷ـ۲۸	قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ ـ وَكِيْلٌ
۲۲	الاحزاب	۵۰	قَدْ عَلِمْنَا ـ مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

باب(۵) کوئی مسلمان بلا نکاح نہ رہنے پائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۳۲	وَانْكِحُوا الْأَيَامٰى۔عَلِيْمٌ

باب(۶) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو مساوات کا لحاظ رکھا جائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۱۲۹	وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا۔كَالْمُعَلَّقَةِ

کتاب الرضاع

دودھ پلانے اور چھڑانے کی مدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۳	وَالْوَالِدٰتُ۔الرَّضَاعَةَ
۲۶	الاحقاف	۱۵	وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا

کتاب الطلاق (۱۳ ابواب)

باب(۱) جواز طلاق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۹	اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۔بِاِحْسَانٍ
۲	البقرة	۲۳۱	وَاِذَا طَلَّقْتُمُ۔هُزُوًا
۲	البقرة	۲۳۲	وَاِذَا طَلَّقْتُمُ۔بِالْمَعْرُوْفِ

باب(۲) تین طلاقوں کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۰	فَاِنْ طَلَّقَهَا۔حُدُوْدَ اللّٰهِ

باب(۳) بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	الاحزاب	۲۸۔۲۹	يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ۔عَظِيْمًا

باب(۴) رجعی طلاق دے کر عدت کے ایام میں رجوع کی اجازت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۸	وَبُعُوْلَتُهُنَّ۔اِصْلَاحًا

باب(۵) عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۶ تا ۲۲۷	لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ۔عَلِيْمٌ

باب(۶) خلع کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۹	وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ۔افْتَدَتْ بِهٖ

باب(۷) ظہار کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	المجادلة	۲ تا ۴	اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ۔مِسْكِيْنًا

باب(۸) میاں بیوی کے لعان کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۶	وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ۔لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ

باب(۹) عدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۸	وَالْمُطَلَّقٰتُ۔اَرْحَامِهِنَّ

باب(۱۰) بیوہ کی عدت کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۴	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔عَشْرًا
۲	البقرة	۲۴۰	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔اِخْرَاجٍ

باب(۱۱) غیر مدخولہ کے لیے کوئی عدت نہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۲	الاحزاب	۴۹	اِذَانَکَحْتُمُ۔جَمِیْلًا

باب(۱۲) چھوٹی عمر کے باعث حیض آنا شروع نہ ہوا ہو یا بوڑھی ہونے کے باعث بند ہو چکا ہو، یا حاملہ ہو، ان تینوں کی عدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸۲	الطلاق	۴	وَالّٰئِیْ یَئِسْنَ۔حَمْلَهُنَّ

باب(۱۳) مطلقہ کے نفقہ وغیرہ کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الطلاق	۶۔۷	اَسْکِنُوْهُنَّ۔عُسْرٍیُسْرًا

کتاب السرقة (۲ ابواب)

باب(۱) چور کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۳۸	وَالسَّارِقُ۔حَکِیْمٌ

باب(۲) رہزن کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۳۳	وَیَسْعَوْنَ۔عَظِیْمٌ

کتاب الحدود والتعزیرات

زانی کی سزا، اور تہمت لگانے والے اور ثبوت بہم نہ پہنچانیوالے کی تعزیر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النسآء	۱۵۔۱۶	وَالّٰتِیْ۔رَحِیْمًا
۱۸	النور	۲ تا ۴	اَلزَّانِیَةُ۔الْفٰسِقُوْنَ

کتاب الاستیذان

پردہ کے احکام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۲۷ تا ۳۱	لَاتَدْخُلُوْا۔تُفْلِحُوْنَ
۱۸	النور	۵۸ تا ۶۰	لِیَسْتَاْذِنْکُمُ۔سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
۲۲	الاحزاب	۵۳۔۵۵	وَاِذَاسَاَلْتُمُوْهُنَّ۔شَهِیْدًا
۲۲	الاحزاب	۵۹	یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ۔جَلَابِیْبِهِنَّ

کتاب الوصیة والمیراث

وصیت اور میراث کے احکام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۸۰ تا ۲۸۲	کُتِبَ عَلَیْکُمْ۔رَحِیْمٌ
۲	البقرة	۲۴۰	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔اِخْرَاجٍ
۴	النسآء	۷۔۸	لِلرِّجَالِ۔مَعْرُوْفًا
۴	النسآء	۱۱۔۱۲	یُوْصِیْکُمُ۔عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ
۵	النسآء	۳۳	وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا۔نَصِیْبَهُمْ
۶	النسآء	۱۷۶	قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ۔عَلِیْمٌ
۷	المائدة	۱۰۶ تا ۱۰۸	یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ۔ وَاسْمَعُوْا
۱۰	الانفال	۷۵	وَاُولُوْا۔عَلِیْمٌ

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے احکام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۸	لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ ۔ مِنۡ رَّبِّکُمۡ
۳	البقرۃ	۲۷۵	وَ اَحَلَّ اللّٰہُ ۔ الرِّبٰوا
۳	البقرۃ	۲۸۲ تا ۲۸۳	یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ ۔ تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ
۵	النسآء	۲۹	یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۔ تَرَاضٍ مِّنۡکُمۡ
۱۸	النور	۳۷	تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ
۲۸	الجمعة	۱۰	فَاِذَا قُضِیَتِ ۔ فَضۡلِ اللّٰہِ
۲۹	المزمل	۲۰	وَ اٰخَرُوۡنَ ۔ فَضۡلِ اللّٰہِ

باب الربوا

سود کا بیان

پارہ	سورت	آیت نمبر	آیت
۳	البقرۃ	۲۷۵	اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا ۔ خٰلِدُوۡنَ
۳	البقرۃ	۲۷۸ تا ۲۸۰	یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا ۔ تَعۡلَمُوۡنَ
٦	النساء	۱۶۱	وَّ اَخۡذِہِمُ الرِّبٰوا ۔ عَنۡہُ

کتاب الجہاد (۱۷ ابواب)

رسول اللہ ﷺ کے غزوات

غزوۂ بدر کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	ال عمرن	۱۳	قَدۡ کَانَ لَکُمۡ ۔ الۡاَبۡصَارِ
۹	الانفال	۵ تا ۱۸	کَمَاۤ اَخۡرَجَکَ ۔ کَیۡدِ الۡکٰفِرِیۡنَ
۱۰	الانفال	۴۱ ۔ ۴۴	وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا ۔ الۡاُمُوۡرُ
۱۰	الانفال	۴۸	وَ اِذۡ زَیَّنَ ۔ الۡعِقَابِ

غزوۂ احد کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	ال عمرن	۱۲۱ تا ۱۲۷	وَ اِذۡ غَدَوۡتَ ۔ خَآئِبِیۡنَ
۴	ال عمرن	۱۴۰ تا ۱۴۳	اِنۡ یَّمۡسَسۡکُمۡ ۔ تَنۡظُرُوۡنَ
۴	ال عمرن	۱۵۲ تا ۱۵۵	وَ لَقَدۡ صَدَقَکُمۡ ۔ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ
۴	ال عمرن	۱۶۵ تا ۱۷۱	اَوَ لَمَّاۤ ۔ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
۴	ال عمرن	۱۷۲ تا ۱۷۵	اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا ۔ مُّؤۡمِنِیۡنَ

غزوۂ بنو نضیر کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الحشر	۲ تا ۶	ہُوَ الَّذِیۡۤ ۔ قَدِیۡرٌ

غزوۂ احزاب کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	الاحزاب	۹ تا ۲۵	یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ۔ عَزِیۡزًا

غزوۂ بنو قریظہ کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
٢١	الاحزاب	٢٦۔٢٧	وَاَنۡزَلَ الَّذِيۡنَ۔قَدِيۡرًا

صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
٢٦	الفتح	١	اِنَّافَتَحۡنَا۔مُبِيۡنًا

غزوۂ فتح مکہ مکرمہ کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
٣٠	النصر	١	اِذَاجَآءَ۔الۡفَتۡحُ

غزوۂ حنین کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
١٠	التوبة	٢٥۔٢٦	لَقَدۡنَصَرَكُمُ۔الۡكٰفِرِيۡنَ

غزوۂ تبوک کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
١٠	التوبة	٤٢ تا ٥٩	لَوۡكَانَ عَرَضًا۔رٰغِبُوۡنَ
١٠	التوبة	٨١۔٨٣	فَرِحَ۔الۡخٰلِفِيۡنَ
١٠۔١١	التوبة	٩٠۔٩٦	وَجَآءَالۡمُعَذِّرُوۡنَ۔الۡفٰسِقِيۡنَ

مال غنیمت اور فئی ء کے احکام

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
٢	البقرة	١٩٠۔١٩٤	وَقَاتِلُوۡافِىۡ۔الۡمُتَّقِيۡنَ
٢	البقرة	٢١٧	يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ۔الۡقِتَالِ
٥	النسآء	٧١	خُذُوۡا۔جَمِيۡعًا
٥	النسآء	٧٥۔٧٦	وَمَالَكُمۡ۔ضَعِيۡفًا
٥	النسآء	٨٩ تا ٩١	فَاِنۡ تَوَلَّوۡا۔سُلۡطٰنًامُّبِيۡنًا
٥	النسآء	٩٤	اِذَاضَرَبۡتُمۡ۔خَبِيۡرًا
٩	الانفال	١	يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ۔ وَالرَّسُوۡلِ
٩	الانفال	١٢۔١٣	فَاضۡرِبُوۡا۔رَسُوۡلَهٗ
٩	الانفال	١٥۔١٦	اِذَالَقِيۡتُمۡ۔الۡمَصِيۡرُ
٩	الانفال	٣٩	وَقٰتِلُوۡهُمۡ۔لِلّٰهِ
١٠	الانفال	٤١	وَاعۡلَمُوۡا۔السَّبِيۡلِ
١٠	الانفال	٤٥ تا ٤٧	اِذَالَقِيۡتُمۡ۔مُحِيۡطٌ
١٠	الانفال	٥١۔٥٨	فَاِمَّاتَثۡقَفَنَّهُمۡ۔الۡخَآئِنِيۡنَ
١٠	الانفال	٦٠۔٦١	وَاَعِدُّوۡا۔السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
١٠	الانفال	٦٧ تا ٦٩	مَاكَانَ لِنَبِىٍّ۔رَحِيۡمٌ
١٠	الانفال	٧٢۔٧٣	اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا۔كَبِيۡرٌ
١٠	التوبة	١ تا ٧	بَرَآءَةٌمِّنَ۔الۡمُتَّقِيۡنَ
١٠	التوبة	١١۔١٢	فَاِنۡ تَابُوۡا۔يَنۡتَهُوۡنَ
١٠	التوبة	٢٨۔٢٩	اِنَّمَاالۡمُشۡرِكُوۡنَ۔صٰغِرُوۡنَ
١٠	التوبة	٣٦۔٣٧	اِنَّ عِدَّةَ۔الۡكٰفِرِيۡنَ
١٠	التوبة	٤١	اِنۡفِرُوۡا۔تَعۡلَمُوۡنَ
١٠	التوبة	٧٣۔٧٤	يٰۤاَيُّهَاالنَّبِىُّ۔يَنَالُوۡا
١٤	النحل	١٢٦	وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ۔لِلصّٰبِرِيۡنَ
١٧	الحج	٣٩۔٤٠	اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ۔رَبُّنَااللّٰهُ
٢٢	الاحزاب	٦٠ تا ٦٢	لَئِنۡ لَّمۡ۔تَبۡدِيۡلًا
٢٦	محمد	٤	فَاِذَالَقِيۡتُمُ۔اَوۡزَارَهَا
٢٨	الحشر	٥ تا ١٠	مَاقَطَعۡتُمۡ۔رَحِيۡمٌ

۲۸	الممتحنة	۱۰ـ۱۱	اِذَاجَآءَکُمُ۔مُؤْمِنُوْنَ
کافروں سے لڑائی کے بعد جو مال ہاتھ آئے اُسے مال غنیمت کہتے ہیں اور جو لڑائی کے بغیر ہاتھ آئے اُسے فَی ء کہتے ہیں			

غدار، خائن اور دشمن سے سلوک

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۵۶ تا ۵۸	اَلَّذِیْنَ عٰھَدْتَّ۔الْخَآئِنِیْنَ

دشمن صلح کرنا چاہے تو اس کی درخواست کو رد نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۶۰تا۶۳	وَاَعِدُّوْا۔عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

دشمن سے بھی نقض عہد نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبة	۱ـ۴	بَرَآءَۃٌ مِّنَ۔یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

دشمن پناہ میں آنا چاہے تو امن دینا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبة	۶	وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ۔لَا یَعْلَمُوْنَ

دائرہ اسلام میں داخل کرنے کیلئے دشمن کو مجبور نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۵۶ تا ۲۵۷	لَآ اِکْرَاہَ۔خٰلِدُوْنَ

دشمن پر ظلم اور زیادتی نہ کی جائے

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۰	وَقَاتِلُوْا۔الْمُعْتَدِیْنَ

۲	البقرة	۱۹۱ـ۱۹۳	وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ۔عَلَی الظّٰلِمِیْنَ
۲	البقرة	۱۹۴	اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ۔مَعَ الْمُتَّقِیْنَ

قصص القرآن (۳۰ قصے)

حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کا قصہ اور ابلیس کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۳۰تا۳۹	وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ۔خٰلِدُوْنَ
۱	البقرة	۱۰۲	مَا تَتْلُوْا۔السِّحْرَ
۲	البقرة	۱۶۸ـ۱۶۹	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔لَا تَعْلَمُوْنَ
۳	البقرة	۲۶۸	اَلشَّیْطٰنُ۔بِالْفَحْشَآءِ
۳	اٰل عمرٰن	۳۳	اِنَّ اللّٰہَ۔اٰدَمَ
۵	النسآء	۱۲۰	الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا
۸	الاعراف	۱۱تا۱۹	ثُمَّ قُلْنَا۔مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
۸	الاعراف	۲۰ـ۲۲	فَوَسْوَسَ۔مُّبِیْنٌ
۸	الاعراف	۲۷	لَا یَفْتِنَنَّکُمُ۔لَا یُؤْمِنُوْنَ
۹	الاعراف	۱۸۹	خَلَقَکُمْ۔اِلَیْھَا
۱۰	الانفال	۴۸	وَاِذْ زَیَّنَ۔الْعِقَابِ
۱۲	یوسف	۵	الشَّیْطٰنَ۔مُّبِیْنٌ
۱۲	یوسف	۴۲	فَاَنْسٰہُ۔سِنِیْنَ
۱۴	الحجر	۱۷ـ۱۸	وَحَفِظْنٰھَا۔مُّبِیْنٌ

۱۴	الحجر	۳۱ تا ۴۴	اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔ مَقْسُوْمٌ
۱۴	الحجر	۲۸ تا ۳۱	وَاِذْقَالَ رَبُّكَ۔ اِبْلِيْسَ
۱۴	النحل	۶۳	فَزَيَّنَ۔ اَعْمَالَهُمْ
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	اِنَّ الشَّيْطٰنَ۔ مُبِيْنًا
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ تا ۶۵	قَالَ ءَاَسْجُدُ۔ وَكِيْلًا
۱۵	الكهف	۵۰۔۵۱	كَانَ مِنَ۔ عَضُدًا
۱۶	طٰهٰ	۱۱۵ تا ۱۲۴	وَلَقَدْ عَهِدْنَا۔ اَعْمٰى
۱۷	الحج	۳۔۴	كُلَّ شَيْطٰنٍ۔ السَّعِيْرِ
۱۷	الحج	۵۲	اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰى۔ اُمْنِيَّتِهٖ
۱۸	النور	۲۱	وَمَنْ يَّتَّبِعْ۔ الْمُنْكَرِ
۱۹	الفرقان	۲۹	وَكَانَ الشَّيْطٰنُ۔ خَذُوْلًا
۱۹	الشعرآء	۲۱۰ تا ۲۱۲	وَمَا تَنَزَّلَتْ۔ لَمَعْزُوْلُوْنَ
۱۹	الشعرآء	۲۲۱۔۲۲۳	هَلْ اُنَبِّئُكُمْ۔ كٰذِبُوْنَ
۲۲	سبأ	۲۰۔۲۱	وَلَقَدْ صَدَّقَ۔ حَفِيْظٌ
۲۲	الفاطر	۶	اِنَّ الشَّيْطٰنَ۔ السَّعِيْرِ
۲۳	الصّٰفّٰت	۷۔۱۰	وَحِفْظًا۔ ثَاقِبٌ
۲۳	ص	۷۱۔۷۴	اِذْ قَالَ۔ اِبْلِيْسَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲۵	وَقَيَّضْنَا۔ خَلْفَهُمْ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۶	وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ۔ الْعَلِيْمُ

۲۵	الزخرف	۳۶۔۳۷	وَمَنْ يَّعْشُ۔ مُّهْتَدُوْنَ
۲۶	محمد	۲۵	اِنَّ الَّذِيْنَ۔ اَمْلٰى لَهُمْ
۲۷	المجادلة	۱۹	اِسْتَحْوَذَ۔ الْخٰسِرُوْنَ
۲۸	الحشر	۱۶۔۱۷	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ۔ الظّٰلِمِيْنَ
۳۰	الناس	۴۔۶	شَرِّ الْوَسْوَاسِ۔ الْجِنَّةِ

قصہ ہابیل وقابیل

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدة	۲۷۔۳۱	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ۔ النّٰدِمِيْنَ

حضرت نوح علیہ السلام اور اُنکی قوم کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۳	آل عمران	۳۳	اِنَّ اللّٰهَ۔ نُوْحًا
۷	الانعام	۸۴۔۹۰	وَنُوْحًا۔ هَدَى اللّٰهُ
۸	الاعراف	۵۹۔۶۴	لَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ عَمِيْنَ
۱۱	يونس	۷۱۔۷۳	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ۔ الْمُنْذَرِيْنَ
۱۲	هود	۲۵۔۴۸	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ اَلِيْمٌ
۱۳	ابراهيم	۹۔۱۷	اَلَمْ يَاْتِكُمْ۔ عَذَابٌ غَلِيْظٌ
۱۵	بنی اسرائیل	۳	اِنَّهٗ كَانَ۔ شَكُوْرًا
۱۷	الانبيآء	۷۶۔۷۷	وَنُوْحًا۔ اَجْمَعِيْنَ
۱۸	المؤمنون	۲۳۔۲۹	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ الْمُنْزِلِيْنَ

۱۹	الفرقان	۳۷	وَقَوْمَ نُوْحٍ۔ اَلِيْمًا
۱۹	الشعرآء	۱۰۵۔۱۲۰	كَذَّبَتْ قَوْمُ۔ الْبَقِيْنَ
۲۰	العنكبوت	۱۴۔۱۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ لِلْعٰلَمِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۷۵۔۸۳	وَلَقَدْ نَادٰنَا۔ لَاِبْرٰهِيْمَ
۲۷	الذّٰريٰت	۴۶	وَقَوْمَ نُوْحٍ۔ فٰسِقِيْنَ
۲۷	النجم	۵۲	وَقَوْمَ نُوْحٍ۔ اَطْغٰى
۲۷	القمر	۹۔۱۴	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ۔ كُفِرَ
۲۷	الحديد	۲۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ فٰسِقُوْنَ
۲۸	التحريم	۱۰	امْرَاَتَ نُوْحٍ۔ الدّٰخِلِيْنَ
۲۹	الحآقّة	۱۱	اِنَّا لَمَّا۔ الْجَارِيَةِ
۲۹	نوح	۱۔۲۸	اِنَّا اَرْسَلْنَا۔ تَبَارًا

حضرت ہود علیہ السلام اور اُن کی قوم عاد

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۶۵۔۷۲	وَاِلٰى عَادٍ۔ مُؤْمِنِيْنَ
۱۲	هود	۵۰	وَاِلٰى عَادٍ۔ هُوْدًا
۱۳	ابراهيم	۹۔۱۷	اَلَمْ يَاْتِكُمْ۔ عَذَابٌ غَلِيْظٌ
۱۹	الفرقان	۳۸۔۳۹	وَعَادًا۔ تَتْبِيْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۲۳۔۱۳۹	كَذَّبَتْ عَادُ۔ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
۲۰	العنكبوت	۳۸	وَعَادًا۔ مُسْتَبْصِرِيْنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۳۔۱۶	صٰعِقَةِ عَادٍ۔ يُنْصَرُوْنَ
۲۶	الاحقاف	۲۱۔۲۶	وَاذْكُرْ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ
۲۷	الذّٰريٰت	۴۱۔۴۲	وَفِيْ عَادٍ۔ كَالرَّمِيْمِ
۲۷	النجم	۵۰	وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى
۲۷	القمر	۱۸۔۲۰	كَذَّبَتْ عَادٌ۔ مُنْقَعِرٍ
۲۹	الحآقّة	۴۔۸	كَذَّبَتْ۔ بَاقِيَةٍ
۳۰	الفجر	۶۔۱۳	اَلَمْ تَرَ۔ سَوْطَ عَذَابٍ

حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم ثمود کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۷۳۔۷۹	وَاِلٰى ثَمُوْدَ۔ النّٰصِحِيْنَ
۱۲	هود	۶۱۔۶۸	وَاِلٰى ثَمُوْدَ۔ لِثَمُوْدَ
۱۳	ابراهيم	۹۔۱۷	اَلَمْ يَاْتِكُمْ۔ عَذَابٌ غَلِيْظٌ
۱۴	الحجر	۸۰۔۸۴	وَلَقَدْ كَذَّبَ۔ يَكْسِبُوْنَ
۱۹	الفرقان	۳۸۔۳۹	وَثَمُوْدَ۔ تَتْبِيْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۴۱۔۱۵۸	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ الْعَذَابُ
۱۹	النمل	۴۵۔۵۸	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ
۲۰	العنكبوت	۳۸	وَثَمُوْدَا۔ مُسْتَبْصِرِيْنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۳۔۱۴	وَثَمُوْدَ۔ كٰفِرُوْنَ

۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۷۔۱۸	وَاَمَّاثَمُوْدُ۔یَتَّقُوْنَ
۲۷	الذّٰریٰت	۴۳۔۴۵	وَفِیْ ثَمُوْدَ۔مُنْتَصِرِیْنَ
۲۷	النجم	۵۱	وَثَمُوْدَاْفَمَآاَبْقٰی
۲۷	القمر	۲۳۔۳۱	کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ الْمُحْتَظِرِ
۲۹	الحاقّة	۴۔۵	کَذَّبَتْ۔بِالطَّاغِیَةِ
۳۰	الفجر	۹۔۱۳	وَثَمُوْدَ۔سَوْطَ عَذَابٍ
۳۰	الشمس	۱۱۔۱۵	کَذَّبَتْ۔عُقْبٰهَا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۲۴۔۱۳۲	وَاِذِابْتَلٰی۔اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
۱	البقرة	۱۳۰۔۱۳۶	عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ۔اِلٰی اِبْرٰهٖمَ
۳	البقرة	۲۵۸	اَلَمْ تَرَ۔کَفَرَ
۳	البقرة	۲۶۰	وَاِذْقَالَ اِبْرٰهٖمُ۔حَکِیْمٌ
۳	اٰل عمران	۶۵۔۶۷	فِیْ اِبْرٰهِیْمَ۔الْمُشْرِکِیْنَ
۵	النسآء	۱۲۵	وَاتَّخَذَاللّٰهُ۔خَلِیْلًا
۷	الانعام	۷۴۔۹۰	وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِیْمُ۔هَدَی اللّٰهُ
۱۱	التوبة	۱۱۴	وَمَاکَانَ اسْتِغْفَارُ۔حَلِیْمٌ
۱۲	هود	۶۹۔۷۶	وَلَقَدْجَآءَتْ۔مَرْدُوْدٍ
۱۳	یوسف	۶	کَمَآاَتَمَّهَا۔اِبْرٰهِیْمَ
۱۳	ابراهیم	۳۵۔۴۱	وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِیْمُ۔الْحِسَابُ
۱۴	الحجر	۵۱۔۶۰	عَنْ ضَیْفِ۔الْغٰبِرِیْنَ
۱۴	النحل	۱۲۰۔۱۲۳	اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ۔الْمُشْرِکِیْنَ
۱۶	مریم	۴۱۔۴۹	وَاذْکُرْفِی الْکِتٰبِ۔جَعَلْنَانَبِیًّا
۱۷	الانبیآء	۵۱۔۵۳	وَلَقَدْاٰتَیْنَا۔لَهَاعٰبِدِیْنَ
۱۷	الحج	۲۶۔۲۷	وَاِذْبَوَّاْنَا۔عَمِیْقٍ
۱۹	الشعرآء	۶۹۔۸۷	نَبَاَاِبْرٰهِیْمَ۔یُبْعَثُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۱۶۔۲۷	وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ۔لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ
۲۰	العنکبوت	۳۱۔۳۲	وَلَمَّاجَآءَتْ۔الْغٰبِرِیْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۸۳۔۱۰۶	لَاِبْرٰهِیْمَ۔الْمُبِیْنُ
۲۳	ص	۴۵۔۴۷	عِبٰدَنَا۔الْاَخْیَارِ
۲۵	الزخرف	۲۶۔۲۸	وَاِذْقَالَ۔یَرْجِعُوْنَ
۲۶	الذّٰریٰت	۲۴۔۳۲	هَلْ اَتٰکَ۔مُجْرِمِیْنَ
۲۷	الحدید	۲۶	وَلَقَدْاَرْسَلْنَا۔فٰسِقُوْنَ
۲۸	الممتحنة	۴	اِبْرٰهِیْمَ۔شَیْءٍ

حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶۔۹۰	وَلُوْطًا۔لِلْعٰلَمِیْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۸۰۔۸۴	وَلُوْطًا۔الْمُجْرِمِيْنَ
۱۲	هود	۷۴۔۸۳	فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ۔ عِنْدَ رَبِّکَ
۱۴	الحجر	۵۸۔۷۷	قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَا۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
۱۷	الانبيآء	۷۴۔۷۵	وَلُوْطًا۔الصّٰلِحِيْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۶۰۔۱۷۳	كَذَّبَتْ قَوْمُ۔ الْمُنْذَرِيْنَ
۱۹	النمل	۵۴۔۵۸	وَلُوْطًا۔الْمُنْذَرِيْنَ
۲۰	العنكبوت	۲۸۔۳۰	وَلُوْطًا۔الْمُفْسِدِيْنَ
۲۰	العنكبوت	۳۳۔۳۵	وَلَمَّآ اَنْ۔تَعْقِلُوْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۳۔۱۳۸	وَاِنَّ لُوْطًا۔تَعْقِلُوْنَ
۲۷	الذّٰرِيٰت	۳۲۔۳۷	قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ۔الْاَلِيْمَ
۲۷	القمر	۳۳۔۳۸	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ۔ مُّسْتَقِرٌّ
۲۸	التحريم	۱۰	وَامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ الدَّاخِلِيْنَ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۲۵۔۱۲۹	وَعَهِدْنَآ۔الْحَكِيْمُ
۱	البقرة	۱۳۳	نَعْبُدُ۔اِسْمٰعِيْلَ
۷	الانعام	۸۶۔۹۰	وَاِسْمٰعِيْلَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۶	مريم	۵۴۔۵۵	وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ۔ مَرْضِيًّا
۱۷	الانبيآء	۸۵	وَاِسْمٰعِيْلَ۔الصّٰبِرِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۰۱۔۱۰۷	بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ۔بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ
۲۳	صٓ	۴۸	وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ۔ الْاَخْيَارِ

حضرت اسحاق علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۳۳	نَعْبُدُ۔وَاِسْحٰقَ
۷	الانعام	۸۴۔۹۰	اِسْحٰقَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۲	يوسف	۶	كَمَآ اَتَمَّهَا۔اِسْحٰقَ
۱۷	الانبيآء	۷۲۔۷۳	وَوَهَبْنَا لَهٗ۔عٰبِدِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۲۔۱۱۳	وَبَشَّرْنٰهُ۔مُبِيْنٌ
۲۳	صٓ	۴۵۔۴۷	وَاِسْحٰقَ۔ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ

حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام اور اُن کے بھائیوں کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۳۲	وَوَصّٰى بِهَآ۔ مُسْلِمُوْنَ
۴	ال عمران	۹۳	كُلُّ الطَّعَامِ۔التَّوْرٰىةُ
۷	الانعام	۸۴۔۹۰	وَيَعْقُوْبَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۲۔۱۳	يوسف	۴۔۱۰۱	اِذْ قَالَ يُوْسُفُ۔ بِالصّٰلِحِيْنَ

۱۷	الانبیآء	۷۲-۷۳	وَیَعْقُوْبَ-عٰبِدِیْنَ
۲۳	صٓ	۴۵-۴۷	وَیَعْقُوْبَ- الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ
۲۴	المؤمن	۳۴	وَلَقَدْجَآءَکُمْ- رَسُوْلًا

حضرت شعیب علیہ السلام اور اصحابِ ایکہ اور اہل مدین کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸-۹	الاعراف	۸۵-۹۳	وَاِلٰی مَدْیَنَ-کٰفِرِیْنَ
۱۲	ہود	۸۴-۹۵	وَاِلٰی مَدْیَنَ-بُعْدًا لِّمَدْیَنَ
۱۴	الحجر	۷۸-۷۹	وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ- مُّبِیْنٍ
۱۹	الشعراء	۱۷۶-۱۸۹	کَذَّبَ اَصْحٰبُ-یَوْمٍ عَظِیْمٍ
۲۰	العنکبوت	۳۶-۳۷	وَاِلٰی مَدْیَنَ-جٰثِمِیْنَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، بنی اسرائیل، فرعون اور ہامان کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۴۷-۶۱	یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ- یَعْتَدُوْنَ
۱	البقرۃ	۶۳-۷۵	وَاِذْاَخَذْنَا-وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ
۱	البقرۃ	۸۴-۸۷	وَاِذْاَخَذْنَا-بِالرُّسُلِ
۱	البقرۃ	۹۲-۹۳	وَلَقَدْجَآءَکُمْ- بِکُفْرِھِمْ
۱	البقرۃ	۱۰۸	سُئِلَ-قَبْلُ
۱	البقرۃ	۱۳۶	وَمَآاُوْتِیَ مُوْسٰی
۲	البقرۃ	۲۴۳-۲۵۱	اَلَمْ تَرَاِلَی-مِمَّایَشَآءُ
۶	النسآء	۱۵۳-۱۵۶	فَقَدْسَاَلُوْا-عَظِیْمًا
۶	النسآء	۱۶۴	وَکَلَّمَ-تَکْلِیْمًا
۶	المآئدۃ	۱۲-۱۳	وَلَقَدْاَخَذَاللّٰہُ-قَلِیْلًا مِّنْھُمْ
۶	المآئدۃ	۲۰-۲۵	وَاِذْقَالَ مُوْسٰی- الْفٰسِقِیْنَ
۶	المآئدۃ	۳۲	کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ-لَمُسْرِفُوْنَ
۶	المآئدۃ	۴۵	وَکَتَبْنَا-قِصَاصٌ
۶	المآئدۃ	۷۰-۷۱	لَقَدْاَخَذْنَا-یَعْمَلُوْنَ
۶	المآئدۃ	۷۸-۷۹	لُعِنَ-یَفْعَلُوْنَ
۷	الانعام	۸۴-۹۰	وَمُوْسٰی-لِلْعٰلَمِیْنَ
۸	الانعام	۱۴۶	وَعَلَی الَّذِیْنَ ھَادُوْا- بِبَغْیِھِمْ
۸	الانعام	۱۵۴	ثُمَّ اٰتَیْنَا-یُؤْمِنُوْنَ
۸	الانعام	۱۵۹	اِنَّ الَّذِیْنَ-یَفْعَلُوْنَ
۹	الاعراف	۱۰۳-۱۵۷	ثُمَّ بَعَثْنَا-الْمُفْلِحُوْنَ
۹	الاعراف	۱۵۹-۱۷۱	وَمِنْ قَوْمِ-تَتَّقُوْنَ

۱۰	الانفال	۵۴	كَدَأْبِ_ظٰلِمِيْنَ
۱۱	يونس	۷۴_۹۳	ثُمَّ بَعَثْنَا_يَخْتَلِفُوْنَ
۱۲	هود	۹۶_۹۹	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_ الْمَرْفُوْد
۱۲	هود	۱۱۰	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_مُرِيْبٍ
۱۳	ابراهيم	۵_۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_عَظِيْمٌ
۱۳	ابراهيم	۸	وَقَالَ مُوْسٰى_حَمِيْدٌ
۱۴	النحل	۱۲۴	اِنَّمَا جُعِلَ_فِيْهِ
۱۵	بنی اسرآئیل	۲_۷	وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى_تَتْبِيْرًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۱_۱۰۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_لَفِيْفًا
۱۵_۱۶	الكهف	۶۰_۸۲	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى_عَلَيْهِ صَبْرًا
۱۶	مريم	۵۱_۵۳	وَاذْكُرْ_هٰرُوْنَ نَبِيًّا
۱۶	طٰهٰ	۹_۹۸	وَهَلْ اَتٰىكَ_شَيْءٍ عِلْمًا
۱۷	الانبيآء	۴۸_۴۹	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_مُشْفِقُوْنَ
۱۸	المؤمنون	۴۵_۴۹	ثُمَّ اَرْسَلْنَا_يَهْتَدُوْنَ
۱۹	الفرقان	۳۵_۳۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_تَدْمِيْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۰_۶۶	وَاِذْ نَادٰى_اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ
۱۹	النمل	۷_۱۴	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى_الْمُفْسِدِيْنَ
۲۰	القصص	۳_۴۸	نَتْلُوْا عَلَيْكَ_كٰفِرُوْنَ

۲۰	العنكبوت	۳۹_۴۰	وَقَارُوْنَ_اَغْرَقْنَا
۲۱	السجدة	۲۳_۲۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_يُوْقِنُوْنَ
۲۲	الاحزاب	۶۹	لَا تَكُوْنُوْا_وَجِيْهًا
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۴_۱۲۲	وَلَقَدْ مَنَنَّا_الْمُؤْمِنِيْنَ
۲۴	المؤمن	۲۳_۴۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_سُوْٓءَ الْعَذَابِ
۲۵	الزخرف	۴۶_۵۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_لِلْاٰخِرِيْنَ
۲۵	الدخان	۱۷_۳۳	وَلَقَدْ فَتَنَّا_بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ
۲۵	الجاثية	۱۶_۱۷	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_يَخْتَلِفُوْنَ
۲۷	الذّٰريٰت	۳۸_۴۰	وَفِيْ مُوْسٰى_مُلِيْمٌ
۲۷	القمر	۴۱_۵۵	وَلَقَدْ جَآءَ_مُقْتَدِرٍ
۲۸	الصّف	۵	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى_الْفٰسِقِيْنَ
۲۸	الجمعة	۵_۶	مَثَلُ الَّذِيْنَ_صٰدِقِيْنَ
۲۸	التحريم	۱۱	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ_الظّٰلِمِيْنَ
۲۹	الحاقّة	۹_۱۰	وَجَآءَ فِرْعَوْنُ_رَّابِيَةً
۲۹	المزمل	۱۵_۱۶	كَمَا اَرْسَلْنَا_وَبِيْلًا
۳۰	النّٰزعٰت	۱۵_۲۵	هَلْ اَتٰىكَ_الْاُوْلٰى
۳۰	الفجر	۱۰_۱۳	وَفِرْعَوْنَ_سَوْطَ عَذَابٍ

قارون کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۲۰	القصص	۷۶_۸۲	اِنَّ قٰرُوْنَ_لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۳۹_۴۰	وَقَارُوْنَ_خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ
۲۴	المؤمن	۲۳_۲۴	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_سٰحِرٌ كَذَّابٌ

حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۰۲	مَا تَتْلُوْا_مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
۲	البقرة	۲۵۱	وَقَتَلَ_يَشَآءُ
۶	النسآء	۱۶۳	وَسُلَيْمٰنَ_زَبُوْرًا
۶	المآئدة	۷۸	لُعِنَ_دَاوٗدَ
۵	الانعام	۸۴_۹۰	دَاوٗدَ_لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۷	الانبیآء	۷۸_۸۲	وَدَاوٗدَ_حٰفِظِيْنَ
۱۹	النمل	۱۵_۴۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۲۲	سبأ	۱۰_۱۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_الْمُهِيْنِ
۲۳	ص	۱۷_۲۶	وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ_الْحِسَابِ
۲۳	ص	۳۰_۴۰	وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ_حُسْنَ مَاٰبٍ

حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶_۹۰	وَيُوْنُسَ_هَدَى اللّٰهُ
۱۱	یونس	۹۸	فَلَوْلَا_حِيْنٍ
۱۷	الانبیآء	۸۷_۸۸	وَذَا النُّوْنِ_الْمُؤْمِنِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۹_۱۴۸	وَاِنَّ يُوْنُسَ_اِلٰى حِيْنٍ
۲۹	القلم	۴۸_۵۰	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ_الصّٰلِحِيْنَ

حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۵_۹۰	وَاِلْيَاسَ_لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۶	مریم	۵۶_۵۷	وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ_عَلِيًّا
۱۷	الانبیاء	۸۵	وَاِدْرِيْسَ_الصّٰبِرِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۳_۱۳۲	وَاِنَّ اِلْيَاسَ_الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	آیت نمبر	آیت
۷	الانعام	۸۴_۹۰	وَاَيُّوْبَ_هَدَى اللّٰهُ
۱۷	الانبیآء	۸۳_۸۴	وَاَيُّوْبَ_لِلْعٰبِدِيْنَ
۲۳	ص	۴۱_۴۴	وَاذْكُرْ عَبْدَنَا_اَوَّابٌ

حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کا قصہ

پارہ	سورت	آیت نمبر	آیت
۳	آل عمران	۳۸_۴۱	هُنَالِكَ_الْاِبْكَارِ
۷	الانعام	۸۵_۹۰	وَزَكَرِيَّا_هَدَى اللّٰهُ
۱۶	مریم	۲_۱۵	ذِكْرُ رَحْمَةِ_حَيًّا

۱۷	الانبیاء	۸۹-۹۰	وَزَكَرِيَّا۔ خٰشِعِيْنَ

حضرت الیسع علیہ السّلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶-۹۰	وَالْيَسَعَ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ
۲۳	ص	۴۸	وَالْيَسَعَ۔ الْاَخْيَارِ

حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کا قصّہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الانبیآء	۸۵	وَذَا الْكِفْلِ۔ الصّٰبِرِيْنَ
۲۳	ص	۴۸	وَذَا الْكِفْلِ۔ الْاَخْيَارِ

حضرت عزیر علیہ السّلام کا قصّہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۵۹	اَوْ كَالَّذِىْ۔ قَدِيْرٌ
۱۰	التوبة	۳۰	وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ۔ ابْنُ اللّٰهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور مریم علیہا السّلام کا قصّہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۸۷	وَاٰتَيْنَا عِيْسَى۔ الْقُدُسِ
۱	البقرة	۱۳۶	وَمَآ اُوْتِىَ۔ عِيْسٰى
۳	اٰل عمرٰن	۳۵-۳۷	اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ۔ حِسَابٍ
۳	اٰل عمرٰن	۴۲-۵۹	وَاِذْ قَالَتِ۔ فَيَكُوْنُ
۶	النسآء	۱۵۶-۱۵۹	وَقَوْلِهِمْ عَلٰى۔ شَهِيْدًا
۶	النسآء	۱۷۱	اِنَّمَا الْمَسِيْحُ۔ رُوْحٌ مِّنْهُ
۶	المآئدة	۴۶	وَقَفَّيْنَا عَلٰى۔ لِلْمُتَّقِيْنَ
۶	المآئدة	۷۲	وَقَالَ الْمَسِيْحُ۔ مِنْ اَنْصَارٍ
۶	المآئدة	۷۵	مَا الْمَسِيْحُ۔ الطَّعَامَ
۶	المآئدة	۷۸	لُعِنَ۔ ابْنِ مَرْيَمَ
۶	المآئدة	۱۱۰-۱۱۸	اِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ الْحَكِيْمُ
۶	الانعام	۸۵-۹۰	وَعِيْسٰى۔ لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۰	التوبة	۳۰	وَقَالَتِ النَّصٰرٰى۔ ابْنُ اللّٰهِ
۱۶	مریم	۱۶-۳۱	وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ۔ حَيًّا
۱۷	الانبیآء	۹۱	وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ
۱۸	المؤمنون	۵۰	وَجَعَلْنَا۔ وَّمَعِيْنٍ
۲۵	الزخرف	۵۹-۶۱	اِنْ هُوَ۔ مُّسْتَقِيْمٌ
۲۷	الحديد	۲۷	وَقَفَّيْنَا بِعِيْسٰى۔ فٰسِقُوْنَ
۲۸	الصّف	۶	وَاِذْ قَالَ عِيْسٰى۔ اَحْمَدُ
۲۸	الصّف	۱۴	كَمَا قَالَ عِيْسٰى۔ ظٰهِرِيْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	التحریم	۱۲	وَمَرْيَمَ۔الْقٰنِتِيْنَ

حضرت لُقمان علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	لقمٰن	۱۲۔۱۹	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔الْحَمِيْرِ

ذُوالقرنین کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الکھف	۸۳۔۹۸	وَيَسْئَلُوْنَكَ۔ وَعْدُرَبِّيْ حَقًّا

قوم سبا کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	النمل	۲۰۔ ۴۴	فَقَالَ مَالِيَ۔الْعٰلَمِيْنَ
۲۲	سبأ	۱۵۔۲۱	لَقَدْ كَانَ۔حَفِيْظٌ

اصحاب الا خدود کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	البروج	۴۔۱۱	قُتِلَ۔الْكَبِيْرُ

اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الکھف	۹۔۲۲	اَمْ حَسِبْتَ۔مِنْهُمْ اَحَدًا
۱۵	الکھف	۲۵	وَلَبِثُوْافِيْ۔تِسْعًا

ہاروت اور ماروت کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۰۲	وَمَااُنْزِلَ۔وَلَايَنْفَعُهُمْ

اصحابُ الرّس کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	الفرقان	۳۸۔۳۹	وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ۔ تَتْبِيْرًا
۲۶	ق	۱۲ ۔ ۱۴	كَذَّبَتْ۔وَعِيْدِ

اصحاب فیل کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	الفیل	۱۔۵	اَلَمْ تَرَ۔مَاْكُوْلٍ

حقوق العباد (۱۳ ابواب)

والدین، رشتہ داروں اور ہمسایہ کے حقوق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۷	وَاٰتَى۔الْقُرْبٰى
۵	النسآء	۳۶	وَبِالْوَالِدَيْنِ اَيْمَانُكُمْ
۱۴	النحل	۹۰	وَاِيْتَآءِذِي الْقُرْبٰى
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۳تا۲۵	وَبِالْوَالِدَيْنِ۔غَفُوْرًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۶	وَاٰتِ۔ابْنَ السَّبِيْلِ
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۸	وَاِمَّاتُعْرِضَنَّ۔ مَيْسُوْرًا
۱۶	مریم	۱۴	وَبَرًّابِوَالِدَيْهِ
۱۶	مریم	۵۵	وَكَانَ يَاْمُرُ۔الزَّكٰوةِ
۱۶	طٰه	۱۳۲	وَاْمُرْ۔بِالصَّلٰوةِ
۱۸	النور	۲۲	وَلَايَاْتَلِ۔الْقُرْبٰى
۲۰	العنکبوت	۸	وَوَصَّيْنَا۔حُسْنًا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	الروم	۳۸	فَاٰتِ۔الْمُفْلِحُوْنَ
۲۱	لقمن	۱۴۔۱۵	وَوَصَّيْنَا۔مَعْرُوْفًا
۲۱	الاحزاب	۶	وَاُولُوا۔مَسْطُوْرًا
۲۶	الحجرت	۱۰	اِنَّمَاالْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
۲۸	التحريم	۶	يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔نَارًا
۳۰	البلد	۱۵	يَّتِيْمًاذَامَقْرَبَةٍ

میاں بیوی کے حقوق اور باہمی حسن معاشرت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۸۷	هُنَّ لِبَاسٌ۔لَّهُنَّ
۲	البقرة	۲۲۳	نِسَآؤُكُمْ۔لِاَنْفُسِكُمْ
۲	البقرة	۲۲۹	فَاِمْسَاكٌ۔شَيْئًا
۲	البقرة	۲۳۱	وَلَاتُمْسِكُوْهُنَّ۔ نَفْسَهٗ
۲	البقرة	۲۳۳	وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهٗ۔ عَلَيْهِمَا
۴	النسآء	۳۔۴	فَاِنْ خِفْتُمْ۔مَرِيْٓئًا
۴	النسآء	۱۹تا۲۱	وَلَاتَعْضُلُوْهُنَّ۔ غَلِيْظًا
۵	النسآء	۳۴۔۳۵	اَلرِّجَالُ۔خَبِيْرًا
۵	النسآء	۱۲۸	وَاِنِ امْرَاَةٌ۔خَبِيْرًا
۵	النسآء	۱۲۹۔۱۳۰	وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا۔ حَكِيْمًا
۲۸	التغابن	۱۴	وَاِنْ تَعْفُوْا۔رَحِيْمٌ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الطلاق	۶۔۷	اَسْكِنُوْهُنَّ۔اٰتٰهَا

غلاموں، یتیموں، مسکینوں اور سائلوں کے حقوق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۷	وَاٰتَى الْمَالَ۔الرِّقَابِ
۳	البقرة	۲۶۳تا ۲۶۴	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ۔الْاَذٰى
۳	البقرة	۲۸۰	وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ۔ تَعْلَمُوْنَ
۴	النسآء	۲۔۳	وَاٰتُواالْيَتٰمٰى۔فِى الْيَتٰمٰى
۴	النسآء	۵۔۶	وَلَاتُؤْتُوْا۔ بِالْمَعْرُوْفِ
۵	النسآء	۲۵	فَمِنْ مَّامَلَكَتْ۔ بِالْمَعْرُوْفِ
۵	النسآء	۳۶	وَالْيَتٰمٰى۔اَيْمَانُكُمْ
۵	النسآء	۱۲۷	وَمَايُتْلٰى۔بِهٖ عَلِيْمًا
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴	وَلَاتَقْرَبُوْا۔اَشُدَّهٗ
۱۸	النور	۲۲	وَلَايَاْتَلِ۔وَ الْمَسٰكِيْنَ
۱۸	النور	۳۳	وَالَّذِيْنَ۔الدُّنْيَا
۲۱	الروم	۳۸	فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى۔ الْمُفْلِحُوْنَ
۲۸	الحشر	۷	وَالْيَتٰمٰى۔مِنْكُمْ
۳۰	الفجر	۱۷۔۱۸	كَلَّابَلْ لَّا۔الْمِسْكِيْنِ

۳۰	البلد	۱۳ تا ۱۶	فَکُّ رَقَبَةٍ۔مَتْرَبَةٍ
۳۰	الضحی	۹	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ۔فَلَاتَقْهَرْ
۳۰	الماعون	۲۔۳	يَدُعُّ الْيَتِيْمَ۔ الْمِسْكِيْنِ

مہمان کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الکہف	۷۷	فَانْطَلَقَا۔عَلَيْهِ اَجْرًا

سائل کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۶۴	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ۔الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

سائل کے اصرار پر نرمی سے جواب دینا اور دینے کے بعد اسے ایذا نہ پہنچانا اور احسان نہ جتلانا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۶۲ تا ۲۶۳	اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ۔غَنِيٌّ حَلِيْمٌ

یتیم کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۸۳	وَاِذْ اَخَذْنَا۔مُعْرِضُوْنَ

یتیم کی خیر خواہی کا خیال رکھنا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۰	وَيَسْئَلُوْنَكَ۔حَكِيْمٌ

یتیم کے مال کی حفاظت اور بے جا تصرف کی ممانعت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النساء	۲ تا ۶	وَاٰتُوا الْيَتٰمٰى۔حَسِيْبًا

یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جائے تو اس کے حقوق کا پورا لحاظ رکھا جائے۔

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النساء	۳	وَاِنْ خِفْتُمْ۔اَلَّاتَعُوْلُوْا

فقیر، مسکین اور مسافر کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۷	لَيْسَ الْبِرَّ۔فِي الرِّقَابِ
۳	البقرة	۲۷۳	لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ۔عَلِيْمٌ

دشمن کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۸	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ۔تَعْمَلُوْنَ
۶	المائدة	۴۱۔۴۲	سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ۔ الْمُقْسِطِيْنَ

مسلمانوں میں سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں معزز اور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں مقرب وہ ہے جو پرہیز گار اور نیکوکار ہو۔

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۶۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔يَحْزَنُوْنَ
۷	الانعام	۵۲۔۵۳	وَلَاتَطْرُدِ۔بِالشّٰكِرِيْنَ

۱۴	النحل	۹۷	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا۔ يَعْمَلُوْنَ
۱۵	الکهف	۲۸	وَاصْبِرْ نَفْسَکَ۔ فُرُطًا
۲۶	الحجرت	۱۳	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ۔ اَتْقٰكُمْ
۳۰	عبس	۱تا۱۲	عَبَسَ۔ ذَكَرَهٗ

قرآن حکیم کی دُعائیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	الفاتحة	۵	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ۔ الضَّآلِّيْنَ
۱	البقرة	۱۲۶	رَبِّ اجْعَلْ۔ الْاٰخِرِ
۱	البقرة	۱۲۷ تا ۱۲۹	رَبَّنَا تَقَبَّلْ۔ الْحَكِيْمُ
۲	البقرة	۲۰۱	رَبَّنَا اٰتِنَا۔ النَّارِ
۳	البقرة	۲۸۵	غُفْرَانَکَ۔ الْمَصِيْرُ
۳	البقرة	۲۸۶	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا۔ الْكٰفِرِيْنَ
۳	ال عمران	۸	رَبَّنَا لَا۔ الْوَهَّابُ
۳	ال عمران	۱۶	رَبَّنَا اِنَّنَا۔ النَّارِ
۳	ال عمران	۲۶۔۲۷	اَللّٰهُمَّ مٰلِکَ۔ حِسَابٍ
۳	ال عمران	۵۳	رَبَّنَا اٰمَنَّا۔ الشّٰهِدِيْنَ
۴	ال عمران	۱۴۷	رَبَّنَا اغْفِرْ۔ الْكٰفِرِيْنَ
۴	ال عمران	۱۹۱تا۱۹۴	رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ۔ الْمِيْعَادَ
۷	المائدة	۱۱۴	اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا۔ الرّٰزِقِيْنَ
۹	الاعراف	۸۹	رَبَّنَا افْتَحْ۔ الْفٰتِحِيْنَ
۹	الاعراف	۱۲۶	رَبَّنَا اَفْرِغْ۔ مُسْلِمِيْنَ
۹	الاعراف	۱۵۱	رَبِّ اغْفِرْ۔ الرّٰحِمِيْنَ
۹	الاعراف	۱۵۵۔۱۵۶	اَنْتَ وَلِيُّنَا۔ اِلَيْکَ
۱۱	التوبة	۱۲۹	حَسْبِيَ اللّٰهُ۔ الْعَظِيْمِ
۱۱	يونس	۸۵۔۸۶	رَبَّنَا لَا۔ الْكٰفِرِيْنَ
۱۱	يونس	۸۸	رَبَّنَا اطْمِسْ۔ الْاَلِيْمَ
۱۲	هود	۴۱	بِسْمِ اللّٰهِ۔ رَّحِيْمٌ
۱۲	هود	۴۷	رَبِّ اِنِّيْ۔ الْخٰسِرِيْنَ
۱۳	يوسف	۱۰۱	فَاطِرَ۔ بِالصّٰلِحِيْنَ
۱۳	ابرهيم	۴۰۔۴۱	رَبِّ اجْعَلْنِيْ۔ يَقُوْمُ الْحِسَابُ
۱۵	بنی اسرآئيل	۲۴	رَبِّ ارْحَمْهُمَا۔ صَغِيْرًا
۱۵	بنی اسرآئيل	۸۰	رَبِّ اَدْخِلْنِيْ۔ نَصِيْرًا
۱۵	الکهف	۱۰	رَبَّنَا اٰتِنَا۔ رَشَدًا
۱۶	مريم	۴تا۶	رَبِّ اِنِّيْ۔ رَضِيًّا
۱۶	طه	۲۵۔۲۶	رَبِّ اشْرَحْ۔ اَمْرِيْ
۱۶	طه	۱۱۴	رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
۱۷	الانبيآء	۸۳	اَنِّيْ مَسَّنِيَ۔ الرّٰحِمِيْنَ
۱۷	الانبيآء	۸۷	لَآ اِلٰهَ۔ الظّٰلِمِيْنَ

۱۷	الانبیآء	۸۹	رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ۔ الْوَارِثِیْنَ
۱۷	الانبیآء	۱۱۲	رَبِّ۔ بِالْحَقِّ
۱۸	المومنون	۲۶	رَبِّ۔ کَذَّبُوْنِ
۱۸	المومنون	۲۹	رَبِّ اَنْزِلْنِیْ۔ الْمُنْزِلِیْنَ
۱۸	المومنون	۹۳۔۹۴	رَبِّ اِمَّا۔ الظّٰلِمِیْنَ
۱۸	المومنون	۹۷۔۹۸	رَبِّ اَعُوْذُبِکَ۔ یَّحْضُرُوْنِ
۱۸	المومنون	۱۰۹	رَبَّنَآ اٰمَنَّا۔ الرّٰحِمِیْنَ
۱۸	المومنون	۱۱۸	رَبِّ اغْفِرْ۔ الرّٰحِمِیْنَ
۱۹	الفرقان	۶۵	رَبَّنَا اصْرِفْ۔ جَهَنَّمَ
۱۹	الفرقان	۷۴	رَبَّنَا هَبْ۔ اِمَامًا
۱۹	الشعرآء	۸۳ تا ۸۷	رَبِّ هَبْ لِیْ۔ یُبْعَثُوْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۱۸	فَافْتَحْ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۶۹	رَبِّ نَجِّنِیْ۔ یَعْمَلُوْنَ
۱۹	النمل	۱۹	رَبِّ اَوْزِعْنِیْ۔ الصّٰلِحِیْنَ
۱۹	النمل	۴۴	رَبِّ اِنِّیْ۔ الْعٰلَمِیْنَ
۱۹	النمل	۵۹	اَلْحَمْدُلِلّٰهِ۔ اصْطَفٰی
۲۰	القصص	۱۶۔۱۷	رَبِّ اِنِّیْ۔ لِّلْمُجْرِمِیْنَ
۲۰	القصص	۲۱	رَبِّ۔ الظّٰلِمِیْنَ
۲۰	القصص	۲۴	رَبِّ اِنِّیْ۔ فَقِیْرٌ
۲۰	العنکبوت	۳۰	رَبِّ۔ الْمُفْسِدِیْنَ
۲۳	الصفت	۱۰۰	رَبِّ هَبْ۔ الصّٰلِحِیْنَ
۲۳	صٓ	۳۵	رَبِّ اغْفِرْ۔ الْوَهَّابُ
۲۴	المومن	۷ تا ۹	رَبَّنَا وَسِعْتَ۔ الْعَظِیْمُ
۲۶	الاحقاف	۱۵	رَبِّ اَوْزِعْنِیْ۔ الْمُسْلِمِیْنَ
۲۷	القمر	۱۰	فَدَعَا رَبَّهٗ۔ فَانْتَصِرْ
۲۸	الحشر	۱۰	رَبَّنَا اغْفِرْ۔ رَّحِیْمٌ
۲۸	الممتحنة	۴۔۵	رَبَّنَا عَلَیْکَ۔ الْحَکِیْمُ
۲۸	التحریم	۸	رَبَّنَآ اَتْمِمْ۔ قَدِیْرٌ
۲۸	التحریم	۱۱	رَبِّ ابْنِ۔ الظّٰلِمِیْنَ
۲۹	نوح	۲۴	وَلَاتَزِدِ۔ ضَلٰلًا
۲۹	نوح	۲۵ تا ۲۸	رَبِّ لَا۔ تَبَارًا
۳۰	الفلق	۱ تا ۵	اَعُوْذُ۔ حَسَدَ
۳۰	الناس	۱ تا ۶	اَعُوْذُ۔ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

أمثال القرآن

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۱	وَمَثَلُ الَّذِیْنَ۔ لَا یَعْقِلُوْنَ
۲	البقرة	۱۷ تا ۲۰	مَثَلُهُمْ۔ قَدِیْرٌ
۳	البقرة	۲۶۱	مَثَلُ الَّذِیْنَ۔ حَبَّةٍ

۳	البقرة	۲۶۴ تا ۲۶۶	فَمَثَلُه۔تَتَفَکَّرُوْنَ
۳	الٰ عمرٰن	۵۹	اِنَّ مَثَلَ۔فَیَکُوْنُ
۴	الٰ عمرٰن	۱۱۷	مَثَلُ مَا۔فَاَهْلَکَتْهُ
۹	الاعراف	۱۷۶	فَمَثَلُه۔بِاٰیٰتِنَا
۱۱	یونس	۲۴	اِنَّمَا مَثَلُ۔یَتَفَکَّرُوْنَ
۱۲	هود	۲۴	مَثَلُ۔تَذَکَّرُوْنَ
۱۳	ابرهیم	۱۸	مَثَلُ الَّذِیْنَ۔الْبَعِیْدُ
۱۳	ابرهیم	۲۴ تا ۲۶	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔قَرَارٍ
۱۴	النحل	۷۵۔۷۶	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔مُسْتَقِیْمٍ
۱۴	النحل	۱۱۲	وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔یَصْنَعُوْنَ
۱۵	الکهف	۳۲۔۳۳	وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا۔مُنْتَصِرًا
۱۵	الکهف	۴۵	وَاضْرِبْ لَهُمْ۔الرِّیٰحُ
۱۸	النور	۳۵	مَثَلُ نُوْرِه۔الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ
۲۰	العنکبوت	۴۱	مَثَلُ الَّذِیْنَ۔یَعْلَمُوْنَ
۲۱	الروم	۲۸	ضَرَبَ لَکُمْ مَثَلًا۔یَعْقِلُوْنَ
۲۳	الزمر	۲۹	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔مَثَلًا
۲۷	الحدید	۲۰	کَمَثَلِ۔حُطَامًا
۲۸	الجمعة	۵	مَثَلُ الَّذِیْنَ۔الظّٰلِمِیْنَ
۲۸	التحریم	۱۱۔۱۲	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔الْقٰنِتِیْنَ

أبواب الآداب (۸ ابواب)

ادبِ ذکرِ الٰہی جل جلالہ وعم نوالہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۹	الانفال	۲	اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ۔قُلُوْبُهُمْ

آداب قرآن حکیم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۹	الاعراف	۲۰۴	وَاِذَا قُرِئَ۔تُرْحَمُوْنَ
۹	الانفال	۲	وَاِذَا تُلِیَتْ۔اِیْمَانًا
۱۱	التوبة	۱۲۴	فَزَادَتْهُمْ۔یَسْتَبْشِرُوْنَ

آداب مجلس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۶	الحجرٰت	۱	لَاتُقَدِّمُوْا۔وَاتَّقُوا اللّٰهَ
۲۶	الحجرٰت	۲	لَاتَرْفَعُوْٓا۔صَوْتَ النَّبِیِّ
۲۶	الحجرٰت	۲	وَلَاتَجْهَرُوْا لَه۔لَا تَشْعُرُوْنَ
۲۶	الحجرٰت	۳	اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ۔عَظِیْمٌ

آداب مسجد

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۱۸	النور	۳۶۔۳۷	فِیْ بُیُوْتٍ۔عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

آدابِ صحبت شیخ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الکهف	۶۶	هَلْ اَتَّبِعُكَ۔رُشْدًا
۱۵	الکهف	۶۹	وَلَآ اَعْصِیْ۔اَمْرًا
۱۵	الکهف	۷۰	فَلَا تَسْئَلْنِیْ۔مِنْهُ ذِكْرًا
۱۵	الکهف	۷۳	لَا تُؤَاخِذْنِیْ۔عُسْرًا

آداب والدین

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	لقمٰن	۱۴	وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ۔وَلِوَالِدَیْكَ
۲۱	لقمٰن	۱۵	وَصَاحِبْهُمَا۔مَعْرُوْفًا

آداب معاشرت اہل اسلام

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۶	الحجرت	۱۰	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
۲۶	الحجرت	۱۱	لَا یَسْخَرْ۔خَیْرًا مِّنْهُمْ
۲۶	الحجرت	۱۱	وَلَا نِسَآءٌ۔خَیْرًا مِّنْهُنَّ
۲۶	الحجرت	۱۱	وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
۲۶	الحجرت	۱۱	وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
۲۶	الحجرت	۱۲	اجْتَنِبُوْا۔اِثْمٌ
۲۶	الحجرت	۱۲	وَلَا تَجَسَّسُوْا
۲۶	الحجرت	۱۲	وَلَا یَغْتَبْ۔بَعْضًا

آداب سلام

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۸۶	وَاِذَا حُیِّیْتُمْ۔حَسِیْبًا

مزید استنباطی مضامین قرآن کریم (از مرتب تلخیص بیان)

بحوالہ آیات، سورۃ و پارہ نمبر

توحید کے باب میں مزید عنوانات کا ذکر		
جھوٹے خداؤں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں		
پارہ نمبر	نام سورۃ	آیت نمبر
۱۳	الرعد	۱۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
۲۲	فاطر	۱۳
۱۸	الفرقان	۳
شرک اور دہریت کی تردید کا ذکر		
۱۳	الرعد	۲
۱۸	المؤمنون	۷۸
۲۰	العنکبوت	۴۴
۲۰	النمل	۶۰
۲۰	النمل	۶۴
۲۱	الروم	۸
۱۵	الکہف	۵۱
۲۲	فاطر	۱۱
۲۲	فاطر	۴۶
یہود و نصاری کے عقائد باطلہ کی تردید و مذمت کا ذکر		
یہود و نصاری کی بداعتقادی کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۳۰،۲۹

یہود و نصاری کے زعم باطل کی تردید		
۱	البقرہ	۱۱۱
یہود کا اپنے دین میں تحریفات کا ذکر		
۶	المائدہ	۴۱
۶	المائدہ	۴۳
علمائے یہود کی دین فروشی و حرام خوری کا مذمتی ذکر		
۱۰	التوبہ	۳۴
یہود کی بدترین اسلام دشمنی کا ذکر		
۶	المائدہ	۸۲
یہود و نصاری اور مشرکین کی مشترکہ ہٹ دھرمی کا ذکر		
۳۰	البینہ	۱
یہود کے منافقانہ فکر و عمل کا مذمتی ذکر		
۱	البقرہ	۱۴
۱	البقرہ	۴۴
یہود کا انبیاء کو ناحق قتل کرنے کا ذکر		
۶	النساء	۱۵۵
۳	آل عمران	۲۱
کتمان حق اور یہود کی دیگر بدعملیوں کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۴۶
۲	البقرہ	۱۴۴

٣	آل عمران	٧٢
٣	آل عمران	٧١
تردید عیسائیت کا ذکر		
٣	آل عمران	٢ تا ٤
عقیدۂ تثلیث کا رد		
٦	النساء	١٧٢،١٧١
حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش کا تشبیہی ذکر		
٣	آل عمران	٥٥
حضرت عیسیٰؑ کے رفع آسمانی اور حیات عیسیٰؑ کا تذکرہ		
٣	آل عمران	٥٥
٦	النساء	١٥٨،١٥٧
حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ تشریف آوری کے واضح اشارے کا ذکر		
٢٥	الزخرف	٦١
حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھانے کی واضح تردید کا ذکر		
٦	النساء	١٥٧
الوہیت حضرت عیسیٰؑ اور الوہیت حضرت مریمؑ کی تردید کا ذکر		
٦	المائدہ	١٧
حضرت عیسیٰؑ کو (معاذ اللہ) ابن اللہ قرار دینے کی تردید کا ذکر		
١٠	التوبہ	٣٠
١٦	مریم	٣٤

حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا تذکرہ		
١٦	مریم	١٥ تا ١٨
٢٨	التحریم	١٢
مزید اضافہ بسلسلہ رسالت کا بیان انبیاء کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہوتے تھے		
١٥	بنی اسرائیل	٥٦
٢٣	ص	٨٣
حضور ﷺ عالمی نبی اور خاتم الانبیاء ہیں		
٦	المائدہ	٣
٧	الانعام	١٩
٢٢	الاحزاب	٤٠
٢٢	سباء	٢٨
معجزات انبیاء کرام اور کرامات اولیاء اللہ کا ذکر		
٣	آل عمران	٣٧
١٦	مریم	٢٥
تبرکات سلف کا ثبوت		
١٣	یوسف	٩٣
٢	البقرہ	٢٤٨
قرآن مجید کا تفصیلی کتاب ہونے کا ذکر		
٨	سورۃ الانعام	١١٤
٨	الاعراف	٥٢
١٢	یوسف	١١١
قرآن کریم کا باعث شفاء ہونا		
١١	یونس	٥٧

۱۵	بنی اسرائیل	۸۲

قرآن میں ہر شیئے کی وضاحت کا ذکر

۱۴	النحل	۸۵

قرآن کریم کا جہان والوں کیلئے نصیحت ہونے کا بیان

۲۹	القلم	۵۲
۳۰	التکویر	۲۷

قرآن کریم کا پاکیزہ صحیفوں میں ہونے کا ذکر

۳۰	عبس	۱۶

قرآن کریم کو نصیحت قرار دینے کا ذکر

۲۹	المزمل	۱۹
۲۹	المدثر	۵۴

قرآن کے آسان فہم ہونے کا ذکر

۲۷	القمر	۱۷

قرآن کا پہلی کتابوں کے مُصدِق ہونے کا ذکر

۳	آل عمران	۳
۲۶	الاحقاف	۱۲
۱۱	یونس	۳۷

قرآن کریم کو فقط پاک لوگ ہی ہاتھ لگائیں

۲۷	الواقعہ	۷۹

قرآن کریم کا مثل لانا کسی طرح سے ممکن نہیں

۱۵	بنی اسرائیل	۸۸

متشابہات قرآن کی اصل حقیقت فقط اللہ ہی کے علم میں ہے

۳	آل عمران	۷

آیات محکمات کے حوالہ سے اعتقادی وضاحت

۳	آل عمران	۷

قرآن کریم کا عربی زبان میں ہونے کا ذکر

۲۳	الزمر	۲۸
۲۴	حم السجدہ	۳
۱۲	یوسف	۲
۱۴	النحل	۱۰۳

قرآن کریم کسی عجمی زبان میں نہیں اُتارا گیا

۲۴	حم السجدہ	۴۴

حجیت حدیث کی اہمیت وضرورت کا بیان

۱	البقرہ	۱۲۹
۵	النساء	۸۰
۳	آل عمران	۳۲
۲۸	الحشر	۷

حیات بعد الممات (موت کے بعد زندگی) کا ذکر

۸	الاعراف	۲۵
۸	الاعراف	۲۹
۲۲	یسین	۱۲
۱۶	طٰہٰ	۵۵

زندہ ہونے کی کیفیت کا ذکر

۱۷	الحج	۵
۲۰	النمل	۶۴

۲۰	العنکبوت	۱۹
موت کے بعد زندگی کے منکر کافر ہیں		
۱۲	ہود	۷
۱۵	بنی اسرائیل	۵۰
۱۶	مریم	۶۶
موت کے وقت کفار پر عذاب کی کیفیت کا ذکر		
۲۶	محمد	۲۷
شہید کی حیات برزخی کا بیان		
۲	البقرہ	۱۵۴
۵	النساء	۶۹
شہداء کیلئے خوشخبری کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۶۹
۴	آل عمران	۱۵۷
اللہ تعالیٰ کے حضور روزِ محشر سب کی حاضری کا ذکر		
۷	الانعام	۱۲
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور معجزہ زندگی کا دوبارہ عطا ہونے کا واقعاتی ذکر		
۳	البقرہ	۲۵۹
حضرت ابراہیمؑ کیلئے معجزاتی مشاہدے کا انتظام		
۳	البقرہ	۲۶۰
عارضی موت سے (سونے کے بعد) دوبارہ اٹھنے کا ذکر		
۷	الانعام	۶۰

قضاء وقدر کا بیان ہر بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے		
۱۴	الحجر	۴۰
۲۲	الفاطر	۱۱
۲۷	القمر	۵۳
۲۷	الحدید	۲۲
کل کام کی تدبیر آسمان سے ہونے کا ذکر		
۲۱	السجدہ	۱۵
امورِ واقعیہ کی باطنی حقیقت کا ذکر		
۵	النساء	۷۸
۲۸	التغابن	۱۱
۹	الانفال	۱۷
انسان کا دل خدا کے قبضۂ قدرت میں ہونے کا ذکر		
۹	الانفال	۲۴
لوگوں کا ایمان لانا اللہ کی مرضی پر موقوف ہونے کا ذکر		
۱۲	یونس	۹۶
۱۱	یونس	۹۹
موت کا وقت طے شدہ حقیقت ہے		
۲۹	نوح	۴
۸	الاعراف	۳۴
۱۴	النحل	۶۱
۵	النساء	۷۸

عذاب قبر برحق ہونے کا ذکر

۲۹	نوح	۲۵
۲۴	المؤمن	۴۶

ازواج مطہرات وبقیہ اہل بیت کی عظمت کا ذکر

۲۲	الاحزاب	۳۳

عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

۱	البقرہ	۱۳۷
۲۶	الحجرات	۷
۲۶	الفتح	۲۹
۹	الانفال	۴
۲	البقرہ	۲۱۸

فرشتوں کے مختلف اعمال کا بیان

توحید پر فرشتوں کی شہادت کا بیان

۳	آل عمران	۱۸

حضرت زکریا کو نماز میں خوشخبری پہنچانے کا ذکر

۳	آل عمران	۳۹

فرشتوں کی حضرت مریمؑ سے گفتگو کا بیان

۳	آل عمران	۴۵

معرکہ حق وباطل میں فرشتوں کی آمد کا ذکر

۴	آل عمران	۱۲۴

فرشتوں کی اطاعت کاملہ کا ذکر

۷	الانعام	۶۱

فرشتوں کے مزید اعمال کا بیان

۹	الاعراف	۲۰۶
۱۱	یونس	۲۱
۱۲	ہود	۶۹

فرشتوں کا صبح کے وقت نزول خاص کا ذکر

۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

فرشتوں کا حاملین عرش ہونے کا ذکر

۲۴	المؤمن	۷

فرشتوں کے کاموں کا بیان

۲۲	فاطر	۱
۲۳	الصافات	۱
۳۰	النزعٰت	۱
۳۰	النبا	۳۸

فرشتوں کا روح قبض کرنا

۵	النساء	۹۷
۷	الانعام	۶۱

فرشتوں کے ہر آدمی پر نگران ہونے کا ذکر

۷	الانعام	۶۱

مشرکین کے فرشتوں کے متعلق عقائد کی تردید کا ذکر

۱۳	الرعد	۱۳
۱۴	النحل	۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۴۰

حشر کے دن فرشتوں کی تسبیح

۲۴	الزمر	۷۵

مشرکین کا فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دینا		
۲۵	الزخرف	۱۶
فرشتوں کی طرف سے آخرت میں نیک لوگوں کے استقبال کا ذکر		
۱۷	الانبیاء	۱۰۳
فرشتے اپنی مرضی سے وحی نہیں لاتے تھے بلکہ اپنے رب کے حکم سے وحی لاتے رہے		
۱۶	مریم	۶۴
احکامات الٰہیہ کے متعلق مزید مضامین کا اضافہ (طہارت کا بیان) آسمانی پانی کے پاک ہونے کا بیان		
۱۹	الفرقان	۴۸
استنجے کے ثبوت کا ذکر		
۱۱	التوبہ	۱۰۸
حکمِ وضو کا ثبوت		
۶	المائدہ	۶
نواقضِ وضو کا ذکر		
۶	المائدہ	۶
اذان کا ذکر		
۶	المائدہ	۵۸
۲۸	الجمعۃ	۹
کتاب الصلوٰۃ (حکمِ نماز کا ذکر)		
۱	البقرہ	۴۳
۲	البقرہ	۲۳۸

نوٹ:۔ نماز کا ذکر مع زکوٰۃ قرآن مجید میں ۸۲ مرتبہ آیا ہے۔		
بعض شرائط نماز (نماز میں کپڑوں اور جگہ کے پاک ہونے کا ذکر)		
۱۷	الحج	۲۶
۲۰	المدثر	۴
سترعورت کا بیان		
۸	الاعراف	۳۱
استقبال قبلہ کا شرع حکم		
۲	البقرہ	۱۴۴
۲	البقرہ	۱۵۰
تکبیر تحریمہ کا ذکر		
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱
۲۹	المدثر	۳
۳۰	الاعلیٰ	۱۵
نماز میں قیام کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۳۸
۸	الاعراف	۲۹
نماز میں قرأت قرآن کا ذکر		
۱۵	بنی اسرائیل	۷۸
۲۹	المزمل	۲۰
نماز میں رکوع کرنے کا حکم		
۱	البقرہ	۴۳

نماز میں سجدہ کرنے کا حکم		
۱۷	الحج	۷۷
امام کے قرأت کرتے وقت مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم		
۹	الاعراف	۲۰۴
نفل نمازوں کی فضیلت کا ذکر		
۱۹	الفرقان	۶۴
نماز جمعۃ کا بیان		
۲۸	الجمعۃ	۹
ادائیگی صلوٰۃ کے کمال فائدہ کا بیان		
۲۱	العنکبوت	۴۵
نماز سفر کا بیان		
۵	النساء	۱۰۱
نماز کی قضاء کا ذکر		
۱۶	طٰہٰ	۱۴
مساجد میں توحیدی اعتقاد سے عبادت کا بیان		
۲۹	الجن	۱۸
مساجد میں عبادت سے روکنے کی مذمت		
۱	البقرہ	۳
تعمیر مساجد کی ترغیب کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۱۸
(باب الزکوٰۃ) زکوٰۃ سے متعلق مزید عنوانات کا ذکر		
زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان		
۱۱	التوبہ	۱۰۳
۱۸	المومنون	۴
زکوٰۃ فلاح اور تزکیہ کا سبب ہے		
۳۰	الاعلیٰ	۱۴
زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے خدائی انعامات وفوائد کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۶
۲۱	الروم	۳۹
۲۷	الحدید	۱۸
راہ خدا میں عمدہ چیزیں دینے کی ترغیب		
۳	البقرہ	۲۲۷
۴	آل عمران	۹۲
کسی کو مال دے کر احسان نہ جتانا چاہیے		
۳	البقرہ	۲۶۲
جو صدقہ کا اہل نہ ہو اس کو اچھے انداز سے ٹال سکتے ہیں		
۳	البقرہ	۲۶۳
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور بخیل پر خدائی عذاب کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۸۰
۱۰	التوبہ	۳۴
زمینی کھیتیوں پر عشر کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۶۷

٨	الانعام	١٤١
ظاہرا اور مخفی ہر دو طرح سے صدقہ وزکوۃ دینے کی اجازت		
٦	النساء	١٤٩
٢٢	فاطر	٢٩
(مستحقین) زکوۃ وصدقات کا بیان		
١٠	التوبہ	٦٠
١٨	النور	٢٢
باب الصوم (حکم روزہ کا بیان)		
٢	البقرہ	١٨٣
پورے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا بیان		
٢	البقرہ	١٨٥
مسافر اور مریض کیلئے حکمِ رخصت کا بیان		
٢	البقرہ	١٨٤
وقتِ روزہ کا بیان		
٢	البقرہ	١٨٧
رمضان کی راتوں میں حقِ زوجیت ادا کرنے کی اجازت		
٢	البقرہ	١٨٧
انتہائی بڑھاپے کی صورت میں فدیے کی اباحت کا ذکر		
٢	البقرہ	١٨٤
کفارہ قسم میں روزہ وغیرہ کی سہولت کا ذکر		
٧	المائدہ	٨٩

جنایت حج کے کفارہ میں روزے کی سہولت کا ذکر		
٧	المائدہ	١٩٦
ایام حج میں قربانی سے پہلے سرمنڈانے میں کفارہ کا ذکر		
٢	البقرہ	١٩٦
رویت ہلال کا ذکر		
٢	البقرہ	١٨٥
٢	البقرہ	١٨٩
عظمت لیلۃ القدر کا غیر معمولی ذکر		
٣٠	القدر	١
٢٥	الدخان	٣
اعتکاف کے حوالے سے بعض پابندیوں کا ذکر		
٢	البقرہ	١٨٧
(باب الحج) بیت اللہ کی عظمت کا ذکر		
٤	آل عمران	٩٦
حکمِ حج کا ذکر		
٤	آل عمران	٩٧
٢	البقرہ	١٩٦
حج کے وقت معینہ کا ذکر		
٢	البقرہ	٢٠٠
٢	البقرہ	١٩٧
فرضیت حج کی شرطِ خاص کا ذکر		
٤	آل عمران	٩٧

بعض احکام احرام کا ذکر		
٢	البقرہ	١٩٧
٧	المائدہ	٩٥
٦	المائدہ	١
احرام میں بری جانور کے شکار کے ناجائز ہونے کا ذکر		
٧	المائدہ	٩٦
احرام میں بحری شکار جائز ہونے کا ذکر		
٧	المائدہ	٩٦
حج تمتع کا ذکر		
٢	البقرہ	١٩٦
طواف کعبہ کا ذکر		
١	البقرہ	١٢٥
١٧	الحج	٢٩
صفا ومروہ میں سعی کا شعائر اللہ میں شامل ہونے کا ذکر		
٢	البقرہ	١٥٨
اہم رکن حج وقوف عرفہ کا تذکرہ		
٢	البقرہ	١٩٩
٢	البقرہ	١٩٨
مزدلفہ میں قیام کا ذکر		
٢	البقرہ	١٩٨
منیٰ میں حاضری اور بقیہ اعمال حج کا ذکر		
٢	البقرہ	٢٠٠
٢	البقرہ	٢٠٣

قربانی کے متعلقہ ہدایات کا تذکرہ		
١٧	الحج	٢٣
١٧	الحج	٣٤
١٧	الحج	٣٧
تحلیق وقصر (سر کے بال منڈوانے یا کتروانے) کا تذکرہ		
٢	البقرہ	١٩٦
٢٦	الفتح	٢٧
طواف زیارت کا ذکر		
١٧	الحج	٢٩
حالت احرام میں شکار وغیرہ اور ان کے کفارہ کا حکم		
٧	المائدہ	٩٥
حالت احرام میں محصر کے حکم کا بیان		
٢	البقرہ	١٩٦
ولی نکاح کا تذکرہ		
١٨	النور	٣٢
(باب النکاح) جواز نکاح کا بیان		
٥	النساء	٢٤
ازدواجی زندگی کا حکمت آمیز ذکر		
٢١	الروم	٣٧
(ایک وقت میں) چار عورتوں تک نکاح کی مشروط اجازت کا ذکر		
٤	النساء	٣

(باب الرضاع) دودھ پلانے اور چھڑانے کی مدت کا بیان		
۲	البقرہ	۲۳۳
۲۶	الاحقاف	۱۵
میاں بیوی کے باہمی حقوق کا تذکرہ		
۵	النساء	۳۴
۴	النساء	۱۹
خاوند کیلئے عورت کو مناسب تنبیہ ونصیحت کرنے کی اجازت کا بیان		
۵	النساء	۳۴
عورتوں سے حسن سلوک کا بیان		
۴	النساء	۱۹
مالی معاملات میں مرد وعورت کے انفرادی حقوق کا ذکر		
۵	النساء	۳۲
مرد وعورت کے باہمی نزاع کی صورت میں صلح کی ترغیب کا ذکر		
۵	النساء	۱۲۸
حالت عدت میں صراحۃً منگنی کی ممانعت کا بیان		
۲	البقرہ	۲۳۵
(باب الطلاق) دو صریح طلاق تک رجوع کی اجازت کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۲۹

طلاق پر گواہ بنانے کا ترغیبی حکم		
۲۸	الطلاق	۲
طلاق ثلاثہ کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع جائز نہ ہونے کا حکم		
۲	البقرہ	۲۳۰
طلاق میں مہر واپس لینے کی ممانعت کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۲۹
غیر مدخولہ عورت کو بھی طلاق دینے کی اباحت کا بیان		
۲	البقرہ	۲۳۶
۲۲	الاحزاب	۴۹
حالت حمل میں طلاق دینا اور اس کی عدت کا ذکر		
۲۸	الطلاق	۴
(رجعت کا بیان) زوج اول کی طرف واپسی کا بیان		
۲	البقرہ	۲۲۸
۲۸	الطلاق	۲
رجوع میں بھی گواہ بنانے کا ترغیبی حکم		
۲۸	الطلاق	۲
حکم ظہار وکفارہ ظہار کا ذکر		
۲۸	المجادلہ	۲
۲۸	المجادلہ	۳،۴
(باب اللعان) میاں بیوی کے باہمی لعان کا ذکر		
۱۸	النور	۶تا۹

لعان میں پہلے مرد کی گواہی کا ذکر		
۱۸	النور	۶، ۷
لعان میں عورت کے دفاعی حق کا ذکر		
۱۸	النور	۸، ۹
حکمِ خُلع کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۲۹
مطلقہ عورت کی عِدّت کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۲۸
۲۸	الطلاق	۱
بیوہ عورت کی عِدّت کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۳۴
مطلقہ عورت کے نفقہ وغیرہ کا ذکر		
۲۸	الطلاق	۶، ۷
عورتیں اپنی زیب وزینت غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں		
۱۸	النور	۳۱
مرد وعورت کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم		
۱۸	النور	۳۰
۱۸	النور	۳۱
مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم		
۲۲	الاحزاب	۵۹

مخصوص قریبی رشتہ داروں کے سامنے آنے کی (عورت کو) اجازت ہے		
۱۸	النور	۳۱
مخصوص تین اوقات میں بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہونے کا ذکر		
۱۸	النور	۵۸
بعد از بلوغت اولاد کو بھی گھر میں بلا اجازت نہ آنے کا حکمی اظہار		
۱۸	النور	۵۹
مخلوط تعلیم ومجالس کی ممانعت کا ذکر		
۲۲	الاحزاب	۳۳
۲۲	الاحزاب	۵۳
زنا کے حرام ہونے کا بیان		
۱۹	الفرقان	۶۸
۸	الاعراف	۳۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
زنا کی سزا کا بیان		
۱۸	النور	۲
عملِ لواطت کے حرام ہونے کا ذکر		
۱۸	الاعراف	۸۰
خاندانی منصوبہ بندی یا ضبط ولادت کے ناجائز ہونے کا ذکر		
۱۵	بنی اسرائیل	۳۱

اسقاطِ حمل کے ناجائز ہونے کا ضمنی ثبوت		
۲۸	الممتحنہ	۱۲
(اضافہ مزید متعلقہ باب الجہاد) حکمت جہاد کا ذکر		
۱۷	الحج	۳۹، ۴۰
مسلمانوں پر جارحیت کرنے والوں سے جہاد کرنے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۰ تا ۱۹۲
جہاد میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب کا ذکر		
۱۰	الانفال	۶۰
۱۱	التوبہ	۱۲۱
مجاہدین سے نصرتِ خداوندی کا وعدہ		
۲۶	محمد	۷
راہ جہاد میں مصائب کا پیش آنا ناگزیر حقیقت		
۲۶	محمد	۳۱
۲۶	محمد	۴
بیعت علی الجہاد کا ذکر		
۲۶	الفتح	۱۰
۲۶	الفتح	۱۸
شرعی معذورین پر جہاد لازم نہ ہونے کا ذکر		
۲۶	الفتح	۱۷
جہاد میں شہادت حیاتِ جاوداں ہے		
۴	آل عمران	۱۶۹، ۱۷۰

۲	البقرہ	۱۵۴
جہاد میں ظاہر شکست بھی ممکن ہوتی ہے		
۴	آل عمران	۱۶۴، ۱۴۷
۴	آل عمران	۱۴۰
جہاد میں کثرت سے ذکر کرنے کی ترغیب		
۱۰	الانفال	۲۶
جہاد سے فرار اختیار کرنا ناجائز ہے		
۹	الانفال	۱۵، ۱۶
مجاہدین حق کیلئے مختلف خدائی وعدوں کا بیان		
۵	النساء	۹۴
۱۰	الانفال	۶۹
مجاہدین کی عظمت کا ذکر		
۱۱	النساء	۷۵، ۷۶
۲۸	الصف	۴
دین حق سے انحراف (مرتد ہونے) پر خدائی عتاب کا بیان		
۲	البقرہ	۲۱۷
۶	المائدہ	۵۴
(باب العلم) اہل علم کے بلندی درجات کا ذکر		
۷	الانعام	۸۳
۲۸	المجادلہ	۱۱
عالم اور جاہل میں فرق رتبی کا بیان		
۲۳	الزمر	۹

علماء کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

۲۲	فاطر	۲۸

انبیاء کا تبلیغ پر اجرت نہ طلب کرنے کا ذکر (ہر دور کے واعظین وخطباء کیلئے قابل توجہ امر)

۱۲	ہود	۵۱
۱۹	الشعراء	۱۲۷
۲۲	سبأ	۴۷
۱۱	یونس	۷۲

ناگزیر ضرورت کے وقت اپنی خدمات پیش کرنے کی اجازت کا ذکر

۱۳	یوسف	۵۵

گھر میں تلقین ونصیحت کرنے کا ذکر

۲۱	لقمان	۱۳
۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (ایک جماعت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتی رہے)

۴	آل عمران	۱۰۴

مقصد نصیحت کا ترغیبی عنوان

۱۲	ہود	۸۸

واعظ کیلئے خدائی نصیحت کا ضروری اظہار

۱۴	النمل	۱۲۵
۱۶	طٰہٰ	۴۴

نتائج کی پرواہ کئے بغیر نصیحت جاری رکھی جائے

۲۸	التغابن	۱۲

۳	آل عمران	۲۰
۳۰	الغاشیہ	۲۱

فتنہ کی عمومیت کے خطرناک خدشہ کی تنبیہ کا ذکر

۱۰	الانفال	۵۳

(اضافہ مزید متعلقہ مسئلہ سود)

سود کے مال میں کبھی برکت نہیں ہوسکتی

۳	البقرہ	۲۷۶

سود مرکب (سود در سود) کی حرمت کا ذکر

۴	آل عمران	۱۳۰

سود لینے دینے والوں کے خلاف خدائی اعلانِ جنگ

۳	البقرہ	۲۷۹

سود کے دنیوی واُخروی نقصانات

۳	آل عمران	۱۳۰
۶	النساء	۱۶۱

اسلامی فلسفۂ معیشت کا بیان

۲۵	الزخرف	۳۲
۲۵	الشوریٰ	۱۲
۲۴	الزمر	۵۲
۲۲	سبأ	۳۶
۲۸	الحشر	۷ کا جزوی حصہ

ناجائز دولت جمع کرنے کی مذمت

۱۰	التوبہ	۳۴

۲۰	القصص	۷۲
۳۰	الفجر	۲۰،۱۹
باطل نظام ہائے معیشت کی نفی کا ثبوت (سوشلزم و کیمونزم جیسے باطل نظریات کی نفی کا) استنباطی ثبوت		
۲۲	سبأ	۳۹
۲۷	النجم	۴۵
سرمایہ دارانہ نظام کی نفی کا ذکر		
۳۰	الفجر	۲۰،۱۹
۳۰	البلد	۶
۱۰	التوبہ	۳۴
۳	البقرہ	۲۷۵
(حقوق العباد) والدین سے حسن سلوک کا بیان		
۲۱	لقمان	۱۴
۱	البقرہ	۸۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
۲۶	الاحقاف	۱۵
والدین سے تواضع کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم		
۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
والدین کی ناجائز امور میں اتباع کی ممانعت		
۲۰	العنکبوت	۸
۲۱	لقمان	۱۵
کافر والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم		
۲۱	لقمان	۱۵

(اولاد کے متعلقہ ہدایات کا بیان) اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے		
۱	البقرہ	۱۳۲،۱۳۳
۲۱	لقمان	۱۳تا۱۹
۱۶	مریم	۵۵
۱۶	طٰہٰ	۱۳۲
قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی و حسن سلوک کا ذکر		
۱۳	الرعد	۲۱
۴	النساء	۱
۱۸	النور	۲۲
فقط نسبی رشتے (ایمان کے بغیر) آخرت میں کام نہ آنے کی تنبیہ کا ذکر		
۲۸	الممتحنہ	۳
نظامِ عدل میں رشتوں کو خاطر میں نہ لانے کا بیان		
۸	الانعام	۱۵۲
پڑوسیوں کے متعلقہ حقوق کا ذکر		
۵	النساء	۳۶
مسلمانوں کے باہمی ونظریاتی حقوق کا بیان		
۲۶	الحجرات	۱۰
۲	البقرہ	۱۷۷
باہمی تعاون وعدم تعاون پر اُصولی ہدایت کا بیان		
۶	المائدہ	۲

کافر رشتہ داروں کے متعلق اہل ایمان کے لئے خدائی قانون کا بیان		
۱۰	التوبہ	۲۳
۲۸	الممتحنہ	۱
یتیموں کے متعلقہ ہدایات کا ذکر		
۸	الانعام	۱۵۲
۴	النساء	۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
یتیموں پر شفقت کرنے کا ذکر		
۳۰	الضحیٰ	۶
یتیموں کے مالی حقوق کے تحفظ پر خدائی ہدایات		
۴	النساء	۱۰
۴	النساء	۶
۲	البقرہ	۲۲۰
نیک صحبت اختیار کرنے کی ترغیب کا ذکر		
۱۱	التوبہ	۱۱۹
۷	الانعام	۵۲
۱۹	الشعراء	۱۱۴
اجارہ کے جائز ہونے کا ثبوت		
۲۰	القصص	۲۶
مزدوری کی اجرت کا ثبوت		
۲۰	القصص	۲۵

اجارہ کے لئے وقت کی تعیین کا ذکر		
۲۰	القصص	۲۷
اسلامی ریاست کے اساسی فرائض کا ذکر		
اسلامی ریاست میں مشاورتی کابینہ (پارلیمنٹ) شوریٰ کا ذکر		
۲۵	الشوریٰ	۳۸
اسلامی ریاست میں آئینی وقانونی اساس کا ذکر		
۵	النساء	۵۹
نفاذِ قانون میں کسی طرح کی نرمی نہ برتنے کی ہدایت		
۱۸	النور	۲
اسلامی ریاست میں اقتدارِ اعلیٰ کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے		
۲۷	الحدید	۲
اللہ تعالیٰ کے قانون کی حاکمیت وبرتری کا واضح بیان		
۱۲	یوسف	۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
خدائی قانون کے برخلاف قانون سازی کی عنداللہ سزا کا ذکر		
۶	المائدہ	۴۴
۲۸	المجادلہ	۵،۴
احکامِ الٰہی میں کفار کی اطاعت جائز نہ ہونے کا ذکر		
۱۹	الفرقان	۵۲

٢١	الاحزاب	١
حلّت وحُرمت کے متعلق پالیسی بیان		
٩	الاعراف	١٥٧
١٤	النحل	١١٦
(قانونِ اسلامی میں) قرآن کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کا ذکر		
٥	النساء	١٠٥
١٤	النحل	٨٩
نظامِ عدل قانون اسلامی کی مضبوط اساس ہے		
٢٥	الشوریٰ	١٥
١٤	النحل	٩٠
تحکیم اور پنچائت کا ذکر		
٥	النساء	٣٥
حکم خدا ورسول کے مقابلے میں آزادی رائے کی وقعت نہیں		
٢٢	الاحزاب	٢٦
حرمت شراب اور قمار (جوئے بازی) کے قطعی اور حتمی حکم کا ذکر		
٧	المائدہ	٩٠
شراب اور جوئے کے نقصانات کا ذکر		
٧	المائدہ	٩١
(اسلامی تہذیب کا بیان) تصاویر اور مجسموں کی مذمت کا ذکر		
٢٢	سبأ	١٣

لغویات، لہو ولعب اور گانے بجانے کی مذمت		
٢١	لقمان	٦
معاشرتی واخلاقی آداب وصفات کا ذکر		
٢٢	لقمان	١٨
١٩	الفرقان	٦٣
١٥	بنی اسرائیل	٣٧
آداب مجلس کا ذکر		
٢٨	المجادلہ	١١
سلام کرنے کا ذکر		
٥	النساء	٥٨
١٨	النور	٦١
ضیافت (مہمان نوازی) کا ذکر		
١٤	الحجر	٥١
١٣	ہود	٦٩
٢٦	الذٰریٰت	٢٤
رزقِ حلال کے اہتمام کا تاکیدی ذکر		
٢	البقرہ	١٧٢
١٨	المؤمنون	٥١
حرام طریقے سے مال لینے کی حرمت کا ذکر		
٢	البقرہ	١٨٨
٥	النساء	٢٩
جھوٹ پر سخت خدائی ناراضگی کا بیان		
٣	آل عمران	٦١

جھوٹ کی سخت مذمت		
۵	النساء	۵۰
جھوٹے اور حرام خور لوگوں کی مذمت		
۶	المائدہ	۴۲
جھوٹے لوگ کامیاب نہیں ہوتے		
۱۱	یونس	۶۹
جھوٹوں پر سخت خدائی عذاب کا بیان		
۲۸	المجادلہ	۱۵
(آداب معاشرہ) گالی دینے کی ممانعت کا ذکر		
۷	الانعام	۱۰۸
برے نام سے پکارنا ممنوع ہونے کا ذکر		
۲۶	الحجرات	۱۱
باہمی طعنہ بازی کی ممانعت کا ذکر		
۲۶	الحجرات	۱۱
باہمی جاسوسی کی ممانعت کا ذکر		
۲۶	الحجرات	۱۲
غیبت اور اس کی مکروہ مشابہت کا مذمتی ذکر		
۲۶	الحجرات	۱۲
تکبر کی ممانعت کا بیان		
۵	النساء	۳۶
۲۱	لقمان	۱۸
۱۵	بنی اسرائیل	۳۷

حسد کی ممانعت کا ذکر		
۵	النساء	۳۲
۳۰	الفلق	۵
ظلم کی سخت ترین مذمت کا بیان		
۷	الانعام	۴۱
ظالموں کیلئے اُخروی دردناک عذاب کا ذکر		
۱۵	الکہف	۲۹
۱۲	ہود	۱۰۲
مال و دولت پر اترانے والے لوگوں کی مذمت کا ذکر		
۱۵	الکہف	۳۲ تا ۴۲
۲۷	الحدید	۲۰
غصہ نہ کرنے اور نرمی کا بیان		
۴	آل عمران	۱۳۴
۲۴	حم السجدہ	۳۳ تا ۳۶
باب البیع (یعنی خرید و فروخت کا بیان)		
۳	البقرہ	۲۷۵
تجارت کی لازمی شرط (باہمی رضا مندی) کا ذکر		
۵	النساء	۲۹
تجارت کی ترغیب کا بیان		
۲	البقرہ	۱۹۸
۱۴	النحل	۱۴
۲۱	الروم	۲۳
۲۸	الجمعۃ	۱۰

تجارت میں بھی یاد الٰہی کی ترغیب کا ذکر		
۱۸	النور	۳۷
خرید وفروخت میں درست پیمانہ اپنانے کا تاکیدی حکم		
۸	الاعراف	۸۵
۲۷	الرحمن	۹
۳۰	المطففین	۱ تا ۳
لین دین کے باہمی معاملات دستاویزی معاہدے اور گواہی کا ترغیبی ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۲
نقد تجارت میں دستاویزی تحریر ضروری نہ ہونے کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۲
نقصان کی صورت میں تنگ دست کو مہلت دینے کا ترغیبی ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۰
(باب الامانت) امانت داری ودیانت داری کا ذکر		
۵	النساء	۵۸
امانت کی واپسی لازم ہونے کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۳
۵	النساء	۵۸
امانت میں خیانت کی ممانعت		
۹	الانفال	۲۷
خنزیر کی قطعی حرمت کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۳

۶	المائدہ	۳
مردار جانوروں کی قطعی ممانعت کا ذکر		
۶	المائدہ	۳
۸	الانعام	۱۴۵
مخصوص حلال جانوروں کی قطعی حلت کا ذکر		
۸	الانعام	۴۳
موقوذہ، منخنقہ، متردیہ اورنطیحہ جانوروں کی قطعی حرمت کا بیان		
۶	المائدہ	۳
اشیائے خبیثہ کی حرمت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۷۳
غیر اللہ کے نام پر ذبح حرام ہونے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۳
فقط اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہونے کا ذکر		
۶	المائدہ	۳
۸	الانعام	۱۱۸
۱۷	الحج	۳۶
شکار پر بسم اللہ پڑھ کر جانور پر چھوڑنے کا ذکر		
۶	المائدہ	۴
بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام جانوروں کی حرمت کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۰۳
(باب القصاص) قصاص کی ضرورت واہمیت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۷۸

بلا رو رعایت قصاص کے نفاذ کا ذکر		
٦	المائدہ	٣٩
ناجائز قتل کی حرمت کا بیان		
١٩	الفرقان	٦٨
مؤمن کے قتل ناحق پر سخت ترین خدائی عتاب وسزا کا بیان		
٥	النساء	٩٣
قتل خطا پر دیت دینے کی رعائتی سزا کا بیان		
٥	النساء	٩٢
حدِ قذف کا بیان (کسی پر ناجائز زنا کی تہمت لگانا)		
١٨	النور	٤
ڈاکہ زنی کی سزا کا ذکر		
٦	المائدہ	٣٣
رشوت لینا، دینا حرام ہے		
٢	البقرہ	١٨٨
٦	المائدہ	٤٢
نصاب شہادت (گواہی) کے متعلق عمومی قانون کا ذکر		
٣	البقرہ	٢٨٢
٧	المائدہ	١٠٦
جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم		
١٧	الحج	٣٠
١٩	الفرقان	٧٢

گواہوں کا عادل ہونا ضروری ہے		
٥	النساء	١٣٥
٧	المائدہ	١٠٦
گواہی میں میرٹ (انصاف) بہرحال لازم ہونے کا ذکر		
٦	المائدہ	٨
حلف اٹھانے کا ذکر		
٧	المائدہ	١٠٦
١٠	التوبہ	٦٢
جھوٹی قسم پر عتاب الٰہی کا ذکر		
٣	آل عمران	٧٧
درست قسموں کو پورا کرنے کا ذکر		
١٤	النحل	٩١
٢١	الاحزاب	١٥
یمین منعقدہ (مستقبل کی قسم) کے کفارہ کا ذکر		
٧	المائدہ	٨٩
(باب الکفالۃ) کفالت کا ذکر		
٣	آل عمران	٣٧
١٣	یوسف	٧٢
عاریۃ کا ذکر		
٣٠	الماعون	٧
(باب الرہن) رہن رکھنے کا ذکر		
٣	البقرہ	٢٨٣

قانون وراثت کا بیان۔نوٹ :۔ وصیت اور قرض کے حوالے سے بھی اس میں حکم الٰہی موجود ہے۔

۴	النساء	۱۱ تا ۱۳

اضافہ از محمد

چغل خوری کا بیان

۲۹	القلم	۱۱

خیر کے کاموں سے روکنے والوں کیلئے عذاب الٰہی کا ذکراور خیر کے کاموں سے رکنے والوں کو تنبیہی سرزنش

۲۶	ق	۲۵
۲۹	القلم	۲۴
۲۹	المعارج	۲۱
۲۹	الحاقہ	۳۴
۳۰	الفجر	۱۸
۳۰	الماعون	۳

خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکرؓ کا قدرے تفصیلی ذکر

۱۰	التوبہ	۴۰
۱۸	النور	۲۲
۳۰	اللیل	۴ تا ۷

حق بات واضح ہوجانے کے باوجود اس سے بھاگنے اور ناپسند کرنے والوں پر مذمتی بیان

۱۸	المؤمنون	۷۰
۲۴	فصلت	۱۷
۲۵	الزخرف	۷۸

خشوع نماز کا ذکر

۱۸	المؤمنون	۲

کفر کے کنارے پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی مذمت کا بیان

۱۷	الحج	۱۱
۲۰	العنکبوت	۱۰

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر توکل نا کرنے کا تنبیہی ذکر

۱۵	الاسراء	۲

اللہ تعالیٰ وانبیاء کے ساتھ مکر کرنے والوں کا انجام ومذمتی ذکر

۳۰	الفیل	۲
۲۵	الزخرف	۷۹
۱۷	الانبیاء	۷۰
۲۳	الصافات	۹۸

عورتوں کی چالبازیوں کے عظیم ہونے کا ذکر

۱۲	یوسف	۲۸

امم سابقہ کے مشرکین اور کفار مکہ کی نری جہالت کا ذکر

۱۲	ہود	۲۹
۲۶	الاحقاف	۲۳
۱۲	یوسف	۴۰
۲۵	الجاثیہ	۲۶
۹	الاعراف	۱۳۸
۱۹	النمل	۵۵

دلالۃ النص کے طور پر منکرین ختم نبوت کا حضور ﷺ کی صفت خاتم النبیین سے جہالت کا واضح ذکر

۲۲	سبأ	۲۸

ناشکری یا کم شکر کرنے والوں کو تنبیہ

۱۱	یونس	۶۰
۲۰	النمل	۷۳
۲	البقرہ	۲۴۳
۱۲	یوسف	۳۸
۲۴	غافر	۶۱
۱۴	النحل	۸۳
۱۸	المؤمنون	۷۸
۲۱	السجدہ	۹
۲۲	سبأ	۱۳

دین اسلام کا آفاقی اور آخری مذہب ہونے کا بیان

۳	آل عمران	۱۹
۳	آل عمران	۸۵
۶	المائدہ	۳

مسلمانوں کا مذاق اڑانے والوں کیلئے عذاب الٰہی کا ذکر

۱۰	التوبہ	۷۹
۳۰	المطففین	۲۹

اللہ تعالیٰ اور مؤمنین کو دھوکہ دینے والوں کا انجام

۱	البقرہ	۸

شریعت میں حرام قرار دگئی چیز کو اپنی طرف سے حلال قرار دینے کی مذمت اور ان لوگوں پر عذاب الٰہی کا بیان

۱۱	یونس	۵۹
۱۴	النحل	۱۱۶

شریعت میں حلال چیزوں کو حرام قرار دینے والوں پر سختی سے تردید کا بیان

۷	المائدہ	۸۷
۸	الاعراف	۳۲
۱۱	یونس	۵۹

راستے کے آداب کا ذکر

۸	الاعراف	۸۶
۱۵	الاسراء	۳۷
۲۱	لقمان	۱۸

دین میں زیادتی کرنے والوں کا انجام

۱۴	النحل	۶۲
۷	الانعام	۳۱

قربانی کے وجوب کا ذکر

۳۰	الکوثر	۲

خرچ میں اسراف وتبذیر سے بچنے کا ذکر

۸	الاعراف	۳۱

آباؤ اجداد کی فسق وفجور کے کاموں میں اندھی تقلید کرنے والوں کو تنبیہی دعوت فکر

۲۶	البقرہ	۱۷۰

۷	المائدہ	۱۰۴
۸	الاعراف	۲۸
۲۱	لقمان	۲۱
برائی کے کاموں میں جلدی کرنے والوں کی مذمت کا بیان		
۱۱۸	المائدہ	۶۲
۱۹	النمل	۴۶
اعلانیہ گناہ کرنے والوں کیلئے تنبیہاتی بیان		
۶	النساء	۱۴۸
شیطان کی پیروی کرنے کی ممانعت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۶۸
۲	البقرہ	۲۰۸
۸	الانعام	۱۴۲
۱۸	النور	۲۱
۱۶	مریم	۴۴
بیٹیوں کی پیدائش کے وقت بعضوں پر بے بسی کی حالت کا ذکر		
۱۴	النحل	۵۸
۲۵	الزخرف	۱۷
ادب مجلس نبی کریم ﷺ		
۲۸	المجادلہ	۱۲
رشتے داروں سے محبت کرنے کی ترغیب		
۲۵	الشوریٰ	۲۳

ایمان والوں کو رسول اللہ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا تاکیدی حکم		
۲۲	الاحزاب	۵۶
اللہ تعالیٰ کے وعدے پر اعتماد و بھروسہ رکھنے کا ذکر		
۱۷	الحج	۱۵
۲۱	الاحزاب	۲۲
۲۱	لقمان	۳۳
۲۲	فاطر	۵
برے دوستوں، مجالس سے دور رہنے کا ذکر		
۱۹	الفرقان	۲۷
۲۳	الصافات	۵۱ تا ۵۷
۲۴	فصلت	۲۹
۲۵	الزخرف	۶۷
صنعت وحرفت (پیشہ وری) کا بیان		
۱۷	الانبیاء	۸۰
۱۸	المومنون	۲۷
۲۲	سبأ	۱۱ تا ۱۳
عورت کی فطرتی حیا وشرم کا ذکر		
۱۶	مریم	۲۲
۲۰	القصص	۲۵
استقامت کا ذکر		
۲۴	فصلت	۳۰
۲۶	الاحقاف	۱۳

۳۰	التکویر	۲۸
علماء کی عظمت شان کا ذکر		
۲۳	الزمر	۹
۲۲	فاطر	۲۸
وصیت کرنے کے صحیح طریقہ کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۰۶
نیک اعمال میں جلدی کرنے کا ترغیبی ذکر		
۲	البقرہ	۱۴۸
۶	المائدہ	۴۸
۴	الانبیاء	۹۰
۱۸	المؤمنون	۶۱
۲۲	فاطر	۳۲
۳۰	المطففین	۲۶
مشورہ کی اہمیت کا بیان		
۴	آل عمران	۱۵۹
۲۵	الشوری	۳۸
دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا زور دار بیان		
۴	آل عمران	۱۱۰، ۱۱۴
۱۰	التوبہ	۷۱
۱۴	النحل	۱۲۵
۲۰	القصص	۸۷

سچ بولنے کی تاکید اور سچوں پر خدائی انعام کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۱۹
۱۱	التوبہ	۱۱۹
۲۴	الزمر	۳۳
زلزلے کا بیان		
۳۰	الزلزال	۱ تا ۵
صدقہ فطر کا بیان		
۳۰	الاعلی	۱۴
صبر کرنے والوں کا اعزاز و انعام		
۲	البقرہ	۱۵۳
۲	البقرہ	۱۵۵
۱۰	الانفال	۴۶
ذکر کی اہمیت وفضیلت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۵۲
۱۳	الرعد	۲۸
اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۷۹
۲۷	الحدید	۷
۲۸	التغابن	۸
فرشتوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۷
۵	النساء	۱۳۶

پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۴
۵	النساء	۱۳۶
سابقہ رسولوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۱۳۶
۳	البقرہ	۲۸۵
قیامت کے دن پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۴
۶	المائدہ	۶۹

فہرست سورۃ ہائے قرآن مجید

نمبر شمار	نام سورۃ	پارہ نمبر	نمبر شمار	نام سورۃ	پارہ نمبر
۱	سورۃالفاتحۃ	۱	۵۸	سورۃالمجادلۃ	۲۸
۲	سورۃالبقرۃ	۱	۵۹	سورۃالحشر	۲۸
۳	سورۃآل عمران	۳	۶۰	سورۃالممتحنۃ	۲۸
۴	سورۃالنسآء	۴	۶۱	سورۃالصف	۲۸
۵	سورۃالمائدۃ	۶	۶۲	سورۃالجمعۃ	۲۸
۶	سورۃالانعام	۷	۶۳	سورۃالمنٰفقون	۲۸
۷	سورۃالاعراف	۸	۶۴	سورۃالتغابن	۲۸
۸	سورۃالانفال	۹	۶۵	سورۃالطلاق	۲۸
۹	سورۃالتوبۃ	۱۰	۶۶	سورۃالتحریم	۲۸
۱۰	سورۃیونس	۱۱	۶۷	سورۃالملک	۲۹
۱۱	سورۃھود	۱۱	۶۸	سورۃالقلم	۲۹
۱۲	سورۃیوسف	۱۲	۶۹	سورۃالحآقۃ	۲۹
۱۳	سورۃرعد	۱۳	۷۰	سورۃالمعارج	۲۹
۱۴	سورۃابراھیم	۱۳	۷۱	سورۃنوح	۲۹
۱۵	سورۃالحجر	۱۴	۷۲	سورۃالجن	۲۹
۱۶	سورۃالنحل	۱۴	۷۳	سورۃالمزمل	۲۹
۱۷	سورۃبنی اسرائیل	۱۵	۷۴	سورۃالمدثر	۲۹
۱۸	سورۃالکھف	۱۵	۷۵	سورۃالقیمۃ	۲۹
۱۹	سورۃمریم	۱۶	۷۶	سورۃالدھر	۲۹
۲۰	سورۃطٰہٰ	۱۶	۷۷	سورۃالمرسلٰت	۲۹
۲۱	سورۃالانبیآء	۱۷	۷۸	سورۃالنبا	۳۰
۲۲	سورۃالحج	۱۷	۷۹	سورۃالنّٰزعٰت	۳۰
۲۳	سورۃالمؤمنون	۱۸	۸۰	سورۃعبس	۳۰
۲۴	سورۃالنور	۱۸	۸۱	سورۃالتکویر	۳۰
۲۵	سورۃالفرقان	۱۸	۸۲	سورۃالانفطار	۳۰
۲۶	سورۃالشعرآء	۱۹	۸۳	سورۃالمطففین	۳۰
۲۷	سورۃالنمل	۱۹	۸۴	سورۃالانشقاق	۳۰

۲۸	سورۃالقصص	۲۰	۸۵	سورۃالبروج	۳۰
۲۹	سورۃالعنکبوت	۲۰	۸۶	سورۃالطارق	۳۰
۳۰	سورۃالروم	۲۱	۸۷	سورۃالاعلیٰ	۳۰
۳۱	سورۃلقمٰن	۲۱	۸۸	سورۃالغاشیة	۳۰
۳۲	سورۃالسجدۃ	۲۱	۸۹	سورۃالفجر	۳۰
۳۳	سورۃالاحزاب	۲۱	۹۰	سورۃالبلد	۳۰
۳۴	سورۃسبا	۲۲	۹۱	سورۃالشمس	۳۰
۳۵	سورۃفاطر	۲۲	۹۲	سورۃاللیل	۳۰
۳۶	سورۃیٰسٓ	۲۲	۹۳	سورۃالضحیٰ	۳۰
۳۷	سورۃالصّٰفّٰت	۲۳	۹۴	سورۃالمنشرح	۳۰
۳۸	سورۃصٓ	۲۳	۹۵	سورۃالتین	۳۰
۳۹	سورۃالزمر	۲۳	۹۶	سورۃالعلق	۳۰
۴۰	سورۃالمؤمن	۲۴	۹۷	سورۃالقدر	۳۰
۴۱	سورۃحٰمٓ السجدۃ	۲۴	۹۸	سورۃالبیّنة	۳۰
۴۲	سورۃالشوریٰ	۲۵	۹۹	سورۃالزلزال	۳۰
۴۳	سورۃالزخرف	۲۵	۱۰۰	سورۃالعٰدیٰت	۳۰
۴۴	سورۃالدخان	۲۵	۱۰۱	سورۃالقارعة	۳۰
۴۵	سورۃالجاثیة	۲۵	۱۰۲	سورۃالتکاثر	۳۰
۴۶	سورۃالاحقاف	۲۶	۱۰۳	سورۃالعصر	۳۰
۴۷	سورۃمحمد	۲۶	۱۰۴	سورۃالهمزۃ	۳۰
۴۸	سورۃالفتح	۲۶	۱۰۵	سورۃالفیل	۳۰
۴۹	سورۃالحجرٰت	۲۶	۱۰۶	سورۃقریش	۳۰
۵۰	سورۃقٓ	۲۶	۱۰۷	سورۃالماعون	۳۰
۵۱	سورۃالذّٰریٰت	۲۶	۱۰۸	سورۃالکوثر	۳۰
۵۲	سورۃالطور	۲۷	۱۰۹	سورۃالکٰفرون	۳۰
۵۳	سورۃالنجم	۲۷	۱۱۰	سورۃالنّصر	۳۰
۵۴	سورۃالقمر	۲۷	۱۱۱	سورۃاللّهب	۳۰
۵۵	سورۃالرحمٰن	۲۷	۱۱۲	سورۃالاخلاص	۳۰
۵۶	سورۃالواقعة	۲۷	۱۱۳	سورۃالفلق	۳۰
۵۷	سورۃالحدید	۲۷	۱۱۴	سورۃالناس	۳۰

فہرست منتخب مضامینِ قرآن از تلخیص البیان زیرِ مطالعہ آیات قرآنیہ

نمبر شمار	عنوانِ مضامین	حوالہ آیت نمبر	سورۃ	پارہ	صفحہ نمبر
۱	سورۃ الفاتحہ	۱ تا ۷	الفاتحة	۱	۹۷
۲	صداقتِ قرآن کا ابدی چیلنج	۲۳	البقرة	۱	۱۰۵
۳	ایمان کے بنیادی اُصول	۶۲	البقرة	۱	۱۱۵
۴	عملیات رجادو رمسمریزم وغیرہ کی حقیقت	۱۰۲	البقرة	۱	۱۲۵
۵	نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج	۱۲۰	البقرة	۱	۱۳۳
۶	اسلام میں سنت رسول اللہ ﷺ کی تشریعی حیثیت وعظمت	۱۳۷	البقرة	۱	۱۴۰
۷	نظامِ قصاص	۱۷۹	البقرة	۲	۱۵۴
۸	اسلام میں نظریہ رویت ہلال اور سائنسی استدلال کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جائزہ	۱۸۵	البقرة	۲	۱۵۶
۹	حقوقِ نسواں (عورتوں کے حقوق کا تقابلی جائزہ)	۲۳۲	البقرة	۲	۱۷۲
۱۰	عالمی معاشی وبا (مسئلہ ربا، سود)	۲۷۵ تا ۲۸۱	البقرة	۳	۱۸۶
۱۱	معاملات کے لین دین کا قانونی نظام	۲۸۲	البقرة	۳	۱۹۴
۱۲	محکمات ومتشابہات	۷	آل عمران	۳	۱۹۸
۱۳	بین المذاہب مکالمہ	۶۴	آل عمران	۳	۲۱۰
۱۴	فرقہ واریت کی اُصولی بحث	۱۰۳	آل عمران	۴	۲۱۸
۱۵	اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (انتہائی اہم اور حساس موضوع پر چشم کشا حقائق کا فکر آمیز جائزہ)	۱۰۴	آل عمران	۴	۲۲۲
۱۶	دعوت وتبلیغ، مدارس وغیرہ (تقسیم کار ایک ناگزیر تقاضا وحقیقت)	۱۱۰	آل عمران	۴	۲۲۹

١٧	اسلام عقل اور سائنس	١٩١	آل عمران	۴	٢۴۵
١٨	اسلام کا نظامِ عفت و پاکدامنی (نکاح و ازدواجی نظام)	٣	النساء	۴	٢۵۵
١٩	اسلام کا نظامِ میراث اور وصیت	١١	النساء	۴	٢۵٩
٢٠	اسلام کا نظامِ تجارت اور اُس کے رہنما اُصول	٢٩	النساء	۵	٢٦٧
٢١	احکامِ دین کا عملی اور قانونی نفاذ	٦۵	النساء	۵	٢٧٧
٢٢	عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اسلوبِ خاص	٩۵	النساء	۵	٢٨۵
٢٣	وحی رسالت اور وحی بمعنی الہام والقاء کے متعلق حقیقت پسندانہ تجزیہ	١٠٣	النساء	۵	٢٩١
٢۴	وکالتِ باطلہ وصحیحہ اور شہادتِ حق	١٠۵	النساء	۵	٢٩٧
٢۵	حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	١۵٧	النساء	٦	٣٠٧
٢٦	تعظیم شعائر اللہ اور خطبہ حجۃ الوداع	٢	المائدة	٦	٣١۵
٢٧	اسلام کا نظام نظافت (پاکیزگی اور صفائی کیلئے جامع ہدایات)	٦	المائدة	٦	٣٢١
٢٨	صرف آج کا ہی نہیں ہمیشہ کا تقاضا (دین کو نظریاتی تحریف سے محفوظ رکھنا ہے)	۴١	المائدة	٦	٣٣٣
٢٩	عالمی امن کا علمبردار آفاقی مذہب اسلام	٦۴	المائدة	٦	٣۴١
٣٠	پورے دین کو اُمت تک پہنچانے اور محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا اہم فریضہ	٦٧	المائدة	٦	٣۴٩
٣١	نظامِ عدل وانصاف بمعہ نظامِ شہادت	١٠٦	المائدة	٧	٣۵٩
٣٢	حیران کُن یکدم سائنسی ترقی پر اُٹھتا ہوا سوال	۴۴تا۴۵	الانعام	٧	٣٧٣
٣٣	زکوٰۃ وعشر، صدقات وعطیات	١۴١	الانعام	٨	٣٩٢
٣۴	حلال وحرام اور نظریۂ شریعت	١۵٧	الاعراف	٩	۴٢۵

۳۵	صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ایک اہم انکشافی حقیقت کا اظہار	۱۸۰	الاعراف	۹	۴۳۳
۳۶	علمِ غیب خاصہِ خداوندی ہے	۱۸۸	الاعراف	۹	۴۳۹
۳۷	فتنوں سے دور رہنے کی کوشش کریں	۲۵	الانفال	۹	۴۴۹
۳۸	مشروط امن معاہدے(اسلام کی دفائی وخارجہ پالیسی)	۱تا۲	التوبة	۱۰	۴۶۱
۳۹	اولیاء اللہ کو خدا کا درجہ دینے کی ممانعت	۳۱	التوبة	۱۰	۴۶۹
۴۰	ہمیشہ سچائی کا ساتھ دو	۱۱۹	التوبة	۱۱	۴۸۹
۴۱	فقہ یا تفقہ فی الدین	۱۲۲	التوبة	۱۱	۴۹۳
۴۲	کمالِ بشریت اور انسانی حقیقت	۲۷	هود	۱۲	۵۱۹
۴۳	وقت کے تقاضوں پر دور اندیشی و تدبیر کی اہمیت اور علماء و مشائخ کی ذمہ داریاں	۱۱۶	هود	۱۲	۵۳۳
۴۴	حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہِ خاص (احسن القصص)اور سبق آمیز واقعاتی حقائق	۱تاآخر	یوسف	۱۲	۵۳۷
۴۵	توکل علی اللہ کی حقیقت اور مفہوم	۶۷	یوسف	۱۳	۵۵۱
۴۶	فلسفہِ انقلاب احوال	۱۱	الرعد	۱۳	۵۶۱
۴۷	مسئلہ تقدیر	۳۹	الرعد	۱۳	۵۶۹
۴۸	اظہارِ تشکر (مفہوم شکر)	۷	ابراهيم	۱۳	۵۷۳
۴۹	جامعیتِ قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت	۸۹	النحل	۱۴	۶۰۱
۵۰	اطمینانِ قلب اور حیاتِ طیبہ کا مفہوم	۹۷	النحل	۱۴	۶۰۷
۵۱	نسخِ احکام کی حکمت و حقیقت	۱۰۱	النحل	۱۴	۶۱۴
۵۲	حکمت اور موعظہ حسنہ	۱۲۵	النحل	۱۴	۶۱۶
۵۳	اسلام کا اخلاقی نظام	۲۳	بنی اسرائیل	۱۵	۶۲۳

۵۴	اختلافِ رائے اور آزادیٔ رائے	۲۱	الكهف	۱۵	۶۴۱
۵۵	شریعت اور طریقت	۶۰	الكهف	۱۵	۶۴۹
۵۶	اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا عند اللہ معیار	۷۵	طٰه	۱۶	۶۷۱
۵۷	عصمتِ انبیاء علیہم السلام	۱۲۱	طٰه	۱۶	۶۷۹
۵۸	اعتماد اور تقلیدِ محمود کی آسان فہم حقیقت	۷	الانبياء	۱۷	۶۸۵
۵۹	رسوماتِ جاہلیہ اور تقلیدِ مذموم	۵۱ تا ۷۰	الانبياء	۱۷	۶۹۵
۶۰	اسلام کا نظامِ محنت کا قدرے تفصیلی اہم جائزہ	۸۱	الانبياء	۱۷	۷۰۱
۶۱	عیسائیت، یہودیت اور باقی مذاہبِ عالم کا مختصر تقابلی جائزہ	۱۷	الحج	۱۷	۷۱۴
۶۲	نظریۂ جہاد اور اُس کی حکمت مع حدود و قیود	۳۹ تا ۴۰	الحج	۱۷	۷۲۰
۶۳	اسلام کا نظامِ حکومت (طریقۂ انتخاب) اور اُس کے بنیادی تقاضے	۴۱	الحج	۱۷	۷۲۴
۶۴	باطنی اعتبار سے عذابِ الٰہی کی بدترین قسم (سوچ و فکر کی استعداد و صلاحیت کا سلب ہو جانا)	۴۶	الحج	۱۷	۷۳۰
۶۵	فرائض (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور بقیہ اعمالِ حسنہ کی عظمت و اہمیت	۱ تا ۱۱	المؤمنون	۱۸	۷۳۶
۶۶	نظامِ حدود و تعزیرات	۱ تا ۱۰	النور	۱۸	۷۵۰
۶۷	منتخب قرآنی واقعات اور واقعۂ افک و عظمتِ اہلبیت	۱۱ تا ۲۰	النور	۱۸	۷۵۶
۶۸	پردے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور بے پردگی و آوارہ ذہنی کے نتائج بد	۳۱	النور	۱۸	۷۶۲
۶۹	حکومتِ الٰہیہ اور اُس کے لئے نظریاتی جدوجہد	۵۵	النور	۱۸	۷۷۲
۷۰	جذبہ اصلاح و دردِ دل	۳	الشعراء	۱۹	۷۸۶

۷۱	اسلام اور تصورِ غلامی	۲۲	الشعراء	۱۹	۷۹۱
۷۲	فضول شاعری اور بامقصد افکار	۲۲۴	الشعراء	۱۹	۸۰۵
۷۳	عورت کی حکمرانی پر پہلی احتجاجی آواز ---ایک پرندے کی طرف سے	۲۳	النمل	۱۹	۸۰۹
۷۴	ظاہر الفاظ اور ان کے معانی اور مفہوم میں بعد المشرقین (عظیم تفاوت) غلط فہمی کا ازالہ	۵۰	النمل	۱۹	۸۱۴
۷۵	راہِ حق میں مصائب و تکالیف کا آنا	۲	العنکبوت	۲۰	۸۳۷
۷۶	جرم مع اسبابِ جرم قابلِ گرفت	۱۳	العنکبوت	۲۰	۸۴۳
۷۷	راہِ حق کی تحریکات کے فیصلہ کن نتائج میں جلد بازی	۶۹	العنکبوت	۲۱	۸۵۳
۷۸	قواعد و اُصول (قوانینِ فطرت) وقتی نہیں ہوتے	۳۰	الروم	۲۱	۸۶۱
۷۹	بحر و بر میں سببِ فساد کا تجزیۂ برحق	۴۱	الروم	۲۱	۸۶۵
۸۰	اسلام اور تربیتِ اولاد	۱۲ تا ۱۹	لقمان	۲۱	۸۷۳
۸۱	ازواجِ مطہرات و اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین	۳۳	الاحزاب	۲۲	۸۸۹
۸۲	عقیدۂ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۰	الاحزاب	۲۲	۸۹۵
۸۳	ناموسِ رسالت، آدابِ محبت اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۷	الاحزاب	۲۲	۹۰۳
۸۴	فلسفۂ عزت و ذلت	۱۰	فاطر	۲۲	۹۱۷
۸۵	سنت و بدعت	۴۳	فاطر	۲۲	۹۲۷
۸۶	نظریات اور شخصیات کے حوالے سے فکری حقیقت	۱۴ تا ۱۹	یٰسین	۲۲	۹۳۱
۸۷	خواب اور اس کی شرعی حقیقت	۱۰۲	الصّٰفّٰت	۲۳	۹۴۷
۸۸	اسلام اور نظریۂ تعلیم و فن	۹	الزمر	۲۳	۹۶۱
۸۹	اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا (دعا) اور اُس کے ممکنہ نتائج	۶۰	المؤمن	۲۴	۹۸۵
۹۰	تنازعات سے بچنے اور دشمن کو دوست بنانے کا قرآنی نسخۂ کیمیا (صبر و حلم)	۳۴	حٰم السجدة	۲۴	۹۹۷

۹۱	اولاد ہونے نہ ہونے کے حوالے سے خصوصاً (بیٹیوں کے متعلق) تعلیماتِ برحق کی نشاندہی	۴۹ تا ۵۰	الشوریٰ	۲۵	۱۰۰۹
۹۲	اسلامی فلسفۂ معیشت (امیری وغریبی طبقاتی نظام)	۳۲	الزخرف	۲۵	۱۰۱۵
۹۳	رزقِ حلال کا اہتمام اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب نیز بخل کی مذمت	۳۸	محمد	۲۶	۱۰۴۱
۹۴	عظمتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	۲۹	الفتح	۲۶	۱۰۴۹
۹۵	تحقیقِ حالات کا شرعی نظام	۶	الحجرات	۲۶	۱۰۵۳
۹۶	آدابِ معاشرہ کے اخلاقیاتی پہلو	۱۱	الحجرات	۲۶	۱۰۵۷
۹۷	عقلیات کے بے لگام (سائنسی) گھوڑے اور نظامِ فطرت کے خدائی اُصول	۲۱	الذّٰریٰت	۲۶	۱۰۶۴
۹۸	انسان کی ہر آرزو پوری نہیں ہوتی	۲۴ تا ۲۵	النجم	۲۷	۱۰۷۳
۹۹	عوام اور خواص کے لئے معیارِ فہم و تفہیم جدا جدا ہے	۱۷	القمر	۲۷	۱۰۷۹
۱۰۰	متاعِ غرور اور مقصدِ حیات	۲۰	الحدید	۲۷	۱۰۹۷
۱۰۱	کونسی جماعت حق پر ہے	۲۲	المجادلة	۲۸	۱۱۰۹
۱۰۲	سپر پاور فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے (قرآنی حقائق کا لازوال آئینہ)	۲۲ تا ۲۴	الحشر	۲۸	۱۱۱۹
۱۰۳	اسوۂ حسنہ اور سیرت النبی ﷺ کا مفہوم اور حقیقت	۶	الممتحنة	۲۸	۱۱۲۵
۱۰۴	بیعت، تزکیۂ نفس اور اصلاحی حقائق	۲	الجمعة	۲۸	۱۱۳۱
۱۰۵	اسلام کا نظامِ طلاق (ازدواجی نظام کے احسن اختتام کا قانونی جواز)	۱ تا آخر	الطلاق	۲۸	۱۱۴۱
۱۰۶	استغفار و توبہ نیز وظائف وغیرہ کی شرعی حقیقت	۱۰	نوح	۲۹	۱۱۶۵
۱۰۷	اسلام اور سماجی خدمات	۱۷ تا ۱۸	الفجر	۳۰	۱۱۹۹

۱۰۸	تکریمِ بنی آدم کی حقیقت	۱ تا ۴	التین	۳۰	۱۲۰۷
۱۰۹	عظمتِ قرآن	۱ تا آخر	القدر	۳۰	۱۲۱۱
۱۱۰	اسلام اور حقوق العباد	۶ تا ۷	الماعون	۳۰	۱۲۱۷
۱۱۱	اسلام میں نظامِ اعتقاد کی حقیقت	۱ تا آخر	الاخلاص	۳۰	۱۲۲۵
۱۱۲	حقائق حق (قرآنی نصوص قطعیہ) کا تاریخ سے موازنہ چہ معنی دارد؟	بحوالہ آیات قصص الانبیاء و آیات متعلقہ عظمت صحابہ کرام واہل بیت			۱۲۳۰

فہرست مضامین بعد از سورۃ الناس

نمبر شمار	عنوانِ مضامین	صفحہ نمبر
۱	صاحب ترجمہ قرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے حالات	۱۲۳۷
۲	خلاصۂ مفہوم آیات، فہم قرآن کریم کا آسان ''نورانی قاعدہ''	۱۲۴۳
۳	تلخیص مضامین خاص کے حوالہ سے اہم وضاحت	۱۲۴۵
۴	تحقیقِ محمود از افاداتِ محمودؒ	۱۲۴۸
۵	فکر ونظر کا اعتدال	۱۲۶۹
۶	فہم دین کے حوالے سے امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا نقطۂ نظر اور فکرِ محمودؒ	۱۲۷۲
۷	اہل علم کی توجۂ خاص کیلئے ایک اہم مکرر درخواست	۱۲۸۰
۸	خواتین میں درسِ قرآن کا طرزِ بیان کیا ہونا چاہیے؟	۱۲۸۲
۹	بلا حوالہ خلاصۂ مضامین قرآن (کوئی حد ہے قرآنی معارف وعلمی خزائن کی؟)	۱۲۸۵
۱۰	قرآنِ کریم میں تشریحی ابواب اور عنوانات ومضامین کے متعلق فکری حقیقت	۱۲۹۵
۱۱	قرآن مجید کے متعلقہ مسائل وآداب	۱۲۹۷
۱۲	قرآن مجید کے متعلق مفید معلومات	۱۳۰۰
۱۳	اظہارِ سپاس	۱۳۰۳
۱۴	اک بندۂ خاکی کا چشمۂ فیض وگلشن علمی	۱۳۰۵
۱۵	اللہ تعالیٰ خدام قرآن ومعاونین کو سرسبز وشاداب رکھے	۱۳۰۷
۱۶	خصوصی اظہار تشکر	۱۳۰۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ○

مُترجم

قرآن عزیز

امام العلماء، رأس الاتقیاء، مجاہد فی سبیل اللہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

المنزل ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا

الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مہربان نہایت رحم والا جزا کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ جن پر

ع غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱تا۲)۔ بیان حمد باری تعالیٰ بذریعہ صفات خاصہ۔

(۳)۔ عقیدہ آخرت کا ذکر خصوصی صفت کے ساتھ۔

(۴)۔ عبادت اور استعانت (حقیقتاً) فقط ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہے (جو عقیدہ توحید کی بنیاد ہے) توحید باری تعالیٰ اور شرک کی حقیقت واقسام پوری طرح سمجھے بغیر ایاک نعبد وایاک نستعین کا مفہوم سمجھنا مشکل ہے اس لئے علماء حق کے اس حوالہ سے لکھی گئی تشریحات سے استفادہ ضروری ہے۔

(۵)۔ دنیا و آخرت کی سب سے عظیم نعمت ایمان اور صراط مستقیم پر دائمی استقامت کی فریاد کرتے رہنے کا تاکیدی بیان (ہر مسلمان اس نکتہ پر خاص دھیان رکھے کہ صراط مستقیم پر استقامت اتنی بڑی عظیم نعمت و دولت ہے کہ باری تعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں فقط اسی کو ہی ہمیشہ مانگتے رہنے کا حکم دیا ہے)۔

(۶تا۷)۔ صراط مستقیم کی وضاحت، انعام یافتہ مقدس جماعت (اولئک الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین) کی تقلید جبکہ غیر المغضوب علیھم والضالین میں یہود و نصاریٰ سمیت جملہ بدعقیدہ فرقوں کی عدم تقلید کا بیان۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

الجزء ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

معانقۃ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۖۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گاروں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

کے لئے ہدایت ہے جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ پر اور جو آپ سے

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ﴿۴﴾

پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔

خلاصہ مضامین آیات مطابق آیت نمبر

(۱)۔ رموز کلام الٰہی سے آغاز۔

(۲)۔ پورے قرآن کی سچائی پر مہر صداقت اور متقین کیلئے ہدایت کے عظیم اعزاز کا بیان۔

(۳)۔ متقین کے بنیادی اوصاف حمیدہ اور ایمان کے ساتھ اعمال کی عظمت واہمیت کا بیان۔

(۴)۔ جملہ نازل شدہ کتب، انبیاء ورسل پر ایمان لانے (خاص طور پر ختم نبوت پر ایمان) اور عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے کا بیان۔ نوٹ:۔ اگر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی/رسول/وحی کی آمد ممکن ہوتی تو اس پر ایمان لانے کا لازمی ذکر کیا جاتا جبکہ اس آیت میں فقط بما انزل الیک وما انزل من قبلک پر ایمان لانے کا ہی ذکر ہے جس سے ہر طرح کی ظلی، بروزی نبوت کی قطعی نفی ہوجاتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ

(زیر مطالعہ سورۃ الفاتحہ)

سورۃ الفاتحہ کو قرآن کریم کا خلاصہ کہا جاتا ہے خدائے لم یزل کی کیا عظیم شان ہے کہ سورۃ الفاتحہ کی سات آیات کو اس قدر جامع بنا دیا گیا ہے گویا پورا قرآن اس کی تفسیر ہے یہ واحد سورۃ ہے جس کے مفسرین نے پندرہ اَسماء (نام) گنوائے ہیں، فاتحۃ الکتاب، سورۃ الحمد، ام القرآن، سبع مثانی، وافیہ، کافیہ، اساس، شفا، تعلیم المسئلہ، دعا، رقیہ، واقیہ، کنز، سورۃ الصلوٰۃ (بیضاوی) ہر نام کا مطلب ومفہوم جدا جدا ہے جسکی وضاحت پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش ہے۔ جن حضرات کی زندگیاں قرآنی آیات کو سمجھنے سمجھانے، اور ان میں غور وفکر کرنے میں گزری ہیں ان کا یہ تجزیہ (کہ یہ سورۃ خلاصۃ القرآن کے درجہ میں ہے) کوئی غلط فہمی یا جلد بازی میں کہا جانے والا عام تبصرہ نہیں بلکہ حقیقتِ واقعیہ کے طور پر ہے، کیا ہم جان سکتے ہیں کہ رب العالمین نے اس سورۃ کو نماز (عبادت خاص) کے ایسے خاص حصہ کے طور پر منتخب کیا ہے جو لازم القراء ت (جس کا پڑھنا لازم ہے) ہے بندہ جب بارگاہِ الٰہی میں اس عبادت خاص (نماز) کے ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دربارِ الٰہی میں کن الفاظ کا انتخاب کرے جو اس کے شایانِ شان ہوں۔ انسان کی عقل، فہم اور ادراک سے ماورا یہ حقیقت آمیز تعلیم اس کو ربِّ ذوالجلال نے خود سکھادی کہ میرے بندے تو میری تعریف کا کیا حق ادا کر سکے گا۔ میں خود تجھے بتاتا ہوں کہ وہ کونسے جامع مانع حمدیہ کلمات ہیں۔ جن سے تو میری شان کے لائق حمد وثناء کر سکتا ہے۔ اور تو اور خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اِن کلمات سے صفاتِ عالیہ کا علّوِ شان کیساتھ اعتراف فرمایا کرتے ﴿لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ﴾ (مسند احمد) الغرض جامع صفات پر مشتمل یہ اس کی حمد (ما یلیق بشأنہ جو اسکی شان کے لائق ہیں) کا گویا حکمی اظہار و بیان ہے۔ صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائیگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہے ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی ہے اور جب وہ کہتا ہے ﴿الرحمٰن الرحیم﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف و ثناء بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿ملٰکِ یوم الدین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے'' کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعا و درخواست کا ہے اس

کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ : ''میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی'' پھر جب بندہ کہتا ہے ﴿اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ﴾ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی (مسلم وابوداؤد)۔ اس روایت کے مطابق اللہ پاک نے اپنے بندوں پر کرم خاص فرمایا کہ خود کی طرف سے سکھائے گئے کلمات کو بندوں کی طرف سے اظہارِ حمد کے طور پر قبول فرما کے اسکی دعا کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازدیا۔ دنیا کے بادشاہوں کے پاس حاضری کے لیے اگر پروٹوکول (آداب شاہی) سکھائے جاتے ہیں کہ مختصر سے وقت میں بادشاہ سلامت کو کن اعزازی القاب سے مخاطب کر کے پھر عرض معروض (درخواست) کرنی ہے تو یہ نام نہاد غیر حقیقی بادشاہانِ وقت کا اعزاز ٹھہرا، اور جو حقیقی شہنشاہ ہے اس کے دربار میں حقیقی حمد وثناء کا کیا عالم ہونا چاہیے، ہم آج بھی سمجھ نہیں پا رہے۔ خلاصہ عرض یہ ہے کہ عام قاعدہ ہے کہ جب بادشاہانِ وقت کے پاس کوئی ایک درخواست لیکر حاضر ہوتا ہے تو وہ از خود عرض گذار ہوتا ہے لیکن اگر کوئی وفد کی صورت میں حاضر ہو تو قیادت یعنی امیرِ وفد سب کی طرف سے اظہارِ تشکر کر کے اجتماعی درخواست ومطالبہ پیش کرتا ہے باقی سب خاموش رہتے ہیں اور آخر میں سب تائید وتصدیق کرتے ہیں نہ یہ کہ ہم سب اکھٹے بولتے ہیں (جو کہ خلاف ادب ہے) اور نہ الگ الگ کوئی درخواست دہراتا ہے۔ شہنشاہِ حقیقی کے دربار میں جب اجتماعی حاضری ہوتی ہے (نماز باجماعت) تو یہاں بھی ایک امام گویا امیرِ وفد ہوتا ہے جو سب (مقتدیوں) کی طرف سے بعد از حمد وثناء عرض گذار ہوتا ہے ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ درمیان میں سب پر آدابِ شہنشاہی کی اطاعت لازم ہوتی ہے کہ وہ خاموش رہیں یہی وجہ ہے جب امام اپنی درخواست مکمل کر لیتا ہے تو باقی سب درخواست گذار (مقتدی) تائید وتصدیق کے طور پر کہتے ہیں آمین بس اتنا کافی ہے۔ نہ درمیان میں بولنے کی اجازت ہے کہ حکم ہے ﴿وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا﴾ اور نہ اجتماعی تائید کے بعد (آمین کہنے کے بعد) الگ طور سے درخواستیں (حمد وثناء، دعا اور سورۃ الفاتحہ) دہرانے کی کوئی مستقل ہدایت دی جاتی ہے، دربارِ الٰہی میں جو درخواست رُدعا پیش کی جارہی ہے وہ بھی خود باری تعالیٰ کی ہی ہدایت فرمودہ ہے۔ جب سب کا بارگاہِ الٰہی میں دعا کا مرحلہ آتا ہے (حمد وثناء کے بعد) تو اگر ہر ایک کو اپنی مرضی کی دعا مانگنے کی اجازت دے دی جاتی تو ہم میں سے ہر ایک کی چھوٹی چھوٹی ترجیحی دعائیں ہوتیں، شکر ہے کہ اس مرحلے میں ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا ورنہ ہم مانگنے میں بچوں سے بھی زیادہ بھولے ثابت ہوتے۔ اس مرحلہ خاص کے بعد کیا مانگنا چاہیے یہ تعلیم بھی من جانب اللہ دی گئی کہ اپنے رب سے مانگنا ہی ہے تو دُنیا کی سب سے قیمتی چیز مانگو جو دُنیا کے سارے بادشاہ مل کر بھی وہ نعمت خاص نہ دے سکیں، دنیا کے سارے نایاب ہیرے بھی اس قیمتی ترین دولت کے سامنے ہیچ ٹھہریں، بلکہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے خدائی خزانوں میں سے نایاب اور قیمتی ترین وہ دولت جو جلیل القدر انبیاء ورسل اپنے خاندان کے قریبی ترین افراد کے لیے مانگتے رہے نیز اپنی اپنی امت کے ہر ہر فرد کے لیے بارگاہِ الٰہی میں شب وروز

دعائیں مانگتے رہے مگر خالق کائنات کی شانِ بے نیازی دیکھیے کہ وہ دولتِ عظیم المرتبت مقربین کی ہزار التجاؤں پر بھی نہ دی گئی۔ قرآن مقدس میں یہ حقیقت واضح طور پر موجود ہے کہ کسی نبی کا باپ کفر پر مرا تو کسی کا بیٹا، کسی کی بیوی آخر تک ہدایت پر نہ آسکی وہ عظیم تر دولت ہدایت کا عطا ہونا، خالق کائنات کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ زندگی کے آخری لمحہ تک عبادتِ خاص (نماز) کی ہر رکعت میں صراطِ مستقیم پر چلنے (اور قائم رہنے) کی مخصوص دعا مانگتے رہو کہ یہ مانگنے کی اصل قیمتی بھیک ہے جو مقربین سمیت سب مانگتے چلے آرہے ہیں۔ وہ الفاظ بھی قیامت تک مخصوص کر دیے گئے ہیں۔ جن میں کمی بیشی یا تبدیلی کی اجازت نہیں دی گئی۔ اھدنا الصراط المستقیم اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا کہ شاید ہر ایک صراطِ مستقیم کا مفہوم ومطلب اپنے الگ الگ نہ لینا شروع کر دے۔ صراطِ مستقیم کی خود سے وضاحت بھی کر دی کہ میری طرف سے ہدایت کا عملی مفہوم تمہیں میرے ان بندوں سے حاصل ہوسکتا ہے جنکی عملی زندگیاں میری تعلیمات کی عملی تصویر اور نمونہ ہیں۔ میرے وہ انعام یافتہ مقرب بندے ہیں جنکی اتباع وتقلید میں تمہیں ہدایت کی فکری وعملی راہنمائی حاصل ہونی ہے۔ مقامِ شکر ہے کہ انعام یافتہ لوگوں کی وضاحتی لسٹ بھی خود کی طرف سے جاری فرمادی کہ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ﴾ انبیاء ورسول تو مقام انعام میں سب سے ممتاز وفائق تھے مگر ختم نبوت کے بعد آپ کی تعلیمات کا عملی نمونہ اب کون ہوسکتے تھے؟ فرمایا کہ انبیاء کے بعد درجہ بدرجہ میرے مقربین میں صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ جو گویا ہر زمانے کے اولیاء اللہ (مقربین) شہداء وصلحاء تعلیماتِ خدا اور رسول کا عملی مظہر (نمونہ) ہیں ان کی راہ پر چلو، تعلیمات ظاہر ہے کسی سے حاصل کی جاتی ہیں اور خود سے حاصل نہیں ہوتیں، جن سے تعلیمات حاصل ہونگیں۔ آخر ان کی اتباع وتقلید ہی سے حاصل ہونگیں، مخالفت یا عدمِ اعتماد سے تو کبھی کوئی عام شاگرد بھی علم حاصل نہیں کرسکا تو ہدایات وتعلیماتِ خدا ورسول کیسے (بلا اتباع) حاصل ہوسکتی ہیں الغرض خدا پاک کی طرف سے حکم ہے کہ میرے انعام یافتہ بندوں کی راہ عملاً اپناؤ جیسے استاد تھیوری (نظریہ) پڑھا کر پریکٹیکل (عمل) بھی خود کر کے دکھاتا ہے، آج بھی اللہ ورسول کی تعلیمات کے عملی نمونہ شہداء وصالحین ہیں (صلحاء سے مراد وہ ہیں جو حقیقتاً اللہ ورسول کی اصل تعلیمات پر (عقیدۃً وعملاً) مُتّبع شریعت ہیں اور ہر عمل میں سنتِ رسول اللہ کو اختیار کرتے ہیں۔ فقط القابات کے درجہ میں صلحاء ومشائخ کہلوانے والے نہیں (خلافِ سنت زندگی گزارنے والے نہیں) جو لوگ قرآن وسنت سے ثابت شدہ حقائق کے خلاف عقیدہ، عمل اور شکل اختیار کیے ہوئے ہوں ان کی اتباع کی بجائے مخالفت لازم اور ضروری ہے ورنہ تقلید مذموم بلکہ گمراہی کی اتباع کے مجرم ٹھہریں گے)۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین:

عبادت کے معنی ہیں کسی کی انتہائی تعظیم اور محبت کی وجہ سے اسکے سامنے اپنی انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کا اظہار کرنا اور استعانت کا مطلب ہے مدد مانگنا، تو دونوں جملوں کا معنی یہ ہوا کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں صرف

تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ارشاد ہے کہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ ہم اپنی عبادت ہر دینی و دنیوی کام اور ہر مقصد میں صرف آپ (اللہ تعالیٰ) ہی کی مدد چاہتے ہیں پھر عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں، امام غزالیؒ نے اپنی کتاب اربعین میں عبادت کی دس قسمیں لکھی ہیں، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، تلاوتِ قرآن، ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنا، حلال روزی کے لیے کوشش کرنا، پڑوسی اور ساتھی کے حقوق ادا کرنا (نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا) رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا، اس لیے کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کے معنی یہ ہوگئے کہ نہ کسی کی محبت اللہ تعالیٰ کے برابر ہو نہ کسی کا خوف اس کے برابر ہو، نہ کسی سے امید اس طرح کی ہو، نہ کسی پر بھروسہ اللہ کے مثل ہو، نہ کسی کی نذر اور مَنت مانے نہ اللہ تعالیٰ کیطرح کسی دوسرے کے سامنے اپنی مکمل عاجزی اور تذلّل کا اظہار نہ وہ افعال کسی دوسرے کے لیے کرے جو انتہائی تذلّل (حد سے زیادہ عاجزی) کی علامات ہیں، جیسے رکوع وسجدہ (از معارف القرآن ج نمبر ا صفحہ ۸۷)۔

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین:

جیسے صراطِ مستقیم کی وضاحت بھی خود باری تعالیٰ کی طرف سے فرما دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ حضرات کی راہ پر گامزن رہو تو ایسے ہی یہ بھی تلقین فرمادی کہ خدائے لم یزل کے نافرمان لوگوں (جن پر خدائی غضب ہوا اور گمراہ لوگوں) کی تقلید و اتباع کبھی بھی نہ کرنا تو یہاں دو امر ساتھ ساتھ بیان کئے گئے۔ نمبرا۔ خدائی فرمانبردار و انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنا (عملی اتباع کرنا، ان کی بات تسلیم کرنا، اعتماد کرنا، تقلید کرنا)۔ نمبر ۲۔ اور نافرمان لوگوں سے بچ کر رہنا، ان کی راہ پر کبھی نہ چلنا (اتباع و تقلید نہ کرنا) یہ تاکیدی حکم خود باری تعالیٰ کی طرف سے ہے گویا تقلیدِ محمود و تقلیدِ مذموم کی (باعتبار مفہوم) تقسیم خود قرآنی ہدایت وراہنمائی سے حاصل شدہ ہے اور ہمیں اس خدائی حکم کو بہر حال تسلیم کرنا ہے۔ ﴿غیر المغضوب علیھم و لا الضالین﴾، مغضوب علیه سے مراد وہ شخص یا گروہ ہے جو جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے ایسے لوگ حقیقت سے واقف ہوتے ہیں مگر دیدہ دانستہ حق چھپاتے ہیں۔ جیسے یہود، ضال (گمراہ) وہ شخص/گروہ/اور لوگ ہیں جو ناواقفیت اور جہالت کے سبب دین کے معاملے میں غلط راستے پر پڑ گئے اور دین کی مقررہ حدود سے نکل کر غلُو (حد درجہ گمراہی) میں جا پڑے جیسے نصاریٰ، حدیث شریف میں یہودیوں کو مغضوب علیه اور عیسائیوں کو گمراہ کہا گیا ہے۔ ترمذی شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۲۴۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف یہودی وعیسائی ہی اس کے مصداق ہیں بلکہ جتنے بھی کافر، مشرک اور بدعقیدہ نئے یا پرانے دیگر باطل مذاہب سب اس کے زمرے میں آتے ہیں (جو دین دشمنی میں آگے ہیں)۔

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۵ إِنَّ الَّذِينَ

وہی لوگ اپنے رب کے راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔ بے شک جو لوگ

كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۶ خَتَمَ

انکار کر چکے ہیں برابر ہے انہیں تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۷ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

ع ۲ — وقف لازم

لئے بڑا عذاب ہے۔ اور کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور

الْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۸ يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا

قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔ اللہ اور ایمان داروں کو دھوکا دیتے ہیں

يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۹ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں اور نہیں سمجھتے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۱۰

پھر اللہ نے ان کی بیماری بڑھا دی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۱۱

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ ڈالو اور کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۱۲ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

خبردار بے شک وہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے

ءَامِنُوا كَمَآ ءَامَنَ النَّاسُ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ السُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ

ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے ہیں خبردار

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۱۳ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ ءَامَنُوا قَالُوٓا ءَامَنَّا

وہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ اور جب ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ قَالُوٓا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ۱۴

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف ہنسی کرنے والے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۔ ایمان اور فرائض کی بجا آوری ہی ہدایت وفلاح کا حقیقی ذریعہ ہونے کا بیان۔

۶۔ راسخ فی الکفر لوگوں کیلئے نصیحت اور تبلیغ کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نوٹ :۔ ایسے ضدی اور ہٹ دھرم لوگ جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بار بار تبلیغ کے باوجود اپنی شدید مخالفت سے باز نہیں آرہے تھے اس خاص گروہ کا ذکر ہے تاہم چونکہ ہمیں قطعی طور پر یہ معلوم نہیں کہ کون آخر وقت تک اپنی ضد اور سرکشی پر قائم رہے گا اسلئے ہم ایسے لوگوں کو برابر پیغام حق سناتے رہیں۔

۷۔ حق جاننے اور سمجھنے کے باوجود مسلسل ضد اور سرکشی پر قائم رہنے کے خطرناک انجام کا ذکر نیز ہدایت قبول کرنے کے ظاہری ذرائع مسدود (بند) ہونے کا ذکر، نتیجتاً دائمی سخت ترین عذاب دیے جانے کا تنبیہی بیان۔

نوٹ :۔ کہ خدانخواستہ راہ ہدایت کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی ختم کر دی جاتی ہے۔

اعاذنا اللہ جمیعا من المسلمین

۸،۹۔ منافقین کی صفات قبیحہ اور خبث باطن کا ذکر۔

۱۰۔ منافقت خطرناک مرض تو انجام کے بھی خطرناک ہونے کا ذکر۔

۱۱،۱۲۔ فساد اور اصلاح کے فرق کو نہ سمجھنے والے بے شعور گروہ کا ذکر۔

۱۳۔ صحابہ کرامؓ کے معیار ایمان ہونے کا ذکر اور تسلیم نہ کرنے والے گروہ کا عنداللہ احمق ہونے کا بیان۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ

اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی گمراہی میں حیران رہیں۔ یہ وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا

لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی سو ان کی تجارت نے نفع نہ دیا اور ہدایت پانے

مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ

والے نہ ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی بجھا دی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

بہرے گونگے اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔ یا جیسا کہ آسمان سے بارش ہو

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ

جس میں اندھیرے اور گرج اور بجلی ہو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

کڑک کے سبب سے موت کے ڈر سے دیتے ہوں اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اُچک لے جب ان پر چمکتی ہے تو اس کی روشنی میں چلتے ہیں

فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اور جب ان پر اندھیرا ہوتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ان کے

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ ع ٢

کان اور آنکھیں لے جائے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ

اے لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ ۙ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۴، ۱۵، ۱۶۔ شیطانی گروہ کی معیت اور صحبت کے نتیجۂ بد کا ذکر۔

۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰۔ منافقین کے باطنی احوال کی ظاہری امثال سے وضاحت کا ذکر

۲۱۔ عبادت میں عقیدہ توحید بمع صفات خالِقُ کُلِّ شَیْءٍ کا بیان۔

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

پھل نکالے سو کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سُورت

مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾

اس جیسی لے آؤ اور اللہ کے سوا جس قدر تمہارے حمایتی ہوں بلا لو اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا

بھلا اگر ایسا نہ کر سکو اور ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اور ان لوگوں کو خوشخبری دے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ

اور اچھے کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا

جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں

مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ

اس سے پہلے ملا تھا اور انہیں ہم شکل پھل دیے جائیں گے اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی

وَّھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا

اور وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ نہیں شرماتا اس بات سے کہ کوئی مثال بیان کرے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ

مچھر کی یا اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہے سو جو لوگ مومن ہیں وہ اسے اپنے رب

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ

کی طرف سے صحیح جانتے ہیں اور جو کافر ہیں سو کہتے ہیں اللہ کا اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٢٢۔ عبادت میں کسی طرح کا شرک نہ کرنے کا حکم۔

٢٣۔ اعجاز قرآنی اور صداقتِ کلامِ الٰہی کا رہتی دنیا تک کیلئے عظیم آفاقی چیلنج کا بیان واعلان۔

نوٹ:۔ اگر عالم اسلام کے مبلغین اور مفکرین دنیائے کفر کو فقط اسی خدائی چیلنج کے تحت بھی دعوت حق دیتے رہیں تو اسلام اور قرآن کی صداقت کیلئے بغیر طویل عقلی دلائل کی ضرورت نہ رہے اور اہل باطل لاجواب ٹھہریں۔

٢٤۔ چیلنج کے باوجود قبول حق نہ کرنے والے کفار کیلئے سخت عذاب کا بیان۔

٢٥۔ کفار کے برعکس عقیدہ حق کو قبول کرنے والے مومنین صالحین کیلئے ابدی انعامات کی بشارت کا بیان۔

٢٦۔ اظہار حق کیلئے امثال (مثالوں) کے استعمال کی حکمت اور اس پر اہل حق و باطل کے مثبت اور منفی ردعمل کا بیان۔

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ وقف لازم

مثال سے کیا مطلب ہے اللہ اس مثال سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت کرتا ہے اور اس سے گمراہ تو

بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

بدکاروں ہی کو کیا کرتا ہے۔ جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں

مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ

اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں اور ملک میں فساد

فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

کرتے ہیں وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ تم اللہ کا کیونکر انکار کر سکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

تم بے جان تھے پھر تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

اللہ وہ ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ ۳

تو انہیں سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز جانتا ہے۔ اور جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں فرشتوں نے کہا

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا تو زمین میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو فساد پھیلائے اور خون بہائے حالانکہ ہم تیری حمد

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ

کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اور اللہ نے

اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ

آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا مجھے

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے ہم تو صرف اتنا ہی جانتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیات

۲۷۔ نقض عہد، قطع رحمی اور دہشت گردی کے انجام بد کا ذکر۔

۲۸۔ منکرین آخرت کو بعض مشاہداتی مراحل کے پس منظر میں ثبوت معاد (آخرت) کا لطیف پیرائے سے تنبیہاتی ذکر۔

۲۹۔ قدرت خداوندی کے اظہار کا بیان (اِس قدر آفاقی مشاہداتی دلائل کے بعد انکار حق؟ (افسوس کا اظہار)

۳۰، ۳۱، ۳۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا پس منظر اور ضروریات انسانی کے حوالہ سے عطا کردہ علم کا بیان۔

صداقت قرآن کا ابدی چیلنج

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳)

قرآن مقدس خدائے لم یزل کی وہ مقدس اور منفرد کتاب ہے جس کی معجزاتی حقیقت لازوال ہے۔ اس کا معجزاتی آفاقی چیلنج جلی حروف میں چودھویں کے چاند کی طرح نہیں بلکہ بھری دوپہر کے سورج کی طرح پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔ کاش ہم مسلمان دوسروں کی بجائے پہلے خود سے اس کے ہم جہتی اعجاز (معجزہ) کو سمجھ پاتے اور پھر رزم حق وباطل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح دنیائے باطل کو اس لازوال معجزہ کے ذریعے للکارتے اور سامنے آنے کی صورت میں ان معجزاتی زوربازو سے چاروں شانے چت کرتے ہوئے ﴿جاء الحق وزھق الباطل﴾ کا نعرہ لگاتے نظر آتے۔ مکی زندگی میں تبلیغ حق میں زیادہ زور اسی پس منظر میں تھا کہ اگر آپ کو (اہل باطل کو) اپنی اس گمراہ فکری پر اتنا ہی اصرار ہے کہ ''یہ قرآن خود ساختہ ہے'' تو ذرا اس کی ادنی سی مثل لاکے تو دکھادو۔ کتنا آسان فہم اور سادہ سا چیلنج تھا مگر اس میں وہ کون سی تلوار کی کاٹ تھی جس کا دفاع رکھنے کے لئے سارا باطل مل کر کوئی ذرّہ یا خود نہ لاسکا اور منہ تکتا رہ گیا کبھی ہم نے سوچا کہ یہ آفاقی چیلنج کسی پنجہ آزمائی یا زور بازو کے زمرہ میں نہ تھا کہ وقتی طور پر ہار مان لی جاتی پھر کوئی سر اٹھا کر کہتا ھل من مبارز (ہے کوئی میرے مقابل زور آزمانے والا) بلکہ اس وقت سے آج تک عرب عجم (ہر ایک) نے اس بے مثل وبے نظیر حقیقت کے سامنے نہ صرف شکست خوردہ چپ سادھی ہے، بلکہ اعتراف عجز بھی تسلیم کیا ہے۔ سوال صرف یہ نہیں کہ آخر اس میں کیا وجوہ اعجاز ہیں۔ (بلحاظ فصاحت وبلاغت اور ادبی حقائق ومعارف) جس کے سامنے سب سرنگوں ہوکر کہنے لگے تھے ماھذا کلام البشر بلکہ اس معجزاتی حقیقت کے پس منظر میں وہ سب کچھ بھی ہے جس کی ظاہری نظیر کوئی نہ لاسکا۔ اور بہت کچھ مخفی حقائق بھی ہیں جن کا ادراک آج تک (اصل حقائق تک رسائی) کسی کو حاصل نہ ہوسکا۔ اور تھک ہار کر آخر میں یہی کہ دیتے ہیں واللہ أعلم بمراده بذلک الحروف جی ہاں یہ اعجاز کی وہ حد ہے جس کو کراس (عبور کرنا) کسی کی مجال نہیں مگر اس کے ساتھ قرآن کریم کے دیگر بہت سے معجزاتی تقاضے بھی ہیں جن کی طرف دھیان وتوجہ ہم مسلمانوں کو بہت کم ہوتی ہے کہ اس کی حفاظت کا طریقہ بھی عدیم النظیر ہے۔ دنیا کی کوئی باطل قوت اپنے ہمہ جہتی مسلح ذرائع کے ہوتے ہوئے بھی اس کے کسی ایک

حصے کو تو چھوڑیے ایک حرف مٹانے کی ہمت نہیں کر سکی۔ یوں خدائی وعدہ برحق ﴿إنا نحن نزلنا الذکر وإنا له لحفظون﴾ ”کہ ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے“ حرف بحرف پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔ (اور تا قیامت پورا ہوتا رہے گا) اس کا پیش کردہ نظام حیات کوئی محض تصوراتی تھیوری (نظریہ/خیال) نہیں جو تجربات سے بدل بھی سکتی ہے۔ بلکہ یہ منظم اور جامع عملی قوانین کا ایسا مجموعہ ہے جس کا حرف حرف تصدیق شدہ لاریب فیہ ثابت شدہ ہے۔ ایک نہایت قابل غور اور لائق توجہ نکتہ کی طرف ہماری فکری رسائی بہت کم رہتی ہے اس کی وہ وجوہ اعجاز جس کے حقائق بلاشبہ محقق (ثابت شدہ) ہیں تاہم ایک ایسی قوم کی حد تک محدود کرنا (جو اپنے بالمقابل کی اقوام کو اپنی فصاحت وبلاغت کی برتری کی وجہ سے عجمیوں کو گونگے لوگوں کے لقب سے تعبیر کرتے تھے)۔ اس کے آفاقی چیلنج کو قبول کر سکتا ہے کیونکہ ﴿وادعوا شهداء کم من دون الله إن کنتم صادقین﴾ کا اگلا چیلنج عرب وعجم سے آگے نکل کر جملہ مخلوقات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ دوسرے مقام ﴿وادعوا من استطعتم من دون الله إن کنتم صادقین﴾ میں بھی اسی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ تو صرف وہ وجوہ اعجاز جس کا تعلق اہل عرب کے لسانی فخر (اور اس کی باریکیوں) سے بنتا ہے، تک اس کو محدود کرنا محل نظر بن سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ نزول قرآن کے وقت اس کے اولین مخاطب ہی عرب تھے لہٰذا چیلنج بھی انہیں کیا گیا تھا لیکن یہ چیلنج چونکہ آفاقی وعالمگیر ہونے کے ساتھ دائمی بھی ہے اس لئے جملہ اقوام اور ہر زمانے کے منکرین حق اس کے مخاطب چلے آرہے ہیں، اس کی وجوہ اعجاز میں اگر اس کے پیش کردہ عملی نظام حیات (منظم قوانین) کو بھی شامل کیا جائے تو رہتی دنیا تک اس کی ہمہ جہتی برتری نہ صرف مفہوم چیلنج کا تقاضا ثابت ہوتی ہے بلکہ مجموعی حقائق بھی اسی کی طرف راہنمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ؎

اقبال بھی اپنے اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے

کے مصداق ہم نے صداقت قرآن کے اس آفاقی چیلنج کو دیگر قرآنی حقائق کی طرح تلاوت میں تو برقرار رکھا ہے کہ وہ لفظ بہ لفظ محفوظ من جانب اللہ ہے کوئی اس میں (معاذ اللہ) تبدیلی چاہے بھی تو نہیں کر سکتا۔ لیکن عملی طور پر ہم اس مقام سے بھی سرسری طور پر یونہی گزرتے جاتے ہیں۔ اہل بصیرت پر مخفی نہیں کہ یہ مقام ہمیں صداقت حق کے ایسے دائمی معجزہ کی طرف واضح راہنمائی کرتا ہے۔

جو ہر مسلمان کسی بھی وقت کسی بھی مقام سے جب چاہے باطل شیطانی قوتوں کو ان کے طاغوتی نظام کے بالمقابل اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حرف کو حق کی للکار بنا کر پیش کرسکتا ہے کہ جب سے یہ کتاب مقدس نازل ہوئی ہے اس وقت سے آج تک کوئی اس کے کسی ایک لفظ یا حرف میں تبدیلی دکھا سکے۔ جبکہ دیگر کتب کی اصل حقیقت وسند کسی کے ہاں محفوظ نہیں بلکہ تحریفات وتبدیلیوں کی ایسی کہانیاں دیکھنے وسننے کو ملتی ہیں کہ عقل محو تماشا بن کر رہ جاتی ہے۔ قرآنی اعجاز کے لازوال حقائق میں اس کا مرکزی چیلنج فقط ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ (کہ کوئی بھی اس کے کسی لفظ کو غلط ثابت نہیں کر سکتا)۔ تک محدود نہیں بلکہ ہم مسلمانوں کے ہاں قرآن کریم نظم ومعنی دونوں کا نام ہے۔ جہاں اس کے الفاظ کا چیلنج ہے وہیں اس کے معانی اور نظام کا بھی چیلنج ہے کی ساری دنیا مل کر خدائے لم یزل کے نازل کردہ نظام برحق کے کسی ایک پہلو کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی۔ قرآن مقدس فقط تلاوت وبرکت کیلئے ہوتا تو اتنی طویل جدوجہد اور بعد میں معرکہ آرائیوں کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ کیونکہ اس وقت کے کفار کو جب یہ بتایا جاتا کہ قرآن کریم فقط تلاوت وبرکت کے حصول کے لئے ہے تو اس پر کسی کو کیا اعتراض ہوتا۔ وہ تو اہل لسان تھے ان کو قرآنی پیغام سے صاف نظر آرہا تھا کہ اس کے احکام ہمارے قدیمی عقائد، رسم ورواج اور نظام کو نہ صرف باطل قرار دے رہے ہیں بلکہ ہم شخصی سرداری کی بجائے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور قانون کی غلامی میں جارہے ہیں یہ امر ان کیلئے تکلیف دہ بھی تھا اور ان کی شخصی انا کیلئے بھی باعث چیلنج بھی۔ قرآن کریم نے باطل عقائد (کفروشرک) اور ظلم وسرکشی کے بغاوتی نظام کو نہ صرف روکا بلکہ اصلاح حق قول نہ کرنے کی صورت میں بزور بازو اس کے خاتمہ کے لئے عملی اقدامات کا حکم دیا، حیوانیت اور درندگی کی ظالمانہ روایات کو انسانی تہذیب اور اعلیٰ اخلاقیاتی نظام سے بدل کر رکھ دیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ کتاب (قرآن کریم) کی تلاوت بھی کیا خوب اثر رکھتی تھی کہ جس نے بھی قبول حق کی نیت سے سنا اسی کا ہو کر رہ گیا۔ ہاں مگر وہ یہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے وہ ہمارے لئے فقط حصول برکت کے وظائف نہیں بلکہ تمام نظام ہائے باطل کے بالمقابل ایک عالمگیر آفاقی راہنما کتاب جو سراپا ہدایت وفلاح ہے ہمیں عطا کی گئی ہے اور اسی کتاب ہدایت پر عمل پیرا ہو کر انہوں نے روم وفارس جیسی اقتداری قوتوں کو اپنے زیر نگیں کر لیا تھا۔ افسوس کہ وہی کتاب طاقوں میں سجانے، بلکہ وظائف وبرکات کے مقاصد کے حصول تک محدود کرکے رکھ دی گئی ہے۔ جب اس کے نفاذ کی بات ہو تو کلمہ گو مسلمان بھی اس پر

(معاذاللہ) چیں بجبیں ہونے لگتا ہے۔ کہ قرآن کریم کا نظام سے کیا تعلق؟ اقتصادیات ومعاشیات سے کیا جوڑ؟ سیاست واقتدار کے ساتھ اس کا کیا ربط؟ اس فکری غلطی کی بنیادی وجہ قرآن مقدس کے مقاصد نزول سے جہالت ولاعلمی (بے خبری) ہے جس کے نتائج عملی طور پر پوری امت مسلمہ بھگت رہی ہے۔ خدا کرے اہل علم اس حقیقت شناسی کا آغاز اپنی صفوں میں شامل ان طالب علموں سے کریں جن کی زندگیاں ہی اسی مقصد کیلئے وقف ہوتی ہیں۔ مگر وہ بھی بظاہر اس گوہر نایاب کے حصول میں سرگرداں نظر نہیں آرہے ہوتے۔ آج ہماری انفرادی اور اجتماعی کوتاہیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ہم منفی نتائج دیکھ رہے ہیں تو اس میں قرآنی صداقت ونظام برحق کا کیا قصور؟ اسی نظام برحق کے نتیجہ میں مسلمانوں نے چھیاسٹھ لاکھ مربع میل پر کامیاب حکومت قائم رکھی اور معاشی ومعاشرتی اخلاقیاتی اور نظام عدل کے وہ سنہری ابواب رقم کیے جس کی نظیر (مثال) آج تک کوئی قائم نہیں کرسکا۔ ایک مسلمان اس کو بھی قرآنی نظام ہی کا اعجاز قرار دے سکتا ہے کہ وحشی اور درندہ صفت اقوام کو تہذیب وتمدن کے اصولوں کا پاسدار بنانے میں اس قرآنی نظام کا کتنا بڑا عمل دخل تھا کہ نظام عدل وانصاف کی اخلاقی فتوحات جہادی فتوحات کا پیشہ خیمہ بن رہی تھیں۔ ہر قوم مسلمانوں کے نافذ کردہ نظام عمل سے پیشگی اتنا متاثر ہورہی تھی کہ جہاں کہیں مسلمانوں کے لشکروں کی آمد کی خبر ملتی وہ خود آگے بڑھ کر انکا استقبال کرتے خوش آمدید کہتے نظر آرہے تھے۔ یہ سب قرآنی نظام کی معجزاتی برکات تھیں جس سے آج کا مسلمان (بوجہ نافرمانی) محروم نظر آرہا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۳۔علم غیب کا حق تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہونے کا بیان۔

۳۴۔فرشتوں کا حضرت آدمؑ کی طرف سجدہ کرنے اور ابلیس کا حضرت آدمؑ کی تکریم سے انکار اور وجہ کفر کا ذکر۔

۳۵۔حضرت آدمؑ کے جنت میں اعزاز خداوندی اور نصیحت خداوندی کا اظہار۔

۳۶۔ابلیس کی عداوتِ انسانی اور نزولِ حضرت آدمؑ کے تکوینی فیصلے کا بیان۔

۳۷۔حضرت آدمؑ پر رحمتِ الٰہیہ اور قبولیت توبہ کا بیان۔

۳۸۔قبولیتِ توبہ کے بعد بنی آدم کیلئے نصیحت اور راہنما اصول کا ذکر۔
نیز قبول حق پر انعام الٰہی کا اظہار۔

إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم

جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے بے شک تو بڑے علم والا حکمت والا ہے۔ فرمایا اے آدم ان چیزوں کے

بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

نام بتادو پھر جب آدم نے انہیں ان کے نام بتادیے فرمایا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا

أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ

کہ میں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو

تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

اسے بھی جانتا ہوں۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس

أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

کہ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اور ہم نے کہا اے آدم تم

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ

اور تمہاری بیوی جنت میں جا کر رہو اور اس میں سے جو چاہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا

درخت کے نزدیک نہ جاؤ پھر ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان کو وہاں سے ڈگمگایا پھر انہیں اس عزت

مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي

وراحت سے نکالا جس میں تھے اور ہم نے کہا تم سب اترو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے

الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ

زمین میں ٹھکانا ہے اور سامان ایک وقت معین تک۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کئے

فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا

پھر اس کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے پس جو میری ہدایت پر چلیں گے ان پر نہ کچھ خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جو انکار کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٣٩۔ منکرین حق پر خدائی غضب کا برہی اظہار۔

٤٠ تا ٤٢۔ قوم بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کی یاددھانی اور ایفائے عہد کا ذکر نیز ایمان کی قبولیت کیلئے تصدیقِ قرآن کے شرط ہونے کے ذکر کے ساتھ دین فروشی، تلبیس، تحریف اور کتمان سے ممانعت کا بیان۔

٤٣۔ اعمال صالحہ میں بطور خاص نماز وزکوٰۃ کی ادائیگی کا بیان۔

٤٤۔ علماء ومشائخ کیلئے دعوت حق دیتے ہوئے خود کو باعمل بننے کی تلقین کا ذکر۔

٤٥ تا ٤٦۔ مصائب وآلام کے وقت صبر وصلوٰۃ کے ذریعہ رجوع الی اللہ کے دائمی نسخہ کیمیاء اور فکر آخرت کا ذکر۔

النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ

دوزخی ہونگے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل میرے احسان یاد کرو

أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِيٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ

جو میں نے تم پر کئے اور تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور مجھ ہی

فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَءَامِنُوا بِمَآ أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ

سے ڈرا کرو۔ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کی تصدیق کرتی ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اور تم ہی سب سے پہلے اس کے

كَافِرٍۢ بِهِۦ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِـَٔايٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

منکر نہ بنو اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ اور سچ میں جھوٹ نہ

الْحَقَّ بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ اور نماز قائم کرو

وَءَاتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرتے ہو

تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا

اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔ اور صبر کرنے

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ

اور نماز پڑھنے سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز مشکل ہے مگر ان پر جو عاجزی کرنے والے ہیں۔ جو یہ

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ

سمجھتے ہیں کہ ہمیں ضرور اپنے رب سے ملنا ہے اور ہمیں اس کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾

میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی تھیں اور میں نے تمہیں جہان پر فضیلت دی تھی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لئے کوئی سفارش قبول ہوگی

شَفٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ

اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ اور جب

نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی وہ تمہیں بری طرح عذاب دیا کرتے تھے تمہارے

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

عَظِيْمٌ ۝۴۹ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

اور جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں تو بچالیا اور تمہارے دیکھتے دیکھتے

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۰ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ

فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

اس کے بعد تم نے بچھڑا بنالیا حالانکہ تم ظالم تھے۔ پھر اس کے بعد بھی ہم نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

تمہیں معاف کردیا تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اور قانون فیصل دیا تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ

بے شک تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا سو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ

پھر اپنے آپ کو قتل کرو تمہارے لئے تمہارے خالق کے نزدیک یہی بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

بے شک وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تیرا یقین نہیں کریں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵

جب تک کہ روبرو اللہ کو دیکھ نہ لیں تب تمہیں بجلی نے دیکھتے دیکھتے آلیا۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶ وَظَلَّلْنَا

پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد زندہ کر اٹھایا تا کہ تم شکر کرو۔ اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷ تا ۵۲۔ عمومی انعام کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل پر بعض خاص انعامات واحسانات اور مصائب و آلام میں اُس وقت کے اہل حق کی نصرت کا واقعاتی ذکر۔

۵۳ تا ۵۹۔ بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات کے برعکس سرکشی، احکامات میں ٹال مٹول اور بے جا خواہشات کے واقعات کا بیان اور نافرمانی پر خدائی عذاب اور دائمی رسوائی کا ضمنی ذکر۔

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۖ كُلُوْا مِنْ

اور تم پر من اور سلویٰ اتارا جو کچھ ہم نے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کی ہیں

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان میں سے کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں سے چاہو بے تکلفی سے کھاؤ

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ بخش دے تو ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے

خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دیں گے۔ پھر ظالموں نے بدل ڈالا کلمہ

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

سوائے اس کے جو انہیں کہا گیا تھا سو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ع ٦

آسمان سے عذاب نازل کیا۔ پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

تو ہم نے کہا اپنے عصا کو پتھر پر مار سو اس سے بارہ چشمے بہہ نکلے

عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

ہر قوم نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیؤ

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر ہرگز

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

صبر نہ کریں گے سو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ وہ ہمارے لئے

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ

زمین کی پیداوار میں سے ساگ اور ککڑی گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا کر دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت

٦٠۔ حضرت موسیٰؑ کی قبولیتِ دعا اور عصائے موسیٰ کے ذریعہ ظہور معجزہ کا ذکر۔

٦١۔ بنی اسرائیل پر انعامات خداوندی کی بے قدری اور فضول مطالبات کے جواب میں مخصوص شہر میں جانے اور محنت کے ذریعہ اسباب زندگی جمع کرنے کا حکم نیز خدائی احکام پر مسلسل ٹال مٹول، نافرمانی اور انبیاء کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم پر خدائی گرفت اور دائمی رسوائی کا سخت لب ولہجہ سے بیان۔

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا
فرمایا کیاتم اس چیز کو لینا چاہتے ہو جوادنیٰ ہے بدلہ اس کے جو بہتر ہے
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ق
کسی شہر میں اترو بے شک جو تم مانگتے ہو تمہیں ملے گا اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی گئی
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ
اور انہوں نے غضب الٰہی کمایا یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے
اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس لئے کہ نافرمان تھے اور حد سے
ع ٧ یَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَ
بڑھ جاتے تھے۔ جو کوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی
الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اور صابئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ
اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر کوہ طور بلند کیا - جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ
مضبوط پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ پھر تم اس کے بعد پھر گئے
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
سو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم
الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ
تباہ ہو جاتے۔ اور بے شک تمہیں وہ لوگ بھی معلوم ہیں جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ
زیادتی کی تھی پھر ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ پھر ہم نے اس واقعہ کو اس زمانہ کے لوگوں کے لئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٦٢۔ اُخروی کامیابی کیلئے معیار ہدایت کا بیان ایمان کے بعض بنیادی اجزاء اور اعمال صالحہ کے نتائج حسنہ کا ذکر (اسلام کی اجمالی دعوت کا ذکر)

٦٣ تا ٦٦۔ پختہ میثاق اور احکامات خداوندی کے باوجود بنی اسرائیل کی بدعہدی پر عبرتناک انجام کا ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۷ تا ۷۱۔ خاص واقعہ (گائے ذبح کرنے) میں واضح حکم خداوندی کے باوجود بنی اسرائیل کی مسلسل ٹال مٹول کا ذکر۔

۷۲ تا ۷۳۔ بنی اسرائیل کے مقدمہ خاص میں احیاء موتی (مردوں کو زندہ کرنے) کے مشاہداتی معجزہ کا بیان۔

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

اور ان سے پچھلوں کے لئے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنادیا۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا

کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا کیا تو ہم سے

هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ

ہنسی کرتا ہے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ جاہلوں میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اپنے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا

رب سے دعا کر کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہو

فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

نہ بوڑھی اور نہ بچہ اس کے درمیان ہو پس کر ڈالو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ ہمیں بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو کہا وہ فرماتا ہے

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کہ وہ ایک زرد گائے ہو اس کا رنگ گہرا ہو دیکھنے والوں کو بھی اچھی معلوم ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ

رب سے دعا کر کہ ہمیں بتائے کہ وہ کس قسم کی ہے کیونکہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور ہم اگر

شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ

اللہ نے چاہا تو ضرور پتہ لگالیں گے۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہے محنت کرنے والی نہیں

تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا

جو زمین کو جوتتی ہو یا کھیتی کو پانی دیتی ہو بے عیب اس میں کوئی داغ نہیں انہوں نے کہا

الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ ع

اب تو نے ٹھیک بات بتائی پھر انہوں نے اسے ذبح کردیا اور وہ کرنے والے تو نہیں تھے۔ اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ

تم ایک شخص کو قتل کر کے اس میں جھگڑنے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا اس چیز کو جسے تم

ایمان کے بنیادی اصول کی حقیقت

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۲)

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ ہر دور میں کفار و مشرکین نے بنیادی طور پر دو اعتقادی نظریات کے متعلق سختی سے انکار و تردید کا راستہ اپنایا (۱)۔عقیدۂ توحید (۲)۔عقیدۂ معاد (آخرت)۔

جتنے بھی انبیائے حق مبعوث ہوئے انہوں نے اپنی تبلیغ حق کا آغاز عقیدہ توحید کے اثبات اور نظریہ شرک کی تردید سے کیا۔ کفارو مشرکین نے سب سے زیادہ بحث و تمحیص اس بنیادی عقیدے پر کی۔ انکار بھی اسی کا زیادہ کیا۔ انبیاء و رسل کی مخالفت و بغاوت کی بنیادی وجہ اسی کو سمجھا جاتا ہے۔

(۲)۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل نہ تھے۔ ہر نبی و رسول نے ان دو اعتقادی حقائق پر حدرجہ محنت کی۔ انہیں قائل کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش کی جس کے مقدر میں قبول حق تھا وہ ان دو بنیادی حقائق کو سمجھ کر بقیہ اعتقادی نظریات کے مجموعہ حقائق کو بھی قبول کر لیتا۔ رسالت کی مخالفت کے پس منظر میں یہ دو اعتقادی نظریات کفار ومشرکین کی مخالفت کی بڑی وجہ کے طور پر سامنے آتے ہیں اگرچہ بعض منکرین حق نے انبیا و رسل کی تکذیب ومخالفت اس واسطے بھی کی تھی کہ وہ کسی نبی یا رسول کی اتباع کو اپنی سرداری اور بڑائی کے خلاف تو ہین سمجھتے تھے۔اور خاص طور پر انبیاء اور رسل کے عام پیروکاروں کے ساتھ بیٹھنا اپنے لیئے باعث عار سمجھتے تھے مگر اکثر وجہ انکار پہلی بیان کردہ حقیقت ہے۔

قرآن کریم میں بھی جابجا نظریہ شرک کی تردیداور عقیدۂ توحید کے اثبات پر زوردار دلائل اسی پس منظر میں دیئے گئے ہیں۔ اور پھر عقیدۂ آخرت کے اثبات اور وضاحت کیلئے بھی مشاہداتی اثبات کو اس انکار کی وجہ سے بار بار بیان کیا گیا ہے۔ترجمہ:۔جوکوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب ہاں

موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے(سورۃ البقرہ آیت نمبر ٦٢) میں جن دواعتقادی حقائق کے قبول کرنے والوں کو مؤمن (اور اعمال صالحہ) قرار دیا گیا ہے وہ اسی پس منظر میں سمجھا جائے۔ نہ یہ کہ فقط ان دو اعتقادی حقائق کے قبول پر اسکو مومن کہا جا سکتا ہے۔ بقیہ ایمانی اعتقادات ضروری نہیں، ہر گز ایسا نہیں ہے۔ اس آیت مبارکہ میں عقیدہ رسالت سمیت بہت سارے اہم ایمانی حقائق بیان نہیں کیئے گئے ۔تو کوئی اسی آیت کی بناپر یہ کہنا شروع کر دے کہ میں اللہ پاک اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اور اچھے کام کرتا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اصول کے مطابق مومن ہوں اس میں اعمال صالحہ کے بنیادی فرائض (نماز، روزہ زکوۃ، حج وغیرہ) تک ذکر نہیں کیئے تو پھر کیسے اسی آیت کے ادھورے مفہوم کو معیارِ ایمان و ہدایت سمجھا جا سکتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ توحید اور عقیدہ آخرت قبول کر لینے سے بقیہ اعتقادی حقائق پر ایمان لانا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ مجموعی ایمانی جزئیات و تفصیلات کا قبول کرنا لازم اور ضروری ہے۔ایک انتہائی اہم سوال یہ بھی کہ آج کل ہر فرقہ کے پیروکار انفرادی یا اجتماعی طور پر یہ سوال دہراتے دکھائی دیتے ہیں کہ بنیادی ایمانی تفصیلات کو قبول کر لینے کے بعد پھر بقیہ منقسم (تقسیم شدہ) فرقوں میں کون برحق ہے۔ اس سوال پر دوطرح کے لوگ دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض تو سرے سے ان اختلافات کے نتیجہ میں مذہب اسلام سے ہی بیزار ہو جاتے ہیں کہ جب ہر ایک ہی اپنے آپ کو صحیح سمجھتا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ کون سچا ہے اور کون ناحق اس لیئے سرے سے ہی سب فرقوں سے جُدا رہو۔ یوں وہ سیکولر ازم (لادینیت) کی گمراہ وادیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے طبقہ میں متشدد ذہن کے لوگ آتے ہیں جو قرآن و سنت کے مسلمہ حقائق کو چھوڑ کر خود ساختہ دلائل بلکہ سُنے سنائے واقعات سے اپنے مسلک و موقف کو ثابت کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ اور یوں جاہل لوگوں کی اکثریت کو اپنے پیچھے لگانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔جس کا ذکر قرآن کریم میں ﴿ولکن أکثر الناس لا یعلمون، لا یفقھون، لا یعقلون﴾۔

اسی پس منظر میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگ ٹھوس علمی دلائل و حقائق کی بجائے تخمینہ وظن (گمان) پر عمل کرتے رہتے ہیں۔ اسکی بنیادی وجہ بھی علم سے دوری اور جہالت ہے۔ جہالت کی

مثال خالی برتن کی سی ہے۔ خالی برتن میں جو ڈالتے جائیں وہ بھرتا جائے گا۔ اگر انسان خالی الذہن ہو کر قرآن و سنت کی روشنی میں مطالعاتی حقیقت کے مسلمہ ذرائع (بالواسطہ تحقیق / اہل علم اساتذہ سے پڑھنے سیکھنے) کو اپنا لے تو بہت سارے سوالوں کا جواب خود بخود ملتا جاتا ہے۔ از خود مطالعہ کے ذریعے اصل حقائق تک پہنچنے کی کوشش گمراہی کا دروازہ بھی کھول سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی آج تک خود مطالعہ کے ذریعے ڈاکٹر، انجینئر، مکینک وغیرہ نہیں بن سکا تو از خود مطالعہ سے قرآنی حقائق کو بغیر راہنمائی یا استاذ کے کیسے وہ گوہر مقصود حاصل کر سکتا ہے؟ بعض لوگوں پر یہ خبط سوار رہتا ہے کہ ہم اہل علم ہیں (سکول کی تعلیم و فن کو اپنی علمی معراج سمجھ کر اپنی اوقات سے آگے نکل جاتے ہیں) اور براہ راست خود قرآن کے شارح بنتے دکھائی دیتے ہیں نتیجۃً وہ گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تفرقہ بازی کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے جس علم کی ضرورت ہے۔ پہلے وہ حاصل کیا جائے تب ہی کسی ماہر کی رائے سنی جاتی ہے۔ کسی ادھورے علم و فن والے کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، اس پس منظر میں کچھ حقائق سے آگاہی ضروری ہے۔ مثلاً ایمان و اعتقاد کی بنیادی حقیقت کیسے سمجھی جا سکتی ہے۔ تو جانیے کہ ایمان و اعتقاد کسی سنی سنائی بات یا واقعات سے نہیں حاصل ہوتا، ایمان و اعتقاد کے ثبوت کیلئے ضروری ہے کہ اسکی بنیاد قرآن کریم کی واضح آیات یا پھر صحیح احادیث (خبر متواتر و خبر مشہور) سے ہو۔ ہر حدیث سے ایمان ثابت نہیں ہوتا کیونکہ بعض احادیث ضعیف بھی ہوتی ہیں۔ بعض خبر واحد ایسی بھی ہوتی ہیں جن سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ تاہم خبر واحد کی وہ قسم جو حد مشہور اور عملی تواتر (اجماع امت کی حد تک) اختیار کر لے وہ بھی اعتقاد میں قبول کی جاتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔ تاریخی واقعات یا بزرگوں کے غیر معمولی واقعات سے اعتقاد (عقیدہ) ثابت نہیں ہوتا اس بنیادی نکتہ کا سمجھنا ضروری ہے۔ کوئی بھی واعظ یا مبلغ یا عالم دین جب عقیدہ بیان کر رہا ہو تو اس کے ثبوت کا پس منظر اس قاعدہ و اصول سے ہٹ کر ہوگا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ قرآنی قصص و واقعات مکمل صداقت پر مبنی ہیں ان کے علاوہ صحیح احادیث سے ثابت شدہ واقعات کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ لیکن کتب سابقہ کے ایسے واقعات جو اعتقادی حقائق کے منافی ہوں ان کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ ایسے ہی بعض

بزرگوں کی طرف منسوب ایسے غیر معمولی واقعات سننے پڑھنے کو ملتے ہیں جو مسلمہ حقائق و اعتقادات سے ٹکراتے ہوتے ہیں ان سے کبھی عقیدہ ثابت نہیں ہوسکتا۔

انبیاء و رسل علیہم السلام کے ہاتھوں جو معجزات کا ظہور ہوا وہ قرآن کریم میں منقول ہیں۔ ان پر ایمان رکھنا قرآن پر ایمان رکھنا ہے۔ اسی طرح احادیث مشہورہ میں بھی بعض تصدیقی واقعات منقول ہیں وہ بھی برحق تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے ہاتھوں کشف و کرامات کا صدور وظہور برحق تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر یہ بھی علمائے حق نے وضاحت فرمادی ہے کہ معجزہ کا ظہور انبیاء و رسل علیہم السلام کے اپنے دائرہ اختیار (صوابدیدی اختیار) میں نہ تھا۔ بلکہ اللہ پاک جب چاہتے تھے ان کے ہاتھوں ظاہر کروادیتے تھے۔ یا پھر کچھ معجزاتی نشانیاں ان کو یہ کہہ کر عطا کی گئی تھیں کہ ان عطا کردہ نشانیوں کا ظہور دشمنان حق کے سامنے کرتے رہو۔ ایسے ہی کشف و کرامات کا ظہور کسی اللہ والے (نیک و صالح بزرگ) کے اپنی مرضی یا دائرہ اختیار (صوابدیدی اختیار) میں نہیں ہوتا۔ یہاں بھی کبھی کبھار کسی نیک انسان کے ہاتھوں سے خلاف عادت (خرق عادت) جب اللہ پاک چاہے کسی کرامت کا ظہور ہو جایا کرتا ہے۔ علماء ومشائخ کی ذمہ داری ہے۔ کہ عوام الناس کو حکمت کے ساتھ اعتقادی حقائق سے لازمی آگاہ کیا کریں۔ ورنہ آخرت میں یہ لا پرواہی اور کوتاہی قابل مواخذہ ہوگی۔ (أعاذنااللہ)

تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِ اللَّهُ

چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اس مردہ پر اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو اسی طرح اللہ

الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ

مردوں کو زندہ کرے گا اور تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ

گویا کہ وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بعض

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ

پتھر تو ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں

مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا

پھر ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور

اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ

اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ کیا تمہیں یہ امید ہے کہ یہود تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ

حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تھا پھر

مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا

اسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں

قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ

ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ ایک دوسرے کے پاس علیحدہ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ راز بتا دیتے ہو

بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا

جو اللہ نے تم پر کھولے ہیں تاکہ وہ اس سے تمہیں تمہارے رب کے روبرو الزام دیں کیا تم

تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

نہیں سمجھتے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ

يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ

ظاہر کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۴۔ یہود کی قساوت قلبی اور پتھروں کی تاثیری اقسام میں عجیب مشابہت کا مشاہداتی اظہار۔

۷۵۔ یہود کے متعلق تحریف کتاب جیسے جرم کے بعد ایمان کی توقع رکھنے پر اظہار حیرت۔

۷۶۔ یہود کی علمی منافقت اور کتمان حق کے حوالے سے چالاکی کا بیان۔

۷۷۔ یہود کی خوش فہمی پر تنبیہ کا ذکر۔

۷۸۔ یہود کی موہوم آرزوؤں کی حقیقت کا ذکر۔

النصف

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
اور وہ محض اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں۔ سو افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں
بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ
سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
کچھ روپیہ کمائیں پھر افسوس ہے ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور افسوس ہے
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ
ان کی کمائی پر۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں سوائے چند گنتی کے دنوں کے آگ نہیں چھوئے گی
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ
کہہ دو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ ہرگز اللہ اپنے عہد کا خلاف نہیں کرے گا
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
یا تم اللہ پر وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ ہاں جس نے کوئی گناہ کیا
وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
اور اسے اس گناہ نے گھیر لیا سو وہی دوزخی ہیں اور اس میں
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے
ع ٩ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ
وہی بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ
وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
اور رشتہ داروں یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ
اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر سوائے چند آدمیوں کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۹۔ یہود کی تحریفی سرگرمیاں اور افترا بازی کی مذمت کا بیان۔

۸۰۔ اُخروی سزا کے متعلق یہود کے من گھڑت جھوٹے دعویٰ پر سخت خدائی سرزنش کا ذکر۔

۸۱ تا ۸۲۔ نیکی و بدی پر جزا و سزا کے حوالہ سے طے شدہ قانون الٰہی کا بیان

۸۳۔ یہود سے ایمان اور اعمال صالحہ کے حوالہ سے لیے گئے عہد اور انکی خلاف ورزی کا ذکر۔

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

تم میں سے سب منہ موڑ کر پھر گئے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ

کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے اقرار کیا اور تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

گواہ ہو۔ پھر تم ہی وہ ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو اپنے میں سے ان

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

کے گھروں سے نکالتے ہو ان پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کرتے ہو

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ

اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں تو ان کا تاوان دیتے ہو حالانکہ تم پر ان کا نکالنا بھی حرام تھا

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو پھر جو تم میں سے ایسا کرے

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ

اس کی یہی سزا ہے کہ دنیا میں ذلیل ہو اور قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

بھی سخت عذاب میں دھکیلے جائیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خریدا سو ان سے

ع عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اور اس کے بعد بھی پے در پے رسول بھیجتے رہے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں دیں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

اور روح القدس سے اس کی تائید کی کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم لایا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۸۴۔ خونِ ناحق اور جلاوطنی کے حوالہ سے یہود کی خدائی احکام سے بغاوت اور عہد شکنی کا بیان۔

۸۵۔ یہود کی خطرناک روحانی مرض تفریق فی الایمان کا بیان۔ (بعض انبیاء کی تصدیق اور بعض کا انکار)۔

۸۶۔ آخرت کے مقابلہ میں دنیوی مفاد کو ترجیح دینے پر انجام بد کا تنبیہی بیان۔

۸۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نزول توراۃ جبکہ بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے رسولوں کی آمد کے احسانِ عظیم کا ذکر اور حضرت عیسیٰؑ کو عطا کردہ معجزات اور حضرت جبرائیلؑ کی مسلسل تائید کا بیان۔ مزید یہود کی بدعملی کا پردہ چاک۔

أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَ

جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم اکڑ بیٹھے پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کیا۔ اور

قَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب لعنت کی ہے سو بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَ

جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی جو تصدیق کرتی ہے اس کی جو ان کے پاس ہے اور

كَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم

اس سے پہلے وہ کفار پر فتح مانگا کرتے تھے پھر جب ان کے پاس وہ چیز آئی جسے انہوں نے

مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ

پہچان لیا تو اس کا انکار کیا سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو بہت ہی بری چیز کیلئے بیچ ڈالا

أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن

یہ کہ اللہ کی نازل کی ہوئی چیزوں کا اس ضد میں آکر انکار کرنے لگے کہ وہ اپنے

فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ

فضل کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کیوں نازل کردیتا ہے سو غضب پر غضب میں آگئے

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ

اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے

اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں ہم تو اسی کو مانتے ہیں جو ہم پر اترا ہے اور اسے نہیں مانتے ہیں جو اس کے سوا ہے

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن

حالانکہ وہ حق ہے اور تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے کہہ دو پھر تم کیوں اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو قتل کرتے رہے

قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ

اگر تم مومن تھے۔ اور تمہارے پاس موسیٰ صریح معجزے لے کر آیا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا

تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (خدا) بنالیا اور تم ظالم تھے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۸۸۔غیر معمولی احسانات کے باوجود بنی اسرائیلوں کے بھیانک جرائم اور باعث لعنت قول کا ذکر۔

۸۹۔یہود کے قول و فعل میں تضاد اور حسد کے باعث انکار حق پر خدائی لعنت کا ذکر۔

۹۰۔حق سمجھنے کے باوجود پیغمبر حق کا انکار اور بغاوت کے نتیجۂ بد (دوہرے عذاب) کا بیان۔

۹۱۔قوم یہود کا جانتے بوجھتے انکار حق اور انبیاءؑ کے ناحق قتل جیسے جرم پر سوالیہ گرفت کا ذکر۔

۹۲ تا ۹۳۔بنی اسرائیلوں کی مسلسل سرکشی، بغاوت اور بدعہدی کے باحوالہ واقعات کا ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۴ تا ۹۵۔ قوم یہود کا جنت کے حوالہ سے دعویٰ استحقاق پر طرز خاص سے خدائی طنز کا اظہار۔

۹۶۔ یہود اور مشرکین کا مادی زندگی سے مبالغہ کی حد تک لگاؤ اور آرزو کا طنز بھرا بیان۔

۹۷۔ نزول وحی منجانب اللہ ہونے جبکہ یہود کا حضرت جبرائیلؑ سے بلاوجہ عداوت رکھنے کا ذکر۔

۹۸۔ عام وخاص فرشتوں اور رسولوں سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالیٰ سے دشمنی مول لینے کا بیان۔

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ

اور تم پر کوہ طور کو اٹھایا کہ جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ

انہوں نے کہا ہم نے سن لیا اور مانیں گے نہیں اور ان کے دلوں میں کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت رچ گئی تھی

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ

کہہ دو اگر تم ایماندار ہو تو تمہارا ایمان تمہیں بہت ہی برا حکم دے رہا ہے۔ کہہ دو اگر

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر خصوصیت کے ساتھ سوائے اور لوگوں کے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

تمہارے ہی لئے ہے تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ وہ کبھی بھی اس کی ہرگز آرزو نہیں کریں گے ان گناہوں کی وجہ سے جو ان

اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور آپ انہیں زندگی پر سب لوگوں سے زیادہ

معانقة ۲ عَلٰي حَيٰوةٍ ڔ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ڔ يَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

حریص پائیں گے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں ہر ایک ان میں سے چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس عمر ملے

سَنَةٍ ڔ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور اسے عمر کا ملنا عذاب سے بچانے والا نہیں اور اللہ دیکھتا ہے

ع ۱۱ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي

جو وہ کرتے ہیں۔ کہہ دو جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو سو اسی نے اتارا ہے وہ قرآن اللہ کے حکم سے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَھُدًى وَّبُشْرٰى

آپ کے دل پر ان کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے ہیں اور ایمان والوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل

وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ

اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ بھی ان کافروں کا دشمن ہے۔ اور ہم نے آپ کی طرف روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

اتاری ہیں اور ان سے انکاری نہیں مگر فاسق ۔ کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اسے

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ

ان میں سے ایک جماعت نے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ اور جب ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

اللہ کی طرف سے وہ رسول آیا جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے تو اہل

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ

کتاب کی ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا پھینکا کہ گویا اسے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

جانتے ہی نہیں ۔ اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہت کے وقت پڑھتے تھے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

اور سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا لیکن شیطانوں نے ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ

اور اس کی بھی جو شہر بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ

اور وہ کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو صرف آزمائش کے لئے ہیں تو کافر نہ بن

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ

پس ان سے وہ بات سیکھتے تھے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالیں حالانکہ وہ اس سے

بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ

کسی کو اللہ کے حکم کے سوا کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور سیکھتے تھے وہ جو ان کو نقصان دیتی تھی

وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

اور نہ نفع اور یہ وہ بھی جانتے تھے کہ جس نے جادو کو خریدا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں

خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

اور وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا کاش وہ جانتے ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٩٩۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے منکرین کے کافر ہونے کا ذکر۔

١٠٠ تا ١٠١۔ عہد خداوندی اور کتاب اللہ سے روگردانی پر عدم ایمان کی تنبیہ کا بیان۔

١٠٢ تا ١٠٣۔ یہود کا اتباع حق کی بجائے شیطانی امور میں غیر معمولی دلچسپی کا ذکر اور ہاروت ماروت کے حقیقی کردار کا اجمالی تذکرہ نیز جادوگری کے ذریعہ قریبی رشتوں میں تفریق کا گھناؤنا کردار ادا کرنے کا مذمتی بیان۔

عملیات/ جادو/ مسمریزم وغیرہ کی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۲)

انسان کے مقابلہ میں جنات کی طاقت اور ان کے باطنی اثرات زیادہ قوت کے حامل ہیں۔ شیاطین انسان کی خونی رگوں، دل ودماغ تک رسائی رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان اس طرح دوڑتا پھرتا ہے جیسے رگوں میں خون گردش کرتا رہتا ہے (بخاری ومسلم)۔ دوسری حدیث میں شیاطین کے انسانوں کے قلوب پر وساوس کے ذریعے حملہ آور ہونے کا ذکر آتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ) چنانچہ حدیث میں ہے کہ ''شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی پر مسلّط رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ عاجز اور ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے، آدمی غافل ہوتا ہے تو یہ وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے'' (بحوالہ فضائل اعمال صفحہ نمبر ۴۳۰)۔ بہر حال یہ شیاطین (بدعقیدہ / بدعمل جنات) ہی ہیں جو انسانوں کو اپنی باطنی قوت کے ذریعے (وساوس و افکار کے ذریعے) مختلف اعمالِ خبیثہ کی راہ دکھاتے ہیں۔ یہ جادو ٹونے وغیرہ کی تاریخ بہت قدیم ہے حضرت موسیٰؑ کے دور میں فرعون کے دربار میں جادوگروں کا راج تھا اور فرعون حضرت موسیٰؑ کے سامنے ہمیشہ انہی کو آگے کیا کرتا تھا۔ قرآن کریم میں دو فرشتوں (ہاروت اور ماروت) کا انسانی شکلوں میں نزول اسی حقائق کے اظہار کے لیے تھا کہ لوگ شیاطین کے افکار و اعمالِ خبیثہ کی اصل سچائی و حقائق سے آگاہ ہو سکیں اس حوالہ سے عقلی طور پر بھی اس کی مثال کے ذریعے توجیہ سمجھی جاسکتی ہے کہ دنیا میں ہر ایک اس سائنسی (فطری) اصول سے آگاہ ہے کہ ہر عمل کا (خواہ مثبت یا منفی) ردعمل ہوتا ہے۔ آپ دونوں ہاتھوں سے تالی بجائیں تو آواز سنائی دیتی ہے، گیند کو دیوار پر جتنی زور سے ٹکرائیں گے ردعمل میں اتنی ہی شدت سے وہ واپس آئے گی۔ جتنے زور سے آپ کو کوئی ہاتھ یا دیگر چیز سے ضرب لگائے گا اتنے ہی زیادہ آپ کے جسم پر اس کے اثرات دکھائی دیں گے۔ الغرض دنیا کی ساری مادی ترقی کے پیچھے

اس کلیے کا عمل دخل ہے ہر مثبت یا منفی عمل کا کوئی نہ کوئی ردعمل ضرور ہوتا ہے۔ ایسے ہی آپ انسانی گفتگو وکلام کی طرف توجہ فرمائیں کہ آپ کسی سے خوش اخلاقی کے ساتھ اچھے کلمات سے بات کرینگے تو اگلے پر اس کے مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ آپ کے اخلاق کی تعریف کرتا ہے آپ کے اچھے رویہ پر آپ کا شکر گذار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس آپ کسی سے بد اخلاقی ربدتمیزی سے بات کریں۔ برے کلمات کہیں، گالیاں دیں تو کس قدر منفی ردعمل سامنے آتا ہے، جواباً گالم گلوچ، بدزبانی حتیٰ کہ اس کے نتیجۂ بد میں قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کیوں؟ الفاظ ہی بولے گئے کوئی پتھر تونہیں مارا گیا یا خنجر سے زخم تونہیں لگایا گیا تھا پھر اس قدر غم وغصہ اور اس کے اتنے خطرناک نتائج کیوں؟ معلوم ہوا کہ انسان کے بولے گئے الفاظ کے اثرات و نتائج ہوتے ہیں (خواہ مثبت ہوں یا منفی) اب آیئے جو لوگ عملیات رسفلیات (جادوٹونہ) کی طرف لگے ہوئے وہ اس پر منفی کلمات (جو بھی ہوں) کا دم کرتے ہیں (گویا کوئی منفی عمل کرتے ہیں)۔ ردعمل کے طور پر اسکے بھی اثرات و نتائج سامنے آتے ہیں ان کا انکار کرنا فطرتی حقائق کے منافی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس طرح کے عملیات رسفلیات جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کیے جاتے ہیں وہ ناجائز وحرام ہیں اور اس کو کاروبار بنا کر لوگوں کی جیبوں کو صاف کرنا غلاظت کھانے کے مترادف ہے۔ تاہم ہمارا موضوع عملیات کی اصل حقیقت اور پسِ منظر سے آگہی ہے کہ اکثر عملیات کرنے والے بے دین، ہندو مشرک اور باقی بدعقیدہ افراد ہوتے ہیں۔ جن کا رہن سہن بھی قابلِ نفرت ہوتا ہے مگر ان کے تعویزات رعملیات کے نتائج سامنے آتے رہتے ہیں۔ جادو ہو، شعبدہ بازی یا مسمریزم وغیرہ یہ سب کچھ یا تو برے کلمات کے بُرے اثرات کا فطری ردعمل ہوتے ہیں یا پھر وہ لوگ عام لوگوں کی طرح ان کی قوت خیالیہ پر اثر انداز ہوکر اپنے مطلوبہ ہدف کو حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ جو ان کے اپنے مجاہدہ رریاضت کی بناء پر تجرباتی فن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ اس کے فن سے بے خبر ہوتے ہیں۔ عوام یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ

کوئی پہنچی ہوئی سرکار ہے جس کے ہاتھوں یہ غیر معمولی کام واقع ہو رہا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ حقیقت وہی ہے جو پہلے عرض کی جا چکی ہے۔ عوام میں اتنی جہالت ہے کہ وہ جھوٹ اور سچ میں تمیز نہیں کر سکتے اس لیے اکثر بدعقیدہ جادوگروں، شعبدہ بازوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں یوں اپنا عقیدہ اور دولت دونوں کو برباد کر بیٹھتے ہیں اور بعد میں اپنی عزت اور جان تک سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، یا درکھیے جیسے دیگر فنون اور تجربات کے لیے اسلام یا نیک ہونا شرط نہیں۔ پائلٹ، انجینئر، مکینک، ڈاکٹر اور حکیم کوئی بھی بن سکتا ہے۔ نہ مذہب شرط ہے نہ نیکی شرط۔ ایسے عملیات بھی فن و تجرباتی حقیقت ہے۔ اس کو کوئی بھی ہندو، سکھ اور بدعقیدہ بھی حاصل کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان فضول بلکہ مضر (نقصان) اعمال کی طرف اکثر بدعقیدہ لوگ راغب ہوتے ہیں۔ دیکھا دیکھی ہمارے مسلمان لوگ بلکہ اچھے بھلے پڑھے لکھے (مولوی) لوگ بھی اسے کاروبار بنا چکے ہیں۔ پھر دلیل بھی کیا غضب کی پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم اس طرح نہ کریں گے تو لوگ بدعقیدہ و بدعمل لوگوں کی طرف جائیں گے جس کے یہ نقصانات ہونگے۔ گویا وہ یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ تعویذات و عملیات کے نام پر ہم لوگوں کی جیبوں کو صاف نہ کریں تو خواہ مخواہ بدعقیدہ کافر و مشرک ڈاکے ماریں گے اس لیے کیوں نہ ہم یہ خود کر گزریں اور ہندو مشرک لوگوں کی بجائے ہم ہی سارے غلط کام کریں۔ استغفر اللہ۔۔۔لا حول و لا قوۃ الا باللہ، یہاں تک کہ اس عملیات کے دھندے میں اکثر عورتیں آتی ہیں، بے پردگی عام ہوتی ہے تو اگلے مفاسد اور خرابی بسیار کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ پھر کیا کیا ہوتا ہے؟ المیہ یہ ہے کہ اب نوجوان مولویوں نے آسان کاروبار (لگتا کچھ نہیں حرام آمدنی خوب ہوتی ہے) سمجھتے ہوئے اس میں غیر معمولی دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اور دلائل میں نفس پرستی اور ہوس و حرص کے سوا کچھ بھی نہیں پیش کر سکتے اس فکر و عمل کی حوصلہ شکنی انتہائی ضروری ہے۔ علماء حقہ و مشائخ صالحہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عملیات کی اصل حقیقت سے عوام کو آگاہ کیا کریں اور اس میں مصروف حضرات کو سرزنش و تنبیہ کیا کریں کہ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ سلف اور اہل علم صلحاء میں سے کسی نے اس کو کاروبار نہیں بنایا

حالانکہ وہ کس قدر باعمل و صالح تھے اور بعض سلف نے تاثیرات کلماتِ مخصوصہ پر مستقل کتابیں مرتب کی ہیں مگر اپنے آپ کو اس گورکھ دھندے سے ہمیشہ دور رکھا۔ یہی اصل راہ اور اقتدائے برحق ہے۔دل کے بہلانے کے لیے آپ جتنے مرضی دلائل دے لیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اور اس سے حقائق نہیں بدل سکتے بظاہر عنوان اصلاح کا ہے مگر اندرخانہ حصول دنیا کے لیے ناجائز کاروبار ہے۔ علماء وخطبا کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اپنے بیانات کے ذریعے اذکار وادعیہ مسنونہ بتایا کریں جن کا ذکر احادیث میں موجود ہے تاکہ لوگوں کو براہِ راست اپنے رب سے مانگنے کی عادت پڑے اور اذکار و ادعیۂ مسنونہ کی برکات سے وہ مستفید ہوسکیں۔ خود خاتم النبیین ﷺ پران کے غلام بنی زریق کے ایک یہودی لبید ابن اعصم کی طرف سے جادو کیے جانے اور اسکے نتیجے میں آپ ﷺ کو جسمانی و ذہنی اذیت پہنچنے کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے (بخاری، ومسلم، ودلائل النبوۃ) اور قرآن کی آخری دوسورتیں معوذتین اس کی روحانی علاج و شفا کے پسِ منظر میں نازل کی گئیں۔ بعد میں آپ کا اپنا معمول مبارک ان دوسورتوں کو از خود پڑھنے اور حضرات حسنین رضوان اللہ علیہما پر دم کر کے پھونک مارنے کا ذکر بھی صحیح احادیث میں موجود ہے (بخاری) اور امت کو بھی اسی عمل کی راہنمائی کی گئی ہے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٠٤۔امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اہل ایمان کو آداب خطاب کی نصیحت کا ذکر (اور یہود کی اخلاقی پستی کا بیان)۔

١٠٥۔قوم یہود کے خاندان بنو اسماعیلؑ میں خاتم الانبیاءؐ کو انتقالِ نبوت پر انکے بدترین اظہارِ حسد اور جوابِ حسد کا ذکر۔

١٠٦۔یہود کے نسخ آیات کے حوالہ سے بے جا اعتراض کا حکیمانہ اسلوب سے جواب۔

١٠٧۔آسمان وزمین پر خدائی بادشاہت اور حقیقی قدرت کا بیان۔

١٠٨۔قوم موسیٰ کیطرح بے جا سوالات سے اجتناب کرنے اور گمراہی سے حفاظت کیلئے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ذکر۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو البتہ اللہ کے ہاں ان کا اجر ان کیلئے بہتر تھا کاش

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ع ١٢

وہ جانتے۔ اے ایمان والو رَاعِنَا نہ کہو اور اُنظُرنا کہو

وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اہل کتاب کے کافر اور

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

مشرک نہیں چاہتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھی اچھی بات نازل ہو

رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

ہے۔ ہم جو کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے

مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

برابر لاتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے سوال کئے گئے تھے اور جو کوئی ایمان کے عوض کفر کو بدل لے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سو وہ سیدھے راستے سے گمراہ ہوا۔ اکثر اہل کتاب تو اپنے حسد سے حق ظاہر ہونے کے بعد بھی

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ

یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے تمہیں ایمان لانے کے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بعد پھر کفر کی طرف لوٹا کرلے جائیں سو معاف کرو اور درگزر کرو جب تک کہ اللہ اپنا
بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ الربع
حکم بھیجے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نماز قائم کرو اور
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
زکوٰۃ دو اور جو کچھ نیکی سے اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ سوائے یہود یا
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
نصاریٰ کے اور کوئی جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا یہ ان کے ڈھکوسلے ہیں کہہ دو اپنی دلیل لاؤ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
اگر تم سچے ہو۔ ہاں جس نے اپنا منہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ
مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
نیکوکار بھی ہو تو اس کیلئے اس کا بدلہ اس کے رب کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّ ۱۳ ع ۹ ۱۴
غمگین ہونگے۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ ٹھیک راہ پر نہیں
قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود راہ حق پر نہیں حالانکہ وہ سب کتاب پڑھتے ہیں
الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
ایسی ہی باتیں وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں پھر اللہ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ
قیامت کے دن ان باتوں کا کہ جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں خود فیصلہ کرے گا۔ اور
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۹۔ مرض حسد میں غرق یہود کی مسلمانوں کو پھر سے کفر کیطرف لوٹانے کی آرزو کا ذکر اور جواب میں فی الحال عفو و درگزر کی پالیسی اپنانے کا بیان۔

۱۱۰۔ ایمان پر قائم رہنے کے ذرائع میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے اہتمام اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا اظہار۔

۱۱۱۔ یہود و نصاریٰ کو تمام تر سرکشی کے باوجود جنت کی ٹھیکیداری کے باطل دعوے اور تمنا پر دلیل لانے کا ذکر۔

۱۱۲۔ یہود و نصاریٰ کے باطل دعویٰ کے جواب میں عنداللہ مقبولیت اور اجر حاصل کرنے کیلئے خدائی قانون کا اعلان۔

۱۱۳۔ باہمی حسد کی وجہ سے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا ایک دوسرے کو باطل قرار دینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جاہلیت کا سرٹیفکیٹ دینے اور روز قیامت انکی اختلافی حقیقت پر فیصلے کے اعلان کا بیان۔

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا

اوران کے ویران کرنے کی کوشش کی ایسے لوگوں کا حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے سو تم جدھر بھی رُخ کرو ادھر ہی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

اللہ کا رُخ ہے بے شک اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو یہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

سو وہ ہو جاتی ہے۔ اور بے علم کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

جیسے ہیں یقین کرنے والوں کے لئے تو ہم نشانیاں بیان کر چکے ہیں۔ بے شک ہم نے تمہیں سچائی کے ساتھ

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ

بھیجا ہے خوشخبری سنانے کے لئے اور ڈرانے کے لئے اور تم سے دوزخیوں سے متعلق باز پرس نہ ہوگی۔ اور تم سے

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

یہودی اور نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہیں کرو گے کہہ دو

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے اور اگر تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی اس کے بعد

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

۱۱۴۔ مساجد سے روکنے اور ویرانی کی باطل پالیسی اپنانے والے باطل گروہوں کیلئے دنیا وآخرت میں عبرتناک انجام کا ذکر۔

۱۱۵۔ یہود و نصاریٰ کے قبلہ کے حوالہ سے باہمی دعویٰ حقانیت کے جواب میں اصل اطاعت وفرمانبرداری کی حقیقت کا بیان۔

۱۱۶ تا ۱۱۷۔ یہود و نصاریٰ کے اولاد باری تعالیٰ کے حوالہ سے باطل دعویٰ کی پرزور تردید اور ذات باری تعالیٰ کی حقیقی ملکیت اور قدرت کاملہ کا بیان۔

۱۱۸۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا بلاواسطہ اللہ پاک سے ہمکلام ہونے یا نشانی بھیجنے کی فضول خواہش کا مذمتی ذکر۔

۱۱۹۔ کفار کے قبول حق سے انکار پر امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے اور القابات حسنہ سے نوازنے کا بیان۔

۱۲۰۔ اہل حق کیلئے دائمی تنبیہ ونصیحت اور راہ ہدایت پر استقامت کا بیان (کبھی بھی اہل حق باطل قوتوں کی کسی طرح پیروی کی راہ مت اختیار کریں ورنہ نصرت خداوندی سے محروم رہیں گے)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٢١۔ راہ ہدایت کو قبول کر کے کتاب اللہ کو سینے سے لگانے والے خوش نصیبوں کیلئے خداوند کی طرف سے ایمانی ایوارڈ کا بیان (پکے مومن ہونے کی خوشخبری) جبکہ منکرین حق کیلئے دائمی خسارے کا اعلان۔

١٢٢ تا ١٢٣۔ خدائی احسانات کو بھلا دینے والی قوم کو پھر سے انعامات الٰہیہ اور خوف آخرت کی یاد دہانی کا ذکر۔

١٢٤۔ حضرت ابراہیمؑ کی نسبت پر فخر کرنے والے یہود و نصاریٰ کو حضرت ابراہیمؑ کی آزمائشوں پر ثابت قدمی اور ان سے کئے گئے مشروط خدائی وعدوں کی یاد دہانی کا ذکر۔

١٢٥۔ بانی کعبہ حضرت ابراہیمؑ کے تذکرے کے بعد فضیلتِ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کا ذکرِ خاص۔ خانہ کعبہ کی ظاہری باطنی پاکیزگی کے حوالہ سے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو کی گئی خدائی تاکیدی نصیحت کا بیان۔

وقف منزل

الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾

جو تمہارے پاس علم آچکا تو تمہارے لئے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں

ع ١٤

بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور جو اس سے انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

میرے احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور بے شک میں نے تمہیں سارے جہان پر بزرگی

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ

دی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ اس سے بدلہ

مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلَىٰ

قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ وہ مدد دیے جائیں گے۔ اور جب

إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ

ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا فرمایا بے شک میں تمہیں سب لوگوں کا پیشوا بنا دوں گا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿١٢٤﴾ وَإِذْ

کہا اور میری اولاد میں سے بھی فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ اور جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ

ہم نے کعبہ لوگوں کے لئے عبادت گاہ اور امن کی جگہ بنایا (اور فرمایا) مقام

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا

ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف

بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ

کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔ اور جب

إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ

ابراہیم نے کہا اے میرے رب اسے امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے

نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰)

ہمیشہ کی طرح آج بھی باطل قوتوں کے نظریاتی و عملی تضاد(بلکہ دوغلے پن) کا سامنا امتِ مسلمہ کو درپیش ہے ، اُن گمراہ فکر لوگوں کا الزام ہے کہ اسلام میں انتہا پسندانہ سوچ کا غلبہ ہے۔ وہ نظریات کے ساتھ تہذیبوں کے تصادم کی بات کرتا ہے اسی لیے دنیا میں تہذیبی تصادم و ٹکراؤ کے حوالہ سے آزاد فکر باطل میڈیا پوری قوت سے اس پرو پیگنڈے کو عام کرنے میں تیزی سے مصروف العمل چلا آ رہا ہے (اور رہے گا)۔ اس پروپیگنڈا کے فکری حقائق کا ادراک اور اس کے حقیقت آمیز فکری تجزیہ کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ تا کہ نئی نسل کو اسلام کے نظریاتی حقائق کی روشنی میں اُسکی اصل فکری اساس کا درست طور پر شعور حاصل ہو سکے۔ کیا ہر وہ پروپیگنڈا جس کی اشاعت کے پیچھے باطل قوتوں کے نمائندہ میڈیا کا ہاتھ ہو۔ اس کو ہم باطل الفکر قرار دے کر لمبی تان کر سو جائیں ؟ یا پھر نظریاتی پسپائی کو قبول کر لیں؟ دونوں طرح کی رائے محلِ نظر ہی نہیں بلکہ مزاحمتی فکر کی متقاضی ہیں۔ یاد رکھیے اسلام دینِ برحق ہے تو اس کے عقائد ونظریات سمیت ہر زاویۂ فکر سے تہذیب و اعمال ایک مستقل نظام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے کسی مقام پر بھی اپنی شناخت کو چھپایا نہیں۔ بلکہ واضح فکر ونظر سے اپنی فکری وتہذیبی نظریات کو الگ تشخص کی صورت میں متعارف کروایا ہے۔ جب اسلام اپنے بالمقابل کے تمام نظریات و عقائد کو مسترد کرتا ہے تو وہ ان باطل نظامہائے زندگی یا طرزِ معاشرہ اور مختلف تہذیبوں کو بھلا اپنی تہذیب کیسے قرار دے سکتا ہے؟ اسلام نے فکر ونظر اور تہذیب کے حوالہ سے دوسرے باطل مذاہب کے مقابلہ میں کبھی معذرت خواہانہ روّیہ اختیار نہیں کیا۔ قرآن مقدس میں جا بجا باطل عقائد کی نفی اور اُن کے فکری نتائج کو کھل کر موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ کیا قرآن کریم میں اپنے دور کے بڑے مذاہب یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے افکارِ فاسدہ پر کھل کر تنقید موجود نہیں؟ کیا ان کو اسلام کے برحق مذہب کی دعوت نہیں دی گئی؟ اگر وہ صحیح الفکر تھے تو تنقید کیسی؟ اور دعوتِ حق کا کیا مفہوم ؟ایک مسلمان کا جب ایمان ہے کہ اسلام ہی اب آخری سچا

مذہب ہے اور اس کی نظریاتی وتہذیبی تعلیمات ہی پوری انسانیت کیلئے دُنیوی و اُخروی فلاح کا باعث ہیں تو پھر تہذیبوں کے مابین صلح یا اشتراک کا عنوان کیسا؟ نظریات کا تصادم ہی تہذیبوں کے تصادم کا سبب بنا چلا آرہا ہے۔ زندگی کے ہر زاویۂ فکر میں اسلام کے نظریات دیگر باطل مذاہب کے بالمقابل الگ طور پر اپنی تہذیبی شناخت رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر ساتھ ہی وسعتِ ظرفی کی خود ساختہ تشریح پر لبرل ازم کے عنوان سے اصرار کرتے ہیں۔ عجیب فکری تضاد ہے کہ ایک طرف اسلام کے خلاف نظریاتی پروپیگنڈا پورے زور سے کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھوس نظریات کو تنگ نظری کے باطل عنوان سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ دوسری طرف نئی نسل (نوجوانوں) کو تہذیبی آزادفکری کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ کوئی اس فکری تضاد کے حامل گروہوں سے سوال کرے کہ اسلام کیسا مذہب ہے؟ اس کی تعلیمات کیسی ہیں؟ اُس کی تہذیب کن حقائق کی آئینہ دار ہے؟ اس کی تشریح کا حق مسلمان مُفکرین کو ہے۔ آپ کو اگر اسلام کے نظریات وتہذیب سے اختلاف ہے تو بھلے آپ اپنے فکر سے اُس کا اظہار کریں۔ مگر اسلام کسی باطل مذہب انسان کو اس کی تہذیبی نمائندگی یا ترجمانی کا حق نہیں دیتا۔ ہم نظریاتی افکار کے اختلاف کے نتیجہ میں تہذیبی اختلاف کوتسلیم کرتے ہیں اور جیسے باطل نظریات میں کسی کا اشتراک قبول نہیں کرتے ایسے ہی تہذیبی اشتراک بھی قبول نہیں کرتے۔ اپنے مسلمہ عقائد کی طرح تہذیبی حقائق کی حفاظت بھی مسلمانوں کا اہم دینی واخلاقی فریضہ ہے۔ جس سے روگردانی یا غفلت و انحراف سخت ترین نظریاتی گناہ ہے۔ اور اس پر آخرت میں باز پرس ہوگی۔ واضح رہے کہ انسانی مزاج و افکار میں ہزار سنجیدگی کے باوجود بے اعتدالی، یا افراط وتفریط ہوسکتی ہے۔ لیکن کلامِ الٰہی میں (معاذ اللہ) اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں جذباتی پن (استغفر اللہ) ہرگز نہیں۔ کیا آپ نے کلامِ الٰہی میں کبھی غور کیا؟ کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: ''اے ایمان والو! مت دوست بناؤ یہود ونصاریٰ کو وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے بلاشبہ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو'' (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۱)۔ آپ کیا کہیں گے کہ معاذ اللہ یہ حکمِ الٰہی انتہا پسندی ہے؟ نہیں یہ انتہا پسندی نہیں حقیقت پسندی ہے کہ متضاد نظریات کے باطل گروہ

جب حق قبول کرنے کے روادار نہیں تو حق کیونکر باطل قوتوں کے آگے دوستی کا ہاتھ بڑھائے؟ ممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور کے بعض صلح پسند مسلمانوں کے خیال میں اسی طرح کا کوئی فکری اجتہاد پیشِ نظر تھا کہ ان بڑے مذاہب کے لوگوں کو مذہبِ حق کے قریب لانے کے لیے کوئی درمیانی راہ اپنائی جائے تو شاید کچھ انتہا پسندی کی برف پگھلانے میں آسانی ہو جائے۔ تاہم خالقِ کائنات نے کسی ایسے نظریہ کو مسترد کرتے ہوئے باطل الفکر (یہود و نصاریٰ) کے بغضِ باطن کو ہمیشہ کے لیے طشتِ ازبام کرتے ہوئے پالیسی بیان جاری فرما دیا، ترجمہ: ''اور ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ ﷺ سے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک آپ ﷺ تابع نہ ہوں ان کے دین کے، آپ ﷺ فرما دیں حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے، اور اگر تابعداری کریں گے ان کی خواہشوں کی بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچا تو تیرا کوئی اللہ کے ہاں دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰)۔ قرآنی نظریات، حقائق و تعلیمات کے عملی ترجمان حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی عملی زندگیاں اسی مذکورہ حقیقت کی آئینہ دار تھیں۔ اور اسلام کے نظریہ و فکر کے عملی ترجمان مفسرین، محدثین اور فقہائے کرام ہمیشہ سے اسی فکری اساس کی حفاظت کے لیے (پوری ذمہ داری سے) پہرہ داری کا فریضہ بلاخوف و خطر سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ جب تک حق زندہ ہے۔ اسی اعتقادی نظریہ کی حفاظت ہر دور کے مسلمانوں کی دینی ذمہ داری رہے گی کہ وہ حالات کے کسی بھی جبر کو خاطر میں لائے بغیر صداقت کے علم کو اپنے نظریاتی زورِ بازو اور ایمانی حرارت کے پسِ منظر کے ساتھ لہراتے رہیں۔ دنیا میں پہلی اقوام اپنی انفرادی یا اجتماعی تہذیبی روایات پر عمل کرنا باعثِ فخر سمجھتی ہیں اور اپنی ان معاشرتی روایات (خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں) پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتیں اور اقوامِ متحدہ قوموں کے حوالے سے انکی تہذیبی روایات پر عمل کو اُن اقوام کا حق قرار دیتا ہے۔ اسلام کی مقدس تہذیبی روایات عقائدِ برحق کی طرح قابلِ تعظیم ہیں۔ اسلام اس حوالے سے اعلیٰ اخلاقی اقدار تہذیبی روایات کو اپنے مذہبی شعار کے پسِ منظر سے دیکھتا ہے۔ اسلام اپنی اقدار کی طرف ترغیبی دعوت تو دیتا ہے۔ مگر انہیں کسی پر جبراً مُسلط نہیں کرتا نہ ہی یہ حق کسی بھی قوم کو دیتا ہے کہ وہ اپنی تہذیبی روایات کو اسلام کے پاکیزہ فطرت تہذیب کے

ساتھ اشتراک یا اسپر جبری تسلط کے کسی عنوان کو پیش کرنے کی جسارت کرے۔ اگر کسی قوم کو اپنی اخلاق باختہ ننگی طرزِ حیات کو روشنی کی تہذیب قرار دینے پر شرم نہیں آتی تو اسلام ایسی حیا سوز نظامِ زندگی کے ساتھ سمجھوتہ یا اشتراک کیسے برداشت کرسکتا ہے۔ اسلام سراپا شرم و حیا نظامِ معاشرت ہے جو کسی بھی دوسرے نظام کے ساتھ اشتراک قبول نہیں کرتا۔ دنیا میں شیطانی تہذیب (جو اخلاق باختہ طرز معاشرہ کا قبیح عنوان ہے) کا موازنہ رحمانی اخلاقیاتی حسین تہذیبی روایات کے ساتھ کرتے ہوئے عقل و دماغ سراپا احتجاج نظر آنے لگتا ہے کہ بھلا تاریکی اور روشنی کا موازنہ کب سے روا ہوا؟ کسی تہذیبی عمارت کی خشتِ اول ہی فحاشی و عریانی اور بے ضمیری و اخلاق باختی سے اُٹھائی جائے تو اس کا موازنہ عقائدِ حق، سراپا شرم وحیا اخلاقِ حسنہ اور پردہ داری سے کیسے کیا جاسکتا ہے؟ کونسا وہ پیمانہ ہے جو رات اور دن کے متضاد حقائق کو بدل کر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام جس صداقت کا علمبردار ہے وہ جھوٹ کو اعلانیہ جھوٹ اور سچ کو اعلانیہ و برملا سچ کہنے کا روادار ہے۔ اسلام میں منافقت نہیں۔ وہ شیطانی افکار و نظریات کا مذمتی تعاقب کرتا ہے۔ بھلا وہ کیسے سچائی اور عدل و انصاف پر مبنی حسنِ معاشرہ کی تہذیب سے دستبردار ہو کر رات کی ظلمت اور تاریکی سے سمجھوتہ کر لے۔ اس لیے نظریات کے تصادم میں تہذیبی تصادم بھی چلتا رہے گا۔ جس دن یہ تصادم ختم ہو گیا۔ اس سے اگلے دن دنیا کے ناحق وجود کو ختم کر دیا جائے گا۔ یہ فیصلہ روز اول سے طے ہو چکا ہے۔ جس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٢٦۔ بنائے کعبہ کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی التجاء وتاریخی دعا اور جواب دعا کا ذکر۔

١٢٧تا١٢٨۔ حضرت ابراہیمؑ وحضرت اسماعیلؑ کی مخلصانہ دعاؤں کا تسلسل جاری۔

١٢٩۔ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کی اس منفرد اور تاریخی تمنا اور دعا کا ذکر (جس کی قبولیت کے نتیجہ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا)

١٣٠۔ ملت ابراہیمؑ سے منحرفین (یہود ونصاریٰ) کو سخت عنوان سے تنبیہ کا ذکر اور حضرت ابراہیمؑ کی دنیوی واُخروی عظمت شان کا بیان۔

١٣١۔ حضرت ابراہیمؑ کے مقام تسلیم ورضا کا بیان۔

١٣٢۔ یہود ونصاریٰ کے دعویٰ کے برعکس حضرت ابراہیمؑ وحضرت یعقوبؑ کی حقیقی وصیت کا ذکر۔

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
جو کوئی ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے فرمایا اور جو کافر ہوگا سو اسے

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ وَ
بھی تھوڑا سا فائدہ پہنچاؤں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب میں دھکیل دوں گا اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اے ہمارے رب ہم سے قبول

مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
کر بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتا دے اور ہماری توبہ

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ
قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ان میں ایک رسول انہی میں سے بھیج

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب اور دانائی سکھائے

ع ١٥ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ
اور انہیں پاک کرے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ اور کون ہے جو ملت ابراہیمی سے روگردانی کرے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ
سوائے اس کے جو خود ہی احمق ہو اور ہم نے تو اسے دنیا میں بھی بزرگی دی تھی

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ
اور بے شک وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں سے ہوگا۔ جب اسے اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ
تو کہا میں جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں۔ اور اسی بات کی ابراہیم

وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے تمہارے لیے یہ دین چن لیا ہے سو تم ہرگز نہ مرنا مگر

إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

درانحالیکہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم حاضر تھے جب یعقوب

الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ

کو موت آئی تب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ انہوں نے کہا

إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا

ہم آپ کے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے

وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا

جو ایک معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لئے ان کے اعمال ہیں

كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَ

اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اور

قَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ

کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تاکہ ہدایت پاؤ کہہ دو بلکہ ہم تو ملت ابراہیمی پر رہیں گے

حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا

جو مُوحّد تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ کہہ دو ہم اللّٰہ پر ایمان لائے اور اس پر

أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن

اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو

رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا

پس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ بھی ہدایت پاگئے اور اگر وہ نہ مانیں تو

هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

وہی ضد میں پڑے ہوئے ہیں سو تمہیں ان سے اللّٰہ کافی ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۳۳۔ بنیادی عقیدہ توحید کے حوالہ سے اولاد حضرت یعقوبؑ کے اعترافی بیان کا ذکر۔

۱۳۴۔ اُخروی مواخذہ کے حوالہ سے قانون خداوندی کا بیان۔

۱۳۵۔ یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے دعویٰ ملت کے برعکس حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی اعتقاد کی تقلید کا بیان۔

۱۳۶۔ صرف نسبتی فرقوں پر قائم رہنے کی بجائے مذکورہ انبیاء پر نازل شدہ احکام پر ایمان لانے اور ایمان کی کل حقیقت کو تسلیم کرنے کا بیان۔

۱۳۷۔ صحابہ کرام کو معیار ایمان سمجھنے کا پیغام حق جبکہ تسلیم نہ کرنے والوں کی بدبختی کا ذکر، دشمنان دین کی عداوت پر سمیع وبصیر ذات کیطرف سے امام الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی براہ راست حفاظت کا اعلان۔

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾

اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَ

کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں

لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ

اور تمہارے لئے تمہارے عمل اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ یا تم کہتے ہو کہ

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد

كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور اس سے بڑھ کر کون

أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

ظالم ہے جو گواہی چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم

عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ

کرتے ہو۔ وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لئے ان کے عمل ہیں

وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦

اور تمہارے لئے تمہارے عمل اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۳۸۔ یہود ونصاریٰ کی دعوت کے برعکس صبغۃ اللہ (توحید اور دین کی حقیقی تعلیمات کا رنگ) اپنانے کا ذکر۔

۱۳۹۔ فضول حجت بازی کی بجائے (یہود ونصاریٰ سمیت سب کو) حقیقت توحید اور اخلاص فی العبادات اپنانے کا بیان۔

۱۴۰۔ یہود ونصاریٰ کے باطل دعویٰ کی تردید اور انکے کتمان حق جیسے ظالمانہ اقدام کی مذمت کا بیان۔

۱۴۱۔ اُخروی مواخذہ کے متعلق قانون الٰہی کی دوبارہ یاددہانی کا ذکر۔

اسلام میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریعی حیثیت وعظمت

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

فرمان باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ بے شک دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹)۔ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے ترجمہ:۔ اور جوکوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۵)۔ تیسرے مقام پر دین کی جامعیت واکملیت اور حتمی اتمامِ حجت کے حوالہ سے فرمان باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کرچکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور میں نے تمہارے واسطے اسلام کو ہی بطور دین پسند کیا ہے (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)۔

تینوں آیات کا حاصل بڑا واضح ہے کہ اب تا قیامت دینِ حنیف، اسلام ہی آخری مذہبِ برحق رہیگا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب وحی الٰہی کا نمائندہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور یہ کہ دین متین کی اس حقیقت پر ایمان لانا ہوگا کہ یہ ہر لحاظ سے جامع مانع و اکمل آفاقی وعالمگیر نظامِ الٰہی ہے۔ جسکو منجانب الٰہی حتمی طور پر منتخب دین برحق کی حیثیت حاصل ہوچکی ہے۔ اور ساری انسانیت کیلئے ہدایت ونجات پر مبنی یہ آخری خدائی جامع ہدایت نامہ ہے جسکو قبول کر کے ساری انسانیت رحمت الٰہیہ کی مستحق قرار پاسکتی ہے۔ اسکو قبول کئے بغیر اب کوئی (دوسرا) چارہ کار نہیں۔ اس حدتک اجمالی حقیقت کا شعور کم از کم ہر مسلمان کو ہونا ضروری ہے۔ تاہم قرآن کریم کی جامع حقیقت ہر مسلمان پر واضح نہیں۔ ہر مسلمان اسکو برحق آخری خدائی کتاب تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اسکی آفاقیت اور جامعیت سے اتنا باخبر نہیں (جتنا اسکو ہونا چاہیے) ظاہر ہے کتاب اللہ کے جامع مفہوم سے شعوری آگہی (اپنے لوازمات سمیت) ہر ایک کے بس میں بھی نہیں۔ اور قرآن کریم کے مضامین کی توضیح وتشریح سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ممکن نہیں۔ چونکہ قرآن وسنت کی مجموعی تشریعی حیثیت محتاج بیان ہے۔ لہٰذا ہر دور میں اہل حق صاحب علم حضرات نے اس کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کرنے کیلئے علمی طرزِ بیان سے ہمیشہ اس کو موضوعِ بحث رکھا ہے (اور ایسا کرنا

ضروری ہے) اس پس منظر میں کوشش ہے کہ عام فہم انداز سے (مختصراً) اسکو اپنے جیسے طالب علموں کے سامنے مقتضائے وقت کے اسلوب بیان وزبان کو پیش نظر رکھتے ہوئے واضح کیا جائے۔ زیر نظر مضمون میں سنت کی تعریف، سنت وبدعت کے مابین فرق علمی مواد سے جائزہ لینا مقصود نہیں، بلکہ دین حنیف میں اس کی حیثیت واہمیت کو واضح کرنے کیلئے اسے عام فہم اور سادہ طرز بیان سے پیش نظر رکھنا ہے۔ اس کیلئے بنیادی طور پراس حقیقت سے آگہی ضروری ہے کہ قرآن مقدس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری جامع ہدایت نامہ ہے۔اسمیں ہر پہلو کے اعتبار سے راہنما اصول و ہدایات ماخذ ومتن کے درجہ میں سمجھے جاسکتے ہیں۔ اسکی قولی توضیح وتشریح اور عملی تفسیر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے لی گئی ہے اسکے بغیر قرآن کریم کو سمجھنا اور سمجھانے کی کوشش دوسری کوئی راہ امت کے دانشوران علم میں منقول نہیں۔ لغوی، ادبی، اصولِ فصاحت کے لحاظ سے اسکی علمی تشریحات میں لسان عرب کے ماہرین کے اقوال لینا ایک ضروری امر ہے جوائمہ لغت وادب سے نقل کئے جاتے ہیں۔ صرفی ونحوی قواعد اور دیگر فنونِ علم وغیرہ سب ضمنی ضروریات ہیں تاہم اصل حقیقت جس پرامت کا عملاً نظریاتی اجماع واتفاق چلا آرہا ہے وہ یہی ہے کہ قرآن کریم کی تشریح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے ممکن ہے اسکے بغیر خود ساختہ فکر یا محض اپنی رائے سے اسکی تفسیر وتشریح گمراہ فکری ہے جسکے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعید جاری فرمائی کہ جواپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہے تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے (ترمذی)

باقی جوتفسیر وتشریح مفسرین یا محدثین سے (تفسیر کے باب میں) منقول ہے وہ اسکی علمی تعبیرات ہیں جوانہوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سمجھی ہیں۔ اور انکو مزین کرکے نقل فرمایا ہے۔ اب ہمیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھنا ہے کہ آیا فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال پرہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اطلاق ہوتا ہے یا اس حوالہ سے خلفائے راشدین اور علم وبصیرت میں فائق سمجھے جانے والے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول علمی وعملی توضیحات پر بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اطلاق ہوتا ہے یہی مرکزی نکتہ ہے جس کی وضاحت سے کئی علمی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اہلسنت والجماعت خلفائے راشدین کے قول وعمل کوسنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

مانند سمجھتے ہیں۔اور آپ ﷺ کی طرح خلفائے راشدین اور صحابہ کرام واہلبیت ؓ کے اجماع کو عین سنت رسول اللہ ﷺ قرار دے کر واجب الاتباع سمجھتے ہیں اس کی بنیاد خود رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔حضرت عرباض بن ساریہ ؓ راوی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت مؤثر انداز میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے اور دلوں میں خوف پیدا ہوگیا ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ گویا نصیحت کرنے والے کی (آخری نصیحت ہے) لہٰذا ہمیں وصیت فرما دیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتے رہو اور تم کو مسلمان سردار کے سننے اور بجالانے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ (وہ سردار) حبشی غلام ہو تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ اختلاف بھی دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ؓ کے طریقہ کو لازم جانو اور اسی طریقے پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھو اور تم (دین میں) نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو اسی لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد وابوداؤد وترمذی)۔یہاں یہ امر انتہائی توجہ (وقابل ملاحظہ) ہے کہ اتنے بڑے محدثین یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اسی اعتقادی حقیقت کو پیش نظر رکھے ہوئے تھے کہ خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع بدعت نہیں بلکہ خود سنت رسول اللہ ﷺ کا عکس ہے۔(جو کہ خود حدیث کے الفاظ سے ثابت ہے) سنت اور بدعت کی حقیقت کو اگر خود محدثین نہیں سمجھ سکے تو پھر ان سے زیادہ فہم وبصیرت کے حامل اب کونسے لوگ ہوسکتے ہیں؟ قرآن وحدیث یا قرآن وسنت ہی کو فقط استدلالی حقیقت سمجھے اور اسکے بغیر علمی وضاحتوں کو مسترد کرنیوالے حضرات کیلئے یہ مذکورہ نقطہ نظر انتہائی قابلِ توجہ ہے کیونکہ قرآن کے بعد حدیث رسول اللہ ﷺ کو دلیل کے طور پر قبول کرنے کو ہی اپنا طرۂ امتیاز قرار دیتے ہیں۔تو جن محدثین نے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (شرح معانی الآثار) نقل فرمائی ہے وہ تو خلفائے راشدین کی اتباع کو سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع قرار دے رہے ہیں۔پھر اس فکر سے انحراف یا تاویل کی کونسی راہ باقی رہ جاتی ہے؟ تمام ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سمیت جملہ اصحاب

بصیرت) کا اس حقیقت پر اجماع ہے کہ خلفائے راشدین اور اجماع صحابہؓ پر مبنی قول وعمل سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تشریح ہے۔ اور نظامِ قرآن وسنت میں ان کی تشریحی حیثیت مسلّم ہے۔ یہاں اس بنیادی غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری ہے کہ قرآن وسنت رسول اللہ کی قولی وعملی حقیقت کو اگر براہ راست صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض یافتہ خلفائے راشدین اور کبار صحابہ کرام واہل بیتؓ نہیں سمجھ سکے تو انکے بعد کون ان سے زیادہ قرآن وسنت کو بہتر سمجھنے کا دعویدار ہوسکتا ہے۔ یہ کس قدر بے باکی اور نظریاتی بگاڑ پر مبنی فکر ہے کہ ایک مسلمان احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو سچ تسلیم کرے اور جن صحابہ کرام واہل بیتؓ سے وہ احادیث منقول ہیں (بلکہ انہیں صحابہ کرام کی وجہ سے وہ روایات احادیث کا درجہ پاتی ہیں) انکے اقوال وافعال پر تحفظات یا سوالات اٹھائے جائیں، معاذاللہ۔ ہم سب مسلمانوں کو پورے دین کی حقیقت با واسطہ حضرات صحابہ کرام و اہل بیتؓ ہی سمجھ آسکتی ہے اگر صحابہ کرام و اہل بیتؓ خصوصاً خلفائے راشدین کو درمیان سے نکال دیا جائے تو خود قرآن کریم کی قولی وعملی تفسیر کس ذریعہ سے حاصل کرنا ممکن ہو سکے گی پس ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ نظام قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیتؓ کے اجماعی اقوال و اعمال کو عین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند تسلیم کرنے کی راہ اپنائیں تبھی ہم صحیح معنوں میں اہلسنت والجماعت کہلوا سکتے ہیں اہلسنت والجماعت کا فکر صالح یہ ہے کہ باحوالہ آیت فإن آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۷)۔ جو صحابہ کرام معیار ایمان ہیں تو وہ معیارِ عمل اور معیارِ سنت بدرجہ اولیٰ ہیں اور پھر یہ امر بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ سنت رسول اور اجماع صحابہ کرام کی تشریح جتنی بہتر انداز سے محدثین ائمہ فقہاء کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ ائمہ فقہاء اور محدثین کے علمی ذرائع صحابہ کرام وتابعین کے دور کے زیادہ قریب ہیں۔

ان کی علمی فقاہت وثقاہت بعد میں آنے والے اہل علم کی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے متاخرین اہل علم متقدمین اکابر واسلاف کے ہی علمی اعتبار سے خوشہ چیں ہیں وہ اپنی علمی تحقیقات و تشریحات میں متقدمین ائمہ فقہاء ومحدثین کے اقوال نقل کر کے ہی اپنی علمی توجیہات نقل کرتے

دکھائی دیتے ہیں الغرض نظام قرآن کو جتنا بہتر خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیتؓ نے سمجھا اتنا کوئی سمجھ سکتا ہے؟ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عینی شاہد ہیں اس لیے ان کی قولی و عملی تعبیرات کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ میں (بوجہ حدیث) **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین** (شرح معانی الآثار) تشریحی حیثیت کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام واہلبیت نظام قرآن وسنت میں اتباع رسول کو کسی لمحے نظر انداز کرنے یا مخالفت کے کبھی روادار نہیں ہوئے بلکہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے شیدائی اور عاشق ہونے کے ساتھ عملی تصویر تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کی ایک ایک ادا انہیں صحابہ کرام و اہل بیت کی وجہ سے عملاً محفوظ ہوسکی قرآن وسنت کا سارا علم انہی کی بدولت امت کو نصیب ہوا علمی اعتبار سے امت کے سارے اہل علم انہیں (خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیتؓ) کے در کے گدا ہیں کہ قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا علمی سرمایہ ان کے سوا کسی سے دستیاب نہ تھا اس لئے قرآن و سنت کی فہم وتفہیم میں ساری امت ان عظیم نفوس قدسیہ کی مقروض واحسان مند ہے۔ قرآن وسنت کی تشریعی حیثیت میں ان کی علمی و عملی تعبیرات کو سنت رسول اللہ کا عکس تسلیم کرنے کے پس منظر میں مذکورہ حقائق کو نظر انداز کرنا محض جہالت اور نظریاتی سرکشی ہے اللہ تعالی ہم سب کو اس حقیقت کا فہم وادراک نصیب فرمائے۔ آمین!

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ
بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے
كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ
کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
دکھاتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں برگزیدہ امت بنایا تاکہ تم اور لوگوں پر گواہ ہو
شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا
اور رسول تم پر گواہ ہو اور ہم نے وہ قبلہ نہیں بنایا تھا جس پر آپ پہلے تھے مگر اس لئے
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
کہ ہم معلوم کریں اس کو جو رسول کی پیروی کرتا ہے اس سے جو الٹے پاؤں
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي
پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بات بھاری ہے سوائے ان کے جنہیں اللہ نے ہدایت
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
دی اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان نہایت
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ ۚ
رحم والا ہے۔ بے شک ہم آپ کے منہ کا آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں سو ہم آپ کو اسی
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىھَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ
قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں پس اب اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
اور جہاں کہیں تم ہوا کرو اپنے مونہوں کو اسی کی طرف پھیر لیا کرو اور بے شک وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے یقیناً
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾
جانتے ہیں کہ وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔
وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ
اور اگر آپ ان کے سامنے تمام دلیلیں لے آئیں جنہیں کتاب دی گئی تو بھی وہ آپ کے قبلے کو نہیں مانیں گے اور نہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۴۲۔ تحویل قبلہ کے متعلق اہل باطل کے عناد پر مبنی بے جا اعتراض اور حکیمانہ جواب کا بیان

۱۴۳۔ کعبۂ ابرہیمی کی طرح امت محمدیہ پر عطیۂ نعمتِ عظمیٰ اور آخرت میں اعزاز خاص کا ذکر۔ تحویل قبلہ میں بھی دیگر احکامات کی طرح اطاعت خداوندی کے امتحانی حکمت کا ذکر خاص نیز صحابہ کرام کے جذبۂ اطاعت پر رؤف ورحیم ذات کی طرف سے سابقہ عبادات کو قبول کرنے کا بیان۔

۱۴۴۔ تحویل قبلہ کے حوالہ سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید حکم کے متعلق آپکی چاہت واشتیاقِ خاص کا ذکر اور آپکی منشاء کے مطابق خانہ کعبہ کو دوبارہ قبلہ قرار دیتے ہوئے عمومی سہولت کا بیان نیز اہل کتاب کی باطنی کیفیت اعتراف حق کے باوجود ہٹ دھرمی اور حسد کا ذکر۔

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ

آپ ہی ان کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور نہ ان میں کوئی دوسرے قبلہ کو ماننے والا ہے اور اگر آپ

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

ان کی خواہشوں کی پیروی کریں گے بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آچکا تو بے شک آپ بھی تب

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

ظالموں میں سے ہونگے۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی تھی وہ اُسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے

اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک کچھ لوگ ان میں سے حق کو چھپاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔

ع ۱۷ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ

آپ کے رب کی طرف سے حق وہی ہے پس شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہر ایک کے

هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

لئے ایک طرف ہے جس طرف وہ منہ کرتا ہے پس تم نیکیوں کی طرف دوڑو تم جہاں کہیں بھی ہوگے

جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

تم سب کو اللہ سمیٹ کر لے آئے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جہاں سے آپ نکلیں تو

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں اور آپ کے رب کی طرف سے یہی حق بھی ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کام سے غافل نہیں۔ اور جہاں کہیں سے نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

طرف کیا کریں اور تم بھی جہاں کہیں ہو تم اپنا منہ اس کی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

کو تم پر کوئی الزام نہ رہے مگر ان میں سے جو ہٹ دھرم ہیں تو تم بھی ان سے نہ ڈرو

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

اور ہم سے ڈرتے رہا کرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم راہ پاؤ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۴۵۔ باہمی تعصب اور مسلمانوں سے بغض وعناد میں ڈوبے اہل کتاب سے اطاعت حق کی امید نہ رکھنے کا ذکر اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے غیر لچکدارانہ موقف پر استقامت کی راہ اپنانے کا بیان۔

۱۴۶ تا ۱۴۷۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت برحق پر اپنی اولاد سے بھی زیادہ پہچان کے باوجود اہل کتاب کے ایک ضدی گروہ کے کتمان جیسے جرم کا ذکر اور اہل حق کو حکم خداوندی بے چوں چراں تسلیم کرنے کا تاکیدی ذکر۔

۱۴۸۔ تحویل قبلہ پر اعتراضات کے جواب میں حتمی تنبیہ کرتے ہوئے اطاعت کی راہ میں مسابقت کا ترغیبی ذکر اور قدیر ذات کی طرف سے فضول بحث کی بجائے اجتماعی حشر (آخرت) کی فکر کرنے کی تلقین۔

۱۴۹ تا ۱۵۰۔ تحویل قبلہ کے متعلق اہل باطل کے پروپیگنڈہ پر کان نہ دھرتے ہوئے آئندہ سفر وحضر میں خانہ کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کے دائمی حکم کو ہی حق سمجھنے کا تاکیدی ذکر۔ ضدی اور ظالم مزاج گروہ کو کسی طرح بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے خدائی نعمتوں کے حصول پر توجہ مرکوز رکھنے کا بیان۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

معانقۃ ۳

پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے ۔

ع ۱۸ / ۲

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو ۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مرا ہوا نہ کہا کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں

وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

لیکن تم نہیں سمجھتے ۔ اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَ

اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو

بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا

خوشخبری دے دو ۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں

لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے

وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے والے ہیں ۔ بے شک صفا اور مروہ

مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں

عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

کہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بے شک اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۱۔ عظیم روحانی و باطنی نعمت اور احسان کی یاد دہانی اور نبوت کے اہم کارہائے منصبی کا بیان۔

۱۵۲۔ عظیم انعامات و احسانات کو یاد رکھتے ہوئے ذکر الٰہی اور دائمی شکر کی تلقین اور کفران نعمت سے دائمی اجتناب کی نصیحت کا ذکر۔

۱۵۳۔ ذکر و شکر کے حکم کے بعد راہ حق میں پیش آمدہ مصائب پر صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ نصرتِ الٰہیہ کے طلبگار بننے کی تلقین اور عزیمت پر قائم لوگوں کیلئے نصرتِ خداوندی کے وعدے کا بیان۔

۱۵۴۔ راہ حق میں برسر پیکار سرفروش مجاہدین کیلئے حیات جاوداں کے ایوارڈ کا اعلان۔

۱۵۵۔ حقیقی محبت الٰہیہ کے مقام پر فائز صاحب عزیمت لوگوں کیلئے سخت ابتلائے امتحان کی صورتوں کا تاکیدی ذکر اور کامیاب لوگوں (صابرین) کیلئے بشارت کا بیان۔

۱۵۶ تا ۱۵۷۔ پیکران استقامت نفوس قدسیہ کے مقام صبر و رضا کے ذکر کے بعد ان پر نزول رحمت خداوندی اور ابدی ہدایت جیسے عظیم اعزاز کا اعلان۔

۱۵۸۔ صاحب عزیمت لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد مجسمۂ صبر و رضا حضرت ہاجرہؑ کی سعی بین الصفا والمروہ کے حوالہ سے خدشہ کی تردید کرتے ہوئے صفا مروہ کا شعائر اللہ میں شامل کرنے کا اعلان۔

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

قدردان جاننے والا ہے۔ بے شک جولوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کہ جسے ہم نے نازل کردیا ہے اس

وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ

کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کردیا یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا

يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا

ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی اور ظاہر کردیا پس

وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ

یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔ بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

جنہوں نے انکار کیا اور انکار ہی کی حالت میں مر بھی گئے تو ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ

اور سب لوگوں کی بھی۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

ع لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

اور رات اور دن کے بدلنے میں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں

بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ

کو نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے

فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ

پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلاتا ہے

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۹۔ جب صفا مروہ شعائر اللہ ہیں تو بلا جھجک ان کے طواف وسعی جاری رکھنے اور اس پر اجر دینے کا ذکر، نیز کتب سماویہ (خاص طور پر تورات) میں تصدیق کے باوجود اہل کتاب کی کتمان حق پالیسی پر ان کیلئے اللہ تعالیٰ سمیت تمام مخلوق کی لعنت کا اعلان۔

۱۶۰۔ توبہ کے بعد اصلاحی زندگی اختیار کرنے اور اظہار حق اپنانے والوں کیلئے توبہ اور رحمت خداوندی کا دروازہ کھلا رہنے کا اعلان۔

۱۶۱ تا ۱۶۲۔ ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث کفر پر ہی ڈٹ جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجتماعی لعنت اور قطعی سزا کے طور پر دائمی عذاب (بلا تخفیف) کا سخت ترین اعلان۔

۱۶۳۔ حقیقی سب کا الٰہ اور جائے پناہ ایک ہی ہے تو رحمان اور رحیم کے سوا کسی دوسری جگہ سے نصرت کی امید نہ رکھنے کا بیان۔

۱۶۴۔ الٰہ واحد کی طرف سے انسانیت کے فائدے کیلئے مختلف آفاقی تخلیقات اور مظاہر قدرت کا بیان۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

حکم کا تابع ہے البتہ عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور شریک

اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا

بنا رکھے ہیں جن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنی چاہیے اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی سے

لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

زیادہ محبت ہوتی ہے اور کاش دیکھتے وہ لوگ جو ظالم ہیں جب عذاب دیکھیں گے کہ سب قوت

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ

اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جب وہ لوگ بیزار ہو جائیں گے جن کی پیروی

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے اور ان کے تعلقات ٹوٹ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

جائیں گے۔ اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کاش ہمیں دوبارہ جانا ہوتا تو ہم بھی ان سے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں اسی طرح اللہ انہیں انکے اعمال حسرت دلانے

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا ع ۲۰ ۴

کے لئے دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔ اے لوگو ان چیزوں میں سے کھاؤ

مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَ

صریح دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دے گا اور یہ کہ اللہ کے ذمے تم وہ

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

باتیں لگاؤ جنہیں تم نہیں جانتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ

کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۶۵۔ آفاقی مظاہر کے قدرت کے مشاہدات کے باوجود عقیدۂ توحید اور محبت الٰہیہ کو اپنے (الف) دلوں میں جاگزیں کرنے کی بجائے غیر اللہ سے اعتقادی اظہار محبت کی سخت ترین مذمت (ب) مشرکین کے برعکس اہل ایمان کی اپنے خالق سے حقیقی محبت اور سرشاری کے اعلیٰ مقام کا بیان۔ (ج) آخرت میں قدرت خداوندی اور مشاہدۂ عذاب کے بعد اہل کفر کی بے جا حسرت کا ذکر۔

۱۶۶۔ معبودان باطلہ کی طرف سے اپنے پیروکاروں سے لاتعلقی کے اعلان کا ذکر نیز مشرکین کے لئے ہر طرح کے اسباب امید منقطع ہو جانے کا بیان۔

۱۶۷۔ مشکل گھڑی میں معبودان باطلہ کے کام نہ آنے پر اہل باطل کا اظہار حسرت اور بے جا تمنا کا ذکر نیز کفار کیلئے روز محشر حسرتوں کے خون سمیت دائمی عذاب جہنم کا بیان۔

۱۶۸۔ معبودان باطلہ کی اتباع کرنے کی بجائے معبود حقیقی کے احکام پر عمل کرتے ہوئے پوری بنی نوع انسانی کو رزق حلال کے اہتمام کا حکم اور انسانیت کے واضح دشمن شیاطین کے نقش قدم پر چلنے سے لازمی اجتناب کا بیان۔

۱۶۹۔ ہر برائی بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے کے پیچھے شیاطینی سازشوں کا ذکر۔

۱۷۰۔ اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی تقلید مذموم کی بجائے خدائی احکام کی لازمی اتباع کا بیان۔

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ پائی ہو۔اور ان کی مثال

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ

جو کافر ہیں اس شخص کی سی ہے جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار اور آواز کے نہیں سنتی

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا

وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں سمجھتے۔اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ

سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو کہ اللہ کے سوا اور کے نام

بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

سے پکاری گئی ہو حرام کیا ہے پس جو لاچار ہو جائے نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا۔بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

چھپاتے اور اس کے بدلہ میں تھوڑا سا مول لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ

مگر آگ اور اللہ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو بدلے ہدایت کے خریدا

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اور عذاب کو بدلے بخشش کے پس دوزخ کی آگ پر ان کا کتنا بڑا صبر ہے۔یہ اس لئے کہ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ

اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ اتاری اور بے شک جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۱۔کفار کے آواز حق کو قبول نہ کرنے کے رویہ کی جانوروں سے تشبیہ کا عجیب پیرائے سے ذکر۔

۱۷۲۔بطور خاص اہل ایمان کو رزق حلال کے اہتمام اور شکر گزاری کا تاکیدی حکم۔

۱۷۳۔اکل حلال کا قانون بیان کرنے کے بعد چار قطعی حرام اشیاء کا بیان اور استثنائی صورت حال کے حکم کا ذکر۔

۱۷۴۔کتمان حق کے عادی مجرمین کے گھناؤنے کاروبار کی سخت مذمت اور خطرناک اخروی انجام کا بیان۔

۱۷۵ تا ۱۷۶۔گمراہی کے سوداگروں نے تکذیب حق اور حرام کاروبار میں جو کچھ کمایا ہے اس کے انجام بد کا طنزیہ ذکر۔

لَفِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ ۝١٧٦ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ ع

البتہ ضد میں بہت دور جا پڑے ۔ یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ

طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ

اور کتابوں اور نبیوں پر اور اس کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآئِلِیْنَ

اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے

وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ

وہ عہد کرلیں اور تنگ دستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝١٧٧ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں ۔اے ایمان والو مقتولوں میں

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت

بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

بدلے عورت کے پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ

کے موافق مطالبہ کرنا چاہئے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے یہ تمہارے رب کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اَلِیْمٌ ۝١٧٨ وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

اور اے عقلمند تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۷۔صرف کسی ایک جزوی اطاعت (یہود کے بیت المقدس کو قبلہ بنانے کے سابقہ خدائی حکم کی اطاعت) کو اپنی حقانیت کی دلیل قرار دینے والے اہل کتاب کو بنیادی عقائد کی نئے سرے سے تصدیق اور بقیہ مذکورہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے خدائی احکام پر توجہ مرکوز کرنے کا زوردار بیان ۔(یہود کی طرح فقط نسبتی فخر و غرور میں مبتلا بدعمل ناخلف جانشینوں کی اصلاح کیلئے یہ خدائی حکم تحت تنبیہ ہے کہ صدق و تقویٰ کا معیار ایمان اور اعمال صالحہ ہیں اس کے بغیر خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں)

۱۷۸۔احکامات الٰہیہ کے تسلسل میں خدائی نظامِ عدل کے شاندار حکمِ قصاص کا نفاذ اور جاہلانہ طرزِ عمل سے ہٹ کر انصاف کے تقاضوں پر عمل کرنے کا تاکیدی بیان نیز باہمی سماجی نظامِ صلح کے تحت معافی (رحم کی اپیل) اور دیت کی تخفیفی رعائت اور اجازت کا ذکر۔

۱۷۹۔اصحاب شعور پر جذبات سے ہٹ کر نظام قصاص کو قوم کی حیات قرار دینے کے فلسفہ الٰہیہ کو سمجھنے کا زوردار تذکرہ۔

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ
(خونریزی سے) بچو۔ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آپہنچے اگر
خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
وہ مال چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر وصیت کرے
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ
یہ پرہیز گاروں پر حق ہے۔ پس جو اسے اس کے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ ان پر
عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ
ہی ہے جو اسے بدلتے ہیں بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ پس جو وصیت کرنے والے
مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ
سے طرف داری یا گناہ کا خوف کرے پھر ان کے درمیان اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
ع ۲۲ ۶ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾
جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
گنتی کے چند روز پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ
کر لے اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا پھر جو کوئی
مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ
خوشی سے نیکی کرے تو وہ اسی کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ
اگر تم جانتے ہو۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے
الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ
ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے سو جو کوئی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۰۔ فوجداری قانون (نظام قصاص) کی طرح دیوانی ضابطہ (مالی امور کے حوالہ سے قوانین) کے متعلق خدائی حکم ''وصیت'' کے اجرا کا بیان۔

۱۸۱۔ کسی حق العبد (وصیت) میں من گھڑت کمی بیشی پر سخت خدائی گرفت کی تنبیہ کا ذکر۔

۱۸۲۔ ناانصافیوں کی اصلاح کیلئے استثنائی صلح کن کردار کا ترمیمی بیان۔

۱۸۳۔ احکامات خداوندی کے تسلسل میں اسلام کے اہم رکن (صوم) کی فرضیت کا باحوالہ بیان اور حصول تقویٰ کو حکمتِ حکم قرار دینے کا ذکر۔

۱۸۴۔ حکم صوم میں اظہار سہولت کیلئے ایاماً معدودات کے ذریعہ آسانی کا ذکر (الف) سفر کی عمومی مشقت کے پیش نظر مریض اور مسافر کیلئے تخفیفی حکم کا بیان (ب) طبعی تقاضوں سے مغلوب الحال افراد کیلئے متبادل سہولت کا حکم خاص (ج) طبعی اعذار کے باوجود بھی معذور افراد کیلئے عزیمت پر عمل کرنے کی رخصت اور ترغیب کا ذکر۔

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى

تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ

دنوں سے گنتی پوری کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تا کہ تم گنتی

بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

پوری کر لو اور تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ

اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پھر چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى

ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت

نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ

کرنا حلال کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے پردہ ہیں اور تم ان کے لئے پردہ ہو اللہ کو معلوم ہے کہ

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ

تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے پس تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

سو اب ان سے مباشرت کیا کرو اور طلب کرو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور کھاؤ

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ

اور پیو جب تک کہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے فجر کے وقت صاف

الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ

ظاہر ہو جاوے پھر روزوں کو رات تک پورا کرو اور ان سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم

عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ۭ كَذٰلِكَ

مسجدوں میں معتکف ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان کے قریب نہ جاؤ اسی طرح

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۵۔ روزوں کی مناسبت سے شہر رمضان کی عظمت اور وجہِ شرف و تقدیس کا بیان۔ (الف) نیز روزوں کی فرضیت کے قطعی حکم کا ذکر (ب) خدائی احکام میں تخفیف و سہولت کے ساتھ ساتھ ہدایت جیسی نعمت عظمٰی عطا کئے جانے پر شکر گزاری اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے بیان کرنے کا ذکر۔

۱۸۶۔ خالق حقیقی سے مناجات کرتے وقت بندے کیلئے قبولیتِ دعا کے حوالہ سے خدائی وعدہ اور تسلی کا ذکر (دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے تو دیگر عبادات کی طرح روزوں میں بھی دعا کی مناسبت سے اس کا ذکر خاص عنوان سے لایا گیا ہے کہ کیسے ایک بندہ اپنے رب سے مناجات کر سکتا ہے)

۱۸۷۔ اہل کتاب کے برعکس امت محمدیہ کیلئے سہولیاتی حکم کا ذکر (الف) مشقت اور امتحان سے بچاتے ہوئے ازدواجی تقاضوں کیلئے تخفیفی حکم اور اکل و شرب کے حوالہ سے مخصوص اجازت کا بیان۔ (ب) تحدید صوم کے بعد حالتِ اعتکاف میں احتیاطی اعمال کا بیان۔

نظامِ قصاص

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۹)

ادیانِ حق و باطل کے مابین واضح فرق و امتیاز یہ ہے کہ ہر دینِ حق کی بنیاد وحی الٰہی اور احکام خداوندی کی اتباع تھی، جبکہ باطل فکر ونظر اور اعتقاد کی بنیادوں میں شیطانی افکار (وساوس) و روح کار فرما چلی آرہی ہے۔ اب چونکہ ایک ہی دین برحق (اسلام) باقی رہ گیا ہے اور کسی نئے دین اور وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ جبکہ شیطانی نظریات و عقائد کا جنم (ایجاد و اختراع) قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اس لیے اس فلسفہ اور اصول کے مطابق آسان فہم قاعدہ سمجھا جاسکتا ہے کہ ہر نئے گمراہ فتنہ کے پیچھے وحی و الہام کا کوئی راستہ اب دستیاب نہیں، بس وہ شیطانی افکار کا ہی نیا کھلتا دروازہ سمجھا جا سکتا ہے۔ دینی عقائد، اصول و احکام طے شدہ حقائق ہیں(سوائے اجتہادی معاملات وپیش آمدہ فروعی مسائل کے) ظلم، جبر، دجل و فریب، جھوٹ اور ناحق معاملات ہمیشہ کے لیے حرام قرار پائے ہیں۔ حلال وحرام کے واضح اور طے شدہ قواعد میں جن میں ترمیم کی اتھارٹی (قوت و طاقت) کسی کے پاس نہیں ہے اس پسِ منظر میں اسلام کے نظامِ حق نے دورِ جاہلیت کے تمام مظالم اور فرسودہ روایات کا خاتمہ کرتے ہوئے وحشت و بربریت اور حیوانی درندگی کی جگہ انسانی تہذیب کے رحم آمیز اور حقیقت پر مبنی عدل و انصاف کے ایسے فوجداری قوانین مرتب فرمائے جن کی اساس(بنیاد) انسانی مساوات تھی جان، جان ہے خواہ کسی غریب کی ہو یا امیر کی، مرد کی ہو یا عورت کی، اس قانون کے عملی نفاذ سے انسانوں میں معاشرتی اصلاح ہونا تو ناگزیر تھی بلکہ کُرّہ ارض پر بستی ہر مخلوق کو اس کے صالح ثمرات محسوس ہونے لگے تھے، حیوانی تہذیب و درندگی اور معاشرتی فساد کو روکنے کا اس سے بہتر قانون کسی شہ دماغ میں آج تک نہ آیا ہے اور نہ آسکے گا۔ انہی قوانینِ برحق میں سے ایک قانونِ برحق نظامِ قصاص ہے(جو اسلام کے مجموعی عادلانہ نظام کا جزوِ خاص ہے) دورِ جاہلیت میں شخصی و آمرانہ اور ظالمانہ قبائلی روایات کے تحت ایک کے بدلے میں پورے خاندان کا قتل، باپ کے بدلے میں بیٹا، عورت کے بدلے میں مرد، غلام کے بدلے میں

آزاد وغیرہ جیسے وحشیانہ اقدامات کا رواج (جنگل کا قانون) عام تھا، اس دورِ جاہلیت کے تاریک نظامِ باطل میں اسلام کا عادلانہ نظامِ قصاص طلوعِ سحر کی مانند نمودار ہوا، اور ہر طرح کی ظالمانہ تاریکیاں اپنے اختتام کو پہنچیں۔ کوئی نظریاتی طور پر تسلیم کرے یا انکار۔ لیکن ساری دنیا میں عملی طور پر اسلام کے نظامِ قصاص کا ہی نفاذ چل رہا ہے حتیٰ کہ اقوامِ متحدہ اسی قانون کو پوری دنیا میں برحق تسلیم کر چکی ہے۔ جس معاشرہ میں جہاں بھی اس قانون کے نفاذ میں عملی تاخیر یا عدمِ نفاذ کی شکایت آتی ہے۔ وہاں اس کے خاندان میں انفرادی اور معاشرہ میں اجتماعی مہلک اثرات (جذبہ انتقام) دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور یوں قرآن کریم کے بیان کردہ فلسفہ ''کہ تمہارے لیے قصاص (کے نفاذ میں) زندگی وحیات کا (سبب) ہے اے عقلمندو اگر یہ حقیقت تمہارے پلّے پڑ جائے تو'' اس سے روگردانی کے اثراتِ بد میں خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ اور قومی تعصّبات میں (برادری ازم اور لسانی وجوہات کی وجہ سے) جنگجوئی کے انتقامی زہریلے اثرات پھیلتے ہیں۔ جن مہذّب ممالک (بطورِ خاص عرب اسلامی ممالک) میں اس نظامِ قصاص کا بلا امتیازی عملی نفاذ ہے وہاں قتل و غارت کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ زندہ کرامت و برکت ہے اس پاکیزہ نظام کی، جس کے ایک جُز کے عملی نفاذ کے صالح ثمرات کا اعتراف عالمی برادری کرنے پر مجبور ہے۔

اسلام زندہ باد نظامِ شریعت پائندہ باد۔

اسلام میں نظریہ رؤیت ہلال اور سائنسی استدلال کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جائزہ

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

رؤیت ہلال کا مسئلہ چونکہ باب صوم سے متعلق ہے اسکو اپنی طے کردہ پالیسی (کہ احکام کی ذیلی علمی تفصیلات ہمارے موضوع کا حصہ نہیں) سے ہٹ کر اس واسطے زیر بحث لایا جارہا ہے کہ آج کل رؤیت ہلال جدید وقدیم اصولِ فلکیات کے حوالہ سے سائنسی تحقیقات کا موضوع قرار دیکر اسے مخصوص فکر ونظر سے پیش کیا جارہا ہے۔ (کہ یہ مسئلہ رؤیت ہلال قدیمی علوم سے وابستہ علماء سے متعلقہ نہیں بلکہ سائنسی فنون اور مشاہداتی ٹیکنالوجی کے حل کرنے کا ہے اور اس میں سائنسی نظریات واصول کی ہی پاسداری معتبر ہے وغیرہ) ہم اس حوالہ سے مختصراً شرعی نقطہ نگاہ سے جائزہ لینا چاہیں گے۔ کہ حقیقت کس نظریہ کا ساتھ دیتی ہے اور اس میں اعتبار کس تحقیق کا ہونا چاہیے۔ یادرکھنا چاہیے کہ خود باری تعالیٰ نے اپنی آخری مقدس کتاب (قرآن کریم) میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿یسئلونک عن الأهلة قل هی مؤقیت للناس والحج﴾، ترجمہ:۔ آپ سے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو یہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے وقت کے اندازے ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۹)۔ اس قدر حقیقت کا اظہار خود خالق ارض وسماء (خالق فلکیات) نے وضاحت سے فرمادیا ہے کہ چاند کا گھٹنا بڑھنا لوگوں (عوام الناس) کیلئے اوقات (وتاریخ) جاننے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ یہاں پہلا امر قابل غور وملاحظہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے عوام الناس کی سہولت کیلئے قمر (چاند) کو معیارِ اوقات (معیار تاریخ) قرار دیا ہے، شمس (سورج) کو نہیں (گویا نظامِ فطرت کے خالق نے ہی قمری اعتبار سے ماہ وسال کو اصل معیارِ وقت (اور تاریخ ٹھہرایا ہے) تو تاریخ اور وقت کے اعتبار سے قمری کیلنڈر (حقیقت میں) فطری ہے جبکہ شمسی اعتبار سے ماہ وسال کا تعین انسانوں کا خود ساختہ ہے۔ اسکا علم سہل الحصول ہے اور پرانے سارے عام لوگ بھی چاند وستاروں کی حرکت سے اوقات کا آسانی سے تعین کرلیتے تھے۔ جبکہ شمسی سال خود ساختہ ہونے کیساتھ معلوماتی لحاظ سے بھی پیچیدہ اور مشکل الحصول ہے (جو بغیر حساب کے معلوم نہیں ہوتا) اس وضاحت سے (ضمنی طور پر معلوماتی حقیقت سے آگہی مقصود ہے) رویت ہلال کے حوالے سے وحی الٰہی کی ترجمانی لسانِ رسالت ﷺ سے اس قاعدہ کے ساتھ فرمائی گئی کہ لاتصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته۔ (ترمذی شریف) اس فرمان نبوی ﷺ سے اتنی حقیقت واضح طور معلوم

ہوجاتی ہے کہ ثبوت شہر (رمضان) کا مدار چاند کی رؤیت (مشاہدہ) پر ہے۔ فقط اسکے وجود (پیدائش) پرنہیں مزید وضاحت کے طور پر یہ تاکید بھی خود آپ ﷺ کیطرف سے جاری فرمائی گئی کہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (بخاری) کہ اگر بادل یا گرد وغبار کی وجہ سے چاند کا مشاہدہ نہ ہوسکے تو تیس پورے کرو، رؤیت ہلال کے حوالہ سے جدید وقدیم تحقیقات پر مبنی مختلف کتب ورسائل لکھے جاچکے ہیں۔تفصیلات وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ آج کے سائنسی مشاہدات کو حرفِ آخر سمجھ والے اہل فکر کو اصرار ہے کہ اب چونکہ سائنس وٹیکنالوجی کی بدولت چاند کے وجود (پیدائش) کا جاننا بذریعہ آلاتِ جدیدہ اور مشاہدہ ہوجاتا ہے تو اسی کا اعتبار ہونا ضروری ہے۔ (اسی لئے اب کئی سالوں کے قمری کیلنڈر بھی مرتب کردیے گئے ہیں) سائنسی معلومات پر یقین کرنے والوں کی علماء پر طنز کا یہ جملہ زبان زدعام ہے کہ لوگ چاند پر پہنچ چکے ہیں اور مولوی لوگ اب مسجد کی حد تک ہی اکتفائے فکر رکھے ہوئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی طنز وتنقید سے حقائق واقعیہ کو بدلا نہیں جاسکتا (اپنے دل بہلانے یا باطنی بغض کو وقتی تسکین کا ذریعہ سمجھ لیا جائے تو الگ موضوع ہے) شریعت مطہرہ کا اصل مدار قرآن وسنت پر ہے ہم نے خالقِ فطرت اور خالقِ فلکیات کے فرمان کو بھی ملاحظہ کرلیا جو تمام تر تحقیقاتِ انسانی سے بہر حال بالاتر اور حرفِ آخر ہے۔ نیز وحی الٰہی کے حقیقی ترجمان خاتم الانبیاء ﷺ کے فرمان کو بھی پڑھ سن لیا کہ روزہ رکھنے کا مدار رؤیت ہلال پر ہے۔ اس قدر صراحت کے بعد ایک مسلمان کے لئے گنجائش ہی نہیں رہتی کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے فرمان سے ہٹ کر کسی سائنسی تحقیق کو زیادہ اہمیت دے۔ تاہم اس مسئلہ رؤیت ہلال کے حوالہ سے سائنسی اصول بھی خود شرعی حکم کی تائید کرتے ہیں۔ گویا عقل (ریسرچ) بھی نقل (فرمانِ رسالت ﷺ) کی تائید ہی کررہی ہے تو فقط عقل (ریسرچ) کے پیروکاروں کی طرف سے سائنسی ناخداؤں کے مؤقف پر اصرار کرنا کس طرح کی دانشمندی سمجھا جائے۔ آپ ﷺ کا فرمان بھی چاند کی تازہ رؤیت کے حوالے سے نفاذ حکم صوم پر ہے اور ٹیکنالوجی کے آلات وذرائع بھی زیادہ سے زیادہ رؤیت ہی کی نشاندہی کرنے میں معاون بنتے دکھائی دیتے ہیں تو ایسے میں سائنسی آلات پر ایمان لانے کے اصرار کا کیا مطلب؟ ویسے بھی شرعی قواعد وضوابط قانون کلی کا درجہ رکھتے ہیں اور کوئی بھی قاعدہ (ضابطہ) اور قانون اگر مگر کے ساتھ نہیں بنایا جاتا کہ کل کلاں سائنس اگر قاعدہ شرعی کے مخالف کسی نظریہ کو ثابت کرنے لگ جائے تو قاعدہ شرعی بھی تبدیل کردیا جائے۔ مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے کہ شریعت مطہرہ کسی سائنسی نظریہ وتحقیق کے تابع نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین

پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے سائنسی افکار یا تحقیقات پر نہیں ۔ سائنسی ناخداؤں نے بارہا اپنے ہی وضع کردہ اصولوں کا تیا پانچہ کر کے رکھ دیا اور جدید (Latest) ریسرچ پر انکے مشاہداتی گھوڑے بدلتے دکھائی دیتے ہیں ۔ (گویا جو لوگ سائنسی تھیوری کو خدا کا درجہ دیتے ہیں انکے خدا بدلتے رہتے ہیں) دو جمع دو مساوی چار ہونے کے مسلمہ قاعدہ کا حوالہ دینے والے کہتے ہیں کہ جیسے یہ ظن نہیں یقین کا فارمولا ہے تو ایسے ہی انکے سائنسی فارمولے بھی یقین کا درجہ رکھتے ہیں ۔ فامولا تو درست ہے مگر ہر جگہ اسکوفٹ کرنا غلط ہے ۔ آئے روز مشاہدات اور تھیوریز بدلتی رہتی ہیں تو کیا اعتقادات بھی سائنسی تھیوریز کے ساتھ بدلتے رہیں ؟ اسلامی اعتقادات اتنے کمزور ستونوں پر قائم نہیں کیے گئے ۔ اعتقادات کی بنیاد مضبوط اور ٹھوس حقائق پر استوار کی گئی ہے سائنسی تحقیقات اعتقادات کا بدل نہیں بن سکتیں ۔ اس حوالہ سے خلاصۂ اس اسلامی فکری پالیسی کو ذہن نشین کر لیا جائے کہ اسلام نہ تو سائنسی تعلیم وترقی کا مخالف ہے اور نہ ہی اسکے تجربات ومشاہدات کو رد کرتا ہے مگر انکی نظریاتی حقیقت کے متعلق یہ راہنمائی کرتا ہے کہ یہ تحقیقات معلوماتی وتجرباتی افکار واقدامات ہیں انکا اعتقادات سے تعلق نہیں علم اورفن سے ہے جبکہ اسلامی اعتقادات وحی الٰہی کی تعلیمات سے لیے گئے ہیں کسی سائنسی نظریہ سے ماخوذ نہیں ۔ چونکہ تجربات ومشاہدات بدلتے رہتے ہیں اس لئے اسلام کبھی ایسی تھیوری کو اپنے اعتقادات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا ۔ ویسے بھی جدید سائنسی ریسرچ وتحقیقات کی عمر ڈیڑھ سو سال سے زیادہ نہیں جبکہ شرعی احکامات شروع سے وحی الٰہی کے تابع ہیں کیا ہم مسلمان اتنے کمزور اعتقادی فکر کے حامل ہیں کہ وحی الٰہی جیسی یقینی حقیقت کو پس پشت ڈال کر سائنسی نظریات (بھلے بظاہر مشاہدات پر مبنی ہی کیوں نہ پائے جائیں پھر بھی وہ شریعت کے مقابلے میں ظنی ہی ہیں) کو ترجیح دینے لگ جائیں ؟ ایسا کرنا نظریاتی واعتقادی اعتبار سے گمراہ فکری ہے ہاں اگر کسی جگہ سائنسی نظریات ومشاہدات شرعی قواعد وضوابط کے برعکس کوئی حقیقت ثابت کرنے لگیں (جو ظن کہلاتے ہیں) تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ عقلی افکار کو ترک کر کے شرعی اصول وضوابط پر عمل پیرا ہوں ۔ یہی مرکزی نقطہ نظر ہے جو نقل (فرمانِ خدا ورسول ﷺ) کی قطعی اتباع کرنے والے اور عقل (ظن پر یقین رکھنے والے) پیروکاروں کے مابین حدِ فاصل ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سائنسی تحقیقات اصولِ شریعت کی مؤید (تائید کرتی) ہیں ۔ تو بسم اللہ ورنہ ہم شرعی احکام کے ہی مکلف (تابع) ہیں ۔ سائنس وٹیکنالوجی کے تابع نہیں یہ دقیانوسی یا تنگ نظری نہیں بلکہ شرعی روشن خیالی ہے کوئی اگر دن کو رات کہنے پر مصر ہے تو وہ اپنی عقل کا علاج کرائے ۔ ایک اور

فکری انحطاط پر مبنی نظریہ فاسد کہ تمام ممالک میں ایک ہی دن (وقت) روزہ رکھنے اور عید وغیرہ کے حوالہ سے اتحاد امت کا عملی مظاہرہ ہونا چاہیے۔ مختلف ممالک میں مختلف اوقات یا دنوں میں روزہ رکھنا اور عید پڑھنا اختلافِ امت ہے جو نہیں ہونا چاہیے۔ یہ مذکورہ نظریہ فاسد بدیہی البطلان (واضح طر پر غیر حقیقی اور خلاف فطرت) موٗقف ہے۔ اس مذکورہ نظریہ کو نقل (فرمانِ رسول تو ہوتا ہی وحی الٰہی کا ترجمان ہے) اور عقل (قدیم وجدید سائنسی اصول) دونوں مسترد کرتے ہیں۔ ساری دنیا میں اختلافِ مطالع (طلوع وغروب کے مختلف اوقات) مشاہداتی حقیقت ہیں۔ نامعلوم ایسے لوگ (جو حقیقتاً شرعی اعتقادات کے منکر ہوتے ہیں) مگر ظاہری لبادے میں مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے ہیں) ایسے افکار کے اظہار کرتے وقت خود اپنے عقلی حقائق ومشاہدات سے کیوں منحرف ہونے لگتے ہیں۔ ساری دنیا میں شمس وقمر (سورج وچاند) کے طلوع وغروب کے اوقات مختلف الوقوع ہیں۔ اتنی اظہر من الشّمس حقیقت کے برعکس یہ مذکورہ رائے یا تجویز سامنے لانا خلاف عقل ونقل نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا ساری دنیا میں رات اور دن کا وقت ایک ہی ہے؟ کیا ساری دنیا میں گھڑیوں کی سوئیاں ایک ہی وقت پر گھومتی (نشاندہی کرتی) ہیں؟ کیا ساری دنیا کے ہر موسم اور ہر لمحہ کو ایک جیسا (وقوعی اعتبار سے) تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ وہ مختلف الوقوع ہوتا ہے) تو پھر کیوں اس موٗقف کے تجویز کنندگان ایسی خلاف عقل تجویز یا رائے سامنے لاتے ہیں؟ جن پر عمل کرنا ممکن ہی نہیں اور اسکا بدیہی البطلان (خلاف عقل وفطرت) ہونا سب کے نزدیک مسلمہ حقیقت ہے۔ حیرت ہے کہ اس جدید دور میں بھی ہندو مذہب کے پیروکار موسمی مہینوں (ساون، بھادوں وغیرہ) کے تحت اپنے مذہبی تہوار مناتے چلے آرہے ہیں۔ سکھوں کی مذہبی روایات بھی ایسی ہی چلتی آرہی ہیں۔ یہود ونصاریٰ (عیسائی) اپنے مذہبی تہوار، روزے، عید (کرسمس وغیرہ) شمسی مہینوں کے تحت مناتے چلے آرہے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کی عبادات موسمی تغیرات کے اردگرد نہیں گھومتیں بلکہ مخصوص عبادات (روزے، عید الفطر، عید الاضحیٰ) قمری مہینے کے تحت ادا ہوتی ہیں۔ روشن خیال طبقے کو سائنسی نظریات کی تابعداری کیلئے مسلمانوں کو ہی نصیحت کرنے کی کیوں سوجھتی ہے کچھ اس طرح کے مشورے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی دے کر دیکھ لیں کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔ امید ہے کہ اس قدر واضح حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد اہل ایمان کسی ایسی باطل فکر پر مبنی رائے کو سننے کی زحمت گوارہ نہیں کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ امورِ شریعت پر ایمان لانے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں ۔ اور ایک دوسرے کے

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور (نہ) انہیں حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ ع ۲۳ ۷

کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو ۔ آپ سے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں

قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کہہ دو یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت کے اندازے ہیں اور نیکی یہ نہیں ہے کہ تم

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرے اور تم

مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ

گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۔ اور اللہ کی

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

کو پسند نہیں کرتا ۔ اور انہیں قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

تمہیں نکالا ہے اور فتنہ (غلبہ شرک) قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

سے نہ لڑو جب تک کہ وہ تم سے یہاں نہ لڑیں پھر اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

تم بھی انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے ۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۸۔ طہارت نفس (روزہ) کے ذکر کے بعد مالی طہارت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اکل حرام اور دوسروں کے مال پر ناجائز طریقوں سے ہاتھ صاف کرنے سے لازمی اجتناب کا حکم۔

۱۸۹۔ رویت ہلال سے روزہ حج وغیرہ کے احکامات کا تعلق ظاہر ہے اس لئے اس کی مناسبت سے سوال وجواب کا ذکر (سائنس وٹیکنالوجی اسباب پر نتائج مرتب کرتی ہے یہاں خالق شمس وقمر نے حکیمانہ انداز سے چاند کے بارے سوال پر ظاہری فائدہ اور نتیجہ بیان فرمایا ہے)۔ مشرکین کے ایام حج میں پہلے سے جاری رسم بد کے متعلق اصلاح اور تقویٰ اپنانے کا حکم۔

۱۹۰۔ روزے، حج کے حوالے سے اصلاحی اقدامات کے بعد اسلام کے اہم ترین حکم قتال فی سبیل اللہ کے حوالہ سے اصلاحی ہدایات کا بیان (حرمت کے چار ماہ ذیقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب) (بطور خاص اشہر حرم میں اقدامی کی بجائے دفاعی انداز سے کفار کا مقابلہ کیا جائے)

۱۹۱تا۱۹۲۔ فتنہ پرور دہشت گرد کفار کی سرکوبی کیلئے سخت ترین اقدام (قتال فی سبیل اللہ) کا حکم۔ (الف) تاہم تقدیس حرم کے باعث حدود حرم میں قتال سے اجتناب کا حکم (ب) اگر کفار حدود حرم میں پہل کریں تو پھر مسلمانوں کو بھی دفاعی قتال کی اجازت کا ذکر۔

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹۳

دین قائم ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ

حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور سب قابل تعظیم باتوں کا بدلہ ہے

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

پھر جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی کہ اس نے تم پر زیادتی کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۹۴ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور اللہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ

خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۹۵ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ

نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو پس اگر

اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

روکے جاؤ تو جو قربانی سے میسر ہو اور اپنے سر نہ منڈواؤ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ

یا اسے سر میں تکلیف ہو تو روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے فدیہ دے

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۛ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ

پھر جب تم امن میں ہو تو جو عمرہ سے حج تک فائدہ (اٹھائے) تو قربانی سے جو

مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ

میسر ہو (دے) پھر جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے

سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

اور سات جب تم لوٹو یہ دس پورے ہوگئے یہ اس کے لئے ہے کہ جس کا گھر بار

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۹۳۔ حکم قتال اور حکمتِ جہاد کا بیان (مقصد قتال اصلاح فساد اور دین حق کی سرفرازی ہے)

۱۹۴۔ حرمت کے مہینوں میں مسلمانوں کیلئے پہل نہ کرنے تاہم کفار کی طرف سے اقدام پر ادلے کا بدلہ (قانون) استعمال کرنے کی اجازت کا حکم نیز ہر حال میں خدائی خوف پیش رکھنے کا حکم۔

۱۹۵۔ دفاع سے غفلت کا نتیجہ اپنی بربادی کو خود دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ اس لئے ہمہ وقتی تیاری جہاد کا حکم ہے نیز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حُسنِ اعمال اختیار کرتے رہنے کا دائمی حکم۔

۱۹۶۔ جہاد اور حج میں مشقت قدرے مشترک ہے اس لئے پھر سے حج وعمرہ کے احکام اور ان کے متعلق مختلف مسائل کا اجمالی بیان۔

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
مکہ میں نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے
شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ
والا ہے۔ حج کے چند مہینے معلوم ہیں سو جوکوئی ان میں حج کا قصد کرے
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا
تو مباشرت جائز نہیں اور نہ گناہ کرنا اور نہ حج میں لڑائی جھگڑا کرنا اور جو تم نیکی
مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَ
کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ لے لیا کرو اور بہترین زاد راہ پرہیزگاری ہے
اتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا
اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو
فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
پھر جب تم عرفات سے پھرو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کی یاد اس
عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن
طرح کرو کہ جس طرح اس نے تمہیں بتائی ہے اور اس سے پہلے تو تم گمراہوں
قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ
میں سے تھے۔ پھر تم لوٹ کر آجاؤ جہاں سے لوگ لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش
وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُم
مانگو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ پھر جب حج کے ارکان ادا کر چکو تو
مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ
اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے یا اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا پھر بعض
النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
تو یہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دے دنیا میں اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ
خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
نہیں ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

۱۹۷۔ ایام حج کی تعیین اور احرام کی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے افعال خیر اور زاد تقویٰ کی ترغیب کا بیان۔

۱۹۸۔ حجاج کے لئے ایام حج میں ضمناً رزق حلال (تجارت) کے حصول کی اجازت کا ذکر نیز مشعر حرام کے پاس توحید پر مبنی عبادت اور ذکر کا ترغیبی بیان۔

۱۹۹۔ قدیمی جاہلانہ روایات کا خاتمہ کرتے ہوئے عام لوگوں کی طرح احکامات خدا پر عملدرآمد کا حکم۔

۲۰۰۔ حج کے بنیادی ارکان ادا کرنے کے بعد قیام منیٰ کے دوران دور جاہلیت سے ہٹ کر خالص توحید پر مبنی عبادت و ذکر کا حکم۔

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا
نیکی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ
كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ
ملتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ کو چند گنتی کے دنوں میں یاد کرو پھر جس نے دو
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ
دن کے اندر کوچ کرنے میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ
عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
نہیں جو (اللہ سے) ڈرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کی بات دنیا کی زندگی میں آپ کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنی دل
اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
کی باتوں پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا
ملک میں فساد ڈالتا ہے اور کھیتی اور مویشی کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ
يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ
فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو شیخی میں آکر اور بھی گناہ کرتا ہے
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ
سو اس کے لئے دوزخ کافی ہے اور البتہ وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا جوئی
نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا
کے لئے اپنی جان بھی بیچ دیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے ایمان والو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ پھر اگر تم کھلی کھلی نشانیاں آجانے کے بعد بھی پھسل گئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۱ تا ۲۰۳۔ اپنے رب سے مناجات کے دوران دو مختلف الفکر دعائیہ کلمات اور نتیجہ کا بیان اور ایام حج میں قیام منیٰ کے بعد واپسی کے لئے ایک دن کے تقدم و تاخر کی سہولت کا ذکر۔

۲۰۴ تا ۲۰۶۔ چرب لسان منافق لوگوں کے قول و فعل میں تضاد اور تخریبی اعمال کا مذمتی ذکر۔

۲۰۷۔ اس کے برعکس مخلص اور جانثار لوگوں کا رضائے الٰہی کیلئے کل متاع دنیا قربان کرنے کا تعریفی بیان۔

۲۰۸۔ ظاہر و باطن میں یکسوئی لاتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام کی کلی حقانیت اور جامعیت کو قبول کرنے اور شیطانی نقش قدم کی اتباع سے ہر صورت اجتنابی حکم کا بیان۔

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۰۹ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ۔ کیا وہ انتظار کرتے ہیں کہ

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

اللہ ان کے سامنے بادلوں کے سایہ میں آموجود ہو اور فرشتے بھی آجائیں

قُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۲۱۰ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ع ۲۵

اور کام پورا ہوجائے اور سب باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ۔ بنی اسرائیل سے پوچھیئے کہ

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

ہم نے انہیں کتنی روشن دلیلیں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو بدل دیتا ہے بعد اس کے

مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۲۱۱ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

کہ وہ اس کے پاس آچکی ہوتو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ کافروں کو دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا نصف الحزب

بھلی لگتی ہے اور وہ ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو ایمان لائے حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲۱۲

وہ قیامت کے دن ان سے بالا تر ہونگے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے ۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے

وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور اُنکے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

کرتے تھے اور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہی لوگوں نے جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

بعد کہ ان کے پاس روشن دلیلیں آچکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

ان کو جو ایمان والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۹۔ اظہار حق کے باوجود انحراف حق پر سخت ترین اخروی گرفت کا بیان۔

۲۱۰۔ خدائی احکامات کی نافرمانی کرنے والوں کیلئے قبل از قیامت مشاہدۂ عذاب اور حتمی سزا دینے کیلئے سخت ترین سوالیہ تنبیہ کا فکر انگیز بیان۔

۲۱۱۔ نافرمانیوں پر خدائی گرفت کو خاطر میں نہ لانے والوں کیلئے بنی اسرائیل جیسی مغرور قوم سے ہی سبق عبرت حاصل کرنے کا ذکر۔ (جن کو ان گنت انعامات سے نوازا گیا مگر خدائی نافرمانی پر وہ بھی عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے)

۲۱۲۔ کفار کی دنیوی زندگی سے لگاؤ اور اہل ایمان سے استہزا کی مذمت کرتے ہوئے فقر و مصائب برداشت کرنے والے اہل ایمان کے اخروی بلند درجات کا ذکر۔

۲۱۳۔ ابتداً وحدت امت کے بعد مختلف ادوار میں پیدا ہونے والے اختلافات اور ان کی اصلاح کیلئے وقتاً فوقتاً بعثتِ انبیاء کا ذکر اور ان کے اختلاف کے خاتمہ کیلئے کی گئی مساعی جمیلہ کا اجمالی بیان۔ (الف) انبیاء کی محنت کے باوجود اہل کتاب کے جانتے بوجھتے باہمی حسد کے باعث افتراق و انتشار کے ماحول پیدا کرنے پر ان کی مذمت کا ذکر۔ (ب) بعدازاں امت محمدیہ کو صراط مستقیم کی طرف لانے کیلئے خصوصی انعام (قبول حق کی صلاحیت) کا درجہ احسان میں ذکر۔

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
کی ہدایت کردیتا ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
(حالات) پیش نہیں آئے جو ان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں انہیں سختی
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تکلیف پہنچی اور ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
کہ اللہ کی مدد کب ہوگی سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔ آپ سے پوچھتے ہیں
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
کیا خرچ کریں کہہ دو جو مال بھی تم خرچ کرو وہ ماں باپ اور
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو نیکی تم کرتے ہو
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
سو بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور تمہیں ناگوار ہے
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا
اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند
شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ ع ۲۶ ۱۰
کرو اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ آپ سے حرمت والے
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
مہینے میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور اللہ کے راستہ سے روکنا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
اللہ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے اور فتنہ انگیزی تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے اور وہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۱۴۔ امت محمدیہ کے صاحب عزیمت مقربین (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو مزید ثابت قدمی اور استقامت کی تربیت دینے کیلئے امم سابقہ کے باعزیمت مقربین پر بیتنے والے احوال اور انکی ثابت قدمی پر خدائی نصرت آنے کا عجیب پیرائے سے تنبیہی بیان۔

۲۱۵۔ راہ خدا میں ہر طرح کی قربانی دینے والوں کے ذکر کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کے سوال پر اس کے عمدہ مصارف میں والدین، اقربین اور دیگر کی ترجیحی لسٹ کا ترغیبی بیان۔

۲۱۶۔ نفس پر گراں گزرنے والے فرض احکامات میں حکم جہاد پر حکمت آمیز جاندار تجزیہ کا ذکر۔

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن
تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر ان کا بس چلے
يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ
اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی مرجائے پس یہی وہ لوگ ہیں کہ ان
أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ
کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور وہی دوزخی ہیں جو اس میں
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا
ہمیشہ رہیں گے ۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ
جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت
رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ
رحم والا ہے ۔ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے
وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ
اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے اور آپ سے پوچھتے
مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دو کہ جو زائد ہو ایسے ہی اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
تاکہ تم غور کرو ۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اور یتیموں کے متعلق آپ سے پوچھتے ہیں
الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
کہہ دو ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر تم انہیں ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں
وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ
اور اللہ بگاڑنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں تکلیف میں
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ
ڈالتا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۱۷۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ کے جواز وعدم جواز کے سوال پر حقیقت سے لبریز جواب دیتے ہوئے کفار کی طرف سے اٹھائے گئے فتنوں اور تخریبی سرگرمیوں کا مذمتی ذکر۔ (الف) کفار کی اہل حق کے حوالہ سے ممکنہ ارتدادی کوششوں کا بیان نیز دین حق سے انحراف کی سخت ترین سزا کا ذکر۔

۲۱۸۔ کفار کے برعکس اہل ایمان کیلئے عظیم انعام اور خوشخبری کا ذکر۔

۲۱۹۔ اہل ایمان کے حرام اشیاء سے نفرت پر مبنی سوال کا تدریجی حکمت کے تحت جواب، راہ خدا میں خرچ کرنا کوئی تحدید نہیں جتنا گڑ اتنا میٹھا کے اصول کے تحت (فکر آخرت سے لبریز مقربین کیلئے خاص طور پر) ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کا ترغیبی انداز سے بیان۔

۲۲۰۔ خدا خوفی اور تقویٰ کے راہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یتامیٰ کے متعلق حد درجہ احتیاط کے جواب میں اعتدال کے ساتھ ناگزیر اختلاط مال کی اباحت کا ذکر۔

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

ان سے نکاح نہ کرو اور مشرک عورتوں سے تو ایماندار لونڈی بہتر ہے گو وہ تمہیں بھلی معلوم ہو

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں البتہ مومن غلام مشرک

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا ہی لگے یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ ع ۲۷ ۱۱

ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ۔ اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

وہ نجاست ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ

يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ

پاک ہولیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَاۗؤُكُمْ

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ اور اپنے لئے آئندہ بھی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

تیاری کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ضرور اسے ملو گے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ نیکی اور پرہیز گاری اور لوگوں کے درمیان

تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اصلاح کرنے سے اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ تمہیں تمہاری قسموں میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۱۔ مومنین اور مشرکین کے مابین نکاح کی سابقہ اجازت کو منسوخ کرتے ہوئے نئے حکم کے نفاذ کا ذکر اور وجہ حرمت کا بلیغ انداز سے بیان۔

۲۲۲ تا ۲۲۳۔ عورتوں سے جائز نکاح کے بعد نظام فطرت کے بعض اصولوں کی پاسداری کا بیان (کہ حالت حیض میں صحبت کے فطری نقصانات کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے اور حیوانیت کی بجائے انسانیت کے اخلاقی تقاضوں کے مطابق ازدواجی حقوق ادا کیے جائیں) نیز ازدواجی نظام سمیت ہر پہلو میں تقویٰ اور خدائی احکامات کی پاسداری کا ذکر۔

۲۲۴۔ انسانی زندگی میں رائج ایک قبیح حرکت کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے اصلاح وتقویٰ کی زندگی اپنانے کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۵۔ شتر بے مہار کلام کے تسلسل میں بے ساختہ لغو قسموں اور دانستہ قسموں کے حکم کا بیان۔

۲۲۶۔ بیویوں سے ناراضگی کے ضمن میں خاوند کی جذباتی قسموں (ایلاء شرعی) کے حکم کا ذکر۔

۲۲۷۔ مدت شرعی میں رجوع نہ کرنے والے کیلئے خدائی حکم کا بیان۔

۲۲۸۔ ازدواجی نظام میں اگر کوئی صورت باہمی نباہ کی نہ رہے تو بعد از طلاق غیر حاملہ عورتوں کیلئے تین ماہواریوں تک انتظار کا لازمی حکم (تاکہ رحم میں جو کچھ ہے واضح ہوجائے) (الف) صلح واقع ہونے پر (دوران عدت) پہلے خاوند کو ترجیح دینے کا ترغیبی ذکر۔ (ب) ازدواجی نظام میں باہمی حقوق اور فرق مراتب کا زوردار بیان۔

۲۲۹۔ طلاق کو عورت کیلئے ناجائز ہتھیار بنانے سے روکنے کیلئے حد بندی کا ذکر اور درمیانی عرصہ میں کوئی حتمی فیصلہ کرنے یا بطریق احسن علیحدگی کا طریقہ کار طے کرنے کا حکم۔ (الف) خاوندوں کو بیویوں سے دیا ہوا حق مہر واپس نہ لینے کے حکم کا ذکر۔ (ب) باہمی نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہنے پر بیوی کو خلع کے ذریعہ خاوند سے علیحدگی کی اجازت کا بیان۔ (ج) مذکورہ خدائی احکام (بسلسلہ طلاق، رجعت اور خلع وغیرہ) کی اہمیت واضح کرنے کیلئے حدود اللہ جیسے تاکیدی عنوان کا ذکر اور خلاف ورزی کے مرتکب کو ظالم قرار دینے کا بیان۔

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

بے ہودہ کوئی پر نہیں پکڑتا لیکن تم سے ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے

قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ

ارادہ کیا ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے سے قسم کھالیتے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر وہ رجوع کرلیں تو اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر انہوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کرلیا تو بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور طلاق دی

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ

ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کے لئے جائز نہیں کہ چھپائیں

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

جو اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہے اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں

الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ

اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ

اور دستور کے مطابق ان کا ویسا ہی حق ہے جیسا ان پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت دی ہے

دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ ۲۸ ع ۷ ۱۲

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ طلاق دو مرتبہ ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے

اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں جو تم نے انہیں دیا ہے مگر یہ

شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا

کہ دونوں ڈریں کہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے کر پیچھا چھڑا لے یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ کی حدیں ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا سو

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

وہی ظالم ہیں۔ پھر اگر اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد اس کے لئے وہ حلال نہ ہوگی یہاں

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے پھر اگر وہ اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

آپس میں رجوع کرلیں اگر ان کا گمان غالب ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی حدیں

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

ہیں وہ انہیں کھول کر بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور جب عورتوں کو طلاق دے دو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں حسن سلوک سے روک لو یا انہیں دستور کے مطابق چھوڑ دو اور انہیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا

تکلیف دینے کے لئے نہ روکو تاکہ تم سختی کرو اور جو ایسا کرے گا تو وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا اور اللہ

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

کی آیتوں کا تمسخر نہ اُڑاؤ اور اللہ کے احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے اور جو اس نے تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

کتاب اور حکمت اتاری ہے کہ تمہیں اس سے نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ

۲۹ ع ۳ ۱۲ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پس وہ اپنی

اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

عدت تمام کرچکیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ آپس

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

میں دستور کے مطابق راضی ہوجائیں تم میں سے یہ نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ

خلاصۂ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۰۔ خاوند کیلئے سوچ سمجھ سے تیسری طلاق دینے کی تنبیہی اباحت کا ذکر (کہ آخری حد پار کرلی تو سوائے حلالہ کے (طلاق ثلاثہ والی عورت کے) واپسی کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی۔ (الف) (حلالہ کی صورت میں) زوج ثانی کی طرف سے اگر طلاق مل گئی تو پھر پہلے خاوند بیوی کیلئے نئے سرے سے دوبارہ نکاح کی اجازت کا بیان ۔ (ب) اور احکامات خداوندی کو عام طرح سے نہ لینے کیلئے مکرر سخت تنبیہی عنوان (حدود اللہ) سے ذکر۔

۲۳۱۔ دور جاہلیت کے ظالمانہ اقدامات (عورتوں کو ذلیل کرنے کی غرض سے) کو رد کرتے ہوئے اسلام کے نئے سماجی نظام میں احسن طریقوں سے فیصلے کرنے کا زوردار تذکرہ۔

۲۳۲۔ قدیم ظالمانہ ذہنیت کی اصلاح کرتے ہوئے (طلاق اور عدت گزرنے کے بعد) عورتوں کو اپنی نئی زندگی کے حوالے سے فیصلے کرنے کی اجازت کا بیان (عورتوں کے قریبی رشتہ داروں کو جبری روک ٹوک سے منع کردیا گیا ہے) (الف) اہل ایمان کیلئے (عورتوں کے حوالے سے) خدائی نصیحت پر ہی عمل کرنے کا ترغیبی عنوان۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی اور بڑی صفائی کی بات ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت کو پورا کرنا چاہے اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے کسی کو تکلیف نہ دی جائے مگر اسی قدر کہ اس کی طاقت ہو

لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى

نہ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ ہی کو اس کی اولاد کی وجہ سے اور

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے پھر اگر دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے دودھ

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

تو اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ تم دے دو جو دستور کے مطابق تم نے دینا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

ٹھہرایا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے۔ اور جو تم

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

کو روکنا چاہیے پھر جب وہ اپنی مدت پوری کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

وہ دستور کے مطابق اپنے حق میں کریں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۳۔ عورتوں کے حوالہ سے تعلیمات الٰہیہ کے ضمن میں ماں کی بچہ کیلئے بنیادی پرورش کی ذمہ داری اس کے نان ونفقہ اور زوجین کی اولاد کے حوالہ سے باہمی حقوق واحکامات کا اجمالی ذکر۔

۲۳۴۔ وفات شدہ خاوند والی غیر حاملہ عورت کی عدت کا ذکر نیز بعد از عدت اپنے حوالے سے کسی نئے نکاح کے فیصلے میں اس کی خود مختاری کا ذکر۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

اور تم پر اس میں گناہ نہیں ہے کہ ان عورتوں کو اشارہ سے پیغام نکاح دو

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

اور یا تم اسے اپنے دل میں چھپاؤ اللہ جانتا ہے کہ تمہیں ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا

لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا

لیکن مخفی طور پر ان سے نکاح کا وعدہ نہ کرو مگر یہ کہ قاعدہ کے مطابق کوئی بات کہو اور جب تک

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

میعاد نوشتہ پوری نہ ہو اس وقت تک نکاح کا قصد بھی نہ کرو اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ۳۰ ع ۱۴

تمہارے دلوں میں ہے پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جب کہ انہیں ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اور ان کے لئے

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ

کچھ مہر بھی مقرر نہ کیا ہو اور انہیں کچھ سامان دے دو وسعت والے پر اپنے قدر کے مطابق

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

اور مفلس پر اپنے قدر کے مطابق سامان حسب دستور ہے نیکو کاروں پر یہ حق ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

اور اگر تم انہیں طلاق دو اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگاؤ حالانکہ تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے

لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

ہو تو نصف اس کا جو تم نے مقرر کیا تھا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ

جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیونکہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۵۔ مذکورہ عورت کو دوران عدت صراحتاً پیغام نکاح بھیجنے یا خفیہ معاملات طے کرنے کی ممانعت تاہم اشارے کنایہ سے تعریض (اس انداز سے بات کرنا کہ عورت مفہوم نکال سکے) کی اجازت کا ذکر۔

(الف) مذکورہ عورت کے سامنے عدت کے خاتمہ سے قبل نکاح کے پختہ ارادے کے اظہار سے تاکیدی ممانعت کا مکرر بیان۔

۲۳۶۔ عورتوں کے متعلقہ احکامات کے تسلسل میں غیر صحبت یافتہ عورتوں یا بلا مہر نکاح والی عورت کو طلاق دینے پر خدائی احکامات کا ذکر۔

۲۳۷۔ طے شدہ مہر والی غیر صحبت یافتہ (غیر موطوۂ) منکوحہ عورت کو طلاق دینے پر احکام الٰہی اور اخلاقی ہدایات کا بیان۔

حقوقِ نسواں (عورتوں کے حقوق) کا تقابلی جائزہ (اسلام کے دیے ہوئے حقوق کا موازنہ)

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۲)

آج کے ظاہری ترقی یافتہ دور میں حقوق نسواں کے حق میں اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں حکومتی و غیر حکومتی سطح پر حقوقِ نسواں کے قوانین کا نفاذ اور اس کے حق میں احتجاجی تحریکات کا بڑا زور (بلکہ شوروغل) سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے۔ دنیا کی نصف آبادی کہیں زیادہ اور کہیں کم عورتوں پر مشتمل ہے یہ ایک پُرکشش نعرہ ہے کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق ملنے چاہییں۔ فطری و عقلی طور پر اس حقیقت کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ آیا اس مطالبہ پر مکمل عملدرآمد ممکن ہے یا یہ اپنے طبعی ذوق کو پورا کرنے کے لیے ایسی مادر پدر آزادی ہے۔ جس کی معاشرتی تباہ کاریوں پر کوئی اندھا ہی آنکھیں بند رکھ سکتا ہے (کیونکہ وہ دیکھنے کی صلاحیت ہی سے محروم ہوتا ہے)۔ آیئے! ہم اس امر کا جائزہ لیتے ہیں کہ دنیا میں معروف بڑے (باطل عقائد والے) مذاہب عالم کے ہاں حقوق نسواں کے متعلق بنیادی معاملات پر کیا فکروعمل پایا جاتا ہے مثلاً طلاق لے لیں۔ قدیم عیسائی (خود ساختہ) کتب و تعلیمات میں طلاق کا تصور ہی سرے سے مفقود ملتا ہے گویا نکاح کے بعد دونوں میاں بیوی ساری عمر کے لیے پابند ہو گئے موت ہی ایک دوسرے کو جدا کر سکتی ہے۔ بعد از طویل تحریک و احتجاج کے اب عدالتی سطح پر طلاق لینے کی قانونی صورت (عیسائیوں کے ایک فرقہ کے مطابق) پیدا کی گئی ہے۔ یہودی مذہب والوں نے عورت کو طبعی ذوق پورا کرنے کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ جب چاہے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دے، ہندو ازم میں طلاق کا کوئی مفہوم متعارف نہیں، وہ بھی عمر بھر بندھن بلکہ ان کے بعض متشدد ذہن لوگ مرد کی موت پر عورت کو بھی ساتھ ہی ستی کر دیتے (جلا دیتے) تھے۔ رومیوں اور یونانیوں میں طلاق کا تصور محال تھا، جب اسلام کا سورج طلوعِ سحر کی مانند نمودار ہوا تو ہر طرح کے افراط وتفریط سے ہٹ کر اعتدال کی راہِ اختیار کرتے ہوئے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے بعض بنیادی اصول طے کر دیئے جس میں نہ تو مادر پدر آزادی دیتے ہوئے عورتوں کو معاشرتی جانور ٹھہرایا ہے کہ جب کوئی جس طرح چاہے عورت کو پکڑے اپنے ذوقِ ہوس کو پورا کرے، اور اگلے نئے ہدف کی تلاش میں سرگرداں ہو جائے اور نہ عورت کو زندگی کے ایسے پنجرے میں قید کر دیا کہ

موت ہی اس کو آزادی دلائے۔ بلکہ مرد عورت کو زندگی کے دو پہیے (کی مانند) سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کا بہترین شریکِ حیات قرار دیا ہے، عورت کو کس قدر باعزت مقام عطا کیا ہے کہ وہ چادر اور چار دیواری کے تقدس و احترام کے بدلے معاشی و معاشرتی بے فکری کی روادار ٹھہرائی گئی ہے۔ نان و نفقہ (ناگزیز ضروری اخراجات) کا ذمہ دار مرد (شوہر) کو بنایا گیا ہے۔ بچوں کی گھریلو پرورش کی نگران عورت قرار پائی وہ معاشرتی جانور نہیں کہ گلی میں گھومنے والا کوئی جانور اسے نشانۂ ہوس بنا سکے بلکہ اسلام عورت کی طرف میلی نظر سے دیکھنے والے کو بھی تنبیہاتی سزا کی وعید سناتا ہے اور نشانۂ ہوس بنانے پر نشانِ عبرت بناتا ہے۔ لاؤ کوئی دوسرا ایسا مذہب (اسلام کے علاوہ) جو عورت کی جان و عزت کا اس قدر محافظ و نگران ہو۔ اسلام نے عورت کو انسانی تہذیب و معاشرہ کا باعزت حصہ رکھا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں عورت کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ مرد سے زیادہ حساس قرار دیا گیا ہے دوسری طرف عورت پر بعض ناگزیر پابندیاں اگر لگائی ہیں (جس کے خلاف مادر پدر آزاد عورتیں آواز اٹھاتی نظر آتی ہیں) تو وہ بھی ان کے اپنے تحفظ اور بقیہ معاشرتی فساد کی روک تھام کے لیے ضروری ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر مریض پر دورانِ علاج بعض پابندیاں اور لازمی پرہیز تجویز کرتا ہے۔ تو وہ بھی اس مریض کی جلد شفا یابی کے لیے جذبہ ہمدردی کہلاتا ہے۔ آج تک نہ مریضوں نے ایسی پابندیوں پر کبھی صدائے احتجاج بلند کی ہے نہ انکے لواحقین نے کبھی ایسا سوچا ہے کہ یہ ڈاکٹر رجعت پسند ہے یا تنگ نظر ہے جس نے ہمارے مریض کو پابندِ علاج بنا رکھا ہے۔ اسلام معاشرے اور عورتوں کا سب سے بڑا ہمدرد و خیر خواہ ڈاکٹر کی مانند ہے۔ جس نے معاشرتی فساد اور خاص طور پر عورتوں کے کھلے عام اور بے پردہ ہونے کی وجہ سے امراضِ فاسدہ کو روکنے کے لیے بعض پابندیاں اور پرہیز تجویز کیے ہیں۔ جن کو بعض کم عقل اور ہوس پرست انسان نما جانور آزادیٔ حقوق اور بطورِ خاص حقوقِ انسانی یا حقوقِ نسواں پر حملہ قرار دیتے ہوئے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح باہر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ نام نہاد جدید و مہذب (شمار ہونے والے) معاشروں میں عورتوں کے کوئی انسانی حقوق نہیں، مسئلہ وراثت ہو یا طلاق، گھریلو اخراجات کے معاملات ہوں یا بیوہ ہوجانے کے بعد مشکل حالات کا سامنا آپ اسلام کے دیگر مذاہبِ باطلہ کے معاشرتی قوانین سے موازنہ (و تقابلی جائزہ) کر لیں۔ آپ کو اسلام زندہ باد کا نعرہ لگانا پڑے گا ایسے میں حقوقِ نسواں اور انسانی حقوق کا

سب سے بڑا علمبردار اسلام ہی نظر آئے گا۔ چاند پر پہنچنے اور سائنسی ترقی کے معراج کے دعویداروں کی ریسرچ کے مطابق عورت معاشرتی جانور ہے جو انسانی ذوق و خواہش کی تسکین کے لیے چلتی پھیرتی مشین ہے جہاں دستیاب ہو معاذ اللہ استعمال کر لیا جائے، اس کی کوئی اخلاقی قدریں، انسانی تہذیب و قوانین نہیں، مرد و عورت کی وقتی خواہشات کی تسکین اور مادر پدر آزادی کا دوسرا نام انسانی حقوق یا حقوقِ نسواں ٹھہرایا گیا ہے تو اس سے بڑا عورت ذات (اور معاشرہ) کا استحصال کوئی نہیں کہ اُس کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں۔ اسلام نے پیدائش سے لیکر مرنے تک مرد و عورت دونوں کو باعزت (درجہ بدرجہ) مقام اور خدماتی حدود کا نہ صرف تعین کیا ہے بلکہ فطرتی حقائق کے مطابق عورت کی گھریلو امور کی خدمتی سرگرمیوں کا وزن مرد کے مقابلہ میں کم تر رکھا ہے۔ سب سے اہم ذمہ داری گھریلو اخراجات کی ہے عورت اس بوجھ سے آزاد ہے وہ گھر میں غیرت مندی اور عزت مندی کی زندگی گزارے۔ وہ اپنی فطرتی کمزوریوں اور مجبوریوں کے باعث نہ تو مردوں کی جسمانی قوت کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ محنت و مشقت میں اُسکے شانہ بشانہ کام کر سکتی ہے، جہاں عملاً ایسا (یورپ وغیرہ میں) ہو رہا ہے اُس بے چاری مشینی عورت کے معاشرتی مسائل کی چشم کشا حقیقت کے احوال ہمارا میڈیا ہرگز نہیں دکھاتا۔ (کیونکہ وہ کنٹرولڈ بلکہ ربوٹ میڈیا ہے)۔ وہ عورتیں ظاہراً آزاد نظر آتی ہیں۔ مگر عملاً ان کی زندگی ان جانوروں جیسی ہے جن کو کھانے پینے کے لیے کسی مشینی فارم میں چھوڑ دیا جائے اور وہ پیٹ بھر کر واپس لوٹ آئیں۔ افسوس! اس کے برعکس اسلام ان کے (عورتوں کے) مہذب حقوق کا داعی ہے بلکہ محافظ و نگران ہے تہذیب و تمدن کی عکاس اعلیٰ اخلاقیاتی اقدار پر مبنی اس کی بنیادی سہولیات اور برابر درجے کے انسانی حقوق مہیا کرتا ہے (سوائے بعض ایسے ناگزیر امور میں جہاں حقوق کی مساوات ناانصافی کے زمرہ میں آئے)۔ کیا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی مقدس کتاب میں ایک مستقل سورۃ جس کا نام ہی سورۃ النساء ہے اور دوسری سورۃ طلاق نازل فرمائی ہے جس میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کو تاکیدی انداز سے اُجاگر کیا گیا ہے۔ کیا پھر بھی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے اِس ناحق بہتان و الزام تراشی کی کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی حمایت نہیں کرتا بلکہ (معاذ اللہ) ان کے حقوق سلب کرتا ہے۔ اس سے بڑا جھوٹ کوئی نہیں جو مغربی میڈیا اور اسلام دشمن اکثر بولتے رہتے ہیں اور سُنیے، سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۵ میں

مومنین مردوں کے ساتھ عورتوں کے لیے بھی ان کے شانہ بشانہ اعمال خیر کی طویل لسٹ بیان کی گئی ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے ،ترجمہ: ''جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے'' (سورۃ النحل، آیت ۹۷)۔ اس سے زیادہ کیا اعزاز ہے جس کی مزید عورت طلبگار ہے،کیا عورت ذات نیم برہنہ ہونا اپنا اعزاز سمجھتی ہے یا اس سے آگے (معاذ اللہ) مکمل برہنہ کو حقوق نسواں قرار دیتی ہے۔ یورپ و مغرب کے مرد و زن اس تصور سے اگر آزاد ہو چکے ہیں، تو کیا کلمہ گو مسلمان عورت بھی اسی کلچر کی خواہشمند ہے اور وہ یہ سوچ سکتی ہے کہ چند روزہ ذہنی عیاشی کے بدلے اپنی موت، قبر و آخرت تینوں چیزیں برباد کرنے پر آمادہ فکر ہو جائے؟ ہرگز نہیں معاشرے کے بگڑے ہوئے آزاد خیال مرد وزن کے ایسے بغاوت آمیز غیر فطری و غیر شرعی نعرے ''میرا جسم میری مرضی'' یا مجھے جسمانی آزادی چاہیے (معاذ اللہ) جیسے نعرے انتہائی حیوانی فکر و سوچ کے عکاس ہیں۔ یہ انسانی حقوق یا حقوقِ نسواں کی بجائے عام جانوروں کے حقوق کے تحفظ کا نعرہ زیادہ مناسب لگتا ہے۔ انسانیت اور حیوانیت کے مابین وجہ امتیاز یہی قانون کی اطاعت و پاسداری ہے،انسان آزاد نہیں کہ دنیا میں جو مرضی جی میں آئے کرتا پھرے۔ بلکہ وہ ایک قانون اور نظمِ حیات کا پابند ہے، جبکہ حیوان ان قوانین کے اسی واسطے پابند نہیں ہوتے کہ کسی شریعت میں ان کو اعتقادات یا بقیہ عملی قوانین کا پابند نہیں کیا گیا۔ گویا ہر طرح سے آزاد زندگی گزارنا حیوانیت ہے، اور پابند قانون ہونا انسانیت ہے، جو جسمانی من مانی کی خواہشمند ہیں وہ جنگلی طرزِ حیات (معاذ اللہ) کا رخ کر سکتے ہیں۔ انسانوں کی تہذیب میں رہ کر اس طرح کی سوچ و فکر کا باغیانہ اظہار کوئی مخبوط الحواس اور پاگل انسان ہی کر سکتا ہے۔ (استغفر اللہ)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اللہ کے لئے ادب سے کھڑے رہا کرو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

پھر اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سواری (پڑھ لیا کرو) پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جیسا اس نے

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

اپنی بیویوں کے لئے سال بھر کے لئے گزارہ کے واسطے وصیت کرنی چاہیے گھر سے باہر کئے بغیر

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ عورتیں اپنے حق میں دستور کے موافق

مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا

کریں اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے دستور کے موافق خرچ دینا ہے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ ع ۳۱/۱۵

پرہیز گاروں پر یہ لازم ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ

ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے حالانکہ وہ ہزاروں تھے پھر اللہ نے

لَھُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

ان کو فرمایا کہ مر جاؤ پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور سمجھ لو کہ

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ

پھر اللہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے اور اللہ ہی تنگی کرتا اور کشائش کرتا ہے اور تم سب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۸۔ ازدواجی معاملات ہوں یا دیگر خدائی احکامات سب کی پابندی لازم ہے اس حوالہ سے اہم ترین حکم الٰہی تمام نمازوں کی ادائیگی خاص طور پر صلاۃ وسطیٰ کے متعلق اہتمام کا تاکیدی ذکر اور آداب صلاۃ کا ترغیبی بیان۔

۲۳۹۔ حالت خوف میں نمازوں کا طریقہ ادائیگی اور عمومی حالات میں ادائیگی کے لئے ہدایت نامہ کا ذکر۔

۲۴۰۔ نمازوں کے حوالے سے تاکیدی ہدایات کے بعد پھر عورتوں کے متعلق بقیہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے وفات شدہ خاوند والی عورتوں کیلئے سہولیات اور حقوق پر مبنی ابتدائی ہدایت نامہ کا ذکر (یہ ابتدائی حکم نامہ میراث والی آیت کے مستقل حکم نامہ کے بعد منسوخ ہو چکا ہے)

۲۴۱۔ تمام قسم کی مطلقہ عورتوں کے حوالہ سے خاوندوں کو ایک بہترین ضابطۂ اخلاق اپنانے کا حکم۔

۲۴۲۔ انسانوں کو دلائل و آیات سے قائل کرنے کے احسان الٰہی کا ذکر۔

۲۴۳۔ احکامات الٰہیہ سے فرار موت کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے اس حوالہ سے ایسی قوم کا قصہ جس نے موت کے خوف سے خدائی احکامات کو نظر انداز کیا تھا مگر موت سے بچ نہ سکی تاہم خدائی قدرت سے معجزاتی طور پر انہیں دوبارہ زندہ کئے جانے کا ذکر۔

۲۴۴۔ کبھی بھی موت کے خوف سے خدائی حکم جہاد کو نظر انداز نہ کرنے کا حکم (قتال فی سبیل اللہ)

۲۴۵۔ جان مال جب خدا پاک کی ہی ملکیت ہے تو وقت آنے پر بے دریغ انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب اور اطاعت حکم کے بدلے بے انتہا اجر و انعام کے وعدہ کا بیان (یاد رہے کہ انقلابات احوال کا مالک اللہ ہی ہے)

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۴۶ تا ۲۵۱۔ انقلابات حالات کے حوالہ سے ہی ایک صداقت سے لبریز قصہ کا بیان (بنی اسرائیلی قوم کی روایتی ٹال مٹول) موت کے خوف سے خدائی حکم جہاد پر بزدلی کا مظاہرہ حضرت طالوت علیہ السلام کو خدائی حکم سے انتقال اقتدار کا انقلابی فیصلہ۔ رزم حق وباطل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی داد شجاعت اور عطائے بادشاہت وحکمت کا قدرے تفصیل سے ذکر۔ ہر دور میں جاری دہشت گردی کے خاتمے کیلئے آفاقی فلسفۂ جہاد کا بلیغ طرز سے فکر انگیز بیان۔

وقف لازم

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو موسیٰ کے بعد نہیں دیکھا

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دو تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں

هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا

پیغمبر نے کہا کیا یہ بھی ممکن ہے کہ اگر تمہیں لڑائی کا حکم ہو تو تم اس وقت نہ لڑو انہوں نے کہا ہم اللہ

لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ

کی راہ میں کیوں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں اپنے گھروں اور بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے پھر

اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ

جب انہیں لڑائی کا حکم ہوا تو سوائے چند آدمیوں کے سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو

اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ

خوب جانتا ہے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر فرمایا

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ

ہے انہوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہو سکتی ہے اس سے تو ہم ہی سلطنت کے زیادہ مستحق ہیں

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

اور اسے مال میں بھی کشائش نہیں دی گئی پیغمبر نے کہا بے شک اللہ نے اسے تم پر پسند فرمایا اور اسے

عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ

علم اور جسم میں زیادہ فراخی دی ہے اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ

جاننے والا ہے۔ اور بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کی بادشاہی کی یہ نشانی ہے کہ تمہارے

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

پاس وہ صندوق واپس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے اطمینان ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے

اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ

جو موسیٰ اور ہارون کی اولاد چھوڑ گئی تھی اس صندوق کو فرشتے اٹھا لائیں گے بے شک اس میں تمہارے لئے پوری نشانی ہے

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

اگر تم ایمان والے ہو ۔ پھر جب طالوت فوجیں لے کر نکلا کہا بے شک اللہ ایک نہر سے تمہاری

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ

آزمائش کرنے والا ہے جس نے اس نہر کا پانی پیا تو وہ میرا نہیں ہے اور جس نے اسے نہ چکھا

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

تو وہ بے شک میرا ہے مگر جو کوئی اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے (تو اسے معاف ہے) پھر ان میں

مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

سوائے چند آدمیوں کے سب نے اس کا پانی پی لیا پھر جب طالوت اور ایمان والے اس کے ساتھ پار

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

ہوئے تو کہنے لگے آج ہمیں جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑنے کی طاقت نہیں جن لوگوں کو خیال تھا کہ انہیں

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

اللہ سے ملنا ہے وہ کہنے لگے بارہا بڑی جماعت پر چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہے اور اللہ صبر

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے ہوئے تو کہا اے رب ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم

ہمارے دلوں میں صبر ڈال دے اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور اس کافر قوم پر ہماری مدد کر۔ پھر اللہ کے حکم سے

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

مومنوں نے جالوت کے لشکروں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا اور اللہ نے سلطنت اور حکمت

عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

داؤد کو دی اور جو چاہا اسے سکھایا اور اگر اللہ کا بعض کو بعض کے ذریعے سے دفع کرا دینا نہ ہوتا

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

تو زمین فساد سے پر ہوجاتی لیکن اللہ جہان والوں پر بہت مہربان ہے ۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تمہیں ٹھیک طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تو ہمارے رسولوں میں سے ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۵۲۔ صداقت سے لبریز قدیم واقعات کے بیانات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دلیلِ رسالت کے طور پر پیش کرنے کا ذکر۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض وہ ہیں جن سے

كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

اللہ نے کلام فرمائی اور بعضوں کے درجے بلند کئے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو صریح معجزے

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ

دیے تھے اور اسے روح القدس کے ساتھ قوت دی تھی اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو اُن پیغمبروں کے

مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

بعد آئے وہ آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس صاف حکم پہنچ چکے تھے لیکن ان میں

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وقف

اختلاف پیدا ہو گیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں

ع ۳۴ ۵ ۱ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝٢٥٣ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا

نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ

خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی سفارش

لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٥٤ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

اور کافر وہی ظالم ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہ اس کو اونگھ دبا

اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سکتی ہے نہ نیند آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے ایسا کون ہے جو اس کی

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ

اجازت کے سوا اس کے ہاں سفارش کر سکے مخلوقات کے تمام حاضر اور غائب حالات

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

کو جانتا ہے اور وہ سب اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ

کہ وہ چاہے، اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۳)۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسالت کے بعد مطلق انبیاء ورسل کے فرق مراتب اور بعضوں کے جزوی فضائل کا بیان، واضح احکامات کے باوجود اہل حق وباطل کے تسلیم وانکار اور باہمی قتال کے پیچھے مخفی حکمت خداوندی اور مشیت الٰہیہ کے (تکوینی) فیصلے کا بیان۔

(۲۵۴)۔ اہل حق ہر حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے آرہے ہیں خواہ نفس پر گراں عبادات ہوں یا جہاد کے ذریعہ جانی و مالی قربانی کا حکم انبیاء ورسل کی تصدیق میں بھی سب سے آگے (فللہ الحمد) اہل حق کے انفاق فی سبیل اللہ میں بھی سبقت لینے کا فکر انگیز ذکر، آخرت کی ہولناکیوں میں دنیوی ذرائع کے کام آنے کی نفی کرتے ہوئے پیشگی صدقہ وخیرات کے ذریعہ آخرت کی تیاری کا ترغیبی بیان۔

(۲۵۵) جس عظیم ذات کی طرف سے احکامات کا صدور ہو رہا ہے اس کی علوشان وعظمت کا صفات مخصوصہ کے ساتھ پر ہیبت اظہار و بیان۔

لَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِي

اللہ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔ دین کے

الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

معاملہ میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے پھر جو شخص

وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا

لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم

جاننے والا ہے۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور

مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ

جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں

يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

یہی لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کیا تو نے اس شخص کو

ع ۲ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ

نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کی بابت جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے سلطنت دی

وقف لازم آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ

تھی جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں

قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ

بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم نے بے شک اللہ سورج مشرق سے لاتا

مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ

ہے تو اسے مغرب سے لے کر آ تب وہ کافر حیران رہ گیا اور اللہ بے انصافوں

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ

کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔ یا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ایک شہر پر گزرا

وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ

اور وہ اپنی چھتوں پر گرا ہوا تھا کہا اسے اللہ مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۶)۔ واضح آفاقی دلائل توحید کے (مشاہدہ کے باوجود) انکاری گروہ پر قبول حق کیلئے زبردستی نہ کرنے کا بیان (الف)۔ ہاں جنکی آنکھیں مشاہدۂ حق کیلئے کھلی ہیں انکے طاغوت سے انکار اور ایمان سے مضبوط تعلق پر دادِ تحسین کا ذکر۔

(۲۵۷)۔ قبول حق کرنے والوں کیلئے عظیم انعامی خوشخبری کا بیان (کہ اللہ تعالیٰ انکا رفیق و مددگار ہے وغیرہ) جبکہ اہل باطل کی طاغوتی قوتوں سے رفاقت پر ان کیلئے عبرتناک سزا کا بیان۔

(۲۵۸)۔ اہل حق و باطل کے انجام خیر و بد کے تذکرے کے بعد دورِ سابق میں گزرے بعض واقعات کا ذکر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کی حق سے عاری حجت بازی اور انجام کار لاجواب ہونے کا بیان۔

مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ

پھر اللہ نے اسے سو برس تک مار ڈالا پھر اسے اٹھایا کہا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا کہا ایک

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

دن یا اس سے کچھ کم رہا فرمایا بلکہ تو سو برس رہا ہے اب تو اپنا کھانا پینا دیکھ وہ تو سڑا نہیں

فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ

اور اپنے گدھے کو دیکھ اور ہم نے تجھے لوگوں کے واسطے نمونہ بنانا چاہا ہے اور ہڈیوں

وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا

کی طرف دیکھ کہ ہم انہیں کس طرح ابھار کر جوڑ دیتے ہیں پھر ان پر گوشت پہناتے

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ

ہیں پھر جب یہ حال ظاہر ہوا تو کہا میں یقین کرتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ

قادر ہے۔ اور یاد کر جب ابراہیم نے کہا اے میرے پروردگار مجھ کو دکھا کہ تو مردے کو کس طرح

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ

زندہ کرے گا فرمایا کیا تم یقین نہیں لاتے کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو

أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ

تسکین ہو جائے فرمایا تو چار جانور اڑنے والے پکڑ لے پھر انہیں اپنے ساتھ ہلا لے (مانوس کر لے)

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

پھر ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے پھر ان کو بلا تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے

حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ ع ۳۵

اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ

حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ

کرتے ہیں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ کہ اگائے سات بالیں ہر بال میں سو سو دانے اور اللہ

وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ

جس کے واسطے چاہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے۔ جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۹)۔ کبھی کبھار اظہار حق کیلئے قدرت خداوندی سے ایسے معجزات کا ظہور ہوتا رہا ہے کہ اس وقت کے تمام تراشکالات کا مشاہداتی جواب دے دیا جاتا ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی مذکورہ واقعہ سے حیات بعد الممات کا آنکھوں دیکھے مشاہدے کے عجیب معجزاتی قصہ کا بیان (نوٹ:۔ واضح رہے کہ معجزات روز روز ظاہر نہیں کئے جاتے)۔

(۲۶۰)۔ کمال قدرت کے اک اور شاہکار قصۂ حق، ایمانی صداقت سے لبریز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام عین الیقین پر فائز ہونے کا مشاہداتی، حیران کن اور مثالی واقعہ کا ذکر۔

(۲۶۱)۔ حیات بعد الممات کے معجزاتی اور مشاہداتی واقعات کے ذکر کے بعد ہر ایک کو اپنی آخرت سنوارنے کیلئے انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیاتی ترغیب کا بیان۔

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے اور

مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

نہ ستاتے ہیں انہیں کے لئے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ نہایت تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

احسان جتلا کر اور ایذا دے کر اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو

مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ

اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا سو اس

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ

کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور کا مینہ برسا پھر اس

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کو بالکل صاف کر دیا ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو سیدھی راہ نہیں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ

دکھاتا۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

دلوں کو مضبوط کر کے خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جس طرح بلند زمین پر ایک باغ ہو اس پر

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

زور کا مینہ برسا تو وہ باغ اپنا پھل دوگنا لایا اور اگر اس پر مینہ نہ برسا تو شبنم ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند آتی ہے کہ اس کا ایک باغ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۶۲)۔انفاق فی سبیل اللہ میں فقراء کی عزت نفس کو مجروح نہ کرنے والے (غربا پر مالی احسانات کے حوالہ سے طعنہ زنی سے بچنے والے) خوش نصیبوں کیلئے خدائی اعزاز کا بیان۔

(۲۶۳)۔غیر مستحق سائلین پر طعنہ زنی کی بجائے احسن طریقے سے ٹالنے کا مشورہ۔

(۲۶۴تا۲۶۶)۔اہل ایمان کو ابطالِ صدقہ (صدقہ کو ضائع کرنے) کے مروجہ ناپسندیدہ ذرائع سے دور رکھنے کیلئے مختلف مثالیاتی عنوانات کے ذریعہ اچھی طرح ذہن نشین کرانے کا اثر پذیر طرز سے بیان۔

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ
کھجور اور انگور کا ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اسے اس باغ میں اور بھی ہر طرح
كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ
کا میوہ حاصل ہو اور اس پر بڑھاپا آ گیا ہو اور اس کی اولاد ضعیف ہو تب اس باغ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
پر ایک بگولہ آپڑا جس میں آگ تھی جس سے وہ باغ جل گیا اللہ تمہیں اس طرح نشانیاں
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ ع ٣٦
سمجھاتا ہے تاکہ تم سوچا کرو۔ اے ایمان والو اپنی کمائی میں سے ستھری چیزیں خرچ کرو
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا
اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہے اور اس میں سے
الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
ردی چیز کا ارادہ نہ کرو کہ اس کو خرچ کرو حالانکہ تم اسے کبھی نہ لو مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٢٦٧ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ
اور سمجھ لو کہ بے شک اللہ بے پروا تعریف کیا ہوا ہے۔ شیطان تمہیں تنگ دستی کا
الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ
وعدہ دیتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ
وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦٨ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
دیتا ہے اور اللہ بہت کشائش کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے سمجھ
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
دے دیتا ہے اور جسے سمجھ دی گئی تو اسے بڑی خوبی ملی، اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٦٩ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ
جو عقل والے ہیں۔ اور جو تم خیرات کے طور پر خرچ کرو گے یا تم کوئی منت مانو گے
نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٢٧٠ اِنْ
تو بے شک اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اگر تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٦٧)۔ اہل ایمان کو انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق منفی طرز فکر سے دور رہتے ہوئے حلال ذرائع کو اپنانے اور خدا پاک کی عطا کردہ ہر زمینی آمدنی سے حصہ (عشر وغیرہ) نکالنے کا تاکیدی حکم۔

(٢٦٨)۔ بے حیائی اور تنگدستی کے حوالے سے شیطانی وساوس سے دور رہتے ہوئے مغفرت اور رحمت کے خدائی وعدوں پر یقین رکھنے کا بیان۔

(٢٦٩)۔ بھلائی کے کاموں میں جذبۂ سبقت کی توفیق کا حاصل ہو جانا بھی حکمت اور خیر کثیر کا خدائی عطیہ ہے عقلمندوں کو ایسی نصائح پلے باندھنے کا ترغیبی ذکر۔

(٢٧٠)۔ ہر نیکی و خیرات میں نیک نیتی یا بدنیتی پر خدائی نظر ہونے اور ظالموں کیلئے اخروی عدم نصرت کا بیان۔

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

خیرات ظاہر کرکے دو تو بھی اچھی بات ہے اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں کو پہنچا دو تو تمہارے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

حق میں وہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے کچھ گناہ دور کردے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب

خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

خبر رکھنے والا ہے ۔ انہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں اور لیکن اللہ جسے چاہے راہ پر لاتا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا نفع تمہاری جان کے لئے ہے اور اللہ ہی کی رضا مندی کے لئے

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خرچ کرو اور جو اچھی چیز تم خرچ کروگے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں ہیں ملک میں

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

چل پھر نہیں سکتے ناواقف ان کے سوال نہ کرنے سے انہیں مال دار سمجھتا ہے تو ان کے چہرے

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

سے پہچان سکتا ہے لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور جو کام کی چیز تم

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

خرچ کروگے بے شک وہ اللہ کو معلوم ہے ۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

رات اور دن کو چھپا کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ

دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کے وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھو دیے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۷۱)۔ خصوصی حالات میں صدقات کے ترغیبی اظہار جبکہ عمومی حالات میں خفیہ صدقہ کرنے کا تحسینی بیان۔

(۲۷۲)۔ کسی کا ہدایت کو قبول کرنا تو مشیتِ الٰہیہ پر منحصر ہے مگر انفاق فی سبیل اللہ میں بلا تخصیص ضرورت مندوں پر محض رضائے الٰہی کی نیت سے خرچ کرنیوالوں کیلئے خدائی اجر کے وعدہ کا اظہار۔

(۲۷۳)۔ اطاعت خداوندی اور دینی خدمات میں معروف خوددار مزاج حاجت مند لوگوں پر انفاق فی سبیل اللہ کے وقت خصوصی توجہ دینے (انکو ترجیحاً عطیات دینے) کا ترغیبی بیان۔

(۲۷۴)۔ محبت الٰہیہ میں سرشار اہل ایمان کے راہ خدا میں بے دریغ انفاق پر انہیں داد تحسین دیتے ہوئے بدلے میں بے خوف و بے غم حیات جاوداں عطا کئے جانے کے خدائی وعدہ کا ذکر۔

الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ

یہ حالت ان کی اس لئے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا

اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۗ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے پھر جسے اپنے رب کی طرف سے

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ

نصیحت پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى

اور جو کوئی پھر سود لے وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور

الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اور نیک کام کئے اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے تو ان کے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

رب کے ہاں ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی سود رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ

والے ہو۔ اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے

وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ

اور اگر توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ

اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ اور اگر وہ تنگ دست ہے تو آسودہ حالی تک مہلت دینی چاہیے

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا

اور بخش دو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٧٥)۔ انفاق فی سبیل اللہ کی بجائے حُبِّ مال میں فنا اہل دنیا کی سود خوری (معاشی دہشت گردی) کے باعث بدحواسی کی صورتحال اور بدترین نظریاتی گمراہی کا سخت ترین مذمتی بیان۔

(الف)۔ حلال تجارت کی اجازت اور سود (غریبوں کا استحصال کرکے انہیں معاشی غلام رکھنے کے نظریۂ بد) کی قطعی حرمت کا بیان۔ (ب)۔ سود خوری سے باز نہ آنے والوں کیلئے دائمی جہنم کا اعلان۔

(٢٧٦)۔ سودی کاروبار کے انجام بد اور تباہی، اس کے برعکس صدقات کے ثمرات وبرکات کے نتیجہ پر خدائی فیصلے کا اعلان۔

(٢٧٧)۔ (حُبِّ مال میں برباد اہل دنیا کے برعکس) اہل ایمان کے اعمال صالحہ کے اہتمام خاص طور پر اقامت صلاۃ وزکوۃ پر انہیں شاباش اور اجر وانعام عطا کرنے کا بیان۔

(٢٧٨)۔ اہل ایمان کو بطور خاص خبردار کرتے ہوئے سودی نظام کو خیرباد کہنے کا سخت تنبیہی اور تاکیدی حکم۔

(٢٧٩ تا ٢٨٠)۔ خدائی حکم کے باوجود باز نہ آنے پر سخت ترین تعزیری اقدام کا اعلان۔ تاہم اصل قرض واپس لینے کی اجازت کا ذکر کرتے ہوئے تنگدستوں کو مہلت دینے بلکہ اصل قرض کو معاف کرنے کیلئے جذبۂ خیرات کو سامنے رکھنے کا ترغیبی بیان۔

عالمی معاشی وبا(مسئلہ ربا، سود)

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۵ تا ۲۸۱)

(سود کی حرمت، حکمت وعلت نیز اقتصادیات معیشت اور معاشرہ پر اس کے مہلک اثرات اور تباہ کاریاں)

آج امت مسلمہ ہی نہیں بلاتفریقِ مذاہب ساری انسانیت سودی نظام کے ناحق بوجھ تلے دبی ہوئی کراہ رہی ہے۔ اس فاسد اور حرام نظام کا دھواں اور غبار بلکہ وائرس بلا واسطہ یابالواسطہ ہر حلق (گلے) تک پہنچ رہا ہے۔ عالمی ساہوکاروں (سودخوروں) نے ایسا شکنجہ تیار کیا ہے کہ کوئی اس ظالمانہ نظام سے بچنا بھی چاہےتو بچ نہ سکے، دنیا میں جاری بینکنگ (Banking) کے عالمی قوانین اس طور پر مسلط کر دیے گئے ہیں کہ دنیا کے کسی خطے میں انفرادی یا اجتماعی سطح پر اسلامی بینکاری (غیرسودی) کی بنیاد اگر کوئی رکھنا بھی چاہے تو اس کا راستہ بھی اسی سودی بینکاری سے گزر کر ہی آگے جانے پائے، سودی نظام کی اجتماعی تباہ کاریوں کے بھڑکتے شعلے اوراس کی ناقابل برداشت حرارت وتپش آج پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خدائے لم یزل نے اس انسان دشمن باطل نظام کو روزِ ازل سے ہی حرام قرار دے دیا تھا جیسے جھوٹ، ظلم، زنا، چوری اور ڈاکہ وغیرہ جیسے جرائم شروع سے ہی سنگین گناہ ٹھہرائے گئے۔ اسی طرح سود لینا انسانوں کی جیبوں پر بدترین لوٹ مار ڈاکہ سے بڑھ کر جرم عظیم قراردیا گیا۔ اسی واسطے قرآن مقدس میں سودی کاروبار کی قطعی حرمت بیان کرتے ہوئے حکم عدولی (نافرمانی) کرنے والوں کو خدا ورسول سے جنگ لڑنے کے مترادف قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھ کر اس باطل نظام سے نفرت کے مزید کونسے الفاظ ہوسکتے تھے، اللہ اوراس کے رسول سے دشمنی مول لینے کے متراف اس جُرمِ عظیم کی وُجوہِ قباحت (خباثت) پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود مختصراً اس کے معاشرتی ومعاشی فساد وتخریب (ہلاکت خیز تباہ کاریاں) کا تجزیہ (جائزہ) لینا اور جاننا ضروری ہے۔ ہر دین حق میں خیرات وصدقات کی ترغیب دی جاتی رہی تا آنکہ اسلام میں باقاعدہ نظام زکوٰۃ وصدقات عشر وغیرہ مرتب طریقہ سے قانوناً نافذ کیا گیا۔ خدا پاک کے اس فطری نظام میں امیری وغریبی ایک ناگزیر حقیقت وضرورت تھی۔ ظاہر ہے غرباء وحاجت مندوں کیلئے نظریہ محنت وصنعت کی موجودگی کے باوجود بوقت ضرورت مال داروں پر زکوٰۃ وصدقات کے صالح نظام کے ذریعہ ان فقراء کی بقیہ حاجتمندی کا بندوبست کیا گیا سودخوری کی سب سے بڑی قابل نفرت قباحت بنیادی طور پر وہ فکری پستی ہے جو سود خو دکھاتا ہے کہ بجائے غرباء اورمساکین پر صدقہ وخیرات کے ذریعہ ان کی

ضرورت پوری کرنے کے سخت حاجت مندی کے وقت الٹا اس کو معاشی غلامی کے شکنجے میں اس طرح جکڑنا چاہتا ہے کہ ساری زندگی وہ حاجت مند مقروض قرض دینے والے کے آگے سرنگوں رہے اور اصل قرض کے ساتھ سود ادا کرتے کرتے اس ظلم کے دباؤ میں کراہتا رہے۔ پہلے یہ معاشی لوٹ مار و ڈاکہ زنی انفرادی سطح پر چلتی تھی اب اس لوٹ مار ڈاکہ زنی کو بینکوں (اداروں) کے ذریعہ قانونی جواز مہیا کردیا گیا ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں پھیلی ہوئی مجبور انسانیت کو قانونی شکنجے کے ذریعے اس طرح جکڑا گیا کہ امیر امیر تر ہوتا جائے اور غریب غربت کی دلدل میں نسل در نسل دھنستا جائے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ محروم و مجبور طبقات میں اس کے رد عمل کے طور پر باغیانہ ذہنیت انگڑائیاں لینا شروع کردیتی ہے۔ ایسے سرپھرے نوجوان حد سے بڑھی دولت کے ٹھیکیداروں پر شب خون مارتے ہیں اور ڈاکہ زنی و لوٹ مار جنم لیتی رہتی ہے۔ اور آخر کار قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب کچھ سودی معاشی نظام کی نحوست ہے جس کے مظاہرے ہم آئے روز دیکھتے رہتے ہیں۔ اس ظالمانہ نظام کی حمایت کرنے والے اور اس کو قانونی تحفظ و جواز مہیا کرنے والے سب انسانیت کے وہ مجرم ہیں جن پر خدائی غضب و قہر کا احتسابی کوڑا جب برسے گا تو ان کی چیخیں سننے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہ اس قدر بھیانک جرم ہے کہ اس کی کسی طرح کی معاونت اس باطل نظام کے تحفظ و بقا کے زمرے میں آکر باعث لعنت قرار دی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے سود کے حوالہ سے بہت ہی سخت ناراضگی کے الفاظ منقول ہیں۔ ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود لینے والے پر، سود دینے والے پر، سودی لین دین کا کاغذ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے (مسلم واحمد) نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ سب اصل گناہ میں برابر ہیں اگر چہ مقدار میں مختلف ہوں (السنن الکبریٰ) دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر (۷۰) درجے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے صحبت کرے (ابن ماجہ شعب الایمان)۔ خدائے لم یزل ان مجبور تنگ دست لوگوں کی حالت زار کو پہلے سے جانتے تھے اس لئے اس تنگ نظری اور پست فکری پر مبنی ظالمانہ ذہنیت اور معاشی دہشت گردی کو شروع سے تا قیامت حرام قرار دے دیا تھا۔ آج اس سودی نظام معیشت نے افراد سے نکل کر معاشی طور پر کمزور ممالک پر امدادی قرضوں کے عنوان سے سودی جال کے ایسے منحوس سائے پھیلادیے ہیں جو کئی دہائیوں کے گزرنے کے باوجود اصل قرض چھوڑ کر فقط سود ادا نہیں کرپا رہے ، ایک مومن کے لئے خدائی آرڈیننس (حکم نامہ) سے بڑھ کر کونسی سچی حقیقت ہوسکتی ہے ؟ صاف فرمایا ہے ۔ترجمہ :۔ اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی سود رہ گیا

ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اور اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے (سورۃ البقرہ ۲۷۸ تا ۲۷۹)۔ اور پھر اس سے آگے بڑھ کر حقیقت آمیز تنبیہ خاص کے طور پر ارشاد فرمایا ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹا گھٹا کے انجام کار مٹا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ صدقات کا انجامِ خیر اضافہ ہی اضافہ (گھٹتا نہیں)۔ کلمہ گو مسلمان بینکوں کے دیے ہوئے سودی پیکج پر اندھا اعتماد کرتے ہوئے باطنی بصیرت سے نابینا بن کر بیٹھ گئے ہیں جبکہ خدائے لم یزل کے اُخروی انعامی پیکج کو سننے سمجھنے کے روادار نہیں۔ جاہلانہ فکر ونظر کا یہ سوال پڑھے لکھے لوگوں سے سننے کو ملتا رہتا ہے عام اور مفلوک الحال لوگوں سے سود لینا تو غلط ہے لیکن جو لوگ اپنے کاروبار کو مزید بڑھانے کیلئے (کئی ٹیکسٹائل ملز/شوگر ملز لگانے کیلئے) بینکوں سے قرض لیتے ہیں وہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے سود دیتے ہیں انہیں سے بینکوں کا کاروبار چلتا ہے وہ حرام نہیں ہوتا (یا نہیں ہونا چاہیے) افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں سوچتے کہ ایک چیز جب منجانب اللہ حرام قرار دے دی گئی تو اس میں رضامندی اور جبر کے سوال کا کیا معنیٰ؟ کیا زنا جبر سے حرام ہے ہے تو باہمی رضا مندی سے جائز ہے؟ (اسی طرح کے باقی جرائم) جبر سے گناہ ونافرمانی کی کیفیت میں فرق ہوجاتا ہے کہ سود دینے والا تو حالات کے جبر کا شکار ہو کر مجبور کہلاتا ہے کہ وہ خدانخواستہ اپنی اور اپنے خاندان کی زندگیاں بچانے کیلئے ایسے (سودی) قرض لینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ لیکن جو پہلے سے کاروبار چلا رہے ہوتے ہیں وہ ہوس اور حرص میں مزید کاروبار بڑھانے کیلئے سودی قرض وصول کرتے ہیں تو ان پر گناہ کی شدت اور خدائی بغاوت ونافرمانی کا وبال (عذاب) اور بڑھ جاتا ہے، یہ کوئی دلیل نہیں کہ جبر اور رضا مندی کی بناء پر حرام کو حلال بنا لیا جائے۔ جہاں جبر اور اضطرار (سخت مجبوری) کی حالت پیدا ہوجائے وہ حرام چیز حلال نہیں ہوتی بلکہ سخت صورتحال میں (جب کہ جان ضائع ہوجانے کا خطرہ شدید ہو تو) وقتی طور پر گناہ اٹھا لیا جاتا ہے یہاں صورتحال یہ ہوتی ہے کہ کروڑوں کے مالک ارب پتی بننے کے چکر میں سودی قرض اٹھاتے ہیں تو سخت ترین حرام کو حلال سمجھ کر ایسا کر رہے ہوتے ہیں (خدا پاک کے حرام کردہ کسی کو حلال سمجھنا/کہنا کفر کے زمرہ میں آتا ہے)۔ دوسرا جرم یہ بھی کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد اپنے اثر ورسوخ کی بنا پر سود سمیت اصل قرض بھی معاف کروا لیتے ہیں یوں وہ قومی سرمایہ (بلکہ غریبوں کی جمع شدہ پونجی) پر شب خون مارتے ہوئے ڈاکہ زنی کے مجرم ٹھہرتے ہیں، اسی طرح سودِ مُرکب (سُود در سُود) اور منفرد سود کی حرمت میں بھی کوئی حکمی فرق پیدا کرنا جہالت علمی اور فکری گمراہی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا آخری اور قطعی حکم مطلقاً حرمت ربا آیا ہے۔ اس واضح اور حتمی حکم کے بعد کسی تاویل

کی گنجائش باقی نہیں ہے۔ یہاں یہ امر انتہائی اہم اور قابل فکر ہے کہ جو آج کل زرگروں (سناروں) کے ہاں نظام خرید وفروخت رائج ہے وہ خالص سود پر مبنی ہے۔ اور اس میں عوام وخاص اسی حرام نظام کے تحت بیع وشرا کررہے ہیں اور احساس تک نہیں ہے۔ سود کے متعلق واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ:۔ اس کا (سونے کا) نیا ہونا اور پرانا ہونا برابر حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اب ننانوے فیصد زرگر نقد رقم سے بیچتے وقت واضح خیانت کررہے ہوتے ہیں کہ کھوٹ کا استعمال زیادہ کر کے زیورات فروخت کرتے ہیں اور پرانا سونا خریدتے وقت ان کی کاٹ کی شرح دوگنی ہوجاتی ہے اور لین دین اورادھار میں اس کمی بیشی کو اصل سود قرار دیا گیا ہے۔ سب مرد وزن اس سود کے لین دین کو آنکھیں بند کر کے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہاں ڈبل حرام کاروبار چل رہا ہے۔ ایک سود کا سخت جرم دوسرا خیانت جیسا جرم، اہل علم حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس شرعی حقیقت سے عوام اورزرگروں (سناروں) کو آگاہ کریں کہ وہ اس قدر بھیانک نتائج کے حامل حرام کاروبار کے مرتکب ہورہے ہیں اس کی جائز صورتوں سے ان کو آگاہ کیا جائے۔ افسوس! دنیا میں کتنے کاروباری اداروں اور افراد کو ظاہری بلندیوں سے پستیوں کی طرف اور بالآخر دنیا میں ہی تباہی کے عبرتی قبرستان میں زندہ دفن ہوتے دیکھا گیا ہے جو بظاہر مالیاتی ترقیوں سمیت شہرت کی بلندیوں کے کفن میں لپٹے دفن ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان پر آخرت میں خدائی لازوال اٹل قانون کا مخفی نظام کیسے لاگو ہوگا اس پر تبصرہ سے خدائی خوف مانع ہے مزید لکھنے کی ہمت اس واسطے نہیں کی جارہی کہ تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں صاحب مطالعہ حضرات اس موضوع پر لکھی گئی مستقل کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں اللہ پاک ہم سب کی مغفرت فرمادے اورزندگی ہی میں سود سمیت ہر معصیت سے چھٹکارا نصیب فرمائے۔ آمین!

نوٹ: سود کے متعلقہ انتہائی اہم وضاحت اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔ شکریہ!

ربٰو (سود) کے متعلقہ انتہائی اہم غلط فہمی کا ازالہ

ایسے کم فہم لوگوں کی کمی نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ سود کا متبادل نظام لانا علمائے وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا میں اس باطل نظام کے خاتمے کے لئے کوئی عملی پیش رفت کریں۔اس پر ہمارے علمائے کرام نے غور وفکر کرتے ہوئے بہت ساری ایسی فقہی صورتیں تجویز کی ہیں جو کسی حد تک اس باطل نظام کا متبادل بن سکتی ہیں اور مزید اس پر تحقیق جاری ہے لیکن انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ اس ظالمانہ سودی نظام معیشت کو ساری انسانیت پر مسلط کس نے کیا؟ کیا اس میں اسلام یا مسلمانوں کا کچھ بھی عمل دخل ہے؟ یہ غلاظت جس نے پھیلائی ہے بنیادی طور پر وہی اس کی صفائی کا ذمہ دار ہے (''کرے کوئی بھرے کوئی'' کا کیا مطلب؟) اسلام نے تو شروع ہی سے غیر سودی پاکیزہ نظام معیشت پیش کیا ہے اور اس سے قبل بھی جملہ آسمانی مذاہب میں سود کو ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا گیا۔کسی سابقہ دین حق میں سود کو حلال قرار نہیں دیا گیا، عجیب مضحکہ خیز مطالبہ کیا جاتا ہے کہ علماء اس سود کا متبادل نظام پیش کریں۔جب کسی قوم پر اجتماعی خدائی عذاب آنے لگتا ہے تو اس قوم کی اجتماعی سوچ وفکر کے پیمانے سلب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔سود کے متعلق بھی اس وقت تقریباً ساری انسانیت کا یہ المیہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت پر مبنی اس باطل نظام کو عملاً قبول کر چکی ہے (اور عالمی سطح پر اس سنگین جرم کو قانونی تحفظ بھی فراہم کر دیا گیا ہے)۔ہمارے علماء اخلاقی اور دینی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے ممکنہ حد تک اس باطل نظام کے توڑ کیلئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں کہ جس ظالمانہ نظام کے بوجھ تلے انسانیت کراہ رہی ہے اس سے نکالنے کیلئے وہ اپنا فریضہ ادا کریں ۔یہ ان کی انسانیت نوازی کے حوالے سے اعلیٰ اخلاقی قدروں پر مبنی جذبۂ شفقت ہے جس کے

تحت وہ اس ظالمانہ نظام کے نتیجہ میں پھیلی ہوئی معاشی زبوں حالی کو اپنے تئیں اسلامی نظامِ معیشت کے مطابق انسانی ہمدردی کو فروغ دینے کی پوری جدوجہد کررہے ہیں۔ مگر سوال پھر بھی اپنی جگہ بجا ہے کہ یہ تو اخلاقی درجے کی انسانی کاوش ہے جس کو ہمارے علماء نبھا رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جنہوں نے بین الاقوامی دجالی نظام کو نافذ کیا ہے وہی اس کو واپس لیں اور انسانیت کو معاشی طور پر سکھ کا سانس لینے دیں۔ ویسے بھی خدائی قانون ہے کہ **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى** یہ قانون آخرت میں تو لاگو ہونا ہی ہے دنیا میں بھی اسی ضابطے کا عملاً نفاذ ہے کہ جس نے جرم کیا وہی بھگتے گا۔ (کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا)۔

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور ان

ع هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

پر ظلم نہ ہوگا۔ اے ایمان والو جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

کرے جیسا کہ اس کو اللہ نے سکھایا ہے سو اسے چاہیے کہ لکھ دے اور وہ شخص بتلاتا جائے کہ

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ

جس پر قرض ہے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور اس میں سے کچھ کم کر کے نہ لکھا جائے

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

پھر اگر وہ شخص کہ جس پر قرض ہے بے وقوف ہے یا کمزور ہے یا وہ بتلا نہیں سکتا

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

تو اس کا کارکن ٹھیک طور پر لکھوادے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرلیا کرو

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے جنہیں تم گواہوں میں

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

سے پسند کرتے ہو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک

وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

لکھنے میں سستی نہ کرو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور شہادت

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸۱)۔ تمام احکامات کی اطاعت میں فکر آخرت کو پیش نظر رکھنے اور اخروی خدائی وعدوں پر یقین رکھنے کا بیان۔

(۲۸۲)۔ سودی نظام سے جان چھڑاتے ہوئے آئندہ ہر قسم کے مالی معاملات کی صفائی اور تنازعات کے خاتمہ کیلئے تحریری (دستاویزی) نظام وجود میں لانے اور اس کے لوازمات، قواعد وضوابط مرتب کرنے نیز رہنما اصول پیش نظر رکھنے کا سراپا خیر حکمنامہ۔

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
مگر یہ کہ سوداگری ہاتھوں ہاتھ ہو جسے آپس میں لیتے دیتے ہو پھر تم پر کوئی
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ
گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو اور جب آپس میں سودا کرو تو گواہ بنالو اور لکھنے والے اور
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا
گواہ بننے والے کو تکلیف نہ دی جائے اور اگر تم نے تکلیف دی تو تمہیں گناہ ہوگا اور اللہ
اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ
سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اور اگر تم
عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ
سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی پر قبضہ کیا جائے اور اگر ایک تم میں سے
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
دوسرے پر اعتبار کرے تو چاہئے کہ وہ شخص امانت ادا کردے جس پر اعتبار کیا گیا اور اپنے اللہ
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ
سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بے شک
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى ۳۹ ع ۷
اس کا دل گنہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
ہے اللہ ہی کا ہے اور اگر تم اپنے دل کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے اللہ تم سے اس
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخشے گا اور جسے چاہے عذاب کرے گا اور اللہ ہر چیز پر
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
قادر ہے۔ رسول نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ
مان لیا سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸۳)۔ حالت سفر میں ادھار لینے کی مجبوری پر عقد رہن کرنے کے حوالہ سے ہدایاتی وعظ نامہ کا بیان۔

(۲۸۴)۔ سورۃ کے اختتام پر ہدایات واحکامات کے حاکم مطلق (اللہ جل جلالہ) کی حاکمیت اعلیٰ کا بیان کرتے ہوئے اس کے نظام احتساب کی باریکی کا انتباہ نیز اختیارات مطلقہ کے باعث عفو ودرگزر یا تعذیبی اختیار (عذاب دینے کا) استعمال کرنے کے حوالہ سے حکمت آمیز بیان۔

معاملات، لین دین کا اسلامی (قانونی) نظام

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

اسلام ایک جامع نظامِ حیات و کامل دستورِ العمل ہے جس کا کم و بیش تیس فیصد عبادات (جن کی اصل اساس اعتقادات پر مبنی ہے) اور اندازاً ستر فیصد عبادات معاملاتی حقائق پر مبنی ہے) ایک رائے قابلِ غور اور لائق توجہ ہے کہ یہ دنیوی نظامِ امتحان کا سہولیاتی قانون ہے کہ ۳۳ فیصد مارکس (نمبروں) والا پاس شمار ہوتا ہے اور اس سے آگے سے فرسٹ رسکینڈ کے نمبرات شروع ہوتے ہیں۔ دوسری طرف شرعی امور کی طرف آیئے کہ اعتقادات و فرائض میں بھی ہماری صورتِ حال انتہائی کمزور رہی ہے، ترجمہ: ''اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ شریک ٹھہراتے ہیں'' (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۶)۔ جبکہ ہم لوگ معاملات کو دین کی حقیقت سمجھنے کے روادار بھی نہیں۔ اب اگر ستر فیصد معاملات کو اپنے نظامِ عمل سے (معاذ اللہ) خارج کر دیں تو اخروی معیار کے مطابق ہمارا کیا حال ہوگا؟ بہر حال ہم مسلمانوں کے لیے انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ معاملات کو نجی پہلو سے لیتے ہیں، مرضی ہے عمل کریں یا نہ کریں (معاذ اللہ) دین کو تجارت وغیرہ سے کیا غرض؟ ایسی سوچ و فکر نظریاتی گمراہی ہے، دین کی ٹھوس بنیاد اعتقادات (عقائد صحیحہ) پر ہے اس کے بغیر صفر ہے۔ ایسے ہی بقیہ سارا دین عبادات اور معاملات سے جو مرتب شدہ ہے وہ فقط خالی گپ شپ یا محض وظائف و تسبیحات سے عبارت نہیں جو آج ہم نے عملی مذاق بنا رکھا ہے کہ ایک ہاتھ میں تسبیح کے دانے گھوم رہے ہوتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں سودی کاروبار اور باطل و فاسد تجارت بھی جاری رہتی ہے۔ اگر ایسا دانستہ حلال سمجھ کر کوئی کر رہا ہے تو وہ خدائی قانون کا اعلانیہ باغی ہے اور شرعی طور پر اعلانیہ باغی کا مقام کیا ہے وہ اہلِ علم اصحاب فتاویٰ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسلام نے جہاں معاشی، معاشرتی اور تجارتی حوالوں سے ہمیں قانونی نظم العمل دیا ہے اور حلال و حرام کی واضح راہنمائی کی ہے ایسے ہی معاملاتی اعتبار سے قرآن کریم کی سب سے طویل آیت (سورۃ البقرہ ۲۸۲) کا مضمون اسی لین دین کی باہمی دستاویزی حقیقت سے ہے، اُدھار ہو یا قرض، عقدِ دین رعقدِ کفالت ہو یا عقدِ بیع (خرید و فروخت)

وصیت ہو یا حوالہ۔ غرض یہ کہ کوئی معاملاتی پہلو ہو اسلام اس کے متعلق واضح راہنما اصول و ہدایت سے آگاہ کرتا ہے۔ آپ ذرا قرآن کریم جیسی آفاقی کتاب کو (جہاں برکت کے لیے تلاوت کرتے ہیں جو بہت اچھا اور بابرکت عمل صالح ہے) اس فکر و عمل سے مطالعہ میں لے آئیں کہ یہ کس قدر جامع و کامل آفاقی دستورِ حیات ہے جس میں زندگی سے لے کر موت تک ہر پہلو پر قانونی اصول و ہدایت موجود ہے۔ اسلام نے معاملات کی شفافیت کو صرف ترجیحی امر نہیں۔ بلکہ فرض (لازمی) قرار دیا ہے، اسلام نے معاہدات میں دستاویزی (تحریری) حقیقت پر بہت زور دے کر آنے والے دنوں میں (باہمی نزاع کی صورت میں) کسی فریق کے انکار کا دروازہ بند کیا ہے، آج اسلام کے اس واضح حکم سے عملی انحراف کا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ خاندان ہو یا محلّہ انفرادی معاملہ ہو یا زبانی طور پر کئی افراد کا باہمی معاہدہ۔ اس زبانی بات چیت کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بعد میں انحراف و انکار عام ہو گیا، تنازعات بڑھ گئے، دیوانی عدالتیں انہی معاملات سے بھری پڑی ہیں۔ نجی سطح پر تحکیم / پنچائتی نظام میں بھی اسی انحراف و انکار کے نقصانات دیکھنے کو ملتے ہیں اور لوگوں میں کتنی دفعہ معمولی معاملاتی لین دین پر لڑائی جھگڑے لوٹ مار حتیٰ کہ قتل و غارت کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ یہ سب اسلام کے اس حکم سے عملی انحراف (دستاویزی معاہدات میں غفلت و لاپرواہی کے نتائج بد ہیں)۔ جن معاشروں / افراد، قوموں میں اس خدائی حکم کی اطاعت کی جاتی ہے۔ وہ باہمی نزاعات اور ختم نہ ہونے والے عدالتی جھنجھال سے بچ جاتے ہیں۔ ورنہ دونوں فریق اپنی جائیداد کا اکثر حصہ وکلاء کی بھاری فیسوں پر خرچ کرتے کرتے قبروں میں اتر جاتے ہیں کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آتا مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج کون کرے۔ علماء، مبلغین، واعظین، اور مصلحین و مشائخ سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیانات میں عوام الناس کو جملہ معاہدات / معاملات کی اطاعت کی ترغیب دیں تاکہ کچھ برکات و ثمراتِ صالحہ اس مسلمان معاشرے کے حصے میں آسکیں اور کچھ بھی نہ ہو تو کم از کم ہم شعور و آگہی کا اپنا فرضِ منصبی تو ادا کرتے رہیں (جو ہماری ذمہ داری میں شامل ہے)۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت کے

وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

سوا تکلیف نہیں دیتا نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی اے رب ہمارے

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں

لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہمیں معاف کردے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا کارساز ہے

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

کافروں کے مقابلہ میں تو ہماری مدد کر۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَاتُهَا ۲۰۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے نظام کائنات کا سنبھالنے والا ہے۔ اس نے تجھ پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے اس کتاب سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ

وہ کتابیں لوگوں کے لئے راہ نما ہیں اور اسی نے فیصلہ کن چیزیں نازل فرمائیں بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

(۲۸۵)۔ اہل باطل کے برعکس اہل ایمان کے جملہ خدائی احکامات پر سر تسلیم خم کرنے کیلئے بنیادی ایمانی عقائد کا تجدیدی اعتراف اور بارگاہ خداوندی میں عجز و نیاز کا اظہار۔

(۲۸۶)۔ جواب دعا میں حاکم مطلق کی طرف سے انسانی قدرت اور طاقت کے باوصف احکامات کے نفاذ میں نرمی اور سہولت دینے کا وعدہ، نیز خدائی احسان پر شکر بجا لاتے ہوئے اہل ایمان کی بارگاہ ایزدی میں الہامی کلمات سے لبریز طویل دعائیہ التجا کا بیان۔

سورۃ آل عمران

(۱تا۲)۔ اہل کتاب میں سے اپنے وقت کے برحق دین سماوی کی طرف منسوب نصاریٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروکاری کے دعوے داروں) کے باطل عقائد کی تردید کے ضمن میں اہل ایمان کے عقیدہ توحید کا صفاتی بیان۔

(۳)۔ امام الانبیاء ﷺ کی تصدیق نبوت اور قرآن کریم کا کتب سابقہ کے حوالہ سے ان کے (تحریف سے محفوظ) مضامین حق کے مصدق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے نزول فرقان کا بطور خاص بیان۔

(۴)۔ واضح احکامات الٰہی اور دلائل کے بعد بھی انکار حق پر قائم رہنے والوں کیلئے غالب ذات کی طرف سے سخت عذاب کا ذکر۔

انتِقَامٍ ۝٤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

لینے والا ہے ۔ اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔

فِي السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ

وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے اس کے سوا اور کوئی معبود

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٦ هُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

نہیں زبردست حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں محکم ہیں (جن

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ

کے معنی واضح ہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری مشابہ ہیں (جن کے معنی معلوم یا معین نہیں ہیں)

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشٰبَهَ مِنْهُ

سو جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

سے متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں اور حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا

اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقف لازم / وقف منزل

اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان چیزوں پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں

رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبٰبِ ۝٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ

اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ اے رب ہمارے جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے

إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝٨

دلوں کو نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے ۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

اے رب ہمارے تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں بے شک

الْمِيعَادَ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوٰلُهُمْ وَ

اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور ان کی اولاد

لَآ أَوْلٰدُهُم مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝١٠

اللہ کے مقابلے میں ہرگز کام نہیں آئیں گے اور وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵)۔(کوئی غلط فہمی میں نہ رہے) اللہ تعالیٰ کے احاطہ قدرت و گرفت سے کہیں بھی جائے پناہ نہ ملنے کا ذکر۔

(۶)۔خدائی اقتدار و اختیار کامل کی شاہکار صفات کا بیان (کہ مادہ رحم میں بھی اس کی مشیت اور منشاء کے مطابق سب تخلیق ہوتا ہے)۔

(۷)۔وحی الٰہی میں مفہوم کے اعتبار سے واضح اور غیر واضح آیات کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے شیطان دماغ لوگوں کے کج روذہنیت کی مذمت اور جب کہ اہل ایمان کے راسخ فی العلم لوگوں کی اتباعِ الٰہی میں مثبت فکری کے رجحان کی تعریف۔

(۸)۔ ایمان جیسی عظیم نعمت کی قدردانی اور ثابت قدمی کی بابت اہل حق کی بارگاہ ایزدی میں عطائے استقامت کی فریاد۔

(۹)۔وعدوں کی پابند ذات کے آگے روز محشر خصوصی ستر پوشی اور رحمت کی مزید فریاد۔

(۱۰)۔(اہل ایمان کے برعکس) کفار کے مال و اولاد کی سرمستی میں فکر آخرت کو فراموش کرنے پر (ان کے) خطرناک انجام کا بیان۔

محکمات و متشابہات

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷)

دنیا میں جب سے نظام حق و باطل وجود میں آیا اس وقت سے تا قیامت رحمانی قوتوں اور شیطانی لشکروں کے مابین نظریاتی، فکری اور عملی معرکہ آرائی چلی آرہی ہے اور رہے گی۔ راہ حق ایک ہے اور باطل راستے کئی ہیں۔ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کے ظاہری و باطنی ذرائع کئی ایک رہے ہیں۔ مگر صداقتِ حق کا اصل منبع و سرچشمہ راہنمائی بذریعہ وحی الٰہی ہی رہا۔ آج ختم نبوت کے بھی بعد قرآن کریم اسی لاریب صورت میں موجود ہے جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا۔اس کے ایک ایک حرف کی براہ راست نگرانی وحفاظت اوپر سے کی جارہی ہے۔ شیطان اور اس کی ظاہری و باطنی (نسبی و روحانی) ذُرِیت (اولاد) اس سعی لا حاصل سے مایوس ہو چکی ہے۔ کہ ہزار جتن اور فتنہ سامانیوں کے باوجود قرآنی الفاظ و معانی میں تبدیلی نہیں لا سکتے ۔ البتہ وہ شیطانی حواری خوردبین سے اپنی فتنہ انگیز لیبارٹری میں بیٹھے یہ کوشش ضرور جاری رکھتے ہیں کہ بعض ایسے الفاظ جو اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے واضح معلوم و متعین نہیں ہیں ان کے حوالہ سے لوگوں کے دلوں میں تشکیک (شک پیدا کرنے) اور وساوس کے طوفان کیسے برپا کر سکتے ہیں؟۔جیسے اہل حق میں بڑے ذہین اور صاحب بصیرت شہ دماغ لوگ پیدا ہوتے ہیں جن سے اللہ پاک احقاق حق (حق کو ثابت کرنے) اور ابطال باطل (جھوٹ کو ننگا کردینے) کا کام لیتے ہیں ایسے ہی شیطانی صفوں میں موجود اہل باطل کے شہ دماغ اپنے منفی افکار کے فروغ کیلئے دن رات باطل ذرائع و اسباب کے سہارے لوگوں میں ذہنی و اعتقادی افتراق و انتشار کا ہر حربہ آزماتے رہتے ہیں۔ آپ فتنوں کے جنم کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں (بلکہ پوری طرح کنگھال لیں) تو یہی پس منظر نظر آئیگا کہ شیطان اور اس کے حواریوں نے امت کو صراط مستقیم سے ہٹانے کیلئے سب سے مضبوط تین 3 ہتھیار آزمائے۔

(ا)۔محکمات کی بجائے متشابہات کے پیچھے لوگوں کو لگا دیا اور نتیجہ حاصل گمراہی کی صورت میں برآمد ہوا۔

(۲)۔ لوگوں کو گمراہ کرنے میں دوسرا مضبوط شیطانی ہتھیار سلف صالحین پر لوگوں کے قائم اعتماد کے مضبوط رشتہ میں بدظنی/بد اعتمادی کی فضا پیدا کرکے نئے اعتقادی فتنوں کو جنم دیا جاتا رہا

ہے۔ختم نبوت پر ڈاکہ زنی/حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان علیہم اجمعین کے متعلق بدگمانی اور ائمہ سلف پر بداعتمادی جیسے خطرناک فتنوں کے پیچھے یہی رُوح کارفرما دکھائی دے گی۔

(۳)۔امت میں افتراق و انتشار کیلئے لوگوں کے خاندانی/قبائلی و قومی اور لسانی تعصبات کو ہوا دے کر انہیں باہم متصادم کرانا انا پرستی اور بے جا تشدد پرستی پر مبنی اپنی فکری رائے کو دوسروں پر مسلط کرنے کی انتہا پسندانہ سوچ اور تحریک نے امت کو مذہبی/مسلکی اور قومی دھڑوں میں اسی پس منظر میں مزید تقسیم کر کے رکھ دیا ہے نہ جانے آگے (مزید) کیا نتائج رُونما ہوں گے(معاذاللہ) بہر حال جولوگ قرآن کریم کی راہنمائی کے مطابق محکمات (جو ہر طرح کے اشتباہ (شبہ و شک) سے بالا تر ومحفوظ اور ان کے معانی ومفہوم واضح اور متعین ہیں) پر عمل کرتے ہیں۔اُسی پر اعتقاد رکھتے ہیں اور متشابہات پر اجمالی ایمان لاتے ہوئے اسکی جزئیات اور تفصیلات کی کھودکرید(ریسرچ) میں نہیں پڑتے وہ ان شاء اللہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ جو متشابہات میں بلا وجہ و بلاضرورت تحقیقات (خواہ کسی بھی خوشنما عنوان سے ہوں) میں الجھیں گے وہ خواہ کتنے ہی مضبوط عملی صلاحیتوں کے مالک کیوں نہ ہوں۔ اعتقادی خوش لباسی میں سلامتی کے ساتھ ان کی واپسی مشکل ہو گی۔بلکہ قدم قدم اعتقادی خطرات سامنے پائیں گے۔ اس لئے اہل علم سمیت سب کیلئے قرآنی راہنمائی یہی ہے کہ محکمات کو مضبوطی سے تھام لو متشابہات کی تفصیلات میں مت الجھو اور قرآن کے تجزیۂ برحق کو دل و جان سے تسلیم کرلو۔

ہر شخص راسخ فی العلم نہیں ہوتا راسخین فی العلم کی مثال ایسے ماہر تعلیم یافتہ سرجنوں کی سی ہے جو سالہا سال کی تعلیمی صلاحیتوں کے پالینے کے بعد برس ہا برس کے آپریشنل تجربات سے گزرتے ہوئے محفوظ میڈیکل آلات اور ہر طرح کے وائرس سے بچاؤ کے لباس میں ملبوس ہو کر سرجیکل عمل درآمد (آپریشن) کرتے ہیں۔ہر شخص ایسی احتیاط اور ذمہ داری کا روادارقرار نہیں پاتا اس لئے ہم سب کیلئے صائب(صحیح) راستہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں سے دُور رہیں (بلکہ اپنے کان بند رکھیں) جو لوگ متشابہات کے حوالہ سے کسی سابقہ یا موجود نئے مذہبی عنوان کی تشریح کرتے نظر آئیں۔ان کو راسخ فی العلم لوگوں کے سامنے پیش کر کے سلامتی عقیدہ وفکری اصلاح کے حوالہ سے درست معلومات کا حصول یقینی بنایا جائے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جس طرح فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا معاملہ تھا انہوں نے ہماری نشانیوں کو

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ

جھٹلایا پھر اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب سے انہیں پکڑا اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

کافروں کو کہہ دے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ برا

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

ٹھکانا ہے۔ تمہارے سامنے ابھی ایک نمونہ دو فوجوں کا گزر چکا ہے جو آپس میں ملیں ایک فوج

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ

اللہ کی راہ میں لڑتی ہے اور دوسری فوج کافروں کی ہے وہ کافر مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا دیکھ

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

رہے تھے آنکھوں کے دیکھنے سے اور اللہ جسے چاہے اپنی مدد سے قوت دیتا ہے اس واقعہ میں

الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ

دیکھنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے جیسے

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کئے ہوئے

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

گھوڑے اور مویشی اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور اللہ ہی کے پاس

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اچھا ٹھکانا ہے۔ کہہ دے کیا میں تم کو اس سے بہتر بتاؤں پرہیزگاروں کے لئے اپنے رب

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

کے ہاں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

اور پاک عورتیں ہیں اور اللہ کی رضامندی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ آل فرعون اور ماقبل کے سرکش مکذبین کیلئے خدائی عذاب سے موجودہ کفار کو سبق حاصل کرنے کی تلقین۔

(۱۲)۔ دنیوی طاقت پر نازاں اہل باطل کی آخرت میں بے بسی اور جہنم میں داخلے کا طنزیہ ذکر۔

(۱۳)۔ رزم حق و باطل کی قدیمی معرکہ آرائی کے پس منظر میں غزوۂ بدر کے موقع پر کچھ تائیدی اور مشاہداتی تأثرات کا ایمان و یقین سے لبریز بیان۔

(۱۴)۔ فطرتی مرغوبات و رجحانات کے معروف اسباب (جو عموماً گمراہی کا ذریعہ چلے آرہے ہیں) کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جائز استعمال کی اباحت مگر ان کو مقصد حیات سمجھ کر ان میں مدہوش ہو جانے کی مذمت کا بیان۔

(۱۵)۔ مذکورہ مرغوبات میں بلاضرورت رجحان کی بجائے اہل تقویٰ کیلئے اخروی لازوال انعامات خداوندی پر توجہ مرکوز رکھنے کا ترغیبی اظہار۔

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ

النَّارِ ﴿١٦﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَ

کے عذاب سے بچالے۔ وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ

الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

کرنے والے ہیں اور پچھلی راتوں میں گناہ بخشوانے والے ہیں۔ اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں

وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

نے گواہی دی کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی انصاف کا حاکم ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

النصف
الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ

زبردست حکمت والا ہے۔ بے شک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے اور جنہیں کتاب

أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ

دی گئی تھی انہوں نے صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا

وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ

اور جو شخص اللہ کے حکموں کا انکار کرے تو اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔ پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑیں تو ان

حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ

سے کہہ دے کہ میں نے اپنا منہ اللہ کے حکم کے تابع کیا ہے اور ان لوگوں نے بھی جو میرے ساتھ ہیں اور ان لوگوں

لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ

سے کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی ہے اور ان پڑھوں سے آیا تم بھی تابع ہوتے ہو؟ پھر اگر وہ تابع ہوگئے تو انہوں نے

ع ٢/١٠
اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

نے بھی سیدھی راہ پالی اور اگر وہ منہ پھیریں تو تیرے ذمہ فقط پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ

بے شک جو لوگ اللہ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں

وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ

اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں سو انہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦ تا ١٧)۔ عنداللہ مقبول ومحبوب اعمال پر کاربند اہل تقویٰ کیلئے تعریفی وتوصیفی طرز بیان سے خراج تحسین کا ذکر۔

(١٨)۔ اعمال صالحہ کیلئے ایمان بنیادی حقیقت، عقیدۂ حق کی یاددہانی کراتے ہوئے اس کی عظمت پر خدائی شہادت کے ساتھ بطور خاص اہل علم اور جملہ ملائکہ کی مہر تصدیق کا بیان۔ اور عیسائیوں کے نظریۂ کفارہ پر ضربِ توحید کا عجیب پیرائے سے اظہار۔

(١٩)۔ مسلمانوں کی طرح تمام ادیان سابقہ کے پیروکاروں کیلئے بھی صداقتِ اسلام کا اعتراف ضروری قرار دینے نیز دین اسلام سے اختلاف (اور وہ بھی تمام ترعلمی دلائل کی معرفت کے بعد) اہل باطل کی باغیانہ روش و حسد پر مبنی سرکشی کا مذمتی ذکر نیز ان کو جلدِ احتسابی کٹہرے میں لانے کا اعلان۔

(٢٠)۔ اہل کتاب کے اپنی حقانیت کے بارے بلا دلیل حجت بازی پر کان دھرنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام کو خدائی احکام کے آگے تسلیم ورضا کا رویہ اپنانے کا حکم۔ (الف) اہل کتاب اور مشرکین کو بھی ناصحانہ مشورہ، تسلیم حق کی راہ اپنالیں تو بہت اچھا ورنہ آپکو تبلیغ حق پر کفایت کرنے کا حکم۔

(٢١)۔ ضد، حسد وعناد اور باغیانہ روش کے عادی مجرم اہل کتاب کی تخریبی اور فسادی سرگرمیوں کے مذمتی تذکرے کے بعد ان کے انجام بد کا بیان۔

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝٢١ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا
دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی دنیا اور آخرت میں محنت ضائع
وَالۡاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۝٢٢ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا
ہوگئی اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا
نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ
ملا وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ کتاب ان میں فیصلہ کرے پھر ایک فرقہ
يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝٢٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ
ان میں سے پھر جاتا ہے ایسے حال میں کہ وہ منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ
تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ وَّغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا
کہتے ہیں کہ ہمیں ہرگز آگ نہیں لگے گی مگر چند دن گنتی کے اور ان کی اپنی بنائی ہوئی باتوں نے انہیں
يَفۡتَرُوۡنَ ۝٢٤ فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ وَوُفِّيَتۡ
دین میں دھوکا دیا ہوا ہے۔ پھر ان کا کیا ہوگا جب ہم انہیں ایک دن جمع کریں گے جس کے آنے میں
كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝٢٥ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
کوئی شبہ نہیں اور ہر کسی کو اپنی کمائی کا اجر پورا دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تو کہہ اے اللہ
الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَ
بادشاہی کے مالک جسے تو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے
تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
جسے تو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے تو چاہے ذلیل کرتا ہے سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے
شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝٢٦ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ
اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل
وَتُخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ
کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے تو چاہتا ہے
تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝٢٧ لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ
بے حساب رزق دیتا ہے۔ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۲)۔ بدباطن اور بدعقیدہ لوگوں کے اعمال صالحہ کا نتیجہ خیز نہ ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کیلئے دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا اعلان۔

(۲۳)۔ اہل کتاب کی تمام تر تحریفات کے باوجود بقیہ محفوظ حصہ پر ان کی بدعملی پر مبنی باغیانہ روش اور اعراض حق کا مذمتی ذکر۔

(۲۴)۔ اولاد انبیاء علیہم السلام ہونے (صاحبزادگیت) کے خمار میں مغرور بنی اسرائیل کا اخروی سزا کے متعلق مفروضی نظریہ اور اُن کی افترا بازی کا مذمتی ذکر۔

(۲۵)۔ روز محشر انجام حقیقت کھلنے پر تمام تر فاسد تصورات کا خاتمہ اور اپنے کئے کا نتیجہ سامنے آنے کا سچ بھرا انکشاف۔

(۲۶)۔ دنیوی بادشاہوں سے مرعوب اور زیر احسان نمک خوروں کو انقلابی تبدیلیوں سے آگاہی اور مستقبل میں تغیرات احوال کے حوالہ سے مالک الملک کے شاہی فیصلوں کے حیران کن نتائج کا حقیقی اور صفاتی پیرائے میں دعائیہ التجا سے اظہار۔

(۲۷)۔ انقلاب احوال کے مطالعہ کیلئے آفاقی مشاہداتی دلائل کو پیش نظر رکھنے کا زوردار بیان۔

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ

دوست نہ بنائیں اور جو کوئی یہ کام کرے اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر اس

شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَ

صورت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو اوراللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور

اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٢٨ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ تو کہہ دے اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي

اسے اللہ جانتا ہے اور جوکچھ آسمانوں اور جوکچھ زمین میں ہے اسے جانتا ہے اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٩ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

ہر چیز پر قادر ہے ۔ جس دن ہر شخص موجود پائے گا اپنے سامنے اس نیکی کو جو اس نے کی تھی

مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا معانقة

اور جو کچھ اس نے برائی کی تھی اس دن چاہے گا کہ کاش درمیان اس کے اور درمیان اس کی برائی کے

بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٣٠ قُلْ ع

مسافت دور کی ہو اوراللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اوراللہ بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔ کہہ دو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ

اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہوتو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اورتمہارے گناہ بخشے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

اوراللہ بخشنے والامہربان ہے ۔ کہہ دو اللہ اوراس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ موڑیں

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ

تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔ بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی اولاد کو

اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ

اورعمران کی اولاد کو سارے جہان سے پسند کیا ہے ۔ جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٤ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔جب عمران کی عورت نے کہا اے میرے رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٨)۔اہل حق وباطل کے مابین نظریاتی راہوں کی دائمی جدائیگی کے باعث ترک موالات (دوستی سے دور رہنے) کا حکم دیتے ہوئے بعض ناگزیر معروضی حالات پر استثنائی بیان ۔(ترک موالات انتہائی اہم موضوع ہے جس کا باریک بینی سے جائزہ ومطالعہ اس لئے بھی لازم ہے کہ خدائی حکم کی اتباع اسی جائزہ سے ہی منسلک ہے)

(٢٩)۔حقیقی خطرات سے بچاؤ کی بجائے موہوم حقیر مفادات پر موالات کی راہ اپنانے والوں کیلئے یہ سخت تنبیہی بیان ہے (کہ کفار سے تمہارے معامالات معاہدات کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہے۔ وہ دلوں کے بھیدوں پرنظر رکھنے والا علیم وخبیر سب جانتا ہے کوئی دھوکے میں نہ رہے)۔

(٣٠)۔خیر وشر کے حوالہ سے روز محشر اخروی نتائج کے مشاہدہ پر اظہار تمنا وحسرت کی بجائے پیشگی آخرت کی تیاری کیلئے رؤف ورحیم ذات کی طرف سے اپنے بندوں کوخبردار کرنے کا بیان۔

(٣١)۔کفار سے ترک موالات (استثنائی صورتوں کے علاوہ) کا حکم دینے کے بعد حقیقی محبت الٰہیہ کے عملی معیار کا ذکر کرتے ہوئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی اتباع کا تاکیدی حکم۔

(٣٢)۔اہل کتاب کے محبت الٰہیہ کے متعلق محض قولی دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے احکامات خداوندی کی اتباع واطاعت امام الانبیاء کا زوردار حکم۔

(٣٣تا٣٤)۔عقائد واعمال کی اصلاح کیلئے برگزیدہ انبیاء سابقین و مصلحین کے حسن انتخاب کا بڑے اہتمام سے ذکر۔

لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾

جو کچھ میرے پیٹ میں ہے سب سے آزاد کر کے میں نے تیری نذر کیا سو تو مجھ سے قبول فرما بے شک تو ہی

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر جب اسے جنا کہا اے میرے رب میں نے تو وہ لڑکی جنی ہے اور جو کچھ

بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ

اس نے جنا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور بیٹا بیٹی کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا

إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا

اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچا کر تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر اسے اس

رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ

کے رب نے اچھی طرح سے قبول کیا اور اسے اچھی طرح سے بڑھایا اور وہ زکریا کو سونپ دی

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ

جب زکریا اس کے پاس حجرہ میں آتے تو اس کے پاس کچھ کھانے کی چیز پاتے کہتے

يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ

اے مریم تیرے پاس یہ چیز کہاں سے آئی ہے وہ کہتی یہ اللہ کے ہاں سے آئی ہے اللہ جسے چاہے

مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ

بے حساب رزق دیتا ہے۔ زکریا نے وہیں اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب

هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ

مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ پھر فرشتوں

الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ

نے اس کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بے شک اللہ تجھ کو یحییٰ کی

بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا

خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا اور سردار ہوگا اور عورت کے پاس نہ جائے گا

مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ

اور صالحین میں سے نبی ہوگا۔ کہا اے میرے رب میرا لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میں بڑھاپے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵)۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ محترمہ کی بارگاہ الٰہی میں مانی گئی نذر اور دعا کا ذکر کر کے انکی بشریت اور استمداد (مدد کی التجا) کے حوالہ سے توحیدی اعتقاد کا واضح بیان۔

(۳۶)۔ حضرت مریم کی پیدائش پر انکی والدہ محترمہ کا فطری ردعمل (اور خدائی حکمت و مصلحت کے اظہار سے تسلی کا ذکر کرتے ہوئے) انکے مخصوص تسمیہ (مریم نام رکھنا) اور انکو اولاد سمیت براہ راست خدائی پناہ میں دینے کی استدعا کا بیان۔

(۳۷)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ مکرمہ کی قبولیت دعا اور حضرت مریم علیہا السلام کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کے حُسنِ کفالت کے ساتھ حضرت مریم علیہا السلام پر خدائی انعامات کے معجزاتی ظہور کا بلیغ طرز فکر سے واقعاتی بیان۔

(۳۸)۔ قدرتِ مطلقہ کے معجزاتی مشاہدہ پر حضرت زکریا علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں دعائے خاص کا ذکر۔

(۳۹)۔ جواب میں ملائکہ کے ذریعہ قبولیت دعا کی خوشخبری دیتے ہوئے حضرت یحییٰ کی مادر زاد نبوت اور غیر معمولی اوصاف حمیدہ کا بیان۔

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝٤٠ قَالَ

کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ کہا اے

رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر فرمایا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن

اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝٤١ ع ۱۲

سوائے اشارہ کے بات نہ کرسکے گا اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور شام اور صبح تسبیح کر ۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے پسند کیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے

وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٢ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ

اور تجھے سب جہان کی عورتوں پر پسند کیا ۔ اے مریم اپنے رب کی بندگی کر

اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر ۔ یہ غیب کی خبریں ہیں ہم بذریعہ

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

وحی تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٤٤ اِذْ قَالَتِ

مریم کی کون پرورش کرے اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ وہ جھگڑے تھے ۔ جب فرشتوں

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسی بیٹا مریم

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٤٥

کا ہوگا دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہوگا ۔ اور جب وہ ماں کی گود میں

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٤٦ قَالَتْ رَبِّ

ہوگا تو لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکوں میں سے ہوگا ۔ مریم نے کہا

اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

اے میرے رب مجھے بیٹا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۰)۔ غیر معمولی حالات میں بیٹے کی پیدائشی خبر پر حضرت زکریا علیہ السلام کا بارگاہ الٰہی میں کیفیت رحمت خداوندی کے حوالہ سے استعجابی سوال (غیر معمولی خوشخبری پر اظہار خوشی میں سوال تعجب) کے جواب میں قدرت کاملہ کے اظہار کا بیان۔

(۴۱)۔ اظہار شکر میں بے چین حضرت زکریا علیہ السلام کی بارگاہ رحمت میں علامت خاص متعین کرنے کی التجا اور جواب میں تعیین علامت (اظہار حمل کی نشانی) کا ذکر خاص اور اظہار شکر کیلئے تسبیح کے ورد کا حکم۔

(۴۲)۔ خدائی پیغام رسانی کے پس منظر میں فرشتوں کا حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ ہمکلامی اور غیر معمولی عظمت وصفات حمیدہ سے نوازنے کی (منجانب خدا) خوشخبری کا بیان۔

(۴۳)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی غیر معمولی عظمت وشان کے پس منظر میں انہیں خدائی احکامات و ہدایات کی اتباع کا ذکر۔

(۴۴)۔ واقعات خاص کے ذکر کو انباء (اطلاع) غیب سے تعبیر کرتے ہوئے دلیل نبوۃ کا بیان (کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کیلئے قرعہ اندازی کے واقعہ خاص کی خبر منجانب خدا آپکو ملی ہے ورنہ آپ وہاں موجود نہ تھے)

(۴۵تا۴۶)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی طرف آنے والے فرشتوں کا خدائی بشارت خاص کے پیغام میں انکے منفرد نام سمیت مقامات رفیعہ (دنیا وآخرت میں بلند درجات) کا امتیازی بیان نیز انکا معجزاتی طور پر بچپنے میں ہی عارفانہ کلام کی قدرت سے نوازا جانا اور ادھیڑ عمر میں حکیمانہ کلام کرنے کا بیان۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾

جو چاہے پیدا کرتا ہے جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا

اور اس کو کتاب سکھائے گا اور دانش عطا کرفرمائے گا اور توریت اور انجیل۔ اور اس کو بنی اسرائیل

إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ

کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گا بے شک میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا

أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ

ہوں کہ میں تمہیں مٹی سے ایک پرندہ کی شکل بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے

طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ

حکم سے اڑتا جانور ہو جاتا ہے اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے

بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ

مردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں بتا دیتا ہوں جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ کر آؤ

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا

اس میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم ایمان دار ہو۔ اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات

بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ

ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ تم کو وہ بعض چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام تھیں

عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾

اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَـٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ

بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ جب عیسیٰ نے بنی

أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ ٱلْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ

اسرائیل کا کفر معلوم کیا تو کہا اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین

ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾

کی مدد کرنے والے ہیں ہم اللہ پر یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہونے والے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۷)۔حضرت مریم علیہا السلام کا بمقتضائے بشریت پریشانی میں اس غیر معمولی خدائی امر پر اظہار حیرت اور حکم الٰہی کی تکمیل کے حوالہ سے تعجب آمیز سوال (بھلا انظام فطرت سے ہٹ کر بغیر خاوند کے بچے کی پیدائش عادتاً کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟) جواب میں خدائی مشیت کا نادر الوقوع تخلیقی تکوینی نظام نافذ کرنے کا اعلان۔ (جس خدائی کلمۂ ''کُن'' سے آسمان وزمین، سورج چاند ستارے، پہاڑ وغیرہ پیدا کئے گئے اسی کلمۂ کُن سے ماں کے پیٹ سے ایک بچے کی غیر عادی پیدائش پر تعجب کیا؟)

(۴۸)۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشی بشارت میں انکی مستقبل میں (دوران نبوت) عملی مساعیٔ جمیلہ کا ذکر خاص۔

(۴۹)۔ بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر کی حیثیت سے انکی ہدایت واصلاح کیلئے بطور خاص منفرد معجزاتی امور کو دلیل حق کی طرز سے بیان کرنے کا ذکر۔

(۵۰)۔حضرت عیسیٰ کا تورات (موسوی کے محفوظ مضامین) کا مصدق ہونا اور انکے متعلقہ بعض خدائی احکام میں ترمیم کو واضح کرتے ہوئے تقویٰ اور اطاعت رسول کا ناصحانہ بیان۔

(۵۱)۔حضرت عیسیٰ کا اظہار عبدیت کرتے ہوئے معبود حقیقی کو ہی الٰہ واحد ماننے کی تاکیدی تبلیغ کا ذکر (صراط مستقیم کی خشت اول توحید باری تعالیٰ کا اعتراف ہے)۔

(۵۲ تا ۵۳) بنی اسرائیلیوں کی حضرت عیسیٰ کے خلاف بغاوت پر انکے حواریین کا خم ٹھونک کر نصرت حق کا اعلان کرنے اور اظہار ایمان کیلئے جرأتمندانہ بیان کا ذکر۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ

اے رب ہمارے، ہم اس چیز پر ایمان لائے جو تونے نازل کی اور ہم رسول کے تابعدار ہوئے سوتو ہمیں گواہی دینے والوں

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ ع

میں لکھ لے۔ اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ بہترین خفیہ تدبیر کرنے والوں میں سے ہے۔ جس وقت

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں تمہیں پورا وصول کرنے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے

جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیرے تابعدار ہوں گے انہیں ان لوگوں پر قیامت کے دن تک منکروں پر غالب رکھنے والا ہوں

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہوگا پھر میں تم میں فیصلہ کروں گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا

سو جو لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور ان کا کوئی مدد گار نہیں ہوگا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انہیں

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَھُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

ان کا حق پورا پورا دیا جائے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ آیتیں ہم تمہیں پڑھ

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى

کر سناتے ہیں اور نصیحت حکمت والی۔ بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾

آدم کی سی ہے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہوجا پھر ہوگیا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ

حق وہی ہے جو تیرا رب کہے پھر تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ پھر جو کوئی تجھ سے اس واقعہ میں

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ

جھگڑے بعد اس کے کہ تیرے پاس صحیح علم آچکا ہے تو کہہ دے آؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۴)۔ کفار کی اہل حق کے خلاف خطرناک سازشوں کے مقابلہ میں خدائی تدبیروں کے غالب آنے کا بیان۔

(۵۵)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کئے گئے منفرد اور معجزاتی وعدوں کا بیان۔ (الف) (خدائی تدبیر ہی غالب رہتی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کیلئے حکومتی اقتدار کی ساری تدبیریں الٹی ہوگئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت اور طویل بقا کا خدائی فیصلہ اور وعدہ غیر معمولی انداز سے پورا ہوکر رہا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا گیا جبکہ حکومتی اقتدار منہ تکتا رہ گیا۔

(۵۶)۔ خدائی احکامات کے منکرین کے لئے دنیا و آخرت میں عبرتناک سزا اور روز محشر انکی بے بسی کا بیان۔

(۵۷)۔ کفار کے برعکس مؤمنین صالحین کیلئے اخروی اعزاز کا بیان۔

(۵۸)۔ یہ صداقت بھرا واقعہ کوئی عام کہانی نہیں بلکہ اس کی تاکیدی سچائی کو واضح کرنے کیلئے اسکو آیات حکیمہ اور ذکر کے منفرد عنوان سے تعبیر کا اظہار۔

(۵۹)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشی کیفیت پر تعجب میں مبتلا گمراہی کا شکار ہونے والے نصاریٰ کی بدعقیدگی کو رد کرنے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی غیر معمولی تخلیق اور ”کن“ کا مثالی بیان۔

(۶۰)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت پر اس قدر واضح دلائل کے بعد کسی کیلئے بھی شک کی گنجائش باقی نہ رہنے کا ذکر۔

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں بلائیں پھر سب التجا کریں

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ

اور اللہ کی لعنت ڈالیں ان پر جو جھوٹے ہوں۔ بے شک یہی سچا بیان ہے اور

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ پھر اگر پھر جائیں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى ع

تو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے۔ کہہ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آؤ

كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی بندگی نہ کریں

شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے اللہ کے کوئی کسی کو رب نہ بنائے پس اگر وہ پھر جائیں

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

تو کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہونے والے ہیں۔ اے اہل کتاب ابراہیم کے معاملہ میں

فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو اس کے بعد اتری ہیں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

کیا تم یہ نہیں سمجھتے ۔ ہاں تم وہ لوگ ہو کہ جس چیز کا تمہیں علم تھا اس میں تو جھگڑے

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

پس اس چیز میں کیوں جھگڑتے ہو جس چیز کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی لیکن سیدھے راستے والے مسلمان تھے

مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب ابراہیم کے وہ لوگ تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۱ تا ۶۲) ۔ اگر نصاریٰ کو اپنی حقانیت کا اتنا اصرار ہے تو ایسے گمراہوں کیلئے کھلے مباہلے کا چیلنج (کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے ان واقعات کی صداقت ایسے ہی برحق ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ کی صداقت برحق ہے)۔

(۶۳)۔ مفسدین کا خدائی احاطۂ علم سے باہر نہ ہونے کا ذکر۔

(۶۴)۔(عقیدۂ توحید کا اعتراف اور شرک سے بیزاری، ہر دین سماوی میں نقطۂ اتفاق کے طور پر موجود تھا) دعوتی اسلوب بیان کے ذریعہ اہل کتاب کو اصول مشترکہ اور متفقہ عقائد کی قبولیت کالا جواب بیان۔

(۶۵)۔ عقل کے مارے اہل کتاب کو ان کی بدعقلی پر تنبیہ کا ذکر (اتنی عقل بھی کام نہیں کرتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تورات اور انجیل کا معتقد سمجھتے ہو حالانکہ وہ تو ان کے بہت بعد میں نازل ہوئی تھیں)۔

(۶۶)۔ اہل کتاب کے اپنی اوقات علمی سے زیادہ بلا تحقیق حجت بازی پر انکی ناقدانہ مذمت کا ذکر۔

(۶۷)۔ اہل کتاب اور مشرکین کے عقیدتوں کے مشترکہ مرکز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیدۂ حق کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طرف من گھڑت نسبتی ناموں کا تردیدی بیان۔

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

جنہوں نے اس کی تابعداری کی اور یہ نبی اور جو اس نبی پر ایمان لائے اور اللّٰہ ایمان والوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ

کا دوست ہے۔ بعض اہل کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کو گمراہ کردیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اور گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور نہیں سمجھتے۔اے اہل کتاب

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللّٰہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو۔ اے اہل کتاب

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

سچ میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور سچی بات کو چھپاتے ہو حالانکہ تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ ع ۷ ۸ ۱۵

جانتے ہو۔ اور اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کہا جو کچھ مسلمانوں

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

پر اترا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کردو شاید

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ

کہ وہ بھی پھر جائیں ۔ اور اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو ان سے کہہ

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

دو کہ بے شک ہدایت وہی ہے جو اللّٰہ ہدایت کرے اور یہ بات نہ مانو کہ کوئی شخص دیا جا سکتا ہے مثل

اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

اس کے کہ تم دیئے گئے ہو یا کوئی گروہ خدا کے ہاں تم پر الزام قائم کر سکتا ہے ان سے کہہ دو کہ فضل اللّٰہ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

کے اختیار میں ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے اور اللّٰہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ جسے چاہے اپنی

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

مہربانی سے خاص کرتا ہے اور اللّٰہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۸)۔صحیح عقائد اور تعلیمات ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی پیروکاروں (اہل ایمان اور خاتم الانبیاءﷺ) کے متعلق تعریفی بیان۔

(۶۹)۔اہل حق کے خلاف اہل باطل کی دیرینہ تمنا پر مذمت کرتے ہوئے ان کے خود گمراہی کے گڑھے میں گرنے کا بیان۔

(۷۰تا۷۱) ۔ اہل کتاب کے علمی مشاہدہ کے باوجود انکار حق اور شیطانی تلبیس کے پردے میں کتمان حق کی پرزور مذمت اور تنبیہ کا سوالیہ انداز سے اظہار۔

(۷۲)۔بغض وحسد میں فنا اہل کتاب کی منافقت اور چالاکیوں پر مبنی ان کی اپنے متبعین کیلئے ہدایات اور مشوروں کا ناقدانہ ذکر۔

(۷۳تا۷۴)۔جواب میں خدائی فضل ورحمت کے عطا وعدم عطاء پر اس کے مطلق اختیار وحکمت کا زوردار بیان۔

بین المذاہب مکالمہ

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴)

اسلام عالمی وآفاقی (عالمگیر) مذہب ہے اس میں بنیادی وتفصیلی عقائد واعمال (فرائض واجبات سنن وغیرہ)اخلاقیات معاملات الغرض ہر ضرورتِ دین ودنیا کی راہنمائی (راہنما اصول) کاروشن راستہ ملتا ہے۔شرط یہ ہے کہ ہم اسکو جامع نظام حیات کے طور پر زیر مطالعہ(اورزیر عمل) لائیں اسلام میں انفرادیت سے لیکر اجتماعیت تک ہر سطح اور پہلو سے حقائق کی واضح نشاندہی ملتی ہے ۔ اسلام دلیل واستدلال کے فکر ونظر کا قائل ہے قرآن حکیم میں جابجا اثبات توحید،عقیدۂ آخرت وغیرہ کے لئے دلائل واستدلال کا طرز ہی اختیار کیا گیا ہے ۔اس لئے اسلامی تعلیمات میں وسعت فکری کیساتھ ہر ایک کا نقطہ نظر صبر سے سننے کی ہمت سکھائی گئی ہے ۔ باطل فکر ونظر سے گستاخانہ جذبات کا جواب سنجیدہ دلائل وطرزِ عمل سے دیا جانا زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔ وہ بین المذاہب مکالمہ کا (حقائق واقعیہ کی روشنی میں) خود داعی ہے وہ اس دعوتی عمل کے ذریعے حقائق پر مبنی طرز استدلال سے فریق ثانی کے گمراہانہ نظریہ کا (ناصحانہ انداز سے) رد کرتا ہے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ :۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان (وہ یہ کہ) نہ ہم عبادت کریں مگر اللہ کی اورنہ ہم شریک ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو کچھ بھی، (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۴)۔ اس وقت چونکہ یہودیت وعیسائت اورمشرکین کے مذاہب مخاطب تھے اس لئے یاأھل الکتاب کا عنوان اختیار کیا گیا ہے ۔عالمی مذاہب میں سب سے بڑا مذہب عیسائیت سمجھا جاتا ہے اوریہودیت مذہب کے لحاظ سے تو شاید دنیا کے چھوٹے مذاہب میں شامل ہومگر اپنی چالباز پالیسیوں اور دجالی وسائل کی وجہ سے ساری دنیا پر اپنی برتری کا دعویدار ہے ۔ تیسرا باطل عالمی مذہب مشرکین کا شروع سے چلا آرہا ہے ۔جس کی تردید قرآن مقدس میں بہت زیادہ کی گئی ہے۔آج بھی ہندو، بدھ مت، دیگر مشرکین اپنی قدیمی مشرکانہ اقدار وافکار باطلہ کی یادگار ہیں اسلام نے سب بڑے مذاہب کو اصول مشترکہ وحقائق واقعیہ کے حوالہ سے فکری دعوت (بذریعہ مکالمہ) دی ہے آج بھی ہمارے اسلامی مفکرین واصحاب علم وبصیرت بڑے مذاہب کے داعیوں اور ذمہ داروں کو سنجیدہ عالمی ماحول میں دلائل کے تبادلہ کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور ہر دور کی طرح آج بھی یہ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ افکار باطلہ کی تردید جوش کی

بجائے ہوش مندی سے کی جائے۔ اسلام علمی مکالمہ و مذاکرات سے کبھی بھی راہ فرار اختیار نہیں کرتا البتہ باطل قوتوں کے صاحب اقتدار لوگوں کے جارحانہ طرزِ عمل (جو دلائل کی قوت کی بجائے ظاہری وسائل وقوت پر نازاں ہوکر دوسروں پر چڑھ دوڑتے ہیں) کو روکنے کے لئے اپنی عملی طاقت مجتمع (مستحکم) رکھنے کا حکم دیتا ہے (کہ کہیں وہ علمی گفتگو کو مسلمانوں کی کمزوری نہ سمجھ لیں)۔ بین المذاہب مکالمہ دراصل ایک سنجیدہ دعوتی عمل ہے جو جنگی ماحول سے ہٹ کر علمی فکر ونظر سے دلائل حق کے ذریعہ مذاہب باطلہ کے معتدل الفکر اکابر کے سامنے اصول مشترکہ پر مشفقانہ طرزِ عمل سے نصیحتی طریقہ کہلاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مذکرات ومکالمہ کی میز سجا کر باطل قوتیں مسلمانوں کو اپنی زور قوت کے پس منظر میں قائل کرنے کے لئے دباؤ ڈال کر منوائیں کہ اسلام کے فلاں فلاں حکم سے دنیا کو (معاذ اللہ) خطرہ ہے یا (خدانخواستہ) دہشت گردی کا اندیشہ ہے اس لئے اسکو نکال دو یا اس نظریے کا پرچار ترک کردو۔ دنیا میں کبھی بھی مذاہب کے حوالہ سے ایسی مذاکراتی میز نہیں سجائی جاتی جس میں کسی بھی مذہب کے لوگوں پر جبراً ان کے عقائد کے حوالہ سے ناجائز قدغنیں (پابندیاں) لگائی گئی ہوں کچھ لو، کچھ دو کی پالیسی جنگی معاملات میں تو اپنائی جاسکتی ہے مذہب میں نہیں اس لئے کوئی بھی کسی عالمی فورم کے ذریعہ مسلمانوں کو ڈکٹیٹ (ہدایات/ پابند عمل) نہیں کرسکتا کہ اسلام کا فلاں فلاں حکم یا نظریہ عالمی برادری کے لئے ناقابل قبول ہے جب عالمی دنیا ایک طرف مذہبی آزادی کی علمبردار ہے تو پھر بقیہ سارے افکار کی مذہبی آزادی یقینی بنانے پر زور اور ایک اسلام جو سب سے بڑا سچا عالمی مذہب ہے اس کے حوالون سے بعض پابندیوں کا کیا معنی؟ اسی دوغلی پالیسی کے ردِ عمل میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور پھر ردِ عمل میں وہی کچھ سامنے آتا ہے جو دوہری پالیسیوں کے نتیجہ میں آیا کرتا ہے۔ بین المذاہب مکالمہ اسلامی نظریات کے سمجھوتے یا دستبرداری کا نام نہیں استدلالی قوت سے اپنے افکار صحیحہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک فورم ہے۔ جس کے ذریعہ اظہارِ حق اور ابطال باطل کا خود اسلام داعی ہے کہ اسلام کے پیش کردہ حقائق ونظریات کا استدلالی توڑ لاؤ ورنہ عقائد حقہ کو قبول کرنے یا پھر تسلیم حقائق کی راہ اپناؤ بین المذاہب مکالمہ کے لئے وسعت مطالعہ، بقیہ مذاہب عالم کے حوالے سے مکمل معلومات پر عبور بہترین طرزِ استدلال اور مضبوط وسنجیدہ گرفت مطلوب ہوتی ہے۔ یہ جذباتی چیلنج کرنے سے نہیں علمی مذاکرات وتبادلہ فکر کے ذریعہ وقت کے تقاضوں کے مطابق حکمت عملی اور اس ماحول کے تجربہ کار اصحاب علم وفہم کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

تو ان کے پاس ایک ڈھیر مال کا امانت رکھے وہ تجھ کو ادا کردیں اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ اگر تو

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

ان کے پاس ایک اشرفی امانت رکھے تو بھی تجھے واپس نہیں کریں گے ہاں جب تک کہ تو اس کے

لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

سر پر کھڑا رہے یہ اس واسطے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر اَن پڑھ لوگوں کا حق لینے میں کوئی گناہ نہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کیوں نہیں جس شخص نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ سے

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

ڈرے تو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

حقیر معاوضہ لیتے ہیں، آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ

اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کرے گا اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

دردناک عذاب ہے۔ اور بے شک ان میں سے ایک جماعت ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

تاکہ تم یہ خیال کرو کہ وہ کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کے ہاں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہے اور اللہ پر جان بوجھ

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ

اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٥)۔ اہل کتاب کے قدیمی نفاق اور دینی خیانت کے ذکر کے بعد بعضے اہل کتاب کی دیانت دارانہ روش کا توصیفی ذکر جبکہ بد دیانت اور خیانت کے خوگر اکثر اہل کتاب کی معاملاتی بد دیانتی کا مذمتی بیان۔ نیز حرام خوری کیلئے ان کی من گھڑت حیلہ سازی اور بیمار ذہنیت کا مذمتی تذکرہ۔

(٧٦)۔ حلت وحرمت کے حوالہ سے اہل کتاب کی بیمار ذہنیت کے جواب میں خدائی قاعدہ وقانون لاگو کرنے والے متقین کے اطاعت شعار رویہ کی تحسین۔

(٧٧)۔ دین حق کی مطلق اطاعت پر لیے گئے قسمیہ عہد کو توڑنے والے اہل کتاب کی عہد فراموشی اور مسلسل دین فروشی کا مذمتی ذکر اور روز محشر ان سے خدائی رویہ کا تنبیہی بیان۔

(٧٨)۔ اہل کتاب کی ایک اور تلبیس (اپنے جھوٹ کو سچ کے پردے میں چھپانے کی ناجائز کوشش) اور شیطانی فریب کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے ان کے خدا پر جھوٹ بولنے کی ناحق جرأت وبے باکی کا تذکرہ۔

(٧٩)۔ اہل کتاب کو اپنی کتب سے صحیح رہنمائی لے کر جامِ توحید پینے کا ہمدردانہ وناصحانہ حکم (کسی نبی برحق کی تعلیمات میں خدائی احکامات کے سوا بھلا کیا ہو سکتا ہے؟ وہ کبھی بھی اپنے حوالے سے غلط عقیدے کا اظہار سوچ بھی نہیں سکتا)۔

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

لیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب سکھاتے

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝٧٩ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٨٠ ع ٨ ١٦

اورنبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہوچکے ہو۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا اور البتہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور علم سے دوں پھر تمہارے

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

پاس پیغمبر آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے البتہ اس پر ضرور ایمان لے آنا

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ

اور البتہ اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ انہوں نے کہا کہ

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٨١ فَمَنْ تَوَلّٰى

ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو اب تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر جو کوئی اس

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٨٢ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔ کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ

حالانکہ جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری سے سب اسی کے تابع ہے اور اس کی

يُرْجَعُوْنَ ۝٨٣ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

طرف لوٹائے جائیں گے۔ کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا

وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ

اور جو کچھ موسٰی اور عیسٰی اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ہم ان میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۰)۔ ذرا عقل سے کام لو کہ کیا کوئی پیغمبر برحق بھی مخلوق کو خالق بنانے یا ہدایت کی جگہ کفر اختیار کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ (معاذ اللہ)، ناقدانہ سوالیہ تنبیہ کا ذکر۔

(۸۱)۔ خدائی بارگاہ میں انبیاء کرام سے باہمی تصدیق رسالت (بطور خاص خاتم الانبیاء ﷺ کی تصدیق) اور نصرت کا لیا گیا عہد و میثاقِ خاص کا مہتم بالشان ذکر (خاص شان و شوکت سے تاکیدی انداز بیان)۔

(۸۲)۔ مشترکہ تعلیمات برحق کے پختہ میثاق جان لینے کے باوجود کوئی انحرافی راستہ اپنائے تو اس کے خدائی نافرمان ہونے کا ذکر۔

(۸۳)۔ پختہ خدائی تصدیق شدہ دین کو چھوڑ کر کسی نئی راہ کی تلاش پر سخت برہمی اور ناراضگی کا سوالیہ ذکر نیز آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوقات کے انقیاد و اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے انسانی بے قدری و نافرمانی کے شکوہ کا اظہار۔

(۸۴)۔ اہل کتاب اگر انبیاء حق کی تعلیمات سے منحرف ہوگئے تو کیا ہوا؟ جملہ اہل ایمان کو توحید کا اقرار کرنے اور برگزیدہ انبیاء سمیت تمام رسولان برحق پر بلا تفریق ایمان لانے اور خدائے برتر کی مطلق اطاعت پر عمل کرنے کا تاکیدی بیان۔

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝٨٤ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان اٹھانے والوں
الْخٰسِرِيْنَ ۝٨٥ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
میں سے ہوگا ۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے
وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا
اور گواہی دے چکے ہیں کہ بے شک یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں آئی ہیں
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٦ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ
اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔ ایسے لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر اللہ
لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝٨٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو ۔ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٨ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے ۔ مگر جنہوں نے
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٨٩ اِنَّ
اس کے بعد توبہ کی اور نیک کام کئے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ بے شک
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ
جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہوگئے پھر انکار میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول
تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ۝٩٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ
نہیں کی جائے گی اور وہی گمراہ ہیں ۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں
هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ
مر گئے تو کسی ایسے سے زمین بھر کر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اس قدر سونا
افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٩١
بدلے میں دے ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۵)۔ صاف اور واضح خدائی پیغام کا اعلان (کہ اسلام ہی تا قیامت اب دین برحق ہے اس سے بغاوت یا انحراف اخروی تباہی کے سوا کچھ نہیں)۔

(۸۶)۔ اعتراف حق ومشاہداتی امور کی زبانی تصدیق کے بعد بھی بغض وعناد کے باعث دانستہ کفر اختیار کرنے والے (منافقین اہل کتاب) کیلئے خدائی ناراضگی کے سخت لب ولہجہ کا بیان۔

(۸۷ تا ۸۸)۔ ظالموں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور ساری انسانیت کی لعنت (گویا کفار انسانیت سے فارغ ہیں کیونکہ ارشاد ربانی ہے ان هم الا كالانعام بل هم اضل سبيلا) اور بلا تخفیف دائمی عذاب جہنم کا سخت ترین اعلان۔

(۸۹)۔ سخت ترین نافرمانوں کیلئے بھی توبہ واصلاح کا دروازہ کھلا ہے دستک دینے والوں کیلئے مغفرت اور خصوصی رحمت سے استقبال کا اظہار۔

(۹۰)۔ اصلاحی راہِ حق قبول کرنے کی بجائے اضافہ بغاوت وسرکشی میں ڈوبے بد باطن لوگوں کی توبہ قبول نہ کرنے اور گمراہ قرار دینے کا مذمتی ذکر۔

(۹۱)۔ وقت ہے قبولِ دینِ حق کی راہ اختیار کرلیں ورنہ کفر پر مرنے والے لوگوں کیلئے آخرت میں کوئی ذریعہ کام نہ آنے اور دردناک عذاب کا سخت تنبیہی بیان نیز بغاوت وسرکشی کے باعث تادم حیات ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے والے کفار کیلئے آخرت میں کوئی نرمی نہ برتنے کا اعلان۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا

ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو اور جو

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝٩٢ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

چیز تم خرچ کرو گے بے شک اللہ اسے جاننے والا ہے۔ بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ

کی چیزیں حلال تھیں مگر وہ چیزیں جو اسرائیل نے تورات نازل ہونے سے پہلے

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ

اپنے اوپر حرام کی تھیں کہہ دو تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝٩٣ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سچے ہو۔ پھر جس شخص نے اس کے بعد اللہ پر جھوٹ بنایا

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩٤ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

وہی بڑے بے انصاف ہیں۔ کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا ہے پس ابراہیم کے دین

وقف جبرائیل علیہ السلام

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝٩٥ اِنَّ

کے تابع ہوجاؤ جو ایک ہی کے ہوگئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بے شک

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

لوگوں کے واسطے جو سب سے پہلا گھر مقرر ہوا یہی ہے جو مکہ میں برکت والا ہے اور جہان کے

لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٩٦ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ

لوگوں کے لئے راہنما ہے۔ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوجائے

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

وہ امن والا ہوجاتا ہے اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے جو شخص اس تک پہنچنے

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝٩٧

کی طاقت رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

کہہ دو اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۲)۔ آخرت میں ایمان کی اہمیت کا تاکیدی ذکر کرنے کے بعد دنیا میں اعمال صالحہ کا معیاری اور ترغیبی عنوان (کہ نیکی میں حصول کمال کیلئے اپنی محبوب ترین چیز کو رضائے الٰہی میں خرچ کرو)۔

(۹۳)۔ بنی اسرائیل کے حلت وحرمت کے متعلق خاص اعتراض کا رد کرتے ہوئے اصل حقیقت کا اظہار اور یہود کو اپنے موقف کی صداقت کے لئے کتابی حوالہ پیش کرنے کا زوردار چیلنج۔

(۹۴)۔ خدائی احکام پر دانستہ جھوٹ باندھنے والے بدعقیدہ اہل کتاب کیلئے ظالمین کے بدترین لقب کا ذکر۔

(۹۵)۔ ہٹ دھرمی سے باز آتے ہوئے خدائی فرمان کی اتباع میں (اہل کتاب کو) ملت ابراہیمی اختیار کرنے کا حکم (جو شرک اور خرافات سے پاک راستہ ہے)۔

(۹۶)۔ اہل کتاب کی طرف سے تعیین قبلہ کے متعلق بے جا اعتراض کا تاریخی رد اور اصلاحی حقیقت کا صداقت بھرا اظہار۔

(۹۷)۔ کعبہ مقدس کے ظاہری و باطنی برکات سمیت بطور خاص ثمرۂ امن کا عظمت بھرا ذکر۔

(الف) عظمت بیت اللہ کے پس منظر میں اہل ایمان کی اس سے فطرتی محبت و باطنی کشش کی بناء پر زندگی میں کم از کم ایک مشروط لازمی حاضری (حج) کا بیان۔

(ب) خدائی حکم پر اس محبت بھری حاضری سے ٹال مٹول کرنے والوں کیلئے سخت ناراضگی کا تنبیہی اظہار۔

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۸ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
اس پر گواہ ہے ۔ کہہ دو اے اہل کتاب اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ
اس شخص کو جو ایمان لائے اس میں عیب ڈھونڈتے ہو اور تم خود جانتے ہو اور
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا
تمہارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے ۔ اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
کی کسی جماعت کا بھی کہا مانو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر کردیں گے ۔
كٰفِرِيْنَ ۝۱۰۰ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ
اور تم کس طرح کافر ہوگے حالانکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور
فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
اس کا رسول تم میں موجود ہے اور جو شخص اللہ کو مضبوط پکڑے گا تو اسے ہی سیدھے راستے کی
ع مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۰۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
ہدایت کی جائے گی ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو ۔ اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم آپس میں دشمن تھے
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
پھر تمہارے دلوں میں الفت ڈالی پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح تم پر اللہ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۸)۔ اہل کتاب کو تنبیہ مکرر کے طور پر انکار آیات سے باز آنے کا تہدیدی (ڈانٹ ڈپٹ) طرز بیان سے اظہار۔

(۹۹)۔ اہل کتاب خود تو تباہی کے گڑھے میں گرے ہی مگر دوسروں کو بھی راہ حق سے دانستہ روکنے اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے حوالہ سے فکری کوششوں کا تنقیدی اور مذمتی ذکر۔

(۱۰۰)۔ اہل ایمان کو بد باطن گروہ سے دور رہنے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے ناصحانہ خدائی مشورہ کا اظہار۔

(۱۰۱)۔ اہل ایمان کو دائمی طور پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری اور باطنی وجود (آپ کے بعد احکامات شریعت کی موجودگی) کی قدر کرتے ہوئے صراط مستقیم پر استقامت کے ساتھ ہدایات الٰہیہ کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان۔

(۱۰۲)۔ شیطانی قوتوں کی تمام تر مساعیٔ فاسدہ کے باوجود اہل ایمان کو تقویٰ کی زندگی اختیار کرتے ہوئے خاتمہ بالایمان کی حتی المقدور جدوجہد جاری رکھنے کا ذکر۔

(۱۰۳)۔ شیطانی شرانگیزی کا مقابلہ کرنے کیلئے اتفاق واتحاد کے ذریعہ مضبوط و مستحکم خدائی ہدایت نامہ کا تاکیدی ذکر۔ (الف) اہل ایمان کی سابقہ نہ ختم ہونے والی بے جا قدیمی عداوتوں کا ضمنی ذکر کرتے ہوئے بعد از اسلام باہمی محبت اور اتحاد واتفاق جیسی نعمت عظمیٰ کے حصول پر خدائی احسانات کی یاددہانی کا بیان۔

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
ہو جو نیک کاموں کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے
الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں ۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
جو متفرق ہوگئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آئے انہوں نے اختلاف کیا اور
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠٥ ۙ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ
ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ جس دن بعضے منہ سفید اور بعضے منہ سیاہ ہونگے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
سو وہ جن کے منہ سیاہ ہونگے ان سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لاکر کافر ہوگئے تھے
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
اب اس کفر کرنے کے بدلے میں عذاب چکھو ۔ اور وہ لوگ جن کے
ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧
منہ سفید ہونگے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
یہ اللہ کے احکام ہیں ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں اور اللہ مخلوقات پر ظلم نہیں
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٨ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
کرنا چاہتا ۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب کام
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝١٠٩ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ ع
اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں ۔ تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ
اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر
اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا کچھ ان میں سے ایمان دار ہیں اور اکثر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴)۔ اپنی اصلاح کے لئے خدائی احکامات پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو خیر وبھلائی کی طرف لانے کیلئے تقسیم کار کے تحت ایک جماعت کی ضرورت کا اہمیت سے ذکر (جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے دونوں فریضے سرانجام دے)۔

(۱۰۵)۔ باہمی فرقہ واریت اور گروہی عصبیت سے دور رہتے ہوئے واضح ہدایات اور احکامات خداوندی پر عمل درآمد کا بیان بصورت دیگر سخت عذاب کا تنبیہی ذکر۔

(۱۰۶تا۱۰۷)۔ روز محشر اہل حق و باطل کے مابین وجاہتی امتیاز (فرق) اور مختلف نتائج پر مبنی تہدیدی وتوصیفی الگ الگ بیان (کہ مؤمنین کے چہروں پر ایمانی نور جبکہ کفار کے چہروں پر کفر کی سیاہی کا غلبہ)۔

(۱۰۸) مختلف نتائج پر درست حقائق (آپ ﷺ کے ذریعہ) سب پر واضح کرنے اور مکمل خدائی عدل وانصاف کے وعدے کا بیان۔

(۱۰۹)۔ حقیقی شہنشاہ کی وسعت قدرت اور لامحدود احاطہء ملکیت کا پرہیبت بیان۔

(۱۱۰)۔ ازل سے پسندیدہ امت کو سراپا خیر اعمال کیلئے ترغیبی جدوجہد میں مزید آگے بڑھنے اور اپنے رب سے ایمانی تعلق مضبوط بنانے کا بیان۔

(الف) نیز اہل کتاب کیلئے بھی ایمان کے اصل حقائق کو قبول کرنے کا ناصحانہ مشورہ اور ساتھ ہی ان کی اکثریت کے کافرانہ ذہنیت پر اظہار افسوس۔

فرقہ واریت کی اُصولی بحث

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

اسلام میں اتفاق و اتحاد اور باہمی اخوت و محبت کی تعلیم و تلقین خالی لفظوں اور نصیحت کی حد تک نہیں بلکہ عملی طور پر ایسی تصویر پیش کی ہے جو تاریخ حق کی انوکھی اور منفرد مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر انصارِ مدینہ نے مہاجرین مکہ سے باہمی نصرت و محبت کی جو تاریخ رقم کی تھی ،چشم فلک نے ایسی انہونیاں بہت کم دیکھی ہوں گی۔ کم از کم خیر القرون کے دور سے لیکر آج تک دیگر مذاہب عالم میں اس کی ایک بھی اجتماعی عملی تصویر پیش نہیں کی جا سکتی کہ بحیثیت مجموعی ہر انصاری نے ہر مہاجر کو شریک مال و دولت بنایا ہوا تھا۔ اور اپنی بیویوں کو طلاق کے بعد اپنے مہاجرین بھائیوں کے عقد نکاح میں دے دیا تھا۔ غزوہ احد میں جان بلب راہ حق کے شہداء میں پانی کے پیالے اخوت و ایثار کی ترجیح میں گھومتے رہے کوئی بھی اس واسطے منہ لگانے کو تیار نہ ہو رہا تھا کہ میرا دوسرا زخمی بھائی کہیں محروم تمنا نہ رہ جائے ایسے میں سب نے جاتے جاتے باہمی اخوت و محبت کی ایسی تاریخ رقم کر دی کہ بعد میں آنے والے اس پر انگشت بدنداں بلکہ خود عقل بھی محو تماشہ بنی ہوئی ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم میں اتفاق و اتحاد کی اگلی حد و لکیر باہمی اخوت ہے۔ جسکی ترغیب خود رب ذوالجلال نے دی ہے۔ فرمایا: إنما المؤمنون إخوة اتفاق و اتحاد جانوروں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے (بلکہ منظم حد تک) وقتی اور مشترکہ مفادات کا ادراک انسانوں اور عام حیوانوں میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے آگے بڑھ کر انسانی تہذیب کی اعلی اخلاقیاتی اقدار کی ترغیب و تلقین میں منفرد تربیتی نظام قائم کرتے ہوئے معیار تعاون کے راہنما اصول وضع فرما دئے۔ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کیساتھ تعاون کرو اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲) ۔ مفاداتی دستر خوان پر جمع ہونے کی بجائے خیر و تقویٰ ہی

باہمی تعاون کی و نصرت کی اصل بنیاد قرار پائی ہے۔ برادری ازم، عصبیت جاہلیہ اور ظلم و سرکشی کے حق میں سر اٹھانا یا آواز بلند کرنا جرم ٹھہرایا گیا ہے۔آج کل کے دور میں لسانی اور قومی سطح پر بنائی گئی تنظیموں کے لوگ بھی مذہبی فرقہ واریت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شرماتے بلکہ حدرجہ ڈھٹائی دیکھنے میں یہ آتی ہے۔ کہ جب وہ قرآن کریم کی اس آیت، ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے تھامے رکھو، (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳)۔کا حوالہ پیش کر رہے ہوتے ہیں تو وہ پڑھے لکھے جاہل یہ حقیقت بھول جاتے ہیں کہ یہ آیت تو خود ان کی لسانی و قومی عصبیت کی تردید میں نازل ہوئی ہے بھلا وہ کس منہ سے دیگر فرقہ پرست گروہوں کی مذمت کر رہے ہوتے ہیں اس اصولی گرفت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آج کل کے ممالک کے تشدد پرست گروہوں کی حوصلہ افزائی کی جائے بالکل نہیں۔ جیسے قبائلی ولسانی عصبیت قابل مذمت ہے ایسے ہی (اجتہادی اختلافات سے ہٹ) کر اپنے انتہا پسندی پر مبنی غیر شرعی افکار کو فروغ دینے کیلئے گروہ بندی بھی اتنی ہی قابل مذمت ہے۔ بلکہ امت میں انتشار و افتراق ڈالنے جیسے جرم کے مرتکب ہونے پر آخرت میں ایسے لوگ احتسابی کٹہرے میں کھڑے نظر آئیں گے۔ اسلام نے بلا امتیاز مذہب معاشرتی عدل و انصاف کا متوازن ترازو اسی واسطے قائم کیا ہے کہ کسی انسان پر عصبیت، مذہب یا قوم کے پس منظر میں کوئی ظلم نہ ہونے پائے ﴿واعتصموا بحبل اللہ جمیعا﴾ کا حکم دراصل اسی پس منظر میں جاری فرمایا گیا کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد قومی تعصب برادری ازم اور جاہلانہ تفاخر کے کیا معنی؟ یہاں قوم قبیلہ سے بڑھ کر نظریاتی وحدت کا تعلق و رشتہ فائق (بلند تر) ہے۔آنے والی مسلمان نسلیں اسی اصول کے تحت باہمی اتفاق و اتحاد کا نظم قائم رکھیں۔ اب قبائلی اور قومی تفرقہ بازی کے بت کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے وحدہٗ لاشریک کے متعلق توحیدی و اعتقادی نظریات کی اتباع پر ہمارا جینا مرنا ہوگا۔ اسی آیت میں مسلمانوں کو باہمی فرقہ واریت اور قومی و قبائلی تعصبات کی روش ختم کرنے کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مسلمان

مذاہب باطلہ کے عقائد اور تہذیب فاسد کا حصہ بن کر خود ساختہ عالمی برادری کو باہمی رواداری اور محبت کے پیغام بھیجنا شروع کر دیں ۔ اور حق و باطل کے امتیازی فاصلے ہی مٹاتے چلے جائیں۔ ہرگز نہیں اور نہ ہی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فقہی و اجتہادی تحقیقات میں اختلاف رائے کا کوئی دروازہ بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ آیت کا شان نزول صاف صاف پیغام دے رہا ہے کہ مسلمان باہمی وقومی اور قبائلی تعصّبات نیز فضول قسم کے تنازعات سے دور رہتے ہوئے نظریاتی اجتماعیت قائم رکھیں نہ یہ کہ باطل مذاہب سے اپنا نظریاتی اختلاف ہی سرے سے ختم کر کے ان سے شیر وشکر ہو جائیں کیونکہ دیگر آیات میں صراحت سے مسلمانوں کو یہود و انصاری اور مشرکین سے قرابت قائم کرنے کی سختی سے ممانعت کر دی گئی ہے۔ ارشاد بانی ہے۔ ترجمہ: اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یارومددگار نہ بناؤ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یارو مددگار ہیں (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۱)۔نیز فرمایا ترجمہ: اور یہود و نصاریٰ تم سے اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے مذہب کی پیروی نہیں کرو گے، اے پیغمبر! فرما دیجئے کہ وہ حقیقی ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور تمہارے پاس (وحی کے ذریعہ) جو علم آ گیا ہے اگر کہیں تم نے اس کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کر لی تو تمہیں اللہ سے بچانے کیلئے نہ کوئی حمایتی ملے گا نہ کوئی مددگار، (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰)۔ جہاں تک مسلمانوں میں فقہی یا اجتہادی اختلافات کا تعلق ہے وہ اس واسطے بھی اس آیت سے خارج ہیں کیونکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اس آیت کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہ تھا تو کئی ایک واقعات ایسے آپکی مبارک زندگی میں پیش آئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ کے مابین اجتہادی اختلاف واقع ہونے پر کسی کو معاذاللہ گمراہ فکر قرار نہیں دیا بلکہ تحسین فرمائی خاص طور پر جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری دور حیات میں حضرت معاذ بن جبل ؓ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو معلوم کیا کس چیز سے فیصلہ کرو گے عرض کیا کتاب اللہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو عرض

کیا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ملے تو عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام تعریفیں ہیں خداوند لاشریک کے لئے جس نے رسول اللہ کے رسول کو وہ توفیق دی جس سے رسول اللہ خوش ہوں (الترمذی وابوداؤد) اس حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اجتہادی ذوق کی نہ صرف تائید فرمائی بلکہ اس پر بارگاہ الٰہی میں اظہار حمد بھی کہا کہ میرے پیروکاروں میں قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ اظہار تشکر آنے والی نسلوں کیلئے پیغام تھا۔ کہ وہ بھی مستقبل میں میرے تائید شدہ فکر کی تقلید کرتے ہوئے آمدہ مسائل میں یہی صائب راستہ اپنا کر امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ ظاہر ہے کہ اجتہاد میں اختلاف رائے ہونا کوئی انہونی بات نہیں دین کے بنیادی اعتقادات اور اصول میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہوتا روزمرہ عدالتی معاملات میں بڑے ماہر وکلا کے مابین قانونی نکات پر اختلاف رائے مشاہداتی حقیقت ہے۔ جب پڑھے لکھے لوگ فقہاء کے مابین اختلاف رائے پر سوال اٹھائیں تو سوائے اظہار حیرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اسلام میں نظریہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(انتہائی اہم اور حساس موضوع پر چشم کشا حقائق کا فکر آمیز جائزہ)

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مقدس کو خالق کل جہان نے ہر لحاظ سے کامل و اکمل آفاقی و عالمگیر حتمی و آخری نظام حیات کے طور پر اس آخری امت کے لئے لازوال تعلیمات پر مبنی ہمہ جہتی اصول وقواعد کی صورت میں نازل فرمایا جس میں عقائد وعبادات سے لے کر ہر پہلو کے اعتبار سے ہمیں راہنمائی حاصل ہوتی ہے ایک انتہائی اہم اور حساس عنوان (یا موضوع) جس کے ہمہ جہتی حقائق سے ہمیں بہت کم علم ہے (یا ان کی طرف ہمارا دھیان بہت کم جاتا ہے) وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) ہے قرآن کریم کی دو آیات کا حوالہ واعظین، مبلغین (تبلیغ کرنے والے) کی زبان پر زیادہ سننے کو ملتا ہے ﴿کنتم خیر أمة الخ﴾ ترجمہ:۔تم لوگ سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کیلئے بھیجی گئی اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہو (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)۔ ﴿ولتکن منکم أمة یدعون إلی الخیر الخ﴾ ترجمہ:۔اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کاموں کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)۔

ہر دو آیات کا سیاق و سباق اور علمی و تحقیقی جائزہ محقق علماء پر ہی اٹھا رکھتے ہیں (لیکن شروع ہی سے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ محدثین عظام نے اپنے مرتب کردہ کتب احادیث میں اکثر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا عنوان قائم فرمایا ہے باب التبلیغ نہیں) فی الحال ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی حقیقت کیا ہے اس کے مفہوم و مطلب کے لئے زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں اپنے معنی میں ہی سب مفہوم کی خود بہت حد تک وضاحت مل جاتی ہے (کہ کسی بھی نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) جاننا چاہیے کہ نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے؟ اتنی حقیقت عام فہم ہے کہ کسی بھی اچھے کام کو عرف عام میں اچھا کہا جاتا ہے اور کسی بھی برے کام کو معاشرتی زبان میں برائی سے تعبیر کیا جاتا ہے تاہم شرعی طور پر نتیجہ کے اعتبار سے دیر پا نیکی اسے سمجھا تا ہے جس کے پیچھے ایمان اور

اخلاص کی طاقت ہو(وہی عنداللہ آخرت میں نتیجہ خیز نیکی قرار پائے گی) جب کہ برائی میں ایمان و اخلاص کا کیا جوڑ؟ ہر خدائی نا فرمانی کو معصیت اور برائی (دنیاوآخرت) میں قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حوالے سے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بہت جامع حقائق پر مشتمل ہے (افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان حقائق سے اکثر عوام نیز اکثر خواص تک لاعلم ہیں) اعتقادات، عبادات (کل فرائض واجبات) اخلاقیات اور کل امور خیر کے متعلق احکامات وتعلیمات الٰہیہ امر بالمعروف کے قاعدے میں داخل ہیں جب کہ کفر و شرک سے لے کر جملہ منکرات وفواحش، اخلاق رذیلہ اور کل امور معصیت خداوندی نہی عن المنکر کے زمرے میں آتے ہیں۔اس پس منظر میں قرآن و سنت کی کل تعلیمات پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اطلاق کیا جا سکتا ہے آپ ذرا غور کریں قرآن کریم میں توحیدواثبات توحید کے حوالہ سے جو آفاقی دلائل ومشاہداتی مستدلات بیان کئے گئے ہیں ان کا حاصل دعوت ایمان برحق ہے اس کے برعکس کفروشرک اور خدائی نافرمانی کے نظریہ باطل کے حوالہ سے کل مستدلات کا مقصد اعتقادی و عملی طور پر معصیت خداوندی سے روکنا ہے ان دونوں مذکورہ کا تعلق امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہی ہے (گویا اعتقادات کی کل تعلیمات امر بالمعروف پر مشتمل ہے اور کفر و شرک کے بنیادی طور پر نیز کل امور معصیت سے ممانعت کا دوسرا عنوان نہی عن المنکر ہے)۔

اس تمہید کا مقصد اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ امر بالمعروف چند خود ساختہ عبادات کا نام نہیں جیسے عام طور پر عام و خاص میں سمجھا جاتا ہے جبکہ نہی عن المنکر عموماً ہمارے بیانات سے خارج ہی رہتا ہے لیکن اُس کی (نہی عن المنکر) جامعیت میں کل امور ممنوعات، کفر و شرک سمیت تمام امور معصیت شامل ہیں المیہ یہ ہے کہ ان مذکورہ پس منظر پر مبنی جامع حقیقت کو سمجھے بغیر ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مفہوم و مطلب اور توضیح وتشریح میں نظریاتی تحریف کے شکار نظر آتے ہیں لیکن کبھی اس اہم پہلو کی طرف توجہ نہیں کی جاتی کہ ہم کیا کہے جا رہے ہیں۔ہم فرمان باری تعالیٰ میں ذرا گہرائی سے غور کریں تو مذکورہ حقیقت اور مفہوم مطلب کے اعتبار سے ہمارے بیان کردہ موقف کی واضح تائید ملے گی ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ:۔ اے رسول! پہنچا دو اس پیغام کو جو کہ اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا (سورۃ المائدہ آیت ۶۷) یہ آیت بھی واضح پیغام دے رہی ہے کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل تعلیمات الٰہیہ پہنچانے

پہنچانے کا حکم جس تاکیدی انداز سے دیا گیا ہے بعد میں آنے والے ذمہ داران (علماء واعظین اور مصلحین امت) پر بھی اسی مذکورہ تاکید کے ساتھ مکمل دینی حقائق امت تک پہنچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چند نمبروں تک محدود کرنے یا انہیں چند امور خیر کو عملاً کل دین کا خلاصہ سمجھنے (یا قرار دینے) کے منفی نتائج امت کو ہمیشہ بھگتنے پڑے ہیں۔ امت میں جن امور کا تذکرہ زیادہ چلتا رہتا ہے وقتی طور پر تو لوگوں میں فکری و عملی لحاظ سے اس کے اثرات دیکھنے کو ملتے ہیں مگر پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب لوگوں میں یہ تاثر عام ہونے لگتا ہے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہی دینی حقائق سنے تھے بس یہی اصل دین ہے آپ تاریخ کا مطالعہ کریں اور اس حقیقت کا پس منظر جاننے کی کوشش کریں کہ (درجہ اسباب میں) امت میں اعتقادی و عملی بگاڑ کیسے آیا جواباً عرض ہے کہ اسی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے جامع مفہوم کو نظر انداز کرتے ہوئے اور دین کی خود ساختہ توضیح وتشریح کے فتنے ہماری اعتقادی وفکری (نیز عملی) تباہی کا باعث بنے (اس کی تفصیلات وحقائق انتہائی تکلیف دہ بلکہ شرمناک حد تک ناگفتہ بہ ہیں وہ فی الحال ہمارا موضوع نہیں) ہم نے کبھی غور کیا کہ سابقہ ادوار میں انبیاء ورسل کو اس اہم فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی میں کس قدر مصائب اور قدم قدم تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا اگر یہ فرض منصبی (پیغام الٰہی کو امت تک پہنچانا جس کا دوسرا نام امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے) اتنا ہی آسان فہم اور سادہ حقیقت پر مشتمل تھا تو ان سب کو اپنی جان جوکھوں سے کیوں گزارنا پڑا۔ ہر دور کے اہل باطل نے بارہا کوشش کی کہ نمائندگان حق کسی طرح پیغام حق میں کوئی لچک یا نرمی دکھائیں تو بدلے میں ہم بھی درمیانی راہ نکال سکیں۔ مگر ہر پیغمبر کو جس امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالہ سے منجانب الٰہی جو ہدایات وتعلیمات ملیں اسمیں کسی ایک حوالہ سے تحریف، تبدیلی (کمی، بیشی) کی معمولی سی اجازت نہ تھی کہ وہ کوئی حکمِ الٰہی سنانے میں معاذ اللہ مصلحت کی پالیسی اپنا لیتے۔ امر بالمعروف سب سے مشکل فرضِ منصبی ہے جسکو ادا کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں۔ اسی فرض منصبی کی ادائیگی میں انبیاء ورسل کو ناحق قتل (شہید) کیا گیا یہ سلسلۂ حق استقامت کے ساتھ اپنے تمام تر لوازمات (اقسام) سمیت بقیہ کل امور معصیت ہمیشہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثتِ مقدسہ میں پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ آپ ﷺ پر لاگو ہوا، آپکو اس فرض منصبی کی ادائیگی میں کس قدر مشکلات وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا، وہ تاریخ حق کا انمٹ حصہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ساری امت کو اسی مذکورہ حقیقت کے پس منظر میں تا قیامت اس فریضہ منصبی کو ادا کرنیکا حکم دیا گیا ہے کہ ہمیشہ دین حق پر قائم ایک جماعت بطور خاص اس فرضِ منصبی (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کو تمام لوازمات سمیت کل دینی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آنے والی نسلوں کے سامنے) کو ادا کرتے رہیں۔ اس حکم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خلفائے راشدینؓ نے کس حقیقت سے لیا (اور سمجھا) وہ محفوظ ہے۔ انہوں نے کل امورِ خیر (امر بالمعروف) کو حکماً وقانوناً نافذ فرمایا اور نہی عن المنکر کے حکم کو بزور طاقت (بذریعہ حکومت الٰہیہ) لاگو کیا۔ یہ کام اصلاً تو قوت حاکمہ مانگتا ہے مگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیلئے قوت حاکمہ شرط نہیں۔ ورنہ سابقہ انبیاء ورسل کے پاس تو اقتدار نہ ہوتا تھا (بلکہ مخالفین کے پاس ہوتا تھا) مگر پھر بھی ہر دور میں اہل حق نے درجہ بدرجہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (کل تعلیمات الٰہیہ) کو امت تک پہنچایا۔ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ کل اوامر (احکامات الٰہیہ) اور کل نواہی (ایسے احکامات جو ممنوعہ امور پر مشتمل ہیں) شریعت کا لازمی حصہ ہیں۔ انکو اپنی مجموعی حقیقت کیساتھ امت تک پہنچانا دین کے مبلغین، علماء ومشائخ کی ذمہ داری ہے معاذاللہ یہ کوئی کھانے کا دستر خوان نہیں جہاں چھ، سات قسم کے کھانے چن دیے جائیں اور مہمانوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ ذوق اور پسند کے مطابق جو چاہیں منتخب کر کے کھالیں باقی کو ہاتھ نہ لگائیں۔ یہ احکاماتِ الٰہیہ میں پسند یا ناپسند کا کوئی تصور نہیں چلتا۔ اقوام سابقہ کی ہلاکت کا بڑا سبب یہ بھی ہوتا رہا کہ اس وقت کے علماء واحبار (مشائخ) نے شریعت ساویہ کو مذاق بنا لیا تھا۔ اپنی خواہشات کے پس منظر میں تحریف لفظی ومعنوی جیسے جرم کے مرتکب ہوتے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اصل تعلیمات الٰہیہ کو مسخ کر کے رکھ دیا گیا۔ انہی سابقہ امتوں کے علماء واحبار کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے کہ آج سابقہ کتب میں سے ایک بھی محفوظ موجود نہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتب میں موجود اوامر ونواہی میں خود ساختہ تبدیلیاں (تحریفات) کی تھیں۔ آخری امتِ محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو دین (جو اوامر ونواہی پر مشتمل ہے) عطا ہوا ہے ان میں کسی طرح کا کتمان یا نظریاتی وعملی تحریف کے اقدام کا مطلب اقوام سابقہ کی تقلیدِ مذموم ہے جسکا نتیجہ (عنداللہ) ہلاکت وبربادی کیصورت میں ملے گا۔ پہلی قوموں کی وجہ ہلاکت وبربادی سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش

آئی ہے حضور اقدس ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ میں مسجد کی دیوار سے لگ گئی تا کہ کوئی ارشاد ہوتو اسکو سنوں حضور اقدس ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا'' لوگو! اللہ کا حکم ہے کہ بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور میں اس کو قبول نہ کروں اور تم مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں حضور اقدس ﷺ نے صرف یہ کلمات ارشاد فرمائے اور ممبر سے اتر گئے۔(صحیح ابن حبان)

علماء کا گناہوں پر سکوت کرنا: پہلی حالت:۔ اسکو معلوم ہوکہ میں اس گناہ سے منع کروں گا تو مجھ کو نظر حقارت سے دیکھا جائے گا اور نہ میری بات کی یہ لوگ پرواہ کرینگے اور نہ اس گناہ کو چھوڑیں گے، تو ایسی حالت میں نصیحت کرنا واجب نہ رہے گا اور یہ حالت اکثر ان معصیتوں کے متعلق پیش آتی ہے جن کے مرتکب فقہاء وعلماء یا ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے آپکو دین دار اور متقی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ان کو نصیحت کرے تو انکو سخت ناگوار گزرتا ہے اور وہ گناہ چھوٹتا نہیں جسکو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ ایسے موقع پر بے شک سکوت جائز ہے البتہ زبان سے پھر بھی نصیحت کر دینا مستحب ہے اس کے ساتھ اس کا بھی خیال رکھو کہ ایسی جگہ نصیحت کرنا واجب تو نہیں رہے گا مگر خود وہاں سے اٹھ آنا ضرور واجب ہے۔ کیونکہ بیٹھا رہنا اپنا اختیاری فعل ہے۔ اور بااختیار خود معصیت کا دیکھنا بھی معصیت ہے۔ پس جہاں دورِ شراب جاری ہو یا غیبت ہورہی ہو، یا داڑھی منڈے بددین غیر متشرع فاسق فاجر بیٹھے ہوں وہاں ہرگز نہ بیٹھو۔ واعظ کو اول اپنی اصلاح کرنی چاہیے کیونکہ نصیحت کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب کہ ناصح خود بھی باعمل ہو ورنہ لوگ ہنستے اور مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور سمجھ لینا چاہیے کہ نصیحت کرنے کا جواز یا وجوب عامل ہونے پر موقوف نہیں اگر کوئی عالم خود عامل نہ بھی ہوتو تب بھی اس کو نصیحت اور وعظ کا چھوڑ دینا اور گناہوں کو ہوتے ہوئے دیکھ کر سکوت اختیار کرنا جائز نہ ہوگا خوب سمجھ لو کہ یہ خیال بھی ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ جب تک خود پورے عامل نہ بن جائیں اسوقت تک دوسروں کو کیا نصیحت کریں گے۔ اگر ایسا خیال معتبر سمجھا جائے تو وعظ اور نصیحت کا سلسلہ مفقود اور دروازہ بالکل مسدود ہوجائے گا۔ یادرکھو کہ امر بالمعروف واجب اور ضروری ہے اور عاصی اور گنہگار شخص کو بھی وعظ کہہ دینا جائز ہے۔ البتہ واعظین پر یہ دوسرا وجوب مستقل ہے کہ اپنے علم پر عمل کریں اور جس کام کی بھی دوسروں کو نصیحت کریں اس پر خود بھی کاربند ہوں۔ پس اگر ایک واجب کو ترک کیا اور خود بھی عامل نہ

بنے تو دوسرا واجب ترک کرنا کیوں جائز ہونے لگا کہ دوسروں کو نصیحت بھی نہ کریں یہاں یہ امر بھی قابل ملاحظہ رہنا چاہیے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں عوام الناس کے روبرو حقائق شریعت کی گہرائیاں (باریکیاں) بیان کرنا (حکمت کے اعتبار سے) غیر مفید ہیں۔ اس لئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین کے (عمومی) مزاج کے خلاف ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ شریعت تو سب کیلئے ہے شریعت جہاں امام غزالیؒ، امام رازیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے نکتہ رس اعلیٰ دماغ لوگوں کیلئے ہے وہاں ایک عام انسان کیلئے بھی ہے وہ چودہ سو سال پہلے ایک بادیہ نشین عرب کیلئے بھی تھی اور آج کے بظاہر متمدن انسان کیلئے بھی ہے۔ اگر شریعت میں اس طرح کی باریکی کے سوالات اٹھائے گئے ہوتے تو یہ ماضی میں بھی بہت سے لوگوں کیلئے الجھن کا سبب بنتے اور آج بھی اکثریت کیلئے الجھن اور غلط فہمی کا باعث ٹھہرتے۔ ضروری ہے کہ ہمیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر جیسے امر الٰہی کے حکم کی ادائیگی میں تفہیمی زبان کو آسان فہم لفظوں سے مفہوم ومطلب سے عام فہم بنانا چاہیے۔ تاکہ ہر ایک کی دسترس میں (فہم کے لحاظ سے) ہو سکے۔ یہاں بعض حضرات کو ایک غلط فہمی ہونے لگتی ہے کہ امر بالمعروف خواص (اہل علم) ہی کا فرض منصبی نہیں عوام بھی خیر کی بات کہنے کے مجاز ہیں۔ حوالاً کہا جاتا ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے بلغوعنی ولو آیة (بخاری) ترجمہ:۔ لوگوں تک پہنچاؤ میری طرف سے (دین) اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ واضح رہے کہ اس میں آیت فرمایا گیا ظاہر ہے کہ قرآن کی کسی ایک آیت میں بھی تبدیلی وتحریف (لفظاً) ممکن نہ تھی۔ اس لئے کہ آیت کو کوئی بھی پڑھنے کا مجاز ہے تو دوسروں کو بھی درست تلفظ سے پہنچانے (سکھانے) کی اجازت رکھتا ہے۔ مگر حدیث شریف یا دیگر خالص علمی تشریحات کی اس سے اجازت نہیں ملتی کیونکہ جیسے پڑھانے، سمجھانے کیلئے علم کی ضرورت ہے ایسے ہی پڑھنے سمجھنے کیلئے بھی علمی استعداد مطلوب ہوتی ہے۔ کوئی بھی علمی کتاب یا تشریحات عوام کو پڑھانے کی جرأت نہیں کرتا جیسے ضابطہ وقاعدہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیلئے اس موضوع کا علم رکھنے والا تقریر یا بیان کرنے کا مجاز ہوتا ہے ڈاکٹر ہی میڈیکل لائن پر کوئی لیکچر دے سکتا ہے، سائنسدان ہی سائنسی تحقیقات پر لیکچر دینے کا مجاز ہے۔ ایسے ہی دیگر موضوعات، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ دین (قرآن وسنت) کے احکام کس قدر حساس ہیں۔ اسکو بیان کرنے کی اجازت عام کیسے دی جاسکتی ہے۔ جبکہ اس حوالہ سے قرآن وحدیث میں بغیر علم کے رائے زنی کرنے والوں کیلئے سخت وعید آئی ہے۔ قرآن کے مفہوم کے

متعلق ایک حدیث امام ترمذیؒ نے بسند حسن نقل کی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے اپنی رائے سے قرآن کے مفہوم میں کچھ کہاوہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور حدیث شریف میں خود ساختہ بات کہنا (گھڑنے) پر بھی سخت وعید فرمائی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن وسنت کے حوالہ سے کس بھی تشریحی فکر کونقل کرنے کیلئے علم درکار ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے احکامات کو لوگوں تک پہنچا کر اتمامِ حجت کرنا ہے کہ کل روزمحشر وہ یہ نہ کہیں کہ ہمیں توکسی نے تعلیمات الٰہیہ سے آگاہ نہ کیا تھا۔ اسی طرح تمام اوامر ونواہی کے ذریعہ افراد واقوام میں اصلاحِ عقائد واعمال کے ساتھ معاشرتی اصلاح بھی ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو سنیں گے تو اپنی زندگی میں تبدیلی لاتے ہوئے فکرِ آخرت اپنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ حقائق شرعیہ کے حوالہ سے فکر صالح اور ذوق سلیم عطا فرمائے۔ آمین!

دعوت وتبلیغ ، مدارس وغیرہ تقسیم کار کا ایک ناگزیر تقاضا وحقیقت

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

ہر انسان کی سوچ وفکر کے پیمانے ایسے ہی مختلف ہوتے ہیں جیسے اس کے طبائع ومزاج جو انسان جس کام میں مصروف عمل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یا تو وہ اس کی وقتی ضرورت ہوتی ہے یا پھر اس کا پیشہ لیکن ایک زندہ حقیقت کے طور پر ضرب المثل مسلم ہے کہ چیزوں کی حقیقتیں ثابت شدہ (امر) ہیں ان کا انکار عقل وفہم کا انکار ہے۔ اس حقیقت پر زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں کہ تقسیم کار ایک ناگزیر انسانی ضرورت ومجبوری ہے ایک چھوٹے سے گھریلو نظام کے چلانے کیلئے مرد وعورت کے مابین تقسیم کار مجبوری وضرورت چھوٹے کاروبار سے بڑے کاروبار تک تقسیم کار ایک ناگزیر مجبوری وضرورت، ادارے، فیکٹریز، بازار، مارکیٹس وغیرہ سب اسی ضروریات اور مجبوریوں کے پس منظر میں چل رہے ہیں۔ انسانی فطرت ایک محدود قوت وقدرت کی حامل ہے۔ اس لئے وہ قدم قدم معاونت کی طلب گار ہوتی ہے اللہ پاک ہی خالق فطرت ہیں وہ جانتا تھا کہ انسان سب کام بجا نہیں لاسکتا اس لئے امور دینیہ میں بھی اسی سہولت کاری کو نافذ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ترجمہ :۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت جو بلائے نیکی کی طرف اور حکم دے اچھے کاموں کا اور روکے برے کاموں سے (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)۔ دوسری طرف حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غیر معمولی جہاد وجذبہ شہادت کو راہ اعتدال پر لانے اور تقسیم کار کی تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ :۔ پس کیوں نہ نکلی ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت سے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کرے (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۲)۔ دین کی محبت ہمدردی اور اس کے جذبہ اشاعت سے جس قدر خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) آگاہ تھے ہم سب مل کر اس کا عُشرِ عشیر بھی شاید نہ بن پائیں۔ بلاشبہ دینی جدوجہد اور دعوت حق میں دردِ دل ،آہ سحر گاہی اور فکری اصلاح چاہیئے جو کسی بھی داعی/واعظ اور مبلغ کے لئے زاد راہ ہے۔ بدقسمتی سے ہم دورُخی فکر کے شکار ہیں اور اسکی بنیادی وجہ بھی عدم تربیت ہے اور افراط وتفریط سے دور رکھنے کا اہتمام نہیں اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں بلکہ اس حقیقت سے آگہی ہے کہ تقسیم نظم ناگزیر ہے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی فلسفہ تقسیم کار پر عملدرآمد فرمایا اور آج تک ساری امت مسلمہ کے مصلحین علماء مشائخ اور خیر خواہان دین برحق اسی قرآنی نسخہ تقسیم کار کو حسب ہدایت لاگو کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مجذوب قسم کے لوگ اس طرح کی دعوتِ فکر میں منہمک ہونے لگتے ہیں کے دین کے بقیہ حقائق کو نظرانداز کرجاتے ہیں۔ افراط وتفریط یہ بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ ایسے مجذوب نُما مصلحین اپنی نجی زندگی اور کاروباری امور میں اسی تقسیم کار پر عمل پیرا ہوتے ہیں مگر اپنے

ایام مخصوص میں (دعوت سلسلے کے حوالہ سے) وہ ناقابل عمل فکر کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں جو خلاف فطرت (خلاف شریعت بھی) ہوتی ہے۔ راہ اعتدال یہ ہے کہ ہم شرعی حقائق پر مبنی امورِ فطرت کو جیسے ذاتی و نجی زندگی میں پیش نظر رکھتے ہیں ایسے ہی دینی واجتماعی امور میں بھی انہی حقائق کا درس دیا کریں۔ یاد رکھیں کسی کے ذاتی جذبات/طبائع ومزاج کبھی حجت نہیں کہلاتے کیونکہ ہر انسان کے ذاتی جذبات/مزاج وطبعی رجحانات مختلف ہوتے ہیں احکام شریعت کا تعلق اجتماعی امورِ فطرت سے ہے۔ کسی کے ذاتی طبعی/جذباتی تفردات پر انکا مدار کبھی نہیں رکھا گیا (کیونکہ انسانی طبائع ومزاجوں میں تضاد اور افراط وتفریط دیکھا جاتا ہے)۔ اس لئے ہم پابند ہیں کہ اپنے مزاج وطبائع وجذبات کو حقائق شریعہ کے تابع بنائیں نہ کہ اپنے ذاتی تفردات وجذبات کو دین کی ترجمانی قرار دیتے پھریں۔ ایک گھر، ایک ادارہ ایک بازار وشہر مختلف ضروریات رکھتا ہے۔ ان کے تقاضوں کے مطابق ضروریات سہولیات کی دستیابی وقت کا تقاضا ٹھہرتی ہیں۔ کسی شے کی عدم دستیابی یا کمی نظام کی کمزوری کہلاتی ہے۔ اسلام ایک جامع نظام وآفاقی دستورالعمل ہے اس میں انفرادی، اجتماعی ضروریات اور وقتی تقاضوں کے مطابق مسائل کا عملی حل پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خدائی دستورالعمل (اسلامی احکامات) میں فقط ایک ہی شعبے پر ساری توجہ مرکوز کرتے ہوئے بقیہ نظام زندگی کے حقائق اور تقاضوں کو نظرانداز کردیا جائے۔ ہرگز نہیں اسلام خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی (اسوۂ حسنہ کے مطابق) عملی طرزِ حیات کا خوبصورت آئینہ دار ہے۔ اس میں کسی بڑے سے بڑے بزرگ/ولی اور صالح انسان کے ذاتی/طبعی تفرد کو حجت تسلیم نہیں کیا گیا/کہیں اگر کسی نے راہ اعتدال سے ہٹنے یا نئی اختراعی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو ہر دور میں امت کے اہل علم/اصحاب حکمت وبصیرت نے اس کی نہ صرف اصلاح کی بلکہ راہ حق کی واضح نشاندہی کی یہ حقیقت بھی انتہائی قابل توجہ ہے کہ افراط وتفریط کے کسی بھی معاملے میں اہل علم (اصحاب راسخین فی علم الفتوی) کی رائے کو دینی حقائق کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ آپ کسی کارِ خیر سے وابستہ ہیں اس پر شکرِ خدا بجالائیں کہ آپ کو اس کارِ خیر میں قبول کرلیا گیا ہے۔ مگر کسی دوسرے کارِ خیر کی نفی یا ان میں مصروف عمل حضرات کے کام کی نفی ہرگز نہ کریں۔ جیسے کسی ادارے سے وابستہ کوئی کارکن دیگر اپنے کارکن ساتھیوں کی نفی نہیں کرتا آپ خیر پر ہیں جب تک کہ کسی کارِ خیر کی نفی کا جرم نہ کریں ورنہ شرعی حقائق آپ کو مہذب الفاظ میں مجذوب قرار دیں گے اور کوئی مجذوب (شرعی طور پر) قابل اتباع نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کو اسکے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مدارس، مساجد، تحریکی ودینی تنظیمات، تبلیغی حلقے اور اشاعت حق میں مصروف خانقاہیں تقسیم کار کے تحت وقت کا تقاضا ہیں کسی کے کام میں بے جا مداخلت یا نفی کا مطلب ہے کہ آپ حقائق سے بے خبر ہیں (حالانکہ کسی بھی شعبہ دین میں مصروف حضرات کو دینی ومعاشرتی حقائق سے باخبر ہونا چاہئے۔

الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
ان میں سے نافرمان ہیں۔ وہ زبان سے ستانے کے سوا تمہارا اور کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں
الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا
گے تو پیٹھ پھیر دیں گے پھر مدد نہیں دیے جائیں گے۔ ان پر ذلت لازم کی گئی ہے جہاں وہ پائے جائیں
اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
مگر ساتھ اللہ کی پناہ کے اور لوگوں کی پناہ کے اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
اور ان پر پستی لازم کی گئی یہ اس واسطے ہے کہ اللہ کی نشانیوں کے ساتھ کفر
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ
ہر حد سے نکل جاتے تھے۔ وہ سب برابر نہیں اہل کتاب میں سے ایک فرقہ سیدھی راہ پر ہے
يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وہ رات کے وقت اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ اور قیامت کے دن پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
ایمان لاتے ہیں اوراچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور
يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
نیک کاموں میں دوڑتے ہیں اور وہی لوگ نیک بخت ہیں۔ وہ لوگ جو نیک کام کریں
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
گے اس سے محروم نہ کئے جائیں گے اور اللہ پرہیزگاروں کو جاننے والا ہے۔ بے شک جو لوگ
كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کافر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آئیں
شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا
گے اور وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اس دنیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١١)۔اہل ایمان کو اہل کفر کی اکثریت سے نہ گھبرانے اور رزم حق و باطل میں اہل کفر کے نتیجتاً شکست سے دوچار ہونے کی تسلی کا ذکر۔

(١١٢)۔خدائی بغاوت کے عادی اورانبیاء کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم کے باعث یہود کے گلے پڑی ہوئی ذلت ورسوائی کے دائمی طوق کا ذکر کرتے ہوئے بعض مخصوص حالات کے استثناء کا بیان۔

(١١٣ تا ١١٥)۔بعض اہل کتاب کے ایمانی اور عملی صلاحیتوں پر ان کیلئے توصیفی کلمات سے بھرپور حوصلہ افزائی کا بیان۔

(١١٦)۔آخرت میں کفار کیلئے دنیوی ذرائع منفعت کام نہ آنے اور دائمی جہنم کے عذاب کا اعلان۔

يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ

کی زندگی میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جس طرح ایک ہوا ہو جس میں تیز سردی ہو

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَ

وہ ایسے لوگوں کی کھیتی کو لگ جائے جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا پھر اس کو برباد کرگئی اور اللہ

لٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ۔ اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی کو

بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ

بھیدی نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے جو چیز تمہیں تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے

بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ

ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے اور جو ان کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے وہ بہت زیادہ ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيٰتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ

ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان کردیں اگر تم عقل رکھتے ہو ۔ سن لو تم ان کے دوست ہو

وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا

اور وہ تمہارے دوست نہیں اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ

ہم مسلمان ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں کہہ دو

مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِنْ

تم اپنے غصہ میں مرو اللہ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں ۔ اگر تمہیں کوئی بھلائی

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ

پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم

وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا

صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کے فریب سے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا بے شک اللہ ان کے اعمال

يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ ع

پر احاطہ کرنے والا ہے ۔ اور جب آپ صبح کو اپنے گھر سے نکلے مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۷) کفار کے بعض دنیوی اعمال صالحہ پر انکی وابستہ توقعات کو مثال کے ذریعے نشان حسرت و یاس (نا امیدی) میں بدلنے کا بیان۔

(۱۱۸)۔ جاہلیت کے دور سے جاری قریبی سماجی تعلقات کو پس پشت ڈال کر مسلمانوں کو باہمی دوستی اور راز داری کے اعتقادی رشتے قائم کرنے اور اہل کفر سے فاصلے پر رہنے کا حکم۔

(۱۱۹)۔ اہل حق و باطل کے مابین وسیع نظریاتی و ایمانی فرق کو واضح کرتے ہوئے ان کے بدترین منافقانہ اور حاسدانہ رویوں کے اظہار پر اہل ایمان کو فتوحات اور کامیابیوں کے ذریعہ ان کی بغض سے بھڑکتی آگ پر مزید تیل چھڑکنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۲۰)۔ اہل کفر (خاص طور پر منافقین اہل کتاب) کی مسلمانوں سے فکری عداوت کے نتائج کا تنقیدی ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو صبر و تقویٰ سے حالات کا سامنا کرنے کا ترغیبی بیان۔ نیز نتیجتاً مسلمانوں کو ان کی بدترین سازشوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے خدائی وعدہ کا تسلی آمیز اظہار۔

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۲۱ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ جب تم میں سے دو جماعتوں نے
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
قصد کیا کہ نامردی کریں اور اللہ ان کا مددگار تھا اور چاہئے کہ اللہ ہی پر مسلمان
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۲ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
بھروسہ کریں ۔ اور اللہ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کرچکا ہے حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
سے ڈرو تا کہ تم شکر کرو ۔ جب تو مسلمانوں کو کہتا تھا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ ۝۱۲۴
تمہارا رب تمہاری مدد کے لئے آسمان سے تین ہزار فرشتے اترنے والے بھیجے ۔
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری کرو اور وہ تم پر ایک دم سے آ پہنچے تو
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝۱۲۵ وَمَا جَعَلَهُ ع
تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لئے بھیجے گا ۔ اور اس چیز کو اللہ نے
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
تمہارے دل کی خوشی کے لئے کیا ہے اور تا کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو اور مدد تو
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ ۝۱۲۶ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے ۔ تا کہ بعض کافروں کو ہلاک
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝۱۲۷ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
کرے یا انہیں ذلیل کرے پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں ۔ تیرا کوئی اختیار نہیں ہے
شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۲۸ وَ
یا اللہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں ۔ اور
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے بخش دے اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۱ تا ۱۲۲) ۔ اہل حق کو مزید ایمانی پختگی اور اصلاح احوال کیلئے تربیتی فکر سے واقعۂ اُحد کا طرزِ خاص سے ذکر ۔

(۱۲۳) ۔ کمتر وسائل کے باوجود اہل حق کا مضبوط فوجی قوت کے مقابلہ میں ایمانی طاقت اور خدائی نصرت کے مشاہداتی واقعۂ "بدر" کا احسانی بیان ۔

(۱۲۴ تا ۱۲۶) ۔ رزم حق و باطل میں مسلمانوں کی عددی کمزوری پر فطری تشویش دور کرنے کی غرض سے نزول ملائکہ کے ذریعہ فوری نصرتِ خداوندی اور زوردار تسلی آمیز وعدہ ۔

(۱۲۷) ۔ اہل ایمان کی غیر معمولی نصرت کی غرض وغایت کا بیان ۔

(۱۲۸ تا ۱۲۹) ۔ اہل کفر کی تمام ایذا رسانیوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال راہ عزیمت پر استقامت کے ساتھ دامن صبر تھامے رہنے کی شفقت بھری نصیحت اور جزا وسزا سمیت مطلق اختیار اور ملکیتِ کاملہ کے حوالہ سے لامحدود احاطۂ قدرتِ الٰہیہ کا اعتقادی ذکر ۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۱۳
جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
سود کئی گنا بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
چھٹکارا ہو ۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ اور اللہ اور
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
رسول کی تابعداری کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
اور بہشت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ جو
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف
عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور وہ لوگ جب کوئی
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠
کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَ
اور سوائے اللہ کے کون گناہ بخشنے والا ہے اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے
ھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
ہیں۔ یہ لوگ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں سے بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾
بہتی ہونگی ۔ ان باغوں میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے ۔
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
تم سے پہلے کئی واقعات ہوچکے ہیں سو زمین میں سیر کرو اور دیکھو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۰ تا ۱۳۱)۔ امر بالمعروف ہو یا نہی عن المنکر اطاعت شعار اہل ایمان ہر حکم خدا پر لبیک کہنے میں آگے ہی رہے اب بطور خاص اہل ایمان کو معاشی دہشت گردوں کے رائج ظالمانہ سودی فلسفۂ معیشت کو خیرباد کہتے ہوئے تقویٰ پر مبنی فلاحی نظام اپنانے کا زوردار حکم جبکہ خدائی حکم کے باغیوں کیلئے سخت عذاب کا ذکر۔

۱۳۲۔ خدائی احکامات (اور نظام) کی اتباع کی بجائے عقلی گھوڑے دوڑانے والے ہوس پرست لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کا (بہرحال) حکم۔

(۱۳۳)۔ باغیانہ روش کی بجائے متقی بن کر خالق کائنات کی طرف سے اعلان کردہ مغفرت اور بے حد طویل و عریض جنت (غیر معمولی ہاؤسنگ سکیم) کی طرف آگے بڑھنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۳۴)۔ متقی لوگوں کی صفات حمیدہ کا توصیفی و ترغیبی ذکر۔

(۱۳۵ تا ۱۳۶)۔ نیکوکار لوگوں کے اوصاف محمودہ کا تعریفی ذکر کرتے ہوئے آخرت میں ان کے لئے خدائی اعزاز و انعام کا اعلان۔

(۱۳۷)۔ رحمانی قوتوں کے بالمقابل شیطانی سرکشوں اور خدائی نافرمانوں کی تباہی کی داستانیں تاریخ عالم میں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں یقین نہ کرنے والوں کیلئے ہلاک شدہ قوموں کے عبرتی مقامات کو نگاہ نصیحت سے دیکھنے کا حکم (عیاشی کی غرض سے سیاحت یا فقط طبعی ذوق کے تحت گھومنے پھرنے والوں کا اس آیت سے استدلال درست نہیں)۔

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔ یہ لوگوں کے واسطے بیان ہے اور ڈرنے
وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے ۔اور سست نہ رہو اور غم نہ کھاؤ اور تم
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
ہی غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تمہیں زخم پہنچا ہے تو انہیں بھی ایسا
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ
ہی زخم پہنچ چکا ہے اور ہم یہ دن لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں اور
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا
تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں بعضوں کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں
يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ
کو پسند نہیں کرتا۔اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو پاک کردے اور کافروں
الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
کو مٹا دے ۔کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور ابھی تک اللہ نے نہیں
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
ظاہر کیا ان لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور ابھی صبر کرنے والوں کو
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع ١٤ ١٤ ٥
بھی ظاہر نہیں کیا۔ اور تم موت سے پہلے اس کی ملاقات کی آرزو کرتے تھے سو اب تم نے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ
اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔اور محمد تو ایک رسول ہے اس سے پہلے بہت رسول گزرے پھر کیا
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ
اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ
تو اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر گزاروں کو ثواب دے گا ۔ اور اللہ کے حکم

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(١٣٨)۔ناصحانہ تنبیہات سے درست استفادہ اور وعظ وہدایت پر متقین کا تعریفی ذکر۔

(١٣٩)۔مایوس کن مشکل حالات میں بھی اہل ایمان کو جذبۂ شجاعت و استقامت کے حوالہ سے حسن داد دیتے ہوئے کسی طرح کی کمزوری نہ دکھانے کا حکم۔

(١٤٠)۔عارضی ظاہری شکست سے وقتی طور پر کبیدہ خاطر اہل ایمان کو اہل کفر کے سخت نقصانات بھی پیش نظر رکھنے اور فتح وشکست کے عمومی فطرتی حقائق سے صرف نظر نہ کرنے کا ناصحانہ مشورہ نیز اہل ایمان کے امتحانی ابتلاء کی حکمت اور تمغۂ شہادت جیسے عطائے رتبہ کا بیان۔

(١٤١)۔اہل ایمان کو ابتلائی بھٹی میں جھونکنے کا مقصد ثانی انہیں کندن بنانا اور اہل کفر کے فخریہ غرور طاقت کا خاتمہ کرنا۔

(١٤٢)۔(''ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں'' اور ''مقربین را بیش بود حیرانی'' کے فلسفہ کا ذکر خاص) جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات اور عنداللہ قرب خاص کے حصول کیلئے جہاد اور صبر جیسے آگ اور خون کے دریا عبور کرنے کے سخت مراحل کا بیان۔

(١٤٣)۔جذبۂ جہاد سے سرشار اہل ایمان کو تمنائے شہادت اور مشاہدۂ قتال میں ثابت قدمی کے مابین فرق سمجھانے کا ناصحانہ طرز بیان۔

(١٤٤)۔اللہ حی وقیوم کی طرف سے دین حق کیلئے دائمی ثابت قدمی کیساتھ مشکل حالات میں زندہ رہنے کا (ایک الم ناک تاریخی واقعۂ ''احد'' کے پس منظر میں) تنبیہی بیان۔

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ

کے سوا کوئی مر نہیں سکتا ایک وقت مقرر لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہے گا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

ہم اسے دنیا ہی میں دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اسے اس میں سے دیں گے

مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۵ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

اور ہم شکر گزاروں کو جزا دیں گے ۔ اور کئی نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا

اللہ والے لڑے ہیں پھر اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچنے پر نہ ہارے ہیں اور نہ سست ہوئے ہیں

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۶ وَمَا

اور نہ وہ دبے ہیں اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ اور انہوں نے

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

سوائے اس کے کچھ نہیں کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں

فِىْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۷

ہم سے زیادتی ہوئی ہے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافروں کی قوم پر ہمیں مدد دے ۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

پھر اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب اور آخرت کا عمدہ بدلہ دیا اور اللہ نیک

ع ۱۵ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

کاموں کو پسند کرتا ہے ۔ اے ایمان والو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۱۴۹ بَلِ اللّٰهُ

الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان میں جا پڑو گے ۔ بلکہ اللہ تمہارا مددگار

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝۱۵۰ سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے ۔ اب ہم کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دیں

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ

گے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۵)۔ مقربین خاص ہوں یا عام ہر ایک کی محدود مدت حیات ذکر کرتے ہوئے نیک و بد لوگوں کے مقاصد مختلفہ پر عنداللہ نتائج کا فکر انگیز بیان۔

(۱۴۶ تا ۱۴۷)۔ دین حق کی سربلندی کیلئے فلسفۂ جہاد کے حکم الٰہی پر انبیاء و صلحاء کی اجمالی داستانِ عزیمت اور جذبۂ شجاعت و جرأت کا تعریفی ذکر اور ان کی بارگاہ الٰہی میں ہی تضرع و فریاد اور طلب نصرت کا بیان۔

(۱۴۸)۔ جواب دعا میں محسنین کیلئے دنیا و آخرت کے انعامات اور بطور خاص عنداللہ ان کی محبوبیت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ صاحب ایمان لوگوں کو منافقین و کفار کے سامنے کبھی بھی معمولی کمزوری نہ دکھانے کی تاکید اور ان کے بغضِ باطن نیز ان کی ارتدادی ذہنیت و تمنا پر خاص نظر رکھنے کا بیان۔

(۱۵۰)۔ عزیمت پر عمل پیرا اہل ایمان کیلئے حمایت و نصرت کی تسلی کا ذکر۔

(۱۵۱)۔ جہاد و قتال میں ثابت قدم اہل حق کو مشرکین کے بالمقابل پُر رعب فتح کی خوشخبری اور کفار کیلئے انجام کار خدائی عذاب کا ذکر۔

مَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ
ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور اللہ تو اپنا وعدہ تم سے
اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ
سچا کر چکا جب تم اس کے حکم سے انہیں قتل کرنے لگے یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور
تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ تم کو دکھا دی وہ چیز جسے تم پسند کرتے تھے
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ
بعض تم میں سے دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں سے آخرت کے طالب تھے پھر تمہیں
صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ
ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور البتہ تحقیق تمہیں اس نے معاف کر دیا ہے اور اللہ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى
ایمانداروں پر فضل والا ہے۔ جس وقت تم چڑھے جاتے تھے اور کسی کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے
اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ
اور رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے پکار رہا تھا سو اللہ نے تمہیں اس کی پاداش میں غم دیا
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ
بسبب غم دینے کے تاکہ تم مغموم نہ ہو اس پر جو ہاتھ سے نکل گئی اور نہ اس پر جو تمہیں پیش
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً
آئی اور اللہ خبردار ہے اس چیز سے جو تم کرتے ہو۔ پھر اللہ نے اس غم کے بعد تم پر چین
نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
یعنی اونگھ بھیجی اس نے بعضوں کو تم میں سے ڈھانک لیا اور بعضوں کو اپنی جان کا
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ
فکر پڑ رہا تھا اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں جیسے کر رہے تھے
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ
کہتے تھے ہمارے ہاتھ میں کچھ کام ہے؟ کہہ دو کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں

خلاصۂ مضامین آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۲)۔ غزوۂ احد میں اہل ایمان سے بعض اجتہادی کمزوریوں کے وقوع پر مشفقانہ اصلاحی تنبیہ کا ذکر خاص اور ان نیک نیت اور باعزیمت مؤمنین مقربین سے عفو و درگزر پر مبنی فضل الٰہی کا بیان۔

(۱۵۳)۔ غزوۂ احد میں اہل ایمان سے بعض مشاہداتی کمزوریوں کی تنبیہی نشاندہی اور نتیجتاً وقوعی عارضی صورتحال کی یاددہانی کا ذکر خاص۔

(۱۵۴)۔ غزوۂ احد کے پس منظر میں بعض اہم واقعاتی مشاہدات (ابتلائی صورتحال کے درمیان) نیز اہل ایمان اور منافقین کے مابین تاثراتی جائزہ و تبصرہ کے بعد علیم ذات کی طرف سے حکیمانہ نتیجۂ فکر کا بیان خاص۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
وہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں جو تیرے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ
ہاتھ میں کچھ کام ہوتا تو ہم اس جگہ مارے نہ جاتے کہہ دو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
البتہ اپنے گرنے کی جگہ پر باہر نکل آتے وہ لوگ جن پر قتل ہونا لکھا جا چکا تھا اور تاکہ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ
اللہ آزمائے جو تمہارے سینوں میں ہے اور تاکہ اس چیز کو صاف کر دے جو تمہارے دلوں
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
میں ہے اور اللہ دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ بے شک وہ لوگ جو تم میں پیٹھ پھیر گئے
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
جس دن دونوں فوجیں ملیں سو شیطان نے ان کے گناہ کے سبب سے انہیں بہکا دیا تھا
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٥٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ١٦ ٧
اور اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے بے شک اللہ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا
تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کافر ہوئے اور وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جب وہ ملک
فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ
میں سفر پر نکلیں یا جہاد پر جائیں اگر ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
تاکہ اللہ اس خیال سے ان کے دلوں میں افسوس ڈالے اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھنے والا ہے۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مر گئے
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾ وَ
یا مارے گئے تو اللہ کی بخشش اور اسکی مہربانی اس چیز سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٥٥)۔ مخلصین ومقربین سے سرزد معمولی اجتہادی لغزشوں پر غیر معمولی تنبیہی گرفت کے باوجود آخر کار خاص رحمت الٰہیہ سے نوازنے کا احسانی ذکر۔

(١٥٦)۔ منافقین کفار کے (اہل ایمان) سے آزمائشی صورتحال کے دوران بغض باطن سے لبریز تبصروں پر اہل ایمان کو کبیدۂ خاطر نہ ہونے کی تلقین اور موت وحیات کے مالک کی طرف سے بہت جلد منافقین کو حسرتی انجام سے دوچار کرنے کا اظہار۔

(١٥٧)۔ راہ خدا میں رتبۂ شہادت یا طبعی موت مؤمنین کیلئے ہر دوصورت میں خدائی انعام واکرام کا ذکر خاص۔

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

اگر تم مر گئے یا مارے گئے البتہ تم سب اللہ ہی کے ہاں جمع کیے جاؤ گے۔ پھر اللہ کی رحمت کے

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

سبب سے تو ان کے لئے نرم ہوگیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے

مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي

بھاگ جاتے پس انہیں معاف کردے اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾

پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا

جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور کسی نبی کو یہ

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

لائق نہیں کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لائے گا جو خیانت

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ

کی تھی پھر ہر کوئی پورا پالے گا جو اس نے کمایا تھا اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ آیا وہ شخص

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ

جو اللہ کی رضا کا تابع ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اور کیسی وہ بری جگہ ہے۔ اللہ کے ہاں لوگوں کے مختلف درجے ہیں، اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْھِمْ رَسُوْلًا

کرتے ہیں۔ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۸)۔ روز محشر سب کی بارگاہ الٰہی میں حاضری کا بیان۔

(۱۵۹)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل ایمان سے نرم دلی اور مشفقانہ رویہ کی توصیف اور اپنے جانباز پروانوں سے عفو و درگزر کے پس منظر میں انکو مشاورتی پالیسی میں شامل رکھنے نیز بعد از مشاورت فیصلوں میں توکل علی اللہ کے جاندار اعتقادی نظریے کو پیش نظر رکھنے کا زوردار بیان۔

(۱۶۰)۔ اہل باطل کی تمام تر ظاہری فوجی قوت کے باوجود صاحبان توکل کیلئے (اپنی محدود یا کمزور فوجی قوت کے باوصف) خدائی نصرت سے ہی غالب آنے پر کامل ایمان رکھنے کا اعتقادی بیان۔

(۱۶۱)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پاکدامن امین قیادت کے حوالہ سے شیطانی وسوسہ خیانت کو حاشیہ خیال میں بھی ہرگز نہ لانے کی ہدایت کرتے ہوئے ارتکاب خیانت کرنے والوں کیلئے روز محشر احتسابی گرفت کا سخت تنبیہی ذکر۔

(۱۶۲)۔ (مجسمہ حق اور پیکر رضا (خاتم الانبیاءؐ) کے حوالہ سے وسوسہ شیطانی حاشیہ خاطر میں بھی نہ لائیں (جبکہ ارتکاب خیانت پر خدائی غضب کے شکار تو عام انسان بھی دوزخ کا ایندھن بن سکتے ہیں)۔

(۱۶۳)۔ عام انسانوں میں بھی مزاجاً، اخلاقاً، ایماناً اور نیکی و بدی کے اعتبار سے طبعی یا ترتیبی فرق مراتب کے حوالہ سے خدائی فطری نظام کا فکر انگیز بیان۔

(۱۶۴)۔ خداوند قدوس کے ظاہری انعامات تو ان گنت ہیں ہی باطنی انعامات میں سے ایک عظیم تر انعام واحسان کا غیر معمولی صفات سے بیان خاص۔

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ

اوردانش سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے ۔ کیا جب تمہیں ایک

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ

تکلیف پہنچی حالانکہ تم تو اس سے دو چند تکلیف پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو یہ کہاں سے آئی کہہ دو

هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَآ

یہ تکلیف تمہیں تمہاری ہی طرف سے پہنچی ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔اور جو کچھ

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ ۙ

تمہیں اس دن پیش آیا جس دن دونوں جماعتیں ملیں سو اللہ کے حکم سے ہوا اور تا کہ اللہ ایمانداروں کو ظاہر کر دے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور تا کہ منافقوں کو ظاہر کر دے اور انہیں کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمنوں کو دفع کرو تو انہوں

اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ

نے کہا اگر ہمیں علم ہوتا کہ آج جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے وہ اس وقت بہ نسبت ایمان کے

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

کفر کے زیادہ قریب تھے وہ اپنے مونہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ

ہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں

وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ

حالانکہ خود بیٹھ رہے تھے اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کئے جاتے کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اپنی

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ

جانوں سے موت کو ہٹا دو۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ ۙ فَرِحِيْنَ

مردے نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں ۔اللہ نے اپنے

بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا

فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہونے والے ہیں اور ان کی طرف سے بھی خوش ہوتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦٥ تا ١٦٦)۔خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم قیادت کے ہوتے ہوئے بھی (غزوۂ احد میں) ظاہری اور وقتی ہزیمت و تکلیف پر اٹھنے والے فطری سوالات کا تنبیہی واصلاحی جواب۔

(١٦٧)۔ظاہراً اہل ایمان میں شامل منافقین کے بوقت ضرورت جہاد منافقانہ رویہ کا اظہار اور انکی باطنی حقیقت پر مبنی دوغلی حکمت عملی کا مذمتی بیان۔

(١٦٨)۔ موت کے خوف سے دوسروں کو بزدلی کا سبق پڑھانے والے منافقین کو موت سے دائمی فرار کا نسخہ لانے کا چیلنج۔

(١٦٩ تا ١٧١)۔موت سے لرزاں منافقین کے برعکس راہ حق پر مرمٹنے والے عظیم شہداء کا عنداللہ غیر معمولی مقام ومرتبہ اور جنت میں خدائی فضل وکرم کے مشاہدہ پر شکر گزاری کے تاثرات حسنہ کا ترغیبی بیان۔

بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٧٠
جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لئے کہ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
کھائیں گے۔ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمانداروں کی
اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٧١ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
مزدوری کو ضائع نہیں کرتا ۔ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝١٧٢
انہیں زخم پہنچ چکے تھے جو ان میں سے نیک ہیں اور پرہیزگار ہوئے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
جنہیں لوگوں نے کہا کہ مکہ والوں نے تمہارے مقابلہ کے لئے سامان جمع کیا ہے سو تم ان سے
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝١٧٣ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ پھر مسلمان
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ
اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی مرضی کے تابع
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝١٧٤ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ
ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔ سو یہ شیطان کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے
اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٧٥
پس تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔
وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اور وہ لوگ آپ کو غم میں نہ ڈال دیں جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے
اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ
اللہ ارادہ کرتا ہے کہ آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہ دے اور ان کے لئے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٧٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ
بڑا عذاب ہے۔ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خرید لیا وہ

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(١٧٢ تا ١٧٣)۔ زخموں سے چور صاحب عزیمت اہل ایمان کا نئے طوفان سے ٹکرانے کے خدائی حکم کا مسکراتے چہروں سے استقبال کرنے کا توصیفی بیان اور مشکل ترین حالات میں بھی محبت الٰہیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز جانبازوں کی غیر معمولی کیفیت ایمان کا تعریفی ذکر۔

(١٧٤)۔ خدا مست پروانوں کے (بدر صغریٰ سے) صحیح سلامت واپسی اور رضائے الٰہی جیسے انعام سے جھولیاں بھرنے کا شاندار تحسینی بیان۔

(١٧٥)۔ اہل ایمان کو ہمیشہ شیطانی لاؤ لشکر سے بے خوف ہوکر مردانہ وار مقابلہ کرنے کی ترغیبی نصیحت۔

(١٧٦)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہلِ کفر کی سازشوں سے کبیدہ خاطر نہ ہونے اور انکو (کفار کو) آخرت میں منطقی انجام تک پہنچانے کے خدائی وعدہ کا ذکر۔

يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اللہ کا کچھ نہیں بگاڑینگے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو انہیں

كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا

مہلت دیتے ہیں یہ ان کے حق میں بھلائی ہے ہم تو انہیں مہلت اس لئے دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں اور

اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

زیادتی کریں اور ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حالت پر رکھنا نہیں چاہتا

عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ

جس پر تم اب ہو جب تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کردے اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ

ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہے چن لیتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ

سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ

بہت بڑا اجر ہے۔ اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ

مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے تھے اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث

١٨ ع ٩ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ۧ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ بے شک اللہ نے انکی بات سنی ہے جنہوں نے کہا

وقف لازم اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ

کہ بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں اب ہم ان کی بات لکھ رکھیں گے

الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ

اور جو انہوں نے انبیاء کے ناحق خون کئے ہیں اور کہیں گے کہ جلتی آگ کا عذاب چکھو۔ یہ چیز

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٧٧)۔ ساری کفریہ قوتوں (ہدایت کی بجائے گمراہی کے احمق سوداگروں) کی ہر طرح کی تدبیریں خدائی نصرت کے مقابلہ میں بے کار ہونے بلکہ ان کیلئے عبرتناک عذاب کا بیان۔

(١٧٨)۔ اہل کفر کیلئے ظاہری نعمتوں کی فراوانی اور عیش پرمبنی سہولیات کو دلیلِ نصرت خداوندی کی بجائے اس مہلت کو ذلت آمیز عذاب کا مقدمہ سمجھنے کا تہدیدی بیان (سخت تنبیہی لہجہ)۔

(١٧٩)۔ سچ اور نفاق یا کھوٹے کھرے کے واضح امتیاز کیلئے روز اول سے جاری خدائی نظام امتحان وابتلاء کا ذکر۔

(الف)۔ نیز مخفی رموز اور امور غیب سے آگاہی (بذریعہ وحی) خواص نبوۃ میں سے ہونے کا بیان۔

(ب)۔ ساتھ ہی نبوت کے حسن انتخاب میں فقط خدائی چاہت پر ہی انحصار کا وضاحتی ذکر (کہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا رہا ہے کہ تاج نبوت کس کے سر پہ سجتا ہے (مگر اب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرح کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے)۔

(ج)۔ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کی بلا تفریق تصدیق کرتے ہوئے خدا خوفی کے جذبہ سے زندگی گزار کر اللہ پاک کے انعام حاصل کرنے کا ترغیبی عنوان۔

(١٨٠)۔ اہل کفر کی بخیلانہ سوچ وفکر کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے روز محشر انکے انجام بد کا بیان نیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت عامہ وتامہ کا اعتقادی ذکر۔

(١٨١)۔ اہل کتاب کی انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بیمار ذہنیت کا سخت نوٹس لیتے ہوئے دوسرے انتہائی بھیانک جرم (انبیاء کے ناحق قتل) کا حوالہ دے کر سخت عذاب کا احتسابی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٨٢)۔ تعزیری فیصلوں کے نفاذ میں اللہ پاک کے شفاف عدل وانصاف کا تاکیدی ذکر۔

(١٨٣)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص معجزہ کا تقاضا کرنے والے اہل کتاب کو انبیائے سابقین کے ساتھ انکے مجرمانہ سلوک پر شرم دلاتے ہوئے لاجواب سوالیہ احتساب کا ذکر۔

(١٨٤)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی تکذیبی ذہنیت پر دل گرفتگی سے محفوظ رکھنے کیلئے انکے انبیائے سابقین کے ساتھ مجرمانہ رویہ پیش نظر رکھنے کا بیان۔

(١٨٥)۔ کب تک بغاوت وسرکشی کا بازار گرم رہے گا آخر کار سب کو موت کی گرفت میں لینے کا واعظانہ بیان۔ پھر حتمی فوز و کامرانی کے مستحق خوش نصیبوں کا ترغیبی ذکر۔

(١٨٦)۔ (کوئی غلط فہمی میں نہ رہے) راہ حق میں ابتلاء وامتحان کی پالیسی جز وقتی نہیں بلکہ ہر دور میں اس امتحانی صورتحال اور دشمنان دین کی اذیتوں سے مستقبل میں بھی تسلسل سے دوچار ہونے کا دوٹوک اعلان مگر اس امتحانی چکی میں صاحب عزیمت اور صبر وتقویٰ کے حامل افراد کی استقامت پر انکو داد تحسین کا اظہار۔

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝

بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لائیں یہاں تک

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ

کہ وہ ہمارے پاس قربانی لائے کہ اسے آگ کھا جائے کہہ دو مجھ سے پہلے کتنے رسول

قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ

نشانیاں لے کر تمہارے پاس آئے اور یہ نشانی بھی جو تم کہتے ہو پھر انہیں تم نے کیوں قتل کیا

صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ

اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر یہ تجھے جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے

جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

جو نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لائے۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور

الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

تمہیں قیامت کے دن پورے پورے بدلے ملیں گے پھر جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا

النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

اور بہشت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کی

الْغُرُورِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

پونجی کے اور کچھ نہیں۔ البتہ تم اپنے مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور البتہ پہلی

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى

کتاب والوں اور مشرکوں سے تم بہت بدگوئی سنو گے اور اگر تم نے

كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

صبر کیا اور پرہیزگاری کی تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ

اور جب اللہ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا کہ اسے لوگوں سے ضرور بیان کرو گے

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا
اور نہ چھپاؤ گے انہوں نے وہ عہد اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے میں تھوڑا سا
قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ
مول خرید کیا سو کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں ۔ مت گمان کر ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں
بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
جو کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس چیز کے ساتھ تعریف کئے جائیں جو انہوں نے نہیں کی
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
پس ہرگز تو انہیں عذاب سے خلاصی پانے والا خیال نہ کر اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اور
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ ع ۱۹ / ۱۰
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ بے شک
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
آسمان اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے آنے جانے میں البتہ عقلمندوں
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ
کے لئے نشانیاں ہیں ۔ وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں
عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں (کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
یہ بے فائدہ نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ۔
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
اے رب ہمارے جسے تو نے دوزخ میں داخل کیا سو تو نے اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار
مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
نہیں ہوگا ۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک پکارنے والے سے سنا جو ایمان لانے کو پکارتا تھا کہ اپنے رب پر
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے اے رب ہمارے اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

(۱۸۷)۔ اہل کتاب کے ذمہ داروں سے لیے گئے عہد (بسلسلہ اظہار حق) اور احکام الٰہی میں کتمان حق نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے انکی (روائتی) بدعہدی اور دین فروشی کا مذمتی بیان۔

(۱۸۸)۔ بے جا چالاکیوں پر خوش فہمی کے شکار اور حب جاہ کے مریض اہل کتاب کا حال بظاہر کتنا ہی متاثر کن کیوں نہ ہو مگر انکی عاقبت برباد ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(۱۸۹)۔ آسمان و زمین کے حقیقی بادشاہ کیلئے انکی احتسابی گرفت ذرا بھی مشکل نہیں کیونکہ وہ علی کل شئی قدیر کی صفت خاصہ پر فائز ہے۔

(۱۹۰)۔ صاحبان عقل و فراست کیلئے آسمان و زمین کی تخلیق اور شب و روز کے آفاقی مشاہداتی دلائل میں عقیدۂ توحید کے واضح اظہار کا بیان۔

(۱۹۱ تا ۱۹۴)۔ ایمان سے مزین عقلمندوں کی صفات محمودہ کا تعریفی ذکر اور انکی بارگاہ الٰہی میں اظہار تضرع اور دعائیہ التجاؤں کا بیان۔

اسلام عقل اور سائنس

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۱)

عقل،اور سائنس کو نظام فطرت کی خشتِ اول قرار دینے والوں کا اصرار ہے کہ قرآن کریم میں بھی عقلیات اور سائنسی فکر مندی کو درجہ توصیف (تعریف) میں لایا گیا ہے۔ انکا بزورِ عقل استدلال بھی کیا عجیب ہے کہ ویتفکرون فی خلق السمٰوت والأرض، ترجمہ:۔ اور غور وفکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں (آیت نمبر ۱۹۱،سورۃ آل عمران)۔میں خود باری تعالیٰ نے تفکر فی الخلق کو محمود (اچھا) قرار دیا ہے،ان سے کوئی پوچھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی کتنے سائنسدان موجودہ سائنسی ایجادات کو معرضِ وجود میں لا چکے تھے کہ انکی تعریف وتوصیف کو ضروری سمجھا گیا؟ اس دور میں تو آج کی مروجہ سائنسی افکار کا وجود تک نہ تھا پھر اسکو اس آیت کا مصداق کیسے سمجھ لیا گیا؟ حیرت ہے کہ انسان بعض اوقات استدلالی نظر سے کتنا منہ زور ہوجاتا ہے اور وہ اس بنیادی سوچ وفکر سے بھی محروم ہوجاتا ہے کہ قرآن مقدس خالقِ کائنات کی نازل کردہ کتابِ ہدایت ہے اسمیں عقلیات کے بے لگام گھوڑے دوڑانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ پوری آیت کو سیاق وسباق سے پڑھ لیا جائے تو اس مذکورہ مضحکہ خیز استدلال کا رد (تردید) خود سے موجود ہے۔سورۃ آل عمران کی آیات نمبر ۱۹۰،۱۹۱ کا ترجمہ اس طرح ہے، بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں اور بیٹھنے کی حالت میں اور اپنی کروٹوں پر لیٹنے کی حالت میں اور غور وفکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! آپ نے اس مخلوق کو بیکار پیدا نہیں کیا تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے پس بچا تو ہمیں جہنم کے عذاب سے۔ ہم (بتوفیق اللہ) سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے ان مومن بندوں کی صفاتِ محمودہ کو درجہ توصیف (تعریف) میں بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف ایمان برحق رکھتے ہیں بلکہ تفکر فی الخلق کے ذریعہ فکرِ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ دوسری طرف سائنسی تحقیقات اور اپنے خود ساختہ فطری اصولوں پر عمل پیرا اکثر سائنسدان خود ذات باری تعالیٰ اور بقیہ

ایمانی حقائق پر بھی ایمان نہیں لاتے ایسے میں انکو ان آیات مبارکہ کا مصداق کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ ویسے بھی یہ اہم نظریاتی حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ انسانی عقل باوجود اپنی تمام تر تحقیقاتی پس منظر کے آخر کار ایک حد تک ہی سوچ وفکر کی حامل ہے۔ یہ کمی بیشی اور افراط وتفریط ونشیب وفراز کا شکار ہوتی رہتی ہے بڑے سے بڑا سائنس دان حادثاتی طور پر سر کے بل گر جائے یا ٹھوکر کھا بیٹھے تو عقل سلامت نہیں رہتی وہ اپنے ہی وضع کردہ قواعد کو بھلا کر انکار کر بیٹھے گا۔ انسان کو خود بقا نہیں تو اسکے وضع کردہ سائنسی افکار کو بقا کیسی؟ انسانوں کے قائم کردہ ریکارڈ دوسرے انسانوں کے ہاتھوں ٹوٹتے رہتے ہیں۔ نت نئی ایجادات سے جو مشاہداتی ٹیکنالوجی وجود میں آرہی ہے اسکا بظاہر پس منظر گو انسانی عقلی تحقیقات کو مانا جاتا ہے مگر پھر سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر اس عقل کا خالق کون ہے جو اس عقل میں یہ سب تحقیقات اور ریسرچ کے اصول وقواعد (فہم، سوجھ بوجھ) عطا کر رہا ہے۔ سب انسانوں کو اس اہم حقیقت پر اچھی طرح غور وفکر کرنا ضروری ہے کہ جتنے ایمانی حقائق ہیں انکی بنیاد وجود کائنات سے لاکھوں سال بعد کی سائنسی ایجادات پر نہیں رکھی گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء ﷺ تک (کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاورسل) مبعوث ہوئے انکی اصل اساسی تبلیغِ حق (ایمانی حقائق) امورِ غیبیہ پر مشتمل تھی (عقل اور سائنسی افکار پر نہ تھی) ہم مسلمان ایمانِ مُفصّل پڑھ لیں۔ سات بنیادی ایمانی حقائق کا اقرار واعتراف مشاہداتی اشیاء پر نہیں بلکہ غیبی حقائق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے کل ایمانی حقائق امورِ غیبیہ ہیں وہ ایک ہے، وہی کل جہاں کا خالق ومالک وحدہ لاشریک ہے وغیر فرشتوں پر ایمان لانا وہ بھی ہماری نظروں سے غیب اور اوجھل ہیں۔ اسکی ساری کتابوں پر ایمان لانا ظاہر ہے کہ وہ انسانوں کے سامنے تو نازل نہیں کی گئیں۔ سارے رسولوں پر ایمان لانا اور تصدیق کرنا، انبیاء ورسل پر وحی کا نزو بھی غیبی امر سے تعلق رکھتا ہے آخرت کا عقیدہ اور اسکے متعلقہ باقی ایمانی حقائق سب امورِ غیبیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقدیر تو ویسے بھی انسانی عقل کی عمومی فہم سے بالاتر ایمانی حقیقت ہے۔ او وہ بھی غیبی امر ہے کیا یہ بنیادی ایمانی حقائق جن پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے انکا تعلق سائنسی اصول یا خود ساختہ فطرتی حقائق سے ہے یا

ذاتِ برحق کے غیبی احکام سے ہے؟ سائنسی اصول وایجادات مشاہداتی حقائق سے تعلق رکھتے ہیں اور علمی تحقیقات سے متعلقہ امور ہیں ۔ ان پر ایمان لانے کا کوئی شرعی امر (حقیقت) نہیں ۔ سورج چاند ستاروں اور بقیہ مخلوقات پر ایمان لانے کا کوئی مفہوم شریعت میں زیر بحث نہیں رہتا ہاں البتہ شرعی امر (حقیقت) یہ ہے کہ ان سب ساری چیزوں (کل مخلوقات) کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔ یہ ایمانی معرفت ہے جس پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے اتنی بنیادی حقیقت کے تو گزشتہ دور کے کفار ومشرکین بھی قائل تھے (اعتراف کرتے تھے) خود باری تعالیٰ نے انکی اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے، ترجمہ:۔ اگر آپ ﷺ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (آیت نمبر ۹ سورۃ الزخرف)۔

افسوس جوں جوں عقلیاتی وسائنسی تحقیقات کا وجود بڑھتا گیا نئی شکل (سوچ وفکر) کا کفریہ عقیدہ وجود میں آتا گیا کہ یہ نظام فطرتی حقائق پر قائم ہے ۔ اور سائنسی اصول وقواعد ہی اسکی پہچان ہیں ۔ یہ درست ہے کہ گزشتہ دورِ جاہلیت میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو زمانہ کو باعثِ وُجود اور باعثِ ہلاکت قرار دیتے تھے۔ ترجمہ:۔ نہیں ہلاک کرتا ہمیں مگر زمانہ ہی آیت نمبر (۲۴ سورۃ الجاثیہ) مگر حیرت تو یہ ہے کہ آج جب عقلیات پر مبنی سائنس تحقیقات ومشاہدات اپنے نقطہ عروج کو چھورہے ہیں ۔ اتنے بڑے مشاہداتی حقائق وسائنسی عجائبات کی معرفت کے باوجود خود عقل کے پجاری اپنی ہی عقلی اصولوں کے منکر (کافر) نظر آتے ہیں کوئی چیز خود سے وجود میں نہیں آسکتی اسکے وجود کیلئے کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے ۔ یہ ایسا سائنسی وعقلی کلیہ ہے جس پر ساری سائنس وٹیکنالوجی کی عمارت کھڑی ہے ۔لیکن عجب امر ہے کہ کتنے سارے سائنس دان مذکورہ معرفت کے باوجود آسمان وزمین جیسی بڑی مخلوقات کے خالق (ذات باری تعالیٰ) پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ یہاں بھی اپنے مسلمہ اصول سے ہٹ کر نظامِ فطرت کا خود ساختہ (خلاف عقل) اصول وضع کرتے ہوئے اپنی عقل کھو بیٹھتے ہیں ۔ اس امر پر کل عقلیات اور سائنسی حقائق متفق ہیں کہ ہر چیز کی ایک طبعی عمر ہے (گویا کوئی شے لامحدود نہیں ہوسکتی) اور ہر ایک پر فنا آتی ہے ہے اسکو نظامِ فطرت مانتے ہیں ۔مگر کل نظامِ فطرت کی ہلاکت (وقوعِ آخرت) پر عقیدہ نہیں رکھتے حالانکہ خالقِ

نظامِ فطرت نے اعلان کررکھا ہے کہ کل من علیها فان ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والإکرام۔ اسلام کوعقل کے ذریعہ وُجود پذیر سائنس اور ٹیکنالوجی کے نتائج سے کوئی مسئلہ نہیں ۔ دنیا میں جوبھی وقوعی حقائق ہیں وہ مشاہدات ہیں کوئی بے عقل ہی انکا انکار کرسکتا ہے فقط قابل غور توجہ امر یہ ہے کہ عقلیات اور سائنسی کلیات کے ذریعہ ہی نظامِ فطرت کا وجود نیز اسی کو سب کچھ سمجھنے والے اپنے وضع کردہ کلیات پرہی دھیان دینا شروع کردیں تو وہ اس حقیقت کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوجائیں کہ دنیا میں اب بھی ان گنت ایسے حقائق ہیں جنکی فہم سے خود عقل عاری ہی نہیں بلکہ محوتماشا ہے کہ یہ سب کچھ کیسے رونما ہورہا ہے آپ مخلوقات میں سے فقط فلکیاتی نظام پرہی غور کر لیں بلکہ اس حوالہ سے خود باری تعالیٰ نے دعوتِ فکر دی اور مشاہداتی حقائق کی طرف متوجہ کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تو رحمان کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا تو پھر نگاہ دوڑا کیا تجھے کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے پھر دوبارہ نگاہ کر تیری طرف نگاہ ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوگی (سورۃ الملک آیت نمبر ۳ تا ۴)۔

خالق کائنات ذات باری تعالیٰ نے فقط پہلے آسمان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لاجواب سوال کیا ہے کہ آیا تم نے کبھی آج تک اس مربوط منظم نظام میں کوئی خرابی پائی ہے؟ چیلنج ہے ساری زندگی تحقیقات کرتے ہوئے خالقِ کائنات کے وضع کردہ نظامِ فلکیات میں ادنیٰ سا عدمِ استحکام نہیں پاسکوگے، دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ویمسک السماء أن تقع علی الأرض إلا باذنه، ترجمہ:۔ اور آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے (سورۃ الحج آیت نمبر ۲۵) سائنس وٹیکنالوجی کی پہنچ پہلے آسمان تک بھی ہے ہرگز نہیں ۔ بس اندازے ہیں نچلے بعض چھوٹے سیاروں تک رسائی اپنی عقلی وسائنسی معراج سمجھنے والے ایک دن تھک ہار کر رہ جائیں گے (بلکہ اتنے میں وقوع قیامت کا سور پھونکا جاچکا ہوگا) یہ اللہ تعالیٰ کے چیلنج کو کبھی نہیں پہنچ سکتے ۔ جوحقیقت اصل سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ عقل ہو یا اسکے ذریعہ سائنسی تھیوریاں ہوں اسلام کو انکے نظریہ استدلال پر اس وقت تک اعتراض نہیں جب تک کہ وہ خالق کائنات (ذات باری تعالیٰ) کے بیان کردہ عقائد وحقائق سے متصادم نہ ہو بس اور کچھ نہیں ۔ دوسری اہم حقیقت، انتہائی

قابل توجہ یہ ہے کہ عقل اور سائنسی افکار سے عقائد واحکام کو ثابت نہیں یا جاسکتا، تیسری حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کی عقل محدود ہے اور سائنس کے موضوعات بھی محدود ہیں۔ اور انکوشتر بے لگام بناتے ہوئے آزادی رائے کے نام پر اسلامی عقائد واحکام کے بالمقابل لانا نظریاتی بگاڑ کی جڑ ہے۔ گویا اسلامی عقائد واحکام کو سائنسی وعقلی افکار کے تابع کرنا (جس پر آج کے جدید طبقات کو اصرار ہے) فکری گمراہی ہے۔ آسان فہم امر ہے کہ ہرانسان جب اعتقاداتِ حقہ کو قبول کرتا ہے تو اجمالی درجہ میں وہ یوں اقرار کرتا ہے أمنت بالله كماهو بأسمائه وصفاته وقبلت جميع أحكامه ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماءاور صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکامات کو قبول کیا۔ یہ غیر مشروط بنیادی ایمانی حقائق کا اعتراف وتصدیقی امر ہے۔ اسمیں کہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ میں اپنے ایمان کو عقل یا سائنسی اصول سے پرکھنے کے بعد قبول کرونگا (ہرگز ایسا نہیں) جدید طبقات کو اصرار ہے کہ وہ اسلامی اعتقادات واحکام کو آج کے تقاضوں کے مطابق عقل اور سائنسی مشاہدات کے ذریعہ سچ ثابت کرتے ہوئے لوگوں کو دعوتِ حق دیں۔ حیرت ہے کہ قرآن کریم جو دعوت حق کی اصل اساس ہے اور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات جن کے ذریعہ دین اسلام کے اعتقادی احکامات کا فروغ ہوا اور آج تک جو بھی دین اسلام کو قبول کرتا ہے وہ انہیں تعلیمات کے ذریعہ قبول حق کا اعتراف کرتا ہے اس تصدیقی نظریہ کو چھوڑ کر پہلے ساری انسانیت کو عقلیات اور سائنسی افکار کی پی ایچ ڈی کرائی جائے پھر اسکو عقل اور سائنس کے ذریعہ دعوت حق دینے کی کوشش کی جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایسے میں کسی ان پڑھ یا کم عمر بچوں کا قبول اسلام غیر معتبر سمجھا جائے؟ اس سے زیادہ مضحکہ خیز گمراہ فکری کیا کہی جاسکتی ہے پھر گزشتہ تمام ادوار کے مسلمانوں کے غیر مشروط ایمان واسلام پر یہ عقل پرست مفکرین کیا کہیں گے؟ جن کے دور میں اسطرح کے عقلی وسائنسی اصول وجود میں نہ تھے، جی ہاں عقل کو درست فہم وبصیرت کے ساتھ استعمال کرنے کی ترغیب اور توجہ دینے کی دعوتِ فکر خود باری تعالیٰ نے دی ہے۔ کئی مقامات پر تنبیہی انداز سے فرمایا أفلا تعقلون مذکورہ آیات میں جن جن امور کی طرف تنبیہی طرز سے متوجہ کیا گیا ہے وہ سب عقلی امور میں (گویا ان حقائق کو تسلیم کرنے کیلئے

عقل کے درست استعمال کا حکم دیا گیا ہے) عقل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ کل کاروبار دنیا کو چلایا جارہا ہے ۔ جس انسان کو عقل عطا نہیں کی گئی اس سے دنیوی واخروی احکامات کا سوال وجواب بھی اٹھالیا گیا ہے ۔ عقل میں بہت سارے خدائی انعامات اور علوم وفنون القاء (ودیعت) کئے گئے ہیں ۔ مگر عقل خدا نہیں جس کا ہر کہا مانا جائے البتہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا بہترین ذریعہ ہے ۔ جو عقل اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قبولِ حق کا ذریعہ نہ بنے وہ عقلِ انسانی کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ حیوانی عقل کہا جاسکتا ہے ۔ (جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار شے کو اسکے متعلقہ بنیادی امور کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے لیکن وہ ایمان لانے اور احکامات الٰہی کا مکلف (پابند) نہیں کئے گئے) اور ہاں اللہ تعالیٰ نے ایمانی حقائق قبول نہ کرنے والے انسانوں کو جانوروں سے بھی بدتر قرار دیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ یہ تو محض چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۴۴) ۔ دوسرے مقام پر کفار ومشرکین کو أولئک هم شر البرية (یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں سورۃ البینہ آیت نمبر ۶) قرار دیا ہے ۔ یہ سب اپنے اپنے وقتوں میں عقل پرست تھے جو قبول حق سے انکار کی وجہ اپنی عقل وفہم کو بناتے تھے (دوسری وجہ انکار تکبر اور سرکشی بھی ہوتی تھی) اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ حقائق کی درست فہم عطا کرتے ہوئے احقاقِ حق (حق کو منوانے) اور ابطالِ باطل (ناحق کو جھوٹ کہنے) کی دائمی توفیق سے نوازے اور خاتمہ بالخیر فرمائے ۔ آمین!

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹۵)۔ جواب دعا میں باعمل مرد و خواتین کیلئے بھرپور تسلی اور حوصلہ افزائی سے لبریز خدائی وعدوں کا احسانی بیان۔

(۱۹۶تا۱۹۷)۔ وقتی متاع غرور پہ نازاں کفار کی ظاہری ترقی سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونے کی تلقین بعدازاں ان کے دائمی عبرتناک اور خوفناک انجام بد کا بیان۔

(۱۹۸)۔ کفار کے برعکس صاحب تقویٰ مؤمنین کیلئے غیر معمولی اعزاز واکرام کا ذکر خاص۔

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ

اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ اے رب ہمارے اور ہمیں دے جو تو نے ہم سے اپنے رسولوں

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ

کے ذریعے سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ پھر ان کے رب

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی برائیاں

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

دور کروں گا اور انہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ ہی کے ہاں اچھا بدلہ ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ

آپ کو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکہ نہ دے ۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

رہے ان کیلئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے

النصف نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ

ہاں مہمانی ہے اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ نیک بندوں کیلئے بدرجہا بہتر ہے ۔ اور اہل

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو چیز تمہاری طرف نازل کی گئی

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور جو ان کی طرف نازل کی گئی اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں اللہ کی آیتوں

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

پر تھوڑا مول نہیں لیتے یہی ہیں جن کے لئے ان کے رب کے ہاں مزدوری ہے بے شک اللہ جلد

الْحِسَابِ ۝١٩٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟

حساب لینے والا ہے ۔ اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو اور لگے رہو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٢٠٠ ع ٢٠

اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ ۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفِيْهَا اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ

اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں اس اللہ

نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

کو بگاڑنے سے بچو بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے ۔ اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

ناپاک کو پاک سے نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ یہ

حُوْبًا كَبِيْرًا ۝٢ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

بڑا گناہ ہے ۔ اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٩٩)۔ ہٹ دھرم اور باغیانہ مزاج کے حامل اہل کتاب کے برعکس بعضے خوش نصیب اہل کتاب کی حق پرستی و صفاتِ حمیدہ کا توصیفی ذکر اور عنداللہ انکی قدر و منزلت کا بیان۔

(٢٠٠)۔ اہل ایمان کو دائمی اخروی سعادتمندی کیلئے خدائی ہدایات کا حسین گلدستہ ہر دم سامنے رکھنے کا تاکیدی بیان (بہر صورت صبر، باطل کے مقابلہ میں ثابت قدمی اور دفاعی ذرائع کو مستحکم رکھتے ہوئے تقویٰ کو شعارِ زندگی بنا دو تو کامیابی تمہارے قدم چومتی رہے گی (سبحان اللہ کتنا جامع ہدایت نامہ ہے)

سورۃ النساء

بعض بے سمجھ لوگ (خصوصاً اہل مغرب) پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام نسوانی حقوق کا مخالف ہے جبکہ اسلام کی عورتوں کے حوالہ سے حساس پالیسی کی اہمیت اسی سے واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم میں ایک طویل سورۃ کا نام عورتوں کے متعلق حقوق و مسائل سے منسوب ہے۔

(١)۔ انسانی نظام تخلیق میں مرد و عورت کی مشترکہ اہمیت و ضرورت کے حوالہ سے خدائی احسان کا ذکر کرتے ہوئے ساری انسانیت کو خدا خوفی سے باہمی حقوق کی ادائیگی پر توجہ دینے کا تاکیدی بیان نیز انسانی حقوق خاص طور پر قرابتی تعلقات میں پہلو تہی پر اخروی احتساب کی تنبیہ کا ذکر۔

(٢)۔ دور جاہلیت کے مظلوم طبقات میں بطور خاص یتیم بچوں کے مالی معاملات کو پوری ذمہ داری سے نبھانے اور انکے حوالہ سے بددیانتی (کرپشن) سے بچنے کا تاکیدی حکم۔

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا
انصاف نہ کرسکوگے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو یا جولونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی یہ
تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ
طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لئے زیادہ قریب ہے۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو پھر
عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا
اگر وہ اس میں سے اپنی خوشی سے تمہیں کچھ معاف کردیں تو تم اسے مزہ دار خوش گوار سمجھ کر کھاؤ۔ اور اپنے وہ
السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ
مال جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو البتہ انہیں ان مالوں سے
فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ
کھلاتے اور پہناتے رہو اور انہیں نصیحت کی بات کہتے رہو۔ اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا
یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جاویں پھر اگر ان میں سمجھداری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ
اور انصاف کی حد سے تجاوز کرکے یتیموں کا مال نہ کھاؤ اور انکے بڑے ہونے کے ڈر سے انکا مال
وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ
جلدی نہ کھاؤ اور جسے ضرورت نہ ہو تو وہ یتیم کے مال سے بچے اور جو حاجت مند ہو تو مناسب مقدار
بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا
کھالے پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بنالو اور حساب لینے
عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
کے لئے اللہ کافی ہے۔ مردوں کا اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ
وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا
اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو تھوڑا ہو یا بہت یہ حصہ مقرر ہے۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣)۔ نظام جاہلیت کی رسومات قبیحہ کو بدلتے ہوئے خاص طور پر یتیم لڑکیوں کے حقوقِ انسانی کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ان سے باعزت شرعی ازدواجی تعلقات (نکاح) قائم کرنے کا ترغیبی بیان (نیز فلسفۂ تعددِ ازواج کی مشروط و محدود اجازت کا بھی ذکرِ خاص)۔

(٤)۔ شرعی ازدواجی نظام میں عورتوں کے بنیادی حقوق کی ادائیگی (خاص طور پر حق مہر کی ادائیگی) کا تاکیدی حکم۔

(٥ تا ٦)۔ جاہلانہ طرز معاشرہ کی اصلاح کرتے ہوئے یتیم بچوں کے حوالہ سے خصوصی نصائح کے اہتمام اور حسنِ اخلاق سے لبریز محتاط معاملاتی ہدایت نامہ کا زوردار بیان۔

(٧)۔ بگڑے ہوئے جاہلانہ نظام کی اصلاح کیلئے اسلام کے پاکیزہ وراثتی نظام کے اجراء کا ذکرِ خاص۔

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے کچھ انہیں بھی دے دو

مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا

اور ان کو معقول بات کہہ دو ۔ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے اگر اپنے بعد

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جائیں جن کی انہیں فکر ہو ان لوگوں کو چاہیے کہ خدا سے ڈریں

وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

اور سیدھی بات کہیں۔ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ع ١ ١٢

وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے ۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ

پھر اگر دو سے زاید لڑکیاں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اس مال میں سے ہے جو میت نے چھوڑا

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور اگر میت کی اولاد ہے تو اس کے والدین میں

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ

سے ہر ایک کو کل مال کا چھٹا حصہ ملنا چاہئے اور اگر اس کی کوئی اولاد نہیں اور ماں باپ ہی اس

وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

کے وارث ہیں تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس کی ماں

السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ

کا چھٹا حصہ ہے (یہ حصہ اس) وصیت کے بعد ہوگا جو وہ کر گیا تھا اور بعد ادا کرنے قرض کے تم نہیں

اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

جانتے تمہارے باپوں اور تمہارے بیٹوں میں سے کون تمہیں زیادہ نفع پہنچانے والا ہے اللہ کی طرف سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸)۔ کسی انسان کی وفات پر قریبی رشتہ داروں کی آمد کے حوالہ سے اخلاقی معاشرتی حسن سلوک کا ذکر۔

(۹)۔ یتیموں کے اولیا اور وصی حضرات کو خدا خوفی سے جملہ معاملات حل کرنے کی خدائی نصیحت کا بیان۔

(۱۰)۔ یتیموں کے اموال پر بے رحمی سے ہاتھ صاف کرنے والوں (حرام طریقہ سے کھانے والے) کو سخت ترین انجام بد کی تنبیہ۔

(۱۱ تا ۱۴)۔ نابالغ بچوں، یتیم لڑکیوں اور خواتین و حضرات کے حوالہ سے دور جاہلیت کے ظالمانہ استیصالی نظام کا خاتمہ کرتے ہوئے اُنکے وراثتی اور معاشرتی حقوق کے تحفظ کیلئے قدرے تفصیل سے طویل (جزوی و اصولی قواعد پر مبنی مخصوص) ہدایت نامہ اور دیوانی قوانین کے نفاذ کا تاکیدی بیان نیز ادائیگی قرض / وصیت اور کلالہ کے مخصوص احکامات کے اجمالی حکمنامہ کا بیان۔

اسلام کا نظامِ عفت وپاکدامنی (نکاح وازدواجی نظام)

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۳)

اسلام دین برحق ہے اور امور فطرت کا صحیح ترجمان ہے ۔افراد، معاشرے کو منظم رکھنا اور قانونی نظام کے عملی مؤثر نفاذ کے ذریعہ امن واصلاح کسی بھی قوم ملک کی اہم ضرورت ہوتی ہے ۔ دوسری طرف یہ بنیادی نکتہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ انسانیت اورحیوانیت فقط مخصوص شکل وصورت کے امتیازی فرق کا نام نہیں ہے بلکہ اصل مابہ الامتیاز چیز اطاعتِ عقائد واعمال نظریہ وقانون اور اس سے فکر وعمل میں آزادی ہے ۔ انسان ایک نظم ،قانون اوردستور العمل کا مکلف ہے رشتوں کا تقدس حلال وحرام نکاح وطلاق جیسے امور کا پابند جبکہ حیوانیت اس سے بالکل آزاد ہے ۔جب کسی نے اسلام کو قبول کرلیا ہے تو وہ ایک ایسے قانونِ حیات کا غلام ٹھہرا ہے جس میں اس کے لئے ہر قدم پر حلال وحرام میں امتیاز کا واضح نظم العمل موجود ہوتا ہے ۔انسانی فطری تقاضوں میں اہم ترین ضرورت اس کی جنسی خواہش کی تسکین بھی ہے لیکن حیوانی طرز سے نہیں انسانی نظام کے تابع ہوکر ۔اس دستور العمل کا نام عقدِ نکاح (عہدِ وفا) ہے جو خاوند وبیوی کی باہمی رضا مندی سے گواہوں اور دیگر لوگوں کی موجود گی میں طے پاتا ہے اوراس کی عوامی سطح پر گویا معاشرتی اطلاع کا انتظام کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں مرد عورت باہمی طور پر رشتہ ازدواج سے منسلک ہوچکے ہیں تاکہ کوئی ان پر شک واعتراض کی انگلی نہ اٹھا سکے ۔شریعت مطہرہ نے نکاح کو بھی ایک عقد (باہمی معاہدہ) کے طور پر لیا ہے جو یکطرفہ نہیں ہوتا بلکہ دوطرفہ رضا مندی سے عبارت ہے ۔ ہمارے ہاں معاشرتی رواج مختلف سطح کے رائج ہیں اسلام نے قوموں کے خود ساختہ فضول رواجوں کی جگہ ایک آفاقی قانون ودستور العمل نافذ کیا ہے جو ہر جگہ کے مسلمانوں کیلئے یکساں طرز سے رائج ہے نکاح شرعی کیلئے مختصر سا تقاضا رکھا ہے ۔ (۱)۔خاوند بیوی کی باہمی رضا مندی سے ایجاب وقبول ۔(۲)۔ دو گواہوں کی لازمی موجودگی (بقیہ جتنے زیادہ افراد موجود ہوں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ معاشرے میں اس کی تشہیر ہوسکے) ۔ (۳)۔کم سے کم شرعی حق مہر

(اورزیادہ کی کوئی حد نہیں) کا باہمی رضا مندی سے طے کرنا (ذکر کرنا) اورجلد یا بادیر ادا کرنا۔اللہ اللہ خیر صلی۔ باقی شادی خانہ آبادی کے نام پر جو بربادی ہوتی ہے وہ سب اسراف وتبذیر جو شرعاً قابل مُواخذہ ہے۔ ان فضولیات کی جتنی مرضی کوئی تاویلات کرلے وہ فقط دل بہلانے والی فضول چالاکی کہی جاسکتی ہے ورنہ پیغمبر صادق ﷺ کا واضح ارشاد ہے: کہ سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم خرچ کیا جائے (مسند احمد)۔ اس کے بعد کسی کی تاویل اور قیل قال کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔مگر رکئے ذرا سنبھل کر نکاح کے شرعی واخلاقی تقاضوں کا سنجیدہ نظری سے جائزہ لیجئے اورآج کے معاشرتی مفاسد کے اسباب کا اسی نظام فساد کے پس منظر سے فکری وعملی حقائق کا ادراک کیجئے۔ پہلی حقیقت یہ ہے کہ انسان جونہی حدِ شعور کی سنجیدہ عمر (حد بلوغ) میں قدم رکھتا ہے اس کے جنسی تقاضے اور خواہشات بھی ساتھ ہی انگڑائیاں لینا شروع کردیتے ہیں۔ جبکہ شیطان ان جذبات کو ابھارتا ہے وساوس کے ذریعے ذوقی شعلوں کو بھڑکاتا ہے۔ اسلام نے انہی فطری تقاضوں کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور معاشرتی بے راہ روی کی روک تھام کیلئے ماں باپ (اگر موجود ہیں تو) کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کیلئے مناسب رشتے کے بروقت بندوبست کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔آج کل یہ بحث تقریباً ختم ہوکر رہ گئی ہے کہ نکاح کب واجب ہے اور کب مستحب ہے؟ اب مستحب اور واجب ایک ہی حکم ہے کہ ہر حال میں جوان لڑکے اورلڑکی کا نکاح کردیا جائے اور ان کوحرام کاری کا موقع فراہم نہ کیا جائے۔ اسلام نے عقدِ نکاح کوسنجیدہ لیا ہے۔ وقتی جذبات اورجوش سے ہٹ کر پوری زندگی کے باہمی عہدِ وفا کے طور پر دیکھا ہے۔ اسلام نے دونوں خاوند بیوی (ان کے خاندان) کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر خاندانی پس منظر مزاج اورطبائع کے حوالے سے رعایت کرنے کی فکری راہنمائی کی ہے۔ نکاح میں جبر اکراہ کو ناپسند کیا گیا ہے اور ایسے عقد کو نکاح صحیح تسلیم نہیں کیا، البتہ مرد وعورت کو بھی جذباتی طرز کے اقدام سے منع کرتے ہوئے پوری ہوش مندی سے عقل وشعور کے استعمال اور خاندانی جائز اقدار کی ممکنہ حد تک رعایت رکھنے کی ناصحانہ تلقین کی ہے۔ کہ آج کے معاشرے میں نوے فیصد خاندانی نظام کے بگاڑ میں اسی جذباتی فکر وعمل کا دخل ہے۔ یورپی اور مغربی معاشروں میں

جوانی کے دوران مادرپدر آزاد بے راہ روی کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ۔گویا وہاں حیوانی تہذیب کا راج ہے ۔ حلال وحرام کا کوئی نظریہ وہاں متعارف نہیں ہے ۔جبکہ دیکھا دیکھی اس شیطانی جال میں ہمارے مسلمان نوجوان بھی پیچھے نہیں رہے ۔ وہی رہن سہن وضع قطع وہی فکر وعمل الغرض کہ اسلامی طرزِ حیات کو خیر آباد کہہ کر تہذیب اخلاق کا جنازہ نکال کر رکھ دیا گیا ہے ۔ اسلام نکاح کے بندھن کو ایک مقدس عقد ٹھہراتا ہے جس میں خاوند بیوی کے حقوق کی الگ الگ حد بندی اور تعیین کی گئی ہے اوردونوں کے فرائض واخلاقی اقدار کو پابندِ نظام رکھا ہے ۔ گھریلومعاملات میں اخلاقیاتی قدریں ہی نظام زندگی کوسنوارنے کا باعث بنتی ہیں ۔ باہمی اعتماد کی اصل جڑ چادر اور چاردیواری کا اندرونی تقدس ہے جس کو نظر انداز کر کے کوئی عورت اخلاقی برتری حاصل نہیں کرسکتی۔ نکاح کا مقصد باہمی ازدواجی حقوق کا احترام کرتے ہوئے اولاد صالح کی نیک تمنا و وراثتی نسل کی بقاء اور پاکدامنی کا حصول ہے۔ بعد از نکاح ایک عورت کی اصل توجہ اپنی اور شوہر کی عزت کا تحفظ ہے ۔حسن اخلاق کا اہتمام، اُمورِ خانہ داری کا انتظام اور اولاد کی پیدائش کے بعد ان کی توجہ پرورش وتربیت پر ہونی چاہئے ۔ واقعی یہ بہت اہم اور بھاری ذمہ داریاں ہیں جن کو ایک گھریلو عورت سنبھالتی ہے ۔ تاہم مرد کی اندرونی ودوسری ذمہ داریوں کے باوجود اسے اپنی بیوی کے جملہ حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے کہا گیا ہے ۔حسن اخلاق ایسا انسانی زیور ہے جو فقط عورت کے ماتھے کا جھومر ہی نہیں بلکہ مرد کے سر کا بھی تاج ہے ۔ سچ ہے ”تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی“ مرد وعورت میں سے کوئی ایک صبر وحلم سنجیدگی ومتانت جیسی صفت حسنہ سے مزین ہے تو گھریلو نظام (معمولی اونچ نیچ کے باوجود) چلتا ہے ۔ دونوں اگر مزاج کے اعتبار سے جلد باز بد اخلاق وبد زبان ہوں تو یہ بندھن بہت جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے ۔ بہر حال اسلام نے نظام ازدواج کے لئے بہترین راہنما اصول وضع کئے ہیں جن میں اولین ترجیح عفت وپاکدامنی اورحسن اخلاق کو ہے ۔ اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال(اپنی چادر کے موافق پاؤں پھیلانا) شکر وقناعت کا اہتمام اورحسن انتظام بھی ایسی خوبیاں ہیں جن کو اپنانے سے گھریلوماحول اور کافی سارے معاشی امور خوشگوار بنتے دکھائی دیتے ہیں ۔ جہاں تک اس پہلو کا تعلق

ہے کہ مرد کو بیک وقت چار شادیوں کی اجازت ہے عورت کو نہیں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ سائنس اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ مرد میں طاقت عام طور پر عورت سے زیادہ ہوتی ہے لیکن یہاں سوال فقط جنسی طاقت کا نہیں بلکہ سب سے زیادہ اہمیت عورت کی عزت وآبرو اور حفاظت کا ہے عورت کوئی (خدانخواستہ) بھیڑ بکری نہیں بلکہ مرد کی آبرو سے زیادہ اس کا تقدس واحترام ہے مرد کو کوئی ہاتھ لگا دے تو قابل مواخذہ نہیں عورت کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات فقط میلی نگاہ سے دیکھنا بھی قابل مواخذہ ہے ۔ یہ سب اس کی عزت آبرو کے تقدس کی وجہ سے ہے ۔عورت کو ایک وقت میں اگر دوسرا خاوند رکھنے کی اجازت دے دی جاتی تو سوال اٹھتا کہ اولاد کی نسبت کس خاوند کی طرف کی جائے اسلام نسب کے معاملے میں اس قدر حساس ہے کہ وہ طلاق یا خاوند کی وفات پر عدت کے دوران دوسرے نکاح کو اسی حکمت کی وجہ سے حرام قرار دیتا ہے کہ اگر پچھلے خاوند سے عورت کو حمل ٹھہر چکا ہے تو بچے کی پیدائش تک کوئی دوسرا فرد اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کہ نسب محفوظ رہے ۔ پھر ایک وقت میں دو خاوندوں کے حقوق اور اس کے ساتھ ترجیحی سلوک پر لڑائی جھگڑے کا جو طوفان برپا ہوتا تھا وہ ہمارے تصور سے بھی ماورا تھا ۔غیرت کے نام پر قتل جیسے واقعات عام ہوتے بہر حال اللہ پاک کے بنائے ہوئے قانون کو شرعاً اور عقلاً ہر دو لحاظ سے حکمت کے عین مطابق لاگو کیا گیا ہے ۔ اس کا انکار فقط حیوان نما وہ انسان کرسکتے یا کرسکتی ہیں جوانسان اور عام جانوروں تک کا فرق مٹا چکے ہیں اور گھوڑوں، کتوں اور بندروں تک سے (معاذاللہ) انسانوں کی طرح جنسی لذت کا حصول جائز سمجھتے ہیں ۔ ان کی عقل وفہم اورشعور پر انسانیت کا اطلاق خود انسان کیلئے شرمندگی کا باعث ہے ۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا وقت کا ضیاع ہے ۔

اسلام کا نظامِ میراث اور وصیت

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھی ہے اور فرمایا﴿وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ ترجمہ:''اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمینوں کی (حقیقی) میراث (ملکیت)''(سورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۸۹)۔لیکن انسانی ضروریات اور تقاضوں کے پیشِ نظر اس میں عارضی میراث اور اس کی اگلی نسلوں تک منتقلی کا شرعی اور قانونی دستور العمل لاگو فرمایا ہے۔ جس کو واجب العمل قرار دیتے ہوئے تاکیدی انداز سے﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ﴾ سے تعبیر فرمایا گیا۔ اسلام نے جتنی تاکید سے نظامِ میراث کو اہمیت دی ہے ہمارے ہاں (معاذ اللہ) اتنی ہی سستی/کاہلی بلکہ بہت حد تک خلاف ورزی دیکھنے میں آتی ہے حالانکہ میراث کی تقسیم کا قانون اختیاری حیثیت کا نہیں اور نہ ہی کوئی مستحب امر ہے۔ بلکہ جبری حد تک واجب العمل فرضی قانون ہے۔کوئی وارث رضا مند بھی ہو جائے کہ ہمیں عدمِ تقسیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے تب بھی لازم ہے کہ میراث کو بہر حال شرعی حقائق سے فوری تقسیم کیا جائے۔ پھر تقسیم میراث کے بارے میں ہر مسلمان اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھے کہ اس کی تقسیم کا بنیادی فارمولا (قانون) تو خود خالق انسان کا بنایا ہوا ہے اس میں بندوں کے کسی مشورے کا عمل دخل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرد وزن میں سے ہر ایک کی ضروریات/حاجات کو بہتر طریقے سے جانتا ہے۔ اس نے مرد کا حصہ اگر دوگنا رکھا ہے تو اس کے فطرتی اور زمینی حقائق ہیں (جو عقل وحکمت کے عین مطابق ہیں) جس نے کلمہ برحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتراف کرلیا ہے تو اس کے جملہ احکامات کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اس لیے ایمانِ مجمل میں وہ یہ اعتقادی تسلیم و رضا کا اعترافی جملہ کہتا ہے وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ۔ ظاہری فطری اور زمینی حقائق یہ ہیں کہ عورت کے نان نفقہ (اور اگر اولاد ہے تو بلوغت تک ان کی ضروریات) کی ذمہ داری مرد (شوہر) کی ذمہ داری ہے۔ عقل وحکمت کا تقاضہ یہی ٹھہرتا ہے کہ بہ نسبت عورت کے مرد کا حصہ دوگنا ہونا چاہیے کہ مرد کی گھریلو اخراجات میں ذمہ داریاں بھی دوہری ہوتی ہیں۔ محنت و مشقت کے تمام امور کا بوجھ مرد (شوہر) پر ہوتا ہے۔ عورت چادر اور چار دیواری میں محفوظ رہتے ہوئے وراثت میں مرد کی نسبت اگر آدھا حصہ لیتی ہے تو وہ اپنے آپ پر اللہ کا خاص کرم سمجھے۔ انسان اپنے ناقص العقل ہونے کے باعث تقسیم میراث پر اعتراض اُٹھاتا ہے۔ تو اسی فکری بگاڑ کی تردید کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا﴿لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا﴾ ترجمہ:'' تم کو معلوم نہیں کون نفع پہنچائے تم کو زیادہ'' (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱)۔ بعض عقل اور فطرت (دونوں سے) آزاد لوگوں کا یہ نظریہ فاسد عام طور پر سننے کو ملتا ہے کہ عورت کی نصف میراث اور مرد کی بہ نسبت آدھی گواہی بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے (گویا مساویانہ حقوق

ہی اصل انصاف ہے)۔ وہ انسانی حقوق کے ظاہری علمبردار جس پرکشش عنوان کا پروپیگنڈا کرتا دکھائی دیتے ہیں وہ خود عقل وشعور کے ہی خلاف ہے۔ نظامِ فطرت اور خدائی قانونِ برحق کے باغی جب اصل انسانیت سے سرکشی کر کے باغیانہ بے راہ روی کو اپنا حقِ انسانی سے تعبیر کرنے لگیں گے تو اُن غیر شعوری افکار کے باطل ہونے میں کیا گنجائش باقی رہے گی۔ بہرحال باطل فکر بے دین لوگوں کے خیالاتِ فاسد کیا ہیں ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں۔ حقیقت واقعیہ وہی ہے جس کا اظہار خدائی حکمت آمیز احکام میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام نے حقِ میراث کے حوالہ سے جس حساسیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال دوسرے مذاہب عالم میں نہیں ملتی۔ اسلام حقوق العباد (گویا انسانی حقوق) کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کسی کی ادنیٰ حق تلفی بھی ظلم ہے اور فیصلہ ہے کہ ﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے'' (سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۴۰)۔ بلکہ دوسرے مقام پر ظالموں کے حوالہ سے سخت تنبیہی انداز میں ارشاد فرمایا ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ ترجمہ: ''خوب سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے'' (سورۃ ہود آیت نمبر ۱۸)۔ آج مسلمان معاشروں میں دیگر حق تلفیوں کے ساتھ عورتوں کی میراث میں اکثر حق تلفی بلکہ سرے سے انکار خدائی تاکیدی حکم سے بغاوت کے زمرہ میں آتا ہے۔ بہنیں عام طور پر شرم وحیا کے باعث اپنے بھائیوں سے اپنا حقِ میراث مانگنے سے جھجک محسوس کرتی ہیں یا پھر معاشرتی رواج کے باعث دیکھا دیکھی معاف کر دیتی ہیں یا در کھیے اس طرح کہہ دینے سے حقِ میراث معاف نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک دفعہ شرعی حصوں کے مطابق قانوناً انکا حق ان کے نام کر دیا جائے پھر دیکھیے کہ وہ آپکو اپنا حصہ خوشی سے دیتی ہیں کہ نہیں بعض قوموں میں ظالمانہ معاشرتی رواج قائم ہے کہ عورتوں کو سرے سے حق دیا ہی نہیں جاتا ایسا کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کو شادی کے موقع پر جو اس قدر جہیز دیا تھا وہ ان کے حصے میں سے دیا تھا۔ انکا یہ استدلال کس قدر احمقانہ ہے۔ جہیز دینا شرعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتا جبکہ حقِ میراث دینا فرائض میں سے ہے۔ جہیز کا حقِ وراثت سے کیا جوڑ؟ بہر حال شریعت مطہرہ میں حقوق میراث کا تعین اور تقسیم کی اصل اساس واصول خالق کائنات کی طرف سے فراہم کردہ ہیں۔ ان پر اعتراض کم از کم ایک کلمہ گو مسلمان نہیں کرسکتا ایسے ہی وصیت کے حق کو (ان کے لیے استعمال کرنے کی) شرعی اجازت سے مشروط کیا گیا ہے۔ جو پہلے سے ورثاء کی شرعی لسٹ میں شامل نہ ہوں وہ بھی فقط کل مال کے تیسرے حصے میں کسی کار خیر میں صدقہ جاریہ کی وصیت، خاندان یا غیر خاندان کے مستحقین، غرباء و مساکین کے لیے وصیت ترکہ کے کل تیسرے حصے سے زیادہ نہیں کرسکتا کہ اس سے قریبی شرعی ورثاء کی حق تلفی لازم آتی ہے۔ وصیت بھی واجب العمل ہے۔ اس میں کسی طرح کی ناجائز تبدیلی جُرم عظیم ہے۔ ترتیب یہ لاگو کی گئی ہے کہ پہلے کفن دفن کا خرچ، ۲۔ پھر قرض کی ادائیگی، ۳۔ پھر وصیت کا نفاذ، ۴۔ میراث کی شرعی حصوں کے مطابق تقسیم۔ بعض لوگ ختم رسم قُل پر میت کے مال میں سے جو خرچ کرتے ہیں وہ کبھی اپنے علماء سے پوچھ ہی لیا کریں کہ کیا ایسا کرنا جائز بھی ہے کہ نہیں۔

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

یہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے بے شک اللہ خبردار ہے حکمت والا ہے ۔ جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

مریں اس میں تمہارا آدھا حصہ ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس میں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ

سے جو چھوڑ جائیں ایک چوتھائی تمہاری ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائیں یا قرض کے بعد

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

اور عورتوں کے لئے چوتھائی مال ہے جو تم چھوڑ کر مرو بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو پس اگر تمہاری

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو جو تم نے چھوڑا اس میں سے ان کا آٹھواں حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

یا قرض کے بعد اور اگر وہ مرد یا عورت کی یہ میراث ہے باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا اور اس

امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

میت کا ایک بھائی یا بہن ہے تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے پس اگر

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ

اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں وصیت کے بعد جو ہو چکی ہو

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

یا قرض کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصان نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ جاننے والا تحمل کرنے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝١٢ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

والا ہے ۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلے

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ

اسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٣ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

اور یہی ہے بڑی کامیابی ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٣ تا ١٤)۔ حقوقِ یتامیٰ، مطلق وراثتی احکامات، قرض اور وصیت کے تمام قوانین کوئی مشاورتی بیان نہیں (کہ مرضی آئے کوئی عمل کرے یا نہیں) بلکہ ماننے والوں کیلئے خدائی انعام واکرام اور نافرمانوں کیلئے سخت ترین (اُخروی) دائمی ذلت آمیز عذاب کا اعلان۔

حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾ ع ١٣

اس کی حدوں سے نکل جائے اسے آگ میں ڈالے گا اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

وَالّٰتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے ان پر اپنوں میں سے چار مرد گواہ لاؤ پھر

أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ

اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں

يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا

موت آجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو دو مرد وہی بدکاری کریں تو

مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ

ان کو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو بے شک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿١٦﴾ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے جو جہالت کی وجہ سے

السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

برے کام کرتے ہیں اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ

اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں

حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح

يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ يَا أَيُّهَا

ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

ایمان والو تمہیں یہ حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو میراث میں لے لو اور ان کو اس واسطے نہ روکے رکھو

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

کہ ان سے کچھ اپنا دیا ہوا مال واپس لے لو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کا ارتکاب کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٥تا١٦)۔ مطلق خواتین وحضرات کے حوالہ سے مخصوص مسائل کے ذکر کے بعد بطور خاص عورتوں کے (فحش ارتکاب جرم پر) تعزیراتی تادیب (جرم کی سزا دینے) کے ابتدائی حکمنامہ کا ذکر۔

(١٧تا١٨)۔ گناہوں سے توبہ کرکے اصلاحی زندگی اپنانے والے خوش نصیب یا خدانخواستہ اپنے جرم پر ڈٹ جانے والے بدنصیبوں کیلئے الگ الگ خدائی جزاوسزا کا ذکر خاص۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا
اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تمہیں ایک چیز پسند
وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ
نہ آئے مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو۔ اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کو بدلنا چاہو
زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ
اور ایک کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم
بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ
کر کے واپس لو گے۔ تم اسے کیونکر لے سکتے ہو جب کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے سے لطف اندوز
بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم
ہو چکا ہے اور وہ عورتیں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔ ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے
مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ
باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے ہو چکا یہ بے حیائی ہے اور غضب کا کام ہے اور برا
ع ٣ ٨ ١٤ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
چلن ہے۔ تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ
اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری
الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ
عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے ان بیویوں کی لڑکیاں
اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
جن سے تمہارا تعلق زن وشو ہو چکا ہے اور اگر تعلق زن وشو نہ ہوا ہو تو تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو تمہاری پشت سے ہیں (یہ سب عورتیں تم پر) حرام ہیں اور دو
الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾
بہنوں کو (ایک نکاح میں) اکٹھا کرنا حرام ہے مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٩)۔ دور جاہلیت میں عورتوں سے اک اور ناروا سلوک وظالمانہ رسم کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے ان کے مخصوص ارتکاب جرم پر استثنائی حکم کا بیان نیز صنف نازک سے عمومی حسن معاشرت کا سلوک رکھنے اور انکی روائتی ایذا رسانی پر صبر کی راہ اپنانے کا ترغیبی بیان۔

(٢٠تا٢١)۔ عورت کو طلاق کی صورت میں اس سے بلاوجہ ادا شدہ مہر واپس لینے کی ممانعت خاص طور پر ناجائز تہمت کے ذریعہ اس سے مال ہتھیا لینے کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے مرد کو گزرے ایام کے حوالہ سے اخلاقی پہلو یاد رکھنے کا تنبیہی بیان۔

(٢٢)۔ دور جاہلیت کے بدترین غیر اخلاقی اور حرام جرم سے روکتے ہوئے سوتیلی ماؤں سے نکاح کی ابدی حرمت نیز اس کھلی بے حیائی کی پرزور مذمت کا ذکر۔

(٢٣)۔ سوتیلی ماں کے حکم کے بعد ایسی تمام قریبی رشتہ دار عورتوں سے حرمتِ نکاح کا ذکر (جنکا ذکر خدائی قانون کے مطابق لسٹ میں تفصیلی ذکر کر دیا گیا ہے)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۴)۔ محرمات کی لسٹ بیان کرنے کے بعد ماسوا عورتوں سے نکاح کی حلت (مشروط احکامات شریعہ کے مطابق) اور غرض حسنہ کا ذکر نیز منکوحہ عورتوں سے مالی حسن سلوک (حق مہر وغیرہ کی ادائیگی) اور باہمی رضا مندی سے کمی بیشی کی اجازت کا بیان۔

(۲۵)۔ آزاد عورتوں سے نکاح کی قدرت نہ رکھنے والوں کے لئے لونڈیوں سے نکاح کر لینے کا ترغیبی مشورہ (الف) اور انکے حقوق (حق مہر وغیرہ) کی احسن طریقے سے ادائیگی کا ذکر۔ (ب)۔ نیز پاکدامنی بذریعہ نکاح حاصل کرتے ہوئے مروجہ خفیہ تعلقات (محبت کے نام پر خواہش پرستی) سے لازمی دور رہنے کا حکم۔ (ج)۔ بعد از نکاح ارتکاب زنا کی صورت میں (لونڈیوں کیلئے) دنیوی سزا کا بیان۔ (د)۔ زنا کے خدشے سے بچنے کیلئے نکاح بہتر ورنہ پاکدامنی اور صبر اختیار کرنا بہتر۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اور خاوند والی عورتیں مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوجائیں یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

اور ان کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے طلب کرو ایسے حال میں

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

کہ نکاح کرنے والے ہو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو پھر ان عورتوں میں سے جسے تم کام میں لائے ہو تو

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

ان کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں دے دو البتہ مہر کے مقرر ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ

باہمی کوئی سمجھوتہ ہوجائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

اس بات کی طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمان عورتیں نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں میں سے

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ

کسی سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور ایماندار بھی ہوں اور اللہ تمہارے ایمانوں کا حال

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

خوب جانتا ہے تم آپس میں ایک ہو لہٰذا ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور دستور کے

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

موافق ان کے مہر دے دو درانحالیکہ نکاح میں آنے والیاں ہوں آزاد شہوت رانیاں کرنے والیاں

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

نہ ہوں اور نہ چھپی یاری کرنے والیاں پھر جب وہ قید نکاح میں آجائیں پھر اگر بے حیائی کا کام کریں تو

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

ان پر آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں پر مقرر کی گئی ہے یہ سہولت اس کیلئے ہے جو کوئی تم میں سے تکلیف

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٥ ع ٤

میں پڑنے سے ڈرے اور صبر کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور
وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر
عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
اپنی رحمت سے متوجہ ہو اور جولوگ اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں
عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ
کہ تم راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کردے کیونکہ
ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے
بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ
مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو
لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ
اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو شخص
ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ
تعدی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ
پر آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا تو ہم تم سے
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا
تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردینگے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔ اور مت
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کیلئے اپنی کمائی سے
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ
حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٦)۔منشاء الٰہی یہی ہے کہ تم لوگ خدائی ہدایات پر سلف صالحین جیسی اتباع کرو نتیجتاً علیم وحکیم ذات کی طرف سے مغفرت کی خوشخبری کا ذکر۔

(٢٧)۔منشاء خداوندی کے آگے سرنگوں ہونے والوں کیلئے رضائے الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے شیطان مزاج لوگوں کی صلحاء کو حق سے دور رکھنے کی ناحق خواہشات کا مذمتی ذکر۔

(٢٨)۔خدائی احکامات میں سہولیات کے باوجود انسان کی نفسانی خواہشات کیطرف جھکاؤ اور کمزوری کا بیان۔

(٢٩)۔خواہشاتی کمزوریوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے انسان کو ناحق ذرائع آمدنی سے لازمی اجتناب کرتے ہوئے حلال طریقہ تجارت کو اپنانے کا ذکر اور دوسروں کو جانی نقصان پہنچانا تو کجا خود اپنے لیے بھی خیر وبھلائی کی مثبت سوچ اپنانے کا بیان۔

(٣٠)۔اتنی واضح ہدایات کے باوجود (جانی یا مالی) ناجائز تصرفات کرنے والے نافرمان ظالم لوگوں کے انجام بد کا بیان۔

(٣١)۔خداخوفی کے جذبہ سے سرشار فرمانبردار لوگوں کیلئے اجتنابِ کبائر کی صورت میں عام لغزشوں پر معافی کی خوشخبری کا ذکر۔

(٣٢)۔جس طرح احکامات الٰہیہ کی اطاعت بے چوں چراں لازم اسی طرح فرق مراتب میں فطرتی تقسیم بھی گویا خدائی منشاء ہے بے جا احساس برتری اور ہوس وحرص سے بچنے کی تاکید البتہ اعمال صالحہ کے اُخروی نتائج میں صنفی تقسیم کا لحاظ کیے بغیر اجر وثواب کے قانون عدل کا ذکر۔

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
فضل مانگو بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اور ہر شخص کے ہم نے وارث
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ
مقرر کردیے ہیں اس مال کے جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ کر مریں اور وہ لوگ جن سے
فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۳۳ ع ۵
تمہارے عہد و پیمان ہوں تو انہیں ان کا حصہ دے دو بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۔
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي
مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت دی ہے اور اس واسطے
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں پھر جو عورتیں نیک ہیں وہ تابعدار ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ
نگرانی میں (انکے حقوق) کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور
وَاهْجُرُوْھُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
سونے میں جدا کر دو اور مارو پھر اگر تمہارا کہا مان جائیں تو ان پر الزام لگانے کے لیے بہانے مت تلاش کرو
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝۳۴ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بے شک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو تو ایک
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَھْلِهَا ۚ اِنْ
منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح
يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝۳۵
کرنا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت کر دے گا بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَـيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰي وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى
رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایوں اور اجنبی ہمسایہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۳)۔ وراثتی حصص خدائی امر ہے اور وہ طے شدہ ہے البتہ مقرر شدہ فرائض سے ہٹ کر وصیت کے ذریعہ (وراثت کے فقط تیسرے حصے کی حد تک) موالاۃ اور بھائی چارے کو نبھانے کی اجازت کا بیان۔

(۳۴)۔ مرد و عورت میں فطری اور تخلیقی تفاوت کو واضح کرتے ہوئے مردوں کو گھریلو حاکم نگران متعین (مع وجہ اور سبب) کرنے کا ذکر۔

(الف)۔ عزت کی محافظ، فرمانبردار اور خیر خواہ عورتوں کی ہر طرح دلجوئی کرنے کا ذکر

(ب) تاہم خاوند کی جائز اطاعت سے انکار کرنے والی عورتوں کیلئے حکمت پر مبنی تین اصلاحی اقدامات (مرحلہ وار) اختیار کرنے کی اجازت (نوٹ: واضح رہے کہ عورت کی اصلاح کا مطلب عورتوں پر بہانے سے ناجائز تشدد نہیں بلکہ ناگزیر حالات میں اصلاحی تنبیہ کیلئے آخری حربے کے طور پر مناسب حد تک مارنے کی اجازت ہے) مگر بعد از اصلاح فضول بہانہ سازی سے عورتوں کو طعنہ زنی یا زیادتی کرنے سے ممانعت کا بیان۔

(۳۵)۔ اصلاحی اقدامات کے باوجود اگر مزاج کی تیزی یا ضد بازی کا عنصر غالب نظر آرہا ہو تو مشترکہ خاندانی نظام صلح کو متحرک کرنے کا (آخری حربہ استعمال کرنے کا) حکم (ممکن ہے اس اصلاحی اقدام سے دونوں میں صلح کی راہ نکل آئے)

(۳۶)۔ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہوئے درجہ بدرجہ قرابت کی صلہ رحمی اور معاشی کمزوریوں کے شکار افراد سے بطور خاص مالی طور پر حسن سلوک کے اہتمام کا تاکیدی ذکر کرتے ہوئے فخر و ریا جیسی ناپسندیدہ ذہنیت سے اجتناب کا حکم۔

اسلام کا نظام تجارت اور اس کے راہنما اصول

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۲۹)

انسانی ضروریات اور حاجات بھی ایک وسیع عنوان ہے۔ جو جتنا پھیلاتے جائیں سمٹنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ تاہم کچھ ضروریات ناگزیر (لازمی) ہوتی ہیں۔ جنکا حصول ہر انسان کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات کا رزق ماتحت الاسباب طے فرمایا ہے رازق وہ خود ہے اسباب کی تلاش ومحنت انسان کو (اور دیگر مخلوقات کو) خود کرنی ہوتی ہے البتہ انسانوں اور جنات کو ایمان واعتقاد سمیت حلال وحرام اور دیگر قوانین الٰہی کا پابند قرار دیا ہے (بقیہ ساری مخلوقات اس سے مستثنیٰ ہیں اور نہ ہی ان پر آخرت میں کوئی باقاعدہ احتسابی قانون لاگو ہوگا) حصولِ رزقِ حلال انسان کی بنیادی اور ناگزیر مجبوری ہے اس کے ذرائع مختلف چلے آرہے ہیں ان میں اہم ترین ذریعہ تجارت (کاروبار) ہے اسلام فقط عبادات اور وظائف کا مجموعہ دین نہیں ہے جامع وکامل نظامِ حیات ودستور العمل ہے دین کے جملہ حقائق ومعارف کے رمز شناس (بلکہ ترجمان) علماء وفقہاء اتنے فارغ الوقت نہیں تھے، انہوں نے زندگی کے شعبۂ حیات پر مسائل کے ہمہ جہتی عنوانات پر اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ لائبریریاں تنگ پڑ جاتی ہیں ان کتابوں میں کوئی عشقیہ شعروشاعری یا ناول نگاری نہیں ہوتی بلکہ حلال وحرام کی نشان دہی ہوتی ہے ان فقہاء کی کتابوں میں سب سے مشکل عنوان (مفہوم کی وضاحت کے اعتبار سے) کتاب البیع (تجارتی نظام) ہے۔ گویا اسلام آپکو زندگی کے کسی شعبہ میں بھی آزاد فکر (آزاد عمل) نہیں چھوڑتا۔ ہر قدم پر آپ کا ہاتھ تھام کر روکتا اور رہنمائی کرتا دکھائی دیتا ہے کہ ایسا کام / کاروبار یا اقدام ناجائز، اور اس طرح جائز ہے ہمارے فکر وعمل میں آزاد خیالی نے ہمیں اتنا بے باک بنا دیا ہے کہ عبادات کی ہمیں ویسے فرصت نہیں اور معاملات اور حقوق العباد کو نظریاتی اور عملی طور پر دین کے عنوان سے خارج سمجھتے ہیں تو راہنمائی کا حصول کب ہماری ضرورت بن سکے گا؟ گستاخی معاف! اسمیں بھی اہل علم کی (علماء، خطباء، واعظین ومشائخ کی اکثریت) اپنے فرضِ منصبی کے ادائیگی میں کسی

قدر لاپرواہی وغفلت کا عمل دخل ہے کہ وہ یا تو واقعات وعام قصوں سے قوم کا دل بہلاتے نظر آتے ہیں یا پھر معرفت کی باریکیاں (اور وہ بھی جاہل عوام کے سامنے) اور گتھیاں سلجھاتے نظر آتے ہیں بنیادی اعتقادات اور حلال حرام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے (جو ان کی بنیادی ذمہ داری ہے) کیلئے ان کے پاس فرصت نہیں خدا کرے اس تن آسانی کوتاہی پر ہماری گرفت نہ ہو (یہ دعا تو کرنی چاہیئے) بہرحال اسلام نے ہر انسان کو اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق صوابدیدی چاہت کے مطابق کاروبار/تجارت (یا دیگر شعبوں میں کام کرنے) کا اختیار دیا ہے اب اس تجارت کو حرام وحلال سے آزاد نہیں بلکہ پابند اصول (شرعی قوانین کے مطابق) بنایا ہے تجارت کے ذریعہ حصول منافع شروع سے حلال قرار دیتے ہوئے اس کے کچھ راہنما اصول وہدایات مرتب کی ہیں جن کو پیش نظر رکھنا لازمی حکم شریعت ہے۔

(1)۔ کاروبار حلال ہو (حرام نہ ہو) سودی کاروبار/بیع باطل فاسد وغیرہ نہ ہو (تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں اہل علم سے رجوع کیا جائے)۔

(2)۔ جو چیزیں حرام (جنکا استعمال شرعاً حرام) ہیں انکا بھی کاروبار نہ کیا جائے خون/مردار جانور/خنزیر کا گوشت/شراب وغیرہ کی خرید وفروخت ناجائز وحرام ہے۔

(3)۔ اس طرح قمار/جوا/سٹہ بازی اور دیگر مبہم ویکطرفہ شرائط والے ایسے کاروبار (تفصیلات کیلئے اہل علم سے رجوع کریں) جن کی موجودہ صورتیں اکثر کاروباری حلقوں میں ناجائز رائج ہیں۔ اسلام خرید وفروخت میں بنیادی شرعی شرائط کی پابندی کرتے ہوئے ہر جائز کاروبار کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ ترغیب دیتا ہے جبری خرید وفروخت، مارکیٹس ریٹ سے ہٹ کر ناجائز منافع خوری، ناجائز ذخیرہ اندوزی، غیر مملوک چیزوں پر ہوائی ہاتھ مارنے (جیسے آجکل لازمی ضروریات زندگی کی سٹاک مارکیٹس میں اکثر غلط و ناجائز صورتیں رائج ہیں۔ جیسے (غیر واضح) اقدامات کی ممانعت کرتا ہے۔ جھوٹ، دجل وفریب، ملاوٹ، کھوٹ، ناپ تول میں کمی

،حرام قرار دیتا ہے خاص طور پر سونے کے کاروبار میں نئے اور پرانے سونے کی خرید وفروخت میں کاٹ، طے شدہ مروجہ اصول وقاعدہ سے ہٹ کر کھوٹ شامل کرنے کو قطعی حرام قرار دیتا ہے۔اور اس کاروبار (سونا چاندی کے لین دین مین) میں نقد کی بجائے ادھار کی بیشی کو اصل ربوا (سود) قرار دیتا ہے (اس کے جائز منافع اور کاروباری صورتوں کی تفصیل کیلئے اہل علم سے لازمی رجوع کیا جائے) کسی بھی کاروبار میں جھوٹ اور دھوکا (دونمبری کرنا) حرام ہے افسوس کہ حرص وہوس کے باعث حلال نفع کو بھی حرام مین بدل دیا جاتا ہے عوام کو سہولیات فراہم کرنے کے بجائے الٹا ان کی زندگی کو اجیرن بناتے ہوئے کاروباری طبقوں کی باہمی مناپلی (ایک غلط ریٹ پر باہمی اتفاق کر لینا) باعث نفرت وقابل مذمت اقدام ہے اسلام اگرچہ آزاد تجارت (کنٹرول ریٹ کے بغیر) کی حمایت کرتا ہے (جسکا مقصد مقابلہ بازی کے رجحان سے چیزوں کو مہنگائی کے بجائے سستا بیچنا ہوتا ہے) مگر جب تاجر پیشہ افراد کے عوام پرستی اشیاء کو ذخیرہ اندوزی یا مناپلی جیسے دیگر اقدامات کے ذریعہ مصنوعی مہنگائی پیدا کرنے کی کوشش پر حکومت وقت کو فوری مداخلت اور کنٹرول ریٹ متعین کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے۔ اور تاجروں کے عوام دشمن اقدامات وناجائز اتحاد کو روکنے کا (سختی سے) حکم دیتا ہے۔ایسے تاجر اللہ پاک کی مخلوق کو ناجائز تنگ کرنے کے عنداللہ مجرم ہوتے ہیں اور تجارت کے حلال کاروبار پر بدنما داغ کہلاتے ہیں۔اسلام نے کاروبار میں امانت ودیانت، معاملات میں شفافیت اور سچائی کو فروغ دیا ہے۔ بددیانتی اور خیانت کو قابل مؤاخذہ ٹھہرایا ہے۔صادق اور امین تاجروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا سچے امانت دار تاجر کو (اعزازی طور) انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یاد رکھیئے تجارت کے حوالہ سے اسلام میں بہت وسعت ہے۔آج تجارت کی جتنی اہم اقسام متعارف ورائج ہیں ان کا بنیادی نظریہ اسلام کا ہی وضع کردہ ہے۔ مثلاً مضاربت، کاروباری شراکت (کمپنیاں) کی اقسام سمیت جملہ راہنمائی وہدایات جدید دنیا نے اسلام ہی سے چرائی ہیں۔اور عملدرآمد کر کے دنیا کی معیشت پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔اور ہم نے اپنی مسلمان قوم کو تجارت

ومعیشت کی ایسی پستی کی طرف دھکیلنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے کہ خود بھی دنیا داروں کے دیئے ہوئے عطیات پر انحصار کرتے ہوئے آگے نہ بڑھ سکے اور بحیثیت مجموعی مسلمان اقوام کو بھی اسلامی نظام تجارت کے راہنما اصولوں سے آگاہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا کی کل تجارت ومعیشت سودی نظام کے اژدھا کی لپیٹ میں جکڑی جا چکی اور مصلحین (واعظین، خطباء) قوم کو زیادہ تر واقعاتی قصوں سے لولی پاپ دیتے ہوئے اپنی فیسیں (تقریروں کے معاوضے) کھرے کرنے میں مصروف رہتے ہیں حلال وحرام کا امتیاز وفرق واضح کرنا ہمارے کسی وعظ وبیان کا سرے سے حصہ نہیں بنتا افسوس۔ واضح رہے کہ علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمان قوم کو اسلام کے تمام تر شعبۂ حیات سے وابستہ احکامات دین لوگوں کے سامنے اظہار وبیان میں لازمی حصہ بناتے ہوئے آگاہ کرتے رہیں۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو

اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ

بے شک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ۔ جو لوگ

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے انہیں اپنے فضل سے جو

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جو لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا

اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور جس کا شیطان ساتھی ہوا تو وہ بہت برا

فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ساتھی ہے ۔ اور اگر یہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لے آتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِــيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ

میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں خوب جانتا ہے ۔ بے شک اللہ

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْھَا وَيُؤْتِ

کسی کا ایک ذرہ برابر بھی حق نہیں رکھتا اور اگر نیکی ہو تو اس کو دُگنا کر دیتا ہے اور اپنے ہاں

مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ

سے بڑا ثواب دیتا ہے ۔ پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے گواہ بلائیں گے

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

اور تمہیں ان پر گواہ کر کے لائیں گے ۔ جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور رسول کی نافرمانی

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

کی تھی وہ اس دن آرزو کریں گے کہ زمین کے برابر ہو جائیں اور اللہ سے

وقف النبي عليه السلام

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۷)۔ خود کنجوسی میں مبتلا افراد کے دوسروں کو قولاً و فعلاً بخل کی ترغیب دینے اور خدائی فضل وعطا کے کتمان (چھپانے) کی غلط ذہنیت کے باعث اُن پر ذلت آمیز عذاب کا تہدیدی بیان۔

(۳۸)۔ اعتقادی کفر اور بدعملی کے شکار شیطان مزاج لوگوں کی سخت ترین مذمت۔

(۳۹)۔ کفر (نفاق) کی بجائے ایمان لانے اور انفاق فی سبیل اللہ کی نصیحت کا بیان۔

(۴۰)۔ ذرہ برابر ظلم سے بعید تر ذاتِ کریم کی طرف سے ادنیٰ نیکی کا بھی صلہ دینے بلکہ کئی گنا (بے حد) اضافی احسانات کے عطا کرنے کا انعامی بیان۔

(۴۱)۔ ہٹ دھرم کفار کے لیئے روزِ جزا کے واقعاتی کیفیتِ احوال کی تنبیہی یاد دہانی (ہر نبی کی اپنی امت کے متعلق شکایاتی گواہی اور خاتم الانبیاء ﷺ کی حتمی گواہی کا بطور خاص ذکر)

(۴۲)۔ روزِ محشر انجام کار ہلاکت و بربادی کے مشاہدہ پر اہل کفر کی لاحاصل بے جا تمنا اور اظہار حسرت کا افسوسناک ذکر۔

اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝۴۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ ع

کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔ اے ایمان والو جس وقت کہ تم نشہ میں ہو نماز کے نزدیک

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھ سکو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنبی ہونے کی حالت میں مگر راستہ گزرتے ہوئے

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

یہاں تک کہ غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی شخص تم میں سے

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

رفع حاجت کر کے آئے یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تمہیں پانی نہ ملے تو

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ

پاک مٹی سے کام لو اور اسے اپنے مونہوں پر اور ہاتھوں پر ملو

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝۴۳ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کچھ حصہ کتاب سے ملا ہے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی

السَّبِيْلَ ۝۴۴ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ

راستہ گم کردو۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور تمہاری حمایت اور

كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝۴۵ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

مدد کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں بعض ایسے ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ

پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سن نہ سنایا جائے تو

مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ

اور کہتے ہیں راعنا اپنی زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور اگر

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور سن تو اور ہم پر نظر کر تو ان کے حق میں بہتر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۳)۔خدا اور رسول کے باغی و نافرمان طبقات کے اُخروی اندوہناک انجام کا ذکر کرنے کے بعد اہل ایمان کیلئے اطاعت پر مبنی مختلف (نسبتاً تفصیلی) احکاماتی ہدایت نامہ کا ذکر خاص

(۴۴)۔(اہل ایمان کو اطاعاتی حکمنامہ کے بعد اہل کتاب کے روحانی امراض اور مختلف عاداتِ قبیحہ کا مذمتی ذکر) یہود کے کتمانِ علمِ حق، گمراہی کی سوداگری اور عزائم کا ذکر۔

(۴۵)۔اہل ایمان کیلئے کفار کے عداوتی شر سے بچنے کیلئے خدائی نُصرت وحمایت کے غیبی وعدہ کا ذکر۔

(۴۶)۔اہل کتاب کی تحریفی خباثت و لفظی ہیرا پھیری اور دینِ حق پر نکتہ چینی کے باعث خدائی لعنت کا مذمتی بیان۔

لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور درست ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب سے اللہ نے ان پر لعنت کی سو ان میں سے بہت

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
کم لوگ ایمان لائیں گے۔ اے کتاب والو اُس پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا ہے اُس کتاب کی تصدیق

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ
کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہروں کو مٹا دیں پھر انہیں پیٹھ کی طرف اُلٹ دیں

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾
یا ان پر لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم تو نافذ ہو کر ہی رہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے

يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ
چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑا ہی گناہ کیا۔ کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ
ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی کا دم بھرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کرتا ہے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ
ان پر تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ دیکھو یہ لوگ اللہ پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں

٧ ع٨ ٤ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
یہی ایک صریح گناہ کافی ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
دیا گیا وہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور کافروں سے یہ کہتے ہیں

كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰۗىِٕكَ
کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی وہ لوگ

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾
ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تو اس کا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۷)۔ اہلِ کتاب کو اپنی خبیث خصلتوں سے باز آتے ہوئے قرآنی احکامات (جو کتبِ سابقہ کا مُصدّق ہے) پر ایمان لانے کا حکم بصورت دیگر اصحاب سبت کیطرح عبرتناک حشر کیلئے تیار رہنے کی سخت ترین وعید (عذاب کی تنبیہ)۔

(۴۸)۔ شرک جیسے بدترین کفر کو چھوڑ کر بقیہ معمولی جرائم کی (مشیتِ الٰہیہ سے) معافی کی خوشخبری کا ذکر (تاہم شرک کو خدا پر جھوٹ گھڑنے جیسے گھناؤنے جرم کے باعث ناقابل معافی قرار دے دیا ہے)

(۴۹)۔ تمام تر اعتقادی اور عملی خباثتوں کے باوجود اہل کتاب کیلئے اپنے حوالہ سے تزکیۂ نفس کی بے جا خوش فہمی کی طنزیہ مذمت کرتے ہوئے درحقیقت اللہ پاک کے ہی مزکّی ہونے (امراض روحانیہ سے پاک کرنے والا) کا بیان۔

(۵۰)۔ اہل کتاب کے افتراء علی اللہ (خدا پاک پر جھوٹ گھڑنے کی جسارت) کا تعجب خیز سوالیہ طرز سے پرزور مذمت کا ذکر۔

(۵۱تا۵۲)۔ اہل کتاب کا اہل ایمان سے (انتہائی حسد و بغض کے باعث) مقابلہ کرنے کی غرض سے مشرکین سے ایمانی قرابت کے اظہار کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے انکے اس غیر نظریاتی اقدام پر خدائی لعنت و پھٹکار کا بیان۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

کیا سلطنت میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے پھر تو یہ لوگوں کا ایک تل بھر بھی نہیں دیں گے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

یا لوگوں پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے ہم نے

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ان کو ہم نے بڑی بادشاہی دی۔

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

پھر ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے ہٹ گیا اور دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ

سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا

کافی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انہیں ہم آگ میں ڈال دیں گے جس وقت

نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ

ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ عذاب چکھتے رہیں

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے

أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

ہوں گے ان کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو

بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ

تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۳)۔ یہود کا اپنے حوالے سے جنت کے وارث ہونے جیسے زعم باطل کی پرزور تردید اور انکے بخیلانہ ذہنیت کا لطیف طرز سے تعریضانہ (مذمتی طرز سے) ذکر۔

(۵۴)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام پر خدائی فضل وکرم کے باعث بغض وحسد کی آگ میں جلنے والے اہل کتاب کو آل ابراہیم پر خدائی انعامات واحسانات کی یاددہانی کراتے ہوئے اصلاحی تنبیہ کا ذکر (کہ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آل ابراہیم ہی کے گوہر نایاب ہیں انسے بغض و حسد کی کیا وجہ؟

(۵۵)۔ قرآن پر ایمان نہ لانے والے بدطینت لوگوں کیلئے پھر بھڑکتی آگ کا عذاب ہی بہتر ہونے کا طنزیہ ذکر

(۵۶تا۵۷)۔ کفار کیلئے ابدی سزا اور غیر معمولی طرز اظہار سے سخت ترین عذاب جہنم کے ہولناک منظر کا ذکر کرتے ہوئے اہل ایمان کیلئے (انکے برعکس) غیر معمولی اعزاز و انعام اور اکرام خاص کا احسانی بیان۔

(۵۸)۔ اہل کتاب کی روایتی بددیانتی اور رشوت خوری کی خبیث عادات کے برعکس اہل ایمان کو دائمی طور پر ادائے امانت اور عدل کے موافق احکاماتی عملدرآمد کیلئے سمیع و بصیر ذات کیطرف سے پرزور تاکیدی اور بہترین نصیحت کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۵۹)۔ عمومی عدل وانصاف کے عمل درآمد کے ضمن میں بطور خاص اللہ ورسولؐ کی مطلق اطاعت جبکہ اولی الامر (قابل اطاعت حاکمان وقت) کی تقلیدی (اللہ ورسول کے حکم کے مطابق جو بھی فیصلے لاگو کریں) اطاعت کا ذکر خاص۔

بصورت باہمی تنازعات اہل ایمان کیلئے حتمی راہ اسکے رسول کی شریعت مطہرہ کی ہی مطلق اطاعت ہے۔

(۶۰)۔ تنازعات میں رشوت خوری کے پس منظر میں حق کی بجائے ناحق تحکیم کی (فیصلہ کرنے) قدیمی روش کی مذمت کرتے ہوئے ترک کرنے کا تاکیدی بیان۔

(۶۱)۔ اہل کتاب کے دوغلے پن اور بے جا چالاکیوں کا مذمتی ذکر۔

(۶۲)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے برحق فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے متبادل فیصلے کی تلاش میں سرگرداں منافقین کو پیش آنے والے غیر متوقع نتیجہ پر انکی مذموم سرگرمیوں اور ردعمل کا طنزیہ ذکر۔

(۶۳)۔ حقیقی صورت حال سے باخبر ذات کریم کی جانب سے خاتم الانبیاء ﷺ کو اہل کتاب کے منافقانہ و تخریبی رویوں سے درگزر اور اعراض کی پالیسی اپنانے نیز انکو برابر وعظ ونصیحت کرتے رہنے کا ذکر۔

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ

اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر آپس میں کسی چیز

شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیرو اگر تم اللہ پر اور

ع وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو یہی بات اچھی اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔ کیا تم نے ان

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس چیز پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں جو تجھ پر نازل کی گئی ہے اور جو چیز تم سے

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا

پہلے نازل کی گئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ شیطان سے کرائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا

اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾

ہے کہ اسے نہ مانیں اور شیطان تو چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور جا ڈالے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ

سے لائی ہوئی مصیبت ان پر آتی ہے پھر تیرے پاس آ کر خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم کو تو

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

سوائے بھلائی اور باہمی موافقت کے اور کوئی غرض نہ تھی ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

جو ان کے دلوں میں ہے تو ان سے منہ پھیر لے اور انہیں نصیحت کر اور ان سے ایسی بات کہو جو ان کے

قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

دلوں میں اتر جائے۔ اور ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اللہ کے حکم سے

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا ٱللَّهَ
اس کی تابعداری کی جائے اور جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے
وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا
اور رسول بھی ان کی معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً یہ اللہ کو بخشنے والا رحم والا پاتے۔ سو تیرے
وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
رب کی قسم ہے یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے اختلافات میں تجھے منصف
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
نہ مان لیں پھر تیرے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول
تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ ٱقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ
کریں۔ اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کردو یا اپنے
ٱخْرُجُوا مِن دِيَٰرِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ
گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم آدمی اس پر عمل کرتے اور اگر یہ لوگ کریں
فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾
جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور دین میں زیادہ ثابت رکھنے والا ہوتا۔
وَإِذًا لَّءَاتَيْنَٰهُم مِّن لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَٰهُمْ صِرَٰطًا
اور اس وقت البتہ ہم انکو اپنے ہاں سے بڑا ثواب دیتے۔ اور البتہ انہیں سیدھا راستہ
مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ
دکھاتے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہو تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے
أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّۦنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ
جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبی اور صدیق اور شہید اور
وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ
صالح ہیں اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے احسان ہے
ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ ع ١١
اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔ اے ایمان والو اپنے ہتھیار لے لو پھر جدا جدا فوج

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٤)۔انبیاء کی بعثت مقدسہ کا مقصد انکی بے چوں چراں اطاعت ہوتی ہے وقوع جرم کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں استغفار کی درخواست سے امید مغفرت ہونے کا اظہار خاص (مگر افسوس کہ ان منافقوں نے یہ موقع ضائع کر دیا جو کہ نہیں کرنا چاہیے تھا)

(٦٥)۔امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (اور آپ کے پاکیزہ نظام شریعت) کے مطلق اطاعت کا (بلا چوں چرا قلبی رضا مندی سے) قبول ایمان کے لیئے شرطیہ معیار ہونے کا تاکیدی قسم سے بیان (آدھا تیتر آدھا بٹیر کا فلسفہ ہرگز قبول نہیں)

(٦٦)۔دور سابق میں نفس پر گراں بعض غیر معمولی احکامات کی اتباع کی یاد دہانی کراتے ہوئے اب بھی احکامات کو اسی جذبۂ اطاعت سے اپنانے کا ترغیبی مشورہ

(٦٧، ٦٨)۔ساتھ ہی اکثریت کے عدم اطاعت کا شکوہ کرتے ہوئے فرمانبرداروں کو اجر عظیم دینے اور صراط مستقیم جیسی نعمتِ عظمیٰ عطا کرنے کے انعام خاص کا ذکر

(٦٩ تا ٧٠)۔اللہ پاک اور اس کے رسول برحق کی مطلق اطاعت کرنے والوں کیلیے غیر معمولی مقام و منزلت کا (غیر معمولی ہستیوں کی معیت صالحہ کے ضمن میں) احسانی طرز خاص سے بیان۔

احکامِ دین کا عملی اور قانونی نفاذ

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)

ہمارے مسلمانوں میں جو عملی غفلت رستی اور کوتاہی ہو رہی ہے وہ تو سب کے مشاہدے میں ہے مگر المیہ یہ ہے کہ دینی معلومات میں انتہائی جہالت کے باعث ہم نظریاتی طور پر بھی گمراہ فکری کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ گو مسلمانوں کی اکثریت کو اگر دینی اعتقادات و فرائض کا کچھ شعور ہے مگر معاملات، اخلاقیات، تجارت، لین دین اور دیگر حقوق العباد کے حوالہ سے تعلیمات اسلام سے اکثر بالکل ناواقف ہیں۔ دوسری طرف منبر و محراب سے وابستہ دین کے ترجمان علماء، واعظین، مشائخ نے عوام میں دین کا تعارف اس قدر مختصر کر رکھا ہے کہ ہماری اکثریت کو معلومات کی حد تک فقط فرائض اور چند وظائف و تسبیحات سے آگاہی ہے باقی دین کا اللہ حافظ ہے۔ حالانکہ خاتم النبیین ﷺ نے اور بعد میں خلفائے راشدینؓ و صحابہ کرامؓ نے اقتدار و حکومت کے ذریعہ (قوتِ نافذہ استعمال کرتے ہوئے) جملہ احکامات کو عملاً نافذ فرمایا کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ کسی خدائی حکم سے ادنیٰ درجہ کی سرکشی یا انکار کی جرأت کرتا، خدا اور رسول ﷺ کے جملہ احکامات قوانین شریعت (قوانینِ اسلام/دین) کہلاتے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج کی طرح دیگر نظامِ زندگی سے وابستہ ہدایاتِ حق بھی شرعی حقائق کی درجہ بدرجہ اہمیت رکھتی ہیں مگر ہماری کم فہمی ہے کہ ہم اس حوالہ سے بہت حد تک جہالت کے روادار ہیں اور دینی حقائق میں جہالت و بے خبری قابلِ مواخذہ ہے۔ ایک کلمہ گو مسلمان کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ دین کے سارے احکامات برحق ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے بیان و نافذ کردہ جملہ قوانین (شریعت) واجب الاطاعت ہیں۔ کسی ایک کا نظریاتی انکار گمراہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ قرآنی احکام و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے اس کی اہمیت و نظریاتی حقیقت کے دوٹوک اظہار کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ترجمہ: ”قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ کبھی مؤمن نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے اختلافات میں آپ کو منصف نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول کر لیں“ (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)۔ شانِ نزول کے خصوصی پسِ منظر کے باوجود اس کا حکم اور قانون عام ہے جو سب مسلمانوں پر تا قیامت لاگو ہے۔ فکر و عمل ہر دو لحاظ سے قانون شریعت کو واجب التسلیم سمجھنا ایمانی تقاضہ ہے اس سے انحراف و انکار کم از کم ایک مسلمان نہیں کرتا لیکن ہماری عملی صورت بہت کمزور ہے اول تو معاملات رتجارت رلین دین کو دینی تقاضوں کے مطابق عمل میں لایا ہی نہیں جاتا بلکہ فکری غلطی یہ بھی ہے کہ عوام کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ معاملات اور لین دین سے اسلام یا مذہب کا کیا تعلق؟ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر تحکیم رپنچایت میں کوئی دینی حوالہ سے کہے کہ اسلام میں اس طرح لین دین ریا معاملہ کرنا غلط ہے تو ایک کلمہ گو مسلمان بڑی بے باکی سے کہہ جاتا ہے (معاذ اللہ) کہ آپ معاشرتی رواج کے مطابق فیصلہ دیں (نعوذ باللہ) دین کو درمیان میں مت لائیں۔ استغفر اللہ یہی وہ نظریاتی وفکری بگاڑ ہے جس کے سبب مسلمان نہ صرف آج نوے فیصد دینی معلومات و حقائق سے بے خبر اور جاہل ہے۔ بلکہ عملاً خلافِ شریعت رواج پر عمل پیرا ہے جو سخت قابل مواخذہ امر ہے۔

اسلام ایک جامع نظامِ حیات و دستور العمل ہے جو ہمارے لیئے قدم قدم راہنما اصول فقط مشورے کی حد تک نہیں بلکہ نفاذِ قانون کا حکم دیتا ہے خلافِ شریعت فیصلوں پر سخت الفاظ میں وعید سناتا ہے، ترجمہ: ”اور جو کوئی اسکے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا ہے سو وہی لوگ نافرمان ہیں“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۵، ۴۷)۔ قرآن پاک کو بطور نفاذِ قانون کے حوالہ سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ،ترجمہ: ”تحقیق نازل کی ہم نے آپ کی طرف کتابِ حق سچ کے ساتھ تا کہ فیصلہ کریں آپ لوگوں کے درمیان اُس سے جو کچھ سمجھا دیا اللہ نے آپ کو“ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)۔

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝۷۱ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ
ہو کر نکلو یا سب اکٹھے ہو کر نکلو۔ اور بے شک تم میں بعض ایسا بھی ہے جو لڑائی سے جی چراتا ہے

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ
پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝۷۲ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو تو اس طرح

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ
کہنے لگتا ہے کہ گویا تمہارے اور اس کے درمیان دوستی کا کوئی تعلق ہی نہیں کہ کاش میں

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۳ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا۔ سو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں وہ لوگ لڑئیں

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچتے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۷۴ وَ
پھر مارا جائے یا غالب رہے تو اسے ہم بڑا ثواب دیں گے۔ اور

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
کی خاطر نہ لڑو جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚۙ
جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی حمایتی کر دے

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝۷۵ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی مددگار بنا دے۔ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۱)۔ اہل ایمان کیلئے اطاعتِ خداوندی بہر حال ضروری ہے خواہ وہ حکم نفس پر کتنا ہی گراں ہو۔ بنیادی حکمتِ عملی میں اپنے آپکو دفاعی ہتھیاروں سے مسلح رکھتے ہوئے تدبیری مشاورت سے انفرادی یا اجتماعی طور پر (سہولت کے مطابق) اہل باطل کے خلاف آگے بڑھنے کا ذکر۔

(۷۲ تا ۷۳)۔ مسلمانوں کے روپ میں گھسے ہوئے منافقین کے جہادی مصائب (ظاہری ہزیمت) جبکہ رحمتِ الٰہی سے فتح و نصرت پر دو متضاد رویوں اور منافقانہ تبصروں کا مذمتی ذکر۔

(۷۴)۔ منافقین کے مقابلہ میں اہل حق کو ہر حال میں راہِ حق میں نتائج کی پرواہ کیئے بغیر جان لڑا دینے کا ترغیبی ذکر کرتے ہوئے اُن کیلئے اجر عظیم عطا کرنے کا احسانی بیان۔

(۷۵)۔ اہل حق کی غیرۃِ ایمانی کو مزید جوشِ عزیمت دلاتے ہوئے کمزور محل وقوع میں رہنے والے مظلوم مسلمانوں کی فریاد اور طلب نصرت پر (زبانی جمع خرچ کی بجائے) عملی نصرت و مدد کے اقدام کی تنبیہی ترغیب کا زوردار بیان۔

(۷۶)۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی میں اہل ایمان کو شیطانی سرپرستوں اور حمائیتوں کی جارحیت اور سازشوں کا خوب مقابلہ کرنے کی تاکید اور اہل باطل کی تمام تر قوت کے باوجود بالآخر انکی نظریاتی اور ظاہری شکست کے متعلق تسلی آمیز اظہار۔

فَقَاتِلُوٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع ٧

سوتم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو بے شک شیطان کا فریب کمزور ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا اس وقت اُن میں سے ایک جماعت لوگوں

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

سے ایسا ڈرنے لگی جیسا اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ ڈر اور کہنے لگے اے رب ہمارے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ

تو نے ہم پر لڑنا کیوں فرض کیا کیوں نہ ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دی

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَ

ان سے کہہ دو دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

اور ایک تاگے برابر بھی تم سے بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں آہی پکڑے گی

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو اور اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

کہہ دے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ان کی

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ

سمجھ میں نہیں آتی۔ تجھے جو بھلائی بھی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ

تجھے برائی پہنچے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے ہم نے تجھے لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۷)۔ مکی دور میں ظلم و ستم کے مقابلہ کیلئے اجازت مانگنے والے بعض مسلمانوں پر مدنی دور میں قتال و جہاد کے حکم پر (کمزوری طبع یا کمزوری ایمان کی وجہ سے) تحفظات کے اظہار کا سخت نوٹس لیتے ہوئے طنزیہ تنبیہ سے اصلاح کا ذکر اور متاع دنیا پر اخروی زندگی کو ترجیح دینے کا زور دار بیان

(۷۸)۔ کب تک جینے کی تمنا کرو گے؟ موت سے فرار ناممکن، قضا و قدر کے فیصلوں کا مضبوط ترین قلعوں میں بھی نافذ ہو جانے کا تاکیدی و اصلاحی بیان۔ (الف) منافقین کی ذہنی ساخت کا ماتم کرنا مناسب ہے) کہ میدان جہاد میں فتح پر متضاد طرز کا تجزیہ (ب) جبکہ اہل حق کی ظاہری اور وقتی ہزیمت پر منافقین کے منفی تبصروں پر گرفت کرتے ہوئے اصلاح عقیدہ پر زور اور انکی کم فہمی و کج روی پر تنقیدی تعجب کا اظہار

(۷۹)۔ اصلاحی عقیدہ کے مزید ادبی پہلو کا حُسنِ اظہار۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ

اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اور کہتے ہیں قبول کیا

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ

پھر جب تیرے ہاں سے باہر گئے تو ان میں سے ایک گروہ رات کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف مشورہ کرتا ہے

تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

اور اللہ لکھتا ہے جو وہ مشورے کرتے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کر اور اللہ پر بھروسہ کر

اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ

اور اللہ کارساز کافی ہے۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

قرآن سوائے اللہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے۔ اور جب ان کے

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

پاس کوئی خبر امن یا ڈر کی پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسے رسول کی طرف

وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ

اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تو اس کی تحقیق کرتے جو ان میں تحقیق

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

کرنے والے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو البتہ تم شیطان کے پیچھے ہو لیتے سوائے

قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

چند لوگوں کے۔ سو تو اللہ کی راہ میں لڑ تو سوائے اپنی جان کے کسی کا ذمہ دار نہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ

اور مسلمانوں کو تاکید کر قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی بند کر دے اور اللہ لڑائی

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

میں بہت ہی سخت ہے اور سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ جو کوئی اچھی بات میں سفارش کرے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٠)۔ اطاعت خاتم الانبیاءؑ کو اطاعت الٰہی قرار دینے کا دو ٹوک اعلان۔

(٨١)۔ منافقین کی نفاق سے لبریز ایک اور خصلتِ خبیثہ کا مذمتی بیان (اُخروی گرفت کے حوالے سے ان کیخلاف ایف آئی آر (استغاثہ) تحریر کرنیکا اعلان کرتے ہوئے فی الحال اعراض اور توکل علی اللہ پر ہی اکتفا کرنے کا ذکر

(٨٢)۔ کفر و نفاق جیسی مرض کے خاتمہ کا بہترین ذریعہ قرآن میں غور و فکر کر کے خدائی صداقتوں کو قبول کرنا ہے، اہل کفر و نفاق کو مطالعہ کے دوران قرآنی حقائق میں عدم اختلاف (صداقت سے لبریز اور حقائق میں اختلاف سے پاک کلام) کے مرکزی نکتہ پر بھرپور توجہ دینے کا ذکر۔

(٨٣)۔ حاسدانہ مزاج کے مجسمہ اہلِ نفاق کی سازشی ذہنیت کی مذمت کے ضمن میں انکو مثبت اور درست راہ اپنانے کا ترغیبی مشورہ (الف) شاطر دماغ لوگوں کی خطرناک سازشوں سے بچاؤ اور حفاظت بفضل خدا ہی ممکن ہونے کا احسانی ذکر۔

(٨٤)۔ ہر مومن خدائی احکام کا الگ الگ پابند ہے حتیٰ کہ امام الانبیاء ﷺ بھی۔ پس دوسروں کی بجائے اپنے آپ کو قتال فی سبیل اللہ میں ہمہ وقت تیار رکھتے ہوئے اوروں کو بھی ترغیب دینے کا عمل جاری رکھیں۔

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

اسے بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی بری بات میں سفارش کرے اس میں سے ایک بوجھ

مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا

اس پر بھی ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم

بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ النصف

اس سے بہتر دعا دو یا جواب میں ویسی ہی کہو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

اللہ وہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں بے شک قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ ع ١١/٨

اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

معاملہ میں دو گروہ ہو رہے ہو اور اللہ نے انکے اعمال کے سبب سے انہیں الٹ دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے گمراہ

اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا

کیا ہو اسے راہ پر لاؤ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے ہرگز کوئی راہ نہیں پائے گا۔ وہ تو چاہتے ہیں

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

کہ جیسے وہ کافر ہوئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم سب برابر ہو جاؤ لہذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ

اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰي يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آجائیں پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں پاؤ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ

انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار

لَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

نہ بناؤ۔ البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

معاہدہ ہو یا وہ جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں نہ تم سے لڑتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۵)۔ جہاد کے خدائی حکم میں شرکت کی ترغیب اور ہر خیر و بھلائی کے عمل کی سفارش پر عنداللہ اجر اور برائی کی معاونت پر اخروی گرفت کا تنبیہی ذکر۔

(۸۶)۔ سلام کا احسن جواب بھی کیا خوب شفاعت ہے کوئی سلام کہے تو بہتر کلمات سے جواب سلام کا ترغیبی بیان۔

(۸۷)۔ عقیدۂ توحید کا تاکیدی ذکر کرتے ہوئے روز محشر سب کی اجتماعی پیشی اور کلام الٰہی کے برحق و صادق ہونے کا یقین۔

(۸۸)۔ اعتقادی منافقین کے متعلق اہل ایمان کو متفقہ رائے اپنانے کی تنبیہ کرتے ہوئے ان کے باطنی احوال کے سببِ ہدایت کی راہیں مسدود (بند) ہو جانے کا بیان۔

(۸۹)۔ دین دشمن لوگوں کے خبث باطن اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے عملی ثبوت (دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت) کے بغیر ان کے ایمان قبول نہ کرنے کا بیان۔

(الف) اگر وہ اسلام کے نظام امن و آشتی سے انکار کریں تو ایسے دہشت گردوں کی طبیعت سیدھی کرنے کیلئے بلا رعایت پوری قوت سے آپریشن کرنے کا حکم۔

قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

اور نہ اپنی قوم سے اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے لڑتے

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

سو اگر وہ تم سے یکسو رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝٩٠ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

تمہیں ان پر کوئی راہ نہیں دی۔ ایک اور قسم کے منافق تم دیکھو گے جو چاہتے ہیں تم سے بھی

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی جب کبھی وہ فساد کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اس میں کود

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

پڑتے ہیں پھر اگر وہ تم سے یکسو نہ رہیں اور تمہارے آگے صلح پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

تو انہیں جہاں پاؤ پکڑو اور مار ڈالو اور ان پر ہاتھ اٹھانے کے لیئے ہم نے تمہیں کھلی

ع عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝٩١ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

حجت دے دی ہے۔ اور مسلمان کا یہ کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر

خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

غلطی سے اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل کرے تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

وارثوں کو خون بہا دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا

لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ

جس سے تمہاری دشمنی ہے تو ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ مقتول مسلمان

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

کسی ایسی قوم میں سے تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ

ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٠)۔ پہلے سے معاہدہ شدہ قوم یا اب جنگ سے تنگ لوگوں سے متعلق بعض شرائط کے ساتھ معاہدۂ امن قبول کرنے کی ترمیمی پالیسی کا بیان۔

(٩١)۔ منافقین کے بعض موقع پرستوں کے ساتھ ان کے اپنے وقتی مفاد کے حصول کیلئے کیے گئے امن معاہدوں پر پوری نظر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ان کی طرف سے خلاف ورزی کی صورت میں سخت (ایکشن لینے) ردِّ عمل کا بیان۔

(٩٢)۔ منافقین سے جہادی معاملات کے بعد مسلمانوں کے مابین غلط فہمی سے قتل خطاء جیسے جرم سرزد ہونے پر (بعض صورتوں سمیت) خدائی احکامات وہدایات کا قدرے تفصیل سے ذکر۔

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ

اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔ اے ایمان والو جب اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

میں سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم پر سلام کہے اس کو مت کہو کہ تو

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

مسلمان نہیں تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں

كَثِيْرَةٌ ۚ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۚ اِنَّ

تم بھی تو اس سے پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا لہٰذا تحقیق سے کام لیا کرو

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

بے شک اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

دونوں برابر نہیں ہیں اللہ نے بیٹھنے والوں پر جان و مال سے جہاد کرنے

اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۗ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۗ وَ

والوں کا درجہ بڑھا دیا ہے اگرچہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ

اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں زیادہ کیا ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ع ١٣ ١٠

سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٣)۔ قتل خطاء کا حکم بیان کرنے کے بعد خدانخواستہ کسی مؤمن کو دانستہ قتل (قتل عمد) کرنے جیسے سنگین جرم سرزد ہو جائے تو اس پر خدا پاک کی طرف سے انتہائی سخت غم وغصہ اور ناراضگی نیز رد عمل کے طور پر دنیوی واخروی غیر معمولی جزا وسزا کا غضب ناک بیان۔

(٩٤)۔ دوران جہاد مسلمان لشکر کو کسی جگہ علاماتِ دین کے مشاہدہ پر قتال سے ہاتھ روک لینے کا تاکیدی حکم کرتے ہوئے کسی کے اسلامی اظہارِ تعلق کو بلاوجہ رد کرنے پر سخت برہمی اور تنبیہی ردعمل کا بیان۔

(٩٥ تا ٩٦)۔ احکاماتی بیانِ تسلسل میں فضیلت ومقبولیتِ عملِ جہاد کے حوالہ سے مجاہدین اسلام کا عنداللہ مقام ومرتبہ کا ترغیبی اظہار اور ہر مخلص دینی کارکن کیلئے درجہ بدرجہ اکرام واعزاز کے خدائی وعدے کا ذکر۔

عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اسلوب خاص

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں طبائع ومزاج کا فرق رکھا ہے۔ بعض طبائع ومزاجوں میں بزدلی و کمزوری، حالات سے جلد گھبرا جانا فوری شکستہ دلی اور کسی میں چھوٹی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر سکنے کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بعض لوگ بہادر مزاج سخت سے سخت حالات کو بھی عام طرح سے لینا (دیکھنا) اور مضبوط اعصاب کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ جیسے رنگ ونسل کا فرق ہوتا ہے ایسے ہی طبائع ومزاج کا بھی۔ یہ ایک انہونی حقیقت یا تعجب خیز امر نہیں ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں اگر چھے بچے ہیں تو اکثر ہر ایک کا مزاج اور رویہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے (گویا مزاج اور طبیعت کوئی قیاسی حقیقت نہیں) الغرض امور دین ودنیا میں مصروف لوگوں کی سرگرمیوں / جدوجہد میں طبعی اور مزاجی فرق کے اثرات واضح دیکھے جاسکتے ہیں۔ بعض اوقات ایک باہمت انسان ایک پورے (بڑے) ادارے کا کامیابی سے کنٹرول ونظام چلا رہا ہوتا ہے تو ایک شخص سے فقط اپنی نجی ڈیوٹی ہی نہیں سنبھالی جاتی کتنے سارے لوگ اداروں سے اپنی نااہلی / غفلت وسستی کے باعث اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کئی افراد اپنی اولوالعزمی اور بہتر صلاحیتوں کی بنیاد پر ترقی کی ساری منزلیں طے کر جاتے ہیں۔ دینی تحریکات اور جدوجہد میں بھی صلاحیتوں کے لحاظ سے یہی فرق نمایاں ہوتا ہے کہ بعض لوگ انتہائی باہمت اولوالعزم مستقل مزاج اور ثابت قدم واقع ہوتے ہیں۔ سخت سے سخت حالات کا سامنا خوش اسلوبی سے کر جاتے ہیں اور بعض سے اپنی ذات اور گھر تک سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ کچھ چیزیں ابتداء ہی سے خداداد صلاحیتیں سمجھی جاسکتی ہیں اور بعض چیزوں کا تعلق تربیت، مزاج اور حالات سے ہوتا ہے۔ عوام میں متعارف کامیابی وناکامی کا مفہوم کچھ اور ہوتا ہے جبکہ عنداللہ کامیابی وناکامی کا معیار بہت مختلف ہے۔ ایک انسان اولوالعزمی اور ثابت قدمی سے پورے اخلاص کے ساتھ عزیمت کی راہوں پر سخت ترین مصائب سے الجھتا ہوا بعض اوقات اس راہ پر اپنی جان بھی ہار جاتا ہے اور بعض اوقات طویل جدوجہد کے باوجود اپنے اہداف ومقاصد

کا ایک فیصد بھی حاصل نہیں کر پاتا۔ظاہر ہے کہ لوگ تو اسے ناکام ونامراد سمجھیں گے لیکن بارگاہِ ربی میں اس کی ثابت قدمی اورعزیمتی جدوجہد کی بڑی قدر افزائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور غم نہ کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۳۰)۔اتنا بڑا اعزاز اور خصوصی پروٹوکول انہی مشکلات ومصائب میں عزیمت واستقامت دکھلانے پہ دیا جاتا ہے۔ ایئرکنڈیشن کمروں میں گاؤ تکیوں پر مسند آراء ہوکر لذیز مرغن غذاؤں کے کھانے پر نہیں، دینی امور میں مصروفِ عمل حضرات کی زندگیاں بھی دو طرح سے ہی تقسیم ہیں صاحب عزیمت حضرات جن کی زندگیاں امورحق میں مشکلات ومصائب سے عبارت ہوتی ہیں فقر و فاقے، الجھنیں، مسائل، قدم قدم تکالیف کا سامنا، راحت وسکون نام کی کوئی چیز ان کے قریب سے نہیں گزرتی۔ وہ دینی حقائق کی جدوجہد میں اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کر کے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ”حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا“۔ایسے خدامست مساکین وفقراء صاحب عزیمت افراد کا مقدس گروہ جو شاید دنیا کے مختلف کونوں میں رہتے ہوں اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہوں ان کے باطنی مصائب وکیفیات کا خدا کے سوا کسی کو علم نہ ہو۔ میڈیا اور ظاہری پبلسٹی سے کوسوں دور وہ لوگ جنکا اوڑھنا بچھونا محض رضائے الٰہی میں جینا مرنا ہے ایسے نفوس قدسیہ کی تعداد چاہے انتہائی قلیل ہو مگر وہ خدا کی اس دھرتی کا خلاصہ ونچوڑ ہیں جنہیں اور کوئی نہیں تو ذات باری تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہی ہوتی ہے۔ ایسے پیکران رضا وتسلیم جن کے جسموں سے بعض اوقات چیتھڑے بھی چھین لئے جاتے ہیں وہ اس یقین کے ساتھ آگ اور خون کے تمام تر دریا اپنے جذبۂ عشق ومستی سے عبور کر جاتے ہیں کہ ﴿اللّٰھم لاعیش الا عیش الآخرۃ﴾ یہ ہیں وہ نفوس قدسیہ جن کو صاحبان عزیمت کے نام سے موسوم کرتے ہوئے بھی قلم تھرتھرانے لگتی ہے اوران کی داستان عزیمت سننے کیلئے واقعی دل گردہ چاہیے۔ یہ خدا کے محبوب ترین وہ بندگان خدا ہیں جن کے مقام وقرب خاص کو خود خالق کائنات نے بیان فرمایا ہے، ترجمہ: اور فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین (لڑنے والوں) کو بیٹھنے والوں سے اجرِ عظیم میں ان کیلئے اللہ کی

طرف سے بڑے درجے ہیں مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵، ۹۶)۔ واضح رہے کہ مجاہدین جن کو اس قدر اعزاز سے نوازا گیا ہے اصل تو وہی ہیں جن کا ذکر آیت کے سیاق وسباق میں ہے مگر چونکہ جہاد راہِ حق میں مشقت ومصائب کے سامنا کرنے کا دوسرا عنوان کہا جا سکتا ہے اس لئے دین کے کسی بھی شعبہ سے وابستہ افراد کو اگر ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے تو اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے امید ہے کہ وہ ایسے افراد کی اس طرح قدر افزائی فرمائیں گے جیسے راہِ حق میں جہاد کرنے والوں کی فرماتے ہیں۔ راہِ حق میں ان (مجاہدین) کا یہ مقام ودرجہ ظنی نہیں قطعی ہے جبکہ بزرگوں/اولیاء/صلحاء کے جملہ عُرفی القابات خاص ومقامات ظنی ہیں ان کے حوالے سے قطعیت اور حجت تامہ کسی کے پاس نہیں ہوتی۔ اب آیئے ان کے برعکس ایسے لوگ جو بے شک امور دینیہ یا پھر عمومی دُنیوی اموراوران کے مختلف شعبہ جات سے وابستہ ہیں مگر ان کی زندگی رخصت کے نام پر محض سہولیات، شہرت اور ظاہری عیش وعشرت سے عبارت ہے۔ اسبابِ دنیا کی وُسعت ہے، رزق کی فراوانی ہے، تعلقات اور عقیدت کے وسیع حلقے میسر ہیں بے پناہ عقیدت ومحبت میں لوگ ان کی ہر بات کو (مستند ہے میرے شیخ کا فرمایا ہوا) کلام برحق کی طرح مانتے ہیں۔ دینِ مقدس کے نام پر ذاتی مفادات کا بازار گرم کر رکھا ہے، بڑے چرب لسان اور دوسروں سے اپنی بات منوانے کا فن خاص رکھتے ہیں۔ ایسے تیز طرار لوگ جو ہر بات کی کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈ لاتے ہیں اعتراف حقیقت کی بجائے خود حقائق کے عنوان کو بدلنے پر آمادۂ فکر ہی نہیں بلکہ اصرار کرتے ہیں انکے متضاد فکروعمل پر لوگ مضحکہ خیز مسکراہٹ کے ساتھ حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ یارب ایسے لوگوں کی اس ذہنی وفکری اور عملی عیش وعشرت کی کیا تاویل وتوجیہ کی جائے جن کو یہ بھی اصرار ہے کہ وہ اکابرین وسلف صالحین کے علمی وعملی ترجمان ہیں۔ اس تضاد عملی پر نئی نسل کے لوگوں کی طرف سے انگلیاں اٹھانے اور اعتراضی کیفیات کو گستاخیٔ فکر قرار دے کر اپنے دل کو بہلایا جا سکتا ہے مگر حقائق سے دامن نہیں چھڑایا جا سکتا۔ ہمیں اپنے معاملات کو شفاف بنانے (دکھانے) کی ہر ممکن کوشش اور اہتمام کرنا چاہیئے اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا عظیم انسان معمولی معاملاتی پہلو پر عوام کے سامنے جوابدہ ہو سکتا ہے تو

مالیاتی امور سے وابستہ اصحاب علم وانتظام لوگوں کو اس حوالہ سے زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ خیر ضمنی پہلو درمیان میں آ گیا ہے (جس کی طرف توجہ دلانا ضروری تھی) اصل موضوع یہ ہے کہ عزیمت کے بالمقابل رخصت کیا ہے اور اس کی حدود کیا ہیں؟ پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس آیت میں قاعدین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی بلاعذر بھی محاذِ جنگ پر ضرورت نہیں تاہم وہ خود سے ہمہ تن تیار رہتے ہیں۔ چونکہ ہر وقت جہاد فرض عین نہیں ہوتا جبکہ جسمانی معذورین کا استثناء خود اُولِی الضَّرَرِ میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ رخصت کا یہاں مطلب اس معنی میں ہے کہ کسی بھی شعبۂ دین میں کام کرنے یا مصروف عمل رہتے ہوئے کہاں تک ہمارے لئے گنجائش ہوتی ہے کہ ہم ایک حد میں رہتے ہوئے (ضروریات کی حد تک) اپنی اپنی جائز سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، گو شریعت میں کسی کے لئے لازمی طور پر کوئی ایسی حد بندی نہیں کی گئی کہ اس سے آگے امورِ مباح کا استعمال نہ کیا جا سکے۔ البتہ ہر ایک کیلئے اسراف کو ناپسند اور تبذیر کو ناجائز قرار دیا ہے بس یہ قاعدہ اور قانون ہے۔ اب دینی خدمات سے وابستہ حضرات کیونکہ سلف صالحین کے مقلد بھی ہیں تو مکمل اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی عزیمت کی زندگی نہ سہی کم از کم سلف وصالحین سے کچھ مشابہتی مناسبت ہی سہی، ہم کمزور ایمان اور کمزور طبیعت والے کم از کم اپنے اس ضعف کا اعتراف کرتے ہوئے عزیمت پر عمل پیرا حضرات کو بوجہ نص قطعی افضل تو سمجھیں نہ یہ کہ اپنی پُرعیش زندگی کے تفرداتی حوالے دے کر طبعی کمزوریوں کو بھی خوبی قرار دینے کی سعیِ لاحاصل کرتے رہیں۔ اہلِ علم واصحابِ فہم، عزیمت اور رخصت کے واضح فرق کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے فضول اور لاحاصل بحث وتمحیص پر اصرار نہ کیا کریں۔ دنیا میں عام لوگوں کو تو ایسے خاص پس منظر میں چپ کرایا جا سکتا ہے۔ لیکن بارگاہِ ربی میں ہم کسی تاویل کے روادار نہیں ہو سکیں گے۔ بس اس سے زیادہ کچھ کہنا مناسب نہیں، اللہ پاک ہم سب کو توفیق فہم وعمل عطا کر دے۔ آمین۔

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
انہوں نے جواب دیا ہم اس ملک میں بے بس تھے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿٩٧﴾
ہجرت کر جاتے سو ایسوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں جو نکلنے کا کوئی ذریعہ
حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ
اور راستہ نہیں پاتے۔ پس اُمید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف کردے اور
عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ
اس کے عوض جگہ بہت اور کشائش پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت پالے تو اللہ کے ہاں اس کا ثواب ہو چکا
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ ع
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب تم سفر کے لئے نکلو تو تم پر
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ
کوئی گناہ نہیں نماز میں سے کچھ کم کر دو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ
اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾
کافر تمہیں ستائیں گے بے شک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔ اے نبی جب تو مسلمانوں میں موجود
وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
ہو اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو تو چاہیے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٧)۔ نظامِ جبر وکفر پر دلی رضامندی اور قُدرتِ ہجرت کے باوجود (بلا عذر) دارالکفر میں مقیم لوگوں سے عندالموت سخت خدائی ناراضگی اور سزا کا غضب ناک ذکر۔

(٩٨ تا ٩٩)۔ تاہم معذورین (دارالکفر میں مقیم ضعیف افراد، بچے، عورتیں اور تمام ایسے لوگ جو وہاں سے خروج کی کوئی راہ نہیں پاتے) کیلئے اظہارِ عفو و درگزر کا شفقت بھرا بیان۔

(١٠٠)۔ نظامِ جبر وکفر سے مجبور ومظلوم افراد کو دارالاسلام کی طرف ہجرت کی ترغیب دیتے ہوئے ان سے (غیر معمولی مشقت وتکالیف پر صبر کی وجہ سے) دنیوی و اُخروی خدائی حسنِ سلوک کا محبت بھرا اظہار۔

مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۖ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ

کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لیں پھر جب یہ سجدہ کریں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں

وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

اور دوسری جماعت آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ تیرے ساتھ نماز پڑھے

حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

اور وہ بھی اپنے بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں

أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَ

اور اسباب سے بے خبر ہو جاؤ تا کہ تم پر یک بارگی ٹوٹ پڑیں اور

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ

اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو ہتھیار رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں

أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

اور (تب بھی) اپنا بچاؤ ساتھ رکھو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلَوٰةَ

اور لیٹے ہونے کی حالت میں یاد کرو پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو بے شک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ

اپنے مقرر وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہمت نہ ہارو

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ

اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ تم اللہ سے جس چیز کے

اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ع ۱۵ ۱۲

امیدوار ہو وہ نہیں ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے تیری طرف

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن

سچی کتاب اتاری ہے تا کہ تو لوگوں میں انصاف کرے جو کچھ تمہیں اللہ سمجھا دے اور تو بد دیانت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۱ تا ۱۰۳)۔ دوران سفر جہاد دشمنانِ دین سے سخت جنگی حالات یا بعض ناگزیر اعذار میں ترمیمی احکامات عبادت کا قدرے تفصیل سے ذکر۔ (صلوۃ الخوف وعذر کے باعث سہولت پر مبنی ترمیمی طریقہ کار، حالت خوف یا عذر سے ہٹ کر) عمومی حالات میں خدائی احکامات کے متعلق احکامات کا پوری طرح اہتمام کرنے بطورِ خاص نماز کا طے شدہ اوقات میں ہی ادا کرنے کا تاکیدی ذکر۔

(۱۰۴)۔ دوران جہاد تعاقبِ کفار میں پوری ہمت مردانہ سے آگے بڑھتے ہوئے خدائی امید نصرت ورحمت سمیٹنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۰۵)۔ آپ ﷺ کو تنازعات کے فیصلہ جات میں منافقین کے جھوٹ، دھوکہ بازی اور چرب لسانی سے کسی طرح متاثر ہوئے بغیر سخت میرٹ اپنانے کا تاکیدی حکم۔

وحی رسالت اور وحی بمعنیٰ الہام والقاء کے متعلق حقیقت پسندانہ تجزیہ

زیر مطالعہ بحوالہ آیاتِ وحی وسورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۶۳ وغیرہ۔

متکلمینِ اسلام (عقائد اسلامی کے ماہرین) کا اس حقیقت پر اجماع ہے کہ کسی بھی عقیدے کے ثبوت کیلئے نصِ قطعی (قطعی الثبوت لفظاً ومعناً) یا حدیث کی قسم خبر متواتر، خبر مشہور ہونا ضروری ہے۔ البتہ بعض مخصوص عقائد کے حوالے سے (جیسے عذابِ قبر وغیرہ) خبر واحد جو خبر مشہور کے حکم میں تسلیم کرلی گئی ہو وہ بھی معتبر مانی گئی ہے تاہم سنی سنائی باتوں، تاریخی واقعات واحوال (جو قرآن واحادیث مشہورہ سے ہٹ کر ہوں) یا کسی ایسی آیت سے جو متشابہ درجے میں (معنیٰ ومفہوم کے اعتبار سے ہو) اس سے بھی قطعی عقیدے کا ثبوت نہیں تسلیم کیا جاتا (اگرچہ اس آیت کو کلامِ الٰہی اور قرآن کریم کا حصہ ہی تسلیم کیا جانا عقیدۃً لازم ہے) نت نئے عقائد کے جنم کے پیچھے شیطانی ودجالی شہ دماغوں کا گمراہی پر مبنی جال ہمیشہ ایسے ہی غیر واضح (مفہوماً) الفاظ کے ذریعے بُنا گیا جو عوام الناس کی علمی دسترس ومعرفت سے باہر ہوتے ہیں (یاد رہے کہ مفہوم اور معنیٰ کی قطعیت کے اعتبار سے غیر واضح الفاظ قرآن کریم میں موجود ہیں مگر انتہائی قلیل تعداد میں ہیں) انہی بعض الفاظ میں سے لفظ وحی بھی ہے جو اپنے اصلی معنیٰ اور مفہوم کے اعتبار سے مبہم نہیں (عام فہم معنیٰ ومفہوم میں وحی رسالت ہی مراد لی جاتی ہے) مگر اس کا استعمال الہام اور القاء کے معنیٰ میں بھی کیا جاتا ہے اس لئے شیطانی ودجالی شہ دماغ افراد نے ہر دور میں اس حوالے سے نئے سے نئے مفہوم میں اس کو لیتے ہوئے کسی نئے مذہبی فتنے کو جنم دیا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں دو دجالوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا جس کی عملی سرکوبی کی گئی اور اس فتنے کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا۔ بعد ازاں رہ رہ کے بعض دجال قسم کے لوگ ایسے باطل ہفوات کو اپنے مذہب کا حصہ بناتے رہے بنیادی طور پر ہر مسلمان کو وحی کے معنیٰ ومفہوم عام فہم لفظوں میں جان لینا چاہیے تاکہ جب بھی دجالی فتنے کے نمائندگان لفظ وحی کو اپنے مذہبی فکر کے فروغ میں بطور دلیل لانا چاہیں تو وہ اس کی نظریاتی سرکوبی (تعاقب) کرنے میں زیادہ دشواری محسوس نہ کر سکے۔ قرآن مقدس میں لفظ وحی کو زیادہ تر وحی رسالت کیلئے ہی استعمال کیا گیا ہے وہ فقط انبیاء ورسل کے ساتھ ہی مخصوص تھی مثلاً ایک جامع آیت میں وحیِ الٰہی (جو تسلسل کے ساتھ گزشتہ انبیاء ورسل کی طرف کی گئی) کا تذکرہ اس طرح فرمایا گیا،

ترجمہ:۔ ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسی نوح پر وحی بھیجی اوران نبیوں پر جو اس کے بعد آئے اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤد کو زبور دی (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۳)۔ جملہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی طرف وحیِ الٰہی وحیِ رسالت کے معنیٰ میں ہی ہے جو قرآن مقدس میں کئی مقامات پر صراحت کے ساتھ مذکور ومنقول ہے (حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے لے کر خاتم الانبیاء ﷺ تک) اس کی تفصیلات کیلئے تفصیلی مطالعہ ہی معلومات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ البتہ قرآن مقدس ہی میں بعض مقامات پر وحی کو مطلق الہام اور القاء کے معنیٰ میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے شیطان دماغ لوگ اسے اپنے دجالی فتنے کے فروغ کیلئے سادہ لوح اور علم سے نابلد لوگوں میں اس معنیٰ کا سہارا لیتے رہتے ہیں۔ ہمارے محقق علماء نے صراحت کے ساتھ اس قطعی عقیدے کی وضاحت ہمیشہ سے کی ہے کہ وحی رسالت کا سلسلہ (دروازہ) قطعی طور پر خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد بند کیا جاچکا ہے البتہ وحی جو الہام والقاء کے معنیٰ میں مستعمل ہوتی رہی ہے وہ انبیاء ورسل کے ساتھ ہی خاص نہ تھی بلکہ صلحاء مرد وزن کے ساتھ بعض جاندار (جانور) کی طرف بھی کی گئی اور اب بھی اولیاء اللہ کو الہام والقاء کے درجے میں خیر کی راہنمائی کردی جاتی ہے جو وحی رسالت کے مفہوم میں ہرگز مراد نہیں لی جاتی۔ سب جانتے ہیں کہ کسی عورت کو کبھی بھی نبوت کیلئے منتخب نہیں کیا گیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ اور حضرت مریم علیہا السلام کی طرف وحی کرنے کا ذکر خود قرآن مقدس میں ہے، ترجمہ:۔ ہم نے موسیٰ کی ماں کو حکم بھیجا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس کا خوف ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور کچھ خوف اور غم نہ کر بے شک ہم اسے تیرے پاس واپس پہنچادیں گے اور اسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں (سورۃ القصص آیت نمبر ۷)۔ دوسری جگہ میں ذکر ہے، ترجمہ:۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے پسند کیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے اور تجھے سب جہان کی عورتوں پر پسند کیا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۲)۔ تیسرے مقام پر ایک جانور شہد کی مکھی کی طرف وحی کرنے کا ذکر اس طرح موجود ہے، ترجمہ:۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور ان چھتوں میں گھر بنا جو اس کیلئے بناتے ہیں (سورۃ النحل آیت نمبر ۶۸)۔

یہ لفظ وحی اپنے لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے ایک مقام پر شیاطین کے کلام پر بھی قرآن مقدس میں ہی استعمال ہوا جس کا مطلب وہاں اپنے سیاق وسباق کے حوالے سے بالکل جداگانہ ہے ارشاد ربانی ہے، ﴿وإن الشيطين

لیوحون إلیٰ اولیائھم﴾ ترجمہ:۔بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۱)۔ یہاں یہ امر انتہائی لائق توجہ ہے کہ خود باری تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے (خبر دار کیا ہے) کہ شیاطین کے اپنے ہم نواؤں، پیروکاروں کی طرف دجل وفریب اور گمراہی پر مبنی افکار کے انتقال بذریعہ وساوس اور خیالات باطلہ جس کا ذکر سورۃ الناس ﴿الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس﴾ میں موجود ہے کا سلسلہ تا ہنوز جاری ہے (اور تا قیامت رہے گا) تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک نے شیطان اور اس کے چیلوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہو اور اپنے متبعین صلحاء اور اولیاء اللہ پر الہام خیر کے دروازے بند کر دیے گئے ہوں اولیاء اللہ وصلحاء کو الہام وراہنمائی بذریعہ خواب (مبشرات صالحہ) اور عین ضرورت کے وقت خیر کی راہنمائی دل میں ڈال دینے کی صورت میں ہوتی رہتی ہے جو اگر چہ اتنی عام بھی نہیں مگر دروازہ بھی بند نہیں کیا گیا۔ تاریخ کے بعض سچے واقعات میں ایسی مختلف صورتوں کا مشاہدہ مذکور ومنقول ہے جو کوئی انہونی صورت قرار نہیں دی جا سکتی۔ ہاں یہ سوال انتہائی قابل توجہ ہے کہ کیسے جانا جا سکتا ہے کہ صلحاء اور اولیاء اللہ پر ہونے والے الہام کو برحق تسلیم کر لیا جائے حالانکہ خواب کے ذریعے بھی کسی امر کو سمجھنے میں غلط فہمی واقع ہو سکتی ہے نیز یہ کیسے جانا جا سکتا ہے کہ یہ واقعی الہام تھا یا کوئی شیطانی وسوسہ اور اس کا دجالی وار (حملہ) جی ہاں! اس کا ایک سادہ سا نسخہ امتیاز (بتوفیقہ تعالیٰ) استعمال میں لایا جا سکتا ہے کہ اگر وہ الہام سلسلہ خیر کی تائید یا پھر کسی نئے پیش آمدہ فتنے کے متعلق تنبیہ (نشاندہی) سے ہے اور جس انسان کو ایسی الہامی راہنمائی سے خبر دار یا مطلع کیا گیا ہے وہ انسان واقعی ہی صالحیت کی صلاحیت واستعداد کا حامل ہے اس سے جھوٹ بولنے یا پھر ذاتی شہرت کے حصول کیلئے اس طرح کے خوابوں کا سہارا لینے کا ناخوشگوار تجربہ معروف نہیں ہے تو پھر امید رکھنی چاہیے یہ الہام ان شاء اللہ القاء الخیر (خیر کی راہنمائی) کے درجے میں ہے اور اس کو سادہ لفظوں میں کشف وکرامت کے معنیٰ میں بھی لے لیا جاتا ہے (جس کا دروازہ بند نہیں ہے)۔ بہر حال حق وباطل کے مابین (الہام کے ذریعے جاننا) امتیاز ایک حساس امر ہے جس کو ہر کس وناکس سے لینا بھی فتنے سے خالی نہیں اور کسی بھی صالح یا ولی کے لئے اپنے الہامات کو قطعی درجہ میں کشف وکرامات کے عنوان سے تشہیر کرنا انتہائی قابل گرفت امر ہو سکتا ہے۔ تاہم مخفی طریقے سے دیگر عقلمند صلحاء کو کسی الہام خیر سے مطلع کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے خیر کی راہنمائی ہی سمجھا جائے۔ دوسری

طرف کوئی بدعقیدہ ، بدکردار و بدعمل شخص دعویٰ کرے کہ مجھے اس طرح الہام ہوا ہے جو وقت کے ماہرین علم (فقہاء وعلمائے حق) کے ہاں شرعاً قابلِ گرفت ہو تو سمجھ لیا جائے کہ یہ الہامِ خیر نہیں بلکہ شیطانی وحی (راہنمائی شر) کی وہ قسم ہے جو قرآن میں مذکور ہے یعنی شیطانی شر کا بدعقیدہ لوگوں کے دلوں میں انتقال (جس کا دروازہ بند نہیں ہے) ۔ یہ حدِ فاصل ہے الہامِ خیر اور شیطانی ودجالی القائے شر کے مابین جس کا فہم یا ادراک ہر نیک وصالح کیلئے ثابت کرنا بھی مشکل ہوتا ہے (کہ فتنوں کا ادراک وشعور ایسا مخفی امر ہے جس کا بعض اوقات اچھے بھلے صلحاء کو بھی وقتی طور پر نہیں ہوتا بلکہ دیر سے جا کر عُقدہ کھلتا ہے کہ یہ تو شر تھا)۔ جب ہم جان چکے بقول فرمانِ الٰہی ﴿و إن الشيطين ليوحون إلى أوليآئهم﴾ کہ شیاطین اپنے ہم نواؤں بدعقیدہ افراد کو وقتاً فوقتاً مزید شیطانی افکار واعمال کی تلقین کرتے رہتے ہیں تو سمجھنا مشکل نہیں کہ بدعقیدہ وبدکردار لوگوں کے وہ دعویٰ جات جو غیر شرعی عقائد وافکار کے حامل ہوتے ہیں وہ خالصتاً شیاطین کی کارستانی (راہنمائی) ہوتی ہے ۔ ہر دور کے دعویٰ نبوت کرنے والے دجّال وکذّاب بدعقیدہ وگمراہ لوگوں کے پیچھے شیطانی وحی (جو القاءِ شر کے معنیٰ میں ہوتی ہے) کا عمل دخل ہوتا ہے ۔کبھی وہ ظلی بروزی نبوت کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں تو کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ، سچ یہ ہے کہ آج تک صحیح العقیدہ صلحاء ،اولیاء اللہ ،فقہاء وعلماء حق نے اپنی بزرگی اور ولایت کا دعویٰ نہیں کیا ان کے حوالے سے دوسرے لوگوں کے دلوں میں ان کی قابلیت وصلاحیت کا جذبہ پیدا ہوتا رہتا ہے جو درست امر بھی ہوسکتا ہے (اور کسی غلط فہمی کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے) ۔ یہ مقاماتِ ولایت قطعی حقیقت یا حجت (شرعاً) کے درجہ میں تسلیم نہیں کیے جاتے جبکہ بدعقیدہ لوگوں کے غیر شرعی دعوے تو سنتے ہی رد کر دینا ضروری ہوتے ہیں الغرض کوئی بھی انسان خواہ وہ بظاہر جتنا بھی صالح یا بزرگ دکھائی دیتا ہو جب کسی خود ساختہ (خود بیان کردہ) الہام کا دعویٰ کرے تو اس کی حقانیت جاننے کیلئے وقت کے راسخ فی العلم فقیہ علماء سے اس کی شرعی حقیقت معلوم کی جائے ۔ اگر وہ شرعی دلائل کی بناء پر اس کی تردید کردیں تو سب مسلمانوں پر اس کی تردید کر دینا ضروری ہوجاتی ہے ۔امید ہے کہ مندرجہ بالا حقائق کی مختصر وضاحت سے وحی کے حوالہ سے کسی بھی غلط فہمی کا ازالہ ان شاء اللہ آسانی سے ممکن ہوجائے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے شرور وفتن کا ادراک نصیب فرماتے ہوئے خاتمہ بالخیر کرے ۔آمین!

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو۔ اور اللہ سے بخشش مانگ بے شک اللہ بخشنے والا
رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مہربان ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں جو شخص دغا باز
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ
گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور
لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ رات کو چھپ کر اس کی مرضی
مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ
کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم
هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کرلیا پھر قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
سے کون جھگڑے گا؟ یا ان کا وکیل کون ہوگا؟۔ اور جو کوئی برا فعل کرے یا
سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾
اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اس کے بعد اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
اور جو کوئی گناہ کرے سو اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں کا جاننے والا
حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔا فَقَدِ
حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر کسی بے گناہ پر تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ ع
اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک
لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
گروہ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠٦)۔ قضاء حکیم میں نادانستہ خلافِ اَولیٰ (خدانخواستہ) اگر کبھی ارتکاب کا خطرہ (بالفرض والمحال) ظاہر ہونے لگے تو غفور الرحیم ذات سے استغفار کا راستہ اپناتے رہنے کا حکم۔

(١٠٧)۔ آپ ﷺ کے توسط سے ہر مسلمان کو کبھی بھی دغا باز لوگوں کا طرفدار نہ بننے کا تاکیدی حکم۔

(١٠٨)۔ معاشرے کے ناپسندیدہ افراد (جو اپنی بقائے عزت کی خاطر دوسرے لوگوں کو ناکردہ گناہ میں ملوث کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں) کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اُنکو احتسابی کٹہرے میں لانے کا بیان۔

(١٠٩)۔ معاشرہ کے (ظاہری) طاقتور طبقات کی طرفداری یا پرزور وکالت اُنکو اُخروی عذاب سے کبھی بھی نہ بچاسکے گی (خدائی تنبیہی بیان)۔

(١١٠)۔ ہاں دنیا میں اظہار ندامت سے استغفار کرنے والوں کیلئے خدائی مغفرت و بخشش کا وعدہ۔

(١١١ تا ١١٢)۔ خود گناہ کر کے دوسروں کو ناکردہ جرم میں بذریعۂ تہمت بدنام کرنے والوں کیلئے سخت اظہار برہمی کا ذکر۔

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾

اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

اُن لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں مگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے یا کسی نیک کام

اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

کے کرنے یا لوگوں میں صلح کرانے میں کی جائے تو یہ بھلی بات ہے اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضاجوئی کے لئے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ

کرے تو ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ

١٧ ع ٣ ١٤ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ بے شک اللہ اس کو نہیں

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے۔ اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ

وہ بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔ یہ لوگ اللہ کے سوا

اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

عورتوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان سرکش کی عبادت کرتے ہیں۔ جس پر اللہ کی لعنت ہے

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور البتہ ضرور انہیں حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۳)۔ باتونی لوگوں کی ظاہری چرب لسانی کی بنا پر آپکو دھوکہ میں رکھنے کی سعی لاحاصل کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء غیر معمولی احسانات کا تذکرہ خاص۔

(۱۱۴)۔ دوسروں کو اپنی شرپسندی کے ذریعہ نقصان پہنچانے کی غرض سے خفیہ اجلاس منعقد کرنے کو ناپسندیدہ فعل قرار دیتے ہوئے فقط خیر و بھلائی اور رضائے الٰہی کے حصول پر مبنی باہمی مشاورت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازنے کا ذکر۔

(۱۱۵)۔ واضح امورِ ہدایت کی سوجھ بوجھ کے باوجود امام الانبیاء ﷺ سے اظہار عداوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اتباع کی مخالفت پر اُنکے بُرے انجام کی سخت تنبیہ کا بیان۔

(۱۱۶)۔ (دائمی اصول و قانون کا نفاذ) مشرکین کے سوا ہر ایک کو مشیتِ الٰہیہ کے مطابق معافی دینے کا اعلان۔

(۱۱۷)۔ مشرکین کے نظریہ شرک اور شیطانی فکر کی پرستش (عبادت) کی پرزور مذمت۔

(۱۱۸ تا ۱۱۹)۔ خدائی لعنت اور پھٹکار کے بدلے شیطان کے بغاوت و سرکشی پر مبنی مکروہ عزائم کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے اس کے نظریاتی حمائتیوں کیلئے اُخروی خسارے کی زوردار تنبیہ۔

وکالتِ باطلہ وصحیحہ اور شہادتِ حق

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)

اسلام جامع نظامِ حیات و دستور العمل ہے جس میں ہر ہر قدم ولمحہ پر آپ کو واضح راہنما اصول اور ناصحانہ ہدایات ملتی نظر آتی ہیں ہر مسئلے کا جامع حل اور طریقہ کار موجود ہے۔ اگر فلسفۂ صبر وحلم اختیار کیا جائے تو اکثر تنازعات جنم ہی نہ لیں۔ لیکن انسان میں بے صبری، بے جا غضب وغصہ، ہوس رحرص اور لالچ جیسی صفات مذمومہ کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر تھانہ کچہری تک معاملات پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ہر شخص اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوتا کہ قانونی مراحل کے ساتھ اپنا مقدمہ خود لڑ سکے تو لامحالہ وکیل کی خدمت حاصل کرنا نظریۂ ضرورت قرار پاتا ہے، مدعی کی طرح مدّعیٰ علیہ (فریق ثانی) کو شرعی قانون کے تحت اپنے دفاع کا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں فریق برحق موقف کے حامل نہیں ہوتے ایک فریق یقیناً جھوٹا ہوتا ہے مگر دونوں فریق کے وکلاء اپنے طور پر مقدمے کی قانونی جنگ سچ سمجھ کر لڑتے ہیں جیت تو ایک فریق کی ہی ہوتی ہے مگر فیس دونوں وکلاء کی کھری ہوتی ہے۔ ہر ایک فریق کے وکیل کو اپنے فریق کے موقف کے سچے جھوٹے ہونے کا اچھی طرح علم ہوتا ہے مگر وہ کسی کا مقدمہ اس کا موقف سنے بغیر آنکھیں بند کر کے لیتا ہے کہ جھوٹا سچا عدالت میں ثابت کر لیں گے بس آپ فیس کا بندوبست کرتے رہیں۔ جانیے اور خوب توجہ سے سمجھیے کہ وکالت شرعاً درست ہے ہر شخص اپنی بات پوری طرح سمجھانے کی قدرت نہیں رکھتا تو شریعت نے اس کو اپنی جگہ کسی دوسرے کو وکیل بنانے کا حق دیا ہے مگر جانتے بوجھتے شریعت نے جھوٹی وکالت کرنے کی ممانعت کی ہے اور قرآن کریم میں واضح طور پر ارشادِ ربانی ہے کہ ﴿وَ لَا تَكُنْ لِلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ ترجمہ: ''خیانت باز جھوٹے انسان کی طرف سے وکیل (بن کر) مت جھگڑا کریں'' (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)۔ پھر یہ وکالت مدعی کی طرف سے جھوٹی ہو سکتی ہے اور مدعیٰ علیہ کی طرف سے بھی الغرض خدائی حکم ہے کہ جھوٹ فریب اور کسی بھی ناحق موقف کی طرف داری کرنا ناجائز ہے۔ جب ایک موقف ہی غلط ٹھہرا تو اس کی وکالت بھی ناجائز، پھر ناجائز وکالت کی فیس لینا کیسے

جائز ہوگی؟ کوئی چرب لسانی یا فضول زورِ بیان سے کسی ناجائز حقیقت کو زبردستی جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہے اس سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جھوٹی وکالت کے تین گناہ ہیں: ۱۔ جھوٹ کی وکالت کا گناہ، ۲۔ ایک غلط موقف یا گناہ کی معاونت کا جرم (اس کی مخالفت بھی خود قرآن کریم میں آئی ہے) ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر۲)، ۳۔ جھوٹی گواہی (شہادت) کا بھی گناہ، ضمنی طور پر ہو رہا ہے کیونکہ وکیل اپنے مقدمے کو سچا ثابت کرنے کے لیے جھوٹی گواہیاں بھگتانے کا سبق بھی پڑھا رہا ہوتا ہے۔ یہ سب بوجھ اس کے سر پر ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ گواہی عدل وانصاف کی دینی چاہیے۔ چاہے اپنے آپ یا والدین کے خلاف ہی کیوں نہ پڑے، تو یہ وکلاء جھوٹی شہادتوں کے سبق پڑھاتے رہتے ہیں اور کبھی احساس تک نہیں کرتے۔ بہرحال اسلام نے غلط وکالت رجھوٹی وکالت کو ناجائز قرار دیا ہے اسے اپنا پروفیشنل جاب رپریکٹس کہہ کر جواز کا بہانہ نہیں بنایا جاسکتا جیسے کوئی عورت (معاذ اللہ) حرام کاری راداکاری کو اپنا پروفیشن بنالیتی ہے اور شرعی حقیقت کا مذاق اُڑائے تو سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی بے باکی سے کسی حرام کام کو جائز قرار دینے کی سزا اور حکم اہلِ علم راصحاب فتاویٰ کیا بیان کرتے ہیں؟ کوئی جرم کو جرم ہی نہ سمجھے تو یہ نظریاتی گمراہی ہے اور توبہ کی توفیق ہی سلب ہو جاتی ہے۔ آج کل کی وکالت کا طریقہ کار سرے سے غلط بنیادوں پر چل رہا ہے اکثر وکلاء خود تو غلط مقدمات رکیسز لڑتے ہی ہیں اپنے کلائنٹس سے بھاری فیسوں کی وصولی سمیت آگے عدالتوں تک رشوتوں کا ذریعہ بھی بنتے ہیں یوں وہ بلا دھڑک ڈبل ٹرپل گناہ اپنے سر پر لینے سے نہیں گھبراتے اور مقام افسوس یہ ہے کہ ایسا وہ سب جائز سمجھ کر کرتے ہیں یہ بہت خطرناک امر ہے جس کے حکم کی وضاحت پر یہ نام نہاد روشن خیال طبقہ علماء پر تنگ نظری اور انتہا پسندی کے ناجائز جملے بھی کستا ہے خدا پاک ہم سب پر رحم فرمائے اور ہدایت کی توفیق نصیب فرمائے، یہ ناجائز وکالت ہر سطح پر حرام ہے خواہ عدالتوں میں ہو یا پرے پنچایت رجرگہ وغیرہ میں ہو، جو امر غلط ہے وہ ہر جگہ ہر موقف میں غلط ہے۔

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

کہ اللہ کی بنائی صورتیں بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؕ ١١٩ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا

وہ صریح نقصان میں جا پڑا۔ شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ١٢٠ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا

شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ١٢١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کہیں بچنے کے لیئے جگہ نہ پائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

انہیں ہم باغوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ١٢٢ لَيْسَ

ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے۔ نہ تمہاری

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

امیدوں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا دیا

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ١٢٣ وَمَنْ يَّعْمَلْ

جائے گا اور اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائے گا۔ اور جو کوئی اچھے کام

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

کرے گا مرد ہے یا عورت درآنحالیکہ وہ ایمان دار ہو تو وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ١٢٤ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

اور کھجور کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ اس شخص سے بہتر دین میں کون ہے جس نے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

اللہ کے حکم پر پیشانی رکھی اور وہ نیکی کرنے والا ہوا اور ابراہیم حنیف کے دین کی پیروی کرے اور اللہ نے

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ١٢٥ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

ابراہیم کو خالص دوست بنالیا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۰ تا ۱۲۱)۔ شیطانی وعدوں اور پر فریب دھوکہ میں آنے والے لوگوں کیلیے عذاب جہنم کا اعلان۔

(۱۲۲)۔ اس کے برعکس اللہ کے سچے وعدوں پر یقین کر کے ایمان اور اعمال صالحہ کی راہ اختیار کرنے والوں کیلیے غیر معمولی اکرام و انعام کا احسانی بیان۔

(۱۲۳ تا ۱۲۴)۔ خیالاتی تمناؤں اور خوش فہمی پر مبنی آرزوؤں سے ہٹ کر حقیقت پر مبنی نیکی و بدی کی جزا و سزا کے متعلق خدائی قانون کا واضح اور اُصولی اعلان۔

(۱۲۵)۔ ملتِ ابراہیمی سے فقط جھوٹی اور زبانی نسبت کی بجائے حقیقی ملتِ حنفیہ کے پیروکاروں کو اتباع حق پر شاباش اور حوصلہ افزائی کا ذکر، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عنداللہ خصوصی مقام و مرتبہ کا شاندار تذکرہ۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ ١٨ ع ١٥

اور اللہ سب چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور تجھ سے عورتوں کے نکاح کی رخصت مانگتے ہیں کہہ دے

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

اللہ تمہیں ان کی اجازت دیتا ہے اور وہ جو تمہیں قرآن میں سنایا جاتا ہے سو ان یتیم

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

عورتوں کا حکم ہے جنہیں تم نہیں دیتے جو ان کے لے مقرر کیا گیا ہے اور چاہتے ہو کہ ان سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

نکاح کرو اور کمزور لڑکوں کے بارے میں ہے اور یہ کہ یتیموں کے حق

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

میں انصاف پر قائم رہو اور جو تم نیکی کرو گے پس تحقیق اللہ اسے جاننے

عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

والا ہے۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لڑنے یا منہ پھیرنے سے ڈرے تو دونوں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ

پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کرلیں اور یہ صلح بہتر ہے

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور دلوں میں حرص موجود ہے اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔ اور تم عورتوں کو ہرگز برابر نہیں رکھ سکو گے

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

اگرچہ اس کی حرص کرو سو تم بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت

كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾

کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے پرواہ کر دیگا اور اللہ وسعت کرنے والا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢٦)۔ تمام اختیارات اور ملکیت عامہ وتامہ کی مالک حقیقی ذات اور اس کے احاطۂ قدرت کا ذکر خاص۔

(١٢٧)۔ قانون اور کل اختیارات کے حقیقی شہنشاہ کی طرف سے دورِ جاہلیت کی بعض رسومات فاسدہ کی اصلاح کرتے ہوئے کمزور اور محروم طبقات (بیوہ خواتین، یتیم بچوں) کے تحفظ حقوق کا تاکیدی اظہار کرتے ہوئے تمام امور میں خدائی نظام عدل وخیر کو اپنانے کا زوردار ذکر۔

(١٢٨)۔ اصلاح احوال کے احکاماتی تسلسل میں عورتوں کے بعض معاملات کے متعلق خدائی نصائح اور خیر خواہانہ رویوں پر عمل کرنے کی ترغیب۔

(١٢٩)۔ تعددِ ازدواج (ایک شوہر کی دو سے چار تک بیویاں ہونے) میں معاملاتی اعتبار سے مکمل انصاف کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے (کسی کی طرف زیادہ قلبی میلان کا استثناء ہے) اُن کے حوالہ سے اصلاحی اور پرہیزگاری رویہ اپنانے کی تاکیدی نصیحت۔

(١٣٠)۔ تمام تر اصلاحی کوششوں کے باوجود خاوند بیوی کی ذہنی عدم موافقت کے باعث جدائی ناگزیر ہونے پر ہر ایک کو نئی زندگی میں بھی خدائی مدد سے حاجات پوری ہونے کی تسلی کا ذکر۔

حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے اور ہم

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ

نے پہلی کتاب والوں کو اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

ناشکری کروگے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے پروا

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى

تعریف کیا ہوا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ کارساز

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ

کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو اے لوگو تمہیں لے جائے اور اوروں کو لے آئے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

اور اللہ اس پر قادر ہے۔ جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہے

ع فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾

تو اللہ کے ہاں دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والوں انصاف پر قائم رہو اللہ کی طرف کی گواہی دو

وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

اگر چہ اپنی جانوں پر ہو یا ماں باپ اور رشتہ داروں پر اگر کوئی مالدار ہے

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

یا فقیر تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے سو تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾

اور اگر تم کج بیانی کروگے یا پہلوتہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لاؤ اور اس کتاب پر جو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۱)۔ آسمان و زمین کے مالکِ حقیقی کی طرف سے سابقہ اُمم سمیت سب کو جملہ احکامات کی (خدا خوفی و تقویٰ) اطاعت کا پابند کرنے جبکہ نافرمانی پر اس کی شانِ بے نیازی کے اظہار میں بھی سخت تنبیہ کا ذکر خاص۔

(۱۳۲)۔ خدائی قدرتِ مطلقہ کا غیر معمولی طرزِ خاص سے پُرہیبت ذکر۔

(۱۳۳)۔ آسمانوں اور زمین کے شہنشاہ کا مخلوق کی جملہ حاجات کی مشکل کشائی میں اکیلے کارساز ہونے کا (اعتقادی) ذکر۔

(۱۳۴)۔ فقط دنیوی مفادات کو مطمحِ نظر نہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے خزانے طلب کرنے کا ترغیبی اظہار۔

(۱۳۵)۔ اصلاحی تربیت کے ضمن میں خدائی نظامِ عدل و انصاف کو بلا رو رعایت نافذ کرنے اور اپنی قرابتوں سے بالاتر ہو کر اظہارِ حق میں ادنیٰ سا جھول کھائے بغیر سچ کا علم تھامنے کی نصیحت۔

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ

اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو پہلے نازل کی تھی اور جو کوئی

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

اللہ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اسکے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا

ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

تو وہ شخص بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے رہے تو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝١٣٧ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا

انہیں راہ دکھائے گا۔ منافقوں کو تو خوشخبری سنا دے کہ ان کے واسطے دردناک

اَلِيْمَۨا ۝١٣٨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩ وَقَدْ نَزَّلَ

کیا ان کے ہاں سے عزت چاہتے ہیں سو ساری عزت اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ اور اللہ نے تم پر

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

قرآن میں حکم اتارا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار اور مذاق ہوتا سنو

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ

تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے

جَمِيْعَۨا ۝١٤٠ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ

والا ہے۔ وہ منافق جو تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ہو

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے تو کہتے ہیں کیا ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۶)۔ اہل ایمان کو اپنی اعتقادی بنیادوں کو مزید مستحکم کرنے کا حکم اور اہل کفر کے انکار حق پر اُنکی مزید نظریاتی گمراہی کی پختگی کے نتیجۂ بد کا ذکر۔

(۱۳۷ تا ۱۳۸)۔ منافقین کے ایمانی نظریات کا اتار چڑھاؤ اور بالآخر کفر پر ان کی موت کے باعث عدم مغفرت و عدم ہدایت کا اظہار کرتے ہوئے ایسے بدترین گروہ (منافقین) کیلئے دردناک عذاب دینے کا طنز آمیز اعلان۔

(۱۳۹)۔ منافقین کے اہل کفر سے اندرونی قریبی تعلقات (جس کا مقصد حصولِ عزت اور فخریہ اظہار ہوتا ہے) پر سخت تنبیہی گرفت اور اصلی عزت کے مالکِ حقیقی کا اظہار۔

(۱۴۰)۔ کفار کی مجالس میں ضروری شرکت یا مجبوری کی صورت میں انتہائی احتیاطی پالیسی اپنانے کا تاکیدی خدائی حکم (کیونکہ کفار اور منافقین کا انجام کار ایک ہی ٹھکانہ ہوتا ہے)۔

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچا نہیں لیا سو اللہ تمہارا اور ان کا قیامت

ع ۲۰ / ۱۷ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾

میں فیصلہ کرے گا اور (وہاں) اللہ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہرگز غالب نہیں کرے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى

منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہی انکو فریب دے گا اور جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى

کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں نہ پورے اس طرف ہیں اور نہ پورے اس طرف

هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اس کے واسطے ہرگز کہیں راہ نہ پائے گا۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کیا تم اپنے اُوپر اللہ کا صریح الزام لینا چاہتے ہو۔ بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

درجہ میں ہوں گے اور تو ان کے واسطے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا۔ مگر جنہوں نے توبہ کی

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَھُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ

اور اپنی اصلاح کی اور اللہ کو مضبوط پکڑا اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کے لئے کیا

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا

تو وہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہیں اور اللہ جلدی ایمان والوں کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِــيْمًا ﴿۱۴۷﴾

(اے منافقو!) اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لے آؤ اور اللہ قدردان جاننے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۱) ۔ منافقین کے دوغلے رویے (اور اخلاقی پستی) کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے روزِ محشر ان کیلئے حتمی عذاب کے فیصلے کا یقینی اظہار کا بیان۔

(۱۴۲) ۔ منافقین کی نفاق بھری عبادت (صلوٰۃ) اور ان کی ریاکاری نیز نتیجتاً نفاق میں اُنکی دنیوی ذلت و بد سکونی جبکہ آخرت میں گمراہی کے انجام بد کا ذکر۔

(۱۴۳ تا ۱۴۴) ۔ اہلِ ایمان کو منافقین کے اُخروی سخت عذاب سے آگاہ کرتے ہوئے اُن سے ہر طرح کے قریبی تعلقات کی ممانعت اور خدائی ناراضگی سے بچنے کی تاکید۔

(۱۴۵ تا ۱۴۶) ۔ ہاں توبہ کا دروازہ کھلا رکھتے ہوئے ایمان اور اعمال صالحہ کی راہ اپنانے اور مخلصانہ توبہ کے ساتھ اپنے رب کو راضی کرنے والوں کیلئے خدائی انعام و اجر کا اعلان۔

(۱۴۷) ۔ ایمان اور فرمانبرداری اپنانے والوں کیلئے خدائی عذاب سے دوری کا وعدہ۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
اللہ کو کسی کی بڑی بات کا ظاہر کرنا پسند نہیں مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر تم نیک کام اعلانیہ کرو یا اسے خفیہ کرو یا کسی
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
برائی کو معاف کر دو تو اللہ بڑا معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ بے شک جو لوگ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ
اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان
رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
فرق رکھیں اور کہتے ہیں ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک راہ نکالیں۔ ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے
وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اور اس کے رسولوں پر اور ان میں سے کسی کو جدا نہ کیا ان لوگوں کو اللہ جلد ان کے ثواب دے گا
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ ع ۲۱
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اہل کتاب تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ
اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
تو ان پر آسمان سے لکھی ہوئی کتاب اتار لائے سو موسیٰ سے اس سے بڑی چیز مانگ چکے ہیں
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ
اور کہا ہمیں اللہ کو بالکل سامنے لا کر دکھا دے ان کے اس ظلم کے باعث ان پر بجلی ٹوٹ پڑی
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
پھر بہت سی نشانیاں پہنچ چکنے کے بعد بچھڑے کو بنا لیا پھر ہم نے وہ بھی معاف کر دیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸)۔ غیبت پر سخت ناپسندیدگی (حرام ہونے) کا اظہار کرتے ہوئے مظلوم و مجبور الحال لوگوں کو بااختیار افراد کے سامنے اپنے جائز شکوہ شکایت کے اظہار کی اجازت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ خیر و بھلائی کے ترغیبی اظہار یا مخفی رکھنے (رضائے الٰہی کیلئے) اور کسی کی برائی پر درگزر کرنے جیسے مخلصانہ اعمال کی عنداللہ مقبولیت اور پسندیدگی کا ذکر۔

(۱۵۰تا۱۵۱)۔ یہود اور منافقین کے خدائی احکامات کے برعکس اپنے من پسند نئے تفریقی عقیدہ اختیار کرنے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے (ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے پکے منکے) کافروں والی سخت سزا دینے کا اعلان۔

(۱۵۲)۔ اس کے برعکس اہل ایمان کیلئے عقیدۂ حق کو من وعن خدائی احکامات کے مطابق تسلیم کرنے پر اجر الٰہی کا ذکر۔

(۱۵۳)۔ یہود مدینہ کے آپ ﷺ سے بے ہودہ سوالات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کے اکابر کے لغو و لچر اور بے جا مطالبات کا ناقدانہ ذکر اور اس غلط بے باکی پر خدائی گرفت و عذاب کا تنبیہی حوالہ، نیز بچھڑے کی پرستش جیسے جرم پر معافی کے احسان عظیم کی یاد دہانی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر حاکمانہ غلبہ کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

(١٥٤ تا ١٥٥)۔ یہود کے خدائی عہد و میثاق سے سرکشی و بغاوت کے مختلف واقعات، نیز صریح احکاماتِ خداوندی کے بالمقابل اُن کی حیلہ سازی اور انبیاء علیہ السلام کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم کا طنزیہ و تنقیدی سلسلہ وار جائزہ۔

(١٥٦ تا ١٥٨)۔ عفیفۂ کائنات حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے یہود کی ناپاک ذہنیت کا مذمتی ذکر اور ان کی بدعقیدگی کی پُر زور تردید کے بعد اصل حقیقت واقعہ کا زور دار اظہار (کہ وہ یقیناً نہ سولی پہ لٹکائے گئے نہ قتل ہوئے بلکہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے تھے)۔

(١٥٩)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری پر تمام اہل کتاب کا ان پر موت سے قبل ایمان لانے اور آخرت میں بدعقیدہ اہل کتاب کے خلاف ان کی گواہی کا ذکر خاص۔

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

اور ہم نے موسیٰ کو بڑا رعب دیا تھا۔ اور لوگوں پر طور اٹھا کر ان سے عہد لیا

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

اور ہم نے کہا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے کہا کہ

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا

ہفتہ کے بارے میں زیادتی نہ کرو اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔ پھر ان کی عہد شکنی پر

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

اور اللہ کی آیتوں سے منکر ہونے پر اور پیغمبروں کا ناحق خون کرنے پر اور اس کہنے پر کہ ہمارے

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

دلوں پر پردے ہیں انہیں سزا ملی پردے نہیں بلکہ اللہ نے ان کے دلوں پر کفر کے سبب سے مہر کر دی ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا

سو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے۔ اور ان کے کفر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے کے

عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

سبب سے۔ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو قتل کیا جو اللہ کا رسول تھا

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ

حالانکہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی در اصل شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں ہے

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ

محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اس پر ایمان نہ لا پائے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

سو یہود کے گناہوں کے سبب سے ہم نے ان پر بہت سی پاک چیزیں حرام کر دیں

طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

جو ان پر حلال تھیں اور اس سبب سے کہ اللہ کی راہ سے بہت روکتے تھے۔

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اور ان کے سود لینے کے سبب سے حالانکہ اس سے منع کئے گئے تھے اور اس سبب سے کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ

اور ان میں سے جو کافر ہیں ہم نے ان کے لئے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ

ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور مسلمان ہیں سو مانتے ہیں اس کو جو تجھ پر نازل ہوا

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ

اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے

الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم بڑا

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ ع ۲۲

ثواب عطا فرمائیں گے۔ ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسی نوح پر وحی بھیجی

وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَ

اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَ

اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور

هَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ

ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔ اور ایسے رسول بھیجے جن کا حال اس سے

عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ

پہلے ہم تمہیں سنا چکے ہیں اور ایسے رسول جن کا ہم نے تم سے بیان نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۰ تا ۱۶۱)۔ یہود کے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے احکامات الٰہی میں (بطور سزا) سختی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی اگلی پچھلی بغاوت وسرکشی اور نافرمانیوں پر ندامت کی بجائے دیدہ دلیری، سود خوری وحرام خوری کا مذمتی ذکر۔

(۱۶۲)۔ اہل کتاب میں سے ہدایت یافتہ اہل علم اور بقیہ اہل ایمان کے جذبۂ اطاعت و اعمالِ صالحہ میں اُن کی بے پناہ رغبت پر اُن کیلئے اُخروی اجرِ عظیم کا اعلان۔

(۱۶۳)۔ یہود کے نزول وحی کے متعلق من گھڑت نظریہ (کہ اگر یہ نبی برحق ہے تو اس پر کتاب ایک ہی دفعہ کیوں نہیں نازل کی گئی) کی باحوالہ تردید (کہ مذکورہ انبیاء پر بھی تو نزول وحی کا طریقۂ وحی مختلف رہا ان پر کیوں اعتراض نہیں ہوا فقط اسی پیغمبر پر ہی اس حوالہ سے اعتراض کیوں؟)۔

(۱۶۴)۔ کچھ اولوالعزم انبیاء ورسل کا ان کے اسماء (ناموں) سمیت (دو چار سے دنیا واقف ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں) جبکہ بقیہ تمام انبیاء کا نام لئے بغیر نبوت ورسالت کا تصدیقی ذکر کرتے ہوئے بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعزاز خاص (اللہ پاک سے ہم کلامی کے شرف) کا بیان۔

حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷)

اللہ پاک کے مقرب و برگزیدہ بندوں میں سے سب سے اونچا و بلند مقام انبیاء ورسل کا ہے۔ ہمارا سب کی عظمت پر ایمان ہے۔ ان انبیاء میں پانچ نبی ایسے ہیں جنکی پیدائش کا تذکرہ قرآن مقدس میں غیر معمولی انداز سے منقول ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت اسماعیل، حضرت اسحاقؑ، حضرت یحیؑ اور حضرت عیسیؑ۔ پھر ان پانچوں میں سے حضرت عیسیؑ ایسے نبی ہیں جن کی پیدائش سے قبل اور مابعد کے ماحول کا قدرے تفصیلی ذکر خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ سورۃ آل عمران میں بائیس آیات میں اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی اماں جان (حضرت عمرانؑ کی اہلیہ) کی دعا اور نذر ماننے سے لیکر انکے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے غیر معمولی واقعہ تک اس انداز سے احوال و اقعات کا بیان کیا گیا ہے کہ بغور خاص مطالعہ سے پوری تفصیل واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح سے حضرت مریمؑ کی پیدائش ان کی والدہ محترمہ کی دعا اور خواہش کے برعکس ہوئی اور خدائی حکمت خاص کیا تھی؟ پھر حضرت مریمؑ کی تربیت خاص حضرت زکریاؑ کے گھر میں غیر معمولی انداز سے ہونا (ایسے ایسے غیر موسمی پھل، خوراک منجانب اللہ ملنا وغیرہ) پھر خلاف عادت غیر معمولی طور پر حضرت مریمؑ کا خدائی امرِ خاص سے حاملہ ہونا اور پھر حضرت عیسیؑ کی پیدائش کا واقعہِ خاص، ماں کی گود میں غیر معمولی طریقہ سے کلام اپنی اور والدہ محترمہ (حضرت مریمؑ) کے متعلق حقیقت آمیز بیان کا اظہار، خدائی تعلیمات کی تبلیغ اور پھر ان پر دشمنِ حق کے نتیجہ میں اپنی ہی زمین کا تنگ کر دیا جانا اور قتل کا بھیانک منصوبہ بناتے ہوئے عملی اقدام کرنا مگر خدائی حکمِ خاص کے تحت حضرت عیسیؑ کا غیر معمولی انداز سے (خلاف عادت) زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا جانا اور دشمنانِ حق کا منہ تکتے رہ جانا (کہ ہمارا ہدف کہاں گیا؟) اور بعد میں حضرت عیسیؑ کے حوالہ سے قوم کا اختلاف اور گمراہی کا قدرے تفصیل سے ذکر خود باری تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآنِ کریم میں دو تین مقامات پر فرمایا ہے، آپ کو ان بیان کردہ قرآنی حقائق میں یہ امر اچھی طرح واضح نظر آئیگا کہ حضرت عیسیؑ کی زندگی کے تمام

تر گوشوں میں عمومیت سے ہٹ کر غیر معمولی طرزِ عمل اپنایا گیا اور خلافِ عادت معجزاتی حقائق نمایاں ہوتے رہے، یہ اشارہ تھا کہ مستقبل میں انکا زندہ آسمانوں سے دوبارہ آنا بھی پہلے کی طرح (خلافِ عادت) معجزاتی حقیقت سے ہو گا، اِسی پر سب مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے، اب یہ نکتہ انتہائی اہم اور بغور خاص قابل توجہ ہے۔ اور کبھی ایسا قبول نہیں کیا گیا کہ کوئی مسلمان معاذ اللہ قرآنی حقائق میں اپنی خود ساختہ تقسیم کے ذریعہ یہ کہنا شروع کر دے کہ میں ننانوے فیصد قرآنی آیات و احکامات کو تسلیم کرتا ہوں مگر ایک فیصد (معاذ اللہ) احکام یا آیات کی میں تصدیق نہیں کرتا تو یہ عام سا بدیہی سوال ہے کہ کون اِس کے مسلمان ہونے کو تسلیم کرے گا۔ اسی طرح وہ انسان جو امت کے اجماعی عقیدہ سے انحراف کرے اور اس کی کوئی ایسی تعبیر پیش کرے جو اجماعی اصول و حقائق کے برعکس ہو وہ سب کے نزدیک گمراہی ہے، سب متقدمین، مفسرین، محدثین، ائمہ فقہاء اور بقیہ ہر دور کے اہل علم حضرات نے صراحت و وضاحت کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کا قرآنی حقیقت کے مطابق آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے اور قرآن کے واضح اشارہ ﴿**انه لعلم للساعة**﴾ جو صراحۃً کے درجہ میں ہے نیز احادیث صحیحہ کی بناء پر دوبارہ آسمانوں سے تشریف آوری کا اجماعی عقیدہ بیان فرمایا ہے، عقائد کے حوالہ سے وہ صراحت جو پہلی، دوسری صدی اور قریب کے زمانے کے اتنے بڑے اہل علم حضرات فرما رہے ہوں وہ زیادہ معتبر ہے یا آج کے کسی بدفکر و عمل انسان کی نئی اختراعی سوچ کا اعتبار کیا جائیگا؟ کوئی گمراہ شخص آج کسی نئے عقیدہ کے ساتھ کھڑے ہو کر دعویٰ کرنا شروع کر دے کہ مجھے خواب میں معاذ اللہ نبی ہونے، مسیح ہونے، مجدد ہونے کی اطلاع دی گئی ہے تو اس کی مخبوط الحواسی پر مبنی اس بدترین اعتقادی گمراہی کو نہ صرف فوری رد کرنا لازم ہے بلکہ اسکا عملی و علمی تعاقب سب مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے، جہاں تک علمی دلائل اور بعض ایسے الفاظ پر ہونے والے اشکالات کی جواباً توضیح و تفسیر کا تعلق ہے وہ فقط ایسے لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو کسی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں جو لوگ کسی ایک بنیادی عقیدہ سے منحرف ہو کر کسی نئے مذہب کا جنم لے رہے ہوں وہ سراسر ایک گمراہ فتنہ ہوتا ہے۔ اُن کو اسلام کی طرف لانے کے لیے جُملہ عقائدِ صحیحہ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہوتی ہے کہ وہ مرتد ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اسی نکتہ پر دعوت کا نظریہ

ہے کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ جیسے جمیع احکام میں ختم نبوت پر ایمان بنیادی عقیدہ ہے ایسے ہی حضرت عیسیٰؑ کا زندہ اٹھایا جانا اور دوبارہ تشریف آوری بھی، کسی ایک بنیادی عقیدہ سے انحراف کا مطلب کُل عقائد سے انکار ہے۔ الغرض حضرت عیسیٰؑ کا زندہ آسمانوں پر اٹھانے جانے اور دوبارہ واپس تشریف لانے کا عقیدہ مسلّماتی حقیقت ہے اِن پر قائل کرنے کی دلیل کا زور اسی مرکزی نکتہ پر مرکوز رہنا چاہیے کہ آپ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ کا اگر اقرار کرتے ہیں تو یہ عقیدہ بھی اسی کا لازمی حصہ ہے اگر انکار کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ﴿نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ﴾ کا مصداق ہیں، اور اسلام میں ایسے ایمان کا اعتبار نہیں جو جزوی ہو کلی طور پر نہ ہو، یہ اصولی درجہ کی علمی حقیقت ہے جس پر سب علماء کا اتفاق ہے۔ سب اہل علم کے ہاں یہ اصولی حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ عقیدے کے ثبوت کے لیے نص قطعی یا اس کے درجہ کی حقیقت خبر متواتر، خبر مشہور اور اجماع امت مطلوب ہوتی ہے، نئے فتنوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ وہ ہمیشہ ان حقائق کے برعکس جنم لیتے ہیں، اہل علم حضرات کو عوام الناس کے سامنے اس اصولی حقیقت کو ضرور بیان کرنا چاہیے۔ ایسے حوالوں سے تفصیلی مستدلات (جو دقیق موضوعات کے باعث عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں) کی بجائے گمراہ عقیدہ و بد فکر لوگوں کو اصولی حقائق سے گھیرا جائے جس کو توڑنا اُن کے لیے مشکل اور عوام الناس کے لیے سمجھنا بھی آسان، اب ﴿مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ﴾ کی تشریح و توضیح خود اہل علم کے لیے بھی باریک بینی کا موضوع ہے اور جو لوگ (بدعقیدہ) زبردستی الفاظ کی خود ساختہ توجیہات سے اپنے باطل گمراہ عقیدہ کو سچ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ان کو پہلے مرحلہ میں اصولی حقیقت سے ہی لاجواب کیا جاسکتا ہے کہ قرآن وسنت کے مسلمہ اصول وحقائق کا انکار اہل کفر کریں تو ہمیں اُن سے اور انداز سے دعوتی اسلوب اختیار کرنا ہے مگر جن کو دعویٰ اور اصرار ہے کہ (باطل عقائد کے باوجود) ان کو مسلمان تسلیم کیا جائے اور ہماری نماز روزہ دیگر فرائض کی پابندی کو ایمان کا معیار سمجھ لیا جائے اور عوام الناس کو اس حوالہ سے سخت ترین دھوکہ میں ڈال دیتے ہیں تو اہل علم اس کے متعلق مشکل اور دقیق علمی دلائل کا راستہ مختصر کرتے ہوئے عام فہم اصولی حقائق سے ہر ایک کو آسانی سے آگاہ کر سکتے ہیں اور

ایسے میں عوام خود بھی گمراہ لوگوں کے غلط پروپیگنڈے اور فاسد دلائل سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور اُن گمراہ کرنے والے لوگوں کی بھی خبر لے سکتے ہیں کہ تم کیسے مسلمان کہلا سکتے ہو، حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب خوارج سے علمی بحث اور اصلاحی فکر کی غرض سے ان کی طرف جارہے تھے تو خلیفہ راشد حضرت علیؓ نے ان کو (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کو تلقینی نصیحت کی تھی کہ خوارج سے قرآنی الفاظ سے بحث کی بجائے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جرح کرنا۔ کیونکہ قرآن کریم کے ظاہر الفاظ سے وہ اپنے حق میں دھوکہ کا استدلال کر سکتے ہیں جبکہ احادیث وسنتِ رسول میں کوئی ابہام نہیں اسکا توڑ وہ نہیں کر سکیں گے اور ایسا ہی ہوا تو ہزاروں لوگ توبہ تائب ہوئے غلط فہمی دور ہوگئی، وقت کا ہر دور سے تقاضا رہا ہے کہ عوام الناس کے سامنے مشکل مضامین علمیہ بیان کرنا یا خود گمراہ فکر لوگوں سے بحث کرتے وقت عام فہم اصولی درجہ کے حقائق کو ذریعہ اصلاح بنایا جائے تو اس کے نتائج زیادہ مثبت پائے جاتے ہیں باقی علمی متدلات پر عمیق علمی تحقیقات سے ہمارے علماء ومحققین نے کبھی دامن نہیں چوڑایا بلکہ اس حوالہ سے بھی اپنا فرض منصبی اپنے اپنے وقت میں بطریق احسن نبھایا جس کی لسٹ طویل ہے (گذشتہ دور میں حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی تصنیف خاص عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ کی تصنیف حیات عیسیٰؑ، حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کی تصنیف حیات مسیح علیہ السلام، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی مرتب کردہ کتاب "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" وغیرہ میں اہم تفصیلی، علمی دلائل جمع کردیئے گئے ہیں (جو اہل علم حضرات کیلئے علمی جہیز کے درجہ میں ہیں) اُن کو زیرِ مطالعہ لایا جائے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۵)۔ جملہ انبیاء و رُسل کی بعثت مقدسہ کے مقصد عظیم کا ذکرِ خاص۔

(۱۶۶)۔ کوئی تسلیم کرے یا انکار مگر اس کی (نبوت اور وحی الٰہی کی صداقت) حقانیت کیلئے اللہ پاک اور فرشتوں کی مسلّم شہادت کے بعد مزید کسی تصدیق کی ضرورت نہ ہونے کا ذکر۔

(۱۶۷)۔ خود بھی ہٹ دھرمی میں مبتلا دوسروں کو بھی راہ حق سے روکنے والوں کی بدترین گمراہی کا ذکر۔

(۱۶۸تا۱۶۹)۔ کفر و ظلم کے راہی لوگوں کیلئے ہدایت و مغفرت کی بجائے ابدی جہنم میں دخول کا غضبناک اعلان۔

(۱۷۰)۔ اہل کتاب کے تکذیبی (جھٹلانے) رویہ کے برعکس ساری انسانیت کو خاتم الانبیاء ﷺ کے پیغام حق کی تصدیق کرنے کا حکم کرتے ہوئے انکارِ حق سے بچنے کی تاکید۔

مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ

خاص طور پر کلام فرمایا۔ ہم نے پیغمبر بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے

لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

تا کہ لوگوں کا اللہ پر پیغمبروں کے بعد الزام نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ

لیکن اللہ اس پر شاہد ہے جو تم پر نازل کیا کہ اسے اپنے علم سے نازل کیا اور فرشتے

يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

بھی گواہ ہیں اور اللہ گواہی دینے والا کافی ہے۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کی راہ

عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

سے روکا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے

وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾

اور ظلم کیا اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھائے گا۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

مگر دوزخ کی راہ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ پر یہ آسان

يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ

ہے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر رسول آچکا

فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

سو مان لو تا کہ تمہارا بھلا ہو اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا

اور زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں

فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى

حد سے نہ نکلو اور اللہ کی شان میں سوائے پکی بات کے نہ کہو بے شک مسیح عیسیٰ

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ

مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا ایک کلمہ جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان

مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
ہے سواللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ دو تمہارے
لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا
لئے بہتر ہوگا بے شک اللہ اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو اسی کا ہے
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ١٧١
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کارساز کافی ہے۔
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ
مسیح خدا کا بندہ بننے سے ہرگز عار نہیں کرے گا اور نہ مقرب فرشتے
الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
اور جو کوئی اس کی بندگی سے انکار کرے گا اور تکبر کرے گا پھر ان سب کو اپنی طرف اکٹھا
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کیے ہوں گے انہیں تو ان کا پورا
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
ثواب دے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے انکار کیا
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ڏ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
اور تکبر کیا انہیں درد دینے والا عذاب دے گا اور وہ اللہ کے سوا اپنے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ١٧٣ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ
کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ١٧٤ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک ظاہر روشنی اتاری ہے۔ سو جو لوگ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کو مضبوط پکڑا انہیں اللہ اپنی رحمت
وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ١٧٥ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ
اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور اپنے تک ان کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ تجھ سے حکم دریافت کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۱)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نظریۂ حق اور عقیدۂ توحید کی وضاحت کرتے ہوئے اہل کتاب کے افراط وتفریط (راہ اعتدال سے ہٹ کر غلط نظریہ پر چلنے) پر مبنی مختلف باطل عقائد کی مکمل نفی اور پرزور تردید کا بیان۔

(۱۷۲)۔ اہل کتاب (نصاریٰ) ومشرکین کی بدعقیدگی کے رد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام وملائکہ مقربین کے مقام عبدیت اور اظہارِ تواضع کا ذکرِ خاص نیز عبادت خداوندی سے استنکاف (عار محسوس کرتے ہوئے انکار کرنا) وتکبر کی صورت میں روزمحشر خدائی گرفت کی تنبیہ۔

(۱۷۳)۔ فرمانبردار و اطاعت شعار اہل ایمان کیلئے اجر وانعام سمیت خدائی فضل وکرم کا اظہار جبکہ (تواضع کی بجائے) تکبر کی راہ اپنانے والوں کیلئے عبرتناک سزا کا اعلان۔

(۱۷۴)۔ (فضول حجت بازی کو ترک کرکے) ساری انسانیت کو خدائی حجت کاملہ اور (اظہر من الشمس) نور ہدایت کی طرف راغب ہونے کی تاکید۔

(۱۷۵)۔ خدائی ہدایات کو مضبوطی سے تھامنے والے خوش نصیبوں کیلئے رحمت الٰہیہ کا ذکر خاص۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۶)۔ (من جملہ ہدایات واحکامات خداوندی کے پیروکاروں کے لئے ہدایت مزید کے طور پر) کلالہ (سے مراد ایسا شخص جس کے وارثوں میں باپ اور اولاد میں سے کوئی نہ ہو (مزید تفصیل کیلئے کتبِ تفسیر کا مطالعہ کیا جائے) کے متعلق استفسار (وضاحتی سوال)) پر قدرے تفصیلی وضاحتی احکامات کا ذکر خاص۔

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو

وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ شخص اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی کوئی

لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ

اولاد نہ ہو اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر چند وارث

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ١٧٦ ع

اللہ تم سے اس لئے بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سورۃ المائدہ

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

المنزل الثانی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ

ہیں سوائے انکے جو تمہیں آگے سنائے جائیں گے مگر شکار کو احرام کی حالت میں حلال نہ جانو

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ

تحقیق اللہ جو چاہے حکم دیتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ سمجھو اور نہ حرمت

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ

والے مہینے کو اور نہ حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو اور نہ ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا

اور نہ حرمت والے گھر کی طرف آنے والوں کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی ڈھونڈتے ہیں اور جب تم

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

احرام کھول دو پھر شکار کرو اور تمہیں اس قوم کی دشمنی جو کہ تمہیں حرمت والی

(تمہید وآغاز) اعتقادی احکام ہوں یا معاملاتی، حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، حرام ہو یا حلال، انسان کی ناقص عقل اُنکے باطنی حقائق کے مکمل ادراک سے عاجز ہے اس لیے خدائی احکامات کی بے چون و چرا اطاعت ہی تسلیم ورضا کا خوبصورت عنوان کہا جاسکتا ہے۔

(۱)۔ احکاماتِ الٰہیہ کے آگے سرنگوں اہل ایماں کو جملہ عقود (ہر طرح کے شرعی عہد و پیمان) کی پاسداری کا حکم دیتے ہوئے بعض خصوصی احکام (بسلسلہ حلت وحرمت) کا آغاز

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ

مسجد سے روکتی تھی اس بات کا باعث نہ بنے کہ زیادتی کرنے لگو اور آپس میں نیک کام اور

التَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ

پرہیزگاری پر مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ

سخت عذاب دینے والا ہے۔ تم پر مردار اور لہو اور

لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلا گھونٹ کر یا چوٹ سے

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ

یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ

اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو یہ سب گناہ ہیں

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

آج تمہارے دین سے کافر ناامید ہوگئے سو ان سے نہ ڈرو اور

اخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

مجھ سے ڈرو آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور میں نے تمہارے واسطے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے پھر جو کوئی بھوک سے بیتاب ہو جائے

مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣﴾ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا

لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا

أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ

چیز حلال ہے کہہ دو تمہارے واسطے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جو شکاری جانور جسے شکار پر دوڑنے کی تعلیم دو

مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ

کہ انہیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے سو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے پکڑ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲)۔ اہل ایمان کو شعائر اللہ، شہر حرام، ہدی، قلائد، عازمین حج عمرہ کی عزت و تقدیس کا احترام برقرار رکھنے کا تاکیدی حکم۔ (الف) احرام سے فراغت کے بعد شکار کی اباحت (جائز ہونے) کا ذکر۔ (ب) جوشِ انتقام میں (بعد از اسلام) کسی کو مسجد حرام سے روکنے یا زیادتی سے ممانعت کا اظہار۔ (ج) تعاون و عدمِ تعاون کے متعلق سنہری قانونِ خداوندی کا بیان

(۳)۔ (حلت و حرمت کے) خالق قانون کی طرف سے حرام اشیاء و حرام جانوروں کی مُتعیّنہ (واضح) لسٹ کا ذکر خاص (الف) بعد از استحکامِ اسلام آپ ﷺ کے زمانہ میں (بالخصوص قریبی بڑے عرب قبائل میں) اہل کُفر کی (بعد از مُشاہدۂ قوتِ اسلام) مایوسی کا ذکر کرتے ہوئے اہل ایمان کو مزید جوشِ شجاعت دینے کا بیان۔ (ج) آپ ﷺ کے ذریعے عالمگیر دین کی تکمیل اور اتمامِ نعمت کی عظیم خوشخبری نیز اسلام کو ہی تا ابد دینِ حق کے طور پر خدائی انتخابِ لاجواب کا احسانی بیان۔ (د) حرمت کے دائمی قانون میں (بحالتِ مجبوری) اضطراری ترمیم کا ذکر خاص۔

تعظیم شعائر اللہ اور خطبہ حجۃ الوداع

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)

قرآن کریم میں شعائر اللہ کے حوالہ سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اور جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا، سو وہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے‘‘ (سورۃ الحج آیت نمبر ۳۲)۔ اسی طرح فرمایا: ’’بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۸)۔ مزید ارشادِ ربانی ہے: ’’اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو بلکہ ان کی تعظیم کرو‘‘ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)۔ اس کو شعیرہ اس لیے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی علامت اور نشانی ہوتی ہے۔ اس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے مترادف ہے کیونکہ یہ چیزیں اللہ کی یادآوری کا ذریعہ ہیں۔ ان کو بت پرستی یا شرک اس لیے نہیں کہہ سکتے کہ ہم ان چیزوں کی تعظیم ان کی ذات کی وجہ سے نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی ہی تعظیم ہے۔ جن کو دیکھ کر اسکی عظمت اور یاد دل میں آتی ہے۔ شعائر اللہ میں مکان کے علاوہ کئی قسم کے افعال بھی داخل ہیں۔ مثلاً امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں {مِنْ اَعْظَمِ شَعَائِرِ اللّٰہِ} چار چیزیں اللہ کے شعائر میں سب سے بڑی ہیں اور ان میں خانہ کعبہ، حضورؐ کی ذاتِ مبارکہ نماز اور قرآن پاک شامل ہیں۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ میں عرفات بھی داخل ہے جہاں نو ذوالحجہ کو لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہاں کا وقوف ہی حج کا رکنِ اعلیٰ ہے۔ لوگ غروبِ آفتاب تک وہاں قیام کرتے ہیں۔ اور خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی طرح مشعرحرام جسے مزدلفہ کہا جاتا ہے۔ وہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہے۔ منیٰ میں رمیِ جمار بھی شعائر اللہ میں داخل ہے۔ صفا اور مروہ کا ذکر تو خود قرآن پاک نے کر دیا۔ علاوہ ازیں تمام مساجد، رمضان کا مہینہ اور اشہر حرم (حرمت والے مہینے) یعنی رجب، ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام یہ سب شعائر اللہ ہیں۔ یہ سب واجب الاحترام مہینے ہیں۔ ان میں گناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔ ان میں عبادت کا اجروثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور گناہ کا وزن بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ، عید الفطر، جمعہ، ایامِ تشریق، اقامت، ختنہ، نمازِ باجماعت، رمل، طواف، ہدی، قربانی اور صفا مروہ کی سعی سب شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے: ’’شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ کی بناء پر ہے جس کے دل میں خدا کا تقویٰ ہوگا وہی شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا‘‘۔ واضح رہے شعائر اللہ کی تعظیم کو دلوں کے تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو چیزیں شعائر اللہ کے ذیل میں آتی ہیں۔ وہ سب اپنی اپنی مخصوص نسبت کے باعث واجب

التعظیم قرار دی گئی ہیں۔ تو جو جو چیزیں شعائر اللہ کی حفاظت کے ذریعہ کے طور پر نسبت کی حامل ہیں وہ بھی قابلِ تعظیم (قابلِ احترام) سمجھی جانی چاہئیں۔ جیسے قرآنِ کریم کا کوئی نسخہ واجب التعظیم ہے تو اس پر چڑھا ہوا غلاف، رحل (تپائی وغیرہ جس پر قرآن کریم رکھ کر پڑھا جاتا ہے) درسگاہِ قرآن بھی قابلِ احترام ہے۔ مدارس دینیہ، قرآن کریم (جو شعائر اللہ میں شامل ہے) کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہیں ان کو بھی اس عظیم نسبت کی بناء پر انتہائی محبت اور عظمت سے دیکھنا چاہیے۔ ان کی خدمت، انکی بقا اور تحفظ کی ہر ممکن جدوجہد (ہر ذریعہ سے خواہ وہ مالی طور پر ہو یا کوئی دیگر طریقہ کار) کرنا ضروری ہے۔ یہ سب شعائر اللہ کی بالواسطہ تعظیم و احترام کے زمرہ میں آتا ہے۔ اور یہ بات انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں سے یہ مدارس دینیہ ہی ہیں۔ جو قرآن وسنت اور باقی دینی اقدار کے تحفظ کا اہم ذریعہ چلے آرہے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ ایشیائی ریاستوں میں جب اسلامی حکومتوں کا اقتدار رہا تو یہ مدارس دینیہ ہی تھے جنہوں نے قرآن و اسلام کے بقا و تحفظ کے لیے (نامساعد حالات کے باوجود) ہر ممکن جدوجہد کر کے دینی علوم و اقدار کو باقی رکھنے کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ جن جن ممالک میں مدارس کا بالکل وجود بزور اقتدار ختم کر دیا گیا وہاں اسلامی علوم واقدار بھی باقی نہ رہے۔ اور اب بھی باطل قوتوں کا سارا ہدف یہی دینی مدارس ہی ہیں۔ جن کو ممکنہ حد تک ختم کرنے یا کمزور کرنے کے لیے ہر باطل حربہ آزمایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مدارس دینیہ کو ہمیشہ ہر شر و فتنے سے محفوظ رکھے۔ شعائر اللہ کی مذکورہ وضاحت کے ضمن میں مناسب لگتا ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے ان مقاماتِ مقدسہ عرفات، مزدلفہ و منیٰ میں دیے گئے یادگار خطبہ کا تذکرہ ضروری ہے مزید یہ کہ اس کو توجہ سے پڑھا جائے جو خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے معروف ہے۔

اسلام کا آفاقی منشورِ رحمت: اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو راہِ راست اور ہدایت پر لانے کے لیے اہم ترین ذریعہ کے طور پر انبیاء و رسل کا انتخاب فرمایا یہاں تک کہ امام الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری پر سلسلۂ نبوت کی تکمیل فرما دی۔ آپ ﷺ کو خاتم النبیین قرار دے کر نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ حضور انور ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری سال حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیلِ دین کی خبرِ عظیم سے آپکو آگاہ فرمایا گیا ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً﴾ ترجمہ: ”آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو اور پورا کر دیا تم پر اپنے انعام کو اور پسند کر لیا تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)۔ یہی وہ خاص موقع تھا۔ جس میں آپ ﷺ نے تین مختلف مقامات پر تین لازوال خطبے ارشاد فرمائے جن کو مجموعی طور پر خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ (اسکی مختصر وضاحت سیرتِ النبی ﷺ از علامہ شبلیؒ و سید سلمان ندویؒ جلد نمبر ۲ صفحہ ۹۴/۹۵ میں موجود ہے)۔ خطبات کیا ہیں؟ لازوال و ابدی جامع نصیحت

نامہ / ہدایت نامہ ہے۔ جو اُصول و فُروع کا گویا ہمہ گیر سر چشمۂ تلخیص ہے (خلاصہ و نچوڑ) بعنوانِ دیگر سرورِ دو عالم ﷺ کا منشورِ رحمت ہے۔ آج کی اصطلاح میں بین الاقوامی (انٹرنیشنل) چارٹر آف ڈیمانڈ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اقوامِ متحدہ کے اکثر اور اہم نکات اسی خطبۂ حجۃ الوداع کے متبادل کے طور پر لیے گئے (کاش اقرارِ حق کی اخلاقی جُرأت ان مرتبین میں ہوتی اور صاف لفظوں میں اعتراف کر لیتے کہ ہم نے یہ نکات عالمگیر خاتم النبیین ﷺ کے آخری خطباتِ ثلاثہ سے لیے ہیں) اگرچہ اعتقادات اور بطورِ خاص توحید پر آپ ﷺ ساری زندگی اصلاح فرماتے رہے مگر آخری خطبہ میں آپ ﷺ کا زور زیادہ تر معاملات اور حقوقِ انسانی پر رہا۔ تاہم آپ کے تینوں خطبات تقریباً ہمہ جہتی نصائح پر مشتمل ہیں۔ اعتقادات اور اہم فرائض کے حوالہ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے پرودگار کی عبادت کرو۔ پانچوں وقتوں کی نماز پڑھو۔ مہینہ بھر روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو، خدا کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (مسندِ احمد ج ۵ صفحہ ۲۵۱ بحوالہ سیرت النبی صفحہ ۱۰۱)۔ جبکہ ایام حج میں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زبان مبارک پر ٹھہر ٹھہر کر نغمۂ توحید لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک جاری تھا۔ (جس کا مقصد نعرۂ توحید کا برملا اعلان تھا) معاملات کی اصلاح کے لیے آپ ﷺ نے دورِ جاہلیت کی تمام بے ہودہ مراسم کو مٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِيَّ مَوْضُوْعٌ ترجمہ: ''خبردار جاہلیت کے تمام تر دستور (طور طریقے) میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں (ختم کر دیے گئے ہیں)'' (صحیح مسلم و ابو داؤد)۔ فخر و غرور کے ظاہری ذرائع (مُجملہ امتیازات اور خود ساختہ حد بندیوں) کا خاتمہ کرتے ہوئے سارے انسانوں کو ان کی اصل اوقات کی تنبیہی یا د دہانی کے طور پر واضح فرمایا: لوگو! بے شک تمھارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ رنگ والے کو سیاہ پر اور سیاہ رنگ والے کو کوئی فضیلت نہیں مگر (فقط) تقویٰ کے سبب، مسلمانوں کو بھی باہمی اخوت اور نظریاتی وحدت کی ایک لڑی میں پروتے ہوئے ارشاد فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ غلاموں کے انسانی حقوق کی عظمت کو اُجاگر کرتے ہوئے خبر دار کیا، تمہارے غلام، تمہارے غلام جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

قبائلی عداوت پر مبنی رسمِ جاہلیت کا خاتمہ: خاتم النبیین ﷺ نے عرب قبائل کی دیرینہ عداوتی رسمِ جاہلیت جو (پشت در پشت کُشت و خون سے عبارت چلی آرہی تھی) کو ہمیشہ کیلئے قانوناً و حکماً ختم کرتے ہوئے عملی نمونہ کے طور پر اپنے ہی خاندان سے آغاز فرمایا اور ارشاد ہوا۔ جاہلیت کے تمام خون (انتقامی قتل و غارت) باطل کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل کر رہا ہوں۔ سودی نظام کو جڑ سے اکھارتے ہوئے عملی نمونہ کے طور پر اپنے ہی خاندان سے آغاز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: '' جاہلیت کے تمام

سود بھی باطل کر دیے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود (عباس بن عبد المطلب کا سود) باطل قرار دے رہا ہوں"۔

عورتوں کی عظمت و حقوق : آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو" (مسلم)۔ ایک روایت میں ہے" تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے"(مسند احمد)۔ عرب کے معاشرے میں کمزور وضعیف سمجھے جانے والے صنفِ نازک طبقے عورتوں کو قدر دانی کا تاج پہناتے ہوئے مردوں کو خبر دار کیا۔

جان و مال کی سلامتی : عرب قبائل میں جان و مال کی کچھ قیمت نہ تھی جو شخص چاہتا تھا۔ دوسرے کو قتل کر دیتا تھا اور جس کا مال چاہتا چھین لیتا، امن وسلامتی کے داعی امام الانبیاء ﷺ نے قیامت تک پوری انسانیت کو پیغام صلح سناتے ہوئے فرمایا تمہارا خون اور تمہارا مال اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔

گمراہی سے بچنے کا دائمی نسخۂ کیمیا: اقوامِ سابقہ کے بڑوں نے اپنے اپنے مذاہب کو اپنی ہوس پرستیوں میں تعلیماتِ حق کو مسخ کر دیا تھا۔ لیکن ابدی مذہب برحق کے آخری نبی اعظم ﷺ نے اپنی امت کو اپنے حال پر چھوڑنے کی بجائے ہدایاتِ ربانی کا ایسا مجموعہ اگلی آنے والی نسلوں کے سپرد کیا جو لازوال نظریاتی عملی حقائق کا کمال عکاس ہے۔ زبانِ رسالت سے نکلے ہوئے ایک ایک جُملے میں حدِ درجہ محبت، نصیحت اور ہدایت کے وہ سدا بہار پھول ہیں۔ جن کی خوشبو تا قیامت مہکتی رہے گی۔

ارشاد فرمایا: میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ کیا چیز ہے؟ کتاب اللہ۔ اس کے بعد آخری پیغمبر برحق نے مزید چند اصولی احکام کا اعلان فرمایا :ا۔ خدا نے ہر حق دار کو (از روئے وراثت) اس کا حق دیدیا۔ اب کسی کو وراثت کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ ۲۔ لڑکا اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، زنا کار کیلئے پتھر ہیں اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ ۳۔ جو لڑکا اس باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعویٰ کرے اور جو غلام اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور طرف اپنی نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔ قرض ادا کیا جائے۔ عاریت واپس کی جائے۔ عطیہ لوٹایا جائے، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو: کیونکہ تم سے پہلے قومیں اسی سے برباد ہوئیں یہ فرما کر آپ ﷺ نے مجمع عام کی طرف خطاب کیا:تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ہم کہیں گے کہ آپ ﷺ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ور اپنا فرض ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ترجمہ:اے خدا! تو گواہ رہنا (صحیح مسلم وابو داؤد)۔

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
کر رکھیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ جلد
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
حساب لینے والا ہے۔ آج تمہارے واسطے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ
اہل کتاب کا کھانا تمہیں حلال ہے اور تمہارا کھانا انہیں حلال ہے اور تمہارے لئے پاک دامن
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
مسلمان عورتیں حلال ہیں اور اُن میں سے پاک دامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب
قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
دی گئی ہے جب ان کے مہر انہیں دے دو ایسے حال میں نکاح میں لانے والے ہوں نہ بدکاری کرنے
وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
والے اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والے اور جو ایمان سے منکر ہوا تو اس کی محنت ضائع ہوئی
عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ع ۵
اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اے ایمان والو!
اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ
اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ
ناپاک ہو تو نہالو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں
جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم
مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو اور اسے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مل لو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴)۔حرام اشیاء کی لسٹ بیان کرنے کے بعد حلال چیزوں کے حوالہ سے اصولی قاعدہ کا ذکر کرتے ہوئے شکار کے متعلق سوال پر حِلت کے مشروط حکم کا جوابی ذکر

(۵)۔نزولِ حکم کے دن سے روز ابد تک پاکیزہ اشیاء کی حلت کا قانون نافذ کرتے ہوئے (بعض)۔(الف) اہل کتاب (جو اپنی کتب کے بنیادی اصول پر قائم چلے آرہے ہیں) کا ذبیحہ مسلمانوں کیلئے مباح قرار۔(ب) اہل کتاب اور مسلمانوں کے مابین مُناکحت (ایک دوسرے سے نکاح کرنا) کو بھی مشروط طور پر مباح کرنے کا ذکر خاص۔(ج) خدائی قانون پر ایمان نہ لانے والوں کیلئے دُنیوی واُخروی نقصان کا بیان۔

(۶)۔اہل ایمان کیلئے اطاعت الٰہی سے بڑھ کر کیا کوئی شے محبوب ہوسکتی ہے؟ تو قرب الٰہی کی عبادت خاص نماز کے متعلقہ مختلف مسائل و احکام اور اُنمیں حکمت وسہولت کے حوالے سے احسان الٰہی کا بیان۔

مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ

اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٦ وَ

پاک کرنا چاہتا ہے اور تا کہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تا کہ تم شکر کرو۔ اور

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ

اللہ کا انعام جو تم پر ہوا ہے اسے یاد کرو اور اس کا عہد جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے

إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ دلوں کی بات خوب

الصُّدُورِ ۝٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو بے شک اللہ اس

بِمَا تَعْمَلُونَ ۝٨ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ

سے خبردار ہے۔ اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک کام کرتے ہیں بخشش

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝١٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ

وہ دوزخی ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کریں پھر اللہ نے ان کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے

أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝١١ ع ۲

روک دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷)۔ (ہر حکم الٰہی کی اطاعت عبادۃ ہے، نماز ہو یا شکر گزاری)۔ غیر محدود احسانات خداوندی کی یاد دہانی کراتے ہوئے بطور خاص اپنے رب سے کیے ہوئے سمع وطاعت (حکم الٰہی کے آگے سرنگوں ہوتے ہوئے فرمانبرداری کرنا) کا عہد پیش نظر رکھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم۔

(۸)۔ (اہل ایمان کیلئے حقوق اللہ وحقوق العباد ہر دو کی اطاعت لازم ہے) معاشرے میں عدل وانصاف کے قیام کیلئے نظام شہادت کو ہر قسم کے باہمی تعصبات سے بالاتر ہو کر نبھانے کا تاکیدی خدائی حکم۔

(۹)۔ خدائی احکامات کی بجا آوری (اطاعت) کرنے والے اہل ایمان کیلئے خدائی اجرِ عظیم و بخشش کی خوشخبری۔

(۱۰)۔ خدائی احکامات کی تکذیب (جھٹلانے) اور نافرمانی کے مرتکب مجرموں کیلئے سخت عذاب کا اعلان۔

(۱۱)۔ اہل ایمان (صحابۂ کرام) پر عمومی احسانات کے ذکر کے بعد خصوصی احسان کی واقعاتی یاد دہانی کا ذکر۔

اسلام کا نظام نظافت

(پاکیزگی اور صفائی کے متعلق جامع ہدایات)

(زیر مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶، سورۃ المدثر آیت نمبر ۴ وغیرہ)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے جس آخری کتاب ہدایت کو منتخب فرما کر نازل فرمایا ہے وہ اس قدر جامع واکمل ہے کہ اسمیں دینی ودنیوی ہر بنیادی حقیقت کے راہنما اصول واضح کیے گئے ہیں۔ (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹)۔(ہر مسلمان کیلئے) اعتقادات کے بعد فرائض اسلام کی باری آتی ہے جس میں فرض اولین نماز کا قیام ہے۔ جس کا اہتمام حصول طہارت کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ اسلام نے طہارت قلبی کیلئے اعتقاداتِ صالحہ قبول کرنے اور ذکر اللہ کا اہتمام کرنے پر زور دیا ہے تو طہارت بدنی (جسمانی صفائی) کی اہمیت کو بھی تاکیدی احکام کے ساتھ واضح فرمایا ہے فرائض اور نفلی عبادت میں بدنی طہارت کو شرط قرار دیتے ہوئے اس کو دو صورتوں میں تقسیم فرمادیا ہے۔ عوامی طرز تفہیم میں اسے آپ یوں کہہ سکتے ہیں چھوٹی طہارت اور بڑی طہارت۔ اگر انسان کو طبعی تقاضوں کے تحت چھوٹی جسمانی نجاست پیش آجائے (جسکو اصلاح شریعت میں حدثِ اصغر کہتے ہیں اور اسکی مختلف صورتیں ہیں)۔ تو اس کیلئے حصولِ طہارت کا حکم بھی معمولی (چھوٹا) رکھا گیا ہے۔ جو ہمارے ہاں وضو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جسکے فرائض تو فقط چار ہیں۔ مگر سنتیں تیرہ اور مستحبات پانچ ہدایات پر مشتمل ہیں جس سے ہر مسلمان کو آگہی ضروری ہے) اور اگر انسانی طبعی تقاضے کے تحت بڑی جسمانی نجاست (احتلام یا اپنی بیوی سے صحبت کے نتیجہ وغیرہ میں) پیش آجائے تو اسکی جسمانی طہارت کا حکم بھی بڑے درجہ میں (پورے بدن کو غسل کے ذریعہ پاک کرنے کا) لاگو کیا گیا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے تمام تر احکامات، مصلحتوں اور حکمتوں پر مشتمل ہیں تاہم تمام مسلمانوں کیلئے اسکی عقلی مصلحتوں کا جاننا ضروری نہیں۔ اس کی کھود کرید میں پڑے بغیر ہم پر احکاماتِ الٰہی کی بہر حال اطاعت لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز (خواہ فرض ہو یا نفل) کیلئے طہارت لازم فرمائی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر عبادات (جیسے قرآنِ کریم کو ہاتھ میں لیتے ہوئے دیکھ کر تلاوت کرنا) میں بھی بعض صورتوں میں طہارت کو فرض لازم اور بعض صورتوں میں مستحب قرار دیا ہے۔

فرض حکم تو بہر حال فرض ہے (اسکی اطاعت لازم ہے) لیکن بعض نفلی عبادات میں طہارت کو مستحب قرار دینے میں بھی نظافتِ جسمانی (حصول طہارت) کا اہتمام کئی مصلحتوں اور حکمتوں کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز جیسی عبادت کے ذریعہ حاضری ہو اور انسان جسمانی طور پر ناپاک ہو کس قدر بے ادبی اور اخلاقی رذالت ہے۔ اس لئے ظاہری طور پر بھی ہر مسلمان کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ جسمانی طہارت کے بغیر بارگاہ الٰہی میں (نماز میں) حاضر نہ ہو۔ جسمانی پاکیزگی کے ساتھ کپڑوں کے پاک ہونے اور جگہ کے پاک ہونے کا حکم بھی اسی نظامِ نظافت (حصول طہارت) کا لازمی حصہ ہے۔ کپڑوں کے صاف ہونے کے متعلق خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وثیابک فطھر﴾ (سورۃ المدثر آیت نمبر ۴)، مقامِ عبادت کی صفائی کے حوالہ سے ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک رکھو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵)۔ کیونکہ شریعت چاہتی یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی میں حاضری کے وقت طہارتِ قلبی (توحید باری تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے شرک سے پاک حاضری) کے ساتھ ہر طرح کی ظاہری طہارت کا بھی اہتمام کیا جائے (جسکے بغیر عبادت قبول نہیں) یہی وجہ ہے کہ خود باری تعالیٰ نے قرآن مقدس میں حکم ارشاد فرمایا ہے کہ اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱)۔ اس سے جانا جاسکتا ہے کہ عبادت (نماز) میں کس طرح کا لباس پہن کر حاضر ہونا چاہیے۔ مقام افسوس ہے کہ لوگ افسران اور بڑے لوگوں کے ہاں جاتے وقت (حاضری کے دوران) اچھے لباس اور صفائی وستھرائی کا اہتمام کرتے ہیں مگر بارگاہِ الٰہی میں (نماز میں) حاضری کے وقت عامیانہ لباس بلکہ بعض اوقات ورزش اور سیر کرنے والا مخصوص لباس پہن کر مسجد میں آجاتے ہیں جو سراسر خلافِ ادب ہے اور بے تہذیبی کا رویہ ہے جسکو علمائے کرام نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علماء اس پر مہذب طرز سے عوام کو توجہ دلائیں اور سمجھائیں کہ اگر کوئی وکیل کسی عدالت میں (یا کوئی ملزم) کھیلنے کے دوران استعمال ہونے والے مخصوص لباس کے ساتھ حاضر ہوجائے تو (لاپرواہی کی وجہ سے) اسے توہین عدالت سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا خیال ہے کہ بارگاہ الٰہی میں حاضری کے لمحات کیا کم عظمت کے حامل ہیں؟ عبادت الٰہی کوئی کھیل تماشا نہیں کہ وہاں ایسے لباس کے ساتھ حاضر ہوا جائے ایسا کرنا عملاً

توہین عبادت کے زمرہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس لیئے اس اہم نکتہ کیطرف تنبیہی توجہ دلانا بہت ضروری ہے۔ اسلام نے دیگر عمومی احوال میں بھی جس قدر نظافت (صفائی ستھرائی) پرزور دیا ہے۔ وہ اسی کا طرہ امتیاز ہے۔ جیسے اجتماعی عبادات، جمعہ، عیدین وغیرہ میں بھی اسلام نے نظافت (اہتمام غسل) اپنانے کو تاکیدی درجہ میں مستحب قرار دیا ہے (بعض ائمہ کے نزدیک غسل واجب ہے) تاکہ کسی کو دوسروں سے طبعی کراہت یا جسمانی حفظانِ صحت کے اصولوں کو نظر انداز کرنے سے اذیت محسوس نہ ہو۔ عورتوں کیلئے حیض ونفاس سے فراغت کے بعد جسمانی نجاست کو دور کرنے کیلئے غسل کو فرض قرار دینا مزید قضائے حاجت کے وقت خوب صفائی وپاکیزگی بدن کے اہتمام کا حکم، ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنے کی تاکید اور سنن وضو میں مستحبات تک اہتمام اسی نظامِ نظافت کے پس منظر میں دیکھ جاسکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ طہارت کی اہمیت وعظمت کے اظہار کیلئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الطهور شطر الإيمان (مسلم) طہارت ایمان کا معتبر ترین حصہ ہے۔ اس فرمان نبوی ﷺ میں اتنی جامعیت ہے کہ اسمیں نہ صرف بدنی طہارت شامل ہوگئی ہے بلکہ ایک قاعدہ وکلی درجے میں صفائی وستھرائی کا واضح اشارہ اور ترغیب کی راہنمائی کردی گئی۔ گھر کی صفائی، برتنوں کی صفائی وغیرہ اعضائے وضو کی طہارت پر باطنی گناہوں کی نجاست دھلنے کی بشارت بھی غالباً اسی امر کی ترغیب کے پس منظر میں سنائی گئی ہے تاکہ طبعی طور پر سُست آدمی بھی اہتمام طہارت میں خوشی سے راغب ہوتا رہے نیز جسم سے ناپسندیدہ بالوں (بغل اور زیر ناف بالوں) کی صفائی، بڑھے ہوئے ناخن کاٹنے کی تعلیم اسی نظام نظافت کا حصہ ہے پیشاب کے چھینٹوں اور قطروں سے پرہیز نہ کرنے پر عذابِ قبر کی تنبیہ اسلامی نظامِ نفاست اور اہتمام طہارت کو مزید مؤکد بناتی ہے۔ اس حد تک صفائی وستھرائی پر مبنی طہارت کی تعلیم فقط اسلام کی سنہری اصولِ نظافت کی خوبی کہی جاسکتی ہے۔ آپ بقیہ مذاہب باطلہ میں اسقدر اہتمام نظامِ نظافت نہیں دیکھیں گے اگر کسی مذہب میں اسکی کوئی نظیر (مثال) ملتی بھی ہے تو وہ بھی اسلامی احکامات کی نقل مانی جاتی ہے۔ آج کی جدید سائنس موقع بموقع نظافتِ جسمانی (حصولِ طہارت) کے حوالہ سے اسلامی احکامات (مثلاً کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھوں کا دھونا وغیرہ) پر ریسرچ کرکے اس حقیقت کو برملا تسلیم کرچکی ہے کہ ان احکامات پر عمل درآمد کے نتیجہ میں کئی ساری جسمانی بیماریوں سے نجات ملتی ہے (اسکی تفصیلات

تحقیقاتی مضامین، کتب ورسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں) تاہم ایک مسلمان کیلئے احکاماتِ خداوندی کی بلاچون وچرا اطاعت وبجا آوری ہی لازم ہے (خواہ سائنسی تحقیقات اورفوائد کا علم ہو یا نہ ہو) اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے احکامات ہیں وہ انسانیت کیلئے ہر لحاظ سے فائدہ مند ہیں اگرچہ ہرانسان اسکے باطنی فوائد(حکمتوں اور مصلحتوں) سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم بعض اصحابِ بصیرت اہل علم نے اس حوالہ سے گراں قدر علمی تصانیف تحریر فرمائیں ہیں ۔ (بطورِ خاص حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ) صاحب مطالعہ حضرات اپنے اپنے ذوق کے باوصف ان کتب سے انکی تفصیلات جان سکتے ہیں ۔ عوام الناس کیلئے مختصر مذکورہ حقائق سے آگہی کافی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم دین اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین!

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اور اللہ نے بنی اسرائیلؑ سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ

بارہ سردار مقرر کیے اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرو گے

وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ

اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اچھے

اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ

طور پر قرض دیتے رہو تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کردوں گا اور تمہیں باغوں میں داخل کروں گا

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد کافر ہوا وہ بے شک

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ

سیدھے راستہ سے گمراہ ہوا۔ پھر ان کی عہد شکنی کے باعث ہم نے اُن

لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ

پر لعنت کی اور اُن کے دلوں کو سخت کردیا وہ لوگ کلام کو اس کے ٹھکانے سے

مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

بدلتے ہیں اور اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی اور تو ہمیشہ ان کی

عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ

کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا مگر تھوڑے ان میں سے سو انہیں معاف کر اور درگزر کر

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ

بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں

أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا پھر وہ اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی پھر ہم نے ان

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ

کے درمیان ایک دوسرے کی دشمنی اور بغض قیامت تک کے لئے ڈال دیا اور اللہ ان کا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢)۔ (اہلِ ایمان سے اطاعتِ خداوندی کے عہد و میثاق کا سلسلہ قدیمی ہے) گذشتہ دور میں بنی اسرائیل سے لیے گئے عہد اور ان میں خاندانی تقسیم (بارہ نقیبوں کی تعیناتی) نیز (احکاماتِ خداوندی کی اطاعت سے) نُصرتِ خداوندی اور اُخروی انعامات سے نوازنے کے وعدے کی یاد دہانی۔

(١٣)۔ بنی اسرائیل کی نقضِ عہد (وعدے توڑنے) کے سبب ان پر خدائی لعنت اور قساوتِ قلبی (دلی نافرمانی) کا عذاب، اُنکی تحریفی تخریب کاری، نصائحِ خداوندی کو نظر انداز کرنے جیسے جرائم کا بیان نیز اُنکی تمام خباثتوں کے باوجود (فی الحال) آپ ﷺ کو عفو و درگزر سے کام لینے کی نصیحت۔

(١٤)۔ بنی اسرائیل کی طرح نصاریٰ (عیسائیوں) کے نقضِ عہد کا مذمتی ذکر اور نافرمانی کے نتیجہ میں ان پر دائمی باہمی بغض و عداوۃ کی سُلگتی آگ مسلط کرنے کا بیان۔

اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ

کیا ہوا انہیں جتلا دے گا۔ اے اہل کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارا

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

رسول آیا ہے جو بہت سی چیزیں تم پر ظاہر کرتا ہے جنہیں تم کتاب سے چھپاتے تھے اور بہت سی

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

چیزوں سے درگزر کرتا ہے بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

اللہ سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اسے جو اس کی رضا کا تابع ہو اور انہیں اپنے حکم

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ

سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور انہیں سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

چلاتا ہے۔ بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے

مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

کہہ دے پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

مسیح مریم کے بیٹے اور اس کی ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کر دے اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہہ دو پھر تمہارے گناہوں کے باعث وہ تمہیں کیوں عذاب دیتا ہے بلکہ تم بھی

بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ

مخلوقات کی طرح ایک آدمی ہو جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اور

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۵)۔اہل کتاب کو خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری اور احسانِ الٰہی کی قدر کرنے کی ترغیب نیز احکاماتِ خداوندی پر مبنی مستقل کتاب (جو سراپا نور ہدایت ہے) نازل کرنے کا احسانی ذکر۔

(۱۶)۔خاتم الانبیاء ﷺ اور نور مبین (قرآن) کی برکت سے اطاعت گذار لوگوں کیلئے کفر کی تاریکیوں سے نور ایمان کی طرف سفر اور صراط مستقیم قبول کرنے کی خدائی توفیق واحسان کا بیان۔

(۱۷)۔عیسائیوں کی حضرت عیسیٰؑ کے حوالہ سے (کافرانہ) بدعقیدگی کی مذمت کرتے ہوئے تمام خواص وعوام نیز جملہ مخلوقات پر خدائی اختیار وسلطنت کا جابرانہ بیان (کہ کوئی بھی اُسکے حکم واختیار کے آگے پر نہیں مار سکتا)۔

(۱۸)۔یہود ونصاریٰ کی اپنے حوالہ سے خوش فہمی کو سختی سے رد کرتے ہوئے ان پر وقتاً فوقتاً خدائی گرفت وعذاب کا تنبیہی ذکر اور حقیقتِ اصلیہ کا واضح اظہار۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔اہل کتاب کو ایک طویل وقفہ کے بعد خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت مقدسہ کی خبر دیتے ہوئے تنبیہ مزید کے طور پر (کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا) آخری بشیر ونذیر کے ذریعہ ہر طرح کی حجت بازی ختم ہوجانے کی اطلاع خاص کا ذکر۔

(۲۰تا۲۱)۔بغاوت و ہٹ دھرمی کی قدیمی مریض قوم بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰؑ کے ناصحانہ خطاب اور اطاعتِ احکام خداوندی کی واقعاتی یاددہانی۔

(۲۲)۔اکابر یہود کی حضرت موسیٰؑ کے آگے ٹال مٹول اور حجت بازی کا مذمتی ذکر اور یاددہانی۔

(۲۳)۔بنی اسرائیل میں دو مقرب بزرگوں کی اطاعت شعار کلام کا ذکر خاص۔

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾
آسمانوں اور زمین اور ان کے دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ
اے اہل کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آیا جو تمہیں صاف صاف بتلاتا ہے ایسے وقت میں

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ
کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا تاکہ تم یوں نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
سو تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے اور اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ ع ۳
قادر ہے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ
جب کہ تم میں نبی پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو جہان

مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۰﴾ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
میں کسی کو نہ دیا تھا۔ اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِكُمْ
جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کردی اور پیچھے نہ ہٹو ورنہ نقصان

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ
میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ بے شک وہاں ایک زبردست قوم ہے

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا
اور ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے نکل جائیں پھر اگر وہ وہاں سے نکل جائیں

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
تو ہم ضرور داخل ہوں گے۔ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل

عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
تھا کہ ان پر حملہ کرکے دروازہ میں گھس جاؤ پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا
غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان دار ہو۔ انہوں نے کہا

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
اے موسیٰ ہم کبھی بھی وہاں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں ہیں سوتو اور تیرا رب جائے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ
اورتم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میرے اختیار میں تو

اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں سو ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى
فرمایا تحقیق وہ زمین ان پر چالیس برس حرام کی گئی ہے اس ملک

اُلْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ — ع ۷/۸
میں سرگرداں پھریں گے سو تو نافرمان قوم پر افسوس نہ کر۔ تو اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں

نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا — وقف لازم
کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنادے جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اور دوسرے کی نہ ہوئی اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا اس نے جواب دیا اللہ پرہیزگاروں

اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ — النصف
ہی سے قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں

اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا میں اللہ رب العالمین سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور

اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
دوزخی بن جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پھر اسے اس کے نفس نے اپنے

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۲۴)۔بنی اسرائیل کی اکثریت کے گستاخانہ طرز جواب کا ذکر۔

(۲۵)۔جواب میں حضرت موسیٰ کی اطاعت الٰہی میں ڈوبی ہوئی کلام کا بیان۔

(۲۶)۔گستاخ قوم یہود پر انکی بغاوت کے سبب خدائی فیصلے کا بیان۔

(۲۷تا۳۱)۔بغض وحسد میں فنا قوم یہود کی گستاخیوں کے مذمتی ذکر کے بعد دور اول میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے ایک کے دوسرے بھائی کیساتھ بغض و حسد کی وجہ سے پیش آنے والے حادثہ (وقوع قتل) کا قدرے تفصیلی واقعاتی ذکر۔

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٣٠ فَبَعَثَ اللّٰهُ

بھائی کے خون پر راضی کرلیا پھر اسے مار ڈالا پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگیا۔ پھر اللہ نے ایک

غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ

کوا بھیجا جو زمین کُریدتا تھا تاکہ اسے دکھلائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپاتا ہے

قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ

اس نے کہا افسوس مجھ پر میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے

معانقة ٥

سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝٣١ ۛۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ

کی تدبیر کرتا پھر پچھتانے لگا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھا کہ

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ

جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے

اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا

کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا اور جس نے کسی کو زندگی

فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ

بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی اور ہمارے رسول اُن کے پاس کھلے حکم لاچکے ہیں

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝٣٢ اِنَّمَا

پھر بھی ان میں سے بہت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ ان کی

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ

بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا

مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کردیے جائیں یہ ذلت ان کے لئے دنیا میں ہے

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٣٣ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ مگر جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٢)۔ (انسانی قتل کے بھیانک معاشرتی اثرات کے سدباب کیلئے دائمی قانون کے طور پر) بنی اسرائیل پر قتلِ انسانی کے حوالہ سے خدائی فیصلے کا نفاذ اور اس کے نتائج واثرات پر حقیقت بھرا (خدائی) تجزیاتی بیان۔

(٣٣)۔ معاشرے میں جاری باہمی فساد (ڈاکہ زنی) ظلم وتعدی کے خاتمہ کیلئے سخت خدائی قانون (فوجداری) کے تحت دُنیوی سزا کا اجمالی ذکر نیز اُخروی سزا کا بھی اعلان۔

ع ٥ / ٦

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

پہلے توبہ کرلی   توجان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔   اے ایمان والو!

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

ہوجاؤ۔ بے شک جولوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس دنیا بھر کی چیزیں ہوں

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہوتا کہ قیامت کے عذاب سے بچنے کے لئے بدلہ میں دیں تو بھی

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

ان سے قبول نہ ہوگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

حالانکہ وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ اور چور کے

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کرلی

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے

لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

چاہے بخش دے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔ اے رسول ان کا غم نہ کر جو

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں وہ لوگ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٤)۔قانونی کاروائی کے آغاز سے قبل توبہ کرنے والوں (حقوق العباد) کیلئے عدالتی سزا سے استثنا کا مشروط ذکر۔

(٣٥)۔(ہر خدائی نافرمانی سے بچتے ہوئے) اہل ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے اور قرب الٰہی کے شرعی ذرائع کو عملاً اپنانے نیز راہ خدا میں جان مال قربان کرنے کا ترغیبی بیان۔

(٣٦)۔(ورنہ روز محشر) منکرین حق کیلئے عذاب الٰہی سے بچنے کا کوئی بھی حیلہ یا پیش کش کام نہ آسکنے کا تنبیہی بیان۔

(٣٧)۔ خدائی غضب کے باعث ذلت آمیز دائمی عذاب کا المناک ذکر۔

(٣٨)۔اطاعت خداوندی کی بجائے فساد فی الارض کے مرتکب باغی طبقات کو لگام ڈالنے کیلئے سخت فوجداری خدائی قوانین کے نفاذ کا بیان۔

(٣٩)۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے بعد خدائی بغاوت سے توبہ و اصلاح کا راستہ اختیار کرنے والوں کیلئے نرمی و تخفیف کی خوشخبری۔

(٤٠)۔ جزا دے یا سزا دے آسمان و زمین کے شہنشاہ حقیقی کے دائرہ اختیار سے کوئی چیز باہر نہ ہونے کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۱)۔ یہود کی منافقانہ سرگرمیوں اور خبث باطن پر مبنی رویہ سے خاتم الانبیاء کو ذہنی ایذا پہنچنے پر آپ ﷺ کیلئے خدائی تسلی کا ذکر کرتے ہوئے یہود کے بقیہ دین دشمن حرکات وتحریفی اقدامات کی پُرزور مذمت کا بیان۔

(الف)(فتنہ پرور اپنی قسمت کو روئیں) مسلسل خدائی نافرمانی کے باعث بد باطن گروہ کی ازلی بدنصیبی اور خدائی عتاب کا غضبناک اظہار۔

(۴۲)۔ یہود (منافقین) کی حرام خوری، جاسوسی سرگرمیوں، مقدمات میں غیر ضروری چالاکیوں کے باوجود آپ ﷺ کو صبر وحلم کی پالیسی اپناتے ہوئے قضاء وتحکیم میں بہرصورت عدل وانصاف (میرٹ) کے نفاذ کا حکم۔

(۴۳)۔ تورات میں موجود احکام کے مطابق آپ ﷺ کے تصدیقی فیصلوں سے منحرف منافقین کے پکے کافر ہونے کا خدائی اعلان۔

قف

آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ

ہم مومن ہیں حالانکہ ان کے دل مومن نہیں ہیں اور وہ جو یہودی ہیں جھوٹ

الوقف علی الاول اجوز ۱۲

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ

بولنے کے لئے جاسوسی کرتے ہیں وہ دوسری جماعت کے جاسوس ہیں جو تجھ تک نہیں آئی

الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ

بات کو اس کے ٹھکانے سے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں کہ تمہیں یہ حکم ملے تو قبول کر لینا

وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن

اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے سو تو اللہ کے ہاں اس کے لئے

تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ

کچھ نہیں کر سکتا یہ وہی لوگ ہیں جن کے دل پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا

قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب

عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَاءُوكَ

ہے۔ جھوٹ بولنے کے لئے جاسوسی کرنے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں سو اگر وہ تیرے پاس آئیں

فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن

تو ان میں فیصلہ کر دے یا ان سے منہ پھیر لے اور اگر تو ان سے منہ پھیر لے گا تو وہ

يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ

تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان میں انصاف سے فیصلہ کر بے شک

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تو

التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں اور

ع أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ

یہ مومن نہیں ہیں۔ ہم نے تورات نازل کی کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ
اس پر پیغمبر جو اللہ کے فرمانبردار تھے یہود کو حکم کرتے تھے اور اہل اللہ
وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ
اور علماء بھی اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور اس کی خبر گیری پر مقرر تھے
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا
سو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑا مول مت لو
قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ
کافر ہیں۔ اور ہم نے ان پر اس کتاب میں لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے
الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ
اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے
السِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ
اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر ہے پھر جس نے معاف کر دیا
كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا
الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
سو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ہم نے اس کے پیچھے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کے بیٹے
مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ
کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اسے انجیل دی
فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ
جس میں ہدایت اور روشنی تھی اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا تھا
وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ
اور راہ بتانے والی اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔ اور چاہیے کہ انجیل والے اس کے موافق حکم کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۴)۔(اصلی) تورات کے برحق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اس میں موجود خدائی نوری ہدایات پر بنی اسرائیلی انبیاء اور اہل علم وسلف صالحین کی اقتدا اور اپنے اپنے دور میں فریضہ حفاظت کتاب پر ان کی خدمات کو تحسینی انداز سے خراج تحسین (مگر افسوس کہ بعد میں آنے والے نااہلوں نے ان کی دینی خدمات اور محافظانہ کردار کو تحریفانہ سرگرمیوں میں بدل کر رکھ دیا)۔

(الف) (بعد میں آنے والے بدعمل لیڈران یہود کو تورات میں موجود محفوظ خدائی احکام کے مطابق (جو کہ قرآنی احکام کی تائید و تصدیق کرتے ہیں) بلا خوف اطاعت کرنے اور دین فروشی جیسی مذموم سرگرمیوں کو ترک کرنے کا حکم۔(ب) انحراف کی صورت میں پکے کافروں کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔

(۴۵)۔(فساد فی الارض) معاشرتی فسادات کے روک تھام کیلئے نافذ کئے گئے (دور سابق میں) خدائی قوانین کا قدرے تفصیل سے (باحوالہ تورات وغیرہ) تذکرہ اور خدائی احکام سے نظریاتی و عملی انحراف کے مجرمین کو ظالمین کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔ (نصاریٰ کی یہود کے ساتھ تکذیبی مشابہت اور نافرمانی کی تقلید مذموم کا تنقیدی ذکر)

(۴۶)۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اصلاح احوال کیلئے جاری جہد مسلسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور انجیل میں موجود ہدایات و احکامات کا توصیفی ذکر۔

صرف آج کا ہی نہیں ہمیشہ کا تقاضا (دین کو نظریاتی تحریف سے محفوظ رکھنا ہے)

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۱)

ہمارے ہاں یہ جملہ سُننے سنانے اور بولنے میں اکثر استعمال ہوتا ہے کہ اس امر، معاملہ، پہلو کیطرف توجہ کرنا وقت کا تقاضا ہے، دینی معاملات میں بھی وقت کے مدبّر لوگ درجہ بدرجہ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے کسی پہلو کو ترجیحاتی تقاضا قرار دے کر اُسکی اہمیت کو اُجاگر کرتے رہتے ہیں ہر دور کے فتنے جدا جدا ہیں تو اُنکا تعاقب کرنا اپنے وقت کا تقاضا ٹھہرتا ہے۔ یا پھر مخصوص حالات کے کچھ وقتی تقاضے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اُسپر بھی صاحب بصیرت اہلِ علم کی تجزیاتی تشویش قابلِ توجہ ہوتی ہے گویا جس پہلو پر وقت کے اہل دانش صاحبان علم کو زیادہ فکرمند پایا جائے تو اس پر اصلاحی توجہ وقت کا تقاضا ہوتا ہے۔ الغرض تقاضائے وقت ایک کلی درجہ کی حقیقت ہے جسکے جزوی پہلو مختلف ہوسکتے ہیں اور اس وقتی تقاضوں کی تعیین بھی ایک اجتہادی رائے کہی جاسکتی ہے (جو مختلف الفکر لوگوں کے افکار کا نتیجہ سمجھی جاتی ہے) تاہم یہ امر متفقہ حقیقت کا حامل ہے کہ دینی حقائق کا تحفظ و بقا، خدمت قرآن واسلام ہر دور کا تقاضا ہے۔ (یہ وقتی نہیں ہمہ وقتی تقاضا ہے) اسلام کے نظریاتی وفکری تشخص کو اگلی نسلوں تک بحفاظت و با سلامت (طرز اسلاف پر عمل کرتے ہوئے) پہنچانا ہر دور کے مدبّرین و دانشمندوں کی مساعی جمیلہ کا لازمی حصہ چلا آرہا ہے۔ اس طرز عمل سے جب بھی غفلت یا کوتاہی برتی گئی اُسکے نتائج خطرناک حد تک دیر پا محسوس کیے گئے۔ اسلام وقرآن کے اُس نظریاتی فکر کو پوری ذمہ داری سے محفوظ رکھنا جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (بالخصوص خلفائے راشدین) اور بعد کے مجتہدین کے اجماعی حقائق کی روشنی میں چلا آرہا ہے۔ جسمیں اجتماعی امورِاُمت مسلمہ کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا گیا۔ کسی شخصی تفرد یا کسی بھی درجہ میں نظریاتی انحراف کو قبول نہیں کیا گیا۔ طریقہ کار کا اختلاف نظریاتی اختلاف شمار نہیں کیا جاتا گویا طریقہ کار کا مختلف ہونا ہر دور کا جداگانہ تقاضا کہا جاسکتا ہے۔ مگر نظریہ اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔ بعنوان دیگر نظریاتی حقیقت کی مثال کلمہ طیبہ جیسی ہے۔ جسکو قرآن مقدس میں شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ گویا جیسے شجرۂ طیبہ کی اساس اسکی

فرع سمیت ثابت الحقیقت ہے ایسے ہی اسلام کی نظریاتی اساس اپنے فکری حقائق سمیت محفوظ رکھنا دینی گلشن کے باغبانوں کی ذمہ داری ہے، یاد رکھئے !اللہ پاک کا یہ وعدہ ہے ﴿اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن﴾ ترجمہ:''ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں''(سورۃ الحجر آیت نمبر۹)۔ الفاظ قرآن کی حفاظت (ہر قسم کی لفظی تحریف سے پاک) اسکا وعدہ ہے لیکن قرآن تو صرف الفاظ کا ہی نام نہیں بلکہ معنیٰ بھی اُسکا جزو ہے تو اسکی حفاظت بھی اسمیں شامل ہے۔ الفاظ قرآن کی حفاظت قراء وحفاظ کے ذریعہ پوری کرائی جارہی ہے تو صحیح معنیٰ ومفہوم کی حفاظت کا فریضہ ہر دور کے علماءِ حق سرانجام دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ سمجھنا از حد ضروری ہے کہ تحریف لفظی ومعنوی کے ساتھ نظریاتی تحریف کا مفہوم کیا ہے؟ یہود کے حوالے سے قرآن کریم میں انکی لفظی اور معنوی(نظریاتی) تحریف کا مذمتی ذکر موجود ہے، ترجمہ: ''پھیرتے ہیں کلام کو اس کے ٹھکانے سے''(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۱)۔ قرآنی صداقت کا یہ دائمی معجزہ ہے کہ کوئی مائی کا لال قرآن کریم میں اس طرح کی تحریف نہیں کرسکتا، کاش کہ ہم مسلمان اس دائمی زندہ معجزاتی حقیقت کو ساری دنیا میں اپنی صداقت کے منہ بولتے ثبوت کو نہ صرف برملا پیش کرتے بلکہ بطور چیلنج مناظرتی پسِ منظر میں اُس کو دہراتے رہتے تو ہمیشہ کی طرح ساری باطل قوت اِس ابدی چیلنج کا مقابلہ کرنے سے عاجز اور لاجواب دکھائی دیتی۔ تاہم ہمیں بھی ایک روحانی مرض لاحق (اللہ نہ کرے) رہی ہے کہ ہم شخصی کرامات اور اولیاء اللہ کی بعض ظاہری خوبیوں پر مبنی واقعات کو خوب اجاگر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن قرآن واسلام کی لازوال ابدی صداقتوں کو غیروں کے سامنے تو کیا متعارف کرواتے خود بھی آشنا نہیں (کچھ اسمیں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے) یہود کی بعض روحانی بیماریوں کے اثرات اس امت میں بھی سرایت کرجانے کی اطلاع احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس میں اعمال فاسد کیساتھ نظریاتی فساد بھی شامل ہے وہ اگر بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے تو ہم خدانخواستہ ایک قدم آگے بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ وہ نظریاتی فساد وتحریف ہی کی بناء پر ہے۔ ہماری کم علمی ہے کہ ہم اسی پر ہی بھروسہ کرتے نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ براہ راست ذات باری تعالیٰ نے لیا ہے۔ ہم نظریاتی تحریف کو سمجھتے ہی نہیں کہ وہ کیا ہے؟ اور کس طرح سے وہ امت مُسلمہ میں چلی آرہی

ہے۔ اور ہم اسکی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ کے ہی ذمہ لگا دیتے ہیں۔ عقیدہ تو ہر عمل کے پس منظر میں توفیقِ الٰہی کا ہی نظریۂ حق ہے تاہم جن امور کا مکلف ایک مسلمان کو بنایا گیا ہے اسمیں اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور اسلامی تشخص کی بھی اہل حق کی ذمہ داری ہے۔ محقق مفسر صاحب معارف القرآن مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس حوالے سے خبردار کرتے ہوئے وضاحت فرمائی ہے کہ مسلمانوں کیلئے اس میں تنبیہہ ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے اس میں لفظی تحریف کی تو کوئی جرأت نہیں کرسکتا، کہ لکھے ہوئے صحیفوں کے علاوہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ کلام میں ایک زیر و زبر کی غلطی کوئی کرتا ہے تو فوراً پکڑا جاتا ہے۔ معنوی تحریف بظاہر کی جاسکتی ہے اور کرنے والوں نے کی بھی ہے مگر اُسکی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایادیا ہے کہ اس اُمت میں قیامت تک ایک ایسی جماعت قائم رہے گی جو قرآن وسنت کے صحیح مفہوم کی حامل ہوگی اور تحریف کرنے والوں کی قلعی کھول دے گی، علماءِ حق کی ہر دور میں یہ ذمہ داری رہی ہے کہ وہ نظریاتی تحریف پر مبنی فکری اعتدال (نظریاتی فساد/ امت کے متفقہ نقطۂ نظر سے انحراف) کو رد کرتے رہیں اور امت میں اہلسنت والجماعت کے نظریات برحق کی اشاعت کریں۔ کیونکہ شیطان کو متشابہات کے ذریعہ نظریاتی تحریف کا راستہ ملا ہوا ہے۔ جسکو مختلف زاویۂ فکر سے اعتقادی بگاڑ میں بدل بدل کرنت نئے گروہوں کو جنم دیتا چلا آرہا ہے۔ یہ دراصل نظریاتی تحریف کا لطیف پیرایہ ہے۔ جسکا ادراک اُمت کے بیدار مغز صاحبِ علم دانشمند لوگ ہی کرسکتے ہیں آپ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیں کہ ہر دور کے معتزلہ (باطل الفکر طبقہ) کی ابتدائی نظریاتی اُٹھان قرآن وسنت کے مقدس نام سے معرض وجود میں لائی گئی مگر بعد ازاں شفاف نظریۂ برحق میں ایسی میٹھی فکری زہر ملائی گئی جسکا اثرِ فاسد دیر میں جا کر ظاہر ہوا تب تک وہ اپنا کام دِکھا چکی ہوتی، تاہم وقت کے علمائے سلف نے ایسے نظریاتی تحریفات کے فتنوں کا تعاقب ہمیشہ سے کیا اور آج بھی حساس فکر اہل علم اسپر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ احقاق حق میں ذرا دبنگ آواز اور عزیمت مزاج ہوتے ہیں تو کچھ حالات کی بنا پر مصلحت پر مبنی مؤقف اختیار کرنے کو وقت کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام کی متفقہ نظریاتی افکار وتعلیمات سے انحراف خواہ کسی خوبصورت دینی عنوان سے ہی کیوں نہ سامنے آئے

اُسکی علمی و تحقیقی خبر لینا اور درست نظریاتی حقیقت سے نئی نسل کو آگاہ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کسی وقت کسی بھی طبقہ کی جانب سے اگر قرآن وسنت کے حوالہ سے کلی اسلامی تعلیمات کو جزوی طور پر اسلام کے آفاقی نظریات سے جدا کر کے خود ساختہ طریقہ کار یا فکر وعمل پر اس طرح اصرار شروع کر دیا جائے۔ جس سے قرآن واسلام کے متفقہ دینی حقائق پر نظریاتی زد پڑ رہی ہو وہ بھی نظریاتی تحریف ہی کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ اس کا شعور وادراک اصحاب بصیرت اور راسخ فی العلم اصحابِ فتاویٰ کو بہتر انداز سے ہونا چاہیے۔ کسی انفرادی فکر ونظر کو اسلام کے اجتماعی حقائق ونظریات کا متبادل قرار دینا بھی ایک طرح سے نظریاتی بگاڑ ہے۔ دین کی ہمہ جہتی کو اپنے مخصوص فکر و ذوق کے پس منظر میں اسطرح بڑھا چڑھا کر پیش کرنا کہ جس سے بقیہ سارے دینی حقائق کی اہمیت ہی ختم کر دی جائے خطرناک فکری رجحان ہے۔ ایسے ماحول کے تدارک کیلئے اہل علم کو ہمیشہ حساس فکری کیساتھ آگے بڑھنا چاہیے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے نظریات کسی مستقل فکر یا مسلک کا روپ نہ دھار لیں۔ جب حالات کے جبر و استبداد کا فتنہ اتنا غالب آنے لگے کہ احقاق حق کا اعلانیہ اظہار مشکل نظر آنے لگے۔ تب بھی اصحاب فتاویٰ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کم ازکم انفرادی سطح پر علمی و تحقیقی فتاوی کے ذریعہ حق واضح کرتے رہیں اور نظریاتی انحراف کی کسی شکل کو پنپنے کا (بقدر استطاعت) موقع نہ دیں، یہ امر انتہائی قابل توجہ ہے کہ قران کریم کی لفظی تحریف تو ناممکن ہے۔ معنوی تحریف (ترجمہ وغیرہ) بھی قریب قریب ناممکن ہے کہ بہت جلد (ایسی ناپاک کوشش) اپنے انجام کو پہنچ جاتی ہے۔ تاہم نظریاتی تحریف ایسی باریک بینی پر مبنی شیطانی کاوش ہوتی ہے جو اول تو سمجھ دیر سے آتی ہے اور اگر علم میں آبھی جائے تو کوئی نہ کوئی منفی نتیجہ سامنے لاچکی ہوتی ہے۔ اسلئے ہر دور کا یہ ہمہ وقتی تقاضا رہا ہے کہ اسلام کے ٹھوس عقائد ونظریات کے حوالہ سے کسی درجہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ فکری تحریف کو کسی مصلحت کی نذر نہ ہونے دیا جائے اور اس حوالہ سے اپنے اکابر واسلاف کے فکری وعملی اقدامات کی تقلید کو ہی واجب الاتباع سمجھا جائے۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ

جو اللہ نے اس میں اتارا ہے اور جو چیز اللہ نے اتاری ہے جو شخص اس کے موافق حکم نہ کرے سو

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

وہی لوگ نافرمان ہیں۔ ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

کرنے والی ہے اور ان کے مضامین پر نگرانی کرنے والی ہے سو تو ان میں اس کے موافق حکم کر

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ

جو اللہ نے اتارا ہے اور جو حق تیرے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر انکی خواہشات کی پیروی نہ کر

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک واضح راہ مقرر کردی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ

سب کو ایک ہی امت کر دیتا لیکن وہ تمہیں اپنے دیے ہوئے حکموں میں آزمانا چاہتا ہے لہذا نیکیوں میں ایک دوسرے

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۸

سے بڑھنے کی کوشش کرو تم سب کو اللہ کے پاس پہنچنا ہے پھر تمہیں جتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَ

اور فرمایا کہ تو ان میں اس کے موافق حکم کر جو اللہ نے اتارا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ

اور ان سے بچتا رہ کہ تجھے کسی ایسے حکم سے بہکا نہ دیں جو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے پھر اگر

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ

یہ منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ کا ارادہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں مصیبت میں مبتلا کرنے کا ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ

اور لوگوں میں بہت سے نافرمان ہیں۔ تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے

ع ۷ ۱۱ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵۰ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

والے ہیں ان کے ہاں اللہ سے بہتر کوئی اور فیصلہ کرنے والا نہیں۔ اے ایمان والو!

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۴۷)۔ لیڈران نصاریٰ کو انجیل مقدس کی تعلیمات پیشِ نظر رکھتے ہوئے قبولِ حق اور فیصلوں میں خدائی اطاعت تسلیم کرنے کا حکم۔ (الف) خدائی احکام سے انحراف کی صورت میں نافرمانوں کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔

(۴۸)۔ آپ ﷺ کے توسط سے ہر مومن کو (یہود ونصاریٰ کی انحرافی بدعملی کے برعکس) قرآن جیسی محمود صفات والی (صفات محمودہ کا ذکر آیت میں موجود ہے) عظیم کتاب (اسکے عطا کردہ نظام وتحکیم وغیرہ) پر عمل کرتے ہوئے باطل طبقات کی من پسند خواہشات کو رد کرنے کا تاکیدی حکم۔ (الف) اصول دین میں اشتراک کے باوجود احکامات میں شرعی جزوی تبدیلی کے پس منظر میں حکمت الٰہیہ شامل ہونے کا ذکر۔ (ب)۔ خدائی حکمت ومشیت پر یقین لاتے ہوئے جذبہ اطاعت میں مسابقت (مقابلہ میں آگے بڑھنا) کرنے کی تاکید (ج) روز محشر جملہ اختلافی حقائق کے انکشاف (کھولنے) کا بیان۔

(۴۹)۔ یہود کی چالبازیوں سے ہوشیار رہنے اور تمام تر سازشوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے خدائی احکام کو بہر صورت نافذ کرنے کا زوردار ذکر۔ (الف) یہود (منافقین) کے انحرافی اقدامات پر خدائی گرفت کا تنبیہی ذکر۔

(۵۰)۔ دور سابق کی جاہلانہ روش (بغاوت وسرکشی) کو خیر آباد کہتے ہوئے خدائی احسن نظام (خدا پاک کی طرف سے عطاء کردہ بہترین جامع نظام حیات) کو اپنانے کا ترغیبی بیان۔

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرلے تو وہ انہیں میں سے ہے اللہ
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ
ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پھر تو ان لوگوں کو دیکھے گا جن کے دلوں میں بیماری ہے ان میں دوڑ کر
فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ
جا ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانہ کی گردش نہ آجائے سو قریب ہے کہ اللہ
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ
جلدی فتح ظاہر فرمادے یا کوئی اور حکم اپنے ہاں سے ظاہر کرے، پھر یہ اپنے دل کی چھپی ہوئی بات پر شرمندہ
نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
ہوں گے۔ اور مسلمان کہتے ہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی پکی قسمیں کھاتے تھے
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کے اعمال برباد ہوگئے پھر وہ نقصان اٹھانے
خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
والے ہوگئے۔ اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا
فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا کہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اللہ کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
اور کافروں پر زبردست اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں
لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔
عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور ایمان دار لوگ ہیں جو نماز قائم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۱) ۔ اہل ایمان کو یہود و نصاریٰ (جملہ کفار) سے (ناگزیر معاملات اور تجارت کے علاوہ) دوستی پر مبنی تعلقات سے بچنے کی تاکید، خدائی حکم کی مخالفت پر خطرناک نتیجہ کی تنبیہ۔

(۵۲) ۔بغض وحسد کے باعث مسلمانوں کے حوالہ سے منافقین کے خبث باطن کا پردہ چاک کرتے ہوئے اُن کی دوہری توقعات اور حسرت آمیز نتائج کا ذکر۔

(۵۳) ۔ منافقین کی موقع پرستی اور جھوٹی قسموں کے باوجود بے وفائی کے مشاہدہ پر اہل ایمان کے تعجب خیز ردِّعمل کا اظہار اور ان (منافقین) کے اُخروی خسارے کا مذمتی ذکر۔

(۵۴) ۔ دینِ حق پر استقامت کی بجائے ارتدادی راہوں (دوبارہ کفر) پر لوٹنے والوں کے برعکس مستقبل میں نئے عُشاقِ حق کے ذریعہ اسلام کی سربلندی ہونے کی خدائی پیش گوئی اور مستقبل کے نئے مجاہدین کی صفات محمودہ کا ذکر خاص۔

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ١٢

رسول اور ایمانداروں کو دوست رکھے تو اللہ کی جماعت وہی غالب ہونے والی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ

اے ایمان والو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل

لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

بنا رکھا ہے ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔ اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ

وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔ کہہ دو

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

اے اہل کتاب تم ہم میں کون سا عیب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہمارے

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ

پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ

کہہ دو میں تم کو بتلاؤں اللہ کے ہاں ان میں سے کس کی بری جزا ہے وہی جس پر اللہ نے لعنت کی

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ

اور اس پر غضب نازل کیا اور بعضوں کو ان میں سے بندر بنایا اور بعضوں کو سور اور جنہوں نے شیطان کی بندگی کی

اُولٰۤئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

وہی لوگ درجہ میں بدتر ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کافر ہی آئے تھے اور کافر ہی گئے اور اللہ خوب جانتا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵)۔ دنیوی دوستیوں سے بے نیاز ہو کر اپنے خدا اور رسول ﷺ سے ایمانی رشتہ نیز مؤمنین صالحین کے باہمی تعلق و دوستی کو سرمایۂ افتخار سمجھنے کی ترغیب۔

(۵۶)۔ اللہ اور رسول ﷺ سے مضبوط تعلق اور اہل ایمان سے قلبی محبت رکھنے والوں کو خدائی جماعت قرار دیتے ہوئے انجام کار فتح سے نوازنے کا خدائی وعدہ۔

(۵۷)۔ جذبۂ غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اہل ایمان یہود و نصاریٰ اور جملہ دین دشمن عناصر (جو دین حق کا مذاق اُڑاتے ہیں) سے کسی درجہ کی دوستی کا کبھی تصور بھی نہ کریں بلکہ ایمان کی حفاظت کیلئے تقویٰ اختیار کریں۔

(۵۸)۔ منافقین کی حرکات خبیثہ کا مذمتی ذکر۔

(۵۹)۔ مجسمۂ بغض و نفاق اہل کتاب کا مؤمنین کے ساتھ ان کے انتقامی رویہ پر بوجہ عداوت کا طنزیہ سوال۔

(۶۰)۔ اہل ایمان کو انتقامی نظروں سے دیکھنے والے اہل کتاب کو خدائی غضب و لعنت کا شکار اپنے بد باطن اکابر کے انجام بد سے سبق حاصل کرنے اور عنداللہ ان کے درجہ خبیثہ کا مذمتی ذکر۔

(۶۱)۔ دنیوی تحفظ کی خاطر منافقانہ ایمان ظاہر کرنے والے پکے کافروں کی حقیقت اصلیہ کا بیان۔

بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ

جو کچھ وہ چھپاتے تھے۔ اور تو اُن میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ گناہ پر اور ظلم پر اور

وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا

حرام کھانے پر دوڑتے ہیں بہت بُرا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ

ان کے فقراء اور علماء گناہ کی بات کہنے اور حرام مال کھانے سے انہیں کیوں منع نہیں کرتے البتہ

السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ

بری ہے وہ چیز جو وہ کرتے ہیں۔ اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے انہیں کے ہاتھ

مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ

وقف لازم

بند ہوں اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

جس طرح چاہے خرچ کرتا ہے جو کلام تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ ان

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

میں اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کا باعث بن گیا اور ہم نے ان کے درمیان

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ

قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے جب کبھی لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾

یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم ان میں سے ان کی برائیاں دور کر دیتے اور

وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ

ضرور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل کو قائم رکھتے

وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ

اور اس کو جو اُن پر اُن کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے تو اپنے اوپر سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٢)۔ اہل کتاب منافقین کی اخلاقی پستی اور بالخصوص حرام خوری کا مذمتی ذکر۔

(٦٣)۔ (اصلاحی کردار ادا نہ کرنے پر) وقت کے اکابر و مشائخ یہود کی مجرمانہ خاموشی اور تماشائی کردار کی پرزور مذمت۔

(٦٤)۔ یہود کے گستاخانہ قول کا ذکر اور سخت لب و لہجہ سے جوابی بیان۔ (الف) نیز قبول حق کی بجائے اہل کتاب کی باغیانہ روش میں اضافے کا مذمتی اظہار۔ (ب) نتیجتاً اہل کتاب پر باہمی بغض وعداوت کا دائمی عذاب مسلّط کرنے کا بیان۔ (ج) اہل کتاب کی تخریبی اور فسادی سرگرمیوں کا مذمتی ذکر۔

(٦٥ تا ٦٦)۔ تمام تر جرائم کے باوجود اہل کتاب کو راہ حق کی دعوت دیتے ہوئے خدائی انعامی پیکج کا اظہار۔

عالمی امن کا علمبردار آفاقی مذہب اسلام

(بحوالہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۴)

یہ اہم ترین حقیقت قرآن کریم کی نصِ قطعی سے واضح ہے کہ اسلام کی دائمی پالیسی انفرادی واجتماعی امن کی رہی ہے۔ اسلام نے انفرادی اور اجتماعی فساد (فساد فی الارض) کو ہمیشہ نہ صرف نفرت کی نظر سے دیکھا ہے بلکہ فسادی لوگوں کی پرزور مذمت کی ہے۔ آپ سورۃ المائدہ آیت ۶۴ کا مکمل ترجمہ سیاق وسباق سمیت مطالعہ میں لائیں تو یہ حقیقت کھل کر آشکارا ہوجائے گی کہ دنیا میں فساد فی الارض کا ساعی (کوشش کرنے والا) گروہ کون رہا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سارے مقامات پر اس باطل گروہ کی فسادی سرگرمیوں اور انسانی امن کے حوالے سے منفی سوچ وفکر (اقدامات سمیت) کو اچھی طرح واضح کیا ہے۔ خالقِ فطرت ونفسیات ذاتِ برحق (اللہ عزوجل) نے باطل گروہوں کے خبثِ باطن، نفسیات ومزاج کے متعلق انسانیت کے سامنے (انکے منفی اثرات سمیت) بیان فرماتے ہوئے نہ صرف ہمیں خبردار کیا ہے بلکہ ان کے انسانیت سوز اقدامات (فکراً وعملاً) کو بھی طشت ازبام کیا ہے۔ اگر مستند ومحقق تاریخ اسلام کا سنجیدہ فکری سے مطالعہ کرلیا جائے تو کسی دور میں بھی آپ کو مذہب حق (اسلام) کے علمبرداروں کی طرف سے اجتماعی طور پر فسادی فکر وعمل کی تائید وتصویب نہیں ملے گی۔ اگر انفرادی طور پر کسی گروہ کی طرف سے اس کے منافی فکر وعمل کا تذکرہ ملتا ہے تو اسے اسلام کی دائمی پالیسی کے منافی سمجھا گیا ہے (جیسے تاریخ میں مسلمان حکمرانوں کی باہمی تنازعات پر مبنی ذاتی جنگوں مین جو کچھ رونما ہوتا رہا)۔ دین برحق کے اصل شارحین ونمائندگان (مفسرین، محدثین، فقہاء اور علماء حق) نے ہر دور میں قرآن وسنت کی روشنی مین کسی باطل سوچ وفکر یا اقدامات کو کبھی جائز قرار نہیں دیا (اور یہی دائمی پالیسی کے طور پر راہنمائی قرآن وسنت سے ملتی ہے) کسی کے انفرادی یا ذاتی افکار واعمال (اقدامات) کو اسلامی نقطہ نظر سے کبھی نہیں لیا گیا۔ امت مسلمہ کا نظام ہر دور میں اجتماعی حقائق سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ تفردات (اجتماعی حقائق کے برعکس ذاتی آراء یا اقدامات) کو عملی طور پر اپنانے کی نظائر (مثالیں) القلیل کالمعدوم۔ (بہت ہی کم) کے درجے میں ملیں گی۔ اسلام کی اجتماعی پالیسی فساد فی الارض کا خاتمہ رہا ہے (اور تاقیامت یہی پالیسی نافذ العمل ہے)۔ ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ:۔ اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کرنے والوں کو (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۴)۔ یہ ذاتِ برحق کی طرف سے پالیسی بیان ہے کہ فتنہ وفساد دائمی طور پر ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے (خواہ کوئی بھی کرے)۔ تاہم آیت کا سیاق وسباق باطل گروہوں سے اظہارِ نفرت اور یہود کی سخت ترین مذمت کا ہے۔ اہل باطل کی فتنہ انگیزی کے حوالے سے قرآن کریم میں ہے، ترجمہ:۔ البتہ یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے

لئے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ پہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۴۸) گویا اہلِ باطل (یہود) کی دن رات کوشش باطل افکار واقدامات کے اردگرد گھومتی رہتی ہے اوروہ فساد فی الارض کا کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں فساد فی الارض کے متلاشی لوگوں (دہشت گردوں) کے خلاف عملی اقدامات (جہاد فی سبیل اللہ) کا قطعی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہوجائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹۳)۔ اس میں بھی امت مسلمہ کو دائمی پالیسی کے طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ فسادی اور شر پسند لوگوں کی سرکوبی کرتے ہوئے فتنے کو ختم اور امن کو بہر حال قائم و بحال کیا جائے۔ اہلِ باطل کی سوچ وفکر کوئی وقتی درجے کی پالیسی نہیں کہی جاسکتی بلکہ ان کے دائمی فکر وعمل کی غماز ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم نے ان کے دائمی خبث باطن کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ترجمہ:۔ اور تم سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہیں کرو گے کہہ دو بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے اور اگر تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی اس کے بعد جو تمہارے پاس علم آچکا تو تمہارے لئے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰) یاد رکھیے کہ فساد فی الارض کی مختلف صورتیں ہیں قرآن کریم نے اہل باطل (یہود ونصاریٰ) کی باطل سرگرمیوں سے اہم ترین فسادی فکر کو بڑے اہتمام سے بیان کیا ہے کہ ان (باطل گروہوں) کی ہر لحہ کوشش رہی ہے کہ وہ حق پرستوں کو اپنے زورِ بازو (دہشت گردانہ قوت وحکومت) کی بناء پر ان کے نظریہ حق سے ہٹا کر اپنے من پسندانہ افکار و نظریات کی طرف لانے میں کامیاب ہوجائیں۔ ظاہر ہے کہ حق پرستوں نے ہمیشہ ایسے باطل افکار ونظریات کی فکراً و عملاً مزاحمت کی ہے۔ ایسے میں جب کوئی کسی کے مذہبی افکار کو جابرانہ اقدامات (بزورِ قوت) بدلنے کی کوشش کرے گا تو فساد فی الارض کی راہیں تو کھلیں گی۔ سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اسلام تو ایسے اقدامات کا مخالف ہے جس میں کسی کے مذہبی افکار واعمال کو بزور طاقت بدلنے کی کوشش کی جائے (ارشاد ربانی ہے، ترجمہ:۔ دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۶)۔ تو پھر کون ہے جو ایسے ظالمانہ اقدامات کے ذریعے حق پرستوں کو ان کے نظریات (مذہبی اعتقادات، شعائر، تہذیب وتمدن، معاشرت، اخلاقیات ومعیشت وغیرہ) سے جبری طور پر ہٹانے کی راہ اپناتے ہیں۔ قرآن مقدس نے ان گروہوں کو مخفی نہیں رکھا بلکہ ان کا نام لے کر کہا ہے کہ فساد فی الارض کے حامی وبانی یہ گروہ ہیں۔ عالمی مرکزِ امن (جس سے حق کا سورج طلوع ہوا) مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح جائے امن بنایا کہ تاقیامت اس کو ہمیشہ کیلئے البلد الأمین قرار دے دیا۔ اور پھر اس کی قسم کھا کر انسانیت کو اس کی اہمیت وعظمت کی طرف متوجہ کیا، ملاحظہ ہو، ترجمہ:۔ انجیر اور زیتون کی قسم ہے اور طور سینا کی اور اس شہر (مکہ) کی جو امن والا ہے (سورۃ التین آیت نمبر

۱ تا۳)۔سورۃ قریش میں باری تعالیٰ نے اہل مکہ کو(بطورِ خاص) اپنے عظیم احسان کی یاددہانی کراتے ہوئے ارشاد فرمایا،ترجمہ:۔ اوران کوخوف سے امن دیا (سورۃ قریش آیت نمبر ۴)۔حرمِ کعبہ کے بانی حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ شریف کے وقت ہی اپنے ربِ عظیم سے مکہ مکرمہ کو عالمی مرکزِ امن بنانے کی دعا مانگی تھی کیا پوچھتے ہوخود خالق ارض وسماء (اللہ تعالیٰ نے) دنیا کے سب سے پہلے گھر (کعبہ مقدس) کے حوالے سے ارشادفرمایا ہے کہ،ترجمہ:۔اور جب ہم نے کعبہ لوگوں کیلئے عبادت گاہ اورامن کی جگہ بنایا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵)۔مزید فرمایا،ترجمہ:۔اور جو اس میں داخل ہوجائے وہ امن والا ہو جاتا ہے (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷)۔گویا حرمِ کعبہ کو بے سکون اور غیر مطمئن انسانیت (مسلمانوں) کیلئے جائے امن بنا دیا گیا ہے۔حد ہے کہ انسان تو انسان ہیں جانوروں تک کو حدودِ حرم میں امن حاصل ہے (یہی وجہ ہے کہ حلال شکار بھی حدودِ حرم میں ممنوع ہے)۔بلکہ غیر جاندار درختوں،گھاس تک کاٹنے کے ممانعت بھی اسی پس منظر میں ہے۔(اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت سے شہرِ امن قرار دے دیا گیا ہے)۔ تمام تر قرآنی حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی زندگی میں امن وامان قائم دیکھنا چاہتے ہیں۔امن نجی زندگی میں ہو یا قومی سطح پر (بلکہ عالمی دنیا کا امن بھی) اس کے قیام کے چند قانونی واخلاقی اسباب کی راہنمائی بھی اسلام (قانونِ الٰہی) کے ذریعے ہمیں دی گئی ہے۔☆ گھریلو زندگی میں امن ، رزق حلال ، خاوند وبیوی کے باہمی حقوق ، ماں باپ کے حقوق اور صلہ رحمی کے اصولوں پر عمل درآمد سے وابستہ ہے۔اسی سے خاندانی امن (بذریعہ معاشرتی واخلاقی شرعی قوانین پر عمل درآمد سے وابستہ ہے۔☆اجتماعی معاشرے میں قیام امن کے کئی اسباب ہیں۔ معاشی ذرائع وسائل کی منصفانہ تقسیم (حصولِ رزق حلال کے وسائل کی فراہمی) ☆قوانین عدل وانصاف کا بلاامتیاز نفاذ ، اخلاقیات اور تہذیبی اصولوں کی اجتماعی تربیت کا اہتمام (اجتماعی انسانی حقوق کا بلا امتیاز نفاذ وقیام)۔☆غریب وامیر کے مابین غیر ضروری اور غیر منصفانہ خلیج (فرق) کوکم سے کم رکھتے ہوئے ان کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش ۔ ☆ کمزور اقوام کو بزورِ قوت محکوم وغلام بنانے جیسے فکر وعمل کو ترک کرنا۔ ☆یہ درست ہے کہ انفرادی واجتماعی زندگی کی اصلاح میں اخلاقی تربیت کا اہتمام بہت ضروری اوراہم عنصر ہے مگر بھوک وافلاس کے ڈیرے تہذیبی آداب واصول کے اخلاقی فاصلے مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔اسی پس منظر میں ارشاد نبوی ہے، کاد الفقر أن یکون کفرا۔ترجمہ:۔قریب ہے کہ محتاجی کفر کا سبب بن جائے۔(شعب الایمان)۔☆اخلاقیات کی بلند وبالا عمارت معاشی اصطلاحات کے مضبوط ستونوں پر ہی کھڑی کی جاسکتی ہے۔☆نجی زندگی،قومی زندگی سے آگے عالمی دنیا کی پر امن زندگی ، قیام عدل وانصاف ، معاشی اصطلاحات ، اخلاقی تربیت اور اصل یہ کہ درست اعتقادی نظام اورفکرِ آخرت سے وابستہ ہے۔ان تمام اصولوں کی راہنمائی اسلام کے پاکیزہ اعتقادی واخلاقی نظام سے حاصل ہوتی ہے۔☆اسلام

ہی وہ سچا مذہب ہے جو امن عالم کا داعی ہے انفرادی واجتماعی امن کے قیام کیلئے اعتقادی معاشی اور اخلاقی اصول کی آسان فہم راہنمائی اسی خدائی نظام سے حاصل ہوسکتی ہے۔شرط یہ ہے کہ ہم اسلام کے پاکیزہ نظامِ حیات کے مہذب اصولوں کا مطالعہ قرآن وسنت کے ذریعے مثبت اور سنجیدہ فکری کے ساتھ کریں۔ ☆ ہمیں مطالعاتی ومعلوماتی حقائق کے ذریعے سلسلہ وار جائزہ لینا ہے کہ اسلام نے انفرادی واجتماعی قیام امن اور شروفساد کے خاتمے کیلئے جو آپریشن ردالفساد عملاً تجویز کیا ہے وہ کیا ہے؟ ☆ دنیا میں شروفتنہ (بدامنی) کا سب سے بڑا ذریعہ کفروشرک (جوظلم عظیم) ہے۔خدائی تعلیمات ِبرحق کی بجائے خود ساختہ مذاہبِ باطلہ کو اختیار کرنا گویا مذہب حق (اسلام) کو چھوڑ کر شیطانی مذاہب باطلہ کو قبول کرنا۔ اسلام نے اس ظلم عظیم (کفروشرک) کے خاتمے کیلئے توحیدی حقائق (خدائی تعلیمات) کو تبلیغِ حق کے ذریعے پھیلانے کا حکم دیا ہے۔جس سے سب سے بڑے شروفتنے کا بہت حد تک تدارک کیا جاسکتا ہے۔ ☆ نجی گھریلو زندگی میں بدامنی کا ذریعہ خاوند بیوی کا باہمی حقوق کے حوالے سے باہمی احترام کی حدود کو پامال کرنا ہے۔ اسلام نے اس کا علاج وتدارک اس طرح کیا ہے کہ خاوند بیوی کے باہمی حقوق کی متوازن حدود قائم کی ہیں اور ہر ایک کو ان شرعی واخلاقی اقدامات کے لازمی احترام کی تلقین وتاکید کی ہے نیز تربیت اولاد کے حوالے سے بھی فکری وعملی اقدامات کا بہترین فارمولا تجویز کیا ہے (تفصیلات متعلقہ کتب میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں)۔☆ قومی واجتماعی معاشرے میں بدامنی کے ذرائع کے خاتمے کیلئے فکری عملی اقدامات کی تفصیلات اس قدر وسیع ہیں کہ اس حوالے سے مستقلاً الگ الگ کتب مرتب کی جاچکی ہیں۔ ☆ مال کی چوری، ڈاکہ زنی، عورتوں کی عزت پر ڈاکہ، خاندانی طور پر باہمی مالی حقوق کی حق تلفی، شراب نوشی، کسی کی ناموس وعزت پر ناجائز بہتان بازی، عدمِ استحکام وبدامنی اور فساد کے خطرناک ذرائع ہیں۔ اسلام نے ایسے ناسور جرائم کے خاتمے کیلئے اپنے نظامِ حدود وتعزیرات کا ایسا منظم نیٹ ورک (عملاً عبرتناک سرعام سزاؤں کا قیام) نافذ کیا ہے اگر ان سزاؤں کا حقیقی معنوں میں نفاذ کیا جائے تو معاشرے میں بے راہ روی کے خاتمہ سمیت عمومی امن وامان کا مثالی قیام یقینی امر ہے (گویا اسلامی قوانین کا بلا امتیاز نفاذ معاشرے میں ہر طرح قیام امن کا ضامن ہے)۔چوری بدامنی کا ذریعہ ہے اسلام میں اس کی سزا وہ ہاتھ ہی کاٹ دیا جائے جس کے ذریعے چوری کی۔ ☆ ڈاکہ زنی وقتل کو فساد فی الارض (دہشت گردی) جو بدامنی کا خوفناک ذریعہ ہے اسلام نے اس کی عبرتناک سزا تجویز کرکے بدامنی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنے کا اہتمام کیا ہے۔ جیسے ارشاد ربانی ہے: جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کردیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں زمین سے دور کردیا جائے یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳۳)۔☆ ذاتی دشمنی کی بناء پر

قتل انسانی بدامنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اسلام نے انسانی قتل پر دنیا میں قصاص کی عملی سزا تجویز کرتے ہوئے مزید پانچ سخت ترین اُخروی سزاؤں کا خدائی اعلان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور اللہ نے اس کیلئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت نمبر ۹۳)۔ ☆عورتوں کی عصمت دری (زنا وغیرہ) بدامنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اسلام میں درجہ بدرجہ اس کی مختلف سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ چنانچہ غیر شادی شدہ جوڑے کو سو دُرّے جبکہ شادی شدہ کو سنگسار کر کے معاشرے کو پُر امن اور پاکیزہ بنانے کا اقدام لاگو کیا گیا ہے۔ فحاشی وعریانی کے جملہ ذرائع سے جہاں معاشرتی بے راہ روی پیدا ہوتی ہے وہیں یہ بدامنی وفساد کا بھی خطرناک سبب ہیں اسلام نے ان کی روک تھام کیلئے پردہ داری کے ہر ممکن اقدامات کے بنیادی احکامات نافذ کیئے ہیں جو کہ قیام امن کو یقینی بنانے میں معاون بنتے ہیں۔ اسی طرح جوا، سٹا بازی، پرچی سسٹم اور ناجائز تجارتی ذرائع اختیار کرنا بھی جہاں دھوکہ بازی دجل وفریب کو فروغ دیتے ہیں وہیں ان کے نتائج بد میں بدامنی وفساد بھی پیدا ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اسلام نے ان تمام مذکورہ اقدامات کو حرام قرار دے کر ہمیشہ کیلئے اس بدامنی کا راستہ روکا ہے۔ ☆کسی کی جائیداد کو ناجائز طور پر ہتھیا لینا بھی باہمی بدامنی کا ذریعہ ہے اسلام نے دیوانی قوانین کے ذریعے اس مالیاتی حق کو اصل حق دار تک پہنچا کر بدامنی کا راستہ روکنے کیلئے بہترین اقدامات تجویز (لاگو) کیئے ہیں۔ ☆قوموں میں معاشی طور پر عدم استحکام کی وجہ امتیازی ناجائز قوانین بھی معاشرے میں بدامنی کا عمومی ذریعہ ہیں جو عالمی سطح پر رائج العمل ہیں جن میں اہم ترین مسئلہ ربوٰ (سود) ہے جس کے نتیجے میں اقوام عالم پریشان اور مفلوک الحال بنتے جارہے ہیں۔ اسلام نے سود کو حرام اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے اس کے ترک (چھوڑ دینے) کا تاکیدی حکم روز اول سے دے رکھا ہے۔ اسلام کے اس عمل پر عملدرآمد سے انفرادی واجتماعی ہر دونوں سطح پر امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں معاشرتی امن کا قیام بھی ان شاء اللہ ممکن ہوجاتا ہے۔ ☆دوسروں پر باطل معاشی پالیسیوں کے تسلط کے ساتھ باطل تہذیبی ومذہبی اقدامات کو دیگر اقوام پر زبردستی مسلط کرنا بھی بدامنی کا خطرناک ذریعہ ہے۔ اسلام نے اس حوالے سے صاف ستھری پالیسی اپناتے ہوئے کسی بھی مذہبی، تہذیبی معاشرتی اقدامات کے زبردستی نفاذ کو مسترد کرتے ہوئے ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ کی دائمی پالیسی اپنا کر بدامنی کا راستہ روکا ہے (تاہم حق وباطل کے امتیاز کیلئے تبلیغی اقدامات پر مبنی ترغیبی راستہ کھلا رکھا ہے تاکہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل جاری رہے اور دنیا میں اتمام حجت کا فریضہ قائم کیا جاتا رہے)۔ ☆کمزور اقوام پر دہشت گردانہ اقدامات کے تحت جبری حاکمیت اور تسلط عالمی بدامنی کا خطرناک ذریعہ ہے اسلام نے ایسے ظالمانہ ودہشت گردانہ ذرائع کی نہ صرف سخت ترین مذمت کی ہے بلکہ ایسی بدامنی کا راستہ

روکنے کیلئے دفاعی وجہادی اقدامات کی دائمی پالیسی نافذ کر رکھی ہے جس کے نتائج قومی اور بین الاقوامی سطح پر امن کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلام ظالموں کی بجائے (خواہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں) ہمیشہ مظلوم اقوام کے ساتھ کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ☆جو امر بھی بدامنی اور فتنہ فساد کا ذریعہ ہو اسلام حکومتِ وقت کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ وہ بزور قوت بدامنی، شروفساد کا راستہ روک کر افراد، قوم اور اجتماعی معاشرے میں قیام امن کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش بروئے کار لائے۔ ☆قبائلی وقومی عصبیت بھی بدامنی، فساد بلکہ باہمی قتال وجدال کا خطرناک ذریعہ ہے اسلام نے قبائلی وقومی تعصبات کو نہ صرف حرام قرار دیا بلکہ اسے فکری غلاظت سے تعبیر کیا ہے کوئی بھی مسلمان اگر قبائلی تفاخر کے عنوان کو نمایاں کرنے کی کوشش کرے تو اسلام ایسے افراد کی سرکوبی کرتا ہے۔ قرآن مقدس میں اس حوالے سے باقاعدہ طور پر اس کی مذمت کے بعد اصلاح احوال کیلئے راہنما ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے، ترجمہ:۔ اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)۔ ان تمام ذکر کردہ اسبابِ فساد بیخ کنی اور اصلاحِ احوال کے حوالے سے اسلام کی فکری وعملی حساسیت کا مطالعہ کر لینے کے بعد کیا سوچا جاسکتا ہے کہ اسلام میں کسی طرح بھی ادنیٰ شروفساد کی سرپرستی یا شبہ کا کوئی عنصر پایا جاتا ہے؟ اسلام تو نیچے سے لے کر اوپر تک سراپا امن اقدامات تجویز کرتا ہے اور ہر طرح کی دہشت گردی کا فکراً وعملاً مخالف ہے۔ اسلام ہی ہر لحاظ سے قومی، بین الاقوامی (عالمی) امن کا علمبردار واحد مذہب ہے جس کا ہر اقدام امن کی طرف لے جاتا ہے ان مذکورہ مستدل حقائق کی روشنی میں ساری انسانیت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام کا نظام امن ہی عالمی امن کا علمبردار ہے۔

ساری دنیا کی بے سکونی وبے اطمینانی کا پس منظر بد اعتقادی، بداخلاقی، ظالمانہ معاشی وفوجی نظام اور عدل وانصاف کی راہوں سے ہٹنا ہے۔ عالمی دنیا کو اگر امن کا گہوارہ بنانا مقصود ہے تو اسلامی نظام امن کی چھتری تلے آنا ہوگا ورنہ گھر گھر، قوم اور عالمی سطح کی ساری انسانیت ظلم ودجل اور شیطانی نظام کے ظالمانہ افکار واقدامات کے نتیجے میں آئے روز مزید بدحالی وبدامنی کی آگ میں جلتی رہے گی اور کفر ودجل پر مبنی باطل قوتوں کا پھیلا ہوا شروفساد نیچے سے اوپر تک خدانخواستہ مزید پھیلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہری وباطنی بدامنی، شروفساد سے دائمی عافیت وامن نصیب فرمائے۔ آمین!

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ

اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے کچھ لوگ ان میں سیدھی راہ پر ہیں اور اکثر ان

مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ع

میں سے بُرے کام کر رہے ہیں۔ اے رسول جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اُترا ہے

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

اُسے پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تجھے

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ

لوگوں سے بچائے گا بے شک اللہ کافروں کی قوم کو راستہ نہیں دکھاتا۔ کہہ دو

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَ

اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں ہو جب تک کہ تم تورات اور انجیل اور جو چیز تمہارے رب

مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

کی طرف سے نازل کی گئی ہے قائم نہ کرو اور ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل ہوا ہے ان میں سے اکثر

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ

کی سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھائے گا مگر انکار کرنے والوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

بے شک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ

غمگین ہوں گے۔ ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا اور ان کی طرف کئی رسول

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

بھیجے تھے جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس وہ حکم لایا جو ان کے نفس نہیں چاہتے تھے تو ایک جماعت

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ اور یہی گمان کیا کہ کوئی فتنہ نہیں ہوگا پھر اندھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٧)۔ کوئی تسلیم کرے یا انکار آپ ﷺ کو من جملہ خدائی ہدایات واحکامات امت تک (بہر صورت) پہنچانے کا حکم نیز دشمنان حق کی قتل کے ذریعہ نقصان پہنچانے سے آپ کو محفوظ رکھنے کے خدائی وعدہ اور تسلی کا بیان۔

(٦٨) اہل کتاب کے باطل دعوؤں کے برعکس معیار حق وصداقت کے حوالہ سے حقیقت اصلیہ کا اظہار (الف) نیز پہلے کی طرح اس اظہار حق پر بھی یہود کی بڑھتی سرکشی وبغاوت کے باعث آپ کو دردآمیز ردعمل اور غیر معمولی اظہار تأسف سے ممانعت کا ذکر۔

(٦٩)۔ فضول نسبتی خوش فہمی کی بجائے ایمان کے بنیادی حقائق کو تسلیم اور اعمال صالحہ کی اطاعت سے ہی خوفناک اُخروی انجام سے محفوظ رہنے کا ذکر خاص۔

(٧٠)۔ اہل کتاب کی دورِ سابق میں میثاق خداوندی کے باوجود انبیاء ورسل سے باغیانہ اور تکذیبی روش کا ذکر۔

وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ

اور بہرے ہوئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہوگئے

وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ

اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھتا ہے۔ البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا

بے شک اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہی ہے حالانکہ مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل اس اللہ کی بندگی

اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ

کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾

پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ وقف لازم

جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے بے شک وہ کافر ہوئے حالانکہ سوائے ایک معبود

إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ

کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور اگر وہ اس بات سے باز نہ آئیں گے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ

سے کفر پر قائم رہنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ اللہ کے آگے کیوں توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسیح مریم کا بیٹا تو صرف ایک پیغمبر ہی ہے جس سے

مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ

پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ

ہم انہیں کیسی دلیلیں بتلاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں اُلٹے جاتے ہیں۔ کہہ دو

أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ

تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۱) ۔ بار بار خدائی احسانات و راہنمائی کے باوجود اہل کتاب کی مسلسل بڑھتی اندھیر نگری کا مذمتی ذکر۔

(۷۲) ۔ یہود کے بعد نصاریٰ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے بدعقیدگی اور کفر کا ذکر کرتے ہوئے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زبانی عقیدۂ توحید کی تبلیغ اور اظہار حقیقت کا بیان۔

(۷۳) ۔ عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی تردید اور عقیدۂ توحید کا مکرر اظہار کرتے ہوئے باغیوں کیلئے اُخروی دردناک عذاب کا ذکر۔

(۷۴) ۔ وقت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی زوردار ترغیب۔

(۷۵) ۔ نصاریٰ کی بدعقیدگی رد کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ مکرمہ کے حوالہ سے اظہار حقیقت کا عملی و مشاہداتی ذکر نیز گمراہی سے باز آنے کی زوردار تنبیہ۔

(۷۶) ۔ حقیقی الٰہ کو چھوڑ کر غیر اللہ (بے بس مخلوق) کی پرستش (پوجا) کرنے پر اہل کتاب کو سرزنش۔

پورے دین کو امت تک پہنچانے اور محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا اہم فریضہ

(زیر مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

ہر دور کے انبیاء ورسلؑ کی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انسانوں کی اعتقادی وفکری اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ لیکن یہ اہم نکتہ بہر حال پیش نظر رکھا جائے کہ جب بھی کسی نبی یا رسول کی بعثت ہوئی تھی وہ کسی خوشگوار یا بنے ہوئے ماحول میں نہیں ، بلکہ سخت بگاڑ و فساد کے اس گھٹن زدہ ماحول میں ہوئی جب انسانیت ، جہالت ، کفروشرک ظلم و بربریت، بے انصافی اور معاشرتی بے راہ روی کے ساتھ اخلاقی اقدار تک سے عاری ہوچکی ہوتیں تھیں۔ ایسے تاریک زدہ اور ناخوشگوار ماحول میں غیر معمولی دل گردہ رکھنے والے کسی پیکرِ صبر وحلم انسان کو تاج نبوت سے نوازا جاتا اور پھر اسے انسان نما خونخوار درندوں کوراہ راست پر لانے کی ذمہ داری سونپی جاتی ، کیا ہم سوچ سکتے ہیں شرم وحیا نیز اخلاقیات سے عاری سخت ترین جاہلوں کے (ریوڑ) میں کسی نبی و رسول کو قدم قدم، لحہ لحہ کس قدر ناخوشگوار ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا، کیا انکا دوران تبلیغ و اصلاح پھولوں کی پتیوں سے استقبال کیا جاتا تھا؟ کیا ان کی راہوں میں اعزازاً سرخ قالین بچھائے جاتے تھے؟ کسی نبی و رسول کی ہمدردانہ و مشفقانہ وعظ ونصیحت کو آغاز تبلیغ میں ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا گیا؟ یا سنجیدگی سے لیا گیا؟ الغرض اس نفرت انگیز (بلکہ سیاہ ترین) ماحول کی فقط لفظی تصویر کھینچتے ہوئے دانتوں کو پسینہ چھوٹنے لگتا ہے ، یارب کیسے تھے وہ تیرے منتخب عظیم بندے جنہوں نے نہ دن دیکھا نہ رات رِستے زخموں میں بھی مسکراتے مسکراتے تیری توحید کے نغمے اور نعرے مردانہ وار لگاتے رہے۔ تیرے دین کی سر بلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کسی سخت سے سخت ترین مخالفت اور دشمنی کے ماحول کو رکاوٹ نہیں سمجھا بلکہ ایسے ناموافق حالات میں ان کے جذبۂ شجاعت واستقامت میں مزید عزم و ہمت کا اضافہ دیکھنے میں آتا رہا، یوں یہ سلسلۂ جُنونِ حق کی باگ دوڑ آگے سے آگے سنبھالی جاتی رہی یہاں تک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دور مبارک ظہور پذیر ہوا تو مصائب اور حوادثات کی وہ کونسی قسم ہے جس کا سامنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کرنا پڑا۔ ظلم و بربریت کا کونسا حربہ ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نام لیواؤں پر آزمایا نہ گیا ہو۔ بہر حال یہ ایسی داستان عزم و ہمت ہے جس کی ابتدا تا انتہا قدم قدم اور لحہ لحہ غم حیات کی لڑکھڑا دینے والی (بلکہ دل دہلا دینے والی) صداقت آمیز داستان درد

سے عبارت ہے۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ سلسلۂ نبوت کے آخری تاجدار امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا گیا ﴿یاایھا الرسول بلغ الخ﴾ ترجمہ: ''اے رسول پہنچادیں وہ چیز جو نازل کی گئی ہے آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا'' (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)۔ کسی ایک لمحے میں سوچا نہیں جاسکتا کہ کسی نبی نے فریضۂ رسالت کے ادا کرنے میں ادنی سے ادنی درجہ کی کوئی سستی یا غفلت کا تصور کیا ہوگا چہ جائیکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم جیسی عظیم المرتبت شخصیت کو بظاہر ایسی تنبیہ آمیز حکم کی یاد دہانی کی ضرورت پیش آگئی ہو۔ ہرگز ایسا نہیں اسی آیت کے اگلے حصے ﴿واللہ یعصمک من الناس﴾ سے اس حکم کی اصل حقیقت بلکہ وضاحت آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ اپنا فریضہ تبلیغ دین انجام دیتے رہیں اور مخالفین کی پرواہ نہ کریں اللہ تعالیٰ خود دشمنوں سے آپ کی حفاظت کرے گا۔ سمجھنے کی بات یہ بھی ہے (جس پر زور دار تنبیہ و توجہ پیش نظر رہے) کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿بلغ ما انزل الیک من ربک﴾ کا مفہوم کیا ہے۔ اور ہم اس حکم کے حوالہ سے فکراً و عملاً کسی قدر کوتاہ نظر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی عام فہم وضاحت کو سنجیدہ فکری سے سمجھنے کی کوشش کی جائے، بقول صاحب معالم العرفان رحمۃ اللہ علیہ وہ چیز جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہے وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قول و عمل ہے وضاحت مزید کے طور پر انہوں نے امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کا تشریحی قول بھی نقل فرمایا ہے کہ اس چیز سے مراد تمام احکام ہیں جو انسانوں کی مصلحت اور بہتری سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام چیزیں جن کا تعلق انسان کے عقیدے اور عمل کے ساتھ ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے بیان کردیں البتہ بعض بہت باریک نکات جو اسرار الٰہیہ کہلاتے ہیں، انہیں ظاہر کرنے کا حکم نہیں کیونکہ ایسی چیزوں کا بندوں کی مصلحت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے رموز و نکات کو خواص تو سمجھ لیتے ہیں مگر ان کا سمجھنا عوام کے بس میں نہیں ہوتا الخ۔ (اس سے معلوم ہوا کہ تصوف کے نتائج اور اس کی باریکیوں کو عوام الناس کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ان کی علمی دسترس اور سمجھ سے بالا تر ہیں اور اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ،از راقم محمد زاہد انور)۔ اس مقام پر امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالہ سے حدیث مبارک

منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے تمہیں نہ بتائی ہو میں نے ہر چیز تمہیں ٹھیک ٹھاک پہنچادی ہے (شعب الایمان)" گویا ﴿ماانزل الیک﴾ کے فرمان کی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود ہی وضاحت فرمادی ہے۔ اس مذکورہ حدیث مبارک سے صاف طور پر اس نظریہ کی تردید ہوجاتی ہے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساری باتیں امت کو نہیں بتلائیں، بلکہ بعض باتیں مخفی رکھیں اس آیت سے امت مسلمہ میں تبلیغ حق اور دینی حقائق بیان کرنے والے اگلے جانشینوں (علماء، مبلغین، صلحاء و مشائخ) کی ذمہ داری اور فرض منصبی کی نشاندہی واضح طور پر موجود ہے کہ سلسلۂ حق میں دینی حقائق (مکمل عقائد و اعمال فرائض و بقیہ احکامات) میں ادنی کتمان (چھپانا) جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ اس حوالہ سے مایہ ناز مفسر امام بیضاویؒ نے وضاحت فرمائی ہے کہ احکام الٰہی میں سے اگر کسی ایک چیز کو بھی آگے نہیں پہنچایا تو گویا سب باتوں کو ترک کردیا کسی ایک حکم کو چھپانا تمام احکام کو چھپانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے سمجھانے کے لیے ایک عام فہم انداز سے اچھی مثال کا حوالہ دیا ہے کہ جیسے کوئی شخص نماز میں سے کوئی ایک رکن ترک (چھوڑ) دے تو پوری نماز ترک کرنے کے برابر ہے۔ "تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی" ہمارے معاشرے میں وعظ و تبلیغ کے دمیان بہت ساری افراط وتفریط کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اس کے متعلق قرآن کی آیت کے مفہوم کے ضمن میں اس تشریح کو نقل کرنے کا مقصد اسی امر کی طرف توجہ دلانا ہے کہ دین کی جامعیت اور اس کے جملہ حقائق کو انظر انداز کرکے ہر کوئی اپنے فکر ونظر سے دین کو مختلف من پسند نمبروں یا شعبوں میں بند کرکے اصرار کرنا شروع کردے کہ بس یہی دین ہے یا اس کی روح ہے یا بقیہ دینی حقائق کو کم درجہ میں رکھنے یا نظر انداز کرنے کی روش اختیار کرلی جائے تو یہ نظریاتی تحریف کے زمرے میں ہے جس کی طرف تنبیہی سرزنش سے ہمارے لیے صاف پیغام (قرآن مقدس کے ذریعہ) دیا گیا ہے کہ اس کے کسی حکم پہچانے میں کوتاہی کا مطلب پورے دینی حقائق سے روگردانی کے مترادف ہے۔ دینی حقائق کی حفاظت کے حوالہ سے اسی جذبہ حساسیت کی ضرورت ہمیشہ رہے گی جو حضرات خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں پایا جاتا تھا جیسے تاریخی کتب میں مذکور ہے کہ خلیفہ اول سیدنا صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کوئی سنت رسول مٹنے لگے اور ابوبکر بھی زندہ ہو؟

(مشکوۃ نقلاعن رزین) یہ کیسے ممکن ہے وہ ایک سنت رسول اللہ کے حوالہ سے اتنے حساس تھے اور ہم دین کے اتنے سارے ابواب کے پس پشت ڈالنے پر بھی (بلکہ خود نظریاتی طور پر ان کے مٹنے کا سبب بننے لگے ہیں) اتنے غیر حساس ہورہے ہیں؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل علم وصاحب بصیرت حضرات ان فکری افراط وتفریط پر مبنی غیر معتدل وغیر حقیقی پالیسی یا بیانات، وعظ وغیرہ کا اصلاحی نوٹس لیتے رہا کریں۔ جہاں کوئی بھی شخص (خواہ وہ کتنا ہی معروف ومشہور کیوں نہ ہو) دین کے مسلمہ حقائق اور قرآنی تعلیمات سے نظریاتی انحراف کا مرتکب ہورہا ہو اور اس پر اعلانیہ اصرار کرتے ہوئے نظر آنے لگے تو اجتماعی طور پر اس کی اصلاحی تردید ضرور ہونی چاہیے۔ مصلحت کے نام پر غفلت کی آنکھیں بند کرلینے سے اگلے وقتوں میں اس کے منفی اثرات سامنے آنے لگتے ہیں (کہ اس انحرافی نظریہ کو مستقل مسلک کی شناخت ملنا شروع ہوجاتی ہے) علماء وصلحاء مشائخ و واعظین کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن وسنت کے حقائق میں کسی طرح کے انحراف پر پوری نگاہ رکھتے ہوئے اس کی (حکمت پر مبنی پالیسی سے) اصلاح کے لیے اپنے فرض منصبی کو ذمہ داری سے بروقت نبھاتے رہیں اور دین کے جامع حقائق کو سمجھنے کے لیے مفسرین، محدثین اور فقہاء کے جمع کردہ ابواب وعنوانات کا مطالعہ پوری باریک بینی سے کیا کریں کہ دین اگر چند اعمال کا نام ہوتا تو محدثین وفقہاء کو کیا پڑی تھی کہ دینی حقائق کی وضاحت کے لیے احادیث شریف کی کتب میں سینکڑوں ابواب قائم فرمادیے کیا وہ غیر ضروری حقائق تھے جن پر انہوں نے اپنی زندگیاں کھپادیں؟ یہ نکتہ ہی ہماری اصلاح کے لیے بہت کچھ پیغام کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ صالح وفہم صالح اور اعمال صالحہ کی دائمی توفیق سے نوازے۔ اللّٰھم ارنا الحق حقاوارزقنااتباعہ آمین۔

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ کہہ دے اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ

اوران لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جواس سے پہلے گمراہ ہو چکے اورانہوں نے بہتوں کو گمراہ

ع ١٤ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کیااورسیدھی راہ سے دور ہو گئے۔ بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا

داوٗدؑ اور عیسیٰؑ بیٹے مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور

عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ

حد سے گزر گئے تھے۔ آپس میں بُرے کام سے منع نہ کرتے تھے جو وہ کر رہے تھے کیسا

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ہی بُرا کام ہے جو وہ کرتے تھے۔ تو دیکھے گا کہ ان میں سے بہت سے لوگ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

انہوں نے کیسا ہی براسامان اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجااور وہ یہ کہ ان پراللہ کا غضب ہوااور وہ ہمیشہ

الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا

عذاب میں رہنے والے ہیں۔ اوراگر وہ اللہ اور نبی پراوراس چیز پر جواس کی طرف سے نازل کی گئی ہے

أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾

ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا

وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ

اور تو سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں سے ان لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں

ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

یہ اس لئے کہ ان میں علماء اور فقراء ہیں اوراس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٧)۔ اہل کتاب کو دینِ حق میں بے جا غلو (حد سے بڑھی ناحق عقیدت) سے باز آنے کی تلقین کرتے ہوئے اصل انجیلی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھنے کا ناصحانہ حکم۔

(٧٨)۔ یہود کی حد سے بڑھی بغاوت وسرکشی کے نتیجہ میں حضرت داوٗد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی خدائی لعنت کا حوالہ جاتی ذکر۔

(٧٩)۔ یہود پر خدائی لعنت کے پس منظر کا مذمتی ذکر۔

(٨٠)۔ اہل کتاب کی اہل ایمان سے قریبی تعلق کی بجائے مشرکین سے سازشی دوستی پر خدائی ناراضگی اور دائمی عذاب کا ذکر۔

(٨١)۔ اگر یہود تورات میں موجود خدائی ہدایات پر ایمان لاتے تو خاتم الانبیاء ﷺ کی مخالفت میں مشرکین سے دوستی کی کبھی بھی حماقت نہ کرتے۔

(٨٢)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے دور کے یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی کے ضمن میں واقعاتی تجزیہ کا ذکر، یہود اور مشرکین کی بدترین اسلام دشمنی کا مذمتی ذکر (اور اس دور کے بعض خاص) نصاریٰ کے اہل ایمان سے قریبی حسنِ سلوک کا توصیفی اظہار اوران کی نرم دلی کے پس منظر کا بیان۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور جب اس چیز کو سنتے ہیں جو رسول پر اُتری تو ان کی آنکھوں کو دیکھے گا کہ آنسوؤں سے

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

بہتی ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں تو ہمیں ماننے

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ

والوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس چیز پر جو ہمیں

الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

حق سے پہنچی ہے اور اس کی طمع رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیکوں میں داخل کرے گا۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

پھر اللہ نے انہیں اس کہنے کے بدلے ایسے باغ دیئے کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ کے رہنے والے ہیں۔ اے ایمان والو ان

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ستھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠

حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ کے رزق میں سے جو چیز حلال ستھری ہو کھاؤ

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اللہ تمہیں تمہاری بے ہودہ قسموں پر نہیں پکڑتا

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ

لیکن ان قسموں پر پکڑتا ہے جنہیں تم مستحکم کر دو سو اس کا

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو دیتے ہو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۳)۔ بعض مخصوص نصاریٰ کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور تلاوت قرآن کریم کی سماعت پر اعترافِ حق کا آبدیدہ آنکھوں سے استقبال کرتے ہوئے خاتم الانبیاء ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی التجاء کا ذکر خاص۔

(۸۴تا۸۵)۔ قبول ایمان اور وحیِ حق کی تصدیق کے بعد انکی بارگاہ خداوندی میں اپنے صالح بندوں میں شامل کرنے کی استدعا اور جواب دعا میں اُن کیلئے شرف قبولیت اور عطائے جنت کا اعلان۔

(۸۶)۔ اس کے برعکس مکذبین (حق کو جھٹلانے والوں) کیلئے عذاب جہنم کا اعلان۔

(۸۷)۔ دین میں رہبانیت (سہولیات شریعت کو اپنے اوپر حرام کرنے) کو رد کرتے ہوئے شرعی راہِ اعتدال پر عمل کرنے کا زوردار حکم اور شرعی حدود سے تجاوز پر اظہار برہمی۔

(۸۸)۔ اللہ پاک کی طرف سے حلال کردہ پاکیزہ اشیاء کو استعمال کرنے اور تقویٰ اپنانے کا حکم۔

أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا گردن آزاد کرنی پھر جو شخص یہ نہ پائے تو تین دن کے روزے
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا
رکھنے ہیں اسی طرح تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو
أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾
اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے حکم بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا
سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہنا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو
يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ
یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾
دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے سو اب بھی باز آجاؤ۔
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا
اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اور بچتے رہو پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے
أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ
رسول کے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَ
اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ کو پرہیز گار رہوئے اور ایمان لائے
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ
اور عمل نیک کئے پھر پرہیز گار رہوئے اور ایمان لائے پھر پرہیز گار رہوئے اور نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے
ع الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ
والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اے ایمان والو البتہ اللہ ایک بات سے تمہیں آزمائے گا اس

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۹)۔ بلا ضرورت (و بلا ارادہ) لغو قسموں پر عدم مواخذہ (کوئی حکم لاگو نہ ہونا) اور دانستہ (ارادہ کے ساتھ) قسموں پر مواخذہ (شرعی حکم لاگو ہوگا) کی تین صورتوں (کفارہ و عدم کفارہ) کا بیان نیز بلا وجہ نقضِ قسم (قسم توڑنے) سے بچنے کی نصیحت۔

(۹۰)۔ حلال و حرام کی امتیازی تہذیب کے ذکر میں دورِ جاہلیت کے بعض معاشرتی افعال قبیحہ (ناپسندیدہ اعمال) کی دائمی حرمت کا بیان۔

(۹۱)۔ افعالِ مذکورہ کے ذریعہ معاشرتی فساد و تخریبی اقدامات کے منفی اثرات کا حقیقی تجزیہ اور تمام منکرات سے باز آنے کا تنبیہی بیان۔

(۹۲)۔ منکرات کی بجائے ہر حال میں اللہ و رسول (کے احکامات) کی اطاعت کا حکم نیز نافرمانی اور اعراض سے دور رہنے کی تنبیہی نصیحت۔

(۹۳)۔ دورِ گزشتہ کے افعالِ قبیحہ پر معافی کا ذکر کرتے ہوئے اگلی زندگی میں ایمان اعمال صالحہ اور تقویٰ اختیار کر کے خدا کے محبوب بندے بن جانے کا ناصحانہ بیان۔

الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ

شکار سے جس پر تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچیں گے تا کہ اللہ معلوم کرے کہ بن دیکھے اس سے کون ڈرتا ہے

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اے ایمان والو

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

جس وقت تم احرام میں ہو تو شکار کو نہ قتل کرو اور جو کوئی تم میں سے اسے جان بوجھ کر مارے

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

تو اس مارے ہوئے کے برابر مویشی میں سے اس پر بدلہ لازم ہے جو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز کریں

هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

بشرطیکہ قربانی کعبہ تک پہنچنے والی ہو یا کفارہ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہو یا اس کے برابر روزے

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

تا کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو گزر چکی اور جو کوئی پھر کرے گا اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ

بدلہ لے گا اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔ تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے واسطے اور مسافروں کے لئے فائدہ ہے اور تم پر جنگل کا شکار کرنا حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام میں ہو

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ اللہ نے کعبہ کو جو کہ بزرگی والا گھر ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث کر دیا ہے

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

اور عزت والے مہینے کو اور حرم میں قربانی والے جانور کو بھی اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کو لے جائیں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

یہ اس لئے ہے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ کو معلوم ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ

بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ جان لو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے اور بے شک

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٤)۔ دائمی حرام افعال کے بعد بعض مُؤقّت (محدود وقت تک) حُرمتِ خاص (دورانِ احرام شکار حرام کرنے) کا بیان۔

(٩٥)۔ ممنوعہ شکار کی خلاف ورزی پر شرعی جزاء (جرمانہ و کفارہ) کا ذکر کرتے ہوئے آئندہ حدود شرعی کی پابندی کی تلقین و نصیحت۔

(٩٦)۔ (حالت احرام میں) دریائی و سمندری شکار کی حلت اور زمینی شکار کی حرمت کا بیان۔

(٩٧)۔ (احرام اور بیت اللہ کی باہمی حکمی مناسبت کے باعث) بطور خاص خانہ کعبہ کے شرفِ عظیم اور شہرِ حرام، ہدی و قلائد کے احترام کا ذکر خاص کرتے ہوئے خدائی احاطۂ علم کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۸) ۔ خدائی صفات عقاب (سزا دینے کی قدرت) اور صفت غفران (بخشش ورحمت) کا ذکر خاص۔

(۹۹) ۔ خدائی احکام کی تبلیغ کے حوالہ سے فریضۂ رسالت اور خدائی صفت علم کی باریک بینی کا بیان۔

(۱۰۰) ۔ خبیث (ناپاک وحرام) اور طیب (پاکیزہ وحلال) میں واضح امتیاز (فرق) کا ذکر نیز خبیث چیز کی ظاہری کشش کے باوجود اس کے باطنی مضراثرات کو پیش نظر رکھنے کی تنبیہ ۔

(۱۰۱تا۱۰۲) ۔ غیر ضروری سوالات کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے دورِ سابق کے لوگوں کے (کثرتِ سوالات کی فضول عادات کے نتیجۂ بد) سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہ ۔

(۱۰۳) ۔ (خداپاک کی حرام کردہ اشیاء کے علاوہ) دورِ جاہلیت کی خود ساختہ (اپنی طرف سے من گھڑت) حرام اشیاء کی حقیقت اور افتراء کا بیان۔

(۱۰۴) ۔ مشرکین کے خدا ورسول کی اطاعت کی بجائے اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ تقلید مذموم کا ذکر۔

(۱۰۵) ۔ تبلیغ ہدایت اور اصلاح کی تمام مساعیٔ جمیلہ کے باوجود کفار کا اپنے کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے اہل حق سے تنبیہی بازپرس نہ کرنے کی خدائی تسلی کا اظہار ۔

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اللہ بخشنے والامہربان ہے۔ رسول کے ذمہ سوائے پہنچانے کے اور کچھ نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

اور جو چھپ کر کرتے ہو۔ کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھی معلوم ہو

ع ۱۳ ۲ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا

سو اے عقل مندو اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تمہاری نجات ہو۔ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ

ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر یہ باتیں ایسے وقت میں پوچھو گے

تَسْــَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی گزشتہ سوالات اللہ نے معاف کر دیے ہیں اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

بخشنے والا بردبار ہے۔ ایسی باتیں تم سے پہلے ایک جماعت پوچھ چکی ہے پھر ان باتوں کے وہ

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ

مخالف ہو گئے۔ اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام مقرر نہیں کیے

لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

لیکن کافر اللہ پر بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا اور رسول کی طرف تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہ کافی ہے

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ علم رکھتے ہوں نہ انہوں نے ہدایت پائی

شَيْــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ

ہو تو بھی ایسا ہی کریں گے۔ اے ایمان والو تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

ہو جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتلا دے گا

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ

جو کچھ تم کرتے تھے ۔ اے ایمان والو جبکہ تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیت کے

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ

وقت تمہارے درمیان تم میں سے معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں یا تمہارے سوا دو (۲) گواہ

مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ

اور ہوں اگر تم نے زمین میں سفر کیا ہو پھر تمہیں موت کی مصیبت آ پہنچے ان دونوں کو

الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ

نماز کے بعد کھڑا کرو وہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں اگر تمہیں کہیں شبہ ہو کہ ہم قسم کے بدلے مال

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

نہیں لیتے اگرچہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے ورنہ ہم بے شک

اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا

گناہ گار ہوں گے ۔ پھر اگر اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ وہ دونوں گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی

فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ

جگہ اور دو گواہ کھڑے ہوں ان میں سے جن کا حق دبا گیا ہے جو سب سے زیادہ میت کے قریب ہوں پھر اللہ کی

فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا

قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ورنہ ہم

إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ

بے شک ظالموں میں سے ہوں گے ۔ یہ اس امر کا قریب ذریعہ ہے کہ وہ لوگ واقع کو ٹھیک طور پر ظاہر کر دیں

وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ

یا اس بات سے ڈر جائیں کہ قسمیں ان کی قسموں کے بعد رد کی جائیں گی اور اللہ سے ڈرتے

وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ

رہو اور سنو اور اللہ نافرمانوں کو سیدھی راہ پر نہیں چلاتا ۔ جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا

الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ

پھر کہے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ کہیں گے ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۶تا۱۰۸) ۔ اعتقادی اصلاح کے بعد باہمی معاملات کے حوالہ سے ناصحانہ خدائی احکام کا قدرے تفصیلی بیان ۔ (دورانِ سفر مجبوراً وصیت اور عندالضرورۃ شہادت کے حوالہ سے معاملاتی تفصیلی نصائح کا اظہار۔

(۱۰۹) ۔ (اطاعتِ احکام کے حوالہ سے عمومی باز پرس کی تنبیہہ کرنے کیلئے) روز محشر بارگاہِ خداوندی میں انبیاء ورسل کی اجتماعی حاضری اور اپنی امتوں کے حوالہ سے اطاعتِ خداوندی کے متعلق اجتماعی سوال خاص اور جواب کا سبق آموز بیان ۔

نظامِ عدل و انصاف بمعہ نظام شہادت

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے انسانی جبلّت وفطرت میں جن عناصر اربعہ کی آمیزش رکھی اس میں ایک جُز آگ بھی تھی پھر ہر شے کے فطری اثرات بھی رکھے گئے۔ آگ کی تاثیر جلانا، تپش، گرمی ہے۔ وہ گرمی اور تپش انسان میں اپنا رنگ دکھاتی ہے جو لوگ مزاجاً اور طبعاً صبر وحلم والے ہوتے ہیں وہ لوگ تو اس باطنی گرمی کو برداشت اور دبا جاتے ہیں اور جو سخت اور گرم مزاج کے حامل ہوتے ہیں وہ اکثر اسکا اظہار کرتے کرتے جھگڑا اور تکرار پر اُتر آتے ہیں اور پھر بالآخر کوئی نہ کوئی غلط اقدام کر جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں انفرادی اوراجتماعی تنازعات سر اُٹھاتے ہیں۔ نوبت مقدمات تک جا پہنچتی ہے اور پھر عدالتی دروازوں پر دستک دیتے دیتے عمر بیت جاتی ہے اور انصاف پھر بھی مُنہ تک رہا ہوتا ہے (اللہ کی پناہ)۔ اسلام نے عدل و انصاف پر بہت تاکیدی انداز سے عدالتی نظام کو بہت موثر انداز میں تشکیل دیا ہے جس کی اساس (بنیاد) صرف اور صرف عدل و انصاف ہے۔ اسلام کے اس ابتدائی دور میں آج کی طرح ظاہراً منظم نظام نہ سہی مگر انصاف کے تمام تر تقاضے لاگو کیے گئے تھے مثلاً کوئی بھی دعویٰ بلاتحقیق کبھی قابلِ سماعت نہیں ہوا۔ دعویٰ بلا دلیل کا تصور ہی باطل ٹھہرایا گیا ہے۔ فقط یکطرفہ مؤقف سننے کا نظریہ رد کر کے فریقِ ثانی (مدعیٰ علیہ) کو دفاع کا لازمی حق دیا گیا ہے۔ انصاف کی سربلندی کا یہ عالم کہ اپنے وقت کے دبنگ خلیفہ برحق حضرت عمر فاروقؓ کو وقت کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر بلاامتیاز عدالتی تقاضوں کے مطابق جواب دہ ہونا پڑا۔ آج دنیا میں جو جدید ذرائع تفتیش اور عدالتی نظام کے اہم انتظام امور نافذ ہیں۔ ان کی اصل اساس امام الانبیاء ﷺ اور خلفائے راشدین کے نافذ کردہ نظام عدل سے لی گئی ہے۔ اسلام کا نظامِ عدل و انصاف نہ تو خرگوش کی طرح چھلانگیں لگاتا ہے اور نہ ہی اس قدر سست ہے کہ کچھوا بھی شرما جائے، اسلام سنجیدگی سے

مقدمات کی تحقیق وتفتیش کو ٹھوس اور مستحکم شہادتی نظام کے ساتھ پیش کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ آج معاشرتی احوال انتہائی دِگر گوں اور ناگفتہ بہ ہیں۔ نظامِ شہادت اور تفتیشی نظام ناقابل اعتماد ہو کر رہ گیا ہے اور بقیہ انصاف کا قتل عدالتی طریقہ ہائے بحث اور دیگر غیر ضروری تکنیکی رکاوٹوں کے باعث ہوتا رہتا ہے۔ تفتیش اور عدالتی فیصلے اگر تحقیقی مواد کی بجائے خارجی حقائق کے اردگرد گھومنے لگ جائیں تو عدل و انصاف کی آہیں۔ کوئی سنے نہ سنے وہ سمیع و بصیر ذات تو سب مخفی حقائق کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ کوئی باریک سے باریک شے بھی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوسکتی۔ اسلام نے مقدمات کی تحقیق وتفتیش میں شہادت کو بنیادی اہمیت دی ہے اور اہم ترین مقدمات میں تزکیۃ الشہود (گواہوں کی چھان بین اور جرح) کا عدالتی قانون رائج کیا ہے۔ مگر انتہائی لمحہ فکریہ یہ ہے کہ انصاف اگر خریدا جا رہا ہے تو شہادتی گواہوں کا یہ عالم ہے کہ خود لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ ''کسی کو شہادت (گواہی) کی ضرورت تو نہیں؟'' اس منڈی میں بہت سے وپاری اور دلّال سرِعام منادی کرتے دیکھے جاسکتے ہیں جب شہادت سرِعام بکنے لگ جائے اور انصاف کے بھی بازاری مقابلہ شروع ہو جائیں تو ایسے معاشروں کی تباہی کا انتظار کیا جائے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کا فرمان مشہور ہے کہ کفر کی حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ مگر ظلم (بے انصافی) کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی پھر اسی بے انصافی کے نتائج میں معاشرے میں بغاوت وسرکشی عام ہوگئی ہے، لوگوں میں ظلم، دجل وفریب کی جرأت بڑھ گئی ہے، عدالتی خوف اُٹھ گیا ہے، معاشرتی بے راہ روی دندنا رہی ہے، ظالم ننگا ناچ رہا ہے اور مظلوم اپنا سر چھپاتا پھر رہا ہے۔ اسلام نے مقدمہ کی الف (FIR) سے لے کر عدالتی فیصلہ کی ی تک (انتہا تک) جملہ امور میں درست تفتیش، درست شہادت، درست عدالتی طریقہ کار اور درست فیصلے کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے آج کی تین چار مراحل پر مبنی عدالتی فیصلوں کی درجہ بندی اور پھر اس کی سست رفتاری سے حصولِ انصاف کی تمام تر جدو جہد وکلا کی بد نیتی کی نذر ہوتے دیکھی جاسکتی ہے۔ آج ضرورت ہے کہ منبر ومحراب سے جھوٹی شہادتوں کے عمومی راج اور

ظلم کی حمایت میں مظلوموں سے بے انصافی کے خلاف (قرآن و حدیث سے مستدلات حقائق کی روشنی میں) مؤثر آواز اُٹھائی جائے اور لوگوں میں اس حوالے سے خدا خوفی کی تاکیدی ترغیب کا ماحول بنایا جائے۔ دوسری طرف جن لوگوں کے کندھوں پر نظامِ عدل کے عملی نفاذ کی ذمہ داری کا بوجھ ہے وہ عدلیہ کے قابلِ احترام ججز ہیں (جوڈیشری)۔ یہ درست ہے کہ شک کا فائدہ مُلزم کو ملتا ہے مگر قلم اور قانون کا استعمال موم کی ناک نہ بنا دیا جائے۔ شرعی (قانونی) اور اخلاقی طور پر عدلیہ کا فرض ہے کہ قانون کے مؤثر عملی نفاذ میں اپنے فرضِ منصبی کو بطریقِ احسن ادا کرنے میں اپنا وزنی حصہ ڈالنے میں کسی غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔ اسلام کے فوجداری قانون میں یہ شق بھی ملتی ہے کہ جج کو اگر اپنے ذرائع یا ٹھوس معلومات کی بناء پر یہ یقین ہو جائے (گو ظاہراً قانونی تقاضے اِس کی شہادت میں دستیاب نہ ہوں) ملزم نے یہ جرم کیا ہے تو ایسے میں وہ حد تو لاگو نہیں کرسکتا (کیونکہ حدود شبہات سے گر جاتی ہیں) مگر تعزیراً اُس کو اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت سزا دے سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کی اصلاح کیلئے (خارجی ذرائعِ اصلاح سمیت) قانونی طریقہ سے عدلیہ کے ذریعہ نظامِ جزا و سزا کا مؤثر نفاذ ضروری ہے۔ کسی بھی ملک میں اگر افراد کی بجائے قانون کی مؤثر حکمرانی رائج ہو جائے تو بہت ساری معاشرتی و اخلاقی بے راہ روی نیز جرائم کا گراف نیچے آ جاتا ہے۔ بیشک آج ہم خلفاء راشدین و عادل حکمرانوں کے صالح دور میں نہیں جی رہے مگر اسلام کے عادلانہ قوانین تو قیامت تک نافذ العمل ہیں۔ اگر ہر جج یہ ٹھان لے کہ اپنے طور پر اسلام اور ملکی قوانین کے مطابق حاصل شدہ اختیارات کے تحت مجرم کو اُس کے جرم کے مطابق سزا دیتا رہے تو قانون کا اپنا فطری خوف اور رعب ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے احکامات و اطاعت کا الگ الگ مکلّف (پابندِ عمل) بنایا ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے تو اکیلے کسی اَمر کی اصلاح کیسے کرسکتا ہے؟ یہ عُذرِ لنگ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ جس شخص کو جس حد تک اختیار حاصل ہے وہ اپنے طور پر اِس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی قوتِ نافذہ کو بروئے کار

لا کر قانونِ الٰہی (قانونِ سلطنتِ اسلامی) پر بہر حال عمل کرے اور کرائے۔ جیسے ایک عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت کا سایہ نصیب ہو گا ایسے ہی (اُمید یکہ ان شاء اللہ) ایک منصف جج کو بھی شاباش اور رحمتِ خداوندی نصیب ہو گی۔ یہ نکتہ بھی انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت چھوٹا بڑا جج (منصف) یہ حقیقت ذہن میں رکھے کہ وہ اللہ ورسول ﷺ کے بنائے ہوئے قانون (احکام) کے نافذ کرنے کا اختیار و قدرت کا امین بنایا گیا ہے۔ گویا اُس کے پاس حاصل شدہ اختیار کے تحت قوتِ نافذہ ہے، قوتِ حاکمہ نہیں ہے(قوتِ حاکمہ فقط اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے)۔ ارشادِ باری تعالیٰ :﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ﴾ ترجمہ: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہے۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۰)۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾ ترجمہ: پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے حکم سے ہیں۔ (سورۃ الروم آیت نمبر ۴)

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۰)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ محترمہ پر غیر معمولی خدائی احسانات، معجزات کی تفصیلی یاددہانی اور (اس دور کے) کفار کے مشاہدۂ حق کے باوجود منفی ردِّعمل کا اظہار۔

(۱۱۱)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریّین (حمایتی اور مددگار) پر خدائی احسان خاص اور انکے مثبت ردِّعمل کا توصیفی بیان۔

(۱۱۲)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریّین کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے غیر معمولی خواہش (نزولِ مائدہ) کا اظہار اور جواباً تنبیہی نصیحت کا ذکر۔

(۱۱۳)۔ ناصحانہ تنبیہ کے بعد حواریّین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحتی درخواست کا بیان۔

الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَ
جاننے والا ہے۔ جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے میرا احسان یاد کر جو تجھ

عَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي (وقف لازم)
پر اور تیری ماں پر ہوا ہے جب میں نے رُوح پاک سے تیری مدد کی تو لوگوں سے

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ
گود میں اور ادھیڑ عمر میں بات کرتا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات

وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ
اور انجیل سکھائی اور جب تو مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے بناتا تھا پھر تو اس میں پھونک

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ
مارتا تھا تب وہ میرے حکم سے اڑنے والا ہو جاتا تھا اور مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ
کرتا تھا اور جب مُردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا

جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا
جب تو ان کے پاس نشانیاں لے کر آیا تو جو ان میں سے کافر تھے وہ کہنے لگے اور کچھ نہیں یہ تو

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ
صریح جادو ہے۔ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈال دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ
تو کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ جب حواریوں

الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ
نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب کرسکتا ہے کہ ہم پر (دستر) خوان بھرا

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾
ہوا آسمان سے اتارے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ
انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں

الربع

صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا

اے اللہ رب ہمارے ہم پر بھرا ہوا (دستر) خوان آسمان سے اُتار جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو

لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿١١٤﴾

اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے اور تو ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ

اللہ نے فرمایا بے شک میں وہ دستر خوان تم پر اُتاروں گا پھر اس کے بعد کوئی تم میں سے ناشکری کریگا تو

ع ۱۵ ۵ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ

میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگی۔ اور جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ مریم کے

مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ

بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی دو خدا بنالو وہ عرض

اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ

کرے گا تو پاک ہے مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہوگا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ

تو تجھے ضرور معلوم ہوگا جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ

بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔ میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ

مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں اس وقت تک ان کا نگران تھا

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ

جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے

شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

خبر دار ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۴)۔ بعد از اطمینان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عاجزانہ التجاء کا ذکر خاص۔

(۱۱۵)۔ جوابِ دعا میں مشروط قبولیت جب کہ کفرانِ نعمت پر بے مثال عذاب کی غضبناک تنبیہ کا بیان۔

(۱۱۶ تا ۱۱۸)۔ روزِ محشر (برسرِ عام وخاص) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (نصاریٰ کی بدعقیدگی کے متعلق) خدائی سوالِ خاص کا پر رعب ذکر اور جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقت پر مبنی عقیدۂ حق کا اعترافی اظہار، بعد ازاں نصاریٰ کی بدعقیدگی کے حوالہ سے لاتعلقی کا کھل کر اظہار کرتے ہوئے جزاء وسزا سے متعلق خدائی اختیارِ کامل کا اعترافی بیان۔

فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ
تو تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو
صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ
أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ
رہنے والے ہوں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہی بڑی کامیابی ہے۔
ع مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾
آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اللہ ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیرا اور اجالا بنایا
وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ
پھر بھی یہ کافر اوروں کو اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔ اللہ وہی ہے جس نے
مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ أَنْتُمْ
تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کر دیا اور اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے تم پھر
تَمْتَرُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
بھی شک کرتے ہو۔ اور وہی ایک اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی تمہارے ظاہر اور چھپے سب حال
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ
جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے
رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ
آئی ہو اور انہوں نے منہ نہ موڑا ہو۔ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انہوں نے جھٹلا دیا جس چیز کا وہ اب
فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ
تک مذاق اُڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں ان کو پہنچیں گی۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۹)۔ جواباً (روزِ حشر) اللہ پاک کی طرف سے اطاعت الٰہی پر عمل پیرا سابقین کے لئے عظیم خوشخبری اور انعاماتِ مخصوصہ کا اعلان۔

(۱۲۰)۔ ہر شے پر قادر ذات کی ملکیت تامہ وعامہ کا بیان (کہ کوئی بھی چیز اس کی قدرت اور ملکیت سے باہر نہیں)۔

سورۃ الانعام

(۱)۔ (آغاز سورت میں) حمد باری تعالیٰ بذریعہ صفات عظیمہ کا ذکر اور ساتھ ہی کفار کے انکارِ حق پر اظہارِ افسوس کا بیان۔

(۲)۔ خالق کائنات کے تخلیقی شاہکار (انسانی وجود کی حیران کن مادہ سے تخلیق) اور اس کے تکوینی فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے شک گزار لوگوں پر اظہارِ تعجب۔

(۳)۔ آفاقی خدائی قدرت اور احاطۂ علم کا بیان۔

(۴)۔ خدائی آیات سے اعراض کرنے والوں کا مذمتی ذکر۔

(۵)۔ مشاہدہ حق کے باوجود تکذیبی (جھٹلانے) اور استہزائی (خدائی حکم کا مذاق اڑانے کی) راہ اپنانے والوں کیلئے وبالِ جرم کی سخت تنبیہ کا بیان۔

أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ

ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کردیں ہم نے انہیں زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا

لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْأَنْهٰرَ تَجْرِي

جو تمہیں نہیں بخشا۔ اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہا

مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

دیں پھر ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کردیا اور ہم نے ان کے بعد اور امتوں کو

اٰخَرِينَ ٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ

پیدا کیا۔ اور اگر ہم تم پر کوئی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو

لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ٧ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ

کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور کہتے ہیں اس پر کوئی فرشتہ کیوں

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ٨ وَ

نہیں اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔

لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُونَ ٩

اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا اور ہم انہیں اسی شبہ میں ڈالتے جس میں اب مبتلا ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ

اور تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اُڑایا جا چکا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا انہیں اسی عذاب

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ١٠ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا ع

نے آگھیرا جس کا مذاق اُڑاتے تھے۔ کہہ دو کہ ملک میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

والوں کا کیا انجام ہوا۔ ان سے پوچھو آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے کہہ دو سب

قُلْ لِّلّٰهِ ۚ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے اوپر رحم لازم کرلیا ہے وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور اکٹھا

لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ١٢ وَلَهُ

کرے گا جس میں کچھ شک نہیں جو لوگ اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶)۔ دورِ سابق کے غیر معمولی طاقت ور طبقات (جن پر ظاہری خدائی انعامات بے حساب تھے) کی اپنے جرائم کے باعث (خدائی گرفت سے) ہلاکت اور ان کی جگہ دوسروں کو لانے کے عبرتی واقعات سے سبق حاصل کرنے کا تنبیہی ذکر۔

(۷)۔ کفار کی فرمائش پر (بالفرض) معجزاتی اظہار کے باوجود ان کے نتیجتاً منفی ردِ عمل (کفر پر ہٹ دھرمی) کا مذمتی ذکر۔

(۸)۔ کفار کی بے جا فرمائش اور اس کے بالفرض وقوع (اگر فرمائش پوری بھی کردی جائے) کے نتیجۂ بد پر خصوصی تنبیہ کا بیان۔

(۹)۔ فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجنے کے صورت میں بھی کفار کے اشکالات (شکوک و شبہات) ختم نہ ہونے کا ذکر۔

(۱۰)۔ انبیاء و رسل سے استہزائی سلسلہ پر (دورِ سابق میں) خدائی عذاب و گرفت کا حوالہ جاتی ذکر و تنبیہ۔

(۱۱)۔ مکذبین کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے مقامات عبرت کی مشاہداتی دعوت کا ذکر۔

(۱۲)۔ آسمان و زمین کے مالکِ حقیقی کی طرف سے رحمت بھری مہلت کا ذکر خاص اور روزِ محشر میں اجتماعی حاضری کے متعلق کفار کے ایمان نہ لانے پر اظہار افسوس کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٣ تا ١٤)۔ خدائی صفات کے پس منظر میں اس کے احاطۂ قدرت کا ذکر کرتے ہوئے پیغمبر برحق کو اطاعت خداوندی اور شرک سے بے زاری کے واضح اظہار و اعلان کا حکم۔

(١٥ تا ١٨)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے توسط سے خدائی قدرت کاملہ کے متعلق عقیدۂ حق و صفات کا مکمل کر اظہار و بیان۔

(١٩)۔ توحید و رسالت کے متعلق خدائی شہادت پر اکتفاء کرتے ہوئے (کافی سمجھتے ہوئے) خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے توحید اور شرک کی حقیقت پر اپنے مخصوص عقیدے کا اعلانیہ اظہار۔

(٢٠)۔ اہل کتاب کی خاص معرفتِ رسول کے باوجود ایمانی حقیقت قبول نہ کرنے پر سخت اظہار افسوس۔

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ رات اور دن میں پایا جاتا ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کہہ دو

اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ

جو اللہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے کیا اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بناؤں اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

اسے کوئی نہیں کھلاتا کہہ دو مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس کا فرمانبردار ہو جاؤں اور تو ہرگز مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

میں شامل نہ ہو۔ کہہ دو اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے

عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

ڈرتا ہوں۔ جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے رحم کر دیا اور یہی بڑی

الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَ

کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

اور اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اپنے بندوں پر اسی کا زور ہے اور

فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ

وہی حکمت والا اخبردار ہے۔ تو پوچھ سب سے بڑا گواہ کون ہے کہہ دو اللہ میرے اور

قُلِ اللّٰهُ ڐ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

تمہارے درمیان گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي ۭ قُلْ

اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے

وقف لازم [illegible]
لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ م

کہہ دو میں تو گواہی نہیں دیتا کہہ دو وہی ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

وقف لازم
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور جو لوگ

خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں وہی ایمان نہیں لاتے۔ جو شخص اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ

آیتوں کو جھٹلائے اس سے زیادہ ظالم کون ہے بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے۔ اور جس دن ہم ان

نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِينَ

سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے شرک کیا تھا تمہارے شریک کہاں ہیں جن

كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا

کا تمہیں دعویٰ تھا۔ پھر سوائے اس کے ان کا اور کوئی بہانہ نہ ہوگا کہیں گے ہمیں اللہ اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ

مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم

ہم تو مشرک نہیں تھے۔ دیکھو اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ بولا اور جو باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب

مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ

غائب ہو گئیں۔ اور بعض اُن میں سے تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ

ڈال رکھے ہیں جن کی وجہ سے وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر یہ تمام نشانیاں

ءَايَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوكَ يُجَٰدِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ

بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لاویں گے جب وہ تمہارے پاس آکر تم سے جھگڑتے ہیں تو کافر کہتے

كَفَرُوٓا إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں۔ اور یہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دُور بھاگتے ہیں اور

يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ

نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے آپ کو اور سمجھتے نہیں۔ کاش تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے

تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَٰتِ

کھڑے کئے جائیں گے اس وقت کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم واپس بھیج دیے جائیں اور اپنے رب

رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ

کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔ بلکہ جس چیز کو اس سے پہلے چھپاتے تھے

ع ۸

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۱)۔ خدائی احکامات کے حوالہ سے افتراء (جھوٹ گھڑنے) اور تکذیبی (جھٹلانے) روش اپنانے والوں کا مذمتی ذکر۔

(۲۲ تا ۲۳)۔ روز قیامت (مشرکین کے باطل خداؤں کے متعلق) کفار سے سخت (طنزیہ) سوال کا ذکر اور جواب میں لاجواب ہوکر شرک سے بیزاری کے (جھوٹے) دعوے کا بیان۔

(۲۴)۔ روز محشر کفار کے کذب وافتراء کے نتیجہ بد اور بے بسی کا حسرتی ذکر۔

(۲۵ تا ۲۶)۔ کفار کی بارگاہِ رسالت میں حاضری کے باوجود قبول حق سے ازلی محرومی اور ان کے منفی تبصرے و رویے کا ذکر نیز ان کے دوسروں کو حق سے دور رکھنے کی مذموم کوششوں کا مذمتی بیان۔

(۲۷)۔ دنیا میں تکذیب حق پر اترانے والوں (فخر وناز کرنے والوں) کی روز محشر بے موقع تمنا و حسرت کا ذکر۔

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۲۸﴾
وہ ظاہر ہوگئی اور اگر یہ واپس بھیج دیئے جائیں تب بھی وہی کام کریں گے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔
وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ
اور کہتے ہیں اس دنیا کی زندگی کے سوا ہمارے لئے اور کوئی زندگی نہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔ اور کاش
تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَ
کہ تو دیکھے جس وقت وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے وہ فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں کہیں گے ہاں
ع رَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ
ہمیں اپنے رب کی قسم ہے فرمائے گا تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے اپنے رب کی ملاقات
كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا
کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی
عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا
کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائیں گے خبردار وہ بُرا بوجھ ہے جسے وہ
سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ
اُٹھائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر
الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ
ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار رہوئے کیا تم نہیں سمجھتے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی
الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ
باتیں تمہیں غم میں ڈالتی ہیں سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار
يَجْحَدُونَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا
کرتے ہیں۔ اور بہت سے رسول تم سے پہلے جھٹلائے گئے پھر انہوں نے جھٹلائے جانے پر
كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ
صبر کیا اور ایذا دیے گئے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کے فیصلے کوئی بدل نہیں سکتا
وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۴﴾ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ
اور تمہیں پیغمبروں کے حالات کچھ پہنچ چکے ہیں۔ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ کفار کے روزِ محشر اظہار تمنا کو جھٹلاتے ہوئے ان کی ازلی بدنصیبی کا مذمتی ذکر۔

(۲۹)۔ کفار کے آخرت کے متعلق بدعقیدگی کا بیان۔

(۳۰)۔ روزِ قیامت کفار کے مشاہدۂ حق پر خدائی سوال وجواب کا تنبیہی ذکر۔

(۳۱)۔ آخرت کے منکرین کو قبل از وقت اطاعتِ حق کی تنبیہ، بصورت دیگر روزِ محشر نری حسرت اور گناہوں کے ناقابل برداشت وبال کا سامنا کرنے کا الیہ۔

(۳۲)۔ دنیا کے عارضی لہو ولعب کی بجائے دائمی حیاتِ جاوداں (ہمیشہ کی زندگی) کو پیش نظر رکھنے کا ناصحانہ بیان۔

(۳۳)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو تکذیبی ایذا رسانی (جھٹلانے کی وجہ سے آپکو فطری غم) پر خدائی تسلی کا ذکر۔

(۳۴)۔ دورِ گزشتہ میں انبیاء سابقین سے کفار کے تکذیبی رویہ اور ایذا رسانی کا حوالہ جاتی ذکر کرتے ہوئے خدائی فیصلوں کی اٹل حقیقت اور احوال رُسل کے متعلق خبر صادق کا بیان۔

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا
گراں ہو رہا ہے پھر اگر تم سے ہو سکے تو کوئی سرنگ زمین میں تلاش کر یا آسمان پر سیڑھی لگا
فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ
پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لا اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو سیدھی راہ پر جمع کر دیتا سو
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ
تو نادانوں میں سے نہ ہو۔ وہی مانتے ہیں جو سنتے ہیں اور اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا پھر
وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ
اس کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے
عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَ
اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو اللہ اس بات پر قادر ہے کہ نشانی اتارے اور لیکن ان میں
لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ
سے اکثر نہیں جانتے۔ اور کوئی چلنے والا زمین میں نہیں اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے دو بازوؤں سے اُڑتا
يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ
ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں ہم نے ان کی تقدیر کے لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ
پھر سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے
فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ
اور گونگے ہیں اندھیروں میں ہیں اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھی
مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ
راہ پر ڈال دے۔ کہہ دو دیکھو تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آئے یا تم پر قیامت ہی آجائے تو کیا خدا کے
أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ
سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر
فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ ع ۴ / ۱۰
دیتا ہے جس کیلئے اسے پکارتے ہو اور جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو۔ اور ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی اپنی امت کے متعلق حد سے بڑھی مخفی ایمانی خواہش پر خدائی مشفقانہ تنبیہ کا تمثیلی (فرضی مثال کے ذریعہ) ذکر اور اجتماعی ہدایت کے حوالہ سے خدائی مشیت کا اظہار خاص۔

(۳۶)۔ قبولِ حق کے لئے باہوش وحواس سننا و سمجھنا قرار دیتے ہوئے انکارِ حق پر روزِ قیامت مکذبین کی پوری خبر لینے کا سخت تنبیہی بیان۔

(۳۷)۔ کفار کے فرمائشی مطالبات کے جواب میں سخت ردِعمل کا ذکر خاص، آسمانی معجزات کے فرمائشی مطالبات کی بجائے خدائی مخلوقات کے منظم مشاہداتی نظام میں غور وفکر تیز باطنی مرتب نظام احتساب اور روزِ محشر سب کی اجتماعی پیشی کا ذکر۔

(۳۹)۔ مکذبین نے جب ذرائع ہدایت کا درست استعمال نہیں کیا تو پھر گمراہی کی تاریکیاں ہی مقدر ٹھہرنے کا تنبیہی ذکر اور کفر وہدایت کے حوالہ سے مشیت الٰہی کے تکوینی فیصلے کا بیان۔

(۴۰)۔ کسی بھی مشاہدۂ عذاب کے وقت خدا کے سوا کس کو پکاروگے؟ ذرا بتاؤ تو! کفار سے لاجواب سوال کا ذکر۔

(۴۱)۔ مشکلات میں حقیقی اللہ سے مدد مانگنے اور اس کی طرف سے حاجات پوری ہونے کے باوجود اس کو فراموش کرنے کا شکایتی ذکر۔

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ
نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کے ہاں رسول بھیجے تھے پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑا
يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
تا کہ وہ عاجزی کریں۔ پھر کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کرتے لیکن ان کے
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ
دل سخت ہوگئے اور شیطان نے انہیں وہ کام آراستہ کر دکھائے جو وہ کرتے تھے۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا
جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے
أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے۔ پھر ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی
ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ
گئی اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ ان سے کہہ دو دیکھو تو سہی اگر اللہ تمہارے
سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ
کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کوئی ایسا رب ہے جو تمہیں
يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾
یہ چیزیں لا دے دیکھ ہم کیونکر طرح طرح کی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑتے ہیں۔
قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ
کہہ دو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر آ جائے تو ظالموں کے سوا اور کون
يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا
ہلاک ہوگا۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اسی لئے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں
مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
اور ڈرا دیں پھر جو شخص ایمان لے آوے اور اپنی اصلاح کر لے سو ان پر کوئی ڈر نہ ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہنچے گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۲)۔ بغاوت و سرکشی میں مست مکذبین کو اقوام سابقہ سے سبق حاصل کرنے کا حوالہ جاتی اور تنبیہی ذکر (تا کہ نافرمانی کی بجائے تضرع و عاجزی کا راستہ اپنائیں)۔

(۴۳)۔ خدائی گرفت پر آہ و زاری (توبہ کرنے) کی بجائے سرکشی کا بازار گرم کرنے، نرم دلی کی بجائے اُلٹا سخت دلی دکھانے، اطاعتِ رحمان کی بجائے اطاعتِ شیطان کو ترجیح دینے پر سخت ترین نوٹس کا تنبیہی بیان۔

(۴۴ تا ۴۵)۔ خدائی اطاعت سے ناآشنا اور لذت دنیا کی دلدادہ اقوام کے فلسفۂ ہلاکت و بربادی کا حیران کن واقعاتی تجزیہ (معاشرتی و معاشی ترقی کی معراج دراصل ہلاکت و بربادی کا پیش خیمہ چلی آرہی ہے یہ صداقت بھرا خدائی تجزیہ ہے "ولکن اکثر الناس لایعقلون")۔

(۴۶)۔ تنبیہات الٰہیہ کے تسلسل میں اضافۂ مزید کا سوالیہ ذکر (کہ تمہارے اہم حواس ظاہرہ سلب کر لے تو دنیا کی کونسی طاقت ان کو واپس لا سکتی ہے؟)۔

(۴۷)۔ تنبیہِ مکرر کے طور پر لاجواب سوال کا ذکر مزید۔

(۴۸)۔ انبیاء و رسل کی بعثت مقدسہ کے اہم مقصد کا ذکر نیز قبولِ ایمان اور اصلاح نفس والے خوش نصیبوں کے لئے خدائی انعام کا بیان۔

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی

نہ میں غائب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا

ع

اِلَیَّ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ

اور اس قرآن کے ذریعے سے اُن لوگوں کو ڈرا جنہیں اس کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جائیں گے

مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ

اس طرح پر کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا تا کہ وہ پرہیز گار ہو جائیں۔ اور جو لوگ

یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَیْكَ

اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کر جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں تیرے ذمہ ان کا کوئی

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

حساب نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی حساب ان کے ذمہ اگر تو نے انہیں دور ہٹایا پس تو بے انصافوں

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

میں سے ہوگا۔ اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمایا ہے تا کہ یہ لوگ

لِّیَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْ بَیْنِنَا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

کہیں کیا یہی ہیں ہم میں سے جن پر اللہ نے فضل کیا ہے کیا اللہ شکر گزاروں کو جاننے والا نہیں ہے۔

بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ

اور ہماری آیتوں کے ماننے والے جب تیرے پاس آئیں تو کہہ دو کہ تم پر سلام ہے تمہارے

عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۴﴾

پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۹)۔ اس کے برعکس نافرمانوں کیلئے خدائی عذاب کا ذکر۔

(۵۰)۔ نبوت خدائی ہدایت کے تابع محض تھی، صفائی کے ساتھ عقیدۂ صالحہ کا نبوت کی زبانی اظہار، نیز اندھے اور بینا (بصارت والے) کے مابین واضح فرق کا پس منظر کے اعتبار سے تنبیہی سوالیہ ذکر۔

(۵۱)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو برابر انذار (ڈراتے رہنے) کا حکم (جن میں آخرت کا خوف ہوگا وہ قبول حق کی طرف مائل ہوتے رہیں گے) نیز آخرت میں دنیوی ذرائع اور حمایتی کام نہ آنے کا بیان۔

(۵۲)۔ بڑے لوگوں کی ہدایت کے طمع میں اپنے جانثار مخلصین کو کبھی بھی نظر انداز نہ کرنے کی (دائمی پالیسی کے طور پر) ہدایت۔

(۵۳)۔ امیر وغریب کے فرق پر مبنی خدائی فلسفۂ معیشت کا اجمالی ذکر نیز سرمایہ داروں کی پست ذہنیت کے مذمتی تجزیے کے بعد ان خدامست صلحاء کی عنداللہ قدر دانی کا بیان۔

(۵۴)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو اپنے جانباز پروانوں کیلئے دعائیہ کلمات سے حوصلہ افزائی کا حکم نیز بد عملی کے بعد توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والوں کیلئے رحمت الٰہیہ کے پرجوش استقبال کی زوردار یقین دہانی کا بیان۔

حیران کن یکدم سائنسی ترقی پر اٹھتا ہوا سوال

(زیر مطالعہ سورۃ انعام آیت نمبر ۴۴ تا ۴۵)

ہر انسان حیران ہے کہ انسان کو واقعی پر لگ گئے ہیں کہ وہ فضا میں اڑتا نظر آرہا ہے۔ جہازوں اور راکٹوں کی ٹیکنالوجی کا عرصہ وجود صدی سے زیادہ ہونے کو ہے۔ وہ فضائی تسخیر کا محیر العقول سائنسی معجزہ (عام محاورہ کے اعتبار سے نہ کہ شرعی نکتہ نگاہ سے) دکھا چکی ہے اس کرۂ ارض پر انسانی تاریخ کتنی قدیم ہے اس کے متعلق خود سائنسی آراء مختلف ہیں۔ یہ لاکھوں سال پرانی ہے یا کروڑوں سال یہ ہمارا موضوع نہیں ہمیں تو فقط اس سوال کا جواب ڈھونڈنے میں دلچسپی ہے کہ اس حیران کن ومحیر العقول سائنسی ترقی کا قصہ ایک ڈیڑھ صدی سے زیادہ نہیں جب سے انسانی وجود کا آغاز ہوا ہے اس سے آج تک اگر ایک لاکھ سال کا عرصہ بھی فرض کرلیں اور سائنسی ترقی کی عمر ایک سو سال فرض کرلیں تو کل عمر کا فقط 0.10 فیصد (اشاریہ دس فیصد) بنتی ہے۔ اب سوال انتہائی سادہ اور عام فہم یہ کہ سائنس ٹیکنالوجی نے اپنا ترقی کا سفر جس تیزی سے فقط ایک صدی میں طے کیا ہے وہ پہلے کیوں نہیں؟ اب ہی کیوں ہوا؟ اس چبھتے سوال کا جواب فقط ان الفاظ سے دے کر دامن نہیں چھڑایا جاسکتا کہ اس تیز ترین ترقی کا راز سائنس ٹیکنالوجی کا وجود ہے اور یہ سب کچھ اسی کا کرشمہ ہے بس اللہ اللہ خیر صلی۔ یہ کامن سنس (عام فہم) جواب ہمارے اُٹھتے اور چبھتے سوال کا ہرگز قابلِ اطمینان جواب قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ہمارا مختصر سا فکری سوال یہ ہے ذہن، سوچ، دماغ اور بصیرت کے لحاظ سے قدیم لوگ ہم سے کہیں زیادہ آگے تھے۔ قوت اور طاقت میں موجود انسان کے قد کاٹھ کا گراف ان سے 18 گنا نیچے آچکا ہے وہ ہم سے صحت اور طاقت میں کم از کم 18 گنا آگے ہونے کے باوجود ایک لاکھ سال میں اس کا ہزارواں حصہ بھی نہ کرسکے جو ہم فقط ایک صدی میں کرچکے ہیں۔ کوئی اس سوال کو فضول سمجھے یا حقیقت آمیز (مگر مشکل) لیکن سوال ضرور اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ترقی کا فیصلہ سائنس دانوں کے شہ دماغوں کا اپنا طے کردہ تھا کہ ہر دور کے عالی دماغ سائنس دان اس ترقی کو بیسویں صدی کے لوگوں پر چھوڑتے گئے کہ جدید سائنس و ٹیکنالوجی کی بنیاد بھی خود رکھنا اور سالوں کے سفر گھنٹوں میں طے کرنے کے کلیے بھی تمہیں ہی ایجاد کرنے کے اہل ہوگے۔ اس تیزی سے سائنسی انکشافات وعملی حقائق کا وجود زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو صدی پرانا ہوتو پھر بھی سوال اپنی جگہ اٹل حقیقت سمیت ہمارے دامن کو تھامے ہوا ہے کہ یہ ترقی اب ہی کیوں ہوئی؟ پہلے کیوں نہ ہوسکی تھی؟ چاند اور ستاروں پر آبادی کے منصوبے ساز سائنسدانوں سے اس چھوٹے سے عام فہم کا سوال حل جائے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی کہ سائنس وٹیکنالوجی لاینحل سوالوں کا فی البدیہ سوالوں کا جواب دینے میں کتنی مہارت رکھتی ہے۔ انسانیت فقط یہی نہیں بلکہ بہت سارے دیگر سوالات کا جواب دینے سے بھی عاجز ہے۔ ہم یہ

اعتقاد رکھتے ہیں کہ جملہ مخلوقات (زمین وآسمان، شجر وحجر، جن وانس سمیت ذرہ ذرہ) کا خالق فقط ایک اللہ کی ذات ہے کسی چیز کے وجود اور فنا میں اسی ذات کے فیصلوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ وہ جب چاہتا ہے تو کوئی شے وجود میں آجاتی ہے یعنی اس کے اسباب پیدا فرمادیے جاتے ہیں۔ جب وہ چاہتا ہے تو فنا (ختم) ہوجاتی ہے۔ سائنس اسباب پر بحث کرتی ہے اس کی ساری توجہ فطرتی اسباب وحقائق پر ہے وہ کسی چیز کے ظاہری وجود وفنا میں اعتقادی حقائق سے ہٹ کر اپنے وضع کردہ کلیات پر نتائج مرتب کرتی ہے جب کہ ایک مسلمان کا اعتقاد یہ ہے کہ فطرت اور اسباب کا خالق بھی وہی ہے جو زمین وآسمان کے سارے حقائق کا خالق ہے۔ فطرت کے ظاہری وباطنی کلیات و انکشافات اسی ذات عظیم کے القاء (فراہم) کردہ ہیں۔ ساری ترقی کے اس تیزی سے سفر کا فیصلہ اسی ذات کے تکوینی امور کا طے شدہ ہے۔ جس کا ظہور وقت بوقت ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اب آیئے اس سوال کی طرف جس کا جواب انسانی عقل دینے سے عاجز ہے۔ اس راہنمائی بھی اسی کی نازل کردہ کتاب برحق (قرآن مجید) سے واضح اشاراتی طرز سے مل رہی ہے۔ اگر ہم ذرہ گہرائی سے اس کتاب برحق کا مطالعہ کریں تو (آیت نمبر ۱۶ سورۃ بنی اسرائیل پارہ نمبر ۱۵) جب ہم کسی بستی (قوم) کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں کو (تکوینی) حکم دیتے ہیں پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہوجاتی ہے اور ہم اسے برباد کردیتے ہیں (صفحہ ہستی سے مٹا دیتے ہیں)۔ یہ ہے وہ حقیقت آمیز تجزیۂ برحق جس مین ہمارے آج کے سوال کا پیشگی جواب موجود ہے۔ کسی قوم کو دنیوی ومادی ترقی اور بعد ازاں اس کی عبرت آمیز تباہی و ہلاکت کے حوالہ سے قانون خداوندی کا واضح پیغام اور ہمارے سوال کا جواب مہیا ہوجاتا ہے کہ تباہی سے قبل مادی ترقی کا عروج اور اس کے نتیجہ میں عیش وعشرت / اسباب کی فراوانی یہ خطرے کی گھنٹی ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ اسباب عیش کی کثرت کا دوسرا مفہوم فسق وفجور/ خدائی نافرمانی کا عام ہونا بلکہ اعلانیہ ہونے لگنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حالات دگرگوں (خطرناک) ہیں۔ اور کسی وقت گرفت خداوندی کا کوڑا برسایا جاسکتا ہے ہاں ایک اہم بات یاد رکھنے کی ہے جس کی طرف ہماری توجہ شاید ہی کبھی جاتی ہو (مگر اصحاب فہم وبصیرت پر مخفی نہ ہے) کہ دنیا میں گو ہمیں کثرت سے فحاشی وعریانی اور خدائی نافرمانی کے واضح مناظر دیکھنے، سننے کو ملتے رہتے ہیں مگر باطنی طور پر عند اللہ نیکی وبدی کا توازن قائم رہنے کے باعث عذاب خداوندی موقوف رہتا ہے۔ ایک دفعہ سبحان اللہ، الحمدللہ آسمان وزمین کے درمیانی خلاء کو خدائی رحمت وکرم سے لبریز کرسکتا ہے (مسند احمد) تو مدارس میں سارا سارا دن معصوم بچوں کی تلاوت قرآن، مساجد اور خانقاہوں میں عبادات وذکر اللہ کا اجتماعی اہتمام نیک صالح افراد کی انفرادی صالحانہ سرگرمیاں خدائی ناراضگی وغضب میں کمی اور عذاب میں رکاوٹ کا باعث بنتی رہتی ہیں۔ یوں ہمیں نظر نہ آنے والا نیکی وبدی کا مخفی وباطنی توازن عند اللہ قائم ہوتا ہے۔ جب کسی قوم کی سرکشی وبغاوت حد سے کراس کر جائے اور نیکی وبدی کا توازن تو کیا امتیاز ہی سرے سے

اٹھ جائے اصحاب شعور وفہم اوراہل علم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی بجائے خود اس باطل نظام کا حصہ بن کر خاموشی کاراستہ اختیار کرنا (عافیت پسندی) شروع کر دیں تو پھر یہ سخت ترین الارم (خطرے کی گھنٹی) سمجھی جاتی ہے۔ یہ حقیقت اس لئے بیان کرنا ضروری تھی کہ مذکورہ آیت کی فہم اور تفہیم میں اس فکر ونظر کی مخفی توضیح اورتشریح کی راہنمائی ملتی ہے۔سورۃ انعام میں بھی اسی طرح کے مضمون کو رب کریم نے سخت تنبیہی انداز سے بیان فرمایا ہے۔ ترجمہ:۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے پھر ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے(سورۃ انعام آیت نمبر ۴۴ اور ۴۵)۔ مذکورہ آیت میں کسی قوم/علاقہ مخصوص کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب ظاہرہ کا تجزیہ برحق کا بیان اور قانونِ خداوندی کا واضح پیغام دیا گیا ہے تو اس آیت مبارکہ سے حاصل شدہ راہنمائی کی روشنی میں دنیا کی تیز رفتار ومحیر العقول ترقی کا فلسفہ اور مخفی راز سمجھنے میں اب کوئی دشواری محسوس نہ ہوگی۔ ہم سائنسی تھیوری کو ایک طرف رکھیں (کہ وہ تو اسباب ظاہرہ کو موضوع بناتی اوراسی پر تجربات کرتی ہے)۔ہم خالق سائنس اور ساری مخلوقات کے نظام (کائنات) کے اصل محافظ ونگران ذات اقدس کے بیان کردہ فلسفۂ ہلاکت وبربادی کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اب چھوٹی چھوٹی انفرادی ہلاکتوں (زلزلوں اورسمندری طوفان، دریاؤں کے پھیلاؤں کی صورتوں میں)سمیت اجتماعی ہلاکت وبربادی کے تکوینی اسباب نہایت تیزی سے اپنا سفر طے کر رہے ہیں۔ دُنیا جسے ترقی کی معراج سمجھ رہی ہے وہ تباہی کا پیغام ہے آسمان کے ستاروں پر کمند ڈالتے انسانوں کی خواہشات عملی صورتوں میں ڈھل رہی ہیں۔تصورات کی دنیا مشاہدات کی شاہراہ پر گامزن ہو چکی، گھنٹوں منٹوں میں آئے روز نئی نئی ایجادات دیکھنے میں آرہی ہیں۔کیا اس کا فقط یہی تجزیہ کیا جائے گا کہ یہ سائنسی کمالات ہیں جس کے کرشمے دنیا دیکھ رہی ہے (آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں/محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی)۔سوال تو اپنی جگہ جواب مانگ رہا ہے کہ سب ترقی کی معراج کا وقت کس نے طے کیا؟ کس نے سائنسی ترقی کی یہ ساری شاہرائیں یکدم کھول دی ہیں؟ کس نے دماغوں میں اس قدر ذہانت بھر دی کہ جو کچھ انسان سوچ نہیں سکتا وہ کچھ وجود میں آچکا ہے (اور آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا)۔ سائنس اس مشکل سوال کا جواب دینے سے عاجز ہے لیکن خالق سائنس نے ہمارے آج کے اس سوال کا جواب نزول قرآن کے وقت خود ہی اپنے قاعدہ خاص وقانون سے آگاہ کر دیا تھا کہ جب غیر معمولی طور پر اسباب عیش وعشرت کی فراوانی دیکھو،لوگوں کو فسق وفجور میں فناء ہوتا دیکھو اورمقابلے میں قوت مدافعت (نیکی کی اشاعت اوراس کی سربلندی) کو کمزور پڑتا دیکھو، اصحاب عزیمت کو رخصت کی حدیں کراس کرتے ہوئے اورباطل قوتوں کی مزاحمت کرنے کی بجائے مصلحت پسندی کی آڑ میں ان سے شکستہ فکری کے

ساتھ سمجھوتے کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ حالات کسی بڑے طوفان وہلاکت کا پیش خیمہ بن رہے ہیں ۔ اب اجتماعی ہلاکت (وقوع قیامت) کے راستے ہموار ہو رہے ہیں تو زمین اپنے تمام تر خزانے اگل دے گی محدود تسخیر کائنات کے خواب مزید شرمندہ ہوتے دکھائی دیں گے ۔ آسائی وسہولیات کا دروازہ مزید وسیع ہوتا جائے گا ۔ قُرب قیامت میں یہ ترقی کی معراج اجتماعی ہلاکت کا واضح پیغام دے رہی ہے ۔ ایسے فکری ونظریاتی سوالوں کے جواب دینا تو کجا سوچنے کا وقت بھی اب کم ہو رہا بلکہ وقت کا ضیاع سمجھا جائے گا۔ سال، مہینوں اور مہینے دنوں میں بدل رہے ہیں ہاں مگر قیامت سے قبل کچھ روحانی معجزات کا ظہور بھی لازمی ہونا ہے اور اس کی خبر خود مخبر صادق خاتم النبیین ﷺ نے دی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے تھے) کی دوبارہ آمد اس سے قبل اصل مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری اور دُنیا میں غلبہ حق کی بہار، فتنہ دجال کا ظہور اور پھر اس کا خاتمہ جیسے اعتقادی واقعات کا مشاہدہ دنیا میں ہو کر رہنا ہے ۔ الغرض کہ اس تیزی سے ہونے والی ترقی کے نتائج میں اجتماعی ہلاکت وبربادی کے زہر آلودہ دھواں اصحاب فہم وبصیرت کو اُٹھتا چُبھتا محسوس ہو رہا ہے کہ وہ خدائی فلسفہ ہلاکت وقانون کو کیسے نظر انداز کرنے کی جسارت کر سکتے ہیں ۔ ؎

ڈرتا ہوں عدم پھر آج کوئی شعلہ نہ اٹھے بجلی نہ گرے
موسم کا ارادہ بدلا ہے حالات کی نیت ٹھیک نہیں

یا رب! تیری اس مقدس کتاب میں میں جہاں قوموں کی اجتماعی فلاح وہدایت کا عالمی اعتقادی وعملی دستور العمل اور منشور حیات کا واضح پیغام (قانونی نفاذ کی صورت میں) موجود ہے وہیں آنے والے حالات کے کیسے کیسے راہنما اصول اور سمجھنے والوں کیلئے واضح اشارے ملتے ہیں ۔ اب (خدا نہ کرے) کہ ہم خود ہی اپنی آنکھ کان اور دل ودماغ کا مصرف اور روح باطنی ہدایات کو دیکھنے کی بجائے ظاہری ترقی کے غلط مناظر کے مشاہدات (وڈیوز وغیرہ) اور اسباب عیش وعشرت فراوانی کی طرف لگانے میں محو تماشا بنتے رہیں تو ایسے میں رونا اور چلانا کیسا؟ جواب واضح طور پر مل چکا ہے کہ ترقی کی الیکٹرک وائرنگ میں چھپے خطرناک وولٹیج کے کرنٹ کا اچانک دھما کہ ہمارے سارے خواب چکنا چور اور خوبصورت ودلکش عمارت کو دھڑام گرا دے گا ۔ یہ ترقی نہیں نتیجۃً تباہی کا خطرناک الارم (خطرے کی گھنٹی) ہے ۔ خدا کرے ہمارے کان اس کو سن سکیں اور دل ودماغ اس حقیقت وتنبیہ آمیز خدائی قانون کا ادراک کر سکیں (آمین)۔ وماذلک علی اللہ بعزیز.

ع وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور تاکہ گنہگاروں کا راستہ واضح ہو جائے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

کہہ دو مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں بندگی کروں ان کی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کہہ دو میں تمہاری

لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

خواہشات کے پیچھے نہیں چلتا کیوں کہ میں اس وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا

کہہ دو میرے پاس تو میرے رب کی طرف سے ایک دلیل ہے اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس چیز کو تم جلدی چاہتے ہو

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

وہ میرے پاس نہیں ہے اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں وہ حق بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے

الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

والا ہے۔ کہہ دو اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو اس معاملہ میں فیصلہ ہو گیا ہوتا جو

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

میرے اور تمہارے درمیان ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ

اسے بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

کتاب روشن میں ہے۔ اور وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

وہ جانتا ہے پھر تمہیں دن میں اٹھا دیتا ہے تاکہ وہ وعدہ پورا ہو جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے

ع ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ

جاؤ گے پھر تمہیں خبر دے گا اس کی جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵) ۔ خدائی ہدایت کی تفصیلی وضاحت کے ساتھ نافرمانوں کیلئے ہر طرح کا راستہ واضح کردینے کا بیان۔

(۵۶) ۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی شرک اور اہل کفر کی بے ہودہ خواہشات کی پرزور تردید کا ذکر۔

(۵۷تا۵۸)۔ امام الانبیاء ﷺ کی حق سے وابستگی کے کھلے اظہار کے بعد اہل باطل کی بے جا فرمائش پوری کرنے سے آپ ﷺ کی معذرت نیز گرفت، جزا و سزا کے فیصلے کے حوالے سے خدائی اختیار مطلق کا اعتقادی اظہار۔

(۵۹)۔ خزانہ غیب کے کلی اختیارات، علم محیط اور قدرت عامہ و تامہ کے متعلق عقیدۂ حق کا (برملا) اظہار و بیان۔

(۶۰)۔ قدرت کاملہ و تامہ کا مزید مشاہداتی (اور حقیقت واقعیہ کا) ذکر۔

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۖ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا

فرشتے اسے قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر اللہ کی طرف پہنچائے جائیں گے

لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ

جو ان کا سچا مالک ہے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے۔ کہہ دو تمہیں

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ

جنگل اور دریا کے اندھیروں سے کون بچالاتا ہے جب اسے عاجزی سے اور چھپا کر پکارتے

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ

ہو کہ اگر ہمیں اس آفت سے بچالے تو البتہ ہم ضرور شکر کرنے والوں سے ہونگے۔ کہہ دو اللہ تمہیں

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ

اس سے اور ہر سختی سے بچاتا ہے تم پھر بھی شرک کرتے ہو۔ کہہ دو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں مختلف فرقے کر کے ٹکرا دے اور ایک

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے دیکھو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہہ دو میں تمہارا

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

ذمہ دار نہیں بنایا گیا۔ ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان لو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦١)۔ انسانوں، فرشتوں پر خدائی غلبہ واختیارات نیز ان فرشتوں کی بے چوں چراں اطاعتی ذمہ داریوں کا ذکر۔

(٦٢)۔ سب کی بارگاہ الٰہی میں حاضری اور سرعت (جلدی) سے جملہ حساب نمٹانے کی قدرت کا ذکر۔

(٦٣ تا ٦٤)۔ جملہ مصائب ومشکلات میں (اپنے رب سے آہ وزاری کے جواب میں) ہر ایک کیلئے ایک ہی قاضی الحاجات ہونے (مراد پوری کرنے والے) کا اظہارِ حق۔

(٦٥)۔ قادرِ مطلق کی طرف سے عذاب کی مختلف (تین) صورتیں بھیجنے کی سخت تنبیہ (تاکہ اطاعت کے حوالہ سے نافرمانوں کی عقل ٹھکانے لگ سکے)۔

(٦٦ تا ٦٧)۔ اظہارِ حق کے باوجود تکذیب پر خدائی سزا کیلئے تیار رہنے کی تنبیہ (کہ ہر ایک کیلئے حتمی وقت کا تعین طے شدہ امرِ الٰہی ہے مجرموں کو جلد حقیقت کا پتہ چل جائے گا)۔

(٦٨)۔ دین دشمن عناصر کی مجالس میں (وعظ ونصیحت یا دنیوی مصالح کی وجہ سے) شرکت کی مشروط ومحتاط اجازت لیکن ان کے معاندانہ رویہ (دین دشمنی کے خبیث ذہنی اظہار کی صورت) میں شرکت سے ممانعت کا تاکیدی ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۹)۔ نتائج کی ذمہ داری لاگو کئے بغیر اہل تقویٰ کو وعظ ونصیحت کی اباحت (اجازت) کا اظہار۔

(۷۰)۔ دین حق کو مذاق بنا کر دنیوی مستی میں حد سے زیادہ فنا لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑنے کے باوجود کبھی کبھار ترس کھاتے ہوئے نصیحت کرتے رہنے کی ترغیب (ممکن ہے "شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات" کا فلسفہ اثر انداز ہو جائے)۔ (الف) ہٹ دھرمی میں مست لوگوں کیلئے اُخروی سزا کا بیان۔

(۷۱)۔ توحیدی عقیدہ سے ہٹ کر شرک کی راہ اپنانے کو رد کرتے ہوئے مثال کے ذریعہ حقیقتِ حال کا اظہار نیز ہدایت الٰہی کے آگے ہی سر تسلیم خم کرنے کا تاکیدی بیان۔

(۷۲)۔ خدائی حکم اقامتِ صلوٰۃ اور تقویٰ پر عمل کرنے کا ذکر۔

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور جھگڑنے والوں کے حساب میں سے پرہیزگاروں کے ذمہ کوئی

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ

چیز نہیں لیکن نصیحت کرنی ہے شاید کہ وہ ڈر جائیں۔ اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے اور انہیں قرآن سے نصیحت کر تا کہ کوئی

ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے گا تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کئے

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ

میں گرفتار ہوئے ان کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر کے بدلہ میں دردناک

ع ۱۴ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

عذاب ہوگا۔ انہیں کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے سوا انہیں پکاریں جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان دے سکیں

لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ

اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی ہے اس شخص کی طرح جسے

الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى

جنگل میں جنوں نے راستہ بھلا دیا ہو جبکہ وہ حیران ہو اس کے ساتھی اسے راستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ

الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

ہمارے پاس چلا آ کہہ دو کہ اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

کے تابع رہیں۔ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے سامنے اکٹھے

تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ

کئے جاؤ گے۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے اور جس دن

الربع
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ
کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو اسی کی بادشاہی ہو گی
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا اور خبردار ہے۔ اور یاد کرو جب ابراہیم نے
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ
اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا جانتا ہے میں تجھے اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا
مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
ہوں۔ اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھائے اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ
میں سے ہو جائے۔ پھر جب رات نے اس پر اندھیرا کیا اس نے ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے پھر وہ جب
فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ میں غائب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
رب ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا اگر میرا رب ہدایت نہ کرے گا تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو
الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ
جاؤں گا۔ پھر جب آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا کہا یہی میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا
اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
کہا اے میری قوم میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔ سب سے یکسو ہو کر
لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ
میں نے اپنے منہ کو اسی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین بنائی اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔
حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَاۤ اَخَافُ
اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے ایک ہونے میں جھگڑتے ہو اور اس نے میری
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
رہنمائی کی ہے اور جنہیں تم شریک کرتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے میرے رب نے علم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۳)۔ خدائی صفات کے پس منظر میں اس کی قدرت کاملہ کے وقوعی اظہار (جو بھی چاہے فوری واقع ہو جائے) اس کی اس صداقت اور روزِ محشر اس کی حقیقی بادشاہت کا پر ہیبت بیان۔

(۷۴)۔ تردید شرک کے تسلسل میں داعیٔ توحید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ سمیت قوم کو دعوت توحید کا ذکر۔

(۷۵)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غیر معمولی مقام عین الیقین کا واقعاتی بیان۔

(۷۶ تا ۷۹)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا غیر معمولی مشاہداتی مراحل کے ذریعہ عقیدۂ توحید کے اثبات نیز شرک سے بیزاری اور برأت پر مبنی تفصیلی حقائق کا اظہار و بیان۔

(۸۰ تا ۸۱)۔ عقیدۂ توحید کے اعلانیہ بیان پر قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مجادلہ (جھگڑا) اور جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بے باکی سے مزید اظہار حق کا مستدل بیان۔

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ

کے لحاظ سے سب چیزوں پر احاطہ کیا ہوا ہے کیا تم سوچتے نہیں۔ اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں

أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو اس چیز کو جس کی اللہ نے تم پر کوئی دلیل نہیں

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا — وقف لازم

اتاری اگر تم کو کچھ سمجھ ہے تو (بتاؤ) دونوں جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے۔ جو لوگ ایمان لائے

ع ۱۵ إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ

اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک نہیں ملایا امن انہیں کیلئے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل

حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ

ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب بخشا ہم نے سب کو ہدایت دی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے اور سلیمان اور ایوب

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا

اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ہیں اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب نیکوکاروں سے ہیں۔ اور اسماعیل اور الیسع اور

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ

یونس اور لوط اور ہم نے سب کو سارے جہان والوں پر بزرگی دی۔ اور ان کے باپ دادوں

ذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾

اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعضوں کو ہدایت دی اور ہم نے انہیں پسند کیا اور سیدھی راہ پر چلایا۔

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں کو جسے چاہے اس پر چلاتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۲) ۔ دنیوی ہدایت اور اُخروی کامیابی کیلئے (شرک سے مکمل پاک) ایمان کی شرط خاص کا اہم بیان۔

(۸۳)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم پر غلبہ اور بلندیٔ درجات کا ذکر۔

(۸۴تا۸۷)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمیت اصول وفروع میں خاص انبیاء ورسل کا توصیفی وتعریفی ذکر نیز ان پر خدائی فضل واحسانات کا بیان۔

(۸۸)۔ ہدایت الٰہی کو نظر انداز کرکے شرک جیسا جرم عظیم کسی سے بھی سرزد ہوا اس کا سب کچھ برباد ہونے کا تنبیہی بیان۔

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

تو جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کچھ ضائع ہو جاتا۔ یہی لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

دی تھی پھر اگر مکہ والے ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے ان باتوں کے ماننے کیلئے ایسے لوگ مقرر کر دیے

لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ

ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی سو تو ان کے طریقہ پر چل

ع ١٠ ١٦ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾

کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا یہ تو جہان والوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن

اور انہوں نے اللہ کو صحیح طور پر نہیں پہچانا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَ

ان سے کہہ دو وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے اتاری تھی جو لوگوں کے واسطے روشنی اور ہدایت

هُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ

تھی جسے تم نے ورق ورق کر کے لوگوں کو دکھلایا اور بہت سی باتوں کو چھپا رکھا، اور تمہیں وہ چیزیں

وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي

سکھائیں جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نہیں جانتے تھے تو کہہ دو اللہ ہی نے اتاری تھی پھر انہیں چھوڑ دو

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي

کہ اپنی بحث میں کھیلتے رہیں۔ اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہے برکت والی ہے ان کی تصدیق کرنے

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تا کہ تو مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت

بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ

پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ

زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ اس پر وحی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۹)۔ انبیاء ورُسل (جن کو شریعت ونبوت سے نوازا گیا) کی تعلیمات سے انکار پر اہل مکہ کو تنبیہ خاص کا ذکر۔ (کہ اہل مکہ کی جگہ دوسرے خوش نصیب انصار مدینہ وغیرہ ہدایت وبھلائی کا میلہ لوٹ کر لے جائیں گے اور تم منہ تکتے رہ جاؤ گے)۔

(۹۰)۔ اُصولِ عقائد میں تمام انبیاء ورُسل کی مشترکہ حقیقت کے باعث آپ ﷺ کو انہی حقائق اصلیہ کی اتباع کا خدائی حکم نیز خاتم الانبیاء ﷺ کی بے لوث تبلیغ کا اظہار اور خدائی نصیحت کا بیان۔

(۹۱)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو عطائے نبوت پر اہل کفر کے بے جا اعتراض کے متعلق اظہار افسوس کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نزول تورات (اور ان سے قوم کے ناروا رویہ کی مذمت کرتے ہوئے) حوالہ جاتی بیان نیز کفار کو اپنے حال پر چھوڑ دینے کی نصیحت۔

(۹۲)۔ تورات کی طرح قرآن کو بھی اُسی خدا نے کتاب ہدایت (جو کتب سابقہ کے پیغامات حق کی تصدیق کرتا ہے) بنا کر نازل فرمایا ہے۔ اہل مکہ سمیت سب کو اس پر یقین لانے نیز اعتقادی اصول اپنا کر بنیادی عبادت (صلوٰۃ) کے اہتمام کا تاکیدی بیان۔

إِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰٓى إِذِ

نہ اُتری ہو اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی کہ اللہ نے اتاری ہے اور اگر تو دیکھے جس وقت

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا أَيْدِيْهِمْ ۚ أَخْرِجُوْٓا

ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو

أَنْفُسَكُمْ ۖ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے

اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

ماننے سے تکبر کرتے تھے۔ اور البتہ تم ہمارے پاس ایک ایک ہوکر آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

پہلی دفع پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے دیا تھا وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۚ

ان سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ ع ١١ ١٧

تمہارا آپس میں قطع تعلق ہو گیا ہے اور جو تم خیال کرتے تھے وہ سب جاتا رہا۔ بے شک اللہ دانے اور

الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ

گٹھلی کا پھاڑ دینے والا ہے مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے اللہ یہی ہے پھر

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

کدھر اُلٹے پھرے جا رہے ہو۔ وہ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے آرام کیلئے رات بنائی اسی نے چاند اور

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ

سورج کا حساب مقرر کیا ہے یہ غالب جاننے والے کا اندازہ ہے۔ اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ

ہیں تا کہ انکے ذریعے سے جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کر سکو تحقیق ہم نے کھول کر

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ

نشانیاں بیان کر دی ہیں ان لوگوں کیلئے جو جانتے ہیں۔ اور اللہ وہی ہے جس نے ایک شخص سے تم سب کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۳)۔ کفار کے افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) کی مذمت کرتے ہوئے خود ساختہ باطل دعویٰ کا سخت نوٹس لینے کا ذکر اور غیر معمولی ناحق بے باکی کی وجہ سے موت کے وقت فرشتوں کے سخت رویہ پر مبنی زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کا المناک بیان۔

(۹۴)۔ بعد از وفات کفار کے سامنے حقیقت واقعہ کا حسرتی اور تفصیلی تنبیہ کا اظہار۔

(۹۵ تا ۹۹)۔ اثبات حق و توحید کیلئے آفاقی و عملی دلائل اور احسانات خداوندی کا مشاہداتی تفصیلی ذکر و بیان۔

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا ٹھکانا ہے اور ایک امانت رکھے جانے کی جگہ تحقیق ہم نے کھول کر نشانیاں بیان

يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

کر دی ہیں جو ان کے لئے سوچتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

اُگنے والی نکالی پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے دانے نکالتے

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

ہیں اور کھجور کے شگوفوں میں سے پھل کے جھکے ہوئے گچھے اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ آپس میں

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

ملتے جلتے اور جدا جدا بھی ہر ایک درخت کے پھل کو دیکھو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا

ان چیزوں میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ اور اللہ کے شریک جنوں کو ٹھہراتے ہیں حالانکہ اس

لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ

نے انہیں پیدا کیا اور جہالت سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ پاک ہے اور ان

١٢ ع ١٨ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى

باتوں سے بہت بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ آسمان اور زمین کو از سر نو پیدا کرنے والا ہے

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

اس کا بیٹا کیوں کر ہو سکتا ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اس نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ

ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور

الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے۔ تحقیق تمہارے ہاں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۰) ۔ تمام تر مشاہدۂ حقائق کے باوجود کفار کی پست فکری اور بد عقیدگی کا مذمتی ذکر اور خدائی صفت عالیہ کا اظہار۔

(۱۰۱)۔ اثبات توحید کیلئے مزید تخلیق عظیم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اولاد کی نفی کا مستدل بیان۔

(۱۰۲ تا ۱۰۳)۔ صفات خاصہ کی مستحق ذات خدا ہی عبادت کی لائق ہونے اور اس کی (اللہ پاک کی) بعض مزید صفات عظیمہ کا زوردار بیان۔

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں آ چکیں پھر جس نے دیکھ لیا تو خود ہی نفع اُٹھایا اور جو اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ

سو اپنا نقصان کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ اور اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے

لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ

ہیں تا کہ وہ کہیں کہ تم نے کسی سے پڑھا ہے اور تا کہ ہم سمجھداروں کے لئے واضح کر دیں۔ تو اس کی تابع داری

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَ

کر جو تیرے رب کی طرف سے تجھے دی گئی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے ہم نے تجھے ان پر نگہبان نہیں بنایا اور تو ان کا

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ذمہ دار نہیں ہے۔ اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ

اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

بے سمجھی سے زیادتی کر کے اللہ کو برا کہیں گے اسی طرح ہر ایک جماعت کی نظر میں ان کے اعمال کو ہم

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَ

نے آراستہ کر دیا ہے پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر آنا ہے تب وہ انہیں بتلائے گا جو کچھ کیا کرتے تھے۔

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

اور وہ اللہ کے نام کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو اس پر ضرور ایمان لاویں گے

بِهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

ان سے کہہ دو کہ نشانیاں تو اللہ کے ہاں ہیں اور تمہیں اے مسلمانو کیا خبر کہ جب نشانیاں آئیں گی تو یہ لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

ایمان لے ہی آئیں گے۔ اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جس طرح

ع ١٣ ١٩ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

یہ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لاتے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴)۔ دلائل قدرت کے اظہار کے بعد انسان کو اپنے اگلے اُخروی مفادات کیلئے اپنی عقل و فہم درست استعمال کرنے کی تنبیہ اور خاتم الانبیاء ﷺ کے حوالے سے فریضہ تبلیغ کا حقیقت آمیز اظہار۔

(۱۰۵)۔ دلائل حق کے واضح اظہار کے بعد لوگوں کے مثبت یا منفی ردعمل کا طرز خاص سے بیان۔

(۱۰۶)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو وحی حق (لاالٰہ الا ہو) کی اتباع کرتے ہوئے کفار کے اعراض (خاطر میں نہ لانے) کا حکم۔

(۱۰۷)۔ (دلائل دینے کی کیا ضرورت تھی) اگر مشیت الٰہی میں جبری ہدایت کا فیصلہ کر دیا جاتا تو شرک کی کون جرأت کرسکتا (نصیحت کیجئے باقی آپ کی ذمہ داری نہیں)۔

(۱۰۸)۔ فریضہ تبلیغ کے دوران اخلاقیات کی اعلیٰ اقدار اپنانے کی خدائی نصیحت کا حکمت بھرا بیان۔

(۱۰۹)۔ کفار کے فرمائشی معجزات پر خاتم الانبیاء ﷺ کو ان کی بد باطنی کی حقیقت پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے زیادہ امیدیں وابستہ نہ رکھنے کا ناصحانہ ذکر۔

(۱۱۰)۔ حد سے زیادہ بغاوت و سرکشی کے باعث باطنی صلاحیتوں کے سلب ہوجانے اور حق و باطل کی تمیز باقی نہ رہنے کی تنبیہ خاص۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیں اور ان سے مُردے باتیں بھی کریں اور ان کے سامنے ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

ہر چیز کو زندہ بھی کر دیں تو بھی یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا

اور اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے شریر آدمیوں اور

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

جنوں کو دشمن بنا دیا جو کہ ایک دوسرے کو ملمع کی ہوئی باتیں فریب دینے کے لئے

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

سکھاتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے سو تو انہیں اور جو جھوٹ بناتے ہیں اسے چھوڑ

يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دے۔ اور تا کہ ان ملمع کی ہوئی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جنہیں آخرت پر یقین

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ

نہیں اور تا کہ وہ لوگ ان باتوں کو پسند کریں اور تا کہ وہ کریں جو برے کام وہ کر رہے ہیں۔ کیا میں

اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

اللہ کے سوا اور کسی کو منصف بناؤں حالانکہ اسی نے تمہاری طرف ایک واضح کتاب اتاری ہے اور

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے پس

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کی انتہائی حد

وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ

تک پہنچی ہوئی ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر تو

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ

کہا مانے گا اکثر اُن لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھے اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۱۱)۔ بالفرض ان کے غیر معمولی فرمائشی مطالبات پورے بھی کر دیے جائیں تو بغاوت کی آخری سرحدوں کو چھونے والے کفار کے پھر بھی ایمان قبول نہ کرنے کا ذکر (خدائی حکمت و مصلحت اکثر عوام کی سمجھ سے باہر ہی ہوتی ہے)۔

(۱۱۲)۔ انبیائے سابقین کے خلاف ہر دور میں شیطانی گروہوں کی مخالفت وعداوت نیز ان کی سازشی تدبیروں کے حوالہ جاتی ذکر سے خاتم الانبیاء ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے کفار کی ایذا رسانی کو خاطر میں نہ لانے کا ناصحانہ بیان۔

(۱۱۳)۔ خدائی ناراضگی کے باعث کفار کو اپنے حال پر چھوڑنے کا ذکر (تا کہ وہ دنیا میں اپنی آخری حد تک من مانی کرنے کی حسرت پوری کر سکیں)۔

(۱۱۴)۔ صداقتِ نبوت کے متعلق کسی بڑے کی تصدیقی تجویز کو رد کرتے ہوئے خدائی تفصیلی کتاب پر ہی یقین رکھنے کا پُر اعتماد ذکر۔ نیز اہل کتاب کی علمی تصدیق کے باوجود اُن کے عدم ایمان پر کسی شک میں نہ پڑنے کی خدائی تاکید۔

(۱۱۵)۔ خدائی کلام برحق کی تکمیل اور ناقابلِ تبدیل (ناقابل تحریف) اٹل حقیقت کا اعلانیہ اظہار۔

(۱۱۶)۔ دنیا کی جمہوریت جہالتِ عقیدہ و حقیقت نا آشنا (بے خبری) کی شکار ہے۔ اس لئے اکثریت کے افکار باطلہ (غیر حقیقی و غیر یقینی فکر) کو خاطر میں نہ لانے کی حقیقت کشا نصیحت۔

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
وہ تو اپنے خیال پر چلتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے
أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا
اسے جو اسکے راہ سے ہٹ جاتا ہے اور وہ سیدھے راستہ چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ سو تم
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا
اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔ کیا وجہ
لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ
ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے
مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ
تم پر حرام کیا ہے ہاں مگر وہ چیز جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے علمی کے باعث
بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾
اپنے خیالات کی بنا پر لوگوں کو بہکاتے ہیں بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔
وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ
تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
کیے کی سزا پائیں گے۔ اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ اور
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ
بے شک یہ کھانا گناہ ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے
أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع
ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔
أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي
بھلا وہ شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اسے روشنی دی کہ اسے لوگوں میں لیے
النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ
پھرتا ہے وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١٧)۔ ہدایت و ضلالت سے باخبر ذات کے تکوینی فیصلوں پر اعتماد رکھنے کا بیان خاص۔

(١١٨تا١١٩)۔ حلت وحرمت کے حوالہ سے مشرکین کے بے جا اعتراض کا رد اور من جملہ احکام الٰہی کو من وعن تسلیم کرنے کی پرزور نصیحت۔

(١٢٠)۔ خدائی نافرمانی کو ظاہراً و باطناً (واضح و پوشیدہ) ترک کرنے کا حکم۔ ارتکاب کی صورت میں جلد اُخروی گرفت کی سخت تنبیہ کا ذکر۔

(١٢١)۔ حلال وحرام کے امتیازی حکم کی مزید وضاحت۔ نیز شیطانی پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے بغیر شرکیہ اقدامات سے لازماً اجتناب کا تاکیدی بیان۔

(١٢٢)۔ نور (زندہ) وظلمت (مردہ) کے مابین واضح امتیاز اور فرق بیان کرتے ہوئے کافرانہ روش کی مثال کے ذریعہ عقلی تنبیہ کا اظہار۔

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ

کافروں کی نظر میں ان کے کام آراستہ کر دیے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ہر بستی میں ہم نے گنہگاروں کے

قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ

سردار بنادیے تا کہ وہاں اپنے مکر وفریب کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے جال میں آپ

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

پھنستے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے جب

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

تک کہ وہ چیز خود ہمیں نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کا

رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

کام کس سے لے وہ وقت قریب ہے جب یہ مجرم اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت

شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ سو جسے اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا

کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینہ کو بے حد تنگ

حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

کردیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

پر پھٹکار ڈالتا ہے۔ اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آیتوں کو صاف صاف بیان کردیا ہے۔ ان کیلئے اپنے رب کے ہاں سلامتی کا گھر

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

ہے اور وہ ان کے اعمال کے سبب سے ان کا مددگار ہے۔ اور جس دن ان سب کو جمع کریگا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ

تو جنوں کی جماعت سے فرمائے گا تم نے آدمیوں میں سے بہت سے اپنے تابع (بنالیے) اور آدمیوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۳)۔ ہر دور میں جاری علاقائی چودھراہٹ (وڈیرے پن) کی ظالمانہ ذہنیت کی کمزور طبقات (عموماً اہل حق کا تعلق کمزور طبقات سے ہی چلا آرہا ہے) کے خلاف حیلہ سازیوں وسازشوں کا مذمتی ذکر۔

(۱۲۴)۔ رسالت میں بھی حق شراکت طلب کرنے والے سرداروں کے منہ پر اصلاحی طمانچہ کا بیان۔ (کہ تاج نبوت کس کے سر پر سجتا ہے یہ خدائی مشیت کا فیصلہ ہے کوئی فرمائشی عہدہ نہیں جو دے دیا جائے) نیز ان کی حیلہ سازی اور اظہار تکبر پر خدائی گرفت اور اُخروی رسوائی کا غضبیہ (غصے کا) اظہار۔

(۱۲۵)۔ نور ہدایت کوئی بازاری تجارت نہیں جو سرمایہ داروں کے ہی ہاتھ میں آئے بلکہ خدائی شرح صدر (ہدایت کی قلبی صلاحیت موجود ہونے) سے ہی عطا ہوا کرتی ہے اس کے برعکس گمراہی کے سلسلے حد سے بڑھی خدائی نافرمانی کے نتیجہ میں ان مٹ دلی زنگ کے غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں، قبول حق سے سینہ تنگ ہونے لگتا ہے اور صلاحیت ہی سلب کرلی جاتی ہے (خدانخواستہ) (مثلاً جیسے کوئی حالات سے تنگ آسمان کی طرف جانا چاہے مگر نہ جاسکے ایسے ہی خدائی ناراضگی کے باعث قبول حق سے دل انکار کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ دماغ میں سچائی کا اعتراف موجود ہوتا ہے یہ صورتحال باطنی عذاب کہلاتی جو انتہائی خطرناک ہوتی ہے (اعاذنا اللہ جمیعاً من المسلمین)۔

(۱۲۶)۔ خدائی احکام پر ایمان واطاعت کی توفیق الٰہی صراط مستقیم کی خوبصورت تعبیر ہے۔ (خدا ہمیں نصیب کرے) تفصیلی ہدایات الٰہیہ سے فائدہ اٹھانے والے خوش نصیبوں کا توصیلی ذکر۔

(۱۲۷)۔ صراط مستقیم کے سعادت مندوں کیلئے خدائی اعزاز واکرام کی خوشخبری۔

مِنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ

میں سے جو جنوں کے دوست تھے کہیں گے اے رب ہمارے ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے کام نکالا

اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

اور ہم اپنی اس میعاد کو آ پہنچے جو تو نے ہمارے واسطے مقرر کی تھی فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا آگ ہے اس میں ہمیشہ رہو گے

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ

اس سے صرف وہی بچیں گے جنہیں اللہ بچائے گا بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور اسی طرح ہم

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ ١٥ ع ٨ ٢

گنہگاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ان کے اعمال کے سبب سے ملا دیں گے۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ

تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور اس دن کی ملاقات

لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

سے تمہیں ڈراتے تھے کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

دیا ہے اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

تیرا رب بستیوں کو ظلم کرنے کے باوجود ہلاک نہیں کیا کرتا اس حال میں کہ وہ بے خبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور ہر ایک کے لئے ان کے عمل کے لحاظ سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے کاموں سے بے خبر نہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

اور تیرا رب بے پرواہ رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تم سب کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ آباد

بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا

کر دے جس طرح تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ جس چیز کا تمہیں وعدہ دیا

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔ کہہ دو اے لوگو تم اپنی جگہ پر کام

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۸)۔ روز محشر جن وانس سے خدائی محاسبہ اور گرفت کا بیان۔ نیز جن وانس کے باہمی الزامات واعترافات کے ذکر اور نتیجتاً خدائی دائمی عذاب کا تنبیہی عتاب (اظہارِ ناراضگی)

(۱۲۹)۔ دوزخ میں ظالمین ومجرمین کے باہمی ملاپ (اور اجتماعی آہ وزاری) کا غضبیہ ذکر۔

(۱۳۰)۔ روزِ قیامت جن وانس سے خدائی مکالمہ، دونوں (جن وانس) کے اعتراف جرم پر خدائی عتاب کا ذکر و بیان۔

(۱۳۱)۔ حجت قائم کئے بغیر کسی قوم کی ہلاکت کے حوالہ سے عادت (قانون) الٰہیہ کا بیان۔

(۱۳۲)۔ درجۂ اعمال کے مطابق جزاء کے قانون الٰہی کا اظہار۔

(۱۳۳ تا ۱۳۴)۔ اقوام کے فناء وعدم بقاء (ختم ہو جانے) کا اصولی ذکر اور آخرت کے یقینی وقوع کا اعتقادی بیان۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

کرتے رہو اور میں بھی کرتا ہوں عنقریب معلوم کرلو گے کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہوتا ہے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ

بے شک ظالم نجات نہیں پاتے۔ اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اس

مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ

کے لئے مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق کہتے کہ یہ اللہ کا حصہ ہے اور

هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ

یہ ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جا سکتا

مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے کیسا بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ زَیَّنَ لِكَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو خوشنما

لِیُرْدُوْهُمْ وَ لِیَلْبِسُوْا عَلَیْهِمْ دِیْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

بنا دیا ہے تا کہ انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دیں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ

تو یہ ایسا نہ کرتے سو انہیں چھوڑ دو اور جو وہ افترا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ جانور اور کھیت محفوظ ہیں

حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم چاہیں اور کچھ جانور ہیں جن پر سواری حرام کر دی گئی ہے

ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ

اور کچھ جانور ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر افترا ہے عنقریب اللہ

سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ قَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

انہیں اس افترا کی سزا دے گا۔ اور کہتے ہیں جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ

یہ ہمارے مردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور جو بچہ مردہ ہو تو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۵)۔ مشاہدۂ حقائق کے باوجود کفار کی ہٹ دھرمی پر خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے اتمام حجت کا تنبیہی بیان۔

(۱۳۶)۔ کفار کی بدعقیدگی اور بعض رسومات فاسدہ و جاہلیہ کا مذمتی ذکر۔

(۱۳۷)۔ کفار کی بے رحمانہ و سنگ دلانہ قتل اولاد کے پیچھے شیطانی کاہنوں کی خبیثانہ تربیت کا مذمتی ذکر اور خدائی مخفی مصلحت و حکمت کا اصلاحی اظہار۔

(۱۳۸ تا ۱۴۰)۔ کفار و مشرکین کی بدعقیدگی سے لبریز مزید رسومات قبیحہ کا مذمتی ذکر۔

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

دونوں اس کے کھانے میں برابر ہیں اللہ انہیں ان باتوں کی سزا دیگا بے شک وہ حکمت والا

عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

جاننے والا ہے۔ تحقیق خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

پر قتل کیا اور اللہ پر بہتان باندھ کر اس رزق کو حرام کرلیا جو اللہ نے انہیں دیا تھا بے شک وہ گمراہ ہوئے

مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ ع ۱۶

اور سیدھی راہ پر نہ آئے۔ اور اسی نے وہ باغ پیدا کئے ہیں جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو نہیں

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار پیدا کئے جو ایک

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں ان کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائیں اور جس دن اسے کاٹو اس کا

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ

حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور بوجھ اٹھانے

حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

والے مویشی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ

کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ آٹھ قسمیں پیدا کیں بھیڑ میں

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ

سے دو اور بکری میں سے دو تو پوچھ کہ دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

یا وہ بچہ جو دونوں مادہ رحم میں ہے مجھے اس کی سند بتلاؤ

صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

اگر سچے ہو۔ اور اونٹ اور گائے سے دونوں قسمیں پیدا کیں تو پوچھ دونوں نر حرام کئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۱)۔ کفار کی فکری گندگی بیان کرنے کے بعد مخلوق پر خدائی انعامات واحسانات کا بیان۔ نیز اناج و پیداوار میں سے خدائی حق (عشر) کا ذکر اور بہر حال اسراف (فضول خرچی) سے اجتناب کا حکم۔

(۱۴۲)۔ کھیتی اور پھلوں کے بعد بعض جانوروں کے فوائد کا انسانی ذکر اور شیطانی نقش قدم سے لازمی اجتناب کا حکم۔

(۱۴۳ تا ۱۴۴)۔ جانوروں کی آٹھ حلال اقسام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے حوالہ سے مشرکین کے خود ساختہ حلت وحرمت کے قوانین کا مذمتی ذکر وبیان۔ نیز افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) کی غلیظ حرکت پر اظہار برہمی کا تنبیہی تذکرہ۔

آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ
ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو دونوں مادہ کے رحم میں ہے کیا تم موجود تھے جس وقت
الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ
اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا تھا پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ
باندھے تاکہ لوگوں کو بلا تحقیق گمراہ کرے بے شک اللہ ظالموں کو
ع ١٧ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾ قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ
ہدایت نہیں کرتا۔ کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچی کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر
مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا
یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا
أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ
کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسے حال میں کہ نہ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى
بغاوت کرنے والا اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ یہود پر
الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ہم نے ہر ایک ناخن والا جانور حرام کیا تھا اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا
چربی حرام کی تھی مگر جو پشت پر یا انتڑیوں پر لگی ہوئی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو ہم نے
أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾
ان کی شرارت کے باعث انہیں یہ سزا دی تھی اور بے شک ہم سچے ہیں۔
فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ
پھر اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ دو تمہارا رب بہت وسیع رحمت والا ہے اور گنہگار لوگوں سے
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ
اس کا عذاب نہیں ٹلے گا۔ اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٤٥)۔ کفار کی خود ساختہ حرمت کے ذکر کے بعد خدائی قطعی حرام کردہ معینہ چار اشیاء کا پیغمبر برحق کی زبانی بیان اور (مجبوری و اضطراری) کیفیت میں استثنائی قانونی شق کا ذکر۔

(١٤٦)۔ درمیان میں یہود پر ان کی سرکشی کے باعث وقتی حرام کردہ بعض جانوروں کی مخصوص اشیاء کی حرمت کا اظہار۔

(١٤٧)۔ بیان کردہ حقائق کے باوجود اگر کفار آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو فوری عدم گرفت کی وجہ اور بعد میں یقینی سزا نافذ کرنے کا تنبیہی بیان۔

زکوٰۃ وعشر، صدقات وعطیات

(زیر مطالعہ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۱)

(غربت کے کم کرنے اور غریب لوگوں کی ضروریات پوری کرنیکا بہترین خدائی نظام)

آج ہر طرف چیخ وپکار ہے کہ غربت بڑھ گئی، غریب مر گیا، لوگ گھریلو ومعاشی تنگ دستی کے باعث خودکشی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ عالمی معیشت کے خود ساختہ دانشمند ماہرین میں سے کوئی اس کی وجوہات واسباب معلوم کرنا چاہے تو سودی معیشت کے یہ باج گزار جادوگر فلسفۂ معیشت پر ایسا دقیق اور نہ سمجھ آنے والا لیکچر جھاڑتے نظر آئیں گے جو سوائے ان کے اپنے کسی کے پلے نہ پڑسکے۔ عالمی کساد بازاری اور مقامی معیشت کے موازنہ میں اعداد وشمار کا وہ گورکھ دھندا شروع کردیں گے جس کی ابتدا وانتہا دونوں غیر معلوم اور غیر واضح گویا ''کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی''۔ عالمی معیشت کے ان ٹھیکیداروں کے پاس غربت کم کرنے کا ایک ہی جادوئی نسخہ ہاتھ آیا ہوا ہے کہ مرض جنوں کا علاج مزید نشہ اور قرض کے خاتمہ کیلئے مزید قرض اٹھاتے رہو۔ ان ذہنی بیماروں کے پاس علاج معکوس کے سوا کچھ نہیں۔ یا پھر اپنی بیمار معیشت کے استحکام کیلئے اپنی ہی عوام پر ظالمانہ ٹیکسوں کا ایسا بوجھ ڈال دو کہ وہ کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہوسکیں۔ تاکہ غربت کا علاج کرتے ہوئے غریب کا ہی سرکاٹ دو (کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری)۔ غربت کو کم کرنے کے آسان فہم اور نفاذ عمل کے لحاظ سے سہل ترین فارمولا وہ نظام زکوٰۃ وعشر اور نفلی صدقات وعطیات کا قابل قبول وترغیبی نسخۂ برحق ہے۔ جس سے ان شاء اللہ یقینی غربت کم ہوتی دکھائی دے گی۔ اور فقراء ومساکین لوگوں کے دروازوں اور سڑکوں پر یوں کثرت سے بھیک مانگتے نظر نہیں آئیں گے۔ واضح رہے کہ آج کے دور میں غربت بالکلیہ ختم نہیں ہوسکتی نہ ہی اسلام نے اپنے نظام معیشت میں اس کا کبھی وعدہ کیا ہے۔ البتہ غریب مارو کی بجائے غربت کے کم کرنے کا بہترین عملی نظام حیات مرتب کیا ہے۔ کہ بظاہر سفید پوش مگر اندر سے غریب وحاجت مندوں سمیت جملہ فقراء ومساکین کے گھروں کی دہلیز پر پورے عزت نفس

کیساتھ ان کے اہم مسائل کا حل پیش کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ دنیا کی کوئی امیر ترین ریاست بھی اپنے کاروبارحکومت چلانے کیلئے عوام سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ البتہ اس کی شرح وصولی ہر ملک کے اپنے معروضی حالات کے پس منظر میں طے ہوتی ہے۔خودخاتم النبیین ﷺ اور خلفائے راشدین کے دورمبارک میں زکوٰۃ وعشر کے علاوہ ذمیوں و دیگر لوگوں سے مناسب ٹیکسوں کی وصولی کا منظم نُظام نافذ العمل تھا۔ البتہ اسلامی حکومت عوام پرناجائز اور ظالمانہ ٹیکسوں کے جابرانہ نظام کی سخت حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ ٹیکسوں کی وصولی تو دراصل عوام کی جان ومال کا تحفظ اور انہیں ترقی وسہولیات کے مواقع فراہم کرنے کیلئے ضروری قراردی جاتی ہے۔ جبکہ اسلامی حکومت زکوٰۃ وصدقات کے نظام سے حاجتمندوں اور غرباء کے انفرادی مسائل اور غربت کم کرنے پر توجہ دیتی ہے۔ زکوٰۃ وعشر (جوفرض ہے) سے ہسپتالوں اور سڑکوں کی تعمیر نہیں کی جاتی بلکہ غرباء وحاجت مندوں کو بلاواسطہ امداد دینی ضروری ہوتی ہے۔ یا پھر ان کی اجازت سے بالواسطہ خرچ کی جاسکتی ہے۔ تاہم غریب ممالک کے امیر لوگ زکوٰۃ وعشر کے علاوہ نفلی صدقات وعطیات(Donations) کے ذریعہ امداد باہمی کے تحت اجتماعی فلاحی کاموں پر پیسہ لگاسکتے ہیں جیسا کہ آج کل بعض ممالک میں اس طرح ہوتا ہے۔ بہر حال چیلنج ہے کہ اگر اسلامی ممالک اپنے ہاں اجتماعی یا ہر ملک کے مسلمان اپنے طور پر انفرادی سطح پر اسلامی نظام زکوٰۃ کو پورے امانت ودیانت سے نافذ کردیں۔ اور مسلمان اپنے اموال ظاہرہ (مال مویشی وغیرہ) اور اموال باطنہ (سونا / چاندی /کرنسی) کی پوری زکوٰۃ دینا شروع کردیں۔ اور ان کی تقسیم کا دیانت دارانہ نظام مرتب کردیا جائے تواس ملک سے غربت بالکل محدود ہوکر خاتمہ کے قریب پہنچ سکتی ہے۔ غربت کوکم کرنے کے دو بہترین راستے ہیں۔ ایک یہ نظام زکوٰۃ وعشر (جوفرض ہے)اور خدا ترسی کے پس منظر میں غرباء پر نفلی خیرات وعطیات دینا۔ دوسرا بہترین راستہ اپنے اخراجات کو کنٹرول کرنا ہے، اسراف (فضول خرچی) اور تبذیر (بے جااور حرام خرچ کرنا) سے بچ جانا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں :﴿إن اللہ لایحب المسرفین﴾ (سورۃ اعراف آیت نمبر۳۱)۔ترجمہ:۔

اللہ تعالٰی فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ بے شک جولوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں وہ شیطانوں کے بھائی ہیں (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۷)۔ تیسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: ترجمہ:۔ اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو) کہ اپنے ہاتھوں کو گردن سے باندھ کرر کھو اور انہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل کھلا چھوڑ دو (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹)۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی راہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :الإقتصاد فی النفقة نصف المعیشة(معجم اوسط)ترجمہ:۔ زندگی گزارنے میں میانہ روی اختیار کرنا آدھے بوجھ کوکم کرنے کے مترادف ہے۔ ایک روایت میں ارشادفرمایا کہ وہ آدمی کامیاب ہے جو اسلام لے آیا اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالٰی نے اس پر قناعت کی دولت سے نوازا (ترمذی) کہ جتنا کچھ مقدر میں ملا ہے اس میں رہتے ہوئے اپنے اخراجات کوکنٹرول کرے گویا چادر کے مطابق پاؤں پھیلانا سیکھیں۔ یہ گُر اور نسخہ کیمیاء جو غربت کے باوجود انسان کو اس کی پریشانیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ایسی بصیرت خاص وراہنمائی وحی الٰہی سے ہی ممکن ہوسکتی ہے گویا خالق کائنات نے انسانیت کو اپنے پیغمبر خاص خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے غربت کم کرنے اور اپنی اوقات وحدود میں رہتے ہوئے اخراجات کنٹرول کرنے کا مشورہ خاص الہام فرمایا۔ جو بھی اس نسخہ اکسیر کو اپنائے گاان شاء اللہ غربت کے سائیڈ ایفکٹ (باطنی نقصانات) سے محفوظ رہے گا۔ انسانی عقل زور لگا کر بھی اس جیسا جامع حل تلاش نہیں کرسکی جو اسلام نے چودہ صدیاں قبل پیش کردیا تھا۔ اب کوئی اسراف وتبذیر کی زہر بھی کھاتا رہے اور کہے کہ دیکھا دیکھی ایسا کرنا میری مجبوری ہے اور ساتھ ہی قرض کے شراب کی لت میں پڑ جائے تو ایسے لوگوں کی فاقہ ستی ایک دن رنگ لاکر چھوڑتی ہے۔ (أعاذنا اللہ)۔ آپ دنیا سے بھکاری پن کو بھی اسی راہ حق (نظام زکوٰۃ وصدقات) اور اخراجات کے کنٹرول والے نسخہ سے ختم کرسکتے ہیں کہ اسلام نے بھکاری پن (لوگوں سے سوال اور بھیک مانگنے) کونفرت سے دیکھتے ہوئے حوصلہ شکنی کی ہے۔ اس کی بجائے عزت نفس کے ساتھ محنت

ومزدوری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ جہاں تک مصارف زکوٰۃ (زکوٰۃ وصدقات کے مستحقین) کا تعلق ہے وہ بھی متعین ہیں جس کی صراحتاً نشاندہی خود باری تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ ''زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اوراس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑوانے میں اور قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو'' یہ آٹھ مصارف منجانب اللہ متعین کردیے گئے ہیں۔ جن میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں بعض نام نہاد دانشوروں کی طرف سے بظاہر عوامی فلاح کے جذبے سے کہا جاتا ہے کہ زکوٰۃ سے ہسپتالوں، سڑکیں، سکول اوردیگر فلاحی کام کروانے کی اجازت ہونی چاہیے مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ زکوٰۃ کے مصارف کا بہتر استعمال کیا جائے۔ اس کی حکمت وبصیرت کا علم خالق کائنات ہی کو ہے کوئی کتنا بھی عقل وشعور میں آگے بڑھ جائے مگر وہ حکمت وفہم میں ایک حد تک ہی کچھ کہہ سکتا ہے۔ لامحدود مدبر فقط ذات خدا ہے اس لئے خدائی احکام کے نفاذ میں کسی کی ذاتی رائے یا مشورہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ قربانی کے جانور ذبح کرنے کے خدائی حکم پر بھی اسی طرح کی خام خیالیاں سنی جاسکتی ہیں۔ کہ بیک وقت تین دنوں (عیدالاضحیٰ کے موقع پر) کروڑوں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت ضائع کرنے کی بجائے (معاذاللہ) ان کے پیسوں سے کوئی ہسپتال یا دوسرا عوامی فلاح کا بڑا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ ان پڑھے لکھے جاہلوں کو کون سمجھائے کہ قربانی کا جانور تو حکم الٰہی کی وجہ سے ذبح کیا جاتا ہے جو جذبہ اطاعت کا دوسرا نام ہے۔ فقط گوشت کھانا مقصد نہیں ہوتا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ:۔ کہ اللہ تعالیٰ کو نہ ان کا گوشت اور نہ خون پہنچتا ہے بلکہ تمہاری پرہیز گاری (جذبہ اطاعت) پہنچتی ہے (سورۃ الحج آیت نمبر ۳۷)۔ افسوس کہ بعضے کلمہ گو مسلمان بھی اس فاسد پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر اسی طرح کے فضول تبصرے میں مبتلا نظر آتے ہیں اور وہ سوچتے بھی نہیں کہ احکام شریعت اطاعت خداوندی کا دوسرا نام ہے۔ عقلی گھوڑے دوڑانے کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ احکامات الٰہیہ کو بلا چوں چراں تسلیم کرنے کا مہذب عنوان دین اسلام ہے۔

مَآ اَشۡرَكۡنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

اور ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ حَتّٰى ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ‌ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ

جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا کہہ دو تمہارے ہاں کوئی

عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَـنَا ‌ؕ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا

ثبوت ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ تم فقط خالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف تخمینہ ہی

تَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ‌ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

کرتے ہو۔ کہہ دو پس اللہ کا الزام پورا ہو چکا پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کر دیتا۔

قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا‌ ۚ

ان سے کہہ دو اپنے گواہ لاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام

فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

کیا ہے پھر اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تو ان کا اعتبار نہ کر اور جنہوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ ع ۱۸ ۵

کو جھٹلایا ہے اور جو آخرت پر یقین نہیں کرتے اور وہ اوروں کو اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ‌ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا وَّ

کہہ دو آؤ میں تمہیں سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ

بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ

کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگ دستی کے سبب اپنی اولاد کو

نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا

قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے

بَطَنَ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ ذٰلِكُمۡ

قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے تمہیں

وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا

یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸)۔ من گھڑت اشیاء کی حرمت پر اپنے آباء کی مذموم تقلید اور جاہلانہ استدلال کی پرزور مذمتی تردید نیز خدائی گرفت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ خدائی حجت کاملہ کا ذکر اور اجتماعی ہدایت کے متعلق حکیمانہ طرز فکر کا اظہار۔

(۱۵۰)۔ کفار کو اپنی من گھڑت حرمت پر دلیل صادق لانے کا چیلنج اور باطل لوگوں کی کسی طرح سے تقلیدی اتباع سے اجتناب کا حکمی بیان نیز کفار کی بدعقیدگی کا مذمتی ذکر۔

(۱۵۱تا۱۵۲)۔ اشیاء کی حرمت کے ضمن میں اعتقادی حرمت سمیت دیگر خدائی ہدایات کا (قدرے تفصیلی) خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی بیان۔

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ
کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو
لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو تمہیں یہ حکم دیا ہے تاکہ تم
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
نصیحت حاصل کرو۔ اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی کی اتباع کرو اور
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے تمہیں اسی کا حکم دیا ہے
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ پھر ہم نے نیکوں پر نعمت پوری کرنے کیلئے موسیٰ کو کتاب دی
وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ
جس میں ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات
ع ۱۹ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
پر ایمان لائیں۔ یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری ہے سو اس کی اتباع کرو اور ڈرو
تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو فرقوں پر کتاب نازل ہوئی تھی
قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ
جاتی تو ہم ان سے بہتر راہ پر چلتے سو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ
واضح کتاب اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۳) مختلف گمراہی کے راستوں پر چلنے کی بجائے خدائی ہدایات وصراط مستقیم کو ہی اپنانے کا تاکیدی زوردار اظہار۔

(۱۵۴)۔ دور سابق میں صراط مستقیم (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے ذریعہ خدائی ہدایت و تفصیلی احکامات کا حوالہ جاتی ذکر۔

(۱۵۵)۔ صراط مستقیم کے تسلسل میں حتمی ہدایاتی کتاب (قرآن پاک) عطا کرنے کے خدائی احسان اور اسی کی اتباع کا تاکیدی بیان۔

(۱۵۶ تا ۱۵۷)۔ مشرکین کی ممکنہ حجت بازی کو رد کرتے ہوئے آخری کتاب کی آمد اور صفات حمیدہ کا ذکر نیز آیات خداوندی کے تکذیبی جرم کا سخت ترین نوٹس لینے کا تنبیہی بیان۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۸) ۔اتمام حجت کے باوجود کفار کے تکذیبی رویہ پر سخت ترین گرفت کا انتہائی بیان۔

(۱۵۹) ۔اظہارِ حق کے بعد دینی عقائد میں تفریقی افکار اختیار کرنے والے مختلف ناحق گروہوں کی مذمت اور آپ ﷺ کا ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے آخرت میں ان سے (بدعقیدہ گروہوں سے) نمٹنے کا انتہائی ذکر۔

(۱۶۰) ۔روزِ قیامت نیکی وبدی کے حوالہ سے خدائی قانونِ جزا وسزا کا پیشگی اعلان۔

(۱۶۱) ۔خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی اللہ پاک کی آپ ﷺ پر خصوصی ہدایت وصراط مستقیم کی رہنمائی اور ملت ابراہیمی سے حقیقی نسبت (جو ہر طرح کے شرک سے پاک ہے) کا احسانی بیان۔

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا
کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
ہم انہیں ان کے منہ موڑنے کے باعث بُرے عذاب کی سزا دیں گے۔ یہ لوگ اس کے
تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ
منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے
یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ
ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار
انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ
کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى
اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔ جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا
کے لئے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سوا سے اسی کے برابر سزا دی جائے
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى
گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ کہہ دو میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ
بتلا دیا ہے ایک صحیح دین ابراہیم کی ملت جو ایک ہی طرف کا تھا اور مشرکوں
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ
میں سے نہیں تھا۔ کہہ دو بے شک میری نماز میری قربانی اور

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَ

میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں

بِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ

اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ کہہ دو کیا اب میں اللہ کے سوا

أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے گا تو وہ اسی کے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

ذمہ ہے اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی سب کو لوٹ

مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ

کر جانا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلا دے گا۔ اس نے تمہیں زمین

الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیے ہیں تاکہ تمہیں اپنے

دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ

دیے ہوئے حکموں میں آزمائے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے

وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

اور بے شک البتہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ٢٠٦ ركوعاتها ٢٤

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

المص ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

یہ کتاب تیری طرف بھیجی گئی ہے تاکہ تو اس کے ذریعہ سے ڈرائے اور اس سے تیرے دل میں تنگی

مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ

نہ ہونی چاہیے اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَا

اتری ہے اس کا اتباع کرو اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی تابعداری نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۲ تا ۱۶۳)۔ آپ ﷺ کی زبانی توحیدِ خالص سے لبریز عباداتی اعتقاد کا زوردار ذکر۔

(۱۶۴)۔ ربوبیت کے حقیقی اعتقاد کا اظہار کرتے ہوئے آخر میں نجاتِ عذاب کے متعلق نظریۂ کفار کی پرزور تردید اور اظہارِ حقیقت کا بیان۔

(۱۶۵)۔ انسان پر خدائی اکرامِ خاص اور حکمتی فرق مراتب کا ذکر کرتے ہوئے الغفور الرحیم ذات کی طرف سے جلد نظام احتساب قائم کرنے بیان۔

سورۃ الاعراف

(۱)۔ خدائی علم خاص سے آغاز۔

(۲)۔ نزولِ کتاب کے ذریعہ تصدیق نبوت کے بعد کفار کے تکذیبی رویہ اور ایذا رسانی پر آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے قرآنی ناصحانہ پیغام امت تک پہنچانے کی شفقت بھری نصیحت کا ذکر۔

(۳)۔ خدائی ہدایات کی ہی اتباع کا تاکیدی اظہار اور اس نصیحت کو سمجھنے کیلئے بہت قلیل افراد کی توجہ کا شکوہ۔

تَذَكَّرُونَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ

مانتے ہو۔ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی ہیں جن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا ایسی حالت میں

هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے۔ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا پھر ان کی یہی پکار تھی کہتے تھے بے شک

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور

لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔ پھر اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے بیان کردیں گے اور ہم کہیں

غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

غیر حاضر نہ تھے۔ اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَ

اس لئے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں زمین میں

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا

جگہ دی اور اس میں تمہاری زندگی کا سامان بنادیا تم بہت کم شکر

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ ۧ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا ع

کرتے ہو۔ اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

آدم کو سجدہ کرو پھر سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں

السّٰجِدِيْنَ ۝١١ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

سے نہ تھا۔ فرمایا تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا ہے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا کہا

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢ قَالَ فَاهْبِطْ

میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔ کہا تو یہاں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴) ۔ اقوام سابقہ پر اچانک خدائی گرفت وعذاب کا واعظانہ ذکر۔

(۵) ۔مشاہدہ عذاب پر نافرمانوں کے بے موقع و بے محل اعترافِ جرم کا شکایاتی تذکرہ۔

(۶) ۔انبیاء ورُسل ؑ سے اپنی اپنی امت کے حوالہ سے پیغام حق پر ردِعمل کا سوال جبکہ اُمم سابقہ سے تنبیہی بازپُرس کا پُرہیبت ذکر۔

(۷)۔ روزِ قیامت جملہ احوال کے متعلق عالم الغیب ذات کا چشم کشا حقائق کے اظہار کا واضح اعلان۔

(۸تا۹) روزِ محشر خدائی عدل وانصاف کے برحق ترازو کا قیام اور وزنِ اعمال کے خدائی قاعدہ وقانون کا پیشگی اعلان نیز مثبت ومنفی نتائج کا تجزیاتی اظہار۔

(۱۰) ۔ انسانیت پر خدائی احسان عظیم کے ساتھ ساتھ اس کے (انسان کے) بےقدر رویہ اور ناشکری کے شکوہ کا ذکر۔

(۱۱) ۔حضرتِ انسان کی تخلیقِ خاص، اور اس کی شرف وعظمت کا احسانی (کہ فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے احترامِ خاص کا حکم دیا) ذکر کرتے ہوئے ابلیس کی ازلی بدبختی اور نافرمانی کے واقعۂ خاص کا بیان۔

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ

سے اُتر جا تجھے یہ لائق نہیں کہ یہاں تکبر کرے پس نکل جا بے شک تو ذلیلوں

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ

میں سے ہے۔ کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

فرمایا تجھے مہلت دی گئی ہے۔ کہا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیری

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں

وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر کو ان میں سے شکر گزار نہیں پائے گا۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ

فرمایا یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا جو شخص ان میں سے تیرا کہا مانے گا میں تم سب کو

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

جہنم میں بھردوں گا۔ اور اے آدم تو اور تیری عورت جنت میں رہو پھر جہاں

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ بے انصافوں میں سے ہو

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

جاؤ گے۔ پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے

وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے اور کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے

الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

نہیں روکا مگر اس لئے کہ کہیں تم فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور ان کے

قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

روبرو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکا سے مائل کر لیا پھر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲ تا ۱۸)۔ ابلیس کا خداپاک سے باغیانہ مکالمہ، حکم عدولی و نافرمانی پر خدائی گرفت، شیطان کی استدعائے مہلت (مہلت کی درخواست) جواباً عطائے مہلت (مہلت کا دے دینا) شیطانی عزائم و سرکشی کا برملا باغیانہ اظہار، جواباً عتاب خداوندی کا بیان۔

(۱۹)۔ حضرت آدم علیہ السّلام واماں حوا سلام اللّٰہ علیہا کو قیام جنت کی اجازت اور نصیحت خاص کا ذکر۔

(۲۰ تا ۲۱)۔ شیطانی دشمنی کی پہلی واردات اور حضرت آدم علیہ السّلام کو دلیل سے قائل کرنے کی حلفیہ فریبی کوشش (خدائی تکوینی فیصلے کا پیش خیمہ) حضرت آدم علیہ السّلام کے شیطانی حلفیہ بیان پر اجتہادی اعتماد کا ذکر۔

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
جب ان دونوں نے درخت کو چکھا تو ان پر ان کی شرمگاہیں کھل گئیں اور اپنے اُوپر بہشت کے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
پتے جوڑنے لگے اور انہیں ان کے رب نے پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا
اور تمہیں کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ان دونوں نے کہا اے رب ہمارے ہم
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
ہو جائیں گے۔ فرمایا یہاں سے اُترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ
میں ٹھکانا ہے اور ایک وقت تک نفع اٹھانا ہے۔ فرمایا تم اسی میں زندہ رہو گے اور اسی میں
فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ع ۱۵
مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری جو تمہاری
لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ
شرمگاہیں ڈھانکتی ہے اور آرائش کے کپڑے بھی اتارے اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
بہتر ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
نہ بہکائے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دکھایا ان سے ان کے کپڑے اتروائے
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ
تاکہ انہیں ان کی شرمگاہیں دکھائے وہ اور اس کی قوم تمہیں دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا
ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور جب کوئی برا کام کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۲)۔ نسیان کے باعث ممنوعہ شجر کا ذائقہ چکھتے ہی ردِعمل کے طور پر بے لباسی کے اثرات کا ظہور اور حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا سلام اللہ علیہا کی طرف سے شرم وحیاء کے فطری اقدامات کا آغاز، ایسے میں خدائی تنبیہی وناصحانہ خطاب۔

(۲۳)۔ حضرت آدم علیہ السلام واماں حوا سلام اللہ علیہا کی طرف سے اعترافِ حقیقت کرتے ہوئے عفو و درگزر و رحمت کی فریادی درخواست کا بیان۔

(۲۴تا۲۵)۔ جواب میں مستقبل کے آمدہ احوال کی پیشگی نشاندہی کرتے ہوئے خدائی تکوینی فیصلے کا اظہارِ خاص۔

(۲۶تا۲۷)۔ انسانی معاشرہ اور نظام فطرت کے حوالہ سے خدائی نصیحت نامہ اور مستقبل میں شیطان کے بنی آدم کے خلاف تخریبی وعداوتی اور مخفی اقدامات سے پیشگی آگاہی کا ذکر۔

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ

تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہہ دو

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں کرتا اللہ کے ذمہ وہ باتیں کیوں لگاتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

کہہ دو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے کرو اور اس کے خالص

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ؕ

فرمانبردار ہو کر اسے پکارو جس طرح تمہیں پہلے پیدا کیا ہے اسی طرح دوبارہ پیدا ہو گے۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک جماعت کو ہدایت دی اور ایک جماعت پر گمراہی ثابت ہو چکی انہوں نے

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا ہے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو

ع ۳ ۱۰ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ

نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں) کہہ دو دنیا کی

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لئے ہیں قیامت کے دن خالص انہیں کے لئے ہو جائیں گی

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں ان کے لئے جو سمجھتے ہیں۔ کہہ دو میرے رب نے صرف بے حیائی کی

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا

باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ کا ایسی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ لباس کے متعلق خدائی ہدایت کو نظر انداز کرنے والے مشرکین کے فعل قبیح اور جاہلانہ استدلال کا مذمتی ذکر۔ اور جواباً امر الٰہی کی حقیقت کا بیان۔

(۲۹)۔ افتراء علی اللہ کے پس منظر میں اصل احکام وہدایات خداوندی کا ذکر۔

(۳۰)۔ ہدایات الٰہیہ پر عمل کے اعتبار سے دو گروہوں کا وجودی ذکر نیز اہل باطل کی شیطانی پیروی کے باوجود ناحق خوش فہمی کا مذمتی اظہار۔

(۳۱)۔ بنی آدم کو لباس کے استعمال کا تاکیدی حکم (بطور خاص عبادت وطواف کے وقت) اور خدائی حکم کے مطابق اکل وشرب (کھانے پینے) کی اجازت دیتے ہوئے اسراف سے اجتناب کا حکم۔

(۳۲)۔ من پسند اور خود ساختہ حلّت وحرمت کے قواعد مرتب کرنے والے انتہاء پسندوں کی مذمت کے ضمن میں حلت وحرمت کے اعتبار سے خدائی احکام سے ہٹ کر جاہلانہ تنگ نظری کو ترک کرنے کا تنبیہی بیان۔ اور انعامات خداوندی کے اصل مستحقین کا توصیفی ذکر خاص۔

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا
چیز کو شریک کرو جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی اور یہ کہ اللہ پر وہ باتیں کہو جو تم
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
نہیں جانتے۔ اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے پھر جب وہ میعاد ختم ہوگی اس وقت نہ ایک گھڑی
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
پیچھے ہٹیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے۔ اے آدم کی اولاد اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
جو تمہیں میری آیات سنائیں پھر جو شخص ڈرے گا اور اصلاح کرے گا ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ
اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
بہتان باندھے یا اس کے حکموں کو جھٹلائے ان لوگوں کا جو کچھ نصیب ہے وہ ان کو مل جائے گا
الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لئے
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي
آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے کہیں گے ہم سے
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
سب غائب ہوگئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے۔ فرمائے گا جنوں اور آدمیوں میں
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
سے جو امتیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب ایک امت
اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
داخل ہوگی تو دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ان کے پچھلے پہلوں

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۳)۔ خود ساختہ حرمت کی بجائے اصل حرام افعال ونظریات کے حوالہ سے (جن کو خدا پاک نے حرام قرار دیا ہے) خدائی تنبیہی بیان۔

(۳۴)۔ اقوام ہوں یا افراد (عروج ہو یا زوال) ہر ایک کیلئے ایک حد اور وقت کا تعین ہو چکا خدائی فیصلے کے نفاذ میں ایک لمحے کی تاخیر وتقدیم کی بالکلیہ نفی کا اعتقادی ذکر۔

(۳۵ تا ۳۶)۔ بنی آدم سے اجتماعی یا الگ الگ (دونوں طرح کے اقوال میں) خدائی تعلیمات اور تاکیدی خطاب کا ذکر خاص (فرمانبرداروں کیلئے خصوصی اکرام جبکہ مکذبین اور متکبرین کیلئے اُخروی دائمی عذاب کا بیان۔

(۳۷)۔ افتراء علی اللہ کے مجرمین ومکذبین کو سب سے بڑا ظالم قرار دیتے ہوئے ان کیلئے طے شدہ (تقدیری) نصیب دنیوی (مال ومتاع کے استعمال) کے بعد خدائی گرفت (موت کے وقت فرشتوں کا ان سے ہتک آمیز رویہ وسخت کلامی) اور کفار کے جواباً اعتراف حقیقت کا تنبیہی ذکر۔

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ

سے کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا سو تو انہیں آگ کا دوگنا عذاب

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ

دے، فرمائے گا کہ دونوں کو دوگنا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴ ۱۱

پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

بے شک جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا ان کے لئے آسمان

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی

وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ

کے ناکے میں گھس جائے اور ہم گنہگاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ان کے لئے

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

دوزخ بچھونا اور اوپر سے اوڑھنا ہے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور جو

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

ایمان لائے اور نیکیاں کیں ہم کسی پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت کے موافق وہی بہشتی

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں خفگی ہوگی ہم اسے دور

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

کر دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں

هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا بے شک ہمارے رب کے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

رسول سچی بات لائے تھے اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۸ تا ۳۹)۔ موت کے وقت سخت گرفت کے بعد دخول جہنم کے موقع پر خدائی زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کا ذکر اور مجرمین کی ان لمحات میں باہمی لعنت و ملامت نیز ان پر خدائی غضبیہ طنز کا بیان۔

(۴۰)۔ مکذبین و متکبرین کے خطرناک انجام بد اور جنت سے دائمی محرومی کا برہمی (ناراضگی کا) اظہار۔

(۴۱)۔ مزید سخت طرزِ عذاب کا غضبیہ (غصے سے بھرپور) ذکر۔

(۴۲ تا ۴۳)۔ مجرمین کے برعکس مؤمنین صالحین کے اُخروی انجام خیر کا ذکر کرتے ہوئے خاص انعاماتِ خداوندی کے مشاہدہ پر ان کے حمد و شکر کا توصیفی بیان جواباً (اکرام مزید کے طور پر) جنت کی دائمی وراثتِ خاص کے عطیہ (انعام) کا خدائی اعلان۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۴تا۵۰)۔اصحاب جنت (مومنین) اور اصحاب جہنم (کفار) کے مابین نیز اصحاب اعراف و اصحاب جنت کے مابین اور اصحاب اعراف اور اصحاب جہنم کے مابین آخرت میں مکالمہ کا خاص طرز فکر سے طویل اور تفصیلی اظہار و بیان۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

وارث ہو گئے ہو۔ اور بہشت والے دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہم نے وعدہ سچا پایا

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا آیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا وہ کہیں گے

حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

ہاں، پھر ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی

الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۴ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝۴۵ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

کے منکر تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک دیوار ہوگی اور اعراف کے اوپر ایسے مرد

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

ہونگے کہ ہر ایک کو اس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور جنت والوں کو پکار کر کہیں گے تم

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝۴۶ وَاِذَا صُرِفَتْ

پر سلام ہو وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اور امیدوار ہیں۔ اور جب ان کی نگاہ

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

دوزخ والوں کی طرف پھرے گی تو کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں ظالموں کے ساتھ

ع ۶/۱۴ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۷ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ

نہ ملا۔ اور اعراف والے پکاریں گے جنہیں وہ ان کی نشانی سے پہچانتے ہوں گے کہیں

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۸ اَهٰٓؤُلَاۗءِ

گے تمہاری جماعت تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے۔ یہ وہی ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

جن کے متعلق تم قسم کھاتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی (انہیں کہا گیا ہے) جنت

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

میں چلے جاؤ تم پر نہ ڈر ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا
کہ ہم پر تھوڑا سا پانی بہا دو یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے کہیں گے بے شک اللہ
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا
نے ان دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔ جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے
وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ
میں ڈال دیا ہے سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا وہ ہماری
يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچا دی ہے جسے ہم نے اپنے علم کامل سے
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾
بہت ہی واضح کر کے بیان کر دیا ہے وہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئے ہیں۔
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
انہیں اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف آخری نتیجہ کا انتظار ہے جس دن اس کا آخری نتیجہ سامنے
نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
آئے گا اس دن جو اسے پہلے بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں
شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ
لائے تھے سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تا کہ
ع ۱۳ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ
ہم ان اعمال کے خلاف جنہیں کیا کرتے تھے دوسرے اعمال کریں بیشک انہوں نے اپنے آپ کو خسارے
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
میں ڈال دیا اور جو باتیں بناتے تھے وہ سب گم ہو گئیں۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ
زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کئے اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۱)۔ کفار کی دنیا میں خرمستیوں (لہو ولعب میں فنائیت) کے باعث آخرت میں خدائی رویہ کا غضبیہ طرز سے اظہار۔

(۵۲)۔ ساری انسانیت پر اتمام حجت (آخری حد تک سمجھانے کی غرض سے) کے لئے کتاب مفصل (جس میں تمام بنیادی اصولی ہدایات اور رحمت کا ذخیرہ موجود) کی آمد خاص کا ذکر (مگر اس سے حقیقی فائدہ ونفع مؤمنین کے ہاتھ ہی آیا)۔

(۵۳)۔ آخرت میں مشاہدہ عذاب الٰہی پر اس سے نجات کیلئے لاحاصل سفارشیں ڈھونڈنے کی بجائے دنیا میں ہی پیغام حق کو تسلیم کر لینے کی ناصحانہ تنبیہ۔

(۵۴)۔ روزِ قیامت کے تنبیہاتی ذکر کے پس منظر میں آغازِ کائنات کے حوالہ سے خدائی شاہکار، تخلیقات (آسمان وزمین وغیرہ) کا معجزاتی ذکر اور عرش پر استوا (جو اس کی شانِ عظمت کے لائق ومناسب ہے ہم حقیقت جانے بغیر ایمان رکھنے کے پابند ہیں) سمیت باقی صفات الٰہیہ کا بیان۔

الْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ
حکم فرماتا اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ اپنے رب کو عاجزی
خُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
اور چپکے سے پکارو اسے حد سے بڑھنے والے پسند نہیں آتے۔ اور زمین میں اس کی اصلاح
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ
کے بعد فساد مت کرو اور اسے ڈر اور طمع سے پکارو۔ بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں
قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
سے قریب ہے۔اور وہی ہے جو مینہ سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے یہاں تک
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ
کہ جب ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ
پھر ہم اس بادل سے پانی اتارتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم
كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ
مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔اور جو شہر پاکیزہ ہے اس کا سبزہ اس کے رب کے
نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ
حکم سے نکلتا ہے اور جو اس میں خراب ہے جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے ناقص ہی ہوتا ہے اسی طرح
٧ ع ١٤ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
ہم شکرگزاروں کے لئے مختلف طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔بے شک ہم نے نوح کو اس
فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ
کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ
میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجھے صریح
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ
گمراہی میں دیکھتے ہیں۔فرمایا اے میری قوم میں ہرگز گمراہ نہیں ہوں لیکن میں جہان کے پروردگار کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵)۔خالق کائنات کے سامنے الحاح والتجاء (دعا) کے ادبی طریقۂ خاص کا ذکر۔

(۵۶) ۔ خدائی ہدایات کے مطابق اصلاحی زندگی اپناتے ہوئے اپنے رب سے ہی (توحیدی اعتقاد کے مطابق) خوف وامید کے زاویۂ فکر کو پیش نظر رکھ کر (اعتدال کے ساتھ) استدعا والتجاء جاری رکھنے کا ترغیبی حکم۔(اور یہ یقین رکھو کہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے بہت قریب ہے)

(۵۷ تا ۵۸) ۔ انسانوں پر خدائی انعامات و احسانات کا واقعاتی ومشاہداتی (صفاتِ عظیمہ کے ساتھ) بیان۔

(ضمناً دوبارہ حیاتِ اُخروی کا عقلی اثبات)

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦١ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ

طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٢ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوا کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہی میں سے

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٦٣

ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچا لیا اور جو ہماری آیتوں

ع ۸ ۱۵ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝٦٤ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

کو جھٹلاتے تھے انکو غرق کر دیا بے شک وہ لوگ اندھے تھے۔ اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

ہود کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

تم ڈرتے نہیں؟ اس کی قوم کے کافر سردار بولے ہم تو تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور ہم

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٦٦ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ فرمایا اے میری قوم میں بے وقوف نہیں ہوں لیکن میں پروردگار عالم

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٧ اُبَلِّغُكُمْ

کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝٦٨ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

امانت دار خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہوا کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہی

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا

میں سے ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

جب کہ تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین بنایا

خلاصۂ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

(۵۹ یا ۶۴) ۔ ظاہری احسانات کے بعد باطنی انعامِ خاص کی یاددہانیاں (دورِ سابق میں وحی الٰہی کا انبیاء کے ذریعہ بھیجنے کا سلسلہ وار ذکر) اور حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کی طرف آمد اور اصلاح عقائد کے حوالہ سے اُنکی مساعی جمیلہ اور درد آمیز تبلیغ حق کا ذکر نیز قوم کا حضرت نوحؑ سے تکذیبی رویہ اور نتیجتاً عبرتناک اور غیر معمولی خدائی عذاب کا بیان۔

(۶۵ تا ۷۲)۔ قوم عاد کی طرف حضرت ہودؑ کی بعثت اور ان کی اپنی قوم کے لئے اصلاحی جدوجہد جبکہ قوم کا حضرت ہودؑ سے باغیانہ مکالمہ نیز حوصلہ شکنی اور بدعقیدگی کا مذمتی ذکر اور انجاماً خدائی گرفت و عذاب کا غضبیہ ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٣ تا ٧٩)۔ قوم ثمود کی طرف حضرت صالحؑ کی تشریف آوری، اصلاحی وتبلیغی نصائح ، دنیوی ترقی وخوشحالی میں بدمست قوم کی باغیانہ روش اور احکام الٰہی کی نافرمانی کا مذمتی ذکر ، نتیجتاً عبرتناک خدائی عذاب کا بیان۔

بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا
اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ زیادہ دیا سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔ انہوں نے کہا
أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ
کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم ایک اللہ کی بندگی کریں اور ہمارے باپ دادا جنہیں پوجتے رہے
فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
انہیں چھوڑ دیں پس جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے۔ فرمایا تمہارے رب کی طرف
عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ
سے تم پر عذاب اور غصہ واقع ہو چکا مجھ سے ان ناموں پر کیوں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ
سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ
دادوں نے مقرر کئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری سو انتظار کرو میں بھی تمہارے
فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٧١﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ
ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت
مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا
سے بچالیا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ مومن
مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ ع ١٦
نہیں تھے۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو
مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی
نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا
اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح
بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ
سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا۔ اور یاد کرو جب کہ تمہیں عاد کے بعد
مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا
جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا

اور پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو سو اللہ کے احسان یاد کرو اور زمین میں فساد مت

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٧٤ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

مچاتے پھرو۔ اس قوم کے متکبر سرداروں نے غریبوں سے کہا جو ایمان لا چکے تھے

قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ

کیا تمہیں یقین ہے کہ صالح کو اس کے رب نے بھیجا ہے انہوں نے کہا

اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝٧٥

جو وہ لے کر آیا ہے ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝٧٦

متکبروں نے کہا جس پر تمہیں یقین ہے ہم اسے نہیں مانتے۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہا اے صالح

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧٧ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

لے آ ہم پر جس سے تو ہمیں ڈراتا تھا اگر تو رسول ہے۔ پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا پھر صبح

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝٧٨ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ پھر صالح اُن سے منہ موڑ کر چلے اور

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

فرمایا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں

النّٰصِحِيْنَ ۝٧٩ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

کو پسند نہیں کرتے۔ اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

سے پہلے اسے جہان میں کسی نے نہیں کیا۔ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی

مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝٨١ وَمَا كَانَ جَوَابَ

کرتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔ اور اس کی قوم نے کوئی جواب نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۰ تا ۸۴)۔ قوم لوط کی طرف حضرت لوطؑ کی بعثت، انکی فکر انگیز اصلاحی و تحریکی جدوجہد، صبر و حوصلہ سے حالات کا سامنا، قوم کی فعل خبیث میں بدمستی اور باغیانہ روش کا مذمتی ذکر نیز نتیجتاً خدائی عذاب کا کوڑا برسنے کا عبرتناک ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۵تا۹۳)۔ قوم مدین کی طرف حضرت شعیبؑ کی آمد، اصلاح عقیدہ سمیت معاشرتی مظالم کے خلاف انکی انتھک جدوجہد کا توصیفی ذکر، قوم کے باغیانہ اقدامات اور بدمعاشی کا پرزور مذمتی ذکر۔ باطل کے خلاف للکارحق اور انجام سے بے خوف انکی وعظ وتبلیغ کا زوردار بیان، دوسروں کی طرح قوم شعیب کا بھی خطرناک اختتامی ذکر نیز حضرت شعیب کا اپنی قوم کی ہلاکت پر اظہارِ حسرت وافسوس کا غمناک بیان۔

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

دیا مگر یہی کہا کہ انہیں اپنے شہر سے نکال دو یہ لوگ بہت ہی پاک بننا

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچالیا کہ وہ وہاں رہنے والوں میں رہ گئی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھیے گناہ گاروں کا کیا انجام ہوا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

سو ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

کے بعد فساد مت کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو۔ اور سڑکوں

لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں زیادہ

فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ

کر دیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ہے۔ اور اگر تم میں سے ایک جماعت اس پر ایمان

طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

لے آئی ہے جو میرے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی پس صبر کرو جب

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

تک اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تجھے اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ

ہیں اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ فرمایا کیا اگرچہ

أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي

ہم اس دین کو ناپسند کرنے والے ہوں۔ ہم تو اللہ پر بہتان باندھنے والے ہوجائیں اگر ہم

مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ

تمہارے مذہب میں واپس آئیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے اور ہمیں یہ

فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

حق نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ کر آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اے رب ہمارے، ہمارے اور ہماری

أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ

قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کردے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس کی قوم میں سے جو کافر سردار تھے

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

انہوں نے کہا اگر تم شعیب کی تابعداری کروگے تو بے شک نقصان اٹھاؤ گے۔ پھر انہیں زلزلہ نے آپکڑا پھر

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ

وہ صبح تک اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا کہ وہ وہاں

لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۛ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ مع

کبھی بسے ہی نہیں تھے جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

پھر ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم تحقیق میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچادیے اور میں

لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ ع

نے تمہارے لئے خیر خواہی کی پھر کافروں کی قوم پر میں کیونکر غم کھاؤں۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا

خلاصہ مضمون آیات مطابق آیت نمبر

(۹۴ تا ۹۵)۔ سلسلہ وار پانچ انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات کا تفصیلی ذکر ہوا۔ آگے انبیاء کے مساعی جمیلہ کے پس منظر میں قوموں کی ہلاکت کے حوالہ سے عادت الٰہیہ کا (بطور قانون) بیانِ خاص۔ (کیوں اور کن حالات و مراحل پر پہنچ کر (عموماً) خدائی گرفت کا کوڑا برسایا جاتا ہے)۔ (قوموں کی بذریعہ عذاب ہلاکت کوئی شوقیہ تکمیل نہیں بلکہ آپریشن برائے اصلاح کی ہی ایک کڑی چلی آرہی ہے)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٦)۔ اگر نافرمانی کی بجائے ایمان وتقویٰ کا راستہ اپنا لیا جائے تو ضروریات و حاجات کے جملہ ذرائع آسان بنائے جاسکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی اکثریت کے تکذیبی رویے عموماً خدائی گرفت کا باعث بن جانے کا شکایاتی ذکر۔

(٩٧ تا ٩٩)۔ خدائی عذاب کے کسی بھی وقت آنے کی تنبیہ خاص اور خواب غفلت سے بیدار ہونے کا واعظانہ اظہار۔

(١٠٠)۔ اقوام سابقہ کی مختلف معاصی پر خدائی گرفت سے تنبیہی عبرت حاصل کرنے کے حوالے سے وعظ و نصیحت کے بعد عصر حاضر کے موجودہ لوگوں کو بھی اسباب گرفت (گناہ میں آخری حد تک فنا ہونا، دلوں پر مہر لگ جانا، کہ سمجھنے کی صلاحیت ہی سلب کر لی جائے) کی سخت وارننگ (تنبیہ) کا ذکر۔

(١٠١)۔ اقوام سابقہ کے تباہ شدہ بعض علاقوں (جہاں کے مقیم باشندے آخر وقت تک کفر وبغاوت پر ڈٹے رہے تھے) پر نگاہ عبرت ڈالنے کا واعظانہ بیان۔

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
مگر وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا تاکہ وہ عاجزی

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا
کریں۔ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ زیادہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی کا وقت آیا تھا پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑا اور انکو

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
خبر ہی نہ ہوئی۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے انہیں ان کے اعمال کے

يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
سبب سے گرفت کی۔ کیا بستیوں والے نڈر ہوچکے ہیں کہ ہماری طرف سے ان پر رات کو عذاب

نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
آئے جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب

يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی اچانک پکڑ سے بے فکر ہوگئے ہیں پس اللہ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ ع ١٢
کی اچانک پکڑ سے بے فکر نہیں ہوتے مگر نقصان اٹھانے والے۔ کیا ان لوگوں پر جو زمین کے وارث ہوئے ہیں

اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وہاں کے لوگوں کے ہلاک ہونے کے بعد یہ ظاہر نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں کے سبب

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ
سے پکڑ لیں اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے پس وہ نہیں سنتے۔ یہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا
ہم تمہیں سناتے ہیں بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے پھر اس بات پر ہرگز

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا

ایمان نہ لائے جسے پہلے جھٹلا چلے تھے کافروں کے دلوں پر اللہ اسی طرح مہر لگا دیتا ہے۔ اور ہم نے

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہیں پایا اور ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا۔ اس کے بعد ہم

بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا پھر انہوں نے نشانیوں سے

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

بے انصافی کی پھر دیکھ مفسدوں کا انجام کیا ہوا۔ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون بے شک میں

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى

رب العالمین کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ میرے لئے یہی مناسب ہے کہ سوائے سچ کے کوئی

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۗ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

بات خدا کی طرف منسوب نہ کروں میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل لایا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ

ہوں پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ کہا اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

وہ لا اگر تو سچا ہے۔ پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ وہ اسی وقت صریح اژدہا ہو گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی وقت دیکھنے والوں کیلئے سفید نظر آنے لگا۔ فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔ تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے پس تم کیا

اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى

مشورہ دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ

والے بھیج دے۔ تاکہ تیرے پاس ہر ماہر جادوگر کو لے آئیں۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۲) ۔عہد گزشتہ (گزرے ہوئے دور) کے لوگوں کی اکثریت کے متعلق خدائی عہد نہ نبھانے اور نافرمانی کے شکوہ کا اظہار۔

(۱۰۳) ۔اصلاحی اقدامات کے تسلسل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون اور اس کی کابینہ (درباری وزراء) کی طرف تبلیغی آمد جواباً فرعونیوں کے ظالمانہ رویہ کا شکایاتی ذکر۔ اور انجام کاران کے نشان عبرت بن جانے کا تنبیہی تذکرہ۔

(۱۰۴ تا ۱۰۵) ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیوں کو تبلیغ حق اور بنی اسرائیلوں کی غلامی ختم کرنے کے متعلق احتجاجی آواز بلند کرنے کا ذکر۔

(۱۰۶ تا ۱۰۸)۔ فرعون کا تصدیق رسالت کیلئے خدائی نشانی کا مطالبہ جواباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اظہار معجزات کا بیان۔

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ

اور کہا اگر ہم غالب آئے تو ہمیں کچھ صلہ بھی ملے گا؟ کہا ہاں اور

وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

بے شک تم مقرب ہو جاؤ گے۔ کہا اے موسیٰ یا تو تو ڈال

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

یا ہم ڈالتے ہیں۔ کہا تم ڈالو پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کردی

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

اور انہیں ڈرا دیا اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھایا۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعے

مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ

سے حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دے سو وہ اُسی وقت اسے نگلنے لگا جو کھیل انہوں نے بنا رکھا تھا۔ پھر حق ظاہر ہو گیا

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

اور جو انہوں نے بنایا تھا وہ غلط ہو گیا۔ پھر اس جگہ ہار گئے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾

لوٹے۔ اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا تم اس پر میری اجازت سے پہلے ہی ایمان

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

لے آئے یہ تو مکر ہے جو تم سب نے اس شہر میں بنایا ہے تاکہ اس شہر کے رہنے والوں

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

کو نکال دو سو اب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

سے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اپنے رب

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا

کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔ اور تمہیں ہم سے یہی دشمنی ہے کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیوں کو مان لیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠٩تا١٢٢)۔ فرعون کا درباریوں کے سامنے (بعد از مشاہدہ معجزات منفی تبصرہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مقابلہ بازی کا ماحول بنانے کے حکومتی اقدامات کا قدرے تفصیلی ذکر نیز رزم حق (حضرت موسیٰ علیہ السلام) و باطل (فرعون) کے مابین اظہار حق و باطل کی مشاہداتی معرکہ آرائی نیز نتیجتاً غلبۂ حق و ہزیمتِ باطل کا تفصیلی ذکر۔

(١٢٣تا١٢٤)۔ غلبۂ حق کے مشاہدہ پر ایمانی تحریک کے ردعمل میں روایتی اقتداری حربہ سازی (دھمکی آمیز بڑھکیں مارنے) کا ذکر۔

(١٢٥تا١٢٦)۔ فرعون کے دھمکی آمیز رویہ کے جواب میں اہل حق کی حرارت ایمانی کا توصیفی تذکرہ اور بارگاہ الٰہی میں استقامتِ حق کی التجاء۔

ع ۱۴ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ

جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر ڈال اور ہمیں مسلمان کر کے موت دے۔

قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے تا کہ وہ ملک میں فساد کریں اور

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دے کہا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ

گے اور بے شک ہم ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَ

بے شک زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے اور انجام بخیر

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ

پرہیز گاروں کا ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور

بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ

تیرے آنے کے بعد بھی فرمایا تمہارا رب بہت جلد تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا

ع ۱۵ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ

اور اس کی بجائے تمہیں اس سرزمین کا مالک بنا دے گے پھر دیکھے گا تم کیا کرتے ہو۔ اور ہم نے

اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

فرعون والوں کو قحط میں اور میووں کی کمی میں پکڑ لیا تا کہ وہ نصیحت

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ

مانیں۔ جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہئے اور اگر انہیں کوئی بدحالی

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا طٰۗىِٕرُهُمْ

پیش آتی تو موسیٰ اور انکے ساتھیوں کو نحوست بتلاتے یاد رکھو ان کی نحوست اللہ کے

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا

علم میں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور کہا جو کوئی نشانی تو ہمارے پاس لائے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۷)۔ فرعونی درباریوں کا اہل ایمان کے خلاف حکومتی جبر آزمانے کا مشورہ جواباً فرعون کا سخت ترین اقدام کرنے کا دھمکی آمیز اعلان۔

(۱۲۸)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اہل ایمان کو خدائی توفیق سے پیکر صبر واستقامت بن جانے کی تلقین اور اقتدار حق کے متعلق اعتقادی نظریہ کا جرأت مندانہ بیان۔

(۱۲۹)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے قوم موسیٰ علیہ السلام کا ماضی کے فرعونی مظالم اور جاری جبر و استبداد کا شکایاتی ذکر۔ جواباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو روشن مستقبل کی نوید سنانے کا تسلی آمیز بیان۔

(۱۳۰)۔ فرعونیوں پر خدائی گرفت کے آغاز کا ذکر۔

(۱۳۱)۔ فرعونیوں کا مشاہدہ مصائب پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ وغیرہ کا مذمتی ذکر جواباً حقیقت صداقت کا خدائی اظہار۔

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ١٣٢

گا کہ ہم پر اس کے ذریعہ سے جادو کرے سو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

پھر ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ سب کھلے کھلے

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۟ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ١٣٣

معجزے بھیجے پھر بھی انہوں نے تکبر ہی کیا اور لوگ گنہگار تھے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر جس کا اس نے

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

تجھ سے عہد کر رکھا ہے اگر تو نے ہم سے یہ عذاب دور کر دیا تو بے شک ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے ایک مدت تک عذاب اٹھالیا

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ١٣٥ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

کہ انہیں اس مدت تک پہنچنا تھا اس وقت وہ عہد توڑ ڈالتے۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ہم

فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ١٣٦

نے انہیں دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

اور ہم نے ان لوگوں کو وارث کر دیا جو زمین کے مشرق و مغرب میں کمزور سمجھے جاتے

وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

تھے کہ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور تیرے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے

عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

حق میں ان کے صبر کے باعث پورا ہو گیا اور فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ بنایا تھا

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ١٣٧ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ہم نے اسے تباہ کر دیا اور جو وہ اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٣٢)۔ فرعونیوں کا معجزات کو جادو سے تعبیر کرنے اور ان کے باغیانہ فکر کا ذکر۔

(١٣٣)۔ فرعونیوں کی سرکشی پر مختلف خدائی عذاب کے مشاہدات اور ان کے تکبر و غرور کی مجرمانہ ذہنیت کا ذکر۔

(١٣٤ تا ١٣٥)۔ خدائی گرفت پر فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے توبہ تائب ہونے (تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں سے مختلف عذابوں سے نجات مل سکے) اور ایمان لانے کی یقین دہانی جبکہ بعد از نجات منحرف ہو جانے کا مذمتی ذکر۔

(١٣٦)۔ مسلسل سرکشی اور بغاوت کے نتیجہ میں قوم فرعون پر خدائی انتقام کا المناک بیان۔

(١٣٧)۔ بنی اسرائیلوں پر خدائی احسانات اور فرعونیوں کی ہلاکت و بربادی کا عبرت آمیز ذکر۔

الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

دریا سے پار اتارا تو ایک ایسی قوم پر پہنچے جو اپنے بتوں کو پوجنے میں لگے ہوئے تھے

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۗ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ

کہا اے موسیٰ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنادے جیسے ان کے معبود ہیں فرمایا بے شک تم لوگ

تَجْهَلُوْنَ ۝١٣٨ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٣٩

جاہل ہو۔ یہ لوگ جس چیز میں لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والی ہے اور جو وہ کر رہے ہیں وہ غلط ہے۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٤٠

کہا کیا اللہ کے سوا تمہارے لئے اور معبود بنا دوں؟ حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ

اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے تمہارے

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝١٤١ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا ع

کا بڑا احسان تھا۔ اور موسیٰ سے ہم نے تیس رات کا وعدہ کیا اور انہیں اور دس سے پورا کیا

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ

پھر تیرے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہوگئیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤٢

کہ میری قوم میں میرا جانشین رہ اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کی راہ پر مت چل۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا اے میرے

اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ اگر وہ

مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو مجھے دیکھ سکے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اس کو ریزہ ریزہ

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۸ تا ۱۴۰) ۔ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام کی فسادی ذہنیت کے حیران کن آغاز اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ان کے فکری بگاڑ پر اظہار مذمت نیز اصلاحِ فساد کی کوشش کا ذکر۔

(۱۴۱) ۔ قوم موسیٰؑ پر خدائی انعامات واحسانات کی یاددہانی۔

(۱۴۲) ۔ (مختلف پریشانیوں سے نجات کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام کی مستقل شریعت لانے کی خواہش کے جواب میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدائی ہدایت پر چالیس روزہ اعتکاف اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں بطور نیابت اصلاحی ذمہ داریوں کی سپردگی کا بیان۔

(۱۴۳) ۔ تکمیل اعتکاف کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنے رب سے ہمکلامی کے موقع پر رویت باری تعالیٰ (اپنی آنکھ سے خدا پاک کی زیارت) کی غیر معمولی خواہش کا اظہار۔ جواباً (غیر ممکن ومحال ہونے کے باوجود) مشروط طور پر تکمیلِ خواہش کی فرضی صورت کا ذکر اور حیران کن مشاہداتی نتیجہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں معذرتی التجاء کا بیان۔

وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ

کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے عرض کی تیری ذات پاک ہے میں تیری

وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى

جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا یقین لانے والا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ میں نے پیغمبری اور

النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ

ہمکلامی سے دوسرے لوگوں پر تجھے امتیاز دیا جو کچھ میں نے تجھے عطا کیا ہے اسے لے لو اور شکر کرنے

الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً

والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور ہم نے اسے تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی سو انہیں مضبوطی

وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا

سے پکڑ لے اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اس کی بہتر باتوں پر عمل کریں عنقریب میں تمہیں

بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ

نافرمانوں کا ٹھکانا دکھاؤں گا۔ پھر میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں

الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ

ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ ساری نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ایمان نہیں لائیں گے اور اگر

آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ

ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنی راہ نہیں بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ

سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ

دیکھیں تو اسے اپنا راستہ بنائیں گے یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو

بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ

جھٹلایا اور ان سے بے خبر رہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ

ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے انہیں وہی سزا دی جائے گی جو کچھ

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ ع ۱۷ ۷

وہ کیا کرتے تھے۔ اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۴)۔ مذکورہ واقعۂ خاص کے بعد خدا پاک کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خصوصی اکرام واحسان کا ذکر خاص۔

(۱۴۵)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات جیسا تحفۂ عظیم کا ملنا اور اس کے متعلق خدائی ہدایات کا بیان۔

(۱۴۶ تا ۱۴۷)۔ خدائی ہدایات (آیات) سے اعراض (انکار) کرنے والے متکبرین کی عادت قبیحہ کا ضمنی ذکر کرتے ہوئے ان کی تکذیبی روش اور آخرت پر عدم یقین کے نتائج بد کا مذمتی بیان۔

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

زیوروں سے بچھڑا بنالیا ایک جسم تھا جس میں گائے کی آواز تھی کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

بات بھی نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں راہ بتاتا ہے اسے معبود بنالیا اور وہ ظالم تھے۔ اور جب نادم ہوئے اور

سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

معلوم کیا کہ بے شک وہ گمراہ ہوگئے تھے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

بخشا تو بے شک ہم نقصان پانے والوں میں سے ہونگے۔ اور جب موسیٰ اپنی

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے واپس آئے تو فرمایا تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

حرکت کی کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلد بازی کرلی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑا اسے اپنی

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

طرف کھینچنے لگا اس نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھے کہ مجھے

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

مار ڈالیں سو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے گنہگار لوگوں

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

میں نہ ملا۔ کہا اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ع ۱۸

اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا انہیں ان کے

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ

رب کی طرف سے غضب اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

کو یہی سزا دیتے ہیں۔ اور جنہوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸تا۱۴۹)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں قوم موسیٰ کے فکری بگاڑ پر مبنی مذموم کوشش (بچھڑا بنا کر اس کو معبود قرار دیتے) اور بعدازاں پچھتاوے کے اظہار کا بیان۔

(۱۵۰)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (کوہ طور سے) واپسی پر اپنی قوم کے خلاف سخت ترین ردعمل اور اپنے بھائی سے برہمی کے سخت رویہ کا اظہار۔ جواباً حضرت ہارون علیہ السلام کا اصلاحی مساعی کے متعلق اظہار حقیقت سمیت صورتحال کا قدرے تفصیلی ذکر۔

(۱۵۱)۔ صورتحال کے حقیقی اظہار کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص کا بیان۔

(۱۵۲تا۱۵۳)۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کے مجرمین کیلئے خدائی ذلت وعذاب کا غضبناک اظہار اور توبہ کے بعد اعمال صالحہ کرنے والے مصلحین کے لئے اظہار مغفرت وبخشش کا ذکر۔

بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا

لے آئے تو بے شک تیرا رب توبہ کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا

سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

تو اس نے تختیوں کو اٹھایا اور جو ان میں لکھا ہوا تھا اس میں ان کے واسطے ہدایت اور رحمت تھی

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر مرد ہمارے وعدہ گاہ پر لانے

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

کیلئے چُن لئے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو پہلے

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے

السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَ

بیوقوفوں نے کیا یہ سب تیری آزمائش ہے جسے تو چاہے اسے گمراہ کر دے اور جسے

تَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

چاہے سیدھا رکھے تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

بہتر بخشنے والا ہے۔اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ ہم نے

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

تیری طرف رجوع کیا فرمایا میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں کرتا ہوں اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

سب چیزوں سے وسیع ہے پس وہ رحمت ان کے لئے لکھوں گا جو ڈرتے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

ہیں اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہے جسے اپنے ہاں تورات

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۴)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اظہار برہمی کے بعد تورات کی تختیوں کو احترام سے اٹھانے اور اس میں خدائی ہدایات و رحمت جیسی صفات عالیہ کا بیان۔

(۱۵۵ تا ۱۵۶)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ستر منتخب افراد سمیت خدائی وعدہ کے مطابق حاضری، وہاں بھی قوم موسیٰ علیہ السلام کی بے جا قیل وقال پر خدائی عذاب و گرفت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص اور خدائی آزمائش کا حوالہ نیز اجتماعی مغفرت و رحمت کی پرزور دعا، جوابِ دعا میں مشروط صفات کے حامل لوگوں کیلئے خدائی وعدۂ خاص کا بیان۔

وَالْاِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اورانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اوران کیلئے

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اوران پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اوران پر سے ان کے بوجھ

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

اور وہ قیدیں اتارتا ہے جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اوراس کی حمایت کی اوراسے مدد

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾ ع ١٩

دی اوراس کے نور کے تابع ہوئے جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ

کہہ دواے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کی حکومت آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا

زمین میں ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اوراس کے رسول نبی اُمی پر جو کہ اللہ پر اوراس کے سب کلاموں پر یقین رکھتا ہے

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

اوراس کی پیروی کرو تا کہ تم راہ پاؤ۔اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ہے جو حق کی راہ بتاتے

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَ

ہیں اوراسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا بارہ دادوں کی

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

اولاد جو بڑی بڑی جماعتیں تھیں اور موسیٰ کو ہم نے حکم بھیجا جب اس کی قوم نے اس سے

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر قبیلہ نے اپنا اپنا

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ہم نے ان پر من اور سلویٰ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۷) ۔ اہل کتاب میں سے بعض اہل ایمان کی صفات حسنہ کا توصیفی ذکر ، خاتم الانبیاء ﷺ کی تصدیق نبوت کے متعلق کتابی (تورات کا) حوالہ اور نبیٔ برحق کی تعلیماتِ خاصہ کا صفاتی بیان۔ نیز آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی نصرتِ حق اور اتباعِ وحی الٰہی پر ان کی اُخروی سعادت مندی کا ذکر۔

(۱۵۸) اِلٰہ العالمین کی طرف سے خاتم الانبیاء ﷺ کو آفاقی نبوتِ عامہ (قیامت تک ساری انسانیت کیلئے) کے اظہار کا حکم اور سب کو آپ ﷺ کی آفاقی نبوت پر ایمان و اتباع کا خدائی حکم۔

(۱۵۹) ۔اہل کتاب میں سے بعض سعادت مند اور خوش نصیبوں کا تعریفی ذکر۔

(۱۶۰) ۔قومِ موسیٰ علیہ السلام کے بارہ (۱۲) قبائل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ (ان کی حاجت مندی اور ضروریات کے تقاضا پر) معجزاتی طور پر بارہ چشموں کا اجراء اور مزید بقیہ احسانات مخصوصہ کا بیان۔

حلال وحرام اور نظریۂ شریعت

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷)

انسان خود اپنے حوالے سے خواہ جتنا بھی عالی فکر بنتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے یا رائے قائم کرے وہ غلط اور قابلِ اصلاح ہوسکتی ہے۔ مگر خالقِ کائنات کے نافذ کردہ احکامات او رحقائق میں ایک مسلمان کے لیے کوئی دوسری رائے یا تبصرہ کرنا گمراہ فکری ہے۔ آپ کسی بھی مذہب یا نظریۂ کے معتقد ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کو درست اور سچ سمجھ کر قبول کرتے ہیں پھر اس کی تعلیمات پر کتنے عمل پیرا ہیں۔ یہ الگ موضوع ہے۔ مگر اعتقادات اور نظریات پر آپ کی وابستگی قائم رہتی ہے۔ اسلام ایک عالمگیر و آفاقی دینِ برحق ہے جس کے اعتقادات و نظریات کو کُلّی طور پر قبول کرنے والا انسان مسلمان کہلاتا ہے۔ کلمہ کے دو جز ہیں۔ پہلا جز لاالہ الا اللہ ٹھوس عقیدۂ توحید پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا جز محمد رسول اللہ فقط اقرارِ رسالت ہی نہیں بلکہ اعترافِ ختم نبوت کے ساتھ امام الانبیاءﷺ پر نازل شدہ کل شریعت مطہرہ کا بھی واضح اقرار ہے۔ اسلام میں یہود و نصاریٰ کی طرح ﴿نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ﴾ (معاذ اللہ) دین کے کچھ حصوں کا اقرار اور بعض کا انکار قبول نہیں کیا جاتا۔ بلکہ یہاں قِبْلَتْ جَمِيْعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ کا (گویا) حلف نامہ بھی داخل کروانا پڑتا ہے۔ الغرض ایک مسلمان کی عملی کوتاہیوں سے کسی حد تک صرفِ نظر کی جاسکتی ہے۔ مگر کسی طرح کے نظریاتی انحراف کو بغاوتِ حق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دیگر قوانین کی طرح اسلام نے حلال وحرام کے حوالہ سے واضح اور اصولی قوانین و راہنما اصول وضع کیے ہیں۔ جن میں کسی اتھارٹی یا فرد کو کسی طرح کی ترمیم کا اختیار نہیں۔ ہمارے ہاں مسلمانوں کا ایک ایسا قلیل مگر ذرائع ابلاغ پر حاوی طبقہ دیکھنے، سننے کو ملتا ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہے مگر ساتھ ہی اپنے آپ کو لبرل کہتے ہوئے بھی فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ وہ نظریاتی دوغلا پن ہے جس کا نام اسلام میں واضح طور پر منافقتِ اعتقادی ہے۔ اور اب سب علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آج کے دور میں کسی کی (نظریاتی) منافقت کا مطلب کفر کی اعلانیہ تائید ہے۔ جو کسی بھی مسلمان کے حوالہ سے ناقابلِ برداشت ہے۔ خالقِ کائنات نے قرآنِ مقدس میں حلال وحرام کے حوالہ سے ایک قانون طے فرما دیا ہے ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ الخ﴾ ترجمہ: ''حرام کیا گیا ہے ان

پر ناپاک چیزوں کو‘‘ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷) خاتم النبیین ﷺ امت کے لوگوں پر خبائث کو حرام قرار دیتے ہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ﴿مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ ترجمہ: اور جو بھی کچھ رسول ﷺ تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لیا کرو اور جس سے وہ تمہیں روکیں اس سے رُک جایا کرو‘‘ (سورۃ الحشر آیت نمبر ۷)۔ یہ دونوں آیات گویا حلال وحرام کے حوالہ سے ایک قاعدہ و قانون کا درجہ رکھتی ہیں۔ خود قرآنِ مقدس میں بعض حرام اشیاء کی مع اسماء مختلف صورتوں کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے۔ بعض کی وضاحت فقہاء نے قرآنِ مقدس کی واضح ہدایت ﴿مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ کے قاعدہ کی روشنی میں کر دی ہے (جو کتب فقہ میں موجود ہے) اب ایک کلمہ گو مسلمان جب خدانخواستہ حلال وحرام کے حوالہ سے اپنی خود ساختہ نظریاتی رائے یا منفی تبصرہ کی ناجائز جرأت کرتا ہے تو وہ قابلِ نفرت و قابلِ گرفت کہلاتی ہے۔ حرام کردہ خبائث کی وضاحت میں بعض چیزیں یا بعض صورتیں خود قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ جن پر ایک کلمہ گو مسلمان کو ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جبکہ ﴿مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ کے قانون کے تحت اہلِ علم خبائث کی فہرست جب بیان فرماتے ہیں۔ تو بعض پڑھے لکھے (دُنیوی تعلیم کے اعتبار سے) مگر جاہل (دینی علم کے لحاظ سے) جو اپنے آپ کو لبرل کہتے ہیں (جبکہ اصلاً وہ لوگ دین بیزار ہوتے ہیں)، پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اگر ہم علماء رمولویوں کے پیچھے لگے رہے تو یہ اکثر استعمال کی چیزوں کو حرام کہتے جائیں گے۔ یا ان کی (علماء) کی تنگ نظری کی وجہ سے ہم بقیہ دنیا سے پیچھے رہ جائیں گے (استغفر اللہ)۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ حلال وحرام کا قانون خود خالقِ کائنات ہی کا طے کردہ ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ تعلیمات کو دل و جان سے قبول کرتا ہے۔ اس میں چون و چرا کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ یہ اعتقاد رکھے کہ ہمارا خالق و مالک حلال وحرام کے حوالہ سے جو ہمیں حکم دے چکا ہے وہ یقینا ہمارے لیے بہتر ہے کوئی اتھارٹی اس کے قانون کو منسوخ یا ترمیم نہیں کرسکتی۔ حلال وحرام کی فہرست خواہ جانوروں کی ہو یا دیگر اشیاء وصورتوں کی۔ اس میں فقہاء وعلماء کے ہاں یہی اصول کارفرما ہے کہ منشاء فرمانِ خداوندی کے مطابق قرآن وسنت سے ماخوذ اشیاء وصورتیں۔ ہر دور کی حلال وحرام اشیاء کے ساتھ کس طرح مشابہت رکھتی ہیں۔ مثلاً ہر طرح کے بزنس (کاروبار) بینکنگ وغیرہ میں۔ ہر دور کی نئی صورتوں کے

متعلق وقت کے علماء اس کے جواز یا عدم جواز (ناجائز ہونا) بیان کرتے ہیں۔ (فتویٰ دیتے ہیں) تو وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے طے کردہ اصول و قانون پر حالات اور پیش آمدہ صورتوں کو پرکھتے ہوئے راہنمائی کا فرضِ منصبی ادا کرتے ہیں۔ جسے دین بیزار طبقہ علماءِ کی تنگ نظری سے تعبیر کر کے عوام میں منفی اور غلط تاثر پیدا کرتا رہتا ہے۔ تا کہ عوام شرعی حقائق سے ہٹ کر آزاد فکری سے کاروبار وغیرہ کریں (معاذ اللہ) ہماری فکری خرابی کی اصل جڑ اپنے بنیادی نظریۂ اعتقاد سے انحراف کو اپنی آزادیٔ رائے کے نکتہ نگاہ سے دیکھنا ہے۔ جبکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں ایمانی اعتقادات اور احکامات کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کی تاکید ملتی ہے۔ ہر شخص نہ مجتہد بننے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ شرعی اصول و قواعد کی روشنی میں اس میں استثناء کر سکے اور نہ یہ (حلال وحرام) ایسا نظریۂ ہے جس پر رائے زنی (منفی تبصرے) کسی آزادی رائے کے پہلو سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حلال ظاہر ہے، حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے''۔ لہٰذا جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ چراگاہ کی منڈیر پر چراتا ہے اور ہر وقت اس کا امکان رہتا ہے کہ اس کے جانور اس ممنوعہ چراگاہ میں گھس کر چرنے لگیں۔ جان لو ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور یاد رکھو اللہ کی ممنوعہ چراگاہ حرام چیزیں ہیں (متفق علیہ)۔ اس واضح راہنما اصول میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال وحرام کے متعلق حقیقت سے باخبر کر دیا ہے تاہم جو امور حلال وحرام کے مابین ہیں انکی وضاحت اس مثال سے سمجھی جا سکتی ہے کہ کسی بھی ملک کی آئینی شق جو ذو معنیین ہو (جس کے دو یا تین مفہوم سمجھے جا سکتے ہوں) اس کی تشریح کا سوال جب آتا ہے تو سب کی نگاہیں اس ملک کے قانون ساز اداروں، پارلیمنٹ وغیرہ پر اٹھتی ہیں یا پھر اعلیٰ عدلیہ کے ججز اس آئینی نقطہ نظر پر تشریح، رائے یا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ ہر کس و ناکس کو یہ اختیار نہیں دیا جاتا۔ جیسے کسی ملک کا آئین جو فقط اصول و قواعد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی جزئیات کی تشریح و توضیح کا حق فقط قانونی اتھارٹی (اعلیٰ عدلیہ) کو ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر دور کے نئے تقاضوں میں جب حلال وحرام کی نئی صورتوں کا سوال اٹھتا ہے تو پھر علماء و فقہاء جو (اپنے اپنے دور کے ماہرین علم مانے جاتے ہیں) تحقیقی اتھارٹی کے درجے پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ قرآن و سنت سے حاصل شدہ

فقہی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے احکام کی وضاحت کرنے کے مجاز مانے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ علماء وفقہاء کوئی مسئلہ اپنی طرف سے نہیں بناتے بلکہ قرآن وسنت کی روشنی اور اصولِ فقہ کے منظم قواعد کے تحت پیش آمدہ مسائل کی تحقیقی صورتِ حال کے حوالے سے وضاحت کرتے ہیں۔ اس کی راہنمائی بھی خود خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے جیسا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کو قاضی بنا کر یمن کے لیے روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو تم اس کا فیصلہ کس طرح کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید کی ہدایت) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں تمہیں (اس کے بارے میں کوئی حکم اور ہدایت نہ ملے تو کیا کرو گے؟) انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تمہیں (اس بارے میں) حکم اور ہدایت نہ ملے (تو کیا کرو گے؟) تو انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے اور قیاس سے کام لوں گا اور اجتہاد کروں گا اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھوں گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے ان کا سینہ ٹھونکتے ہوئے شاباش دی اور فرمایا حمد وشکر ہے اس اللہ کے لیے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے (ترمذی وابوداود)۔ جبکہ عوام الناس کو علمی مسائل کی تحقیق کرنے کے لیے علماء سے رجوع کرنے کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: سو تم لوگ پوچھ لو اہلِ علم سے اگر تم خود نہیں جانتے (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷)۔ مفسرین نے اہل الذکر سے مراد دینِ حق سے آگاہ و باخبر علماء کو لیا ہے۔ دین کے حوالے سے کسی بھی سوال کا جواب دینی علوم پر دسترس رکھنے والے ماہرین ہی دے سکتے ہیں جیسے دیگر مضامین کے متعلقہ سوالات کا جواب اُس فیلڈ کے ماہرین سے ہی پوچھا جاتا ہے دوسروں سے نہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۱)۔ ایک اور واقعۂ خاص میں بنی اسرائیل کو خدائی انعام وسہولیات سے استفادہ (فائدہ اٹھانے) کا ذکر کرتے ہوئے دیگر خدائی ہدایات کے تاکیدی حکم کا بیان۔

(۱۶۲)۔ دیگر احکامات کی طرح اس حکم کی بھی نافرمانی کا مذمتی ذکر اور نتیجہ میں خدائی عذاب کا کوڑا برسانے کا غضبیہ اظہار۔

(۱۶۳)۔ بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے تسلسل میں ایک اور نافرمانی اور ناجائز حیلہ سازی کا واقعاتی مذمتی ذکر۔

(۱۶۴ تا ۱۶۶)۔ مذکورہ واقعہ کے پس منظر میں تین طبقات کا وجود میں آنا، بعض اصحاب فہم (صراحتاً روکنے والے) کی فہمائش (سمجھانے) پر دوسرے (خاموش طبقہ) کی رائے کا ذکر، اور تیسرے طبقہ (نافرمان باغی) کی عبرتناک ہلاکت کا بیان۔

السَّلْوٰى ۚ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اتارا ہم نے جو ستھری چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے ہمارا نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

نقصان کرتے تھے۔ اور جب انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس بستی میں جا کر رہو اور وہاں جہاں سے تم چاہو

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

کھاؤ اور زبان سے یہ کہتے جاؤ توبہ ہے اور دروازہ میں جھک کر داخل ہو ہم تمہاری غلطیاں معاف

لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

کردیں گے اور نیکوکاروں کو اور زیادہ اجر دیں گے۔ سو ان میں سے ظالموں نے دوسرا لفظ اس کے

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

سو ابدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ

بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ ع ۲۰ / ۱۰

وہ ظلم کرتے تھے۔ اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو دریا کے کنارے پر تھی۔ جب ہفتہ کے

الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ النصف

معاملہ میں حد سے بڑھنے لگے جب ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی کے اوپر

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ڔ كَذٰلِكَ ڔ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا معانقة ۷

آنے لگیں اور جس دن ہفتہ نہ ہوتو نہ آتی تھیں، ہم نے انہیں اس طرح آزمایا اس لئے کہ

يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ وقف لازم

وہ نافرمان تھے۔ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے انہوں نے کہا تمہارے رب

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور شاید کہ یہ ڈر جائیں۔ پھر جب وہ بھول گئے اس چیز کو جو انہیں سمجھائی

عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

گئی تھی تو ہم نے انہیں نجات دی جو برے کام سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے باعث

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

برے عذاب میں پکڑا۔ پھر جب وہ اس کام میں حد سے آگے بڑھ گئے جس سے روکے گئے تھے تو ہم نے حکم

خٰسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

دیا کہ ذلیل ہونے والے بندر ہو جاؤ۔ اور یاد کر جب تیرے رب نے خبر دی تھی کہ یہود پر قیامت کے دن تک

مَنْ يَّسُومُهُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَ

ایسے شخص کو ضرور بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتا رہے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور

إِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے انہیں ملک میں مختلف جماعتوں میں متفرق کر دیا بعض ان میں

الصّٰلِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

سے نیک ہیں اور بعضے اور طرح کے اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا تا کہ وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

لوٹ کر آئیں۔ پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے اس ادنیٰ

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هٰذَا الْأَدْنٰى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ

زندگی کا مال ومتاع لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ایسا ہی مال ان کے

يَّأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيثَاقُ

سامنے پھر آئے تو اسے لے لیتے ہیں کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ پر سوائے سچ کے

الْكِتٰبِ أَنْ لَّا يَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَ

اور کچھ نہ کہیں اور انہوں نے جو کچھ اس میں لکھا ہے پڑھا ہے اور آخرت کا گھر ڈرنے

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ

والوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ اور جو لوگ کتاب

يُمَسِّكُونَ بِالْكِتٰبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۗ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ

کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں بے شک ہم نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع

الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوا

نہیں کریں گے۔ اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا کہ وہ سائبان ہے اور وہ ڈرے کہ ان پر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦٧ تا ١٦٨)۔ بنی اسرائیلوں کی مسلسل بغاوت وسرکشی کے نتیجہ میں ان کے حوالہ سے مستقبل میں خدائی فیصلوں کی پیشگی اطلاع کا ذکر کرتے ہوئے ان پر (بنی اسرائیل پر) فرقہ بندی کا باطنی عذاب مسلط ہونے، پھر ایک قلیل تعداد کی قبول حق کا توصیفی ذکر اور بقیہ کے روایتی کردار نیز خدائی نظم امتحان (خیر وشر کے اعتبار سے) کا بیان۔

(١٦٩)۔ ناخلف (نااہل) جانشینوں کی اپنے دنیوی مفادات کی خاطر تحریفی کارستانیاں (تخریبی سرگرمیاں)۔ اور حرام خوری کیلئے مضحکہ خیز باطل استدلال کا مذمتی ذکر اور ان سے (ناخلف جانشینوں سے) گزشتہ دور میں لئے گئے خدائی میثاق کی یاددہانی وتنبیہی نصیحت کا ذکر۔

(١٧٠)۔ کتاب (تورات) کے خدائی احکام کو بجالانے والے لوگوں کی قدر دانی کا بیان۔

اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

گرے گا ہم نے کہا جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو اس میں ہے

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ع ۲۱ ۹ ۱۱

اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۗ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ معانقہ ۷

ان کی اولاد کو نکالا اور انسے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟، انہوں

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

نے کہا ہاں ہے، ہم اقرار کرتے ہیں کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر نہ تھی۔

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ

یا کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد ان کی اولاد تھے

بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو گمراہوں نے کیا۔ اور اسی طرح ہم کھول کر آیتیں

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْۤ اٰتَيْنٰهُ

بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوٹ آئیں۔ اور انہیں اس شخص کا حال سنادے جسے ہم نے اپنی

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی برکت سے اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن وہ دنیا کی طرف مائل

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

ہو گیا اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کتا اس پر تو سختی کرے

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

تو بھی ہانپے اور اگر اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپے یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ِۨالْقَوْمُ

آیتوں کو جھٹلایا سو یہ حالات بیان کر دے شاید کہ وہ فکر کریں۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۱)۔ بنی اسرائیلوں کو ہدایات الٰہی پر قائم رکھنے کیلئے خاص واقعہ کے ذریعہ تنبیہاتی نصیحت کا ذکر۔

(۱۷۲ تا ۱۷۳)۔ بنی اسرائیلوں سے لئے گئے عہد کے بعد پوری انسانیت کو عہد الست کی یاد دہانی اور عہد لینے کی وجہ و حکمت کا ضروری بیان۔

(۱۷۴)۔ جملہ خدائی ہدایات کی تفصیلی وضاحت کے مقصد خاص کا ذکر۔

(۱۷۵ تا ۱۷۶)۔ ایک ایسے شخص کا ذکر جس پر خدائی انعامات کی بارش تھی مگر اس نے دنیوی مفادات کو ترجیح دی اور اتباع نفس میں انعامات الٰہیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے گمراہی کے طوق کو گلے میں ڈال لیا، جو گویا آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں کی طرف آ گرا تھا اس کا مثالیاتی ذکر (کتے کے ساتھ تشبیہی ذکر)۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۷۷ مَنْ يَّهْدِ

ان کی بری مثال ہے اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔ جسے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۷۸

ہدایت دے وہی راہ پاتا ہے اور جسے گمراہ کردے پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جن اور آدمی پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں کہ ان سے

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ

الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۷۹ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا

غافل ہیں۔ اور سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور چھوڑ

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۸۰

دو ان کو جو اللہ کے ناموں میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے۔ اور ان لوگوں

ع ۲۲ ۱۲ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۸۱ وَالَّذِيْنَ

میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک جماعت ہے جو حق کی راہ بتاتی ہے اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔ اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۲ ۚ وَاُمْلِيْ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں

لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۱۸۳ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمْ

مہلت دوں گا بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی

مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸۴ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ

کو جنون تو نہیں ہے وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہے۔ اور کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

کو نہیں دیکھا اور دوسری چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور یہ کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۷)۔ تکذیب حق اور ظلم کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کیلئے بری مثال کے انتخاب (کتے کے ساتھ تشبیہ) کا مذمتی طرز سے ذکر۔

(۱۷۸)۔ گمراہی اور ہدایات کے سلسلوں کا اصل منبع (چشمہ) اللہ پاک کے پاس ہونے کا اعتقادی بیان۔

(۱۷۹)۔ اکثر جن وانس کے تخلیقی انجام کا مذمتی ذکر۔ (مقصد تخلیق تو اطاعت الٰہی تھا مگر شیطانی اتباع کے باعث اور ظاہری ذرائع ہدایت (دل، آنکھیں اور کان) کا درست استعمال نہ کرنے کی وجہ سے وہ جانوروں کی صف میں جا بیٹھے بلکہ ان سے بھی بدتر، افسوس کہ خواب غفلت سے آخرت تک بیدار نہ ہو سکے)۔

(۱۸۰)۔ ہدایت الٰہی کا منبع (چشمہ) چونکہ توحیدی عقیدے سے پھوٹتا ہے اس لئے اس کے اسمائے حسنیٰ (خدا پاک کے صفاتی نام جو سب کے سب ترجمان توحید ہیں) کے ذریعہ اپنے خالق کو پکارنے کا اعتقادی بیان نیز اسمائے الٰہی کا غلط استعمال (اعتقادی یا عملی) کرنے والوں کو خاطر میں نہ لانے کی ہدایت کا ذکر۔

(۱۸۱)۔ سب لوگ ایک جیسے نہیں کچھ انصاف پسند اور کچھ حق پرست موجود ہونے کا ذکر۔

(۱۸۲تا۱۸۳)۔ تکذیب حق سے باز نہ آنے والوں کیلئے تدریجی (مہلت دینے کے بعد) گرفت اور خدائی مخفی تدبیر کے انجام کار غالب ہونے کا تنبیہی بیان۔

(۱۸۴)۔ پیغام حق پہنچانے والے (امام الانبیاءؐ) معاذ اللہ کوئی مجذوب نہیں (کہ جن کو نظر انداز کیا جا سکے) بلکہ وہ خدائی نافرمانوں کو ڈرانے والے (برحق رسول) ہیں۔

صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ایک اہم انکشافی حقیقت کا اظہار

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۰)

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ (صفاتی نام) جو قرآن کریم کے اوّل و آخر میں عموماً لکھے جاتے ہیں۔ کیا ہم نے غور کیا کہ یہ کیا پیغام دیتے ہیں؟ عموماً ہمارے ذہن میں ان کے حوالے سے مختصر سا برکتی نظریہ (وہ بھی اگر وقت پر ذہن میں آجائے) سامنے آتا ہے کہ یہ صفاتی اسماء برکاتی ثمرات کے حامل ہیں۔ (ظاہر ہے کہ یہ نظریہ رکھنا بھی مثبت فکر سے لبریز ہے) تاہم ذرا سا غور وفکر سے کام لیں (نظریاتی حقیقت سے) تو آپ پر انکشاف ہوگا کہ یہ ایسی صفاتِ باری تعالیٰ نہیں جو فقط برکات کا باعث ہیں بلکہ اللہ رب العزت کی ذات کے متعلق ایک مسلمان جو عقائد رکھتا ہے۔ یہ اس کی مختصر لسٹ ہے۔ ویسے تو کلماتِ ربی (صفاتِ باری تعالیٰ) کے اظہار کے لیے سات سمندر کی سیاہی بھی ناکافی ہے (بحوالہ سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۷)۔ تاہم ان میں سے یہ ننانوے صفاتی اسماء (نام) بطورِ خاص لکھے اور بیان کیے جاتے ہیں جو ہمیں یہ اعتقادی پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ یہ صفاتِ باری تعالیٰ فقط اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہی مختص (مخصوص) ہیں ان صفات میں جو معنی بیان کیے گئے ہیں وہ اعتقادی حقیقت واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات کسی دوسری مخلوق کے لیے (عقیدۃً) استعمال نہیں کی گئیں (سوائے اِن تین صفات کے: عزیز، رؤوف، رحیم) جو قرآن کریم میں امام الانبیاء ﷺ کے حوالے سے ایک ہی جگہ ذکر ہوئی ہیں (بحوالہ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۸)۔ یاد رکھنا چاہیے کہ وہاں الفاظ و صفات کا اشتراک امام الانبیاء ﷺ کے حوالے سے دوسرے معنی میں ہے جبکہ صفاتِ باری تعالیٰ میں اُسکا غیر محدود مفہوم ایک اعتقادی حقیقت کا حامل ہے (اسکی اصلاح اور وضاحت فکراً و ذہناً ضروری ہے)۔ دیگر اہم حقائق کی طرح اس اہم ترین نظریاتی حقیقت کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہی اعتقادی عنوان سے جاتی ہے لیکن اگر خوش قسمتی سے ہمارے عقل و دماغ پر یہ اہم ترین اعتقادی نقطۂ نظر منکشف ہے تو اس اعتقادی حقیقت کی عوام و خواص میں اشاعت بھی ضروری ہے کہ ہم سب مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیا کیا عقیدہ رکھنا لازم ہے۔ افسوس کہ آج ہمارے اصلاحی بیانات اور وعظ میں عموماً عقائد کی وضاحت و اشاعت کم ہی سننے کو ملتی ہے۔ اعمالِ صالحہ میں عقائد (صالحہ) روح کی حقیقت رکھتے ہیں۔ جیسے جسم میں جان نہیں تو جسم بے کار ایسے اعمال

صالحہ میں عقائد صالحہ کی روح نہیں تو اعمال بھی نتیجتاً بے کار (اُخروی اعتبار سے غیر مفید) اس لیے ضروری ہے کہ قرآن و حدیث میں ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق جو صفاتی اسماء مذکور ہیں۔ ساتھ ہی یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم یہ بھی وضاحت کریں کہ فقط یہ صفت ہی نہیں۔ عقیدہ بھی ہے (اعتقادی حقیقت ہے) یہ صفت فقط اور فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ کسی دوسرے کے ساتھ ان صفاتِ عالیہ کو خاص کرنا صفاتی شرک کہلاتا ہے۔ عام طور پر قرآن کریم کی ابتداء میں جو اسماء حُسنیٰ بمع ترجمہ لکھے جاتے ہیں۔ وہ عوام الناس میں (بلکہ خواص میں بھی) وظائف و برکت کے عنوان سے معروف ہیں۔ اس مضمون میں اس امر پر اعتقادی فکر سے اسے پڑھنے سمجھنے کے لیے زور دینا مقصود ہے۔ اب ذرا تمام صفاتی اسماء کو کامل اعتقادی نظر و فکر سے لیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حوالہ سے ارشاد فرمایا ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ﴾ (یہ صفاتِ عالیہ مختص ہیں فقط ذاتِ اللہ کے ساتھ)۔ اب ہم ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ اعتقاداً اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے ہر صفتِ الٰہی اور اسم باری تعالیٰ کے ساتھ {هُوَ} ملا کر پڑھا کریں تو عجیب روحانی سرور و سکون نصیب ہوگا، ساتھ عقیدہ بھی مستحکم ہوتا نظر آئے گا۔ آیئے تمام اسماءِ حُسنیٰ کو اصل الفاظ اور ترجمہ کے ساتھ عقیدہ کے طور پر پڑھیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ الرَّحْمٰنُ	هُوَ الرَّحِیْمُ	هُوَ الْمَلِکُ	هُوَ الْقُدُّوْسُ	هُوَ السَّلَامُ
وہی نہایت مہربان ہے	وہی رحم والا ہے	وہی بادشاہ ہے	وہی نہایت پاک ہے	وہی سلامتی دینے والا ہے
هُوَ الْمُؤْمِنُ	هُوَ الْمُهَیْمِنُ	هُوَ الْعَزِیْزُ	هُوَ الْجَبَّارُ	هُوَ الْمُتَکَبِّرُ
وہی امن بخشنے والا ہے	وہی حفاظت فرمانے والا ہے	وہی عزت والا ہے	وہی عظمت والا ہے	وہی تکبر والا ہے
هُوَ الْخَالِقُ	هُوَ الْبَارِئُ	هُوَ الْمُصَوِّرُ	هُوَ الْغَفَّارُ	هُوَ الْقَهَّارُ
وہی پیدا کرنے والا ہے	وہی عالم کا بنانے والا ہے	وہی صورت دینا والا ہے	وہی بڑا معاف کرنیوالا ہے	وہی سب پر غالب ہے
هُوَ الْوَهَّابُ	هُوَ الرَّزَّاقُ	هُوَ الْفَتَّاحُ	هُوَ الْعَلِیْمُ	هُوَ الْقَابِضُ
وہی عطا کرنے والا ہے	وہی رزق دینے والا ہے	وہی فیصلے دینے والا ہے	وہی جاننے والا ہے	وہی سمیٹنے والا ہے

هُوَالْبَاسِطُ	هُوَالْخَافِضُ	هُوَالرَّافِعُ	هُوَالْمُعِزُّ	هُوَالْمُذِلُّ
وہی پھیلانے والا ہے	وہی پست کرنے والا ہے	وہی بلند کرنے والا ہے	وہی عزت دینے والا ہے	وہی ذلت دینے والا ہے
هُوَالسَّمِيْعُ	هُوَالْبَصِيْرُ	هُوَالْحَكَمُ	هُوَالعَدْلُ	هُوَاللَّطِيْفُ
وہی سننے والا ہے	وہی دیکھنے والا ہے	وہی حاکم ہے	وہی عدل کرنیوالا ہے	وہی باریک بین ہے
هُوَالْخَبِيْرُ	هُوَالْحَلِيْمُ	هُوَالْعَظِيْمُ	هُوَالْغَفُوْرُ	هُوَالشَّكُوْرُ
وہی خبردار ہے	وہی تحمل والا ہے	وہی بڑائی والا ہے	وہی بخشنے والا ہے	وہی قدر فرمانے والا ہے
هُوَالْعَلِيُّ	هُوَالْكَبِيْرُ	هُوَالْحَفِيْظُ	هُوَالْمُقِيْتُ	هُوَالْحَسِيْبُ
وہی بلند ہے	وہی عظیم ہے	وہی نگہبان ہے	وہی قوت دینے والا ہے	وہی حساب لینے والا ہے
هُوَالْجَلِيْلُ	هُوَالْكَرِيْمُ	هُوَالرَّقِيْبُ	هُوَالْمُجِيْبُ	هُوَالْوَاسِعُ
وہی بڑی شان والا ہے	وہی کرم کرنے والا ہے	وہی نگہبان ہے	وہی دعا قبول کرنے والا ہے	وہی کشادہ رحمت ہے
هُوَالْحَكِيْمُ	هُوَالْوَدُوْدُ	هُوَالْمَجِيْدُ	هُوَالْبَاعِثُ	هُوَالشَّهِيْدُ
وہی حکمت والا ہے	وہی محبت کرنے والا ہے	وہی بزرگی والا ہے	وہی اُٹھانے والا ہے	وہی گواہ ہے
هُوَالْحَقُّ	هُوَالْوَكِيْلُ	هُوَالْقَوِيُّ	هُوَالْمَتِيْنُ	هُوَالْوَلِيُّ
وہی سچا ہے	وہی کارساز ہے	وہی طاقت والا ہے	وہی مضبوط ہے	وہی کام بنانے والا ہے
هُوَالْحَمِيْدُ	هُوَالْمُحْصِيْ	هُوَالْمُبْدِئُ	هُوَالْمُعِيْدُ	هُوَالْمُحْيِيْ
وہی خوبیوں والا ہے	وہی گھیرنے والا ہے	وہی پیدا کرنے والا ہے	وہی دوبارہ پیدا کرنے والا ہے	وہی زندہ کرنے والا ہے
هُوَالْمُمِيْتُ	هُوَالْحَيُّ	هُوَالْقَيُّوْمُ	هُوَالْوَاجِدُ	هُوَالْمَاجِدُ
وہی مارنے والا ہے	وہی زندہ ہے	وہی قائم رکھنے والا ہے	وہی موجود کرنے والا ہے	وہی بزرگی والا ہے
هُوَالْوَاحِدُ	هُوَالْأَحَدُ	هُوَالصَّمَدُ	هُوَالْقَادِرُ	هُوَالْمُقْتَدِرُ
وہی ایک ہے	وہی تنہا ہے	وہی بے نیاز ہے	وہی قدرت والا ہے	وہی عظیم قدرت والا ہے
هُوَالْمُقَدِّمُ	هُوَالْمُؤَخِّرُ	هُوَالْأَوَّلُ	هُوَالْآخِرُ	هُوَالظَّاهِرُ
وہی سب سے پہلے ہے	وہی سب سے پیچھے ہے	وہی سب سے پہلے ہے	وہی سب سے آخر ہے	وہی ظاہر ہے

هُوَ الْبَاطِنُ	هُوَ الْوَالِیُ	هُوَ الْمُتَعَالِیُ	هُوَ الْبَرُّ	هُوَ التَّوَّابُ
وہی پوشیدہ ہے	وہی وارث ہے	وہی بلندی والا ہے	وہی احسان کرنے والا ہے	وہی توبہ قبول کرنے والا ہے
هُوَ الْمُنْتَقِمُ	هُوَ الْعَفُوُّ	هُوَ الرؤُوفُ	هُوَ مَالِکُ الْمُلْکِ	هُوَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
وہی بدلہ لینے والا ہے	وہی معاف کرنیوالا ہے	وہی نہایت مہربان ہے	وہی سب ملکوں کا مالک ہے	وہی عظمت اور بزرگی والا ہے
هُوَ الْمُقْسِطُ	هُوَ الْجَامِعُ	هُوَ الْغَنِیُّ	هُوَ الْمُغْنِیُّ	هُوَ الْمَانِعُ
وہی انصاف کرنیوالا ہے	وہی جمع کرنے والا ہے	وہی بے پرواہ ہے	وہی دولت مند کرنیوالا ہے	وہی روکنے والا ہے
هُوَ الضَّارُّ	هُوَ النَّافِعُ	هُوَ النُّوْرُ	هُوَ الْهَادِیُ	هُوَ الْبَدِیْعُ
وہی ضرر دینے والا ہے	وہی نفع دینے والا ہے	وہی روشنی والا ہے	وہی راہ دکھانے والا ہے	وہی نیا پیدا کرنے والا ہے

هُوَ الْبَاقِیُ	هُوَ الْوَارِثُ	هُوَ الرَّشِیْدُ	هُوَ الصَّبُوْرُ
وہی ہمیشہ رہنے والا ہے	وہی وارث ہے	وہی نیک راہ بتلانے والا ہے	وہی صبر والا ہے

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

ہی ہو پھر قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انہیں اللہ چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

حیران پھریں۔ قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کونسا وقت ہے کہہ دو کہ اس کی

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وقف لازم وقف منزل

خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ

زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آئے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

میں نکلا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ کہہ دو میں

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ

اپنی ذات کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غائب کی بات جان سکتا

أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ معانقة ۸

تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي ع ۲۳

دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں۔ وہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس سے آرام پائے پھر جب میاں نے بیوی سے ہم بستری کی تو اس کو

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

ہلکا سا حمل رہ گیا پھر اسے لیے پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تب دونوں میاں بیوی نے اللہ

أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ

سے جو ان کا مالک ہے دعا کی اگر آپ نے ہمیں صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم ضرور شکر گزار

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸۵)۔ خدائی کارخانۂ قدرت میں غور وفکر کی دعوت اور کسی بھی وقت گرفت خداوندی ہونے کا تنبیہی ذکر نیز خدائی اتمام حجت قائم ہوجانے کا بیان (کہ اس کے بعد مزید کوئی نیا ہدایاتی سلسلہ نہیں آئے گا جس پر یہ کفار ایمان لاسکیں گے)۔

(۱۸۶)۔ گمراہی کی آخری حد سے بھی آگے گزرنے والے ازلی بدبختوں پر مزید لاحاصل محنت نہ کرنے کا ذکر۔

(۱۸۷)۔ منکرین قیامت کے وقوع قیامت کے متعلق سوال و جواب کا ذکر (کہ اس کا حتمی اور یقینی وقت کی تعیین کا علم خدا پاک کے پاس ہی ہے) اور وقوع قیامت کے اثرات وتباہی کا اجمالی ذکر کرتے ہوئے اس کے اچانک وقوع کی تنبیہی خبر نیز کفار کی سوالاتی پُراسرار حرکت کو ناپسند قرار دے کر اس کا (قیامت کا) علم خاص خدا پاک کے پاس ہی ہونے کا مکرر اعتقادی بیان۔

(۱۸۸)۔ وقوع قیامت تو عظیم خبر ہے عمومی حالات میں امام الانبیاء ﷺ کو اپنے حوالے سے نفع نقصان کے متعلق اعتقادی نظریہ کے اظہار کا تاکیدی حکم (ایک تو میں اپنے نفع نقصان کے حوالہ سے کوئی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے وہی ہوتا ہے) دوسرا یہ کہ اگر میرے علمی دائرہ میں براہ راست امور غیبیہ کا اختیار ہوتا تو جملہ خیر وبھلائی کا حصول بھی میرے ذاتی دسترس میں ہوتا اور ان مصائب وتکالیف کا مجھے سامنا نہ کرنا پڑتا جس کے مشاہداتی واقعات کی داستانیں سب کو معلوم ہیں۔ میری اصل حقیقت یہ ہے کہ میں نبی برحق ہوں اور مجھے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا گیا ہے مگر افسوس کہ تم لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو اور مجھ سے اِدھر اُدھر کے سوالات میں اپنا وقت برباد کرتے رہتے ہو البتہ ایمان والے لوگ میری ہر بات پر یقین لاکر سعادت مندی و خوش نصیبی کا گوہر مقصود حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا

ہوں گے۔ پھر جب اللہ نے انکو صحیح سالم اولاد دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کا

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ

شریک بنانے لگے سو اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ کیا ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی نہیں

يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ

بنا سکتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد

يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ

کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں راستہ کی طرف بلاؤ تو تمہاری تابعداری نہ کریں برابر ہے

سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کہ تم انہیں پکارو یا چپکے رہو۔ بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

طرح بندے ہیں پھر انہیں پکار کر دیکھو پھر چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ

کریں اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن

لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ

سے وہ پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ

وہ سنیں کہہ تو اپنے شریکوں کو پکارو پھر میری برائی کی تدبیر کرو پھر مجھے ذرا

فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِـۧىَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ

مہلت نہ دو۔ بے شک میرا حمایتی اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیکوکاروں

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کی حمایت کرتا ہے۔ اور جنہیں تم پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

اور نہ اپنی جان کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں راستہ کی طرف پکارو تو وہ

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸۹ تا ۱۹۰) ۔ (سابق پیغمبران بھی دنیا میں اعتقادی و معاشرتی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے امام الانبیاء ﷺ کے توسط سے) اعتقادی اصلاح (اثبات توحید) اور تردید شرک کا بیان خاص نیز خدائی عطیات (اولاد وغیرہ دینا) میں شیطانی توہمات اور شرکیہ نظریات کا مذمتی ذکر۔

(۱۹۱ تا ۱۹۵)۔ اثبات توحید اور تردید شرک کے متعلق ٹھوس مشاہداتی حقائق کا لاجواب وضاحتی ذکر۔

(۱۹۶ تا ۱۹۸) ۔ امام الانبیاء ﷺ کا اپنے متعلق خدائی نصرت وحمایت کا اعتقادی بیان اور معبودان باطلہ کے متعلق باطل لوگوں کے اعتقادی فساد کی پرزور تردید کا اظہار۔

علمِ غیب خاصۂ خداوندی ہے

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۸)

ہر جگہ حاضر و ناظر فقط ذاتِ باری تعالیٰ ہے/سب مشکلات کا حل فقط اللہ کے پاس ہے۔ہم مسلمانوں نے کلمہ پڑھا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور پھر شہادت أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ترجمہ:"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"، پھر ہم ایمانِ مجمل بھی پڑھتے پڑھاتے ہیں،ترجمہ: "میں ایمان لایا اللہ پر جیسے اس کی ذات اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے، اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق کے ساتھ"۔اس سے آگے پھر ایمانِ مفصل(تفصیلی) پڑھتے پڑھاتے ہیں،ترجمہ: "میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور دن آخرت پر اور اچھی بُری تقدیر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جی اُٹھنے پر مرنے کے بعد"۔ اس حد تک اختصار کے ساتھ بچپن/لڑکپن میں پڑھایا اور رٹایا جاتا ہے البتہ ایمان کے حوالے سے دیگر تفصیلی جزئیات و اعتقادات کا عوام الناس کو علم (معلومات) نہیں بلکہ فقط اہل علم کو ہوتا ہے حالانکہ اگر وہ اعتقادات کا لازمی حصہ ہیں تو ایمان سب کا مشترکہ بنیادی اثاثہ ہے اس لئے سب کے علم میں لانا چاہیے اور اگر یہ اختیاری حقیقت ہے(کہ کوئی قبول کرلے یا جان لے تو بہتر ہے ورنہ کوئی ضروری نہیں) تو پھر اس پر بحث وتمحیص کی بھی ضرورت نہیں،لیکن جو حقائق (عقائد) قرآن کی نصوصِ قطعیہ(لاریب فیہ) سے ثابت شدہ ہیں ان پر ایمان لانا بہر حال ضروری و لازمی امر ہے، اور اس میں کسی طرح کی غیر ضروری تاویل (بلکہ آج کے دور میں تحریفِ معنوی کا عنوان کہنا زیادہ مناسب ہے)ناجائز ہے اور یہ علماء اصولین کے ہاں طے شدہ ضابطہ و قانون ہے کہ جو لفظ اپنے معنی میں صریح ہو(واضح ہو) اس میں کوئی مجازی معنی (تاویل کرنا) مراد نہیں لیا جاتا۔ اب یہ آیات جو قرآن کریم کا لاریب حصہ ہیں وہ

اپنے حقیقی مفہوم و معنی میں روزِ روشن کی طرح صریح اور واضح ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ایسا معنی و مفہوم مراد لینا جو متقدمین مفسرین اور اہل علم کے اجماعی اصول و عقائد کے خلاف ہو اس کا رد کر دینا (تسلیم نہ کرنا) سب پر لازم ہے۔ علم غیب خاصۂ خداوندی ہے۔ اس پر باری تعالیٰ خود قرآن مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں، ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے کہ آسمان و زمین کی تمام تر چیزوں کا علم غیب فقط اللہ کے پاس ہے'' (سورۃ النمل آیت نمبر ٦٥)۔ یہ آیت اپنے معنی و مفہوم پر بالکل واضح (غیر مبہم) ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر مزید اسکی تفصیلی وضاحت دوسری آیت میں فرما دی گئی ہے، ترجمہ: ''اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ جنگل (خشکی) اور سمندر میں ہے وہ سب جانتا ہے اور پتہ نہیں گرتا مگر وہی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں گرتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں (موجود) ہیں'' (سورۃ انعام آیت نمبر ٥٩)۔ اس سے زیادہ وضاحت احاطہ علم خداوندی کی اور کیا ہو گی؟ اور یہ عقیدہ ہر نبی سے بیان کروایا گیا ہے، جیسے سورۃ ہود آیت نمبر ۳۱ میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے وضاحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا، ترجمہ: ''میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے (تمام) خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ میں (یہ) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں''۔ خود امام الانبیاء و خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے اعلان کروایا گیا کہ، ترجمہ: ''آپ ﷺ فرما دیجیے کہ میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، اگر میں غیب کی بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں'' (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۸)۔ اسی طرح ہر طرح کے غیبی امور سے براہِ راست آگہی و علم خدائی صفتِ خاص ہے۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''وہ اللہ جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں وہی جانتا ہے غیب اور حاضر کو'' (سورۃ الحشر آیت نمبر ۲۲)۔ نفع و نقصان کے حوالے سے ٹھوس اعتقادی حقیقت کے اظہار کے لیے ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے

جیسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۷)۔ اس میں مختار کل فقط ذاتِ باری تعالیٰ ہی کا ہونا بیان کیا گیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں فرمایا کیا گیا ہے ﴿وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ یہ صفت فقط ذاتِ باری تعالیٰ کی ہے اور کسی کی نہیں، ہم سب کو سمجھنا چاہیے کہ انبیاء ورُسل نے بھی اپنی حاجات اپنے خالق و مالک کے سامنے ہی رکھیں کسی غیر کے سامنے کبھی فریاد نہیں کی۔ حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے میں اولاد کے عطا کرنے کی فریاد اس طرح کی ،ترجمہ: ''یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ آواز سے پکارا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ میرے پروردگار! میری ہڈیاں تک کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے اور میرے پروردگار! میں آپ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا اور مجھے اپنے بعد اپنے چچا زاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے ،لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کر دیجئے جو میرا وارث ہو اور یعقوبؑ کی اولاد سے بھی میراث پائے اور یارب! اُسے ایسا بنائیے جو (خود آپ کو) پسندیدہ ہو'' (سورۃ مریم آیت نمبر ۳ تا ۴)۔ حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری اور پریشانی وغم کے دور کرنے کے لیے اپنے ربِ حقیقی کے سامنے جھولی پھیلائے ہوئے فریاد کی ،ترجمہ: ''اور ایوبؑ کہ جس وقت پکارا اس نے اپنے رب کو کہ مجھ پر پڑی ہے تکلیف اور تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا'' (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۳)۔ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب کو اس طرح پکارا، ترجمہ: ''پھر پکارا اُن اندھیروں میں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ہی قصورواروں میں سے ہوں'' (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۷)۔اعتقادی حوالوں سے قرآن کی تمام تر آیات مفہوم و مطلب کے لحاظ سے بڑی واضح ہیں۔ ان میں کوئی ابہام نہیں (سوائے متشابہات کے ان کے متعلق یہ اجمالی ایمان لانا ضروری ہے کہ ان سے جو مراد ومفہوم اللہ پاک کے نزدیک ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (بس فقط اتنا ہی کافی ہے) باقی خدا پاک ہی مختار کل ہے وہی حاضر ناظر ہے وہی سب علم غیب رکھتا ہے۔ سب کا خالق وہی ہے ،وہی اولاد دینے والا ہے، وہی سب کی مشکلات کا حل کرنیوالا ہے۔ آیات مذکورہ میں انہی عقائد کی مکمل وضاحت کر دی گئی ہے یہ حقیقت یاد رکھیے کہ اعتقادات (عقائد) کسی واقعہ

یا خواب کے ذریعے ثابت نہیں ہوتے ۔ المیہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو فقط ہم تلاوت و برکت کی کتاب سمجھتے ہیں ،آیات کو باترجمہ پڑھتے نہیں، آیات کا مفہوم علماء سے سمجھتے نہیں، تو جاہل لوگوں کے بیان کردہ واقعات کو عقائد کے درجہ میں لے لیتے ہیں۔ اور قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ اعتقادات کو نظر انداز کر کے گمراہی کی دلدل میں پھنستے رہتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے واعظین اور علماء ومشائخ اپنے بیانات میں جاہل لوگوں کے پھیلائے ہوئے غلط اعتقادات کو رد کرنے کے لیے قرآن و احادیث صحیحہ کے حوالہ سے وضاحت کیا کریں۔ اور عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ کسی سے اگر کوئی عقیدہ کی بات سنیں تو ان سے ثبوت قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے طلب کریں تا کہ ان کو غلط بات کرنے کی جرأت نہ ہو۔

لَا يَسْمَعُوْا ۗ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾
کچھ نہیں سنیں گے اور تو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف دیکھتے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا
درگزر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہ۔ اور اگر تجھے کوئی
يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر بے شک وہ سننے والا
عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
جاننے والا ہے۔ بے شک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے
تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي
تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ انہیں گمراہی
الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا
میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ باز نہیں آتے۔ اور جب تو ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتا تو کہتے ہیں کہ تو فلاں
اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ
معجزہ کیوں نہیں لایا کہہ دو میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا جاتا ہے یہ تمہارے
مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا
رب کی طرف سے بہت سی دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں۔ اور جب
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ
بلند آواز کی نسبت ہلکی آواز سے اور غافلوں سے نہ ہو۔ بے شک جو تیرے رب کے ہاں ہیں وہ اس
الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ
کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹۹)۔ باطل لوگوں کے حوالہ سے فی الحال عفو و درگزر کی پالیسی اپنانے کا ذکر۔

(۲۰۰)۔ شیطانی وساوس اور اس کی مخفی وارداتوں سے حفاظت کے خدائی نسخہ کا بیان خاص۔

(۲۰۱)۔ اہل تقویٰ کے شیطانی واردات کے ردعمل میں بہترین علاج کا توصیفی ذکر (کہ وہ فوری اپنے رب کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں)۔

(۲۰۲)۔ شیطانی حمایتوں کی فسادی کاوشوں کا مذمتی ذکر۔

(۲۰۳)۔ مشرکین کے شیطانی ذہنیت پرمبنی مضحکہ خیز تقاضے کا مذمتی ذکر اور جواباً خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے اظہار حقیقت کا زوردار بیان۔

(۲۰۴)۔ حصول ہدایت کے لئے منبع حق (قرآن کریم) کو پورے غور وفکر سے سماعت کا ادبی حکم۔

(۲۰۵)۔ آدابِ ذکر الٰہی کا حُسنِ بیان۔

(۲۰۶)۔ عام و خاص ملائکہ کے اظہار عجز اور بے چوں چراں عبادت واطاعت الٰہی کا تحسینی بیان۔

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ۲۰۶

اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

ع ٢٤ السجدة

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دے غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

سو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

ایمان دار ہو۔ ایمان والے وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب اس

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ

کی آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ٢ ښ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ٣

رکھتے ہیں۔ وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے ایمان والے ہیں ان کے رب کے ہاں ان کے لئے درجے ہیں اور بخشش ہے اور

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ٤ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠

عزت کا رزق ہے۔ جیسے تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے سچائی کے ساتھ نکالا

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ ٥ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ

اور بے شک ایک جماعت مسلمانوں میں سے ناپسند کرنے والی تھی۔ وہ تجھ سے حق بات میں اس کے

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ ٦ ۭ

ظاہر ہو چکنے کے بعد جھگڑتے تھے گویا وہ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور جس وقت دو جماعتوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی اور تم چاہتے تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

سورۃ الانفال

قرآن کی تلاوت ہو یا حکم خداوندی کی اطاعت، عبادات ہوں یا دعاؤں کا اہتمام، جملہ امور میں اطاعت الٰہیہ ہی کامیابی کا اصل راستہ ہے۔ خدا کے ہر حکم کی طرح جہاد میں بھی ہر پہلو پر حکم خداوندی کے آگے سرنگوں ہونے کے سلسلہ وار بیان کا آغاز۔

(۱)۔ انفال (مال غنیمت کی ملکیت) کے متعلق سوال پر حکمی وضاحت کا جوابی ذکر اور باہمی اصلاحی معاملات میں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے مومنین کو ہر حال اطاعتِ خدا و رسول کا حکم۔

(۲ تا ۴)۔ مومنین کی صفات حسنہ و اعمال صالحہ کا توصیفی ذکر اور عند اللہ ان کے درجہ و اکرام کا بیان۔

(۵ تا ۱۰)۔ ہر حکم خداوندی میں اہل ایمان کی اطاعت کے حوالے سے تحسینی بیان کے بعد غزوہ بدر (حکم جہاد کی پہلی بڑی تاریخی معرکہ آرائی) کے کچھ احوال واقعی کا مشاہداتی نیز نصرت خداوندی کے وعدۂ خاص کا حکمتی بیان۔

أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ
جس میں کانٹا نہ ہو وہ تمہیں ملے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کو ثابت کردے اور
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ⑦ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ
کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کو ثابت کردے اور باطل کو مٹادے
الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ⑧ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
اگرچہ گنہگار ناراض ہوں۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ
لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ⑨ وَمَا جَعَلَهُ
میں تمہاری مدد کے لئے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ اور یہ تو اللہ نے فقط خوشخبری
اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ
دی تھی اور تاکہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہوجائیں اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف
عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ⑩ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً ع ١٥
سے ہے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جس وقت اس نے تم پر اپنی طرف سے تسکین
مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَ
کے لئے اونگھ ڈال دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تمہیں پاک کردے
يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
اور شیطان کی نجاست تم سے دور کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے
بِهِ الْأَقْدَامَ ⑪ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
تمہارے قدم جمادے۔ جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم بھیجا کہ میں تمہارے
الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
ساتھ ہوں تم مسلمانوں کے دل ثابت رکھو میں کافروں کے دل میں دہشت ڈال
فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫
دوں گا سو گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَ
یہ اس لئے ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١) غزوہ بدر کے موقع پر اہل ایمان کے ساتھ نصرت الٰہیہ کے بعض خاص اسباب کا مشاہداتی اظہار و احسان الٰہی کا بیان نیز اس موقع پر اہل ایمان کو شیطانی اثرات سے بچانے اور ثابت قدمی سے نوازنے کی یاددہانی کا بیان۔

(١٢)۔ غزوہ بدر میں اہل ایمان کی ثابت قدمی اور تسلی کیلئے غیر معمولی نصرتی اقدام واہتمام نیز مسلمانوں کو کفار کے خلاف فیصلہ کن آپریشن (سخت قتال) کے خدائی حکم کا ذکر۔

(١٣ تا ١٤)۔ کفار کے خلاف سخت جہادی حکم کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے ان پر دُنیوی و اُخروی خدائی عتاب وانتقام کا بیان۔

رَسُولَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَاَنَّ

کا مخالف ہو تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ تو چکھ لو اور جان لو کہ بیشک کافروں

لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۤا اِذَا لَقِيتُمُ

کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اے ایمان والو جب تم کافروں سے میدان جنگ میں

الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ

ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن اُن

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ

سے پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ لڑائی کا ہنر کرتا ہو یا فوج میں جاملتا ہو

بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾

سو وہ اللہ کا غضب لے کر پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا ہے اور تو نے مٹھی نہیں پھینکی جبکہ پھینکی تھی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور تا کہ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان کرے بے شک

اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِينَ ﴿١٨﴾

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ یہ تو ہو چکا اور بے شک اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو تمہارا فیصلہ آچکا اور اگر باز آؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر پھر یہی

وَاِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ

کرو گے تو ہم بھی پھر یہی کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی اگرچہ

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۤا اَطِيعُوا اللّٰهَ ع

وہ بہت ہوں اور بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے

وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا

رسول کا حکم مانو اور سن کر اس سے مت پھرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵)۔ اہل ایمان کو رزم حق و باطل میں خوب ثابت قدمی کے مظاہرے کا حکم۔

(۱۶)۔ (جنگی حکمت عملی اور کسی وقتی مصلحت کے بغیر) دوران جہاد وقتال مسلمانوں کو پشت دکھانے کے نتیجہ میں سخت خدائی ناراضگی اور اُخروی عذاب کا تنبیہی بیان۔

(۱۷تا۱۸)۔ دوران جہاد خدائی اظہار نصرت کا زوردار ذکر۔

(۱۹)۔ غزوہ بدر میں کفار کی تاریخی ہزیمت پر اہل باطل کو خوب سناتے ہوئے آئندہ دہشت گردی کے ارتکاب کی صورت میں پھر ان سے نمٹنے کا تنبیہی بیان نیز کفار کی اکثریتی فوجی قوت کا حق کے مقابل کچھ کام نہ آنے کا طنزیہ ذکر۔

(۲۰)۔ اہل ایمان کو بہر صورت خدا اور رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کا تاکیدی حکم۔

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ شَرَّ

جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا اور وہ سنتے نہیں۔ بے شک سب

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ

جانوروں میں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہی ہے بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے۔ اور اگر

لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر انہیں اب سنا دے تو منہ پھیر

وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

کر بھاگیں۔ اے ایمان والو اللہ اور رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

آڑ بن جاتا ہے اور بے شک تم اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔ اور تم اس فتنہ سے بچتے رہو

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

جو تم میں سے خاص ظالموں پر ہی نہ پڑے گا اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کرنے والا ہے۔ اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لیں پھر اس نے تمہیں ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

تمہیں قوت دی اور تمہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی خیانت

اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ

نہ کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور جان لو کہ تمہارے مال

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢١)۔ مومنین کو منافقین کی نفاقی روش سے اجتناب کرتے ہوئے پختہ ایمانی سے اظہار اطاعت کا حکم۔

(٢٢)۔ اللہ کے نزدیک جانوروں کی غیر عقلی صفات مذمومہ (بہرا گونگا ہونا) کے باعث ان کے بدتر ہونے کا ذکر (کفار کو عطا کی گئی انسانی عقلی صفات کے درست استعمال نہ کرنے پر ان کی بدترین جانوروں سے مشابہت کا لطیف پیرائے سے مذمتی ذکر)۔

(٢٣)۔ کفار کی فکری صلاحیتوں کے سلب ہونے کا ذکر (اگر کچھ سوجھ بوجھ کی صلاحیت باقی رکھتے تو ضرور فائدہ اٹھاتے اب تو جتنا سمجھاؤ اتنا ہی حق سے پھرتے نظر آئیں گے)۔

(٢٤)۔ اہل ایمان کو اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم پر لبیک کہنے کا حکم (بطور خاص حکم جہاد کی اطاعت کیونکہ وہ تمہارے تحفظ وبقاء کیلئے بہت ضروری ہے)۔ نیز اطاعت خداوندی میں ٹال مٹول پر قلبی کیفیات میں تبدیلی کی سخت تنبیہ کا لطیف طرز سے ذکر۔

(٢٥)۔ اطاعت الٰہیہ سے منہ موڑنے یا اصلاح احوال کیطرف توجہ نہ کرنے کی صورت میں خدائی ناراضگی اور گرفت کا خمیازہ غیر محدود اور عام ہوجانے کی وارننگ (تنبیہ) کا ذکر۔

(٢٦)۔ اہل ایمان کو ابتدائی حالات میں سخت حالات کے سامنے کے بعد استحکامی قوت عطا کرنے کے حوالے سے خدائی احسانات کی یاد دہانی کا بیان۔

ع ۳ / ۱۷
أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يٰٓأَيُّهَا

اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور بے شک اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ اے ایمان والو

الَّذِينَ آمَنُوٓا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں ایک فیصلہ کن چیز دے گا اور تم سے تمہارے

سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَ

گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور جب کافر تیرے متعلق

إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ

تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا تمہیں قتل کر دیں یا تمہیں دیس بدر کر دیں وہ اپنی

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا تُتْلٰى

تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور جب

عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ

ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس کے برابر ہم

إِنْ هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ

بھی کہہ دیں اس میں پہلوں کے قصوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور جب انہوں نے کہا کہ

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَآءِ

اے اللہ اگر یہ دین تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ

یا ہم پر دردناک عذاب لا۔ اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے

فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ

اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں درآنحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔ اور اللہ

أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

انہیں عذاب کیوں نہ دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں

وَمَا كَانُوٓا أَوْلِيَآءَهٗ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهٗٓ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

اور وہ اس کے اہل نہیں ہیں اس کے اہل تو پرہیزگار ہی ہیں لیکن ان میں سے اکثر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۷ تا ۲۸)۔ اہل ایمان کو ہر حال میں امانت و دیانت کے اختیار کرنے اور مال و اولاد کو اپنے لئے فتنہ سمجھنے کی ضرورت پر زور نیز اصل اجر و انعام خداپاک کے پاس ہونے کا اعتقادی ذکر۔

(۲۹)۔ اہل ایمان کو بہر حال تقویٰ اپنانے کی صورت میں فیصلہ کن خدائی نصرت اور کفارہ سیئات (گناہوں کے مٹانے) سمیت مغفرت عطاء کرنے کے خدائی وعدہ کا بیان۔

(۳۰)۔ مکی زندگی میں کفار کی آپ ﷺ کے خلاف سازشی مشاورت کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ان سے محفوظ رکھنے کا احسانی ذکر۔

(۳۱)۔ کفار کی انکارِ حق کے متعلق گھسی پٹی فکری گمراہی کا مذمتی ذکر۔

(۳۲)۔ معرکہ حق و باطل کے وقت (بطورِ خاص واقعہ بدر میں) کفار کی عداوتِ رسول ﷺ میں اپنے ہی خلاف بددعا کا ذکر۔

(۳۳)۔ جواب میں فوری عدم گرفت کی دو (۲) وجوہات کا ذکر۔

(۳۴)۔ (مستقبل میں) کفار پر گرفت اور انتقام کی وجہ اور سبب کا مذمتی اظہار۔

فتنوں سے دور رہنے کی کوشش کریں

(زیرِ مطالعہ سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۵)

نوٹ : ذیل میں فتنوں کے حوالہ سے تفسیری اور علمی پس منظر میں تشریح مقصود نہیں، بلکہ مطلق فتنوں کے بعضے حقائق سے عام فہم آگہی مطلوب ہے۔

ہمارے محاورات میں ایک پریشان کن لفظ (فتنہ) عام طور پر سننے میں ملتا ہے۔ جو اپنے معنی ومطلب میں بذات خود آزمائش، مصیبت اور سخت پریشانی کے مفہوم سے عبارت ہے۔ یہ لفظ بھی اپنی ہلاکت خیزی کے پس منظر میں بہت سارے مفہوم میں استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ فتنوں کی کئی اقسام ہیں کچھ انفرادی (ذاتی) زندگی سے تعلق رکھتی ہیں تو بہت ساری اجتماعی زندگی سے وابستہ ہیں۔ نجی نوعیت کے فتنوں میں انسان اپنی ذاتی گھریلو زندگی یا خاندانی لحاظ سے مختلف الجھنوں، پریشانیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ جو اس کے لیے بہر حال مختلف نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔ بعض کمزور مزاج (حساس طبیعت کے) لوگ ان ذاتی الجھنوں کو زندگی کا روگ بنالیتے ہیں۔ ایسے میں وہ جلد شکستہ دل ہوکر منفی اقدام کے ذریعہ (جذباتی انداز سے) اپنی زندگی کا ہی خاتمہ (خودکشی کے ذریعہ معاذاللہ) کربیٹھتے ہیں (یا بعض لوگوں میں ایسے مسائل ومصائب کے برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تو وہ طبعی حوالوں سے مختلف بیماریوں کا شکار ہوکر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ یادرکھیۓ! بعض ذاتی نجی نوعیت کے فتنوں کی عمومیت کے متعلق قرآن مقدس میں بھی نشاندہی فرمائی گئی ارشاد ربانی ہے، ترجمہ: تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے (سورۃ التغابن: آیت نمبر ۱۵)۔ یہ تجزیہ برحق سبب فتنہ کی نشاندہی کے حوالہ سے ہے کہ عام طور پر مال واولاد کی محبت میں انسان معاشرتی، اخلاقی اور شرعی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے ان دو مذکورہ (مال واولاد) سے محبت میں اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ گویا یہ اس کے لیے انجام کار فتنہ اور آزمائش ومصیبت بن جاتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایک عجیب واقعاتی حقیقت ہے کہ کسی شئی کی (حد سے زیادہ) کثرت بالآخر تباہ کن نتائج لاتی ہے آپ دیکھیں کہ بارش رحمت بھی ہے اور حد سے زیادہ تباہی کا ذریعہ بھی (فصلیں بھی تباہ، بڑے سیلاب کا ذریعہ اور کچے مکانات گرنے کا ذریعہ بھی) ہوائیں موافقِ ماحول ہوں تو رحمت، حد سے بڑھ جائیں تو سخت طوفان اور ہلاکت وبربادی کا ذریعہ۔ کھانا ایک ضرورت (مگر ایک حد ہے) لیکن بسیار خوری انسان کو ہلاکت تک پہنچادیتی ہے۔ ادویات کا استعمال بیماریوں سے شفا کا ذریعہ ہے، مگر مقررہ خوراک سے زائد لی جائے تو اکثر علاج کی بجائے اپنا ردعمل

(Reaction) دکھا جاتی ہیں۔ اسی طرح ماں باپ اور اولاد وغیرہ کی محبت شرعی حقوق کے تحت جائز ہی نہیں مستحسن ہے تاہم جب حد سے بڑھ جائے اور حقوق اللہ وحقوق العباد کو پس پشت ڈالنے کا سبب بننے لگے تو یہ بھی قابل مؤاخذہ، یہی حال مال ودولت کا ہے، رزق حلال کی ترغیب بھی ہے بلکہ ایک حد تک فرض ہے۔ طلب کسب الحلال فریضة (شعب الایمان) تاہم کوئی اگر اس میں منہمک ہوکر اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے تو ان کے لیے ﴿الهكم التكاثر حتى زرتم المقابر﴾ اور ﴿الذى جمع مالا و عدده﴾ کے ذریعہ سخت تنبیہی سرزنش بھی موجود ہے۔ گویا ہر شئی کی ایک حد ہے کوئی چیز جب اپنے حدود کراس کر جاتی ہے تو اس کے نقصانات ظاہر ہوتے ہیں خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی۔ اسلام کی تعلیمات میں ہر طرح کے فتنوں سے بچنے کی تلقین ہے جسمانی فتنوں (مصائب، بیماریوں، پریشانیوں) کے علاج کے لیے لوگ متعلقہ ماہرین سے خود رابطہ کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں کہ ان کو ایسی بیماریوں کی سنگینی اور اس کے ممکنہ نتائج کا خود سے احساس ہوتا ہے۔ لیکن روحانی فتنوں کا اول تو احساس ہی نہیں ہوتا ہے اگر بالفرض احساس دلانے سے کسی کو فتنہ کا ہونا سمجھ بھی آجائے تو اس سے بچنے کے لیے احساس زیاں (نقصان) بہت کمزور دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں گمراہی وضلالت جیسے فتنوں کے تعاقب کا حکم بھی تاکیدی انداز سے موجود ہے، جبکہ فتنوں سے بچنے، دور رہنے کی تعلیم وتلقین بھی جداگانہ مفہوم سے پائی جاتی ہے۔ الغرض انفرادی واجتماعی فتنوں کی نوعیت جدا جدا ہے۔ دوسری طرف انسانی مزاج و طبائع میں بھی عجیب طرح کا تفاوت (بلکہ تضاد) دیکھنے سننے کو ملتا ہے۔ بعض لوگ فتنہ پسند (بلکہ فتنہ پرور) ہوتے ہیں، ایسے لوگ خود مجسمہ فتنہ بن کر منفی کردار ادا کرتے دکھائی دیں گے۔ اسلام میں فتنہ پروری (شرپسندی) کو سخت ترین نفرت کی نظروں سے دیکھا گیا ہے، بلکہ ایسے شرپسندوں (فتنہ پرور لوگوں) جو معاشرہ میں نفاق وانتشار کے گھٹیا کردار بن کر مسلسل فتنہ انگیزی میں مصروف العمل رہتے ہیں، باز آنے کی بجائے ڈھٹائی کے ساتھ منفی فکر وعمل کی اشاعت میں برابر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ کسی اصلاح کو قبول کرنے کے روادار نہیں ہوتے ان کو قرآن میں ملعون قرار دے کر ان کے خلاف سخت ترین اقدام اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۰) امت میں نفاق اور شرپسندی کے بیج بونے والے فتنہ پروروں کا گناہ سخت ہے تو سزا بھی سخت تجویز کی گئی ہے۔ اس کے برعکس معاشرہ میں بعض لوگ صلح پسند، مزاجاً حلیم وبردبار فکر کے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ فتنوں (افتراق وانتشار) سے دور رہنے کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہ لیا جائے کہ معاشرتی بگاڑ، شرپسندی اور فتنہ انگیزی کے خاتمہ کے لیے کسی کردار (بقدر ہمت واستعداد) ادا کرنے کے حوالے سے ایسے لوگوں کے انکار

کردینے پر کوئی مؤاخذہ نہ ہوگا۔ حدیث مبارکہ میں اس کے متعلق واضح طور پر حکم ارشاد فرمایا کہ ”تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو“۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں (رواہ ابن ماجہ وابن احبان) درمنثور میں بروایت ترمذی وغیرہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ جل جلالہ اپنا عذاب تم پر مسلط کردیں گے پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔ فتنوں کی لسٹ دو چار سے عبارت نہیں، بلکہ انفرادی یا اجتماعی فتنوں کی نوعیت مختلف ہونے کے باعث اس کو مختصر طور پر (شارٹ لسٹ) بیان کرنا مشکل ہے۔ اور ویسے بھی ہر دور کے فتنے نئے نئے نام اور نئی نئی شکلوں سے جنم لیتے رہتے ہیں۔ اس لیے یہ کیسے یقین کرلیا جائے کہ فلاں چیز ہی فتنہ ہے البتہ بعض حقائق ایسے ہیں جن کا انکار گمراہی کے زمرے میں آتا ہے۔ قرآن مقدس میں مال واولاد کو فتنہ کہا گیا ہے۔ یہ عمومی نتیجے اور تجربے کے قانون کے اعتبار سے نشاندہی وتنبیہ کے طور پر چشم کشا حقیقت کا بیان ہے۔ ورنہ بعض اوقات کچھ خوش نصیب انسان دونوں (اسباب فتنہ) کے مضر اثرات سے محفوظ بھی دکھائی دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے النساء حبائل الشیطان (رواہ رزین) ترجمہ: ”عورتیں شیطان کے جال ہیں“۔ عورتیں شیطان کے مضبوط ہتھیار کے طور پر سخت ترین فتنہ کا باعث تسلیم کی گئی ہیں۔ معاشرتی بے راہ روی کا عمومی ذریعہ (فحاشی وعریانی بذریعہ عورت) ہے۔ ہر گناہ انسان کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، جو جس گناہ کے ابتلاء میں پھنس کر رہ جاتا ہے وہ اس کے لیے فتنہ ہی کہلائیگا۔ معاشرتی بگاڑ میں دیکھا دیکھی رسم ورواج کا فتنہ نمود ونمائش اور ریاکاری کا فتنہ، عُجب وفخر کا فتنہ، اِعجَابُ کُلِّ ذِی رَای بِرَأیِہ کا فتنہ (ہر شخص کا اپنی رائے کو قطعی طور پر حق قرار دے کر اس پر ہٹ دھرمی دکھانا اور دوسروں کی رائے کو مسترد کردینا) امت کی وحدت، اجتماعیت سے ہٹ کر انفرادی افکار اور ذاتی وشخصی وجاہت کی اشاعت کی غرض سے بنائی جانے والی نئی سے نئی جماعتوں کا وجود بھی خطرناک فتنہ ہے ان میں براہ راست فریق بننے کی بجائے امور خیر پر تعاون (اور غلط امور پر عدم تعاون) کا جو قاعدہ کلیہ قران مقدس میں بیان کیا گیا ہے اسی پر عمل کرتے ہوئے نظریاتی اشتراک کی حد تک نصرت وحمایت جاری رکھی جائے لیکن ایسی فرقہ ورانہ مہمات میں حصہ لینے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے تاہم جس چیز کا فتنہ ہونا واضح ہو جائے اور وقت کے اہل حق علماء وصلحاء اجتماعی سطح پر اس کا تعاقب کر رہے ہوں تو وہاں بقدرِ استطاعت نصرت ضرور کی جائے لیکن خود سے کوئی انفرادی اقدام اٹھانا خطرناک ہوسکتا ہے یاد رکھیے، فتنوں کے

اس دور میں گوشہ نشین رہتے ہوئے (جو کہ بہت مشکل ہے) دینی خدمات میں خاموش مصروفیت کی (فکری وعملی) پالیسی اپنا کر ریا کاری، شہرت پسندی اور عجب وغیرہ جیسے (باطنی اور روحانی امراض) سے دور رہنا ایک کارگر قیمتی نسخہ سمجھا جاتا ہے (مگر فتنوں کے دور میں بھی وقت کے اکابر وصلحاء سے اصلاحی و نظریاتی تعلق منقطع کرنا مزید فتنوں کا راستہ کھول سکتا ہے) گویا نجی و ذاتی زندگی میں ہمارے جیسے کمزور مزاج لوگ گوشہ نشینی کو اختیار تو کر سکتے ہیں لیکن نظریہ و اصلاح میں تفرد (تنہائی) یا اہل حق علماء وصلحاء سے انقطاع (دوری) بھی فتنہ بن سکتی ہے آگے بڑھیے مزید فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ قرب قیامت میں دجال کی آمد کا فتنہ ہے جس کی نشاندہی خاتم الانبیاء ﷺ نے بڑے اہتمام سے فرمائی تھی حُبّ جاہ کا فتنہ جس میں عوام تو کجا خواص بھی زیادہ مبتلا ہوتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مسلّمہ حقائق سے ہٹ کر نئے مذہبی فتنے، قرب قیامت کے فتنے، گویا ہر وہ فکر وعمل جو کسی بھی انسان کے لیے اپنے رب کریم اور راہ حق سے دوری کا ذریعہ بن رہا ہو اسے فتنہ ہی سمجھنا چاہیے اور ہر دم اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔ یاد رہے کہ کسی نئے اجتماعی فتنے کے حوالہ سے ہر دور کے اصحاب علم وبصیرت بہتر رائے قائم کرسکتے ہیں۔ اور ان کی نشاندہی کو معتبر سمجھتے ہوئے اس فتنے سے دور رہا جائے، ہم عوام الناس اتنی فہم وعلم کے حامل نہیں ہوتے کہ کسی شئی کو انفرادی یا اجتماعی سطح پر اس نظر سے دیکھ سکیں، جو اہل علم اپنے تجربے اور علم کی بنا پر سمجھ سکتے ہیں، اس لئے ہر دور میں فتنوں سے بچنے کا بہترین راستہ یہ بھی ہے کہ مستند اہل علم وصاحب بصیرت اور باعمل علماء وصلحاء کی صحبت میں بیٹھ کر ان سے علمی و روحانی استفادے کا رابطہ منظم رکھا جائے، آنے والا وقت (قرب قیامت کے باعث) مزید فتنوں کی گھٹائیں ساتھ لانے کی خبر دے رہا ہے۔ اس لیے ہر دور کے عوام الناس وخواص اپنے آپ کو مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے قرآن وسنت سے باخبر اہل علم وباعمل علماء وصلحاء کی ہم نشینی و صحبت کو غنیمت سمجھ کر قدردانی کے ساتھ ان سے استفادہ کی کوشش کرتے رہیں اور قرآنی تعلیمات کو حرز جان بنائیں ان شاء اللہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے، اس حوالہ سے لاپرواہی، بے فکری ایمان و اعمال صالحہ کے لیے سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ ہرلحظہ فکر مندی کے ساتھ یہ دعا جاری رہنی چاہیے ﴿اهدنا الصراط المستقیم﴾، ﴿صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین﴾، اور ﴿ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک أنت الوهاب﴾ امید رکھنی چاہیے کہ رب کریم ہمارے اس دعائیہ کاسۂ گدائی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا اور حسن خاتمہ کی عظیم نعمت سے سرفراز فرما کر ہم پر اپنے کرم ورحم کی بارش برسائے گا، آمین یاارحم الراحمین!

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٤ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ

نہیں سمجھتے ۔ اور کعبہ کے پاس ان کی نماز سوائے سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے اور کچھ نہیں

تَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٥ اِنَّ

تھی سو عذاب چکھو سبب اس کے کہ تم کفر کرتے تھے۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں سو ابھی اور بھی خرچ کریں گے

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۥ

پھر وہ ان کے لئے حسرت ہوگا پھر مغلوب کیے جائیں گے اور جو کافر ہیں وہ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝٣٦ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ

دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کردے

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ

اور ایک ناپاک کو دوسرے پر دھر کر ڈھیر بنائے پھر اسے دوزخ میں

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٣٧ قُلْ ع ٩ ١٨

ڈال دے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کافروں سے کہہ دو

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا اور اگر

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٨ وَقَاتِلُوْهُمْ

لوٹیں گے تو پہلے کافروں کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے۔ اور تم ان سے اس حد تک لڑو

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ

کہ شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے پھر اگر یہ باز آجائیں

انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣٩ وَاِنْ تَوَلَّوْا

تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٤٠

دوست ہے اور وہ بہت اچھا دوست ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٥)۔ دورِ جاہلیت سے جاری کفار کے خودساختہ طریقہ عبادت کا مذمتی ذکر۔

(٣٦)۔ حق کا راستہ روکنے کیلئے کفار کی مالیاتی اور تخریبی سرگرمیوں کا مذمتی اظہار۔ اور نتیجتاً ان کیلئے سامان حسرت بن جانے اور مغلوبیت کا مزہ چکھنے کا بیان۔

(٣٧)۔ حق و باطل کے امتیاز کیلئے (اور کھوٹے اور کھرے کو واضح کرنے کیلئے) جہادی اقدام کے ضروری ہونے کا ذکر اور کفار کیلئے اُخروی نتائج کا تنبیہی بیان۔

(٣٨)۔ کفار کو اہل حق کے خلاف تخریبی اقدامات سے باز آنے کی صورت میں دورِ گزشتہ کے جرائم پر عام معافی دینے کا مشروط ذکر، دوبارہ دہشت گردی کی صورت میں پہلے لوگوں کی طرح نشانِ عبرت بنا دینے کی سخت وارننگ کا ذکر۔

(٣٩)۔ مشرکین اور کفار کے خلاف (دہشت گردی اور فتنہ کے خاتمہ تک) نیز دین کی سربلندی کیلئے جہاد کرتے رہنے کا حکم۔

(٤٠)۔ کفار کے باز نہ آنے کی صورت میں مسلمانوں کو خدائی نصرت و حمایت پر بھروسہ رکھنے کا تسلی بھرا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۱)۔ جہاد کی تعلیمات کے ضمن میں مال غنیمت کے متعلقہ احکام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے غزوہ بدر کے دن خدائی نصرت کی یاددہانی کا تذکرہ خاص۔

(۴۲)۔ غزوہ بدر کے دن مسلمانوں اور کفار کی معرکہ آرائی کے محل وقوع ابتدائی ماحول اور مشکلات وصورتحال نیز خدائی امر جہاد کا حکمت سے لبریز بیان۔

(۴۳تا۴۴)۔ حق وباطل کی معرکہ آرائی کیلئے دونوں لشکروں کو لازمی میدان میں رکھنے کیلئے خدائی ظاہری تدبیر کا حکیمانہ ذکر۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں بطورِ غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللّٰہ

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ

اور اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

ہے اگر تمہیں اللّٰہ پر یقین ہے اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤١ اِذْ اَنْتُمْ

کے دن اُتاری جس دن دونوں جماعتیں ملیں اور اللّٰہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس وقت تم

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

اِدھر والے کنارے پر تھے اور وہ پرلے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا اور اگر تم

مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

آپس میں وعدہ کرتے تو ایک ساتھ وعدہ پر نہ پہنچتے لیکن اللّٰہ کو ایک کام کرنا تھا جو مقرر

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّ

ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو وہ اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ

يَّحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٤٢ اِذْ

اتمام حجت کے بعد زندہ رہے اور بے شک اللّٰہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جب کہ اللّٰہ

يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

نے وہ کافر تجھے تیرے خواب میں تھوڑے کر کے دکھلائے اور اگر تجھے بہت دکھلا دیتا تو تم

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

لوگ نامردی کرتے اور کام میں جھگڑا ڈالتے لیکن اللّٰہ نے بچا لیا جو بات دلوں میں ہے وہ اسے

الصُّدُوْرِ ۝٤٣ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

خوب معلوم ہے۔ اور جب تمہیں وہ فوج مقابلہ کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑی کر کے دکھائی

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَ

اور تمہیں ان کی آنکھوں میں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ اللّٰہ ایک کام پورا کر دے جو مقرر ہو چکا تھا

ع ۶ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝٤٤ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً
اور ہر کام اللہ تک ہی پہنچتا ہے ۔ اے ایمان والو جب کسی فوج سے ملو تو
فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٤٥ وَأَطِيعُوا اللَّهَ
ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم نجات پاؤ ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور
وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ
آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝٤٦ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن
صبر والوں کے ساتھ ہے ۔ اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو
دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ یہ
وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝٤٧ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کرنے والا ہے ۔ اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال
أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
کو اُن کی نظروں میں خوشنما کر دیا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب
جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ
نہ ہوگا اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب دونوں فوجیں سامنے ہوئیں تو وہ اپنی ایڑیوں پر الٹا
إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ
پھرا اور کہا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا
ع وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٤٨ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ
تھے کہ انہیں ان کے دین نے مغلوب کر رکھا ہے اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ
عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝٤٩ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ
کرے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اور اگر تو دیکھے جس وقت فرشتے کافروں کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵ تا ۴۶) ۔ رزم حق و باطل میں حصول نصرت اور کامیابی کیلئے خدائی ہدایت (ثابت قدمی، ہر مرحلہ پر ذکر الٰہی کا تسلسل، جملہ امور میں خدا اور رسول کی اطاعت، اتفاق و اتحاد اور صبر سے حالات کا سامنا) اور سنہری اصول کا بیان خاص۔

(۴۷) ۔ اطاعت خداوندی میں (مطلقاً اور خاص طور پر جہاد میں) فخر و غرور، ریاکاری اور راہ حق سے روکنے جیسے باغیانہ اعمال سے بہت دور رہنے کی خدائی تلقین۔

(۴۸) ۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار کی مدد کیلئے شیطان کی ظاہری چال بازی اور بعد ازاں بے وفائی کے واقعہ خاص کا ذکر۔

(۴۹) ۔ منافقین کے مسلمانوں پر (جذبۂ جہاد کے مشاہدہ کے باعث) منفی جملے اور جواباً اہل ایمان کی باطنی قوت (توکل علی اللہ) کا تذکرہ خاص۔

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا
جان قبض کرتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں جلنے
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
کا عذاب چکھو ۔ یہ اسی کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللّٰہ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۔ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا انہوں نے اللّٰہ کی
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
آیتوں سے انکار کیا تو اللّٰہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں انہیں پکڑ لیا بے شک اللّٰہ زبردست
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اور سخت عذاب کرنے والا ہے ۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اللّٰہ ہرگز اس نعمت کو نہیں بدلتا جو اس
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
نے کسی قوم کو دی تھی جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدلیں اور اس لئے کہ اللّٰہ سننے والا
عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا
جاننے والا ہے ۔ جیسے فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا انہوں نے اپنے رب
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ
کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا
وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
اور سب ظالم تھے ۔ اور اللّٰہ کے ہاں سب جانداروں میں سے بدتر وہ ہیں جنہوں
كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ ۖ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
نے کفر کیا پھر وہ ایمان نہیں لاتے ۔ جن لوگوں سے تو نے عہد لیا ہے پھر وہ ہر
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
دفعہ اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے ۔ سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾
انہیں ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انہیں عبرت ہو ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۰ تا ۵۱)۔ کفار و منافقین کے ساتھ (دین دشمنی و پست فکری کے نتیجہ بد کے طور پر مراحل موت میں) فرشتوں کے سخت رویہ اور طنزیہ کلام کا غضبناک بیان۔

(۵۲)۔ کفار کو آل فرعون کے (اقتداری فخر و غرور کے باعث) انکار آیات جیسے جرم کے نتیجہ میں خدائی گرفت وانتقام کی مشابہتی یاددہانی (کہ تم بھی آل فرعون کی طرح اپنے خطرناک انجام کیلئے تیار رہو)۔

(۵۳)۔ کسی قوم کو عطائے انعام کے بعد سلب نعمت (نعمتوں کے چھین لینے) کے لازوال خدائی اصول وقوانین کا تنبیہی بیان۔

(۵۴)۔ آل فرعون اور دیگر اقوام کی ہلاکت و بربادی کے پیچھے بھی اسی مذکورہ خدائی اصول کے لاگو ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(۵۵)۔ خدائی ہدایات کے منکرین کا (اللّٰہ کے نزدیک) روئے زمین کے بدترین جانور ہونے کا مذمتی ذکر۔

(۵۶ تا ۵۷)۔ کفار کے نقض عہد (عہد شکنی) کی مذمت اور ان پر قابو پانے کی صورت میں (دوران جہاد) سخت ضرب کاری لگانے (سخت ترین سزا دینے) کا انتقامی بیان۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى

اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغا بازی کا ڈر ہو تو اُن کا عہد اُن کی طرف پھینک دو ایسی طرح پر کہ تم

سَوَآءٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ع

اور وہ برابر ہو جاؤ بیشک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

نکلے ہیں بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے۔ اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ)

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا

دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے اور

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ

اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی

لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو

اللّٰهِ ۚ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱ وَإِنْ يُّرِيْدُوْا أَنْ يَّخْدَعُوْكَ

بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تمہیں دھوکا دیں تو تجھے

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۚ هُوَ الَّذِيْٓ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

اللہ کافی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوت بخشی۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی جو کچھ زمین میں ہے اگر سارا تو خرچ کر دیتا ان کے

مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهٗ عَزِيْزٌ

دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا لیکن اللہ نے ان میں الفت ڈال دی بے شک اللہ غالب

حَكِيْمٌ ۝۶۳ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۴ ع

حکمت والا ہے۔ اے نبی تجھے اور مومنوں کو جو تیرے تابعدار ہیں اللہ کافی ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۵۸)۔ کسی قوم کی معاہداتی خیانت کے جواب میں مسلمانوں کو معاہدہ منسوخ کر دینے کے اعلان کا ذکر۔

(۵۹)۔ کفار کی مسلمانوں کے متعلق سازشی اقدامات میں برتری اور کامیابی کی پست فکری کا خدائی نوٹس۔ (ان کی خام خیالی پر سخت تنبیہ)

(۶۰)۔ مسلمانوں کو کفار کے خلاف ہمہ وقتی چوکس رہنے اور مضبوط فوجی قوت تیار رکھنے کی (دائمی) پالیسی اپنانے کا تاکیدی حکم۔ (تاکہ اہل کفر مسلمانوں سے مرعوب رہیں اور اہل ایمان کے خلاف ان کی جارحانہ سوچ کا مسلسل علاج ہوتا رہے) (الف)۔ نیز دیگر مخفی دشمنان دین کو بھی باز رکھنے کیلئے مضبوط فوجی قوت کا پیغام دینا ضروری ہے (ب) فوجی قوت کو مستحکم رکھنے کیلئے مسلمانوں کو کھل کر دفاعی بجٹ میں پیسہ لگاتے ہوئے خدائی اجر و جزاء پر یقین رکھنے کا زوردار بیان۔

(۶۱)۔ باطل قوتوں کے اہل ایمان کو معاہدۂ صلح کی پیشکش کے جواب میں (اگر مسلمان وقتی تقاضوں کے تحت مناسب سمجھیں اور کسی کمزوری کا اظہار بھی نہ ہوتا ہو تو) معاہدۂ صلح کرنے کی خدائی اجازت اور توکل اللہ علی اللہ کا بیان۔

(۶۲)۔ کفار کی طرف سے کسی بدنیتی کے اظہار کی صورت میں مسلمانوں کے لئے خدائی نصرت کا حوالہ جاتی ذکر (کہ وہ پہلے بھی کئی مواقع پر کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مدد کر چکا ہے آئندہ بھی کرے گا)۔

(۶۳)۔ دیرینہ قبائلی عداوتوں کو مسلمانوں کے مابین باہمی الفت میں بدلنے کی قیمتی ترین نعمت عظمیٰ کے خدائی احسان خاص کا بیان۔

(۶۴)۔ خاتم الانبیاء ﷺ اور جملہ مومنین کو خدائی نصرت وحمایت پر یقین رکھنے کا اعتقادی ذکر۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہونگے تو ہزار
مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ٦٥
کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے ۔
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کردیا اور معلوم کرلیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اگر تم میں سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر ہزار ہونگے
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ٦٦
تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں قیدیوں کو رکھے یہاں تک کہ ملک میں خوب خونریزی
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
کرلے تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے اور اللہ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٦٧ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ
غالب حکمت والا ہے ۔ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو تم نے لیا اس کے بدلے
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٦٨ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ
تم پر بڑا عذاب ہوتا ۔ پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور طیب ملا ہے اسے کھاؤ اور
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٦٩ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ ع
اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اے نبی جو قیدی تمہارے ہاتھ میں
لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٥) ۔ امام المجاہدین خاتم الانبیاء ﷺ کو ترغیب جہاد کا زور دار حکم اور ابتدائی جہادی احکامات کے اجراء کے وقت مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے کفار کی دس گنا طاقت سے ٹکرا جانے کا شجاعانہ (بہادری کا) ترغیبی بیان ۔

(٦٦) ۔ بعد ازاں (تبدیلیٔ حالات کے بعد) جہادی احکام کے حوالہ سے ترمیمی وتخفیفی خدائی حکم کا ذکر ۔

(٦٧ تا ٦٩) ۔ غزوہ بدر میں فتح مبین کے بعد قیدیوں کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اختلاف رائے پر سخت خدائی ردِ عمل کے باوجود عفو ودرگزر اور خدائی تکوینی فیصلے کا برملا اظہار نیز مالِ غنیمت کو (مجاہدین کیلئے) رزقِ حلال قرار دینے کا احسانی بیان ۔

خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں بخشے گا اور اللہ بخشنے والا
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے یہ تو پہلے ہی اللہ سے دغا کر
مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ
چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں گرفتار کرا دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک
آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑے
اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن
اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا تمہیں ان کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں یہاں
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ
تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں تو تمہیں ان کی مدد
النَّصْرُ إِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
کرنی لازم ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ ان میں اور تم میں عہد ہو اور جو تم کرتے
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر
إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾ وَ
تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا۔ اور جو لوگ
الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ
ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں
آوَوا وَّنَصَرُوا أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَّ
جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۰ تا ۷۱)۔ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں کے متعلق بعض خصوصی ہدایات خداوندی کا ذکر خاص اور کفار کی مسلمانوں کے ساتھ سابقہ خیانت کے پس منظر میں نتیجتاً مغلوبیت کا احسانی بیان۔

(۷۲)۔ مہاجرین وانصار کی باہمی مؤاخات کے جذبہ صالحہ کا توصیفی اظہار۔ (الف)۔ تاحال ہجرت نہ کرنے والوں کے متعلق مشروط حکم کا ذکر (جو مسلمان ہونے کے باوجود ابھی تک مکہ مکرمہ میں کسی وجہ سے مقیم تھے)۔ (ب)۔ غیر مہاجرین مسلمانوں کی طلب نصرت پر ان کی مدد کرنے کے مشروط حکم کا بیان۔

(۷۳)۔ کفار کی باہمی دوستی کے پس منظر میں مسلمانوں کے باہمی تعاون ونصرت کی اہمیت وضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حکم عدولی کی صورت میں فساد عظیم کے واقع ہونے کی خدائی تنبیہ کا اظہار۔

(۷۴)۔ مہاجرین کی اسلام کی خاطر وطنی اور مالی مفادات کی قربانی جبکہ انصار کے جذبۂ ایثار ونصرت کے باعث ان کے پختہ ایمانی کی خدائی شہادت کا توصیفی بیان۔

رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

کی روزی ہے۔اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ

ہو کر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق

فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع ١٠

ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں سے بیزاری ہے جن سے تم نے عہد کیا تھا۔

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ

سو اس ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور

مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ﴿٢﴾ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ

بے شک اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ

بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن

بیزار ہیں پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ

لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز کرنے والے نہیں اور کافروں کو درد ناک

كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

عذاب کی خوشخبری سنادو۔مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے

ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا

تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد نہیں کی سو ان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۵)۔دین کی خاطر ہجرت کرنے والے اول و آخر مسلمانوں کی باہمی قرابت اور نظریاتی تعلق داری کا شرعی حکم کے موافق اظہار و بیان۔

سورۃ التوبہ

(مسلمانوں کے باہمی تعلقات و دینی اخوت کے پس منظر میں کفار سے لاتعلقی اور معاہداتی اصول کے متعلق خدائی ہدایاتی سلسلہ کا آغاز)۔

(۱)۔کفار کی معاہداتی خلاف ورزی کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے منسوخی معاہدہ کا اعلان و اظہار۔(صلح حدیبیہ کے بعد کفار و مشرکین کی معاہداتی خلاف ورزی کے واقعات کا نوٹس لیتے ہوئے خصوصی اعلانِ لاتعلقی اور استثنائی احکام کا بیان)۔

(۲)۔محدود مدت تک مہلتِ خاص کا ذکر اور خدائی طاقت کے مقابلہ میں کفار کی بے بسی اور رسوائی کا زوردار بیان۔

(۳)۔حج اکبر کے دن کفار سے معاہداتی بیزاری (لاتعلقی) کے اعلان کا حکم دیتے ہوئے کفار کو مستقبل کے حوالہ سے تنبیہی نصیحت اور بالآخران کی اُخروی گرفت و سزا کا غضبناک ذکر۔

(۴)۔معاہدہ کی پاسداری کرنے والوں سے اتمام عہد کا تاکیدی ذکر۔

مشروط امن معاہدے (اسلام کی دفاعی و خارجہ پالیسی)

(زیرِ مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱ تا ۲)

اسلام سراپا امن مذہب ہے، انسانیت پر رحمت و شفقت کا رویہ اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ بلاوجہ کسی سے غیر ضروری چھیڑ چھاڑ کرنے کو ناپسند سمجھتا ہے، بلاتفریق سب کو اپنی سلطنت و اقتدار میں (ہر ایک کو) ان کے مذہبی حقوق دیتا ہے، جو بھی اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن کر رہے اسے پورا پورا قانونی و اخلاقی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ امن و صلح پسند پڑوسی ریاستوں (ملکوں) سے اسی لہجہ اور اُسی رویّہ سے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرتا ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ اسلام عالمی امن کا خواہاں مذہب ہے مگر امن کو اپنی کمزوری یا مجبوری قرار نہیں دیتا، بلاوجہ کسی کو چھیڑنے سے جیسے نفرت کرتا ہے ایسے ہی جارحیت کرنے والوں کے جبڑے توڑنے اور پنجے کاٹنے کو اپنا لازمی حق سمجھتا ہے۔ اسلام جارحیت کرنے والوں کو ان کی سرکشی اور غرور کا منہ توڑ جواب دینے کے بعد طاقتور قوموں کی طرف سے اعترافِ زیادتی کی صورت میں یا ویسے تھک ہار کر صلح کی طرف مخلصانہ میلان ظاہر کرنے یا امن معاہدہ کی پیش کش کرنے والوں کو حقیقت پسندانہ اور بامقصد مذاکرات کے ذریعہ مشروط امن معاہدے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے۔ بلکہ پھر اُس عہد کی پاسداری کی بہر صورت تاکید کرتا ہے (تاوقتیکہ فریق دوم عہد شکنی کا مرتکب نہ ہو) اسلام جس طرح بعض ناگزیر حقائق اور حصولِ مقصد کے لیے جنگ (جہاد) کو ضروری سمجھتا ہے۔ اسی طرح خاص مصلحت کے تحت صلح کو بھی فائدہ مند قرار دیتا ہے۔ کیونکہ قتل و قتال کوئی مقصود بالذات نہیں (بلکہ یہ فتنہ و فساد کے خاتمہ اور ظالم و جارح قوتوں کا دماغ ٹھکانے لگاتے ہوئے پھر سے حقیقی قیام امن قائم کرنے کے لیے کی جاتی ہے) اور اسلام بین الاقوامی جائز معاہدوں کا احترام کرتا ہے جو مشترکہ عالمی ضرورت کے تحت کئے جائیں مگر اسلام کسی بھی طاقت کی غیر متوازن برتری (سپر پاوری) کبھی تسلیم نہیں کرتا، اسلام تمام ادیان باطلہ کے مقابلہ میں واحد سچا مذہب ہے۔ جس کا اپنا تشخص رہن سہن، تہذیب و ثقافت، معیشت اور ممتاز درجے کی معاشرت ہے وہ اس لحاظ سے کسی کی حاکمیت اور کسی طرح کی برتری ہرگز برداشت نہیں کرتا، اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنانے کے ساتھ اقتدار و حکومت سے بھی نوازا۔ آپ ﷺ نے قوموں کے مابین امن و صلح معاہدے کیے اور نبھائے بھی۔ آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی دنیا کے طویل و عریض کرہ ارض پر حکومت قائم کی اور اقوام عالم سے کئی معاہدے بھی کیے۔ (جنگی تفصیلات یہاں جمع نہیں کی جاسکتیں)۔ یاد رکھیے دنیا میں امن معاہدے، معاشی و تجارتی معاہدے، دفاعی و خارجہ پالیسی، ان سب کے پیچھے آج کی صداقت یہ ہے کہ جو قوم جتنی بڑی معاشی قوت ہے اتنی ہی بڑی دفاعی قوت ہے، جبکہ خارجہ پالیسی کی قوت کا انحصار دفاعی استحکام و مضبوطی پر ہے۔ اسلام ان فطرتی حقائق سے بے خبر مذہب نہیں نہ ہی فقط وظائف و تسبیحات کا ایسا مذہب ہے جس نے اتنی بڑی حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہو، بنیادی طور پر ہم یہ نکتہ سمجھنے میں غلطی کھا جاتے ہیں، یاد رکھیے اسلام کی مرکزی تعلیمات وحیِ الٰہی سے ماخوذ ہیں، قرآن کا ایک ایک

لفظ وحی الٰہی (لاریب فیہ) ہے احادیث صحیحہ بھی وحی غیر متلو کہلاتی ہیں (مفہوم کا القا منجانب اللہ اور الفاظ مبارک امام الانبیاء ﷺ کی طرف سے ہوتے ہیں) اسلام کی تعلیمات (خدائی تعلیمات) میں تیقظ (بیداری) معاملہ فہمی اور آفاقی فکر ونظر کا درس ملتا ہے، اسلام نے معاشی حقائق کو پیش نظر رکھ کر دفاعی اور خارجہ پالیسی کے راہنما اصول وضع کیے ہیں، معیشت کی مضبوطی کا دوسرا مطلب مضبوط دفاع ہے آپ کسی قوم سے مذاکرات کرتے وقت ان حقائق واقعیہ کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مقروض قوم معاشی غلام قوم کہلاتی ہے، کمزور معیشت جارحیت کو دعوت دیتی ہے۔ یا پھر دوسروں کے رحم وکرم پر رہتی ہے۔ اسلام کی خارجہ پالیسی میں نظریاتی برتری سمیت خودداری، غیرتمندی، مظلوموں کی نصرت اور ظلم کے خلاف موثر آواز بلند کرنا ہی نہیں، بلکہ آگے بڑھ کر ظالموں کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک کر ان کو سرکشی کی عبرتناک سزا دینا بھی ہے، اسلام کی خارجہ پالیسی مسلمانوں کی باہمی اخوت کے مضبوط رشتہ پر ہے۔ اسلام ساری اُمتِ مسلمہ کو جسدِ واحد (یک جان) قرار دیتا ہے لیکن باقی غیر مسلم اقوام کو امن سے جینے کا حق دیتا ہے، طاقت کے غرور اور گھمنڈ میں کمزور اقوام (ممالک) پر بلاوجہ چڑھائی کو نہ صرف جارحیت قرار دیتا ہے بلکہ متحد ہو کر مزاحمت کا حکم دیتا ہے، اسلام کی خارجہ پالیسی میں ایسے پڑوسی ممالک جو امن پسندی کی بجائے توسیع پسندانہ یا جارحانہ عزائم رکھتے ہوں کو مضبوط دفاعی پالیسی کے ذریعے واضح (غیر مبہم) سخت پیغام دینے کی تلقین کرتا ہے تاکہ دشمن کی سوچ وفکر میں شر کی بجائے اصلاح پیدا ہو، تاہم امن پسند قوموں (ممالک) کے ساتھ برابری کی سطح پر امن معاہدوں کی حمایت کرتا ہے ﴿وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا﴾ (سورۃ الانفال) اگر وہ صلح کی طرف میلان کریں تو آپ بھی صلح کی طرف میلان کر سکتے ہیں۔ اور (پھر) اللہ پر بھروسہ رکھیے، اسلام دفاع کے گھوڑوں کو ہمیشہ تیار رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے، دفاع کے استحکام کے لیے جتنا پیسہ خرچ کیا جائے اُسے انفاق فی سبیل اللہ قرار دیتا ہے اور اس میں غفلت یا کمزوری کو ہلاکت سے تعبیر کرتا ہے، ترجمہ: ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۵)۔ اسلام بین الاقوامی معاہدات کے احترام کی پالیسی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے، کفر اور اسلام جب متضاد فکر ونظر کا نام ہے تو ان کے مفادات مشترکہ کیسے ہو سکتے ہیں، جب مفادات میں تضاد اور ٹکراؤ ہو تو ہر ایک کی پالیسی بھی جداگانہ حیثیت کی حامل ہوگی۔ اسلام معمولی مالیاتی مفادات کی وجہ سے اپنے نظریاتی تشخص کے قربان کرنے کے فکر ونظر کا سخت مخالف ہے، اسلام ہر پہلو، ہر نقطہ نظر پر بیدار مغزی، تدبیر اور مضبوط تجرباتی حکمت عملی اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ حقائق سے آنکھیں چرانے یا خواب غفلت میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا لہٰذا ہر دور کے پالیسی سازوں کو قرآن وسنت اور مصدقہ تاریخ اسلام کے ثابت شدہ حقائق سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہی نئی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ ان راہنما اصولوں کو لازماً پیشِ نظر رکھنا چاہیے ان کو نظر انداز کر کے ہم مسلمان کبھی سر بلند نہیں ہو سکتے حالانکہ اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں۔

إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾
سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کردو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔
فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کردو اور
وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ
پکڑو اور انہیں گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور
تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ
نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا
اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
مہربان ہے۔ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو یہاں
فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
تک کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لئے ہے کہ وہ
قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ ع ٢
لوگ بے سمجھ ہیں۔ بھلا مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں عہد
اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
کیوں کر ہوسکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد
الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
کیا ہے اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند
الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ
کرتا ہے۔ کیوں کر صلح ہو اور اگر وہ تم پر غلبہ پائیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کریں
إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَ
اور نہ عہد کا تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے راضی کرتے ہیں اور ان کے دل نہیں مانتے
أَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا
اور ان میں سے اکثر بدعہد ہیں۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٥)۔ معاہداتی خلاف ورزی کے مرتکب جنگی مجرمین (حرمت والے مہینوں کے اختتام پر) کے خلاف سخت ترین ایکشن لینے (پوری قوت کے ساتھ حملہ کرنے) کا زوردار خدائی حکم۔ تاہم اگر وہ بدعقیدگی سے توبہ کرتے ہوئے اطاعت احکام الٰہی شروع کردیں تو ان سے ہاتھ اٹھا لینے کا استثنائی حکم۔

(٦)۔ دورانِ مہلت اگر کوئی اصلاحی اقدام کے تحت امن و پناہ کی درخواست کرتا ہے تو اس سے حسن سلوک اختیار کرنے کا ترغیبی حکم۔

(٧)۔ عہد شکن لوگوں سے عہد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں تاہم معاہدہ کی پاسداری کرنے والوں سے مشروط طور پر عہد نبھانے کی تاکید۔ (جب تک وہ عہد کا پاس رکھیں تم بھی خلاف ورزی نہ کرو)۔

(٨)۔ عہد شکن لوگوں کے خبثِ باطن اور منافقانہ چال بازیوں کا مذمتی ذکر۔

(٩)۔ چند روزہ دنیوی مفادات کے بالمقابل آخرت کو برباد کرنے کی فکری گمراہی کا مذمتی اظہار۔

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٩ لَا يَرْقُبُونَ

کے راستے سے روکتے ہیں بے شک وہ برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔ یہ لوگ کسی مومن کے

فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝١٠ فَإِنْ

حق میں نہ رشتہ داری کا خیال کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اگر

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ

یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم

وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝١١ وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ

سمجھ داروں کیلئے کھول کھول کر احکام بیان کرتے ہیں ۔ اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد

مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی

إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝١٢ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا

قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آئیں ۔خبردار تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے

نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ

اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کی

مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝١٣

کیا تم ان سے ڈرتے ہو اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو ۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ

ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور تمہیں

يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝١٤ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ

ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے ۔ اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے

وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝١٥ أَمْ

اور اللہ جسے چاہے توبہ نصیب کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔کیا تم یہ خیال کرتے

حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

ہو کہ چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے ایسے لوگوں کو جدا نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰)۔ کفار کے حد سے بڑھے بے رحمانہ اور بگڑے مزاج کا مذمتی ذکر۔

(۱۱)۔ تاہم توبہ کا دروازہ کھلا ہے اگر کوئی اصلاح عقیدہ اور اعمال صالحہ کی طرف آتا ہے تو اس سے فراخ دلی کے ساتھ دینی اخوت کا رشتہ قائم کرنے کی ترغیب۔

(۱۲)۔ حدود حرم میں کئے گئے معاہدہ کی پاسداری نہ کرنے والے بگڑے سرداروں (ائمہ کفر) کی طبیعت اور دماغ سیدھا کرنے کا زوردار حکم (جب انہیں اپنی قسموں کا پاس نہیں تو ایسوں سے نرمی کا کیا مطلب؟ یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے)۔

(۱۳)۔ مشرکین مکہ کے عداوت پر مبنی سابقہ دور کے ظالمانہ اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے ان سے بے خوف ہو کر قتال کرنے کا زوردار تنبیہی بیان۔

(۱۴ تا ۱۵)۔ مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کی ذلت و رسوائی پر مؤمنین کی قلبی مسرت اور غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے جہاد وقتال ہی بہترین آپشن (ذریعہ) ہونے کا ترغیبی و حکمی اظہار۔

وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ
کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا
وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ
اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی
أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ
مسجدیں آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں ان
أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا
لوگوں کے سب اعمال بے کار ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی
يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ
مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز
الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ
قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا سو وہ لوگ امید وار ہیں
أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ
کہ ہدایت والوں میں سے ہوں۔ کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ
حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کردیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
لایا اور اللہ کی راہ میں لڑا اللہ کے ہاں یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
کو راستہ نہیں دکھاتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ
سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے
اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶)۔ پختگیِ ایمان اور دینِ الٰہی سے عشقیہ تعلق کے اظہار کے لئے خدائی فلسفہ امتحان کا لطیف پیرائے سے ذکر۔

(۱۷)۔ کعبہ کی خدمت ہی کو وجہِ عظمت قرار دینے والے مشرکین مکہ کے متعلق حقیقتِ حال کا تنبیہی اظہار۔

(۱۸)۔ کعبہ شریف اور مساجد کی تعمیر وآبادی کے اصل حقداروں کی صفات حسنہ کا توصیفی بیان۔

(۱۹)۔ شرک سے لبریز اور ایمان سے خالی فقط خدمتِ حرم پر خوش فہمی کے شکار مشرکین مکہ کا اہل ایمان کی عملی مساعی جمیلہ کے ساتھ حقیقت بھرے موازنے کا تنبیہی ذکر۔

(۲۰ تا ۲۲)۔ اہل ایمان کی دینی خدمات اور قربانیوں کا تعریفی ذکر اور عنداللہ ان کی عظمت واکرام کا بیان۔

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ
رضامندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ کا آرام ہوگا۔ اس میں
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے۔ اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں
الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا وہی لوگ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ
ظالم ہیں۔ کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری
اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
ہو اور مکانات جنہیں پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ
میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ ع
اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔ اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
کر چکا ہے اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر خوش ہوئے پھر وہ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــــًٔـا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ
وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَ
پھیر کر ہٹ گئے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۳)۔ اہل ایمان کو نسبتی قرابتوں کی بجائے نظریاتی وابستگی کو ترجیح دینے کی تاکید اور حکم عدولی پر سخت خدائی ناراضگی کا اظہار۔

(۲۴)۔ اہل ایمان کو قرابتی تعلقات اور مرغوبہ ذرائع کو ایک طرف رکھتے ہوئے خدا و رسول ﷺ اور حکم جہاد سے اظہار محبت و عمل کی زوردار خدائی تنبیہی نصیحت۔

(۲۵ تا ۲۷)۔ نصرت الٰہیہ کے تسلسل میں غزوہ بدر و حنین کا واقعاتی اور مشاہداتی ذکر وبیان۔

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ
پر تسکین نازل فرمائی اور وہ فوجیں اُتاریں کہ جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں
كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ
کو عذاب دیا اور کافروں کو یہی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد جسے اللہ چاہے توبہ
ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
نصیب کرے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو مشرک تو پلید ہیں
إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں اور اگر تم تنگدستی سے
عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ
ڈرتے ہو تو آئندہ اللہ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا
فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ
بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور
لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ
آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اُسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
کے رسول نے حرام کیا ہے اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو
ع ۱۰ الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾
اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔
وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ
اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے
ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ
یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں وہ کافروں کی سی باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا
پہلے گزرے ہیں اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کدھر اُلٹے جارہے ہیں۔ انہوں نے اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ احکاماتی تسلسل میں مشرکین کی باطنی نجاست کے باعث تا ابد ان کے حدود حرم میں داخلے کی ممانعت کا حکمی اعلان نیز مسلمانوں کو ممکنہ اقتصادی ومعاشی نقصان کے ازالے کیلئے خدائی فضل وکرم پر یقین رکھنے کا احسانی بیان۔

(۲۹)۔ (مشرکین کی طرح) اہل کتاب سے بھی (جن کی مذموم اعتقادی وعملی صفاتِ قبیحہ کا ذکر کیا گیا ہے) جہاد کا خدائی حکم۔ (جب تک کہ وہ اہل ایمان کے آگے ذلت آمیز سرنڈر (سرنگوں) نہ کردیں اور ذمی بن کر رہنا قبول نہ کرلیں اس وقت تک ان سے مصروف جہاد رہو۔

(۳۰ تا ۳۳)۔ یہود ونصاریٰ کی بد عقیدگی اور مشرکانہ فکری بگاڑ نیز ان کی دین دشمنی کا مذمتی ذکر طویل (کفر وضلالت کی بیخ کنی اور جڑ سے خاتمہ کے لئے) خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت مقدسہ کے مقصد عظیم کا زوردار بیان (تمام ادیان باطلہ پر دین حق کا زوردار غلبہ)۔

اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ
عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی حالانکہ انہیں حکم یہی
مَرۡيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
ہوا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے
سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ
شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں
بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝
اور اللہ اپنی روشنی کو پورا کئے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں۔
هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ
اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں
عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا النصف
پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔ اے ایمان والو بہت
اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ
سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے
بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ
روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی
الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ
راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری
بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝ يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى
سنا دیجئے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں
بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ ؕ هٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ
اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو اس
فَذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡنِزُوۡنَ ۝ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا
کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔ بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۴ تا ۳۵)۔ یہود کے علماء و مشائخ کی حرام خوری کا شدید مذمتی ذکر اور ناجائز ذخیرہ اندوزی نیز مال و دولت کی ہوس و حرص کے باعث دولت جمع کرتے رہنے اور راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے باعث (خطرناک اُخروی نتائج کا المناک بیان) نیز یہود کی طرح مشرکین کی اشہرِ حرم کے حوالہ سے عملی خیانت کا مذمتی ذکر۔

اولیاء اللہ کو خدا کا درجہ دینے کی ممانعت

(زیر مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۱)

شیطان نے بارگاہِ الٰہی سے تاقیامت مہلت ملنے کے بعد بڑی بے باکی سے قسم اُٹھا کر کہا تھا کہ،ترجمہ: ''تیری عزت کی قسم میں تیرے سارے مخلص بندوں کو بہکاؤں گا ہاں مگر تیرے مخلص بندے'' (میرے بہکاوے میں نہ آئیں گے تو یہ الگ بات ہے) (سورۃ ص آیت نمبر ۸۲، ۸۳)۔ وہ ازلی لعین ہر بچے کی پیدائش پر اُسے پہلا چونکا مار کر اسے اپنا ہم نوا بنانے کا آغاز کر دیتا ہے اور مرتے دم تک اُسے بے راہ روی پر اُکساتا رہتا ہے اور یوں وہ اپنی قسم کو پورا کر رہا ہے۔اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے تو دینِ حق کے داعی اور نمائندگان (علماء، صلحاء، مصلحین واعظین وغیرہ) سب پر وہ اپنا داؤ پیچ چلاتا رہتا ہے جبکہ اللہ کے نیک بندے ان کے مکروفریب سے پناہ مانگنے کیلئے ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾ کی فریاد نماز کی ہر رکعت میں (خدائی تعلیم کے مطابق) کرتے ہیں کہ اس شیطان مردود کی اتباع کی بجائے (اے اللہ) ہمیں راہِ حق پر استقامت عطا فرما۔اب اولیاء اللہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ختم نبوت کے بعد اب صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین کے مقام پر اب کوئی فائز نہیں ہوسکتا۔کیا یہ کوئی مخصوص عہدہ ہوتا ہے؟نہیں، یہ تو اللہ کے وہ مقرب بندے ہوتے ہیں جو پابندِ شریعت ہوتے ہیں، اتباعِ سنت ان کا اوڑھنا بچھونا اور یہ لوگ جملہ امور (اعتقادات/عبادات/معاملات/اخلاقیات غرض ہر پہلو میں) احکامِ الٰہی کی اطاعت بجالاتے ہیں، وہ عام لوگوں سے زیادہ خوفِ خدا رکھتے ہیں، انکا رہن سہن، وضع قطع (شکل وصورت) نشست و برخاست، الغرض ہر لمحہ میں وہ شرعی حقائق کی اتباع پر کاربند رہنے کی ممکنہ حد تک کوشش کرتے ہیں۔ ولی بننے کے لیے کوئی مخصوص لباس پہننا ضروری نہیں اور نہ ہی ترک تعلقات (رہبانیت) اور دنیوی معاملات

سے دور رہنا شرط ہے، آپ کسی شعبہ سے وابستہ ہیں، رزقِ حلال کا اہتمام کرتے ہیں، اپنے معاملات (کاروبار/لین دین وغیرہ) میں اتباعِ شریعت وسنت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں، حقوق العباد کا اہتمام کرتے ہیں، تقویٰ کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ پھر اس پر عمل بھی کرتے ہیں اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ ایسے انسان کو خدائی قرب حاصل ہو سکے گا اور وہ اتباعِ شریعت سے ہی ولایت (نیکی) کے بلند درجات پا سکے گا ان مذکورہ حقائق سے ہٹ کر کوئی انسان ظاہری طور پر کتنا ہی جادو کے ذریعے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا رہے۔ لیکن نہ اس کا عقیدہ درست ہو، نہ شکل وصورت اور نہ بقیہ اعمالِ شرعی اِتباعِ سنت کے موافق ہوں تو وہ انسانی شکل میں شیطان پھر رہا ہے، آج جہالت کی وجہ سے عوام الناس پر زیادہ تر ایسے جاہل پیروں کا راج ہے جن کی مجموعی عملی زندگی شرعی عقائد اور اعمال کے برعکس ہے۔ ان پر لفظ ولی اللہ/پیر یا شیخ کا اطلاق کرنا توہینِ اولیاء اللہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ ایسے ہی خرافات اور فکر وعمل کی گمراہیاں گذشتہ ادوار میں یہودی احبار و رھبان (پیرو مشائخ) نے کی تھیں اور عوام کو اپنا معتقد بنانے کے لیے ان کی مرضی وخواہشات کے مطابق اس وقت کے احکامِ دین کو بدل دیتے تھے اور دوسری طرف عوام کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے علماء و مشائخ کی ہر کہی ہوئی بات کو واجب العمل سمجھتے تھے۔ قرآن کریم نے اس نظریاتی گمراہی کی پُر زور مذمت کی ہے ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''کہ انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب ٹھہرا لیا'' (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۱)۔ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ عدیؓ بن حاتم کے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری کے وقت اسی آیت مذکورہ کے بارے میں حضرت عدیؓ نے عرض کیا تھا کہ حضور! ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے نہ ان کو رب مانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تم ان عالموں اور پیروں کے حلال کردہ چیزوں کے حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جی ایسا تو ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ''یہی تو رب بنانا ہے۔'' بالکل آج یہی حال ہے عوام الناس کا کہ وہ

اپنے پیروں رمشائخ کو وہی درجہ دیتے ہیں جس کی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی، اس امر کی ضروری اصلاح کے لیے منبر ومحراب کی مسند پر فائز علماء و مشائخ سمیت سب اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو بتائیں کہ اولیاء اللہ بھی اللہ پاک کے محتاج بندے ہیں۔ سب کا داتا و مشکل کشا اللہ پاک ہی ہے، ولی اللہ ہونے کے لیے نہ کسی کی خلافت شرط ہے نہ مخصوص پسِ منظر، یاد رکھیے ولی اللہ صرف وہی نہیں ہوتا جو لوگوں کی نظروں میں معروف و مشہور یا پھر اشتہاروں پر خود ساختہ القاب کے ساتھ بڑے نام سے موجود ہو۔ بس اتباعِ شریعت (سنت) لازمی حقیقت ہے۔ واضح رہے کہ کوئی پیر یا شیخ اگر خلافِ شریعت و سنت (کوئی) حکم دے تو اس پر عمل کرنا گناہ ہے بلکہ علماء سے اس کی حقیقت جان کر اصل حکمِ شریعت پر عمل کرنا ضروری اور خلافِ شریعت حکم دینے والے پیر کی بیعت توڑ دینی ضروری ہوتی ہے ورنہ آخرت میں مواخذہ ہوگا۔ اللہ کے ولی فوج، پولیس سمیت دیگر شعبہ جات اور کاروبار سے وابستہ ہر جگہ میں چھپے ہوئے ایسے غیر معروف لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جن کی مخفی زندگی میں اتباعِ سنت ہی انکا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اور مشکل ترین ماحول میں حلال وحرام کا امتیاز برقرار رکھتے ہوئے فرائض و واجبات کا اہتمام جاری رہتا ہے۔ دینِ حق کے ہر تقاضے پر لبیک کہنا ان کا شعار رہا۔ نہ جانے کتنے مقربین بندگانِ خدا ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ حالانکہ وہ دنیوی امور میں مشغول ہونے یا بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود تقویٰ اور خوفِ خدا کی وہ عملی زندگی اپناتے ہیں کہ بڑے بڑے صوفیاء و مشائخ سن کر شرما جائیں۔ شہرت پر مبنی ولایت و بزرگی اُخروی لحاظ سے زیادہ پُر خطر امر ہے کہ نہ جانے کس کس پہلو اور کوتاہی پر گرفت ہوگی۔ جو لوگ گمنامی میں رہ کر اتباعِ شریعت کرتے ہیں وہ مشہور بزرگوں سے زیادہ محفوظ راستہ پر گامزن سمجھے جا سکتے ہیں۔ اللہ کا ولی فقط اللہ تعالیٰ کی ہی رضا پیشِ نظر رکھتا ہے وہ بلاخوف و خطر کلمہ حق کہتا ہے وہ حالات کے قدموں پر نہیں جھکتا، وہ رضائے الٰہی کے لیے ہر تکلیف و مصیبت برداشت

کرتا ہے، پُرعیش زندگی سے دور رہتا ہے،شہرت اور ریاکاری سے نفرت کرتا ہے۔پیری مُریدی کے عُرفی دھندے(کاروبار) کی بجائے اپنے پاس بیٹھنے والوں کی اعتقادی وعملی اصلاح کرتا ہے،لوگوں سے نذرانے وصول کرنے کی بجائے اپنے جائز ذرائع سے حصول رزق حلال کا اہتمام کرتا ہے، تزکیہ نفس کو ضروری حقیقت کے طور پر خود بھی لیتا ہے۔ دوسروں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتا ہے اپنے دنیوی اور دینی معاملات میں صفائی اور شفافیت نیز اخلاقیات کو سنوارنے کا اہتمام کرتا ہے۔ہر پہلو اور ہر عمل میں سُنّت طریقہ سے محبت اور بدعت سے نفرت کرتا ہے۔حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے آگاہ اور اس پر عمل کو ممکنہ حد تک یقینی بناتا ہے۔ اہلِ علم، مشائخ، صوفیاء، اولیاء اللہ، مجاہدین برحق سے محبت رکھتا ہے اور ان کی نصرت کا اقدام کرتا ہے۔ ظالم کی بجائے مظلوم کی نصرت کرتا ہے۔ اور وہ اولیاء اللہ کی صف میں داخل ہو کر آخرت میں خدائی کرم خاص کا مستحق قرار پائے گا۔اللّٰھمّ اجعلنا منھم!

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ
اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں ان میں
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
سے چار عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو
اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ
اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ۔ یہ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں زیادہ ترقی ہے اس سے کافر
الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ
گمراہی میں پڑتے ہیں اس مہینے کو ایک برس تو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام
عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ
رکھتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کرلیں جنہیں اللہ نے عزت دی ہے پھر حلال کر لیتے ہیں
لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع ۵ ۱۱
جو اللہ نے حرام کیا ہے ان کے برے اعمال انہیں بھلے دکھائی دیے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ
اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ
کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا
ہو دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ۔ اگر تم نہ نکلو گے تو
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی
شَيْــــًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اس کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۶) ۔ روز ازل سے جاری خدائی نظام کا حکمی ذکر کرتے ہوئے اشہر حرم کے احترام خاص کے حوالے سے خدائی قانون پر عملدرآمد کا تاکیدی ذکر، خلاف ورزی کی صورت میں کفار کے خلاف سخت اجتماعی ایکشن (اقدام) کا حکم اور اس پر خدائی نصرت کی یقین دہانی کا بیان۔

(۳۷) ۔ اشہر حرم کے متعلق مشرکین کی خود ساختہ اور من پسند حیلہ سازی کا مذمتی ذکر۔

(۳۸) ۔ کفار کی اسلام دشمنی کے عملی مشاہدہ کے پس منظر میں بعض مسلمانوں کے کفر کے خلاف (غزوہ تبوک کے موقع خاص پر) جہادی اقدام میں نادانستہ ادنیٰ غفلت وسستی کا سخت ترین نوٹس اور تنبیہی طرز خاص سے نظریاتی واصلاحی ذکر۔

(۳۹) ۔ کسی دانستہ حکم عدولی کی صورت میں سخت خدائی گرفت و انتقام کا برملا اظہار۔

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

اللہ نے مدد کی ہے جس وقت اسے کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اُس پر تسکین اتاری اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں جنہیں تم نے نہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور)

حَكِيْمٌ ۝٤٠ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

حکمت والا ہے ۔ تم ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اور اپنے مالوں اور جانوں سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤١ لَوْ كَانَ

اللہ کی راہ میں لڑو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔ اگر مال

عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ

نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ ہوتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

آئی اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم تمہارے ساتھ ضرور

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٤٢ ع ۶ ۱۲

چلتے اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تم نے انہیں کیوں رخصت دی یہاں تک کہ تیرے لئے

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

سچے ظاہر ہو جاتے اور تو جھوٹوں کو جان لیتا۔ جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ

ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے اس سے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۰)۔ نصرت الٰہیہ کے حوالہ سے ایک تاریخی یادگار واقعہ خاص (ہجرت مدینہ) کا غیر معمولی طرز بیان سے تنبیہی اظہار اور (منظر کشی کے ساتھ) یاد دہانی۔

(۴۱)۔ راہِ خدا میں اپنی جان و مال لگاتے ہوئے بہرصورت جہادی اقدام کا ترغیبی حکم۔

(۴۲)۔ (مسلمانوں کے روپ میں) منافقین کی جہادی اقدام پر دوغلی پالیسی اور حلفیہ چالبازی کا پردہ چاک کرتے ہوئے مذمتی ذکر۔

(۴۳ تا ۴۵)۔ منافقین کی حیلہ سازی قبول کرنے پر آپ ﷺ کی مشفقانہ اصلاحی تربیت نیز اہل ایمان کے جذبہ اطاعت کا توصیفی ذکر (اور منافقین کے اعتقادی خبث باطن کا مذمتی ذکر)۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۴۶)۔منافقین کے نفاق کو مزید واضح کرتے ہوئے ان سے خدائی ناراضگی کے عملی اظہار کا بیان۔

(۴۷)۔منافقین کی (اسلام دشمنی میں) نفاق پر مبنی سازشی ذہنیت، بدنیتی اور تخریبی وفسادی اقدامات کا مذمتی اظہار۔

(۴۸ تا ۵۰)۔ابتداء سے انتہاء تک ان کے خبث باطن پر مبنی فکری وعملی بگاڑ کا سلسلہ وار پردہ چاک اور مذمتی اظہار۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔تم سے رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں سو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

جھک رہے ہیں۔ اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کوئی سامان ضرور تیار کرتے لیکن اللہ

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

نے ان کا اُٹھنا پسند نہ کیا سو انہیں روک دیا اور حکم ہوا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاْوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر وہ تم میں نکلتے تو سوائے فساد کے اور کچھ نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈلوانے

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

جانتا ہے۔یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے لئے اُلٹ پھیر

حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ

کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے۔اور ان

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَ

میں سے بعض کہتے ہیں کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے خبردار! وہ فتنہ میں پڑ چکے

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

ہیں اور بے شک دوزخ کافروں پر احاطہ کرنے والی ہے۔اگر تمہیں آسائش حاصل ہوتی

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سنبھال

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

لیا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔کہہ دو ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ
ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر چاہئے کہ مومن بھروسہ کریں۔ کہہ دو تم ہمارے حق میں دو
تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ اپنے
أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا
ہاں سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے، تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے
إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ
ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ کہہ دو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں
مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ
کیا جائے گا بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔ اور ان کے خرچ کے قبول ہونے سے
مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ
کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر
الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾
کیا اور نماز میں سست ہوکر آتے ہیں اور ناخوش ہوکر خرچ کرتے ہیں۔
فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں
لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ
کی وجہ دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں
كَافِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ
نکلیں۔ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بے شک تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں
وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ
سے نہیں لیکن وہ ڈرتے ہیں۔ اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھسنے کی جگہ
أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن
پائیں تو دوڑتے ہوئے اُدھر جائیں۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جو خیرات

خلاصۂ مفہوم آیات برطابق آیت نمبر

(۵۱)۔مصائب وتکالیف کے متعلق اہل ایمان کے اعتقادی نظریہ کا برملا اظہار۔

(۵۲)۔کفار کی مسلمانوں کے متعلق باہمی تمنا وانتظار نتائج کا ذکر۔

(۵۳تا۵۴)۔اسلام سے نمائشی اظہارِ تعلق کی خاطر مالی تعاون کی پیشکش کا برہمی جواب اور منافقین کے صدقات وانفاق کی عنداللہ عدم قبولیت کی وجوہ کا بیان۔

(۵۵)۔منافقین کے ظاہری مالی استحکام کی باطنی وجوہ کا حکمتی طرز سے اظہار۔

(۵۶تا۵۷)۔منافقین کے تعلق ایمان کے حوالے سے حلفیہ اظہار کا پردہ چاک اور ان کی باطنی کیفیت کے متعلق اظہارِ حقیقت کا مذمتی ذکر۔

يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
بانٹنے میں تجھے طعن دیتے ہیں سو اگر انہیں اس میں سے مل جائے تو راضی ہوتے ہیں
يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ
اور اگر نہ ملے تو فوراً ناراض ہوجاتے ہیں۔ اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی ہوجاتے جو انہیں
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا
وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ع ۱۲
اور اس کا رسول ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔ زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھوڑانے میں
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ
اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور بعضے ان میں سے پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ
يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
شخص نرا کان ہے کہہ دے وہ کان تمہاری بھلائی کے لیئے ہے اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے ایمان والوں کے حق میں رحمت ہے اور جو لوگ رسول اللہ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے
لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ النصف
ایمان رکھتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۸)۔ منافقین کے مفاداتی خبثِ باطن کا مذمتی اظہار۔

(۵۹)۔ منافقین اہل ایمان کی طرح تقسیم صدقات پر تسلیم و رضا کی پالیسی اپناتے تو حصولِ رضائے الٰہی کیلئے کتنا اچھا ہوتا، فکر صالح کا تمنائی (خواہشاتی) اظہار۔

(۶۰)۔ تقسیم صدقات کے حوالہ سے اصل حقداروں (مصارف زکوٰۃ) کا اظہار و بیان۔

(۶۱)۔ منافقین کی آپ ﷺ کے متعلق فکری غلطی اور خوش فہمی کا اصل اور واقعی اظہارِ حقیقت سے شاندار جواب نیز ایذا رسانی کے مرتکب گستاخانِ رسول ﷺ کیلئے سخت ترین عذاب کا برملا اعلان۔

(۶۲)۔ منافقین اگر مسلمانوں کی ظاہری خوشنودی کی بجائے حقیقتاً اللہ و رسول ﷺ کی رضا کیلئے ایمانی راہ اپنا لیتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ

کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ذلت ہے ۔ منافق اس بات

الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي

سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل ہو کہ انہیں بتا دے جو منافقوں کے

قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

دل میں ہے کہہ دو ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اسے ضرور ظاہر کردے گا۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ

اور اگر تم ان سے دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ

کہہ دو کیا اللہ سے اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے۔ بہانے مت

كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ

بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کردیں گے تو بعض کو

نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ ع الْمُنَافِقُونَ وَ — ع ٨

عذاب بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔ منافق مرد اور منافق عورتیں

الْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ — وقف لازم

ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں برے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ

منع کرتے ہیں اور ہاتھ بند کئے رہتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ نے انہیں

فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ

بھلا دیا بے شک منافق وہی نافرمان ہیں ۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا ہے پڑے رہیں گے اس میں وہی انہیں کافی ہے اور

وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۳)۔ منافقین کو خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کے اُخروی انجام بد پر نظر رکھنے کی زوردار تنبیہ۔

(۶۴)۔ منافقین کا اپنے متعلق (اصل حقائق کا پردہ فاش ہونے کے) باطنی خوف کا ذکر اور جواباً اظہارِ حقیقت کا بیان۔

(۶۵)۔ منافقین کے اپنے نفاق کے حوالے سے عذر لنگ (غلط طریقہ) اور جواباً سخت گرفت کا اظہار۔

(۶۶)۔ کفار کے عذر کو مسترد کرتے ہوئے مستقبل کے حوالہ سے ان کے متعلق پالیسی کا بیان۔

(۶۷ تا ۶۸)۔ منافقین کی صفات مذمومہ کا مذمتی ذکر اور اُخروی خدائی لعنت وعذاب کا غضبیہ اظہار۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۹)۔ منافقین کی صورتحال کا سابق طاقتور قوموں کے بغاوتی فکر سے مشابہتی موازنہ اور انجام کار تباہی اعمال واُخروی خسارہ کا مذمتی اظہار وبیان۔

(۷۰)۔ تنبیہ مزید کیلئے مشہور اقوام سابقہ کی (انبیاء ورسل سے بغاوتی رویہ کے باعث) ہلاکت وبربادی کا عبرتی ذکر۔

(۷۱تا۷۲)۔ کفار ومنافقین کے برعکس اہل ایمان کی باہمی نصرت، اصلاحی مساعی جمیلہ اوراحکام الٰہی کی اطاعت کا توصیفی ذکر مزید ان سے خدائی انعام واکرام کے وعدہ خاص کا احسانی بیان۔

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا
طاقت میں زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی زیادہ تھے پھر وہ اپنے حصہ
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ
سے فائدہ اٹھا گئے اور تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے لوگ
مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا گئے اورتم بھی انہیں کی سی چال چلتے ہو یہ وہ لوگ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور وہی نقصان اٹھانے
الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۹ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
والے ہیں ۔ کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
جو الٹ دی گئی تھیں ان کے پاس ان کے رسول صاف احکام لے کر پہنچے سو اللہ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۷۰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ۔ اور ایمان والے
وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ
رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
زبردست حکمت والا ہے ۔ اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہنے
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں اور ہمیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا ان سب
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ ع ۹ ۱۵
سے بڑی ہے یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی کافروں اور منافقوں
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
سے لڑائی کر اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری
الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
جگہ ہے۔ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا اور بے شک انہوں نے کفر کا
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ
کلمہ کہا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوگئے اور انہوں نے قصد کیا تھا ایسی چیز کا
وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
جو نہیں پاسکے اور یہ سب کچھ اسی کا بدلہ تھا کہ انہیں اللہ نے اور اس کے رسول نے اپنے
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
فضل سے دولت مند کردیا ہے سو اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر وہ منہ پھیر
عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور انہیں روئے زمین پر کوئی
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ
دوست اور کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾
اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوں میں سے ہوجائیں گے۔
فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۳)۔ (خاتم النبیین ﷺ کے توسط سے) اہل ایمان کو کفار سے عملاً جہاد وقتال جبکہ منافقین سے لسانی جہاد اور سخت رویہ اپنانے کا حکم اور ان کے اُخروی انجام بد کا بیان۔

(۷۴)۔ غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران موقع خاص پر منافقین کی (بوقت تفتیش حقیقتِ حال) حلفیہ کذب بیانی اور امرِ واقعی کا پردہ چاک کرتے ہوئے مزید ان کی دوسری سازش کا مذمتی ذکر۔ (الف)۔ منافقین کی مسلمانوں سے دشمنی وبغض کی وجہ کا اظہار۔ (ب)۔ منافقین کو اصلاح احوال کا ناصحانہ مشورہ بصورت دیگر دنیوی واُخروی گرفت وانتقام کی سخت وارننگ (سخت تنبیہ)۔

(۷۵ تا ۷۷)۔ بعضے منافقین (بطور خاص ثعلبہ بن حاطب انصاری) کے بارگاہ رسالت میں حصول دعا کے وقت صدقہ وخیرات کے پختہ وعدوں کے باوجود اظہار بخل وانحراف وعدہ کا مذمتی ذکر اور نتیجتاً سخت خدائی ناراضگی کا سامنا کرنے کا اظہار وبیان۔

مُّعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ

پھر بیٹھے۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن تک کہ اللہ سے ملیں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس

بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ

لئے کہ انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہ کیا اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا وہ نہیں

يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

جانتے کہ اللہ ان کا بھید اور ان کا مشورہ جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جاننے

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

والا ہے۔ وہ لوگ جو ان مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ

اور جو لوگ اپنی محنت کے سوا طاقت نہیں رکھتے پھر ان پر ٹھٹھا کرتے ہیں اللہ ان سے

مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ

ٹھٹھا کرتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تو ان کے لئے بخشش مانگ

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن

یا نہ مانگ اگر تو ان کیلئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا

يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور اللہ نافرمانوں

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ

کو راستہ نہیں دکھاتا۔ جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ رسول اللہ کی مرضی کے خلاف بیٹھ

خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ

رہنے سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور جانوں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو کہہ دو کہ دوزخ کی آگ

أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا

کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ سمجھ سکتے۔ سو وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۸)۔ نفاق کی اعلانیہ ومخفی تمام اقسام کے حوالہ سے خدائی علم محیط کا اعتقادی ذکر۔

(۷۹)۔ محنت ومشقت سے حاصل شدہ مال کو راہِ خدا میں لٹانے والوں پر منافقین کے بے جا طنز کا سخت خدائی نوٹس (گرفت) اور سزا کا تعقیبیہ ذکر۔

(۸۰)۔ (کفر ونفاق پر مرنے والے) منافقین (بطور خاص رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی) سے خدائی سخت ناراضگی کا غضبناک اظہار۔

(۸۱تا۸۲)۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے منافقین کے پس پشت منفی تبصروں کا سخت نوٹس اور اظہار ناراضگی سمیت اُخروی انجام کا برہمی بیان۔

كَثِيرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ

ان اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں۔ سو اگر تجھے اللہ ان میں سے کسی

طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا

فرقہ کی طرف پھر لے جائے پھر تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو کہہ دو کہ تم

مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُم

میرے ساتھ کبھی بھی ہرگز نہ نکلو گے اور میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے نہ لڑو گے

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ

تمہیں پہلی مرتبہ بیٹھنا پسند آیا سو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اور ان میں

أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

سے جو مرجائے کسی پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو بے شک انہوں نے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ

اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے۔ اور ان کے مالوں اور

وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا

اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب

وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ

دے اور ان کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں۔ اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے

آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہوکر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند بھی تجھ سے

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا

رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دے کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ ہوجائیں۔ وہ خوش ہیں

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے سو وہ نہیں سمجھتے۔

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان والے ہیں وہ اپنے مالوں اور جانوں سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٣)۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر آئندہ کیلئے جہاد میں شرکت کی پیشکش کرنے والے منافقین کو سخت سرزنش کرنے کا حکمی ذکر۔

(٨٤)۔ کفر ونفاق پر مرنے والے (بطور خاص رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی) کے نماز جنازہ میں عدم شرکت کا (ممانعتی) حکم اور وجہ ممانعت (روکنے کی وجہ) کا بیان۔

(٨٥)۔ منافقین پر ظاہری مالی وسعت کی باطنی مصلحت وحکمت کا لطیف پیرائے میں ذکر خاص۔

(٨٦تا٨٧)۔ جہادی حکم کے نزول پر مالدار منافقین کے منافقانہ ردِعمل کا مذمتی ذکر اور جواب میں خدائی مخفی انتقام کا بیان (قبول حق کی صلاحیت بالکلیہ سلب کرلی گئی)۔

(٨٨تا٨٩)۔ منافقین کے برعکس امام الانبیاء ﷺ اور اہل ایمان کے احکام الٰہی کی اطاعت وتسلیم ورضا کے توصیفی رویہ کی وجہ سے خدائی رضا مندی اور اُخروی انعام واکرام کا احسانی اظہار وبیان۔

وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸
جہاد کرتے ہیں اور انہیں لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اللہ نے ان کے لئے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں
ع ۱۱ ۱۷ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۸۹ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور بہانے کرنے والے گنوار آئے تاکہ انہیں رخصت مل جائے
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا جو ان میں سے کافر ہیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۰ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ
عنقریب انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں
وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ
پر جونہیں پاتے جو خرچ کریں کوئی گناہ نہیں ہے جب اللہ اور اس کے رسول
حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
کے ساتھ خیر خواہی کریں نیکو کاروں پر کوئی الزام نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا
سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۱ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ
مہربان ہے۔ اور ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ تیرے پاس آئیں کہ تو انہیں
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ
سواری دے تو نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کردوں تو وہ لوٹ گئے
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝۹۲ ۭ اِنَّمَا
اور اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہیں تھا ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ الزام ان
السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ
لوگوں پر ہے جو دولت مند ہیں اور تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اس بات سے وہ خوش ہیں کہ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۹۳
پیچھے رہنے والیوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے پس وہ نہیں سمجھتے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۰)۔ غزوہ تبوک میں عدمِ شرکت کے بہانہ ساز دیہاتی منافقین کے اظہار معذرت پر خدائی ردِعمل کا اظہار۔

(۹۱)۔ جہاد سے حقیقی معذور (ضعیف، مریض اور مالی طور پر نادار) لوگوں کے لئے مشروط خدائی رخصت اور عدمِ گرفت کا اظہار و بیان۔

(۹۲)۔ بعض مفلوک الحال معذور و مخلص مجاہدین کے جذبہ جہاد کا توصیفی تذکرہ۔

(۹۳)۔ قابل مواخذہ (اور بہانہ ساز) لوگوں کا مذمتی ذکر اور ان کی باطنی سزا کا بھی اظہار۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے کہہ دو عذر مت کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے تمہارے سب حالات اللہ ہمیں بتا چکا ہے اور ابھی اللہ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اس کا رسول تمہارے کام کو دیکھے گا پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۴ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

جاؤ گے سو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کر رہے تھے۔ جب تم ان کی طرف پھر جاؤ گے تو

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ

تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو تم ان سے درگزر کرو

رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۹۵ يَحْلِفُوْنَ

بے شک وہ پلید ہیں اور جو کام کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہ لوگ تمہارے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ اگر تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ

عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝۹۶ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ

نافرمانوں سے خوش نہیں ہوتا۔ گنوار کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام

اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں ان سے واقف نہ ہو اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمٌ ۝۹۷ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ

حکمت والا ہے۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر

بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۹۸

زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں انہیں پر بری گردش آئے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

اور بعضے گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۴)۔غزوہ تبوک سے واپسی پر بے جا معذرت کرنے والوں کی معذرت رد کرنے اور مستقبل میں ان کے عملی رویے کا جائزہ لینے نیز اُخروی معاملات سپردِ خدا کرنے کا ذکر خاص۔

(۹۵تا۹۶)۔ مؤمنین کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے منافقین کی حلفیہ کذب بیانی کا سخت نوٹس اور مستقل خدائی ناراضگی کا برہمی اظہار۔

(۹۷)۔(زمانۂ رسالت کے) بعض دیہاتی منافقین کی (نفاق میں) شدت پسندی جواباً ان کے حوالہ سے خدائی تکوینی فیصلے کا اظہارِ خاص۔

(۹۸)۔ دیہاتی منافقین کی مزید خصلتِ قبیحہ اور عداوتِ حق پر مبنی بے جا تمنا کا مذمتی ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۹) ۔ اس کے برعکس بعضے دیہاتی اہل ایمان کے جذبہ ایمان و اعمال خیر سے وابستگی پر انکا توصیفی ذکر اور عنداللہ اکرام واعزاز کا اظہار و بیان۔

(۱۰۰)۔ مہاجرین و انصار میں سے السابقون الاولون خوش نصیب مومنین (و پیروکاروں) کیلئے دائمی خدائی رضامندی اور خصوصی انعامی پیکج کا اعلان۔

(۱۰۱)۔ مدینہ منورہ اور اردگرد کے بعض دیہاتی منافقین (جن کی باطنی عداوت کی خبر اہل ایمان کو بھی نہ تھی) پر سخت خدائی ناراضگی اور اُخروی عذاب کا بیان۔

(۱۰۲)۔ منافقین کے برعکس بعضے مخلص (مگر جذبۂ جہاد میں عملی کمزوری کے باعث) مسلمانوں کے اعتراف کوتاہی پر خدائی عتاب کی بجائے ان سے قبولیت توبہ اور مغفرت کے وعدے کا اظہار۔

(۱۰۳)۔ مخلصین تائبین (توبہ کرنے والے) کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اُنکے صدقات قبول کرنے ، پاک کرنے اور دعا سے نوازنے کے حکمِ خاص کا (دعا سے نوازنے کی حکمت سمیت) بیان۔

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ
اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں خبردار بے شک وہ ان کے لئے نزدیکی
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ ع ١٢
کا سبب ہے عنقریب انہیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے
تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَ
ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور تمہارے
مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڜ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڢ
گرد ونواح کے بعضے گنوار منافق ہیں اور بعض مدینہ والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے
مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ
ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں ہم انہیں دوہری سزا دیں گے پھر وہ
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کچھ اور بھی ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
کیا ہے انہوں نے اچھے نیک اور بدکاموں کو ملادیا ہے قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف کردے
يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کہ اس سے ان کے ظاہر کو
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ
پاک اور باطن کو صاف کردے اور انہیں دعا دے بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین
لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾
اور صدقات لیتا ہے اور بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔
وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ
اور کہہ دے کہ کام کئے جاؤ پھر عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے کام کو دیکھ لیں گے اور
سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾
عنقریب تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔
وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ
کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف کر دے اور
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جنہوں نے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے
وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کے لئے مسجد بنائی ہے اور واسطے گھات لگانے ان لوگوں کے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکے
مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
ہیں اور البتہ قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ
جھوٹے ہیں۔ تو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس
اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ
قابل ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى
اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اس کی
مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا
رضا مندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
والی ہے پھر وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠٤)۔ اظہارِ عجز کرنے والے مخلصین کی قبولیتِ توبہ، قبولیتِ صدقہ اور عطائے رحمت کے تسلی آمیز وعدے کا احسانی اظہار۔

(١٠٥)۔ مستقبل کے حوالے سے ان کے عملی اخلاص کا جائزہ لیتے رہنے اور اُخروی انجام کیلئے سارے معاملات عالم الغیب والشہادۃ کے سپرد ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(١٠٦)۔ بعض خاص مقربین (تین کبار صحابہ) پر عارضی عتاب کے تحت ''انتظار کرو'' کا امید افزا بیان۔

(١٠٧تا١٠٨)۔ (منافقین کی قائم کردہ) مسجد ضرار کے معماروں کے منافقانہ مقاصد کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت سے ممانعت کا بیان۔ (الف)۔ اس کے بالمقابل حقیقی مسجد تقویٰ (مسجد نبوی / مسجد قبا) کے توصیفی ذکر کے ساتھ اس میں عباداتی قیام کا ترغیبی اظہار۔ (ب)۔ نیز مسجد قباء کے باسیوں کے اہتمام طہارت خاص کا بھی تعریفی ذکر۔

(١٠٩)۔ مسجد قباء اور مسجد ضرار کے بنیادی موازنہ خاص کا اظہار۔

الظّٰلِمِينَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ
دکھاتا۔ جو عمارت انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر جب ان کے دل
إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ ع ۱۳
کے ٹکڑے ہوجائیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک اللہ نے مسلمانوں
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ
سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لئے ہیں کہ ان کے لئے جنت ہے
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ
اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کئے بھی جاتے ہیں یہ توریت اور
حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ
انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضروری ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ
اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
پورا کرنے والا کون ہے سو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہ بڑی
الْعَظِيمُ ﴿۱۱۱﴾ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
کامیابی ہے۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے شکر کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے
السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
والے سجدہ کرنے والے اچھے کاموں کا حکم کرنے والے بری باتوں سے روکنے والے اللہ
الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور ایسے مومنوں کو خوش خبری سنا دے۔ پیغمبر اور مسلمانوں
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ
کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
جب کہ ان پر یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا
إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
کرنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو وہ اسے کر چکے تھے پھر جب انہیں معلوم ہوا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۰)۔ مسجد ضرار کی بعد از تعمیر (اس کی حقیقت کا پردہ چاک ہونے پر) منافقین کی مرتے دم تک حسرتی آہ وزاری کا مذمتی بیان۔

(۱۱۱)۔ کفر و نفاق کی مذمت کے بعد پھر سے مومنین کے جذبۂ اطاعتِ خداوندی میں سرفروشی کی لازوال تجارت اور محبت الٰہیہ کی سرمستی میں بے دریغ جان و مال کی قربانی پر ان مجنونانِ حق کا رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مجذوبانہ اقدام جہاد کے ذریعہ سعادت مندی اور سرفرازی کا باحوالہ تحسینی بیان، نیز پیکران عہد و وفا کیلئے براہ راست خدائی بشارت عظمیٰ کا ذکر خاص۔

(۱۱۲)۔ مجاہدین کی مزید صفات حسنہ کا توصیفی و تحسینی اظہار۔

(۱۱۳)۔ خدائی احکام کے تابع محض امام الانبیاء ﷺ اور فرمانبردار مومنین کیلئے کفر و شرک پر مرنے والے قریبی رشتہ داروں پر دعائے استغفار کی پابندی کا حکمیہ بیان۔

(۱۱۴)۔ کافر باپ کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیہ حوالے کے متعلق وضاحتی اظہارِ حقیقت۔

أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے بے شک ابراہیم بڑے نرم دل تحمل والے تھے۔ اور اللہ ایسا

اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ

نہیں کہ کسی قوم کو صحیح راستہ بتلانے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان پر واضح نہ کر دے وہ چیز جس سے

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

انہیں بچنا چاہئے بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾

ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ

اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی

اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ

تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی اور ان

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوا اسی کی طرف آنے

ع ١٤ ٤ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

کے پھر اپنی رحمت سے ان پر متوجہ ہوا تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ مدینہ والوں اور ان کے

لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا

آس پاس دیہات کے رہنے والوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ اللہ کے رسول سے پیچھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۵)۔ گمراہی کے متعلق خدائی اتمام حجت اور اظہار حق کا لطیف پیرائے سے بیان۔

(۱۱۶)۔ ہر ظاہری و باطنی قدرت وسلطنت (موت وحیات سمیت) کی شہنشاہی اللہ پاک کے قبضہ میں ہی ہونے کا اعتقادی ذکر۔

(۱۱۷)۔ شہنشاہ قدرت کی طرف سے امام الانبیاء ﷺ پر خصوصی توجہ ورحمت اور فرمانبرداران حکم الٰہی (مہاجرین وانصار) پر رحمت عمومی کا بیان۔ (جنہوں نے مشکل ترین وقت (غزوہ تبوک میں) حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر کے اطاعت وفرمانبرداری کی لازوال داستان رقم کی)۔

(۱۱۸)۔ تین نامزد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (کعب بن مالکؓ، مرارہ بن ربیعؓ، ہلال بن امیہؓ) پر بھی رحمت خاصہ کرتے ہوئے عارضی عتاب کے خاتمہ کا احسانی اعلان۔ (جو دوران عتاب آزمائشی بھٹی میں کندن بننے کے مراحل میں اپنا دل ہار بیٹھے تھے)۔

(۱۱۹)۔ دائمی ضابطہ اطاعت واصول صدق ووفا کے نسخہ کیمیاء کا ناصحانہ بیان۔

ہمیشہ سچائی کا ساتھ دو

(زیرِ مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۹)

اسلام نے ہر انسان کو خیر وبھلائی کی زندگی اپنانے کی نصیحت کی ہے۔ سب سے پہلے اعتقاد کی اصلاح پھر اعمال کی اصلاح کا حکم دیا (اعمال میں) عبادات، معاملات/اخلاقیات الغرض ہر شعبہ میں خیر وبھلائی کی راہ اپنانے کی تاکیدی تعلیم وترغیب دی گئی۔ ہر معاملہ میں نہ صرف خود سے صداقت/سچائی اختیار کا حکم دیا ہے بلکہ دوسروں کو بھی سچائی ہی کا ساتھ دینے کی واضح تلقین فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ'' (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۹)۔ گویا جھوٹے لوگوں اور جھوٹ کا ساتھ دینے کی بجائے ہمیشہ ہر فکر وعمل میں سچائی کا دامن مضبوطی سے پکڑ کر رکھو۔ ''چلو تم اُدھر کو جدھر کی ہوا ہو'' اسلام اس طرح کے مفاداتی فکر کو نگاہِ نفرت سے دیکھتا ہے۔ وہ خود حق وصداقت کی خدائی تعلیمات کا ترجمان ہے اور انسانیت کو ہر پہلو میں سچائی سے وابستہ دیکھنا پسند کرتا ہے۔ جھوٹ اور اسلام کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ آج اگر ہر طرف جھوٹ، دجل، فریب، خیانت اور بدعہدی کا دور دورہ ہے تو کیا مطلب ہے کہ حق پرست دنیا میں صداقت/امانت/دیانت/شرافت کا پرچار اس واسطے ترک کر دیں کہ ماحول اس کا مخالف ہے یا حق وصداقت کی آواز کوئی نہیں سنتا۔ ہرگز نہیں حق پرستوں نے ہمیشہ آوازِ حق بلند کی ہے خواہ جواب میں تصدیق آئے یا تکذیب/کوئی اقرار کرے یا انکار:

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الٰہ الا اللہ

مانا کہ دنیا میں اکثریت شیطانی پیروکاروں کی ہے۔ خدا کا نام لینے والے اور اہلِ حق، اہلِ باطل کے ہاتھوں زخم کھاتے ہیں اور مصائب کا سامنا کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر عزیمت پر عمل پیرا حق پرستوں نے حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے ہمیشہ علمِ حق تھامے رکھا ہے خواہ وہ اس جدوجہد میں اپنے ہاتھ کٹواتے اور آخر میں اپنی جان بھی قربان کر بیٹھتے ہیں مگر ہمت نہیں ہارتے۔ یہی وہ جذبۂ صداقت ہے جس کا حکم خود ذاتِ باری تعالیٰ نے دیا ہے کہ ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾۔ بات اکثریت

اقلیت کے موازنہ کی نہیں یا کوئی جمہوری اقتدار کا فارمولا نہیں کہ اکیاون (۵۱) فیصد اکثریت والا تاج اقتدار کا مستحق قرار پائے۔ یہاں بات نظریات اور موقف کی ہے نظریہ اور سچائی کا موقف اکثریت کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسلام نے صداقت رسچائی کے ساتھ دینے کے لیے اکثریتی ماحول کے انتظار کی بجائے ہر دم حق وصداقت کا ساتھ دینے کا واضح حکم دے کر پیغام دیا ہے کہ دنیا کے نقار خانے میں طوطی کی صدا بھی بننا پڑے تو بن جاؤ مگر ناحق رظلم رسرکشی کے ماحول کا حصہ ہرگز مت بنو۔ آج اسلام کی ابدی تعلیمات کے برعکس ہم اکثریتی رجحان رماحول کی طرف جھکتے دکھائی دیتے ہیں۔حق سچ کی بجائے قوم ربرادری رلسانیت کا آنکھیں بند کر کے ساتھ دیتے ہیں۔ ظالم اور مظلوم کا امتیاز کھو رہے ہیں تعاون کا معیار اپنا مفاد یا قوم و برادری رہ گیا ہے حالانکہ خدائی تعلیم یہ ہے کہ ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: ”کہ تمہارے تعاون کا معیار نیکی اور تقویٰ ہونا (ضروری) ہے گناہ اور سرکشی کے (موقف) کے مدد گار مت بنو“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)۔ اس خدائی ہدایت میں واضح طور پر قومیت رلسانیت اور برادری ازم کے ناجائز موقف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی بھی جگہ کسی بھی حق پرست قوم کے جذبۂ خیر اور تقویٰ کے معاملات میں تعاون کا ہاتھ بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات علاقائی یا قومی سطح کی نہیں ہوتیں بلکہ آفاقی و ہمہ جہتی حیثیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنی جماعتی پسِ منظر کو بھی اس اصول پر لینا چاہیے اور دوسری جماعتوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے اسی اصولوں کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ زندگی کے جملہ معاملات خواہ وہ سیاسی ہوں یا اخلاقی، گواہی وغیرہ ہو یا انفرادی و اجتماعی امور ہر موڑ پر اسلام کی اس بنیادی تربیت و تعلیم کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہر کلمہ گو مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں یہ اس لئے ہے
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا ماندگی کی یا بھوک کی یا
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
وہ ایسی جگہ چلے ہیں جو کافروں کے غصہ کو بھڑکائے اور یا کافروں سے کوئی چیز چھین لیتے
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
ہیں ہر بات پر ان کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ۙ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
ضائع نہیں کرتا۔ اور جو وہ تھوڑا یا بہت خرچ کرتے ہیں یا کوئی میدان طے کرتے
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
ہیں تو یہ سب کچھ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تا کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
بدلہ دے۔ اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں سو کیوں نہ
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تا کہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم
ع ١٥ ٤ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا
کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تا کہ وہ بچتے رہیں۔ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
ایمان والو اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی
غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
پائیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے سو جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۰ تا ۱۲۱)۔ اہل مدینہ اور مضافات مدینہ کے دیہاتیوں کو بطور خاص تنبیہی نصیحت کرتے ہوئے شرکت جہاد میں جانی ومالی تکالیف برداشت کرنے پر خصوصی اجر وثواب کا احسانی ذکر۔

(۱۲۲)۔ ماحول علم وجہاد میں پروان چڑھنے والوں کو تقسیم کار کی تنبیہی نصیحت اور مقصدِ حصول علم کا حکمتی اظہار وبیان۔

(۱۲۳)۔ (درجہ بدرجہ علاقائی صورتحال کے مطابق فریضہ کے ناصحانہ اظہار کے بعد دوبارہ فریضہ جہاد کے خدائی حکم کا ذکر) فریضہ جہاد جاری رکھنے اور کفار پر (جہادی تربیت پیش نظر رکھتے ہوئے) رعب کا رویہ اپنانے کا اظہار۔

(۱۲۴ تا ۱۲۵)۔ اعتقادی منافقین کے اہل ایمان پر طنزِ خاص کا ذکر، جواب میں حقیقی احوالِ واقعی کا صداقت بھرا ذکر۔ (کہ نزول سورۃ/حکم پر اہل ایمان کے یقینِ حق میں زبردست اضافہ جبکہ منافقین کے مرض نفاق وبغاوت میں مزید سرکشی دیکھی جاسکتی ہے)۔

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو بڑھایا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔اور جن

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

کے دلوں میں مرض ہے سو ان کے حق میں نجاست پر نجاست بڑھا دی اور وہ مرتے دم تک

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

کافر ہی رہے۔کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

تو ان میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کیا تمہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے پھر چل

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

نکلتے ہیں اللہ نے ان کے دل پھیر دیے ہیں اس لئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔پھر اگر یہ لوگ

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

پھر جائیں تو کہہ دو مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع ١٦/٥

اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔کیا اس بات سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢٦)۔منافقین کو بار بار (سال میں ایک دو تو کئی سالوں میں کتنی بار؟) آزمائشی تنبیہ کے باوجود سبق عبرت حاصل نہ کرنے پر ناصحانہ زجر و توبیخ (تنبیہ)۔

(١٢٧)۔وحیِ الٰہی کے نزول کے موقع پر منافقین کی منفی حرکت قبیحہ کا مذمتی ذکر۔

(١٢٨)۔اصلاح احوال (عقائد و اعمال) کے لئے خاتم الانبیاء ﷺ کی آمد خاص (جن کی خیر خواہی، ہمدردی، شفقت و رحمت امت کیلئے مسلّم حقیقت ہے) کا احسانی ذکر و بیان۔

(١٢٩)۔عظیم و شفیق پیغمبر سے بے قدری کے اظہار پر دل شکستگی کی بجائے معاملات سپرد خدا کرنے کا ناصحانہ ذکر۔

سورۃ یونس

(١)۔رموز کلام الٰہی سے آغاز نیز قرآنی آیات کے محکم محفوظ اور غیر مبدل ہونے کا تذکرہ۔

فہم دین کیلئے علمی بصیرت کا خوبصورت عنوان ''فقہ'' (یا تفقہ فی الدین)

زیر مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲

ایک طے شدہ (مسلمہ) عالمی سچائی اور فطرتی حقیقت ہے کہ حصول علم وفن کا ذریعہ معلّم (استاد) ہوتا ہے اس پر دوسری رائے یا بحث وقت کا ضیاع ہے۔ یہ ایسی صداقت ہے جس کیلئے نہ کسی مذہبی حوالے کی ضرورت ہے نہ ہی کوئی سائنسی تحقیق درکار۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بلا ضرورت فطرتی حقائق پر ایسی لا حاصل طویل بحث وتمحیص کرتے رہتے ہیں جن کا آخر کار نتیجہ سوائے فکری پسپائی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر وہ تھک ہار کر بھی تسلیم حقیقت کی راہ اپنانا اپنی توہین سمجھتے ہیں (ظاہر ہے کہ ایسی روش کبھی مستحسن قرار نہیں دی جاسکتی حق یہ ہے کہ سچ کو بہر حال تسلیم کر لینا چاہیے) ہم علم وفن کی ا لف، ب سے ی، تک اسی لازمی حقیقت وضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو اس علم وفن کے اساتذہ کے سامنے سپرد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ علوم نبوت (قرآن وسنت اور فقہ) کی فہم کیلئے بھی اسی مسلّمہ فطری حقیقت کی راہ اپنانا ہماری ناگزیر مجبوری ہے (اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں) جب یہ امر متفقہ انسانی فطرت ہے جس پر کسی کیلئے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں تو ہمیں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ تفقہ فی الدین کسی اختراعی فکر (خودساختہ سوچ) کا نام نہیں بلکہ مسلمہ انسانی فطرت کے پس منظر میں بقیہ علمی وفنی تحقیقات کی مانند ایک تحقیقی جدوجہد کا خوبصورت عنوان ہے جس کے ذریعے قرآن وسنت کے ماہرین اپنی علمی بصیرت کے پس منظر میں تحقیقی مہارت بروئے کار لاتے ہوئے عوام الناس کے لئے آسان فہم طرز سے دینی وعلمی حقائق کی تعبیرات واصطلاحات متعارف کراتے چلے آرہے ہیں ظاہر ہے کہ ایسی خالص علمی اصطلاحات وتعبیرات کی توضیح وتشریح کیلئے متعلقہ علوم میں مہارت اور گہری دسترس ایک ناگزیر علمی تقاضا ہے۔ (جسکے سمجھنے کیلئے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ کامن سنس حقیقت ہے) یہاں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہونے لگتی ہے کہ قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے فقہ جیسی خودساختہ اصطلاح کی کیا ضرورت؟ براہ راست قرآن وسنت سے فہم حاصل کرنا چاہیے۔ پہلی سچائی یہ ہے کہ فقہ کی اصطلاح خودساختہ نہیں بلکہ خود قرآن وسنت میں اس کا ذکر موجود ہے جس کی طرف توجہ ضروری ہے فقہ دراصل

تفقہ فی الدین کا دوسرا نام ہے۔ تفقہ فی الدین کی طلب، ضرورت واہمیت کا مطالعہ قرآن کریم کی اس آیت کے ذیل میں کرنا چاہیے فرمان باری تعالیٰ ہے ترجمہ:۔ پس کیوں نہ نکلا ہر جماعت میں سے ایک حصہ (گروہ) تا کہ دین میں سمجھ پیدا کرے۔ الخ۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲)۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے وہ قرآن کریم میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے۔ الخ۔ (سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴)۔ مذکورہ آیات میں صاف اور شفاف پیغام باری تعالیٰ تنبیہی طرز سے دیا گیا ہے کہ علمی بصیرت اور تفقہ فی الدین (جو قرآن میں تدبر کے بغیر ناممکن ہے) کا حصول یقینی بنانے کا اہتمام کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دین کی بنیادی سوجھ بوجھ (علمی فہم) کا حصول تو ہر مسلمان پر فرض ہے ہاں تفصیلی علم دین کا حصول فرضِ کفایہ ہے۔ جب کوئی تفصیلاً علوم نبویہ میں مہارت کاملہ اور تحقیقی راہوں میں اپنا دن رات ایک کرتے ہوئے علمی دسترس مستحکم ومضبوط کر لیتا ہے تو اہل علم فہم دین کے حوالے سے اس کی رائے کو معتبر مانتے ہیں (تسلیم کرتے ہیں) گویا قرآن وسنت کے علمی مآخذ (حوالہ جات) پر اس کی گہری علمی نظر کو فقہ یا تفقہ فی الدین کا عنوان دے دیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی خود اس حدیث مبارک سے ہے جو حدیث معاذؓ کے نام سے مشہور ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)۔ امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں کتاب العلم بحوالہ شیخینؒ (بخاری ومسلم) روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کے عمدہ ٹکڑے نے بارش کو قبول کیا خوب گھاس اور چارہ کو اگایا اور بعض ٹکڑے نیچی سطح والے جنہوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کر لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ بخشا انہوں نے اس سے پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور زراعت کی بعض ٹکڑے جہاں بارش ہوئی چٹیل میدان ہے جو نہ تو بارش کو جمع کرتا ہے اور نہ ہی گھاس وغیرہ اگاتا ہے پس یہ اس آدمی کی مثال ہے جو دین میں سمجھ رکھتا ہے (فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) اور جس علم کے ساتھ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کو فائدہ دیتا ہے وہ سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے اور اس شخص کی مثال جو اس کی طرف سر کو نہیں بلند کرتا یعنی توجہ نہیں کرتا اور اس کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ یہاں واضح طور پر آپ نے مشاہدہ کیا کہ آپ ﷺ نے خاص طور پر فقیہ انسان کی تعریف فرمائی

ہے۔ مذکورہ حدیث سے ان اہل علم کے اس موقف کی خوب تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فقہ کی کھیتی قرآن وسنت کے صافی چشموں سے سیراب ہوتی ہے۔ خود خاتم الانبیا علیہ السلام نے بعض مخصوص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تفقہ فی الدین کے حوالے سے دعائیہ کلمات سے نوازا مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حق میں دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ (اے اللہ اس کو دین کی گہری سمجھ عطا فرما)۔ ان دعائیہ کلمات میں فہم دین کی امتیازی سوجھ بوجھ (جس کو تفقہ فی الدین کہا جاتا ہے) مراد ہے۔ اسی طرح فرمان نبوی علیہ السلام ہے:۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)۔ اس پس منظر میں ہمیں سمجھنا چاہیے کہ جو شخص بھی جس شعبہ میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہوئے اسے اپنا تحقیقی میدان بنالیتا ہے تو وہ اس کے لئے جان لڑاتا ہے ہر طرح سے جدوجہد وکوشش کرتا ہے آنے والے وقتوں میں ایسا شخص اس مضمون کا سپیشلسٹ (ماہر ترین) سمجھا جاتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ محنت وکوشش سے کوئی بھی آئندہ ماہر علم بن کر فقہ کا امام کہلا سکتا ہے؟ گویا اس حوالے سے کوئی پابندی نہیں؟ تو اس حوالے سے یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ جو بھی جس شعبہ علم وفن کا ماہر ہوتا ہے وہ اپنے تحقیقی مقالہ جات میں قدیم وجدید ماہرین علم وفن کے مستند حوالہ جات نقل کرتا ہے تو وہ (قدیم) ماہر علم اس مضمون کے تحقیقی ماخذ ومصدرِ علم (بنیادی علمی تحقیقی حوالہ) سمجھا جاتا ہے۔ ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ) اپنے اپنے سکول آف تھاٹ (علمی نظریہ تحقیق) کے وہ ماخذ ومصدر ہیں جن کی علمی فقاہت (علمی بصیرت وعلمی وجاہت) سند کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ دیگر علوم وفنون کے ابتدائی ماہرین کو (مثلاً افلاطون، سقراط، آئن سٹائن وغیرہ) کو علمی دانشگاہوں اور تحقیقی کتب میں سند کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ہم اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ آج کی جدید علمی وفنی تحقیقات میں ہر شعبہ کے وضع کردہ قواعد، اصول وضوابط (کلّیات) پر پہلا حوالہ کوئی نہ کوئی ابتدائی ماہر ومحقق قرار پاتا ہے۔ ایسے ہی فقہ (اور تفقہ فی الدین) کے حوالے سے وضع کردہ کلّی درجے کے اُصول، ضوابط وقواعد کے محققین وماہرین کے طور پر ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ) کو لیا جاتا ہے۔ ہاں جیسے دیگر علوم وفنون کے ابتدائی ماہرین کے بعد ان کے بعد میں آنے والے شاگردوں اور محققین کی مزید تحقیقات کو بھی قبول کیا جاتا ہے ایسے ہی ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ)

کے وضع کردہ قواعد وضوابط کی روشنی میں ناگزیر اجتہادی حقائق کا دروازہ کھلا ہے اور کسی بھی فقہی مسلک میں مذکورہ قواعد کی روشنی میں اجتہادی تحقیقات پر پابندی یا قدغن جیسی تنگ نظری کا کوئی پہلو اہل علم وبصیرت کے ہاں نہیں ملتا۔ ہمارے جدید ماہرین فقہ آج بھی اپنے اپنے ائمہ فقہاء کی علمی تحقیقات کو آگے بڑھاتے ہوئے پیش آمدہ مسائل پر (بنیادی اجتہادی قواعد واُصول کی روشنی میں) ان کے حل میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتے یہ ہے فقہ یا تفقہ فی الدین کی مختصر آسان فہم حقیقت (پس منظر)۔ یہاں اس خوش فہمی پر مبنی نظریہ کی اصلاح بھی ضروری ہے کہ بعض اپنے آپ کو زبردستی علمی دانشور قرار دینے والے حضرات یہ کہتے ہوئے بھی سنے جاتے ہیں کہ تحقیق تو تحقیق ہے وہ ہم بھی کر سکتے ہیں (هم رجال ونحن رجال۔ وہ فقہاء بھی ہماری طرح کے ہی انسان تھے) یہ کہنا ایسے ہی مضحکہ خیز ہے جیسا کہ ایوان صدر کا کوئی ادنیٰ درجہ کا ملازم یہ کہے کہ مملکت کا سربراہ بھی میری طرح کا ہی انسان ہے اس کی بھی دو آنکھیں، دو کان وغیرہ ہیں، میرے اور سربراہ مملکت میں کیا فرق ہے؟ اسی طرح ایک بالکل ان پڑھ انسان کہے افلاطون، سقراط وبقراط آئن سٹائن وغیرہ بھی ہماری طرح کے انسان تھے ان کی سوچ اور ہماری سوچ میں کیا فرق ہے؟ تو اس خام خیالی کو کس نقطہ فکر سے لیں گے؟ (جواب واضح ہے) اس مختصر تحقیقی فکر کے سمجھ لینے کے بعد پھر بھی غیر ضروری تنگ نظری یا معروف علمی استدلال سے ہٹ کر فقط اپنے نظریاتی فکر پر اصرار نامناسب روش ہے جو سنجیدہ فکر ونظر کے حاملین اہل علم وبصیرت کے ہاں اچھی نظروں سے نہیں دیکھی جاتی۔ ان مختصر مگر مدلل حقائق سے یہ غلط فہمی دور ہو جانی چاہیے کہ فقہ قرآن وسنت سے ہٹ کر (معاذ اللہ) کوئی اختراعی فکر کا نام ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ قرآن وسنت کی علمی تعبیر وتشریح کا نام ہے (جو قرآن وسنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے)۔ دعا ہے کہ اس عام فہم حقیقت پر مبنی علمی استدلال کو سمجھنے کی ہمیں توفیق نصیب ہو جائے اور اللہ پاک ہماری نسلوں (عوام وخواص ہر دو) کو ذوق سلیم اور فہم صالح عطا فرمائے۔ آمین۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲)۔ کفار کے بے جا تعجب کا رد (تردید) کرتے ہوئے اہل ایمان کو انکے مقام و درجہ خاص کی خوشخبری سنا دینے کا حکم اور کفار کی قرآنی آیات کے متعلق بدعقیدگی کا مذمتی ذکر۔

(۳)۔ وحی کے بھیجنے والے، خالق کائنات کی صفاتِ عظیمہ کا اعتقادی بیان۔

(۴)۔ آخرت کے متعلق پختہ اعتقادی ذکر کے بعد اہل حق و باطل کے الگ الگ انجام خیر و بد کا اظہار۔

(۵)۔ خدائی تخلیقی صفات عظیم کا احسانی بیان۔

أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ ٱلنَّاسَ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ
سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائے اور جو ایمان لائیں
ءَامَنُوٓا۟ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ
انہیں یہ خوشخبری سنائے کہ انہیں اپنے رب کے ہاں پہنچ کر پورا مرتبہ ملے گا کافر کہتے ہیں کہ
إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ مُّبِينٌ ۝٢ إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
یہ شخص صریح جادوگر ہے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین
وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ
چھ دن میں بنائے پھر عرش پر قائم ہوا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے اس کی اجازت کے
ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ
سوا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے سو اسی کی عبادت
فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝٣ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ
کرو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ۔تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے وہی
حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَ
پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے
عَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے
حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ۝٤ هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ
کو ہوگا اور ان کے کفر کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا۔ وہی ہے جس نے سورج کو روشن
ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ
بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر
ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
سکو یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھ داروں کے لئے کھول
ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝٥ إِنَّ فِى ٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا
کھول کر بیان فرماتا ہے۔ رات اور دن کے آنے جانے میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمانوں

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ
اور زمین میں پیدا کی ہیں ان میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں۔ البتہ جو
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا
لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہوئے اور اسی پر مطمئن
بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ
ہو گئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ ان کا ٹھکانا آگ ہے بسبب
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اس کے جو کرتے تھے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انہیں ان
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ
کا رب ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ
بہتی ہوں گی۔ اس جگہ ان کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور وہاں ان کا باہمی تحفہ سلام
فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع ١
ہوگا اور ان کی دعا کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔
وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ
اور اگر اللہ لوگوں کو برائی جلد پہنچادے جس طرح وہ بھلائی جلد مانگتے ہیں تو ان کی عمر ختم کردی جائے
اَجَلُهُمْ ۗ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١
سو ہم چھوڑے رکھتے ہیں ان لوگوں کو جنہیں ہماری ملاقات کی امید نہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ
اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۗ كَذٰلِكَ
پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے
زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ
پر پکارا ہی نہیں تھا اسی طرح بے باکوں کو پسند آیا ہے جو کچھ وہ کررہے ہیں۔ اور البتہ ہم تم سے پہلے کئی امتوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦)۔ گردش لیل ونہار (رات دن کا بدلنا) اور ارض وسما جیسی عظیم نشانیوں پر متقی لوگوں کے اعتقادی وصف کا تحسینی ذکر۔

(٧تا٨)۔ اہل ایمان کے برعکس منکرین آخرت کے دنیوی آسائشات میں فنا ہونے اور اطاعت حق کے بارے غافلانہ روش پر انکے خطرناک انجام کا تنبیہی ذکر۔

(٩تا١٠)۔ اہل ایمان کی اطاعت شعار زندگی پر ان کیلئے اُخروی (خدائی) اکرام واعزاز کا بیان۔

(١١)۔ انسان کی عموماً جلد باز (منفی فطرت) پر اظہار افسوس کرتے ہوئے منکرین آخرت کی باغیانہ روش پر سخت اظہار برہمی۔

(١٢)۔ انسان کی عمومی روش اور بے قدری کا شکایاتی ومذمتی ذکر۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم اختیار کیا حالانکہ پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے

لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

تھے اور وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاِذَا

تمہیں ان کے بعد زمین میں نائب بنایا تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔ اور جب ان

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں ہم سے ملاقات کی امید

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

نہیں کہ اس کے سوا کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے تو کہہ دے میرا کام نہیں کہ اپنی طرف

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ

سے اسے بدل دوں میں اسی کی تابعداری کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جائے اگر میں اپنے

عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دو اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تمہارے

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ڮ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ

سامنے نہ پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے خبردار کرتا کیونکہ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

کیا پھر تم نہیں سمجھتے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

آیتوں کو جھٹلائے بے شک گنہگاروں کا بھلا نہیں ہوتا۔ اور اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا

ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکے اور نہ انہیں نفع دے سکے اور کہتے ہیں اللہ کے ہاں یہ ہمارے

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳) ـ اقوام سابقہ کی ہلاکت و بربادی کا پس منظر سمیت مذمتی ذکر۔

(۱۴) ـ بعدازاں انکی جگہ لینے والوں کو تنبیہ خاص۔

(۱۵) ـ نزول قرآن (اظہار حق) پر منکرین کی بے جا خواہش کا مذمتی ذکر اور امام الانبیاء ﷺ کو وحی الٰہی کے متعلق اعتقادی حقیقت واضح کرنے کا زوردار حکم۔

(۱۶) ـ وضاحت مزید کے ساتھ خاتم الانبیاء ﷺ کی حیات سابقہ سے ہی صداقت حق کا سبق حاصل کرنے کا ذکر۔

(۱۷) ـ افترا علی اللہ (خدا پر جھوٹ باندھنا) اور تکذیب آیات کا مجرم دنیا کا سب سے بڑا ظالم قرار (اور خدائی نافرمان کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا)۔

(۱۸) ـ مشرکین کے (شرکیہ عقائد پر مبنی) اقوال قبیحہ کا مذمتی ذکر، جواباً اعتقادی اظہار کیلئے خدائی صفت عالیہ کا ذکر۔

الْأَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے ۔ اور لوگ ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا

إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

ہوگئے اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو جن باتوں

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ

میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا۔ اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ إِنِّيْ مَعَكُمْ

سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے سو تم انتظار کرو میں

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ع ۲

بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اس تکلیف کے

مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ

بعد جو انہیں پہنچی تھی تو وہ ہماری آیتوں کے متعلق حیلے کرتے لگتے ہیں کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ

ہے بے شک ہمارے فرشتے تمہارے سب حیلوں کو لکھ رہے ہیں۔وہ ہی ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں سیر کرنے کی

حَتّٰىٓ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بیٹھتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا

ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز ہوا چلتی ہے اور ہر طرف سے ان پر لہریں چھانے لگتی ہیں اور وہ

أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا

خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ لہروں میں گھر گئے ہیں تو سب خالص اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارنے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰىهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ

لگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس مصیبت سے بچادے تو ہم ضرور شکر گزار رہیں گے ۔ پھر جب اللہ انہیں

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں اے لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جانوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔ابتداء میں وحدتِ عقائد مگر بعد ازاں اختلافِ عقائد کا پس منظر ذکر کرتے ہوئے منکرینِ حق پر فوری عدم گرفت (گرفت نہ کرنے) کا حکمتی اظہار و بیان۔

(۲۰)۔اظہارِ معجزات کا مطالبہ کرنے والوں کے سامنے امام الانبیاء ﷺ کو اعتقادی اظہارِ حقیقت کا حکم۔

(۲۱)۔تنگ دستی کے بعد خوشحالی پر کفار کی بے قدری و حیلہ سازی کا مذمتی ذکر نیز خاتم الانبیاء ﷺ کو اظہارِ حقیقت کے بیان کا حکم۔

(۲۲ تا ۲۳)۔دورانِ سفر آمدہ پریشان کن صورتِ حال پر کفار کی توحید پر مبنی فریادی پکار اور وعدۂ شکر جبکہ بعد از نجات دوبارہ شرکیہ بغاوت کا مذمتی اظہار مزید انسان کو انجام کار منفی نتائج کے سامنا کرنے کی سخت وارننگ (تنبیہ)۔

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
پر ہی پڑے گا دنیا کی زندگی کا نفع اٹھالو پھر ہمارے ہاں ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے پھر ہم تمہیں بتلادینگے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ سبزہ مل کر
نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہوگئی
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ
اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض ہوچکے ہیں تو اس پر ہماری طرف سے دن
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
یا رات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کردیا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا اسی طرح ہم
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا
نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں۔ اور اللہ سلامتی
اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ
کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ جنہوں نے بھلائی
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ
کی ان کے لئے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
نہیں چڑھے گی وہ بہشتی ہیں وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے برے کام
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
کئے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھائے گی اور انہیں اللہ سے بچانے
عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
والا کوئی نہ ہوگا گویا کہ ان کے مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
ہیں یہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۴)۔ انسانی غفلت، نیکی و بدی کے انجام سے آگاہی کیلئے انسانی زندگی کی مثال خاص کا مشاہداتی اظہار و بیان۔

(۲۵ تا ۲۶)۔ احسان بھری دعوت خاص اور فرمانبرداروں کیلئے انعام مزید نیز آخرت میں ان کے لئے خصوصی اعزاز واکرام کا احسانی ذکر و بیان۔

(۲۷)۔ نافرمانوں کیلئے خدائی قانونِ جزاء اور اُخروی ہولناک سزا کا غضبناک اظہار۔

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
مشرکوں سے کہیں گے تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو تو ہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے
وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ سو اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
گواہ کافی ہے کہ ہمیں تمہاری عبادت کی خبر ہی نہ تھی۔ اس جگہ ہر شخص اپنے پہلے کئے ہوئے کاموں
كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ
کو جانچ لے گا اور یہ لوگ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مالک ہے اور جو وہ جھوٹ باندھا
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ النصف قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ
کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔ کہو تمہیں آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے یا
يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور زندہ کو مردے سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے کون
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ
نکالتا ہے اور سب کاموں کا کون انتظام کرتا ہے سو کہیں گے کہ اللہ تو کہہ دو کہ پھر اللہ سے کیوں
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
نہیں ڈرتے۔ یہی (اللہ) تمہارا سچا رب ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور ہے کیا سو تم کدھر
الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
پھرے جاتے ہو۔ اسی طرح ان نافرمانوں کے حق میں تیرے رب کا فیصلہ ثابت ہو کر
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پیدا
مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
کرے پھر اسے دوبارہ زندہ کرے کہہ دو اللہ پہلے پیدا کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا سو تم کہاں پھیر
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ
لے جاتے ہو۔ کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو صحیح راہ بتلائے کہہ دو اللہ ہی صحیح راستہ بتلاتا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸ تا ۲۹)۔ مشرکین سے روزِ محشر خدائی احتساب وگرفت کا پر ہیبت ذکر اور کفار کے متعلق معبودانِ باطلہ کے روزِ قیامت اُن سے اظہارِ لاتعلقی اور اس پر خدائی شہادت کا اعلانیہ اظہار و بیان۔

(۳۰)۔ ہر شخص کو مثبت یا منفی نتائج کا سامنا کرنے اور خدائی بارگاہ میں جھوٹ سچ کھل جانے کا تنبیہانہ طرز دیان۔

(۳۱)۔ خالق کائنات کی طرف سے آفاقی (آسمان وزمین) ونفسی تخلیقات (کان، آنکھیں وغیرہ) اور روزمرہ مشاہدۂ قدرت (مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ اشیاء کے پیدا ہونے) کے ذریعے اظہارِ حقیت پر مبنی لاجواب سوالوں کا (تنبیہی طرز سے) ذکر۔

(۳۲)۔ اتنی بڑی صفات کا مالک ہی تمہارا معبودِ حقیقی ہے، اس حقیقت سے انحراف کا دوسرا مطلب گمراہی ہی سے کام لینے کا تنبیہی اظہار۔

(۳۳)۔ نافرمانیوں کے تسلسل پر خدائی گرفت کا برہمی اظہار و بیان کہ قبولیت حق کی صلاحیت سلب ہو گئی ہے یہ کہ ایمان ہی نہ لاسکیں گے)۔

(۳۴)۔ اثبات توحید وتردید شرک سے متعلق لاجواب حقائق کا سوالیہ طرز سے تنبیہی ذکر۔

قُلِ اللّٰہُ یَھْدِیْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ یَّھْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ
تو اب جو صحیح راستہ بتلائے اس کی بات ماننی چاہئے یا اس کی جو خود راہ نہ پائے
اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّھْدٰی ۚ فَمَا لَکُمْ ۟ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ﴿۳۵﴾
مگر جب کوئی اور اسے راہ بتلائے سو تمہیں کیا ہوگیا کیا انصاف کرتے ہو۔
وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ؕ
اور وہ اکثر اٹکل پر چلتے ہیں بے شک حق بات کے سمجھنے میں اٹکل ذرا بھی کام نہیں دیتی بے شک
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ
اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی اپنی طرف سے
یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ
بنالائے اور لیکن اپنے سے پہلے کلام کی تصدیق کرتا ہے اوران چیزوں کو بیان کرتا ہے جو تم پر لکھی
وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
گئیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے
افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
ہیں کہ اس نے اسے خود بنایا ہے کہہ دو تم ایک ہی ایسی سورت لے آؤ اور اللہ کے
دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا
سوا جسے بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جسے وہ سمجھ نہ سکے
بِعِلْمِہٖ وَلَمَّا یَاْتِھِمْ تَاْوِیْلُہٗ ؕ کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ
اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی نہیں اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی
فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْھُمْ مَّنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ
جھٹلایا تھا سو دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔ اوران میں سے بعض ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے
ع وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّا یُؤْمِنُ بِہٖ ؕ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ
ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے اور تمہارا رب شریروں سے خوب واقف ہے۔ اور اگر تجھے
کَذَّبُوْکَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ عَمَلُکُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِیْٓــُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ
جھٹلائیں تو کہہ دے میرے لئے میرا کام اور تمہارے لئے تمہارا کام تم میرے کام کے جواب دہ نہیں اور میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵ تا ۳۶)۔ ہدایت حق کے متعلق لاجواب صداقت کا حقیت سے لبریز اظہار و بیان۔

(۳۷)۔ صداقت قرآن اور اس کی کتب سابقہ کے متعلق تصدیقی حیثیت کا زوردار بیان۔

(۳۸)۔ صداقتِ کتاب اللہ کے حوالہ سے لاجواب معجزاتی چیلنج کا زوردار اعلان (افسوس کہ مسلمانوں کا اس آفاقی چیلنج کی طرف دھیان کیوں نہیں جاتا کہ دنیائے کفر کو اپنی صداقت کے حوالہ سے فقط یہی چیلنج دہراتے رہیں تو سارا کفر لاجواب ٹھہرے)۔

(۳۹)۔ کفار کی بلاوجہ (بلادلیل) تکذیبِ حق کا مذمتی ذکر اور مستقبل کے متعلق مخفی قرآنی حقائق کے عدم اظہار کی وجہ سے اہل کفر کے دھوکہ میں رہنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کو ماضی کے نافرمانوں کے انجام سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہی نصیحت۔

(۴۰)۔ قرآنی حقائق کی قبولیت و عدم قبولیت کے حوالہ سے لوگوں کے مثبت و منفی ردِعمل کا جداگانہ تذکرہ۔

(۴۱)۔ تکذیب رسالت کے متعلق کفار کی مسلسل باغیانہ روش پر آپ ﷺ کو اتمام حجت کے اظہار کا خدائی حکم۔

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ ؕ اَفَاَنْتَ
تمہارے کام کا جواب دہ نہیں ہوں ۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے
تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْظُرُ اِلَیْكَ ؕ
ہیں کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو اگرچہ وہ نا سمجھیں ۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف
اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ
دیکھتے ہیں کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں ۔ بے شک اللہ لوگوں
النَّاسَ شَیْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ
پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ اور جس دن انہیں جمع
كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ ؕ قَدْ
کرے گا گویا وہ نہیں رہے تھے مگر ایک گھڑی دن کی ایک دوسرے کو پہچانیں گے بے شک
خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا
خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور راہ پانے والے نہ ہوئے ۔ اور اگر ہم تمہیں
نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ
ان وعدوں میں سے کوئی چیز دکھا دیں جو ہم نے ان سے کئے ہیں یا تمہیں وفات دیں پھر انہیں ہماری
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا
ہی طرف لوٹنا ہے پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں ۔ اور ہر امت کا ایک رسول ہے پھر جب
جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
ان کے پاس ان کا رسول آیا تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا گیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ۔ اور
یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ
کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ۔ کہہ دو میں اپنی ذات کے برے
لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ
اور بھلے کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت
اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ
آتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں ۔ کہہ دو بھلا دیکھو تو اگر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۲ تا ۴۳) ۔ مکذبین حق کی قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت باطنی طور پر سلب ہو جانے کا لطیف پیرائے میں مذمتی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ان کے حوالہ سے مزید امید وابستہ نہ کرنے کا فکر انگیز اظہار و بیان ۔

(۴۴) ۔ انسان کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے اور بعد میں چیخنے کی احمقانہ روش پر اظہار افسوس کا طرز خاص سے ذکر ۔

(۴۵) ۔ تکذیب حق کے ہٹ دھرم مجرمین کو اُخروی حقائق کے مشاہدہ پر کفِ افسوس ملتے رہنے کی پیشگی خبر دینے کا واعظانہ اظہار ۔

(۴۶) ۔ مستقبل کے حوالہ سے بعض خدائی وعدوں کے متعلق آپ ﷺ کو ان کی وقوعی صورتحال سے مطلع کرنے کی خبر خاص ۔

(۴۷) ۔ (دورِ سابق میں) ہر بڑی قوم میں رسول بھیجنے کا ذکر اور بعد از اتمامِ حجت فیصلہ حق لاگو کرنے کے قدیمی قانون الٰہی کا بیان ۔

(۴۸ تا ۴۹) ۔ جلد (عذاب آنے کے) فیصلے کے طلب گاروں کو آپ ﷺ کی طرف سے حقیقت پر مبنی جواب کا اعتقادی اظہار و بیان ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٥٠ تا ٥٢)۔ کفار کی عذاب کے متعلق جلد بازی کے جواب میں سخت سرزنش کا اظہار و بیان۔

(٥٣)۔ وقوع عذاب کے حوالہ سے کفار کے استہزائی (مذاقیہ) سوال کا سخت لہجے سے جوابی اظہار۔

(٥٤)۔ دنیا میں خدائی وعدہ عذاب کا مذاق اڑانے والوں کیلئے روز محشر ان کی پریشان کن صورتحال کی المناک منظر کشی کا بیان۔

(٥٥ تا ٥٦)۔ خدائی سلطنت عامہ و قدرت کاملہ کے پس منظر میں وقوع وعدہ کے برحق ہونے کا اعتقادی اظہار نیز خدائی صفات برحق کا اعتقادی ذکر۔

(٥٧)۔ انسانوں کی ہدایت کیلئے (محبت کاملہ کے طور پر) خدائی نصیحت اور دلوں کی تاریکیاں دور کرنے کی غرض سے شفائی نسخہ خاص کی آمد کا احسانی اظہار و بیان۔

(٥٨)۔ ظاہری مال و دولت سمیٹنے کی بجائے باطنی نعمت خاص (قرآنی ہدایات) سے سینوں کو منور کرنے کی سنہری نصیحت۔

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آجائے تو عذاب میں سے کون سی ایسی چیز ہے کہ مجرم اس کو
ٱلْمُجْرِمُونَ ۝٥٠ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ۚ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ
جلدی مانگتے ہیں۔ کیا پھر جب وہ آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے اب مانتے ہو اور تم اس
تَسْتَعْجِلُونَ ۝٥١ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ
کی جلدی کرتے تھے۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشگی کا عذاب چکھتے رہو تمہیں نہیں
هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝٥٢ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ
بدلہ دیا جاتا مگر اس چیز کا جو تم کرتے تھے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے کہہ دو
قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝٥٣ وَلَوْ أَنَّ
ہاں میرے رب کی قسم بے شک یہ سچ ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور اگر ہر ایک نافرمان
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟
کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں البتہ اپنے بدلہ میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب دیکھیں
ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ
گے تو دل میں نادم ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہیں
لَا يُظْلَمُونَ ۝٥٤ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ
کیا جائے گا۔ خبردار بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٥٥ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ
خبردار بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٥٦ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن
اور پھر اسی کی طرف پھر کر جاؤ گے۔ اے لوگو تمہارے رب سے نصیحت اور دلوں کے روگ
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٥٧
کی شفاء تمہارے پاس آئی ہے اور ایمان داروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔
قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
کہہ دو (قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے

يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

جو جمع کرتے ہیں۔ کہہ دو بھلا دیکھو تو اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہے تم نے اس میں سے

مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝٥٩ وَ

بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر دیا کہہ دو کیا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ پر افتراء کرتے ہو۔اور

مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ

جو لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں قیامت کے دن کی نسبت ان کا کیا خیال ہے

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٦٠ وَمَا ع

بے شک اللہ لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۔اور تم جس حال

تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو تو ہم

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ

وہاں موجود ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور تمہارے رب سے

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ

ذرہ بھر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی

اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ

چیز اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر کتاب روشن میں ہے ۔خبردار بے شک جو اللہ کے

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

دوست ہیں نہ ان پر ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ جو لوگ ایمان لائے اور

يَتَّقُوْنَ ۝٦٣ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا

ڈرتے رہے ۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی

تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٤ ؕ وَلَا يَحْزُنْكَ

باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی بڑی کامیابی ہے ۔اور ان کی بات سے غم نہ کر بے شک

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٥ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ نصف

عزت سب اللہ ہی کے لئے ہے وہی سننے والا جاننے والا ہے ۔خبردار جو کوئی آسمانوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیات

(۵۹)۔خدائی عطیہ ''رزق حلال'' ... کفار کی خود ساختہ حلت وحرمت پر تنبیہی سرزنش کا بیان۔

(۶۰)۔افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) پر خدائی گرفت کی سخت اور دنیا میں مہلت دینے کے حوالے سے احسانِ الٰہی کا ذکر۔

(۶۱)۔آپ ﷺ پر خصوصاً اور لوگوں کے عمومی حالات پر براہِ راست خدائی نظر و توجہ، نیز ادنیٰ سے ادنیٰ ... خدائی احاطہ علم و مشاہدہ سے باہر نہ ہونے کا اعتقادی اظہار (کہ ہر جز و عمل خدائی رجسٹر (لوح محفوظ) میں درج ہو رہی ہے)۔

(۶۲ تا ۶۴)۔ پیکرانِ اطاعت الٰہی (اولیاء اللہ) کے مقام وعظمت کا ایمانی ذکر و بیان۔

(۶۵)۔کفار کی ایذا رسانی کو خاطر میں نہ لانے اور خدائی حقیقی عزت کو پیش نظر رکھنے کا اعتقادی اظہار۔

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور یہ جو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
شریکوں کو پکارتے ہیں وہ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل
يَخْرُصُوْنَ ۞٦٦ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
کرتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن
مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۞٦٧ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
دکھلانے والا بنایا بےشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ
وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ
نے بیٹا بنا لیا وہ پاک ہے بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞٦٨
اسی کا ہے تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے تم اللہ پر ایسی بات کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں۔
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۞٦٩
کہہ دو جو لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں نجات نہیں پائیں گے
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھالینا ہے پھر ہماری ہی طرف انہیں لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۞٧٠ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
گے بسبب اس کے کہ کفر کرتے تھے۔ اور انہیں نوح کا حال سنا جب اس نے اپنی قوم
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
سے کہا اے قوم اگر تمہیں میرا تم میں رہنا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو
اللّٰهِ فَعَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اب تم سب مل کر اپنا کام مقرر کرو اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو پھر
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۞٧١ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
تمہیں اپنے کام میں شبہ نہ رہے پھر وہ کام میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ پھر اگر منہ پھیرو

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۶)۔ خدائی احاطۂ ملکیت وقدرت ہی برحق سمجھنے اور معبودانِ باطلہ کے متعلق کفار کے نظریہ ناحق کو رد کرنے کا اعتقادی بیان۔

(۶۷)۔ اثبات توحید کے عقلی ومشاہداتی دلائل واحسانات کا برملا اظہار۔

(۶۸)۔ کفار کے شرکیہ وکفریہ عقیدہ باطل کی مذمت وتردید کے بعد اظہار حق کا بیان نیز کفار کے خبثِ فکر پر انکی سرزنش۔

(۶۹)۔ اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے مجرمین کی دائمی ناکامی کا ذکر۔

(۷۰)۔ چار دن کی زندگی سے فائدہ اٹھالینے کے بعد اُخروی خدائی گرفت کا غضبیہ اظہار وبیان۔ (ہر دور کے اکثر عیش پرست لوگ دنیوی زندگی کی بدمستی میں غرور وتکبر کے شکار اور اعراضِ حق کے مجرم چلے آرہے ہیں۔ اس فلسفہ ناحق کی سلسلہ وار کڑی کا آغاز)

(۷۱تا۷۳)۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے تبلیغ حق کے متعلق مکالمہ کے کچھ واقعاتی احوال اور قوم لوط کے تکذیبی رویہ کے باعث نتیجتاً عبرتناک ہلاکت جبکہ حضرت نوح علیہ السلام وفرمانبردارانِ حق کی مسلسل نجات کا سبق آموز ذکر وبیان۔

فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ

تو میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي

فرمانبرداروں میں سے رہوں۔ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں

الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ

کو کشتی میں بچالیا اور انہیں خلیفہ بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں غرق کردیا سو دیکھ

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ

لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ پھر ہم نے نوح کے بعد اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف

رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا

بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر بھی ان سے یہ نہ ہوا کہ اس بات پر ایمان لے آئیں

كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾

جسے پہلے سے جھٹلا چکے تھے اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں

بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

دے کر بھیجا پھر انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ گنہگار تھے۔ پھر جب انہیں ہمارے ہاں

مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ

سے سچی بات پہنچی کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم حق بات کو یہ کہتے ہو جب وہ

لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا

تمہارے پاس آئی کیا یہ جادو ہے اور جادو کرنے والے نجات نہیں پاتے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے

أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ

پاس آیا ہے کہ ہمیں اس راستہ سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو

فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي

اس ملک میں سرداری مل جائے اور ہم تو تمہیں ماننے والے نہیں۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر دانا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۴)۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام تک (درمیان عرصہ میں بھی) فریضہ تبلیغ حق کی ادائیگی کیلئے یکے بعد دیگرے انبیاء ورسل کی آمد اور قوموں کی روائتی تکذیبی روش پر خدائی باطنی عذاب (کہ ان سے قبول حق کی صلاحیت سلب کی جاتی رہی) کا تنبیہاتی وعبرتی ذکر۔

(۷۵)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام کی فرعون (اور قوم فرعون) کی طرف تبلیغ دین کیلئے بعثت (آمد) پر فرعونیوں کے اعراض حق (متکبرانہ اور مجرمانہ روش) کا شکایاتی ذکر۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰۤى اَلۡقُوۡا

جادوگر کو لے آؤ۔ پھر جب جادوگر آئے انہیں موسیٰ نے کہا ڈالو جو تم

مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا قَالَ مُوۡسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ ۙ

ڈالتے ہو۔ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا کہ جو تم لائے ہو وہ جادو ہے

السِّحۡرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾

اللہ اسے ابھی درہم برہم کردے گا بے شک اللہ شریروں کے کام نہیں سنوارتا۔

ع ۱۲ ۱۳ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوۡسٰۤى

اور اللہ اپنے حکم سے حق بات کو سچا کرتا ہے اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں۔ پھر کوئی بھی موسیٰ پر ایمان

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ عَلٰى خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهِمۡ

نہ لایا مگر اس کی قوم کے چند لڑکے اور وہ بھی فرعون کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ انہیں

اَنۡ يَّفۡتِنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فِرۡعَوۡنَ لَعَالٍ فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

مصیبت میں نہ ڈال دے اور بے شک فرعون زمین میں سرکشی کرنے والا تھا اور بے شک وہ حد سے

الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى يٰقَوۡمِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ

گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے

فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ

ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو۔ تب وہ بولے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ

اے رب ہمارے ہم پہ اس ظالم قوم کا زور نہ آزما۔ اور ہمیں مہربانی فرما کر ان

مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ

کافروں سے چھڑا دے۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم

لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ

کے واسطے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو مسجدیں سمجھو اور نماز قائم کرو اور ایمان

وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَ

والوں کو خوش خبری دو۔ اور موسیٰ نے کہا اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۶ تا ۸۲)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مابین (اظہار حق و باطل کا) تفصیلی مکالمہ اور احقاق حق (حق کو واضح کردینے) کے متعلق خدائی فیصلے کا زوردار بیان۔

(۸۳ تا ۸۶)۔ اظہار حق اور مسلسل مساعی جمیلہ کے باوجود فقط کچھ نوجوانوں پر ایمانی اثرات کے اظہار کا ذکر (کہ وہ بھی مشکل ماحول میں کس طرح ایمان لائے تھے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے نوجوانوں سے استقامت حق کے حوالہ سے مکالمہ و جواب مکالمہ کا واقعاتی بیان۔

(۸۷ تا ۸۸)۔ فرعونیوں کے مسلسل مظالم پر قوم موسیٰ علیہ السلام کے لئے خدائی ہدایاتی نصیحت نامہ کے نفاذ کا ذکر، بارگاہ خداوندی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیوں کو مال و دولت کی فراوانی اور اسباب دنیا کی فراہمی کا شکوہ اور ان (فرعونیوں) کے خلاف اظہار بددعا۔

مَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ
کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور ہر طرح کا مال دیا ہے اے رب ہمارے یہاں تک کہ انہوں
سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
نے تیرے راستہ سے گمراہ کر دیا اے رب ہمارے ان کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے
فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ أُجِيبَت
پس یہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھیں۔ فرمایا تمہاری دعا قبول ہو چکی
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾
سو تم دونوں ثابت قدم رہو اور بے عقلوں کی راہ پر مت چلو۔
وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ
اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی سے
بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ
ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا کہا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر
إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾
بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔
آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ
اب یہ کہتا ہے اور تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا۔ سو آج
نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ
ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لئے عبرت ہو اور بے شک بہت سے لوگ
النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ
ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔ اور البتہ تحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کی عمدہ جگہ دی
صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ
اور کھانے کو ستھری چیزیں دیں وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے بے شک
الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا
تیرا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس بات میں کہ وہ اختلاف

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۹)۔ جواباً بددعا کی قبولیت اور استقامت حق (جلد بازی کئے بغیر) کی تلقین کا اظہار (فرعونیوں کے طویل مظالم اور ناحق اقتدار کے خاتمہ کا آغاز)

(۹۰ تا ۹۲)۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم، فرعونیوں کے قوم موسیٰ کا تعاقب اور دریائے نیل میں فرعونیوں کی غرقابی کا عبرتی ذکر، نیز غرقابی کے وقت فرعون سے اظہارِ برہمی کا سبق آموز بیان۔

(۹۳)۔ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام پر خدائی احسانات، نیز بنی اسرائیلیوں کی علمی واخلاقی پستی کا شکایاتی ذکر، نتیجتاً روزِ محشر ان کے مابین اظہارِ حقیقت واضح کر دینے کا ذکر و بیان۔

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ
کرتے تھے۔ سو اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری تو ان سے پوچھ
الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن
لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں بے شک تیرے پاس تیرے رب سے حق بات آئی ہے
رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ
سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو۔ اور ان میں سے بھی نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو
كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ
جھٹلایا پھر تو بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ جن پر تیرے رب کی بات ثابت
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ
ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اگرچہ انہیں ساری نشانیاں پہنچ جائیں جب
حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ
تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا
فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
ایمان اسے نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾
میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ
اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے پھر کیا تو
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن
لوگوں پر زبردستی کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور کسی کے بھی بس میں نہیں کہ اللہ
تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ
کے حکم کے سوا ایمان لے آئے اور اللہ ان کے لئے کفر کا فیصلہ کرتا ہے جو
لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا
نہیں سوچتے۔ کہہ دو دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے اور بے ایمان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۴)۔ (آپ کے توسط سے) صداقتِ حق میں شک کرنے والوں کیلئے اہل کتاب سے تصدیقی رجوع کرنے کا ترغیبی مشورہ، اظہارِ حقانیت کے بعد کسی طرح کے تردد (شک) کو خاطر میں نہ لانے کی زوردار نصیحت کا اظہار۔

(۹۵)۔ تکذیبی رویوں اور خسارے کے راستوں سے ہمیشہ اجتناب (دور رہنے) کی تلقین و نصیحت۔

(۹۶ تا ۹۷)۔ ازلی بدبختوں کے عدم ایمان پر پریشان نہ ہونے کا لطیف پیرائے سے اظہار (یہ لاتوں کے بھوت ہیں جب تک مشاہدہ عذاب نہ ہو جائے یہ سیدھے نہیں ہو سکتے)۔ (مشاہدہ عذاب کے وقت کسی کی معذرت اور ایمانی اظہار قبول نہیں کیا گیا سوائے قومِ یونس کے۔

(۹۸)۔ قومِ یونسؑ کی مشاہدہ عذاب پر معذرتی اظہار قبول کرنے کی مخصوص استثنائی صورتحال کا واقعاتی اشارہ و تنبیہ۔

(۹۹)۔ لوگوں کے ایمان قبول کرنے کے متعلق اہل ایمان کی حد سے بڑھی تمنا و خواہش کے جواب میں خدائی تکوینی حکمت کا لطیف پیرائے سے تنبیہی اظہار۔

(۱۰۰)۔ ایمان عطا کرنے کے حوالے سے خدائی قانون کا حکیمانہ اسلوب سے بیان۔

تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ

قوم کو معجزے اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ پھر کیا وہ انہیں لوگوں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

کے دنوں کا سا انتظار کرتے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں کہہ دو اچھا انتظار کرو

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو جو ایمان لاتے

ع ١٠/١٥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

ہیں بچالیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ایمان والوں کو بچالیں۔ کہہ دو اے لوگو

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ

اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ

کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

حکم ہوا ہے کہ ایمان داروں میں رہوں۔ اور یہ بھی کہ یکسو ہو کر دین کی طرف

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ

رخ کئے رہو اور مشرکوں میں نہ ہو۔ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکار جو نہ

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ

جائے گا۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ

کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو اے لوگو تمہیں تمہارے رب سے حق پہنچ چکا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۱)۔ اتمام حجت کیلئے مشاہدات قدرت کو پیش نظر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ضدی اور ہٹ دھرم کفار پر ذرائع ہدایت استعمال نہ کرنے کے باعث برہمی اظہار۔

(۱۰۲)۔ تمام تر ذرائع ہدایت کے باوجود سرکشی وبغاوت کے مجرمین کو نشانِ عبرت بنا دینے کے حوالہ سے انتظار کی تنبیہ۔

(۱۰۳)۔ فریضہ حق ادا کرنے والوں کے متعلق عادت الٰہیہ کا تسلی آمیز اظہار۔

(۱۰۴)۔ دینی حقائق میں شک کرنے والوں کے آگے دوٹوک پیغام حق کا اظہار واعلان۔

(۱۰۵)۔ دین حنیف کے واضح اظہار اور شرک سے بیزاری کا ناصحانہ ذکر۔

(۱۰۶تا۱۰۷)۔ نفع ونقصان کے متعلق پختہ عقیدہ کے دوٹوک اظہار کا ذکر وبیان۔

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کے لئے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى
بھی اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں ۔ اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے
ع ۱۲ اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
اس پر چل اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آياتها ۱۲۳ ركوعاتها ۱۰

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾
یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیتیں حکیم خبردار کی طرف سے مستحکم کردی گئی ہیں پھر مفصل بیان کی گئی ہیں۔
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ
یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ۔ اور
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو تاکہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ
فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کر نیکی کی ہو اس کو بڑھ کر بدلہ دے اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں
تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ
تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تمہیں اللہ کی طرف لوٹ
مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ
کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ خبردار بے شک وہ اپنے سینے دوہرے کر رہے ہیں تاکہ اس
صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ
سے چھپ جائیں خبردار جس وقت وہ کپڑے ڈھانکتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپا کر اور
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾
ظاہر کرکے کرتے ہیں بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۸)۔لوگوں کے سامنے اتمام حجت ہوجانے کے بعد نظام جبر سے ہٹ کر اپنے اختیار سے قبول ہدایت یا ضلالت (گمراہی) کے فیصلہ کرنے کا (آزمائشی) اظہار۔

(۱۰۹)۔خاتم الانبیاء ﷺ کو وحی الٰہی کی اتباع اور استقامت سے اپنا فریضہ حق ادا کرتے رہنے کی نصیحت (حتیٰ کہ اللہ پاک حق و باطل کے مابین امتیاز واضح کردے)۔

سورۃ ہود

(۱)۔رموز کلام الٰہیہ سے آغاز کرتے ہوئے محکم (مضبوط/اٹل) آیات اور تفصیلات (واضح عقائد واحکام) کے قطعی ہونے کی (حکیم وخبیر ذات کی طرف سے) تصدیق کا ذکر۔

(۲)۔توحید ورسالت (آپ ﷺ کے نذیر وبشیر ہونے) کا برملا اظہار۔

(۳)۔اظہارِ استغفار اور توبہ کے نتائج حسنہ کا اظہار وبیان نیز حکم عدولی کی صورت میں عذاب وگرفتِ خداوندی کا تنبیہی ذکر۔

(۴)۔ہر چیز پر قادر ذات کی طرف سے آخرت کو پیش نظر رکھنے کا تنبیہی اظہار۔

(۵)۔علیم بذات الصدور سے کچھ بھی مخفی نہ ہونے کا تنبیہاتی اظہار وبیان۔ (شرم وحیاء کے ہزار پردے ہوں یا مخفی وپوشیدہ مشورے اس ذات سے کوئی حقیقت مخفی نہیں رہ سکتی)۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ
اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے اور جانتا ہے جہاں وہ
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ واضح کتاب میں ہے ۔ اور وہی ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ
جس نے آسمان او رزمین چھ دن میں بنائے اور اس کا تخت پانی پر تھا تاکہ
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ
تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے۔ اور اگر تو کہے کہ تم
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾
مرنے کے بعد اُٹھو گے تو منکرین یہ کہیں گے کہ یہ تو صریح جادو ہے ۔
وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا
اور اگر ہم ایک مدت معلوم تک ان سے عذاب کو روک رکھیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے
يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
عذاب کو روک دیا خبردار جس دن اُن پر عذاب آئے گا ان سے نہ پھیرا جائے گا اور انہیں وہ
مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ ع
چیز گھیرے گی جس پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر مصیبت پہنچنے کے بعد نعمتوں کا
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ
مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میری سختیاں جاتی رہیں کیونکہ وہ اترانے والا شیخی خورا ہے۔ مگر جو
صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾
لوگ صابر ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۔
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ
پھر شاید آپ اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھیں گے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اور ان کے اس کہنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦)۔ خدائی صفت (رزاق) کا بطور خاص اور صفتِ علم کا بطور عموم اظہار و بیان۔

(٧)۔ خدائی صفتِ تخلیق اور قدرتِ عظیم (استویٰ علی العرش) کا ذکر کرتے ہوئے نظام ابتلاء و آزمائش کا حکیمانہ اظہار و بیان نیز عقیدہ آخرت کے متعلق منکرین کے منفی نظریۂ ناحق کا مذمتی ذکر۔

(٨) منکرین حق سے تاخیر عذاب پر ان کے منفی ذہن جواباً خدائی اٹل گرفت کا تنبیہی و برہمی اظہار و بیان۔

(٩تا١٠)۔ انسان کی فطرتی کمزوریوں کے ضمن میں بعضے آزمائشی احوال کے دوران اس کے منفی ردِ عمل کا تجزیاتی ذکر۔

(١١)۔ فرمانبرداروں کے مثبت رویہ اور اطاعت شعاری کے نتیجہ خیز انعام کا بیان۔

خلاصہ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢)۔ کفار کی بے ہودہ فکری (بے جا فرمائشی مطالبات) پر فطری کبیدگی (اظہار غم) کے جواب میں تسلی آمیز اور مشفقانہ تنبیہ خاص سمیت اپنے فرض منصبی کے متعلق وضاحت کر دینے کا بیان۔

(١٣)۔ کفار کی صدقِ کتاب کے حوالہ سے تشکیکی (شک پر مبنی) الزام کے جواب میں اظہارِ حق کا لاجواب چیلنج۔

(١٤)۔ کفار کی طرف سے چیلنج قبول نہ کرنے پر عقیدہ حق کی صداقت کے برملا اظہار کا اعلان۔

(١٥ تا ١٦)۔ نافرمانوں کی دُنیوی چاہتوں پر خدائی ردِ عمل کا ذکر۔ (وقتی خواہشات کے بدلے آخرت برباد)۔

(١٧)۔ اہل ایمان کی تصدیقِ حق کے حوالہ سے انکی فطرتِ سلیمہ اور دیگر (تصدیقی) شواہدات کا ذکر۔ اس کے برعکس کفار کے انکارِ حق کے نتائج کا (موازناتی) اظہار و بیان نیز حق وصداقت کی شک سے بالاتر تصدیق کے ترغیبی اظہار کا ذکر۔

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ
سے آپ کا دل تنگ ہوگا کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتر آیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٢ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا
کیوں نہ آیا آپ تو محض ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ تو نے
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
قرآن خود بنالیا ہے کہہ دو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلا
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١٣ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ
لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تمہارا کہنا پورا نہ کریں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل کیا
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٤
گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے ہو۔
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ
جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال ہم یہیں پورے
فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝١٥ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
کر دیتے ہیں اور انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا جاتا۔ یہ وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں
الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ڮ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٦
آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا اور خراب ہو گیا جو کچھ کمایا تھا۔
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ
بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے صاف راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ
قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَ
بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی یہی لوگ قرآن کو مانتے ہیں اور
مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ
جو کوئی سب فرقوں میں سے اس کا منکر ہو تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سو تو قرآن کی طرف سے شبہ
مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٧
میں نہ رہ بے شک یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ لوگ اپنے رب کے روبرو
عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ
پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں کہ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ
أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ
بولا تھا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں
اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولَٰئِكَ لَمْ
کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ
يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ
زمین میں عاجز کرنے والے نہیں تھے اور ان کیلئے سوا اللہ کے کوئی دوست
وقف لازم أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَ
نہ تھا انہیں دوگنا عذاب کیا جائے گا یہ لوگ نہ سن سکتے تھے اور
مَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
نہ دیکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ضائع ہوگیا
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ
جو جھوٹ وہ باندھتے تھے۔ بے شک یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان
الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا
میں ہونگے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اپنے رب کے سامنے
إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ
عاجزی کی وہ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فریق کی مثال
الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا کیا دونوں کا حال برابر
ع ۲ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ
ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا بے شک میں تمہیں

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

(۱۸)۔ خدا پر جھوٹ گھڑنے والے ظالموں کی روزِ محشر خدائی عدالت میں پیشی اور ان کے خلاف گواہی کے پس منظر میں خدائی لعنت کا غضبیہ اظہار وبیان۔

(۱۹تا۲۲)۔ ظالموں کی مزید صفات قبیحہ کا مذمتی ذکر اور آخرت میں ان کی بے بسی سمیت سخت عذاب الٰہی وخسارے کا غضبناک ذکر۔

(۲۳)۔ اس کے برعکس اہل ایمان کی اطاعت شعاری پر خدائی انعام عظیم کا بیان۔

(۲۴)۔ نیک وبد کے مابین تقابل کی مثالیاتی طرز سے وضاحت کا تنبیہی عنوان سے ذکر (اطاعت ونافرمانی کی مثالیاتی ذکر کے بعد قوم نوح کے حوالہ سے واقعاتی ذکر کا آغاز) (گمراہی میں فناء قوم کی اصلاح کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی جہد مسلسل کا تفصیل سے ذکر وبیان۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
صاف ڈرانے والا ہوں ۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں تم پر دردناک دن کے
يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا
عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پھر اس کی قوم کے جو کافر سردار تھے وہ بولے ہمیں تو تم ہم جیسے ہی ایک آدمی
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ
نظر آتے ہو اور ہمیں تو تمہارے پیرو وہی نظر آتے ہیں جو ہم سے رذیل ہیں وہ بھی سرسری نظر سے
الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾
اور ہم تم میں اپنے سے کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي
اس نے کہا اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے صاف راستہ پر ہوں اور اس نے مجھ
رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا
پر اپنے ہاں سے رحمت بھیجی ہو پھر وہ تمہیں دکھائی نہ دے تو کیا میں زبردستی تمہارے گلے مڑھ دوں اور تم
كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى
اس سے نفرت کرتے ہو۔ اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں مانگتا میری مزدوری
اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي
اللہ ہی کے ذمے ہے اور میں ایمانداروں کو ہٹانے والا نہیں بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے
أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن
ہیں لیکن تمہیں جاہل قوم دیکھتا ہوں۔ اور اے میری قوم اگر میں انہیں ہٹا دوں تو مجھے اللہ سے
طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ
کون چھڑائے گا کیا پھر تم نہیں سمجھتے۔ اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ
ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ یہ کہوں گا کہ جو
تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي
لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵ تا ۳۵) ۔ (دعوت توحید، انذار وتخویف (عذاب الٰہی سے ڈرانا) قوم کی پست فکری وپست ذہنی کی اصلاح، بے لوث تبلیغی اقدامات، اور اظہار حق کے حوالہ سے واعظانہ نصائح نیز قوم کو راہ راست پر لانے کیلئے انتھک مساعیٔ جمیلہ کے باوجود انکی باغیانہ مزاحمت وجدال (جھگڑا بازی) پرمبنی قیل وقال جواباً حضرت نوح علیہ السلام کی اظہار حقیقت سے لبریز ناصحانہ خیر خواہی اور خدائی نافرمانی سے اظہار برأت کا سلسلہ وار اظہار وبیان۔

أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا

میں ہے ایسا کہوں تو میں بے انصاف ہوں۔ کہا اے نوح تو نے ہم سے جھگڑا کیا

فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣٢﴾

اور بہت جھگڑا کر چکا اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَ

نوح نے کہا اسے تو اگر چاہے گا اللہ ہی لائے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے۔ اور

لَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ

میری نصیحت تمہیں فائدہ نہ دے گی خواہ میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں اگر اللہ کو تمہیں گمراہ رکھنا

يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ

ہی منظور ہے وہی تمہارا رب ہے اور اس کی طرف تمہیں پھر جانا ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ

افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا

قرآن کو خود بنا لایا آپ فرما دیں، اگر میں خود بنا لاتا ہوں تو اسکا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہوں سے

تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ ع

بری ہوں۔ اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہیں

إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ

لائے گا مگر جو لا چکا پھر غم نہ کر ان کاموں پر جو کر رہے ہیں۔ اور ہمارے روبرو اور

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ

ہمارے حکم سے کشتی بنا اور ظالموں کے حق میں مجھ سے کوئی بات نہ کر بے شک

إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن

وہ غرق کیے جائیں گے۔ اور وہ کشتی بناتے تھے اور جب اس کی قوم کے سردار

قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ

اس پر گزرتے اس سے ہنسی کرتے کہتے اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنسیں گے

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

جیسے تم ہنستے ہو۔ تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۶ تا ۴۰)۔ نافرمان قوم کے خلاف خدائی گرفت وانتقام کے تحت آپریشن کا اعلان واقدامات۔ آغاز کا واتفاقی ذکر (بڑی کشتی کی تیاری کا حکم، اس اقدام پر قوم کا تمسخر (مذاق اُڑانا) حضرت نوح علیہ السلام کا قوم کو تنبیہی جواب اور عذاب الٰہی آنے کی اطلاع، طوفان کے علاماتی اظہار، پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے کے حوالہ سے خدائی نصیحت کا سلسلہ وار ذکر۔

کمالِ بشریت اور انسانی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ ہود آیت نمبر ۲۷)

اللہ تعالیٰ نے ہزارہا مخلوقات میں سے تین قسم کی مخلوقات کو اہم احکامات کا مکلف (ذمہ دار) بنایا ہے: (۱) فرشتے (۲) انسان (۳) جِنات۔ فرشتے خدائی حکم سے نوری (وجود سے) مخلوق کہلاتے ہیں، جنات کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور انسان عناصر اربعہ سے مرکب ایک غیر معمولی وجودی حقیقت کا خدائی تحفۂ خاص کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تکوینی طور پر (مخفی فیصلے سے) محض اطاعت و فرمانبرداری کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان میں سے جس جس کو یہ کام سونپا گیا ہے وہ (فرشتہ) اُسی کام میں لگا ہوا ہے ایک لمحہ کے لیے بھی وہ نافرمانی کا (ارتکاب تو دور کی بات) تصور بھی نہیں کرسکتا۔ انسانوں اور جِنات پر متضاد فکر و عمل کی قوت و طاقت عطا کرنے کے پسِ منظر میں نظامِ امتحان لاگو کیا ہے کہ ان میں سے کون اپنے اختیار سے خیر و شر (دونوں میں) سے کسی ایک کو عمل میں لاتا ہے، فرشتوں میں نہ کھانا پینا نہ نکاح و طلاق نہ آگے نسب اور اولاد کا سلسلہ (بلکہ فی الحال ان کی موت کا بھی کوئی تصور نہیں) فرشتے خدائی نظامِ خاص کے تحت ان ساری ضروریات سے ماوراء مخلوق ہیں۔ اس کے برعکس انسان اور جنات کی اپنی اپنی ضروریات، محتاجی، کھانا پینا، والدین، بیوی بچے، نکاح و طلاق آگے اولاد و نسب کا باقاعدہ نظام نافذ ہے اور بالآخر موت بھی خدائی فطرت کا نظم العمل ہے اور شریعت میں بھی اس کا اعتبار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی و رسول کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور انسانوں ہی کے نسب سے ان کا ظاہری اور باطنی نظام فطرت جاری فرمایا، کوئی نبی یا رسول اوپر سے براہِ راست نازل نہیں فرمایا پھر ہر نبی اور رسول کے بھی والدین، ان کی بھی اولاد اور نسبی سلسلہ، انسانوں کی ہی ضروریات (کھانا پینا، لباس، صحت، بیماری، مکان) یہاں تک کہ ان پر بھی انتقالِ حیات کا نظام نافذ فرمایا۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی حضرت عبداللہ کے نسب سے حضرت آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا جان (خواجہ عبدالمطلب) سے آگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پورا سلسلہ نسب نامہ محفوظ اور پیچھے سے آپ کا رشتہ مطہر حضرت اسماعیلؑ بن حضرت ابراہیمؑ سے ملتا ہے الغرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی ظاہرا اور باطنا ہر دو لحاظ سے مکمل بلکہ اکمل و اجمل انسان بنایا گیا اور یہ معاملہ ہر نبی و رسول کے ساتھ ایک طرح ہوا۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ”اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے تھے“ (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲۰)۔ گویا ہر نبی و رسول فطرت انسانیہ کا مظہرِ اتم تھا اس کو بھی بھوک میں

کھانے پینے وغیرہ، چلنے پھرنے، سونے جاگنے وغیرہ کی حاجت پیش آتی تھی۔ وہ بھی بیمار ہوجاتے تھے اور پھر ان کو صحت بھی مل جاتی تھی ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ ترجمہ: ''اور جب میں مریض ہوتا ہوں (تو) وہی مجھے شفاء دیتا ہے (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۸۰)۔ جبکہ فرشتے جو نوری مخلوق ہیں وہ ان میں سے ہر ایک حاجت سے مستثنٰی (غیر محتاج) ہیں۔ قرآن کی واضح آیات سے (متشابہات سے نہیں) انبیاء ورسل اور خود خاتم الانبیاءﷺ کا انسان ہونا ثابت ہے تو پھر انکار و تاویل کیسی؟ کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ''تحقیق تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے آئے'' (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸)۔ دوسرے مقام پر ارشادِ الٰہی ہے کہ {البتہ تحقیق اللہ پاک نے احسان فرمایا مؤمنین پر کہ ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا، الخ} (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)۔ جب ارشادِ ربانی میں وضاحت فرما دی گئی کہ انہی میں سے رسولوں کو مبعوث فرمایا گیا ہے۔ ایسے ہی گزشتہ انبیاء ورسل کے حوالہ سے قرآن کریم میں ان کے تذکرے میں یہی ارشاد فرمایا کہ ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ الخ﴾، ﴿وَ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صَالِحٌ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ الخ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ﴾۔ انبیاء کو ان کے خاندان اور اپنی قوم میں بھیجنے کا صاف تذکرہ خود اللہ پاک نے فرمایا اور اسی لیے یہی اعتقاد برحق ہے کہ ہر نبی و رسول کو اللہ پاک نے اعلیٰ انسان بنایا اور انسانوں کے خاندان میں ہی ان کو پیدا فرمایا البتہ انسانی درجات میں ہر نبی و رسول سب سے ممتاز، اعلیٰ و بلند تر بلکہ فرشتوں سے بھی افضل تھے۔ جبکہ خاتم النبیینﷺ کو امام الانبیاءﷺ (بلکہ امام الملائکہ) بنایا کہ آپ کا مقام ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کا ہے۔ آپﷺ کے مقام و منزلت کا تعیّن ہمارے الفاظ میں تقریباً ناممکن ہے۔ انسانیت اور فرشتوں کے تمام تر مدارج و مراتب کی جہاں انتہا ہے وہاں سے خاتم الانبیاءﷺ کی عظمتِ خاص کی ابتداء ہے۔ سب نوری پیچھے کھڑے ہیں اور آپﷺ آگے بڑھ گئے تو مقام و منزلت کے کیا کہنے۔ مگر آپﷺ اور تمام انبیاء و رسل، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق انسان ہی سے تعلق رکھتے تھے۔ باقی لفظی نزاع اور طویل بحث ہمارا موضوع نہیں اور نہ ہی اس پر تکرار کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔ اس سے پرہیز کرتے ہوئے متفقہ حقائق کو ہی بیان کرنا چاہیے کہ اتحاد امت وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔ فضول فرقہ واریت نے امت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے جس کے ذمہ دار تنگ نظر اور شدت پسند لوگ ہیں اور ان سے لازمًا پرہیز کرنا چاہیے۔

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ

کرے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے ۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور تندور نے

التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں ہر قسم کے جوڑا نر مادہ چڑھا لے اور اپنے گھر والوں کو مگر

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

وہ جن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو اس کے ساتھ ایمان تو بہت

اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

کم لائے تھے ۔ اور کہا اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے ۔ بے شک

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ وہ انہیں پہاڑ جیسی لہروں میں لے جارہی تھی اور نوح

وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

نے اپنے بیٹے کو پکارا جب کہ وہ کنارے پر تھا اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ کہا میں ابھی کسی پہاڑی کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

بچالے گا کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے اور دونوں

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ

کے درمیان موج حائل ہوگئی پھر ڈوبنے والوں میں ہوگیا۔ اور حکم آیا اے زمین اپنا

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور کام ہو چکا اور کشتی

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ

جودی پہاڑ پر ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ ظالموں پر پھٹکار ہے۔ اور نوح نے اپنے

نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

رب کو پکارا کہا اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٤١ تا ٤٣) ۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کشتی میں بنام خدا سوار ہونا، کشتی کے بلند و بالا موجوں میں چلنے کی ہولناک منظر کشی ، حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دینا جواباً اس کا بلند پہاڑی چوٹی پر چڑھ کر طوفان سے بچنے کے عزم کا اظہار کرنا ، حضرت نوح علیہ السلام کا اس کو سمجھانا اور اس کے طوفان میں غرقاب ہو جانے جیسی صورتحال کا الم ناک ذکر و بیان۔

(٤٤) ۔ طوفان کے خاتمہ کیلئے خدائی حکم خاص کا ذکر نیز کشتی نوح علیہ السلام کا جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہونے اور ظالموں پر خدائی پھٹکار کا بیان۔

الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں کیونکہ اسکے
إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
عمل اچھے نہیں ہیں سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا
إِنِّيٓ أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ
ہوں کہ کہیں جاہلوں میں نہ ہوجاؤ۔ کہا اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے
أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُنْ مِنَ
وہ بات پوچھوں جو مجھے معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں ہو
الْخٰسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰىٓ أُمَمٍ
جاؤں گا۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہیں گی کشتی
مِمَّنْ مَعَكَ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ
سے اترو اور دوسرے فرقے ہیں کہ ہم انہیں دنیا میں فائدہ دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ
مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
غائب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں اس سے پہلے نہ تو آپ ہی جانتے تھے اور نہ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ
آپ کی قوم جانتی تھی پس صبر کر کیوں کہ بہتر انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی
هُودًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنْتُمْ
ہود کو بھیجا کہا اے قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں تم سب
إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ يٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى
جھوٹ کہتے ہو۔ اے قوم میں اس پر تم سے مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری اسی پر ہے جس نے
الَّذِي فَطَرَنِيٓ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ
مجھے پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ اور اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو
تُوبُوٓا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى
وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا

معانقة
سجاوندی ۔ الوقف علیٰ فاصبر احسن واللہ اعلم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵ تا ۴۶) ۔حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں اپنے بیٹے کے متعلق وعدہ الٰہی کے حوالہ سے فریاد جواباً اصل حقیقت کا وضاحتی اور تنبیہی اظہار۔

(۴۷) ۔حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں اظہار عجز سے طلبِ معذرت ورحمت کی فریاد۔

(۴۸) ۔جواباً حضرت نوح علیہ السلام کو سلامتی و برکت کے ساتھ اپنے پیروکاروں سمیت کشتی سے اتر جانے کا مشفقانہ حکم، اور بقیہ گروہوں کے حوالے سے مستقبل کے اقدامات کا تنبیہی اظہار۔

(۴۹) ۔غیبی احوال و واقعات سے آگاہی (جو کہ تصدیق نبوت کی واضح دلیل ہیں) کا احسانی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی قوم کے (آگاہی سے قبل) علمی طور پر بے خبر ہونے کا حقیقت آمیز اظہار و بیان۔

(۵۰ تا ۵۲) ۔اصلاح عقائد واعمال کے سلسلہ وار تذکرہ میں حضرت ہود علیہ السلام کی اپنی قوم عاد کی طرف بعثت اور بے لوث تبلیغ حق (عقیدہ توحید کا زوردار بیان، نیز قوم کو رب حقیقی سے استغفار وتوبہ کی تاکید کرتے ہوئے رحمت الٰہیہ سمیٹنے اور مجرمین کی راہوں پر نہ چلنے کی تاکید۔

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝٥٢ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا
اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔ کہا اے ہود تو ہمارے پاس کوئی معجزہ بھی نہیں لایا اور ہم
نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝٥٣
تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھے ماننے والے ہیں۔
إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ
ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تجھے ہماری کسی معبود نے بری طرح سے جھپٹ لیا ہے کہا بے شک میں اللہ کو گواہ
اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝٥٤ مِنْ دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي
کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں کہ جنہیں تم اللہ کے سوا شریک کرتے ہو۔ سو تم سب مل
جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ۝٥٥ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ
کر میرے حق میں برائی کرو پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی بھی زمین
مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝٥٦
پر ایسا چلنے والا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي
پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا دیا اور میرا رب تمہاری جگہ اور
قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قوم پیدا کردے اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان
حَفِيظٌ ۝٥٧ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
ہے۔ اور جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ہود اور انہیں جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی
بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝٥٨ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا
رحمت سے بچالیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات دی۔ اور یہ عاد تھے کہ اپنے رب کی
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝٥٩
باتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کو نہ مانا اور ہر ایک جبار سرکش کا حکم مانتے تھے۔
وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا
اور اس دنیا میں اپنے پیچھے لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن بھی خبردار بے شک عاد نے ا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۳)۔ جواب میں قوم کی باغیانہ روش سے کفریہ ذہنیت کا گستاخانہ اظہار۔

(۵۴ تا ۵۷)۔ حضرت ہود علیہ السلام کا قوم کے شرکیہ عقائد سے اعلانیہ براءت کا اظہار اور قوم کے مقابلہ میں جرأت مندانہ استقامت و توکل علی اللہ کا بھرپور اعتقادی اظہار و بیان۔

(۵۸ تا ۶۰)۔ حق و باطل کی طویل نظریاتی جنگ کے خدائی نتائج کا اظہار۔

كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ ع ٥
رب کا انکار کیا تھا خبردار عاد جو ہود کی قوم تھی اللہ کی رحمت سے دور کی گئی ۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی

صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم
صالح کو بھیجا گیا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ
بنایا ہے اور تمہیں اس میں آباد کیا پس اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب نزدیک

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ
ہے قبول کرنے والا۔ انہوں نے کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی کیا تم ہمیں ان معبودوں

هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا
کے پوجنے سے منع کرتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن
سے تو ہم بڑے شک میں ہیں۔ صالح نے کہا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کوئی کھلی

رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ
دلیل رکھتا ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس رحمت بھی آچکی ہو پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو

فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً
مجھے اس سے کون بچا سکتا ہے پھر تم مجھے نقصان کے سوا اور کیا دے سکو گے ۔ اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ
تمہارے لئے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو اور اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے برائی سے چھونا بھی نہیں (ورنہ)

عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ
پھر تمہیں عذاب بہت جلد آ پکڑے گا ۔ پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا تین دن

أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا
تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے صالح کو اور

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ
جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنے رحمت سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دی بے شک تیرا رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦١) ۔قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کی آمد اور انکی تبلیغی جدوجہد واصلاحی مساعی جمیلہ کا بیان۔

(٦٢ تا ٦٣) ۔قوم کے دعوت حق پر منفی ردعمل کے اظہار پر حضرت صالح علیہ السلام کا دلیل بھرا جوابی بیان۔

(٦٤) ۔قوم کے مطالبہ پر معجزاتی نشانی (اونٹنی) کے متعلق حضرت صالح علیہ السلام کی تاکیدی نصیحت وتنبیہ کا ذکر۔

(٦٥ تا ٦٦) ۔قوم کی اجتماعی خودکشی (خدائی نشانی اونٹنی کے اہانت آمیز قتل) کی صورت میں سخت خدائی ایکشن کی وارننگ (گرفت وانتقام حق) کا ذکر اور حضرت صالح علیہ السلام و فرمانبرداران کی ذلت آمیز خدائی عذاب سے نجات کا احسانی بیان۔

ربك هو القوي العزيز ﴿٦٦﴾ واخذ الذين ظلموا الصيحة فاصبحوا
وہی زور والا زبردست ہے۔ اوران ظالموں کو ہولناک آواز نے پکڑ لیا پھر صبح کو اپنے گھروں
في ديارهم جثمين ﴿٦٧﴾ كان لم يغنوا فيها الا ان ثمودا
میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ گویا کہ کبھی وہاں رہے ہی نہ تھے خبردار ثمود نے اپنے رب
ع ٦ كفروا ربهم الا بعدا لثمود ﴿٦٨﴾ ولقد جاءت رسلنا ابرهيم
کا انکار کیا تھا خبردار ثمود پر پھٹکار رہے۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری
بالبشرى قالوا سلما قال سلم فما لبث ان جاء بعجل
لے کر آئے انہوں نے کہا سلام اس نے کہا سلام پس دیر نہ کی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا
حنيذ ﴿٦٩﴾ فلما را ايديهم لا تصل اليه نكرهم واوجس
لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا اوران سے
منهم خيفة قالوا لا تخف انا ارسلنا الى قوم لوط ﴿٧٠﴾ وامراته
ڈرا انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اوراس کی عورت کھڑی تھی
قائمة فضحكت فبشرنها باسحق ومن وراء اسحق يعقوب ﴿٧١﴾
تب وہ ہنس پڑی پھر ہم نے اسے اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اوراسحاق کے بعد یعقوب کی۔
قالت يويلتى ءالد وانا عجوز وهذا بعلي شيخا ان هذا
وہ بولی اے افسوس کیا میں بوڑھی ہو کر جنوں گی میرا خاوند بھی بوڑھا یہ تو ایک
لشيء عجيب ﴿٧٢﴾ قالوا اتعجبين من امر الله رحمت الله و
عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے تم پر اے گھر والو اللہ کی
بركته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد ﴿٧٣﴾ فلما ذهب
رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بے شک وہ تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ جب ابراہیم
عن ابرهيم الروع وجاءته البشرى يجادلنا في قوم
سے ڈر جاتا رہا اوراسے خوشخبری آئی ہم سے قوم لوط کے حق میں جھگڑے کرنے
لوط ﴿٧٤﴾ ان ابرهيم لحليم اواه منيب ﴿٧٥﴾ يابرهيم اعرض
لگا۔ بے شک ابراہیم بردبار نرم دل اوراللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۷تا۶۸)۔ قوم ثمود پر سخت خدائی گرفت اوران کی الم ناک ہلاکت وبربادی کا عبرتناک بیان۔

(۶۹ تا ۷۳)۔ تاریخی عبرتناک واقعات کے بیانیہ تسلسل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلقہ واقعہ خاص کا قدرے تفصیلی ذکر (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف فرشتوں کی انسانی شکل میں آمد، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ضیافتی اقدام کے جواب میں فرشتوں کا اظہار حقیقت اورحضرت ابراہیم علیہ السلام کوحضرت اسحاق علیہ السلام اوران سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائشی بشارت، اہلیہ محترمہ کے اظہار تعجب پر خدائی قدرت ورحمت کا اظہار وبیان)۔

(۷۴تا ۷۵)۔ بشارت کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم لوط کے متعلق فرشتوں کے ساتھ مکالمہ خاص اورحضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات حسنہ کا توصیفی ذکر وبیان۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
کیوں کہ تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بے شک ان پر عذاب آکر ہی رہے گا جو ٹلنے
غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝٧٦ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
والا نہیں ہے۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس پہنچے تو ان کے آنے سے غمگین ہوا اور
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝٧٧ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے۔ اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار
اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ
دوڑتی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں
بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَيْفِیْ ؕ
ہیں یہ تمہارے لئے پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝٧٨ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ
کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں
بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝٧٩ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ
سے کوئی غرض نہیں اور تجھے معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت
قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝٨٠ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جالیتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوط بے شک ہم تیرے رب
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
کے بھیجے ہوئے ہیں یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے سو کچھ حصہ رات رہے اپنے لوگوں کو لے نکل اور تم میں سے
اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری عورت کہ اس پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی ان کے وعدے
الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝٨١ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
کا وقت صبح ہے کیا صبح کا وقت نزدیک نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝٨٢ مُّسَوَّمَةً
اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کئے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر تیرے رب کے ہاں سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۶)۔ فرشتوں کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کے متعلق خدائی اٹل فیصلے سے آگاہی کا ذکر۔

(۷۷تا۸۳)۔ فرشتوں کی حضرت لوط علیہ السلام کی طرف خوبصورت انسانی صورتوں میں آمد اور حضرت لوط علیہ السلام کی مخصوص پریشانی کا ذکر، قوم کی طرف سے فطری خباثت کیلئے ناروا رویے کا اظہار جواباً حضرت لوط علیہ السلام کی اصلاحی پیشکش پر قوم کا منفی ردعمل، حضرت لوط علیہ السلام کی فطری پریشانی کے اظہار پر فرشتوں کا اصل حقیقت کے انکشاف اور خدائی فیصلے کے پس منظر میں بعض ہدایاتی نصائح کا اظہار، اور انجام کار خدائی عبرتناک گرفت وعذاب کا الم ناک اظہار و بیان۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨۴ تا ٩٣) ۔ مدین میں اپنی قوم کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت اور قوم کی بدعقیدگی اور معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کیلئے ان کی بھرپور جدوجہد اور عزیمت سے لبریز داستان حق کا ذکر نیز قوم کے روایتی مزاحمتی و ناروا رویہ کے جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام کا صبر وحلم کے ساتھ قوم کو راہ راست پر لانے کیلئے تبلیغی کردار نبھانے کا بیان۔

عِنْدَ رَبِّكَ ۚ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ (ع ٧)

خاص نشان بھی تھا اور بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔ اور مدین کی طرف ان کے

شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ وَلَا تَنْقُصُوا

بھائی شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارے کوئی معبود نہیں

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

اور ماپ اور تول کو نہ گھٹاؤ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اورتم پر ایک گھیرنے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اوراے میری قوم انصاف سے ماپ اورتول

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

کو پورا کرواور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اورزمین میں فساد نہ مچاؤ۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

اللہ کا دیا جو باقی بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگرتم ایمان دار ہو اور میں تمہارے نگہبان

بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

نہیں ہوں۔انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جنہیں

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو البتہ بردبار

الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

نیک چلن ہے۔کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آگئی ہے اوراس نے

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ

مجھے عمدہ روزی دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں اس کے خلاف کروں میں

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ

تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے

اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔اور اے میری قوم کہیں میری ضد سے ایسا

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

جرم نہ کر بیٹھنا کہ جس سے کوئی مصیبت نہ آپڑے جیسی کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پڑی تھی اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں۔ اور اپنے اللہ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

کرو بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔ انہوں نے کہا اے شعیب ہم بہت سے باتیں نہیں سمجھتے

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

جو تم کہتے ہو اور بے شک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار

لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

کر دیتے اور ہماری نظر میں تیری کوئی عزت نہیں ہے۔ کہا اے میری قوم کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

زیادہ ہے اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بے شک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اور اے میری قوم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ میں بھی کام کرتا ہوں آئندہ معلوم کر لو گے کس پر رسوا

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کرنے والا عذاب آتا ہے اور جھوٹا کون ہے اور انتظار کرو بے شک میں تمہارے ساتھ انتظار کر

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

رہا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

تھے اپنے رحمت سے بچالیا اور ان ظالموں کو کڑک نے آپکڑا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے

جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

ہوئے رہ گئے۔ گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے خبردار مدین پر پھٹکار ہے جیسے ثمود پر پھٹکار

ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى ع ١٢ ٨

ہوئی تھی۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور واضح سند دے کر بھیجا۔ فرعون

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٣) ۔ انتہائی سخت صورتحال کے مشاہدہ پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خدائی گرفت کے حوالہ سے قوم کو وارننگ (تنبیہی اظہار)۔

(٩٤ تا ٩٥)۔ قوم شعیب علیہ السلام پر خدائی گرفت کا وقتِ موعود (متعین وقت) آن پہنچا اور حق و باطل کے مابین امتیازی لکیر کھینچ دی گئی (حضرت شعیب علیہ السلام اور فرمانبرداروں پر خدائی فضل و کرم اور باقی سب نشان عبرت بنا دیے گئے، دائمی خدائی لعنت و پھٹکاران کے گلے کا طوق بن گئی۔

فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَمَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ

اور اس کے سرداروں کے ہاں پھر وہ فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم ٹھیک بھی

بِرَشِيۡدٍ ٩٧ يَقۡدُمُ قَوۡمَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَاَوۡرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئۡسَ

نہ تھا۔ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے ہوگا پھر انہیں آگ میں لاڈالے گا اور برا گھاٹ ہے

الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ٩٨ وَاُتۡبِعُوۡا فِىۡ هٰذِهٖ لَعۡنَةً وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ بِئۡسَ

جس پر وہ پہنچے۔ اور اپنے پیچھے اس جہاں میں بھی لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن کے لئے بھی برا ہی انعام ہے

الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ٩٩ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيۡكَ مِنۡهَا

جو انہیں دیا جائے گا۔ یہ بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں کہ ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو ابتک باقی

قَآئِمٌ وَّحَصِيۡدٌ ١٠٠ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَمَاۤ

ہیں اور کچھ اجڑی پڑی ہیں ۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہی اپنی جانوں پر ظلم کر گئے پھر ان

اَغۡنَتۡ عَنۡهُمۡ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىۡ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ

کے وہ معبود کچھ کام نہ آئے جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے جس وقت تیرے رب کا حکم آپہنچا اور

شَىۡءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوۡهُمۡ غَيۡرَ تَتۡبِيۡبٍ ١٠١ وَكَذٰلِكَ

ان معبودوں نے سوا ہلاکت کے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی

اَخۡذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الۡقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخۡذَهٗۤ اَلِيۡمٌ

ہوتی ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اس کی پکڑ سخت

شَدِيۡدٌ ١٠٢ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ

تکلیف دہ ہے۔ اس بات میں نشانی ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے یہ ایک ایسا

يَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوۡمٌ مَّشۡهُوۡدٌ ١٠٣ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا

دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور یہی دن ہے جس میں سب حاضر کئے جائیں گے۔ اور ہم اسے

لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ؕ ١٠٤ يَوۡمَ يَاۡتِ لَا تَكَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ

صرف تھوڑی مدت کیلئے ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے سوا بات بھی نہ کر سکے گا

شَقِىٌّ وَّسَعِيۡدٌ ١٠٥ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ شَقُوۡا فَفِى النَّارِ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ

سو ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت ۔ پھر جو بد ہوں گے تو وہ آگ میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٦ تا ٩٩) ۔ فرعون اور قوم فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزاتی نشانیوں سمیت بعثت اور فرعونیوں کی روایتی سرکشی کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے نتیجتاً انکے ظالمانہ کردار کے دنیوی و اُخروی عبرتناک انجام بد کا اجمالی (مختصر اظہار و بیان)۔

(١٠٠) ۔ ہلاک شدہ اقوام کے کھنڈرات کا عبرت آمیز ذکر۔

(١٠١ تا ١٠٢) ۔ اتمام حجت کے لئے قوموں کے حوالہ سے خدائی فلسفہ ہلاکت (اور دیرینہ قانون خداوندی) کا تنبیہی اظہار و بیان۔

(١٠٣ تا ١٠٨) ۔ ذکر کردہ حالات و واقعات کے حوالے سے عبرتی تجزیہ حق اور اُخروی مختلف نتائج کا دقوعی و تنبیہی اظہار ۔

وَّشَهِيْقٌ ۝١٠٦ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
پڑی رہے گی۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٠٧ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا
(تو دوسری بات ہے) بے شک تیرا رب جو چاہے اسے پورے طور سے کرسکتا ہے۔ اور جو لوگ نیک بخت ہیں
فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
سو جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝١٠٨ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ
ہو تو (دوسری بات ہے) یہ بے انتہا عطیہ ہوگا۔ سو تو ان چیزوں سے شک میں نہ رہ جنہیں یہ پوجتے ہیں
هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا
یہ لوگ کچھ نہیں پوجتے مگر اسی طرح سے کہ جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے اور بے شک
لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝١٠٩ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ع
ہم انہیں عذاب کا پورا حصہ دے کر رہیں گے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور بے شک اس کی طرف
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝١١٠ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
سے ایسے شک میں ہیں کہ مطمئن نہیں ہونے دیتا۔ اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا تیرا رب انہیں ان کے اعمال
اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١١ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
پورے دے گا بے شک وہ خبردار ہے اس چیز سے جو کر رہے ہیں۔ سو تو پکا رہ جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اور جنہوں نے
وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٢ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ
تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو بے شک وہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور ان کی طرف مت
ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ
جھکو جو ظالم ہیں پھر تمہیں بھی آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی مددگار نہیں ہے پھر
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
کہیں سے مدد نہ پاؤ گے۔ اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر بے شک

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۹)۔ شرک کے پیروکاروں کے نتیجتاً یقینی محاسبہ کا فکر انگیز ذکر۔

(۱۱۰)۔ دورِ سابق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب تورات دیے جانے اور اس پر قوم موسیٰ کے ناحق اختلافی رویہ کا شکایاتی ذکر نیز قوم موسیٰ علیہ السلام پر فوری عدم گرفت کے مصلحتی اظہار کے بعد انکی مرض خاص (شک کرنے) کا مذمتی ذکر۔

(۱۱۱)۔ وقت مقررہ (روزِ محشر) پر سب کے محاسبۂ اعمال اور نتائج کے اعلان کا تنبیہی اظہار۔

(۱۱۲)۔ آپ ﷺ کے توسط سے جملہ اطاعت شعاروں کو استقامت علی الطاعات (خدائی احکامات کی ہمیشہ پابندی کرتے رہنے کا) تاکیدی حکم۔

(۱۱۳)۔ مظلوموں کی بجائے ظالموں کی کسی درجہ کی معمولی سی حمایت یا جھکاؤ پر سخت ترین خدائی نوٹس کا تنبیہاتی ذکر۔

اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾
نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔
وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ
اور صبر کر بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ سو ان جماعتوں میں ایسے لوگ
مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
کیوں نہ ہوئے جو تم سے پہلے تھیں جو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے
فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو انہیں لذتوں کے
مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ
پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور وہ مجرم تھے۔ اور تیرا رب ہرگز ایسا نہیں جو بستیوں کو
بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
زبردستی سے ہلاک کردے اور وہاں کے لوگ نیک ہوں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں
أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ
کو ایک رستہ پر ڈال دیتا اور ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے۔ مگر جس پر تیرے رب نے رحم کیا اور
وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
اسی لئے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی کہ البتہ دوزخ کو اکٹھے
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ
جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا۔ اور ہم رسولوں کے حالات تیرے پاس اس لئے بیان کرتے
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَ
ہیں کہ ان سے تیرے دل کو مضبوط کر دیں اور ان واقعات میں تیرے پاس حق بات پہنچ جائے گی
مَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا
اور ایمان داروں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔ اور ان سے کہہ دو جو ایمان نہیں لاتے اپنی جگہ پر
عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلَّهِ
کام کئے جاؤ ہم بھی کام کرتے ہیں۔ اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۴)۔ خدائی اطاعت کے اہم ترین حکم (فرضی نمازوں کا اپنے وقت میں اہتمام) اور فوائد حسنات (نیکیوں کی برکات وثمرات) کا ترغیبی بیان۔

(۱۱۵)۔ اہتمام صلاۃ کے بعد صبر واستقامت کا زوردار اظہار۔

(۱۱۶)۔ اقوام سابقہ میں اکثریت کے اصلاحی کردار سے انکار کے مجرمانہ فعل کی مذمت جبکہ قلیل افراد کے ذمہ دارانہ فریضہ سرانجام دینے کا تحسینی ذکر کرتے ہوئے فساد فی الارض کی روک تھام کیلئے بھرپور کردار ادا کرنے کا تنبیہی بیان۔

(۱۱۷)۔ مجرم لوگوں کی ہلاکت وبربادی کے حوالہ سے عادت الٰہیہ کا اطلاعی اظہار۔

(۱۱۸ تا ۱۱۹)۔ جبری اجتماعی ہدایت کی بجائے اختلافی فکر ونظر کے پس منظر کا حکیمانہ اسلوب سے ذکر اور خدائی تکوینی فیصلے کے نفاذ کا غضبناک اظہار۔

(۱۲۰)۔ انبیاء ورسل کے احوال سے آگاہی کا حکمتی اظہار (کہ آپ کو اس سے تسلی آمیز قلبی استقامت حاصل ہونے کا فائدہ ملتا رہتا ہے) اور حق وموعظت (نصیحت) کے حوالہ سے مومنین کے مثبت رویہ کا توصیفی ذکر۔

(۱۲۱ تا ۱۲۲)۔ کفار کے لئے سخت پیغام الٰہی واضح کرنے کا غضبیہ (سخت ناراضگی سے) اظہار۔

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

پوشیدہ بات اللہ ہی جانتا ہے اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے پس اسی کی عبادت کرو

ع ۱۰ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۱۲۳

اور اسی پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں اس سے جو کرتے ہو۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں تمہارے سمجھنے کے لئے

تَعْقِلُوْنَ ۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

نازل کیا۔ ہم تیرے پاس بہت اچھا قصہ بیان کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے تیری

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۳

طرف یہ قرآن بھیجا ہے اور تو اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

جس وقت یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۴ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ کہا اے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

کے سامنے نہ بیان کرنا وہ تیرے لئے کوئی نہ کوئی فریب بنا دیں گے بے شک شیطان انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

صریح دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا اور تجھے خواب کی تعبیر سکھائے گا

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

اور اپنی نعمتیں تجھ پر اور یعقوب کے گھرانے پر پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے

ع ۱ ۱۱ عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶

تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کر چکا ہے بے شک تیرا رب جاننے والا حکمت والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

(۱۲۳)۔ خدائی حاکمیت مطلقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو استقامت و توکل پر عمل پیرا رہنے کی نصیحت۔

سورۃ یوسف

(۱)۔ رموز کلام الٰہی سے آغاز اور قرآن کی واضح آیات پر مہر تصدیق کا زوردار اظہار۔

(۲)۔ قرآن مقدس کو عربی زبان میں نازل کرنے کی وجہ کا حکمتی اسلوب سے اظہار۔

(۳)۔ نزول قرآن کے تسلسل میں (نئے) احسن القصص (عمدہ طرز سے بہترین قصے کا) تفصیلی آغاز (اس سے قبل آپ ﷺ اس تفصیلی قصے سے آگاہ نہ تھے)۔

(۴تا۵)۔ بچپنے میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے حیران کن خواب کا تذکرہ بعد از سماعت حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بھائیوں سے خواب بیان نہ کرنے کی تلقین و تنبیہ (اور بیان نہ کرنے کی مصلحتِ حقیقی کا اظہار)۔

(۶)۔ خواب کی تعبیر کا مخفی اور مطلق اظہار (تعین کئے بغیر) کرتے ہوئے مستقبل کے آمدہ حالات کی نشاندہی سمیت خدائی احسانات کا حوالہ جاتی ذکر و بیان۔

وقت کے تقاضوں پر دور اندیشی وتدبیر کی اہمیت اور علماء ومشائخ کی ذمہ داریاں

(زیرِ مطالعہ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۱۶)

گزرے ہوئے حالات و واقعات سے عقلمند انسان بہت کچھ حاصل کرتا ہے اللہ پاک کا نظام فطرت بھی کیا عجیب ہے کہ ایک ہی ماں کی کوکھ (پیٹ) سے جنم لینے والی اولاد کی عقل، فکر، فہم اور سوجھ بوجھ میں واضح فرق دیکھا جاتا ہے گویا ہر انسانی نسل میں، اس کا کم یا زیادہ فطرتی اثر اکثر پایا جاتا ہے۔ انسان جتنا بھی ذہین وفہیم (سمجھدار) ہو مگر عقلِ کُل نہیں، ہر انسان میں خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں تو ساتھ ہی کچھ کمزوریاں بھی دامن گیر ہوتی ہیں۔ ہر انسان میں خوبیوں اور کمزوریوں کا پیمانہ جدا جدا ہوتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے محتاج (ضرورت مند) بنایا ہے۔ وہ اکیلا سب کام بجا نہیں لاسکتا۔ اس لیے معاشرتی ضروریات میں وہ ایک دوسرے کی معاونت کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتا، اسی فطری حقیقت کے اثرات دینی خدمات میں بھی لازمی تقاضے کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے انبیاء ورسل کو وہ دل گردہ (شجاعت) اور استقامتِ خاص سے نوازا ہوتا تھا کہ وہ مشکل ترین حالات میں تنِ تنہا انجمن کا کام کررہے ہوتے تھے، خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا تو بعد میں ہمہ جہتی شرعی خدمات کی ذمہ داری ہر دور کے اصحابِ علم وفہم پر ڈال دی گئی کہ وہ قیامت تک (ہر دور میں) خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد خلفائے راشدین صحابہ کرامؓ مکمل طور پر جبکہ تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، محدثین، علماء، مشائخ اور بقیہ اصحاب فہم و بصیرت ممکنہ حد تک دین کے جُملہ شعبوں کو کسی نہ کسی حد تک آباد کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلۂ حق تا ابد (جب تک خدا کو منظور ہے) ان شاء اللہ چلتا رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اب ہدایتِ حق و اصلاحِ احوال کی ذمہ داری ہر دور کے علماء حق کے کندھوں پر آن پڑی ہے، یہ ذمہ داری خلفائے راشدین کی طرح علی منہاج النبوۃ (خاتم الانبیاء ﷺ کے دور کی طرح) اب کوئی نبھانے سے رہا مگر اجتماعی یا انفرادی سطح پر الگ الگ شعبوں میں منقسم ہی سہی، اب بھی اسی طرح طائفہ منصورہ (حق سے وابستہ) کے لوگ خدائی تعلیمات کو زندہ رکھنے کی مساعی جمیلہ کررہے ہیں۔ سب سے بھاری بوجھ علماء وقت پر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح حالات کی نبض پہ ہاتھ رکھ کر ہر دور کی معاشرتی امراض کی درست تشخیص و علاج تجویز کرتے ہیں۔ وقت کا پہیہ اب تیزی سے گھوم رہا ہے۔ اب جو انسان سوچتا ہے وہ

اگلے دن وجود میں آجاتا ہے لوگ طعنہ زن ہیں کہ انسان چاند تک پہنچ گیا اور ملّاں کی دوڑ مسجد تک اگرچہ ان کے طنز میں دین بیزاری کا رنگ غالب ہے مگر بعض معاملات میں سچ یہ ہے کہ مُلّاں (جاہل مولوی) سے اپنی مسجد بھی نہیں سنبھالی جاتی۔ہم حالات کا درست تجزیہ کیا کریں گے؟ ہماری سوچ وفکر کے عمومی پیمانے اکثر اسلام کے آفاقی فکر ونظر کی بجائے ذاتی،نجی اور فقط میری مسجد، میرا مدرسہ، میرا حلقہ احباب تک محدود ہوتے جارہے ہیں جس کے خطرناک اثرات ونتائج مرتب ہورہے ہیں۔اسلامی تعلیمات میں بہت وسعتِ فکری پائی جاتی ہے۔ ہم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور خلفائے راشدین کی عملی زندگی کا بغور حقیقت مطالعاتی جائزہ لیں تو ان کی زندگیوں میں ذاتیات کی نفی اور اجتماعی وفلاحی مفادات مقدم دکھائی دینگے، یہی وہ اسوۂ حسنہ ہے جس کی عملی تلقین ہم سب مسلمانوں کو کی گئی ہے بہر حال عقائد، اعمال اور معاشرتی اصلاح کی دو ہی صورتیں ممکن ہوتی ہیں۔ پہلی صورت(جو اصل حقیقت اور سب سے زیادہ مؤثر ہے) یہ ہے کہ حکومتِ اسلامیہ اپنی بھرپور قوتِ نافذہ کے ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے، تاریخ یہ بتاتی ہے(اور آج بھی تمام تر کمزوریوں کے باوجود) جن ممالک رریاستوں میں اسلامی قوانین عملاً نافذ رہے ہیں۔ (یا اب کہیں ہیں) وہاں کے معاشروں کی اصلاح دوسری ریاستوں کے موازنہ میں سوفیصد سے دس فیصد تک فرق کے ساتھ رہی ہے۔ حدیث میں **من رأى منكم منكراً فليغيره بيده** اسی قوتِ نافذہ کی راہنمائی کرتی ہے۔ جب یہ قوتِ نافذہ ساتھ نہ دے رہی ہو تو دوسری صورت **فان لم يستطع فبلسانه** والی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فرض ہر دور کے علماء و مصلحین معاشرتی بگاڑ کی صورت میں اپنی اصلاحی کوششوں کے دوران انبیاء ورسل کی اپنے اپنے دور میں کی جانے والی محنت، قربانی اور جدو جہد کا قرآنی مطالعہ پیشِ نظر رکھ کر ہی عزیمت کی راہ اپنانے کا حوصلہ پا سکتے ہیں۔کیا ہم سب اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ قرآن کریم میں انبیائے سابقین کی اصلاح عقائد واعمال کی محنت کے دوران قوم اُن سے کیا سلوک کرتی تھی اور وہ انبیاء ورسل کس قدر اذیت ناک احوال کا سامنا کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی نبھاتے تھے، اسی حقیقت کو نظروں سے اوجھل کرنے کے نتیجہ میں ہم تن آسانی کا شکار ہوکر دینی محنت کے لیے ذرا بھی قربانی دینے کے روادار نہیں ہوتے، علماء و مصلحینِ وقت کے لیے ضروری ہے کہ راہِ حق میں جدوجہد اور محنت کے دوران قرآنی واقعات اور تاریخ دعوتِ عزیمت کو تازہ بتازہ ذہن میں رکھ کر میدانِ عمل میں قدم رکھا کریں۔ اب ہم آتے ہیں علماء مشائخ اور مصلحین کی ذمہ داریوں کی طرف کہ وہ کس کس پہلو پر کس

طرح راہنمائی کا فرض نبھا سکتے ہیں۔ (نمبر۱) خود علمی و عملی طور پر تربیت یافتہ ہوں اور مشکل حالات میں کام کرنے کا سنجیدہ جذبہ رکھتے ہوں، اس راہ میں جذباتیت اور غیر سنجیدگی سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ (نمبر۲) اکابر و اسلاف کے طریقہ کار سے باخبر ہوں اور حالات کے ادراک کی بصیرت رکھتے ہوں، ایک اہم نکتہ اس اہم موڑ پر پلّے باندھ لینا ضروری ہے کہ حالات کوئی قیاسی حقیقت نہیں کہ کسی پیش آمدہ صورتِ حال پر ماضی کے کیے ہوئے فیصلوں کو مثال یا قیاس بنا لیا جائے۔ حالات کی مثال آپ گاڑی کے ماہر ڈرائیور کی طرح سمجھ لیں جو کسی ہنگامی (یا خدانخواستہ) حادثاتی صورتِ حال میں اپنے ہوش و حواس برقرار رکھتے ہوئے خود کو بھی نقصان سے بچانے کوشش کرتا ہے اور ممکنہ حد تک گاڑی کو بھی، اس کی وقتی صورتِ حال کو دیکھ کر ہنگامی نوعیت کے مطابق حاضر دماغی یا تجرباتی فکر اس کے کام آسکے تو اس کی خوش نصیبی سمجھی جاتی ہے۔ وقت کے تقاضوں پر کوئی ایک دماغ بیک وقت تمام معاملات پر ہمہ جہتی نہ تجربہ رکھ سکتا ہے نہ ہی ایک ہی کی رائے پر کوئی فیصلہ لینا چاہیے۔ بلکہ ہر میدان کے ماہر و تجربہ کار افراد کی اس حوالہ سے کھلی تجزیاتی بحث وتمحیص کے بعد اپنے طور پر پوری امانت و دیانت کے ساتھ قیادت کوئی فیصلہ کرے، اور اپنے دیگر ساتھیوں کو بھی اعتماد میں لیکر آگے قدم بڑھائے، علماء صلحاء کو معاشرے کی اصلاح کرنے کے لیے لوگوں سے گھل مل کر رہنا چاہیے۔ اُنکے دکھ سکھ میں شریک ہونا چاہیے۔ اپنے اور عوام میں اس قدر فاصلہ نہ رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے کسی مسئلہ کے حوالہ سے اپنے متعلقہ عالم یا بزرگ کے ملنے میں دقت (مشقت) محسوس کریں۔ (نمبر۳) وقت کے تقاضوں کے مطابق علماء و ذمہ داران اپنی نئی نسل کے دینی و دنیوی بہتر مستقبل کے لیے نصابی حوالہ سے ماہرانہ تجزیاتی حقائق کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی جدید تدوین وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔ کیونکہ بہتر نصاب اور منظم فکری تربیت ہی قوموں کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس حوالہ سے کوتاہی کے دور رس منفی نتائج سامنے آیا کرتے ہیں۔ (نمبر۴) نصاب اور تربیت اس طرح جامع ہونی چاہیے کہ عوام الناس اپنے علماء و صلحا پر یہ اعتماد رکھ سکیں کہ ہمارے راہنماؤں میں علاقائی اور بین الاقوامی حالات پر خوب دسترس ہے وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے دینی راہنما فقط اپنی ذات کی حد تک محدود فکر و عمل کے تنگ نظر لوگ ہیں۔ اسی طرح وقت اور حالات کے موافق دینی و سیاسی امور پر اُنکی بصیرت آمیز راہنمائی قوم کے لیے ضروری ہے یہ تبھی ممکن ہے۔ جب وہ ایسے امور پر خود بھی عبور رکھتے ہوں، وقت کے تقاضوں کے فہم ادراک کے لیے دور بین، زیرک اور مدبرانہ فکر کے تجرباتی لوگوں کی شوریٰ ہونی چاہیے جنکی ماہرانہ

رائے کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ البتہ دینی حوالوں سے تو اصحابِ علم وفہم کی رائے ہی معتبر ہوتی ہے الغرض علماء وقت قوم کی کشتی کے ناخدا (ملاح) ہوتے ہیں جن کو اپنے سے زیادہ کشتی کے سواروں کی فکر ہوتی ہے۔ اور طوفانوں اور مشکلات میں حوصلہ مندی، تدبر و تجربہ کے ساتھ سب کو محفوظ طریقہ سے لیکر چلنا ہوتا ہے اسی طرح علماء وقت کی حیثیت قوم کے معماروں کی سی ہے، کسی قوم کی فکری رہنمائی تین طبقات زیادہ بہتر انداز سے کرسکتے ہیں۔ (نمبر۱) (مکتب، سکول، مدرسہ، یونیورسٹیز) کے اساتذہ۔ (نمبر۲) علماء ومصلحین (واعظین خطیب)۔ (نمبر۳) مشائخ و بزرگانِ دین۔ یاد رکھیے قوم ان طبقات کی بات غور سے سنتی ہے اگر علماء ومشائخ قوم کے سامنے اسلامی تعلیمات کو ادھورا بیان کریں یا فقط اپنے محدود فکر کو ہی آگے رکھیں گے تو قوم اسی کو سب کچھ سمجھے گی۔ اگر عوام کی اکثریت اسلامی تعلیمات سے بے خبر اور جاہل ہو تو اس کی وجوہات میں علماء وقت کی اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کہیں ضرور غفلت/کوتاہی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ علماء ومصلحین قوم کے سامنے اسلام کی مکمل تعلیمات کا تعارف کرایا کریں آگے وہ عمل نہ کریں تو اسکے مجرم وہ خود ہونگے۔ اگر ان کو (عوام کو) سرے سے بتایا ہی نہ جائے تو ایک وقت آتا ہے کہ قوم اسلامی تعلیمات میں نظریاتی وعملی تحریف کا شکار ہو جاتی ہے جس کا سبب خود ذمہ داران وقت ہوتے ہیں۔ یہ مذکورہ نکتہ نہایت قابل توجہ ہے۔ قوم کو حلال وحرام کی تمیز سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری بھی علماء کو لازماً نبھانی چاہیے۔ کاروبار، تجارت میں اکثر صورتیں شرعی حقائق کے خلاف چل رہی ہوتی ہیں۔ جدید معاشی نظام اور بینکنگ وغیرہ سے علماء کی واقفیت ضروری ہے تاکہ کاروبار وتجارت کو حلال رکھنے کی نشاندہی کرسکیں، اسی طرح معاشرتی اصلاح کو اپنے بیانات و وعظ کا حصہ بنا کر رکھیں، حقائق سے آنکھیں بند نہ رکھا کریں ورنہ آخرت میں باز پرس ہوسکتی ہے۔ خدائے لم یزل ہم سب کو حقائق کے فہم وادراک کی بصیرت عطا فرما کر اصلاح کا ذریعہ بنالے اور خود کو بھی باعمل بننے کی توفیق سے نواز دے (آمین)!

حضرت یوسف کا قصۂ خاص اور سبق آمیز واقعاتی حقائق

قرآن کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ محض عام تاریخی احوال نہیں ہیں کہ جن سے عمومی تاریخ مرتب کرنے والوں کو کچھ معلوماتی حوالہ جات دستیاب ہو جاتے ہیں۔ جبکہ حاشیہ آرائی اپنے ذاتی افکار سمیت وہ خود کرتے ہیں۔ نہ ابتدائی مؤرخ کی کوئی سند حقیقت دستیاب ہوتی نہ حوالہ نقل کرنے والی کی اپنی کوئی معتبر سند ہوتی ہے۔ یوں اکثر ہمیں جھوٹ زیادہ اور سچ کم پر مشتمل اکثر ناول نما کتب مارکیٹس سے دستیاب ہوتی رہتی ہے۔ (الا ماشاء اللہ قدیم کتب تاریخ میں بعض واقعات کی تاریخی سند کہیں نہ کہیں دستیاب ہو جاتی ہے)۔ دیگر تاریخی کتب کی تصدیقات واقعاتی کڑیاں ملانے میں کسی حد تک کامیابی مل جاتی ہے لیکن قرآن کریم سراپا صداقت حق ہے۔ اس کا بیان کردہ حرف حرف اور لفظ لفظ لاریب فیہ تصدیق شدہ ہے۔ اس کے بیان شدہ واقعات کے کسی ایک پہلو پر بھی انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی۔

من جملہ واقعات قرآنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعۂ خاص میں آخر وہ کونسی خاص چاشنی ہے۔ جس کیلئے مستقل سورۃ مختص کرتے ہوئے اسکو منجانب اللہ احسن القصص بھی فرمایا گیا ہے۔ جاہل واعظوں اور نیم ملاخطرہ ایمان والوں سے اس عام قصہ گوئی کی طرح بیان کرنے یا (معاذاللہ) اسکا عنوان قصہ یوسفؑ وزلیخا، تجویز کرنا محض جاہلانہ جسارت اور نا دانستہ گستاخی و بے ادبی ہے۔ جس واقعہ خاص کو خود خالق کائنات احسن القصص قرار دیں۔ اسکی باطنی حقیقت کو ہم جاہل کیا جانیں (یا سمجھیں)۔

ذرا کوشش کرتے ہوئے اسکے بعضے حقائق سے باخبر ہونے کا سلسلہ وار ذکر کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ہماری عقل نارسا جملہ حقائق و معارف تک کہاں پہنچ سکتی ہے۔ مگر خود قرآن کریم نے حقائق کا جس حد تک انکشاف فرما دیا ہے۔ وہ تو سمجھنا ضروری ہیں۔ درحقیقت دیگر واقعات کی طرح اس تفصیلی واقعہ خاص میں بہت سارے عبرت آمیز احوال و نصیحت آموز اسباق ہیں جن کی طرف ہماری توجہ عموماً نہیں جاتی۔ اور اس واقعہ کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ ایک پیغمبر خاص (حضرت یوسف علیہ السلام) کی ایسی سوانح عمری کا اظہار بیان ہے جس کا قدم قدم ظاہری نشیب و فراز (بلکہ بظاہر عروج وزوال) کی ایسی داستان چشم کشا ہے کہ انسان اس کے ہر موڑ پر رک جاتا ہے سانس اکھڑتے ہیں اور پھر بحال ہوتے ہیں۔ گر گر کر سنبھلنے اور سنبھل سنبھل کر گرنے کے ظاہری مناظر کہیں بڑے تکلیف دہ دکھائی دیتے ہیں۔ تو کہیں خوشگوار حیرت کا عکاس نظر آتے ہیں ذرا رکئے! اور سنبھل کر جائزہ لیجئے کہ معاذ اللہ یہ کوئی داستان عشق مجازی نہیں بلکہ ایک ایسا عاشق ربی جو مقام نبوت کا مکین تھا اور تاج نبوت کا حسین ترین و لاجواب انتخاب خاص کا اعزاز یافتہ نبی تھا۔ جس کے آگے یہ محلات اور اسکی کنیزائیں اس سے بڑھ کر شاہی

خاندان کی نازنین حسین ترین عورتیں ایک نظر التفات کے قابل بھی نہ تھیں جس نے اپنی پوری زندگی میں عصمت نبوت کی اس سے بڑھ کر حفاظت کی جتنی ایک ماں اپنے اکلوتے فرزند کی دوران پرورش کرتی ہے۔ وہ اپنی کھیلتی عمر (لڑکپن) میں اپنے سوتیلے بھائیوں کے حسد کا شکار ہوا اور بظاہر نا قابل بیان صورت حال سے دوچار ہو کر بے بسی کی ایسی تصویر بھی بنا کہ چودھویں کے چاند جیسا خوبصورت طفل عظیم گمنام کنویں کا مکین بنا ہوا تھا۔ اور پانی کی جگہ ڈول میں ﴿یبشری ھذا غلم﴾ برآمد ہو رہا تھا۔ جس کے بے قدر بھائیوں نے چند کھوٹے سکوں کے بدلے میں غلام بنا کر بیچ دیا تھا پھر یہ غلام منڈی میں دنیا کا قیمتی ترین ہیرا سمجھ کر خریدا گیا۔ یہ پہلی دکھ آمیز ابتدائی کہانی کا ظاہری اختتام اور شاہی محل کے مہمان خاص بننے کی ابتدا تھی۔

دوسری طرف سوتیلے بھائیوں نے تو سکھ کا سانس لیا مگر بوڑھے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی داستان حزن وغم کی ایسی طویل صبر آزما سچی کہانی کا آغاز تھا جس کے بیان کیلئے الفاظ کا انتخاب مشکل ہے۔ وہ دس بارہ سال کا نازنین شہزادہ شاہی محل کا سب سے لاڈلا غلام نہیں (بلکہ شاہی خاندان کا) قابل فخر تاج بنا ہوا تھا۔ ہر آنے والا سال اس کی اٹھتی جوانی کا غیر معمولی حسن دوبالا کر رہا تھا۔ دوسری طرف شاہی محل میں قیام کے باوجود خدائے لم یزل کا یہ غیر معمولی عظیم فرد وحید علم وحکمت کا بھی تاجدار بنایا جا رہا تھا۔

نبوت انتخاب خداوندی ہے جس کی عصمت بھی مخصوص ہوتی ہے۔ درمیان میں ایک غیر معمولی امتحان و آزمائش کا سامنا ہوا تو خدائی انتخاب کی پوری پوری لاج رکھتے ہوئے اس طرح معصوم و مامون رہے کہ ہر ایک نے ان کو فرشتہ صورت تسلیم کیا اور کہا ﴿ماھذا بشرا إن ھذا إلاملک کریم﴾ خدا کی شان کہ روز روشن کی طرح جس کی معصومیت واضح ہو چکی تھی شاہی دربار کے غلط مشیروں کے فیصلے کے باعث بے گناہ انسان (نبی) کو پابند قید کر دیا گیا۔ کہاں شاہی محلات کی آسائش اور شہزادگی کی پر عیش سہولیاتی زندگی اور کہاں جیل کی سلاخوں کے پیچھے عام قیدیوں کے ساتھ صعوبتیں برداشت کرنا کوئی دو چار ماہ کی بات نہیں سالہا سال بلا جرم ایک معصوم اور وہ بھی خدائی مقرب خاص نبی۔ کیا وہ بارگاہ ربی میں اس صورتحال سے نجات کی دعائیں نہ مانگتے ہونگے نبی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدائی اطاعت وقرب خاص کی عبادت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام بھی نبی باپ حضرت یعقوب علیہ السلام بھی نبی۔ حضرت اسحٰق و حضرت ابراہیم علیہما السلام کا خاندان ابتلائی صورت حال سے دوچار ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دونوں نبی باپ بیٹا بارگاہ ربی سے دور اور خاموش بیٹھے ہونگے۔ ایک عام صالح انسان کی اطاعتی زندگی اور تقوی کو دیکھ کر بعض اوقات فرشتے رشک کرنے لگتے ہیں۔ وہ تو برگزیدہ نبی تھے آہ سحرگاہی میں کتنے آنسو بہے ہوں گے۔ جی ہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو اتنے آنسو بہہ گئے کہ خود خالق کائنات نے گواہی دی ہے کہ ﴿وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم﴾

(کہ انکی آنکھیں غم کی ماری روتے روتے سفید ہوگئی تھیں) جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی تبلیغ حق اور خوابوں کی تعبیری صلاحتیں نکھر کر سامنے آرہی تھیں حالات نے انگڑائی لی بادشاہ وقت کو بظاہر نہ سمجھنے والا خواب دکھائی دیتا ہے حالات نے پلٹا کھایا بے گناہ ومعصوم قیدی دربار بادشاہی میں اعزاز کے ساتھ بلوایا جاتا ہے اور سالوں بعد ناکردہ الزام کی صفائی وبراءت خود شاہی دربار کی طرف سے جاری کی جاتی ہے مشکل حالات کو سنبھالا دینے کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنی امت سے خیر خواہی دیکھئے کہ جس بادشاہ وقت نے انہیں بلا وجہ طویل عرصہ پابند سلاسل کیا تھا اس کو کسی قسم کا طعنہ دیئے بغیر اس کی معاونت کیلئے اپنے آپ کو وزیر خزانہ کے طور پر خدمات پیش فرمادیتے ہیں ایسی بلند فکری استقامت اور صبر وحلم کا مظاہرہ ایک نبی کی ہی کی شان ہو سکتی تھی ۔ کہ کار دنیا سے دور قرب خاص کے مقام پر فائز جسکی ظاہری زندگی کے اکثر مراحل تبلیغ حق جیسے امور خاص میں گزرا کرتے ہیں۔ وہ نبی دربارشاہی کا بلا شرکت غیرے جب حکمران قرار پاتا ہے تو اس کے معمولات زندگی میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد اور انسانیت کیلئے ہمدردانہ خدمات کی ایک ایسی لازوال تاریخ رقم ہوتی ہے جو کسی کے مٹائے مٹ نہیں سکتی ۔

اللہ پاک جب کسی نبی کو نبوت علم وحکمت کے ساتھ ظاہری اقتدار وسلطنت سے بھی نوازتے تھے تو نبی پر دوہرے اُمور (کارنبوت اور امور سلطنت کی ذمہ داری) کا بوجھ ہوتا تھا۔ مگر سبحان اللہ ان اللہ کے مقرب بندوں نے کمال اطاعت سے دونوں امور اس خوش اسلوبی سے نبھائے کہ تاریخ حق کا لازوال حصہ بن گئے ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے دربارشاہی میں ان سوتیلے بھائیوں کی دوبارآمداور درمیان کے واقعاتی کڑیاں حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے عظیم باپ حضرت یعقوب علیہ السلام صبر وحلم اور ابتدائی صورتحال عجیب کیفیت کی عکاس تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام جانتے بوجھتے ہوئے اظہار نہیں کر رہے کے وہ ان کے وہی بھائی ہے جنکو انہی بھائیوں نے کنویں میں بے رحمانہ انداز سے پھینک دیا تھا۔ اور پھر غلام ظاہر کر کے بیچ بھی ڈالا تھا۔ صبر وحلم کی بھی کمال حد ہے۔ کہ قدرت کے باوجود ادنی انتقام کے اظہار کی بجائے مخفی اکرام اور حسن سلوک بھی نبھا رہے تھے ۔ دوسری طرف اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدائیگی نے حضرۃ یوسف علیہ السلام کی گمشدگی کے پرانے زخم تازہ کردیئے تھے ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس طویل ابتدائی صورتحال میں حزن وملال کی ایسی تصویر بن گئے تھے کہ آنکھوں کی بینائی تک ساتھ چھوڑ گئی تھی ۔ غم وابتلا کی اس گھٹن میں وہ کیا ناقابل بیاں حالت تھی جس کی تعبیر ہم کمزور دل کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن وہ برداشت کر رہے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے ۔ ان پر بھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے وحی الٰہی کا نزول ہوتا تھا۔ ادھر حضرت یوسف علیہ السلام بھی مقام نبوت پر فائز دونوں باپ بیٹا حضرت جبرائیل علیہ السلام

کے ذریعہ سے اصل صورتحال سے انکشاف کی درخواست کر سکتے تھے مگر پیکر رضا و تسلیم باپ و بیٹا نے حکم خداوندی کی کمال اطاعت میں اُف تک نہیں کی اور خاموشی سے صبر و انتظار کی پالیسی پر استقامت کے ساتھ گامزن رہے۔ ہر صبر کی ایک حد اور امتحان کا ایک اختتام ہوتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔غم کے زخم بھرنے کے دن قریب آگئے ۔اور طویل صبر و آزمائش کے مراحل اپنی آخری حد پر پہنچنے کے بعد دونوں باپ بیٹوں پر صبر و رضا کے امتحانات فوز عظیم کے اعزاز و تمغہ خاص کے مستحق ٹھہرے اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کے بچپنے میں دیکھے جانے والے خواب کی عملی تعبیر (دونوں باپ بیٹا) کے سامنے آچکی تھی ۔اور تخت شاہی پر متمکن حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے جملہ صاحبزادگان سمیت احترام و آداب بجا لا کر خدائی اظہار تشکر میں سجدہ ریز تھے۔ اس واقعہ خاص میں حضرت یوسف علیہ السلام کی انتظامی صلاحیتیں مشکل حالات کو سنبھالنے کے لئے درکار اقدامات اور کنٹرول کی سبق آموز نصیحتیں بھی احسن القصص کے واقعاتی تسلسل کی سبق آمیز کڑیاں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بڑی گہری مطابقت کی عکاس نظر آتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اگر بچپنے میں اپنے والدین کی عملی شفقتوں سے بظاہر محروم نظر ٹھہرے تھے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے والدین کی محبت و شفقتوں سے اوائل زندگی میں ہی میں محروم ہونا پڑا اور آپ علیہ السلام نے یتیمی کی حالت میں اپنے غریب چچا خواجہ ابوطالب کے ہاتھوں زیادہ پرورش پائی، حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے سوتیلے بھائیوں کے ہاتھوں اپنے والد اور خاندان سے جدائیگی کا (طویل عرصہ تک) زخم سہنا پڑا اور اپنے آبائی علاقہ سے دور دراز زندگی گزارنا پڑی تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنے خاندانی قبیلہ کے لوگوں نے عرصہ حیات اتنا تنگ کر دیا تھا کہ آپ کو بھی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی درمیانی عرصہ میں (مکی زندگی میں) آپکو بھی شعب ابی طالب میں دو سال سے زیادہ قید تنہائی (بغیر کسی الزام کے) کاٹنا پڑی پھر ایک وقت آیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح آپ کو بھی اقتدار و سلطنت سے نوازا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کمال صبر و حلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے (انتقام کی قدرت کے باوجود) اپنے سوتیلے بھائیوں کے بے رحمانہ و ظالمانہ اقدام کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے دن (انتقام کی قدرت کے باوجود) اپنے بدترین دشمنوں کو معافی عام دیتے ہوئے کمال صبر و حلم سے فرمایا کہ ﴿لا تثریب علیکم الیوم﴾ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ حاصل کرے اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے یوں ہی احسن القصص نہیں فرمایا گیا کہ ایسا واقع ہے جو قصہ گو واعظوں نے یوسف و زلیخا کے عنوان سے مشہور کر دیا بلکہ قصہ خاص کا ہر مرحلہ سبق آمیز ہے۔

راہ حق میں فکر و عمل سے وابستہ حضرات اور تحریکی و نظریاتی ذہن رکھنے والوں کیلئے من جملہ واقعات کے اس واقعہ خاص میں بہت ساری عبرتیں ہیں۔﴿فاعتبروا یا أولی الأبصار لعلکم تعقلون﴾

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾ إِذْ قَالُوا

البتہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جب انہوں نے کہا

لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا

البتہ یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم طاقتور جماعت ہیں بے شک

لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ

ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔ یوسف کو مار ڈالو یا کسی جگہ میں پھینک دو تاکہ باپ کی توجہ اکیلے

وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَائِلٌ

تم پر رہے اور اس کے بعد نیک آدمی ہوجانا۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا

مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

کہ یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے گمنام کنویں میں ڈال دو کہ اسے کوئی مسافر اٹھا لے جائے

السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ

اگر تم کرنے ہی والے ہو۔ انہوں نے کہا اے باپ کیا بات ہے کہ تو یوسف پر ہمارا اعتبار

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

نہیں کرتا اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دے کہ وہ کھائے اور کھیلے اور

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ اس نے کہا مجھے اس سے غم ہوتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

اور اس سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ انہوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھا

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ

گیا اور ہم ایک طاقتور جماعت ہیں بیشک ہم اس وقت البتہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ جب اسے

أَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

لے کر چلے اور متفق ہوئے کہ اسے گمنام کنویں میں ڈالیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ تو ضرور انہیں ایک

بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾

دن آگاہ کرے گا ان کے اس کام سے اور وہ تجھے نہ پہچانیں گے۔ اور کچھ رات گئی اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷) قصہ یوسف علیہ السلام میں دلچسپی رکھنے والے سائلین (سوال کرنے والوں) کیلئے بہت ساری عبرتی نشانیاں ہونے کا حقیقت آمیز ذکر۔

(۹)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف برادران یوسف کی منفی سوچ وفکر کا ذکر۔

(۱۰)۔ ایک بھائی کی منفرد رائے (نسبتاً نرم رویہ پر مبنی) کا ذکر (اسی رائے پر انکا اتفاق ہوا تھا)۔

(۱۱ تا ۱۳)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنے بھائی (حضرت یوسف علیہ السلام) کے متعلق (بظاہر خیر خواہانہ) اجتماعی مشورہ کا ذکر، جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے تحفظات کا اظہار۔

(۱۴)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی (حضرت یوسف علیہ السلام) کے حوالہ سے اپنے والد کو تسلی آمیز اقدام کی یقین دہانی کا ذکر۔

(۱۵)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا مشورہ کے مطابق عملدرآمد اور حضرت یوسف علیہ السلام کو گمنام کنویں میں ڈالنے جیسے بے رحمانہ اقدام کا ذکر نیز اس وقت تسلی آمیز خدائی الہام خاص کا بیان۔

(۱۶ تا ۱۷)۔ واپسی پر اپنے والد کے سامنے برادران یوسف علیہ السلام کی من گھڑت جھوٹی کہانی کا تذکرہ۔ (مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہوئے غمناک طرز سے اظہار و بیان)۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

کہا اے ہمارے باپ ہم تو آپس میں دوڑنے میں مصروف ہوئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝١٧

چھوڑ گئے تب اسے بھیڑیا کھا گیا اور تو ہمارے کہنے پر یقین نہیں کرے گا اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے اس نے کہا نہیں بلکہ تم نے دل سے ایک بات

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝١٨

بنائی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آیا پھر انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا کہا کیا خوشی کی بات

هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٩ وَ

ہے یہ ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ اسے

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝٢٠ ع ۱۲

بھائی ناقص قیمت پر بیچ آئے گنتی کی چونیوں پر اور اس سے بیزار ہو رہے تھے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

اور جس نے اسے مصر میں خرید کیا اس نے اپنی عورت سے کہا کہ اس کی عزت کر شاید

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ

ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اسی طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں جگہ دی

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ

اور تاکہ ہم اسے خواب کی تعبیر سکھائیں اور اللہ اپنا کام جیت کر رہتا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢١ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے حکم اور علم

وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝٢٢ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ

دیا اور نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں تھا وہ اسے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸)۔ اپنی کہانی کو سچ ثابت کرنے کی غرض سے جھوٹی شہادت (خون آلود قمیص) کا پیش کرنا جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے مثالی صبر وتحمل کا اظہار و بیان۔

(۱۹)۔ گمنام کنویں کی طرف پانی کے حصول کیلئے قافلے کی (غیر معمولی) آمد اور پانی کے ڈول میں (چشمۂ ہدایت) حضرت یوسف علیہ السلام کی برآمدگی (باہر تشریف آوری) اور قافلہ والوں کا (غیر معمولی) اظہارِ حیرت اور مال تجارت سمجھ کر چھپانے کی کاروائی کا بیان۔

(۲۰)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی اپنے بھائی کو غلام ظاہر کرتے ہوئے کم تر قیمت سے فروخت پر اظہارِ افسوس کا ذکر۔

(۲۱)۔ عزیز مصر کا حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنا اور اپنی اہلیہ کو اس عظیم (ظاہری) غلام سے بہترین حسن سلوک کی تاکید، مستقبل میں ان سے قریبی تعلق کا اظہارِ خاص۔ اسی اقدام کے ضمن میں حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق خدائی حکمتی فیصلے کے (مستقبل میں) اظہار کا ذکر خاص۔

(۲۲)۔ بھرپور جوانی میں خدائی عطیۂ خاص کا احسانی ذکر (غیر معمولی حکمت و دانائی عطا کر دی گئی)۔

بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ
پھسلانے لگی اور دروازے بند کر لیے اور کہنے لگی لو آؤ اس نے کہا اللہ کی پناہ وہ تو میرا آقا
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہے جس نے مجھے عزت سے رکھا ہے بے شک ظالم نجات نہیں پاتے۔
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ
اور البتہ اس عورت نے تو اس پر ارادہ کر لیا تھا اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو اس کا ارادہ کر لیتا اسی
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾
طرح ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو ٹال دیں بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا
اور دونوں دروازہ کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور دونوں نے عورت کے خاوند
الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ
کو دروازے کے پاس پایا کہنے لگی کہ جو تیرے گھر کے لوگوں سے برا ارادہ کرے اس کی تو یہی سزا ہے کہ قید کیا جائے
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
یا سخت سزا دی جائے۔ کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
گواہ نے گواہی دی اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور
مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ جھوٹی ہے
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
اور وہ سچا ہے۔ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا کہا بے شک یہ تم
مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
عورتوں کا ایک فریب ہے بے شک تمہارا فریب بڑا ہوتا ہے۔ یوسف تو اس سے درگزر کر اور تو اے
وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ ع ۳ ۱۴
عورت اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ تو ہی خطاکار ہے۔ اور عورتوں نے شہر میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۳)۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر عزیز مصر کی بیوی کے فریفتہ (عشق میں مبتلا) ہونے اور ان کو ورغلانے کے غیر معمولی اقدام کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا خوف خدا پر مبنی اظہار غیرت کا عمدہ بیان۔

(۲۴)۔ مذکورہ عورت کے پرعزم اظہار معصیت کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی معصومانہ حقیقت (لازوال عصمت نبوت) پر خدائی شہادت کا زوردار اظہار وبیان (کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو تصور برائی سے بھی دور تھے مگر بھرپور قوت سے حملہ آور ہونے جارہی تھی لیکن خاص برہان ربی کی بدولت ہم نے حضرت یوسف سے تصور برائی کو ہی پیچھے دھکیل دیا اور عصمت نبوت کی لاج ہر طرح سے سلامت باکرامت رہی)

(۲۵ تا ۲۷)۔ مذکورہ عورت کی دانستہ واردات ناکام ہونے کے بعد اگلے ردعمل کا بیانیہ ذکر اور واقعاتی شہادت خاص کا غیر معمولی طرز سے وضاحتی اظہار وبیان۔

۲۸، ۲۹۔ بعد از مشاہدہ حقیقت عزیز مصر کا حضرة یوسف کو معاملہ نظر انداز کرنے اور اپنی اہلیہ کو معذرتی فہمائش کرتے ہوئے عورتوں کی فطرتی چالبازیوں کا مذمتی اظہار۔

فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا

چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو چاہتی ہے بے شک اس کی محبت میں فریفتہ

حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

ہوگئی ہے ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھتے ہیں۔ پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا

تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے واسطے ایک مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

چھری دی اور کہا ان کے سامنے نکل آ پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو حیرت میں رہ گئیں اور اپنے

وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ

ہاتھ کاٹ لئے اور کہا اللہ پاک ہے یہ انسان تو نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ کہا یہی وہ ہے

فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ

کہ جس کے معاملہ میں تم نے مجھے ملامت کی تھی اور البتہ تحقیق میں نے اس سے دلی خواہش ظاہر کی

فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ

تھی پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا اور اگر وہ میرا کہنا نہ مانے گا تو ضرور قید کردیا جائے گا اور ذلیل

الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

ہوکر رہے گا۔ یوسف نے کہا اے میرے رب میرے لئے قید خانہ بہتر ہے اس کام سے کہ جس کی طرف مجھے بلا

وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٣﴾

رہی ہے اور اگر تو مجھ سے ان کا فریب دفع نہ کرے گا تو ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

پھر اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی پس ان کا فریب ان سے دور کردیا گیا کیونکہ وہی سننے والا

الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ

جاننے والا ہے۔ ان لوگوں کو نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یوں سمجھ میں آیا کہ اسے ایک مدت تک

حِينٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي ع ٤/١٤

قید کردیں۔ اور اس کے ساتھ دو جوان قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا میں دیکھتا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۰ تا ۳۱۔ عزیز مصر کی بیوی کے یکطرفہ عشقیہ محبت کے چرچے، شہر کی عورتوں کے منفی تبصروں کے ردعمل میں مذکورہ عورۃ کا ضیافتی اہتمام (کھانے کی پارٹی) اور عورتوں کی بھرپور شرکت کے پس منظر میں حضرۃ یوسف کو (بلا اطلاع اچانک) جلوہ افروزی (ظاہر ہونے) کا حکم حضرۃ یوسفؑ کی خوبصورتی اور معصومانہ (شرم و حیا سے لبریز) ادا دیکھ کر تمام عورتوں کا تعجب خیز اور حیرت انگیز اظہار خیال، و غیر معمولی اقدام (مارے حیرت کے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں)

۳۲۔ عزیز مصر کی بیوی کے اس موقع پر تمام ضبط کے بندھن ٹوٹ جانے اور بلا جھجک اپنے مخفی عشق کے برملا اظہار کا نشہ سر چڑھنے کے پس منظر میں دھمکی آمیز عزائم کا اعلانیہ ذکر۔

۳۳۔ عورتوں کے مشاہدہ مکر (خفیہ تدبیری چال و اقدام) پر حضرت یوسف کی بارگاہِ خداوندی میں عزیمت افروز تمنا و دعا کا اظہار۔

۳۴۔ جواب میں قبولیت دعا اور نتیجۂ ظاہری کا بیان۔

۳۵۔ حکام مصر کا (مذکورہ عورت کو روکنے کی بجائے) حضرت یوسفؑ کو (بلاوجہ) پابند سلاسل کردینے کے انتہائی اقدام کا ذکر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۶۔حضرت یوسفؑ کے ہمراہ دو خاص نوجوان قیدیوں کے جیل میں الگ الگ خواب دیکھنے کے بعد تعبیر خواب جاننے کیلئے حضرت یوسفؑ سے ملاقات اور تفصیلات خواب سے آگاہی کا ذکر۔

۳۷تا۴۰۔حضرت یوسفؑ کا کھانا آنے سے قبل تک تعبیرِ خواب بتا دینے کا تسلی آمیزہ وعدہ اور اس وقفہ میں دونوں قیدیوں کے آگے اپنی خاندانی حیثیت سمیت پیغام توحید اور تردید شرک کے حوالہ سے مدلل گفتگو اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا بیان۔

أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا
ہوں کہ شراب نچوڑتا ہوں، اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھا رہا ہوں
تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾
کہ اس میں سے جانور کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتلا ہم تجھے نیکوکار سمجھتے ہیں ۔
قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن
کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے پہلے میں تمہیں اس کی تعبیر
يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
بتلا دوں گا یہ ان چیزوں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں بے شک میں نے اس قوم کا مذہب
لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ
ترک کر دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتی اور وہ آخرت کی بھی منکر ہیں ۔ اور میں اپنے باپ
آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ
دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے مذہب کا تابع ہو گیا ہوں ہمیں یہ جائز نہیں کہ
بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ
اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں یہ ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل ہے
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ
لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ۔ اے قید خانہ کے رفیقو کیا کئی جدا جدا معبود بہتر
مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِن
ہیں یا اکیلا اللہ جو زبردست ہے ۔ تم اس کے سوا کچھ نہیں پوجتے
دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ
مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لیے ہیں اللہ نے ان
اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا
کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری حکومت سوا اللہ کے کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ
إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر آدمی

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
نہیں جانتے ۔اے قید خانہ کے رفیقو تم دونوں میں سے ایک جو ہے وہ اپنے آقا کو شراب
خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ
پلائے گا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا پھر اس کے سر میں سے پرندے کھائیں گے اس
قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
کام کا فیصلہ ہوگیا ہے جس کی تم تحقیق چاہتے تھے ۔اوران دونوں میں سے جسے یوسف
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
نے بچنے والا سمجھا تھا کہہ دیا کہ تو اپنے آقا سے میرا بھی ذکر کرنا پھر شیطان نے اسے اپنے
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ ع ۵ ۱۵
آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا پھر قید میں کئی برس رہا ۔اور بادشاہ نے کہا میں خواب دیکھتا
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں انہیں سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
خوشے اورسات خشک اے دربار والو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
تعبیر دینے والے ہو ۔انہوں نے کہا یہ خیالی خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
تعبیر نہیں جانتے ۔اور وہ بولا جوان دونوں میں سے بچا تھا اور اسے مدت کے بعد یاد آگیا میں
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
تمہیں اس کی تعبیر بتلاؤں گا سو تم مجھے بھیج دو ۔اے یوسف اے سچے ہمیں اس کی
اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
تعبیر بتلا کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی کھا رہی ہیں اور سات
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
سبز خوشے ہیں اور سات خشک تاکہ میں لوگوں کے پاس لے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۱۔دونوں نوجوان قیدیوں کے خوابوں کے متعلق الگ الگ اظہار تعبیر کا ذکر۔

۴۲۔حضرت یوسف کا حکمۃ طور پر رہا ہوجانے والے قیدی کو اپنے حوالہ سے بادشاہ وقت کو انکی (حضرت یوسفؑ کی) بلا وجہ قید کے متعلق آگاہ کرنے کی نصیحت مگر (اللہ کی شان) کہ شیطانی نسیان کی وجہ سے مذکورہ قیدی کو تذکرہ یوسفؑ یاد نہ رہنے اور مزید حضرۃ یوسفؑ کا کئی برس تک بلاوجہ جیل میں رہنے کا ذکر۔

۴۳تا۴۴۔کئی برس بعد بادشاہ وقت کا ایک مخصوص خواب دیکھنے کے متعلق (درباریوں کے آگے) ذکر اور تعبیر خواب جاننے کی خواہش کا اظہار مگر درباریوں کا اظہار لاعلمی۔

۴۵۔تعبیر خواب کے تذکرہ پر رہا ہونے والے قیدی کو حضرت یوسفؑ کی یاد آنے اور بادشاہ وقت سے حضرۃ یوسف سے ملاقاۃ کے ذریعہ تعبیر خواب معلوم کرنے کی درخواست کا اظہار۔

۴۶۔رہا ہونے والے ساتھی کی حضرۃ یوسف سے ملاقات اور (بعدازاظہار معذرت) خواب بیان کرتے ہوئے تعبیر خواب بتانے کی درخواست۔

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا
جاؤں شاید وہ سمجھ جائیں ۔ کہا تم سات برس لگا تار کھیتی کرو پھر جو کاٹو
حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
تو اسے اس کے خوشوں میں رہنے دو مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ۔ پھر اس کے
يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
بعد سات برس سختی کے آئیں گے جو تم نے ان کے لئے رکھا تھا کھا جائیں گے مگر تھوڑا
لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
سا جو تم بیج کے واسطے روک رکھو گے ۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں
ع عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ
لوگوں پر مینہ برسے گا اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس
ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ
لے آؤ پھر جب اس کے پاس قاصد پہنچا کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے
فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ
پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان
رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ
کے فریب سے خوب واقف ہے ۔ کہا تمہارا کیا واقعہ تھا جب تم نے یوسف
عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ
کو پھسلایا تھا انہوں نے کہا اللہ پاک ہے ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں
قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ
ہوئی عزیز کی عورت بولی اب سچی بات ظاہر ہوگئی میں نے ہی
عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي
اسے پھسلانا چاہا تھا اور وہ سچا ہے۔ یہ اس لئے کیا تا کہ عزیز معلوم کر لے کہ میں نے اس کی
لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾
غائبانہ خیانت نہیں کی تھی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷ تا ۴۹۔ حضرۃ یوسفؑ کا خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے مزید ہمدردی کے طور پر تدبیر و حکمت عملی سے آگاہ کرنے کا ذکر۔

۵۰۔ تعبیر خواب سن کر بادشاہ وقت کا حضرۃ یوسفؑ کو رہا کرنے اور دربار میں لانے کا حکم مگر حضرۃ یوسفؑ کا (بلا تحقیق واقعۂ سابقہ) فوری رہائی قبول کرنے سے انکار اور تحقیق واقعہ کے مطالبہ کا اظہار۔

۵۱۔ بادشاہ وقت کا عورتوں کو بلا کر تحقیق و تفتیش کرنے، جواب میں عام عورتوں سمیت اہلیہ عزیز مصر کا حقیقت واقعہ کے متعلق برملا اعتراف و اظہار کرتے ہوئے حضرۃ یوسف کو ہر طرح سے بری الذمہ (پاکدامنی تسلیم) کرنے کا اعلان۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے

رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تا کہ اسے خاص اپنے

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

پاس رکھوں پھر جب اس سے بات چیت کی کہا بے شک تُو آج سے ہمارے ہاں بڑا معزز اور معتبر ہے۔کہا

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

مجھے ملکی خزانوں پر مامور کردو بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں۔اور ہم نے

مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ

اس طور پر یوسف کو اس ملک میں بااختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہے رہے ہم جس

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ

پر چاہیں اپنی رحمت متوجہ کردیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔اور آخرت

الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ ع ۷

کا ثواب ان کیلئے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگاری میں رہے۔اور یوسف کے بھائی آئے

یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا

پھر اس کے ہاں داخل ہوئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور وہ نہیں پہچان سکے۔اور جب انہیں

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا

ان کا سامان تیار کردیا کہا میرے پاس وہ بھائی بھی لے آنا جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے

تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ

تم نہیں دیکھتے میں ماپ پورا دیتا ہوں اور بڑا مہمان نواز ہوں۔پھر اگر تم میرے پاس نہ لائے تو نہ تمہیں

بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

میرے ہاں سے پیمانہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس آنا۔انہوں نے کہا ہم اس کے باپ سے خواہش کریں

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ

گے اور ہم یہ کر کے ہی رہیں گے۔اور اپنے خدمت گاروں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۴تا۵۵)۔بادشاہ وقت کا (انکی فہم و بصیرت، تدبیر حکمت کا مشاہدہ کرتے ہوئے) حضرت یوسفؑ سے خصوصی ملاقات، امور سلطنت کے حوالہ سے مکالمہ نیز خصوصی پروٹوکول (سرکاری اعزاز خاص دینے) کا اظہار، قحط سالی کے ممکنہ سنگین بحران کو بھانپتے ہوئے حضرۃ یوسفؑ کی معاونتی پیش کش (کہ مجھے امور خزانہ کا نگران اعلیٰ بنادو میں اپنی علمی صلاحیت بروئے کار لاکر دیانتداری سے معاملات نبھاؤں گا)

(۵۶تا۵۷)۔طویل مصائب اور کٹھن حالات سے گزرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے خدائی نصرت خاص واعزاز عظیم کا احسانی ذکر دبیان۔

(۵۸)۔برادران یوسف علیہ السلام کی طلب رسد کیلئے دربار یوسف علیہ السلام میں حاضری کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کو پہچان لینے مگر بھائیوں کی لاعلمی کا ذکر (حضرت یوسف علیہ السلام نے فی الحال سب معاملہ مخفی رکھا تھا)۔

(۵۹)۔تحقیق حال کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کا آئندہ اپنے برادران کو سب سے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لانے کا حکم۔

(۶۰)۔ساتھ نہ لانے کی صورت میں سب کو آئندہ کچھ نہ دینے کی وارننگ۔

(۶۱)۔برادران کا آئندہ اپنے بھائی کو ساتھ لانے کی (کوشش کی) یقین دہانی۔

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ إِذَا انْقَلَبُوٓا إِلٰٓى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

ان کے اسباب میں رکھ دو تاکہ وہ اسے پہچانیں جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جائیں شاید وہ پھر

يَرْجِعُونَ ٦٢ فَلَمَّا رَجَعُوٓا إِلٰٓى أَبِيهِمْ قَالُوا يٰٓأَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

آجائیں۔ پھر جب اپنے باپ کے ہاں پہنچے کہا اے باپ ہمارا پیمانہ روک لیا گیا پس آپ ہمارے ساتھ

فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ٦٣ قَالَ هَلْ

ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے کہ ہم اپنا پیمانہ لائیں اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ کہا میں تمہارا

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۗ فَاللّٰهُ

اس پر کیا اعتبار کروں مگر وہی جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی پر اعتبار کیا تھا سو اللہ بہتر

خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ٦٤ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ

نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے مہربان ہے۔ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنی

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هٰذِهٖ

پونجی پائی جو انہیں واپس کردی گئی تھی کہا اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہئے یہ ہماری پونجی ہمیں واپس کردی

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۚ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

گئی ہے اور اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور

بَعِيرٍ ۖ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ٦٥ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُونِ

زیادہ لائیں گے اور یہ بوجھ ملنا آسان ہے۔ کہا اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا یہاں تک

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ

کہ مجھے اللہ کا عہد دو کہ البتہ اسے میرے ہاں ضرور پہنچادیں گے مگر یہ کہ تم سب گھر جاؤ پھر

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ٦٦ وَقَالَ يٰبَنِيَّ

جب سب نے اسے عہد دیا کہ ہماری باتوں کا اللہ شاہد ہے۔ اور کہا اے میرے بیٹو

لَا تَدْخُلُوا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۗ

ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور

وَمَآ أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۗ عَلَيْهِ

میں تمہیں اللہ کی کسی بات سے بچا نہیں سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۲)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اہلکاروں کو انگی (اداشدہ رقم) پونجی واپس اُن کے سامان میں خفیہ طور پر رکھ دینے کا حکم (تاکہ وہ دوبارہ ضرور آئیں)۔

(۶۳)۔ برادران یوسف کا (واپس لوٹنے کے بعد) اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنے بھائی کے حصہ نہ ملنے (حاضر نہ ہونے کی وجہ سے) کی شکایت اور آئندہ اسے ہمراہ بھیجنے کی درخواست نیز حفاظت کی یقین دہانی۔

(۶۴)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے تحفظات کی باحوالہ یاددہانی اور ساتھ ہی اظہارِ توکل کا ذکر۔

(۶۵)۔ سامان سے اداشدہ مال کی واپسی دیکھ کر برادران یوسف علیہ السلام کی اپنے باپ کے سامنے اظہار مسرت کے بعد بھائی کو ہمراہ قافلہ روانہ کرنے کی مکرر درخواست (تاکہ زیادہ حصہ لے سکیں)۔

(۶۶)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا پختہ عہد لیے بغیر چھوٹے بھائی کو ہمراہ بھیجنے سے انکار، جواباً برادران کا پختہ عہد دینے کا ذکر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے اظہارِ توکل کا اعتقادی بیان۔

(۶۷)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے صاحبزادگان کو اجتماعی طور پر (دارالحکومت) داخلے سے ممانعت کی حکمت آمیز نصیحت اور ساتھ ہی ممکنہ حادثات کے حوالہ سے اعتقادی فکر کا بھی برملا اظہار۔

تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ

اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور جبکہ اسی طرح

أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۚ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً

داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے حکم دیا تھا انہیں اللہ کی کسی بات سے کچھ نہ بچا سکتا تھا

فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ

مگر یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا اور وہ تو ہمارے سکھلانے سے علم

ع ۸ / ۲ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ

والا تھا لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے

أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا

پاس جگہ دی کہا کہ بے شک میں تیرا بھائی ہوں پس جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اس پر غم نہ کر۔ پھر جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

یوسف نے ان کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں کٹورا رکھ دیا پھر پکارنے والے

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿۷۰﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا

نے پکارا اے قافلہ والو بیشک تم البتہ چور ہو۔ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز گم

تَفْقِدُونَ ﴿۷۱﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ

ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا کٹورا نہیں ملتا جو اسے لائے گا ایک اونٹ بھر کا غلہ پائے گا اور میں

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ

اس کا ضامن ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم تمہیں معلوم ہے ہم اس ملک میں شرارت کرنے کے لئے نہیں آئے

وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿۷۳﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿۷۴﴾ قَالُوا

اور نہ ہم کبھی چور تھے۔ انہوں نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلو۔ انہوں نے کہا

جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے پس وہی اس کے بدلہ میں جائے ہم ظالموں کو یہی

الظَّالِمِينَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

سزا دیتے ہیں۔ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے اسباب سے پہلے ان کے اسباب دیکھنے شروع کئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۸)۔ برادران یوسف کا اپنے والد کی نصیحت کے مطابق (دارالحکومت میں) داخلہ کا واقعاتی ذکر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی حکمت آمیز نصیحت کے پس منظر سمیت ان کی عنداللہ قدر و منزلت کا ذکر و بیان۔

(۶۹)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی دربار یوسف علیہ السلام میں اجتماعی حاضری پر حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے مخصوص بھائی کے ساتھ خصوصی احترام و اکرام کا سلوک کرتے ہوئے اس کو خفیہ طور پر اپنے نسبی تعارف سے آگاہ کر دینے کا ذکر۔

(۷۰)۔ اہل کارواں کا سامان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق سرکاری پیمانہ (پیالہ) خفیہ طور پر (بلا اطلاع) رکھ دینے اور بعد میں گمشدگی پیالہ کے متعلق برادران یوسف علیہ السلام کو لقب خاص سے واپسی اور طلبی کا ذکر۔

(۷۱ تا ۷۲)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے گمشدگی کے متعلق سوال پر اہلکاروں کا وضاحتی بیان اور برآمدگی کے متعلق وعدہ خاص کا ذکر۔

(۷۳ تا ۷۵)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے اپنے متعلق اظہار حقیقت پر اہلکاروں کا سوالیہ طرز سے سزا کا ذکر اور جواب میں برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے ہاں رائج قانون سزا کا بیان۔

توکل علی اللہ کی حقیقت اور مفہوم

(زیر مطالعہ سورۃ یوسف آیت نمبر ۶۷)

قرآن وسنت سے علمی جہالت کے باعث ہم بہت سارے دیگر فکری ونظریاتی حقائق سے بے خبری میں مبتلا ہیں اور ضروری معلومات (عقیدہ وغیرہ) کے حوالہ سے بھی خود ساختہ یا سنی سنائی باتوں (واقعات) پر ہی اعتقادات کی کمزور عمارت کھڑی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی واسطے جہالت کو بھی تاریکی سے تعبیر کرتے ہوئے علم کو روشنی قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں طلبِ علم کو فرض قرار دیا گیا ہے تو آخر اس کی اہمیت کی وضاحت کیلئے کوئی دوسرا عنوان کیا تجویز کیا جاسکتا ہے؟۔ عقائد وفرائض کی عمارت مضبوط دلائل پر قائم ہے۔ ظن اور تخمینہ جیسی مُبہم صورتحال کا اس میں کوئی دخل نہیں، جو حقائق اور عنوانات قرآن کریم میں بیان کئے گئے ان پر ایمان لانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ فی الحال ہمارا موضوع قرآن میں بیان کردہ موضوع توکل علی اللہ ہے جس کے مفہوم کے متعلق اکثر عوام (اور بعض خواص) غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اس حوالہ سے یہ حقیقت پیش نظر رکھی جائے کہ قرآن کریم میں دس مقامات پر توکل علی اللہ کے حوالے سے (صراحۃً) جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس کا پس منظر جداگانہ ہے۔ پہلی غلط فہمی توکل کی تعریف کے حوالہ سے ہے کہ عوام الناس سمجھتے ہیں کہ توکل ترک اسباب (اسباب اختیار نہ کرنے) کا نام ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف ص ۷۴ ج دوم میں روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہا تھا کہ میں سواری باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سواری باندھو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خود امام الانبیاء ﷺ نے گویا توکل کی صراحت فرمادی کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کرنے کے بعد (اعتقاداً) بھروسہ اللہ پاک کی ذات پر ہی رکھیں گویا اسباب کو (اعتقادی درجہ میں) خدانہ بنالیا جائے (جیسے مریض شخص کسی علاج / دوا وغیرہ پر اعتقاد رکھ بیٹھے کہ اس سے یقیناً شفاء حاصل ہوتی ہے وغیرہ، یہ غلط ہے)۔ آپ قرآن کریم کے ان دس مقامات کا بغور نظر مطالعہ فرمائیں تو ہر ایک مقام کا پس منظر اور تعلیم جداگانہ حقیقت کی حامل ہے کسی ایک مقام پر بھی وہ مفہوم واضح نہیں ہوتا جو عوام الناس میں متعارف ہے۔ ان دس (10) مقامات کی نشاندہی بحوالہ سورۃ اور آیت نمبر کچھ اس طرح ہے۔ (۱)۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۲۔ (۲)۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۹۔ (۳)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ۴۔ (۴)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ۴۹۔ (۵)۔ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۵۸۔ (۶)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۱۔ (۷)۔ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۲۳ (۸)۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۸۔ (۹)۔ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۱۰۔ (۱۰)۔ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۳۔ ان میں سے ہر ایک آیت ایک مختلف پس منظر میں خدائی تعلیمات پر مبنی الگ الگ تربیت کی حامل ہے۔ کسی سے بھی ترکِ اسباب کا پیغام نہیں ملتا۔ تاہم سننے میں آتا ہے (اور المیہ یہ ہے کہ بیان کرنے والے اکثر واعظین مبلغین کی زبان سے عوام الناس میں اس کی اشاعت ہوتی ہے) کہ بعض واقعات جو کرامت کے زمرے میں کبھی پیش آئے تھے

ان کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے جیسے ان واقعات کے ذریعہ توکل کی کوئی اعتقادی تعریف ثابت کی جارہی ہوتی ہے۔ یہ نادانستہ (جہالت کے باعث) ایک غلط تعبیر ہے جس کا اظہار اس زور سے کیا جاتا ہے کہ لوگ غلط فہمی کے باعث اسے اعتقادی درجہ میں لیتے ہیں۔ ایسی غلط فہمیوں کے ازالہ کی ذمہ داری اہل علم واعظین، مبلغین/علماء ہی پر لازم ہے۔ ایک جگہ ایک پڑھے لکھے مبلغ دین بھرے مجمع میں ایک حدیث مبارک سے توکل کی حقیقت وہی بیان کرنے لگے جو عوام الناس میں متعارف ہے تو بہت حیرت ہوئی کہ جب اہل علم کا یہ حال ہے تو عوام کا کیا قصور؟ فرمانے لگے حدیث شریف میں آتا کہ اگر تم ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ پاک تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپسی لوٹتے ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ تو اس سے علیحدگی میں عرض کیا کہ اس حدیث سے آپ عوام کو کیا پیغام (یا عقیدہ) دینا چاہتے تھے؟ فرمانے لگے اعلیٰ ایمان کی ایک کیفیت کا بیان مقصود ہے جہاں انسان اسباب سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور پرندوں جیسے توکل پر آکھڑا ہوتا ہے (استغفراللہ) ان سے عرض کیا گیا کہ اس حدیث پاک سے تو اسباب کی نفی کی بجائے کثرتِ سبب کا ثبوت مل رہا ہے پوچھا کیسے؟ عرض کیا کہ پرندہ صبح خالی پیٹ جب گھونسلے سے نکلتا ہے تو سارا دن مختلف جگہوں سے اپنا دانہ پانی ہی تو تلاش کرتا ہے یہ سبب نہیں تو کیا ہے؟ بلکہ چھوٹے سے پیٹ بھرنے کیلئے سارے دن کی مشقت اٹھانا ثابت ہورہا ہے۔ اس پر وہ مبلغ حیران ہوکر پوچھنے لگے تو پھر حدیث شریف کا مفہوم کیا ہے تو عرض کیا کہ بلا سمجھے بیان کرنے کی جسارت کیوں؟ اس حدیث مبارک سے جو مفہوم بظاہر سمجھ آیا ہے وہ یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کی تربیت فرمانا چاہتے تھے کہ دولت کے ارتکاز (جمع کرنے کے لالچ) سے بچو جیسے پرندے محنت کر کے پیٹ تو بھر لیتا ہے مگر اگلے کل کے دن کیلئے رزق کا ذخیرہ جمع نہیں کرتا بلکہ روزمرہ کی بنیاد پر اپنا رزق تلاش کرتا ہے۔ ایسے ہی اگر اے انسانو تمہارے اندر بھی فکر آخرت پر مبنی توکل پیدا ہوجائے تو شام تک اگر آپ کو رزق میسر ہوگیا ہے تو کل آنے والے دن کی فکر مت کرو کم ازکم یہ توکل کی کیفیت ایک عام پرندے کے جذبہ عمل سے ہی سیکھ لی جائے، تو وہ مُبلّغ دین اس توجیہ پر خوش ہوکر دعا دینے لگے۔ مطلب فقط اتنا ہے کہ واقعات سے عقائد ثابت نہیں ہوتے اور (معجزات اور کرامات روز بروز ظاہر نہیں ہوتے) نظام فطرت کے تحت خالق کائنات نے انسانوں کو حصولِ رزقِ حلال سمیت دیگر ضروریات کا مکلف بنایا ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظام محنت (ومزدوری) سے وابستہ افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی اولاد کی وجہ سے پریشانی کی حالت میں رات گزارتا ہے، یہ عمل اللہ کے نزدیک جہاد میں تلوار کے سو زخموں کے لگنے سے افضل ہے (مسند امام ابی حنیفہؒ) (سبحان اللہ)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام تر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب اسی فکر ونظر پر عمل پیرا رہے اور سارے نظام تجارت ومحنت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا پس منظر اسی طرزِ عمل کی نشاندہی وراہنمائی کیلئے مرتب کیا گیا ہے اس لئے علماء مبلغین حق کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو فکری طور پر کمزور عمل بنانے کی بجائے ان کی نظریاتی وعملی اصلاح کیلئے درست معلومات (بحوالہ قرآن وسنت) بیان کیا کریں۔ اور کرامات واقعات کو خدائی نظام فطرت یا قانونِ الٰہی بنا کر پیش کرنے کی جسارت نہیں کرنی چاہیے۔

مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ
پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے اسباب سے نکالا ہم نے یوسف کو ایسی تدبیر بتائی تھی بادشاہ کے قانون
فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ وَ
سے تو وہ اپنے بھائی کو ہرگز نہ لے سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے
فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ
ہیں اور ہر ایک دانا سے بڑھ کر دوسرا دانا ہے۔ انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس
لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
کے ایک بھائی نے بھی چوری کی تھی پس یوسف نے اپنے دل میں آہستہ سے کہا اور انہیں نہیں جتایا کہ تم درجے میں
أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ
بدتر ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کرتے ہو۔ انہوں نے کہا اے عزیز بے شک اس کا باپ بوڑھا
لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾
بڑی عمر کا ہے سو اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لے ہم تم کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا
کہا اللہ کی پناہ کہ ہم بجز اس کے کہ جس کے پاس اپنا اسباب پایا کسی اور کو پکڑیں تب تو
ع إِذًا لَظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ
ہم بڑے ظالم ہیں۔ پھر جب اس سے ناامید ہوئے مشورہ کرنے کیلئے اکیلے ہو بیٹھے ان میں سے
أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ
بڑے نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لیا تھا اور پہلے جو یوسف کے حق
قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي
میں قصور کر چکے ہو سو میں تو اس ملک سے ہرگز نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے حکم دے یا
أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ
میرے لئے اللہ کوئی حکم فرمائے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ
فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا
اور کہو اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی کہا تھا جس کا ہمیں علم تھا اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٦)۔ بعد از تفتیش و تحقیق چھوٹے بھائی کے سامان سے پیالہ کی برآمدگی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کی خفیہ حکمت عملی کے پس منظر میں (خدائی تدبیر خاص) کا بیان۔

(٧٧)۔ چھوٹے بھائی کے سامان سے پیالہ کی برآمدگی پر برادران یوسف علیہ السلام کے طنز بھرے منفی تبصرے کا اظہار، جواباً حضرت یوسف علیہ السلام کا فی الحال معاملہ مخفی رکھتے ہوئے دل میں ہی انکے منفی فکر کا تردیدی اظہار۔

(٧٨ تا ٧٩)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا دربار میں اپنے چھوٹے بھائی کی جگہ دوسرا بھائی رکھ لینے کی درخواست، جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کے اظہار معذرت کا ذکر۔

(٨٠ تا ٨٢)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی علیحدگی، مشاورت میں بڑے بھائی کا بقیہ بھائیوں کے سامنے والد سے پختہ عہد اور سابقہ زیادتیوں کے باعث باپ کا سامنا نہ کرنے کا عزمیہ اظہار اور ساتھ ہی برادران کو اپنے والد کے سامنے حقیقت حال بیان کرنے اور خود بقیہ اہل قریہ (قافلہ والوں) سے تحقیقِ احوال کرنے کی درخواست۔

كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (٨١) وَسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ

ہمیں غیب کی خبر نہ تھی۔ اور اس گاؤں سے پوچھ لیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی

الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (٨٢) قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

جس میں ہم آئے ہیں اور بے شک ہم سچے ہیں۔ کہا بلکہ تم نے دل سے ایک

أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ

بات بنائی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اللہ سے امید ہے شاید اللہ ان سب کو میرے پاس

جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (٨٣) وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ

لے آئے وہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا

عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (٨٤)

ہائے یوسف اور غم سے اس کی آنکھیں سفید ہوگئیں پس وہ سخت غمگین ہوا۔

قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ

انہوں نے کہا اللہ کی قسم تو یوسف کی یاد کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ

تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (٨٥) قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي

نکما ہوجائے یا ہلاک ہوجائے۔ کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کا اظہار اللہ ہی کے سامنے کرتا

إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (٨٦) يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا

ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف

مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ

اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے

مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (٨٧) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا

ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔ پھر جب اس کے پاس آئے تو کہا

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ

اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو قحط کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے اور کچھ نکمی چیز لائے ہیں

فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (٨٨)

سو آپ پورا غلہ بھر دیجئے اور خیرات دیجئے بے شک اللہ خیرات دینے والوں کو ثواب دیتا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٣)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حالات سننے کے بعد جواباً اظہارِ افسوس اور صبر جمیل کے ذکر خیر کے ساتھ جملہ برادران کی بخیریت واپسی کی امید کا تمنائی اظہار۔

(٨٤)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تنہائی میں اپنے لائق و فائق صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کا حسرتی تذکرہ خاص اور مسلسل فطری اظہارِ غم کے نتیجہ میں ان کی بینائی متاثر ہونے کا ذکر و بیان۔

(٨٥)۔ برادران کا اپنے والد کے آگے مسلسل تذکرہ یوسف علیہ السلام پر طبعی اثرات کے خطرناک خدشے کا اظہار۔

(٨٦)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اظہارِ غم کے متعلق حقیقتِ واقعہ کا اظہار۔

(٨٧)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کی پھر سے تلاش خاص کا حکم دیتے ہوئے خدائے پاک سے امید رکھنے کا اعتقادی اظہار۔

(٨٨ تا ٩٠)۔ حسب ہدایت برادران کی پھر سے دربار یوسف علیہ السلام میں اپنی داستان غم کے ساتھ حاضری اور حقیر سی پونجی کے عوض خوراک کی سامان عطاء کرنے کی التجاء، حضرت یوسف علیہ السلام کی بعد از سماعتِ احوال، پردے میں چھپی حقیقتِ حال کا انکشاف کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے تنبیہی و تعارفی سوال و جواب اور (مصائب و مشکلات پر صبر کے پس منظر میں) خدائی انعام و اکرام کا احسانی اظہار۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝٨٩

کہا تمہیں یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تمہیں سمجھ نہ تھی۔

قَالُوٓا أَءِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِي ۖ قَدْ

کہا کیا تو ہی یوسف ہے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر

مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

احسان کیا بے شک جو ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ بھی نیکوں کا اجر ضائع

الْمُحْسِنِينَ ۝٩٠ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم البتہ تحقیق اللہ نے تمہیں ہم پر بزرگی دی اور بے شک ہم

لَخَاطِئِينَ ۝٩١ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

غلط کار تھے۔ کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تمہیں بخشے اور وہ سب سے

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝٩٢ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ

زیادہ مہربان ہے۔ یہ کرتا میرا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو

ع ١٤ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩٣ وَلَمَّا فَصَلَتِ

کہ وہ بینا ہوجائے اور میرے پاس اپنے سب کنبے کو لے آؤ۔ اور جب قافلہ روانہ ہوا تو

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَآ أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝٩٤

ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی بو پاتا ہوں اگر مجھے دیوانہ نہ بناؤ۔

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ۝٩٥ فَلَمَّآ أَنْ جَآءَ الْبَشِيرُ

لوگوں نے کہا اللہ کی قسم بے شک تو البتہ اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہے۔ پھر جب خوشخبری والا آیا

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي

اس نے وہ کرتا اس کے منہ پر ڈال دیا تو بینا ہوگیا کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٩٦ قَالُوا يَآ أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَآ

سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمارے گناہ بخشوا دیجئے بے شک

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝٩٧ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

ہم ہی غلط کار تھے۔ کہا عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی مانگوں گا بے شک وہ غفور

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۱ تا ۹۲)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے اظہارِ ندامت واعتراف جرم کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا برادران کے لئے اعلانِ معافی اور احسانِ مزید کے طور پر دعائے مغفرت کا ذکر دبیان۔

(۹۳)۔ برادران کو اپنے قمیص خاص کے ساتھ والد گرامی کی خدمت میں حاضری دینے اور خدائی فضل وکرم سے بینائی واپس لوٹ آنے کی خوشخبری کے بعد سب خاندان کی اجتماعی (دارالحکومت میں) آمد کا حکم۔

(۹۴)۔ دوسری طرف قافلہ کی روانگی ہوتے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے صاحبزادہ گرامی (حضرت یوسف علیہ السلام) کی خوشبوئے خاص محسوس کرنے کا بے ساختہ اظہار۔

(۹۵)۔ اس پر لوگوں کے تبصرہ عجیب سے ردِعمل کا اظہار۔

(۹۶)۔ خوشخبری سے لبریز قمیص خاص کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آنے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اس موقع پر اپنے دیرینہ مخفی غم کے حوالہ سے حقیقت کا کھل کر اظہار۔

(۹۷)۔ برداران یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی کے سامنے اظہار ندامت واعتراف جرم کے بعد دعائے استغفار کی درخواست۔

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

رحیم ہے۔ پھر جب یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى

میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا تو امن سے رہو گے۔ اور ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ

اس کے آگے سب سجدہ میں گر پڑے اور کہا اے باپ! میرے اس پہلے خواب کی یہ تعبیر ہے اسے

مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ

میرے رب نے سچ کر دکھایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان مجھ میں اور میرے بھائیوں میں جھگڑا ڈال چکا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے بے شک وہی جاننے والا

الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ

حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ حکومت دی ہے اور مجھے خوابوں کی تعبیر

الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

کا علم بھی سکھایا ہے اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ

میرا کارساز ہے تو مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے نیک بختوں میں شامل کر دے۔ یہ غائب

اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا

کی خبریں ہیں جو ہم تیرے ہاں بھیجتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب کہ انہوں نے اپنا ارادہ

اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

پکا کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں خواہ تو

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔــلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

کتنا ہی چاہے۔ اور آپ اس پر ان سے کوئی مزدوری بھی تو نہیں مانگتے یہ تو صرف تمام جہانوں کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۸)۔ جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا لمحۂ خاص میں دعائے استغفار کا وعدہ۔

(۹۹ تا ۱۰۱)۔ والدین محترمین کی جملہ خاندان سمیت دربار یوسف علیہ السلام میں حاضری کے دلچسپ تاریخی منظر خاص کا ذکر اور حضرۃ یوسف علیہ السلام کا اپنے بچپنے کے خواب کی عملی اظہارِ تعبیر کے پس منظر میں خدائی کرم خاص اور احسانات کا شکرانہ و دعائیہ کلمات سے اظہار و بیان۔

(۱۰۲)۔ اس قصۂ خاص کے غیبی واقعات کی آپ کو اطلاع اور برادران یوسف علیہ السلام کی تدابیر سے آگاہی کے احسانِ خاص کا ذکر (کہ تمام تر واقعات سے آپ ﷺ بے خبر تھے۔ یہ خدا کا کرم ہے آپ ﷺ کو جملہ حالات و واقعات سے بوجہ نبوت آگاہ کیا گیا)۔

(۱۰۳)۔ تمام تر دلائل نبوت کے باوجود اکثریت کے عدم قبول ایمان پر شکایاتی اظہارِ مذمت کا ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠٤)۔ بے لوث تبلیغ حق پر توصیفی اظہار سے تسلی کا ذکر و بیان۔

(١٠٥)۔ توحید اور حق کے حوالہ سے آسمان وزمین کے آفاقی دلائل پر اعراض کی بجائے غوروفکر کی ضرورت پر زوردار اظہار۔

(١٠٦)۔ اقرار توحید کے باوجود اکثر لوگوں کے عملی شرک میں مبتلا ہونے کا شکایاتی اظہار۔

(١٠٧)۔ خدائی گرفت کسی بھی لمحہ ہونے کی تنبیہ خاص (خدائی گرفت سے بے خوف مت رہو)۔

(١٠٨)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے علیٰ وجہ البصیرۃ صراط مستقیم کی نشاندہی اور شرک سے پاک خدائی عظمت کا اعتقادی اظہار۔

(١٠٩)۔ قوموں کی اصلاح وہدایت کے لئے انہی میں سے مردان خاص (منتخب) کو بطور رسول و نبی مبعوث کرنے کا احسانی اظہار (نیز اتمام حجت کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہماری اصلاح کیلئے دوسری قوم یا جنس کا انتخاب کیوں کیا گیا) اور حصول عبرت کیلئے سابقہ اقوام کے ہلاک شدہ علاقوں کا دورہ کرنے کا واعظانہ ذکر، دنیا میں انہماک (مشغول رہنے) کی بجائے آخرت کو پیش نظر رکھنے کا ناصحانہ اظہار۔

(١١٠)۔ انبیائے سابقین کی صبر آزما، طویل انتھک جدوجہد اور عزیمت سے لبریز ابتلائی (آزمائشی) صورت حال کا انتہائی غیر معمولی طرز خاص سے اظہار اور نجات و گرفت کی تنبیہی نشاندہی کا ذکر۔

ع ٥

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ
لئے نصیحت ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ
عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ
گزرتے اور ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔اور ان میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جو اللہ کو مانتے
اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ
بھی ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں۔کیا اس سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ انہیں اللہ کے
عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾
عذاب کی ایک آفت آپہنچے یا اچانک قیامت ان پر آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ
کہہ دو میرا اور میرے تابع داروں کا بصیرت کے ساتھ یہ راستہ ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف
اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ
بلا رہا ہوں اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔اور تجھ سے
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ
پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب بستیوں کے رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
وحی بھیجتے تھے پھر وہ زمین میں سیر کر کے کیوں نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾
سے پہلے تھے اور البتہ آخرت کا گھر پرہیز کرنے والوں کے لئے بہتر ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔
حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا
یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور خیال کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا تب
جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ
انہیں ہماری مدد پہنچی پھر جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارے عذاب کو نافرمانوں سے کوئی بھی روک
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ
نہیں سکتا۔البتہ ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس کلام کے موافق ہے جو اس سے پہلے ہے اور ہر

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲

چیز کا بیان اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰيَاتُهَا ۴۳ رُكُوْعَاتُهَا ۶

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ تجھ پر تیرے رب سے اترا سو حق ہے اور

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

لیکن اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک اپنے

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

وقت معین پر چل رہا ہے وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے نشانیاں کھول کر بتاتا ہے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو۔ اور اسی نے زمین کو پھیلایا اور

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور زمین میں ہر ایک پھل دو قسم کا بنایا دن کو

فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

رات سے چھپا دیتا ہے بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ

نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور

اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ

انگور کے باغ ہیں اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک کی جڑ ملی ہوئی بعض بن ملی انہیں پانی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۱)۔ یہ قصے محض واقعات نہیں جو لذت طبع کیلئے بیان کئے جاتے ہیں، بلکہ سامان عبرت ہیں ان کیلئے جو عقل وبصیرت کام میں لاتے ہیں نیز یہ من گھڑت کہانی بھی نہیں بلکہ ایسی صداقت حق ہے جو اگلی کتب کی مُصدِّق ہوتے ہوئے رحمت وہدایت ہے ایمان والوں کیلئے۔

سورۃ الرعد

(۱)۔ رموز کلام الٰہی سے آغاز، آیات کتاب اور خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف ہونے والی جملہ وحی الٰہی کی تصدیق ساتھ ہی اکثر لوگوں کے عدم قبولیت ایمان کا شکوہ۔

(۲)۔ مشاہداتی دلائل آفاقیہ (آسمان، سورج، چاند وغیرہ) اور خدائی صفات خاصہ (استواء علی العرش، تدبیر امر وغیرہ) کا اعتقادی اظہار۔

(۳تا۴)۔ مزید مشاہداتی دلائل (توحید) اور خوشگوار حیرت سے لبریز صفات وقدرت الٰہیہ کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵)۔ مشاہداتی دلائل کے باوجود کفار کے انکار حق پر آپ ﷺ کے اظہارِ تعجب کے جواب میں اہل کفر کے تعجب خیز کفریہ عقائد کا مذمتی ذکر اور اس کے خطرناک نتائج کا برہمی (ناراضگی سے) اظہار۔

(۶) ۔ کفار کے ایمان قبول کرنے کی بجائے فوری طلبِ عذاب کے مطالبہ کی مذمت کرتے ہوئے گزشتہ دور کے کفار کی گرفت سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہ نیز سرکشی و بغاوت پر فوری عدم گرفت کی وجہ خاص کا ذکر۔

(۷) ۔ کفار کے فرمائشی معجزات کے مطالبات کا نوٹس لیتے ہوئے کارِ نبوت (فریضہ رسالت) کی اصل حقیقت کا (خدائی) اظہار۔

(۸ تا ۱۰) ۔ خدائی صفاتِ خاصہ کا اعتقادی بیان۔

وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
بھی ایک ہی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فضیلت دیتے ہیں بے شک اس
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا
میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اگر تو عجیب بات چاہے تو ان کا یہ کہنا
كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ
عجب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہوگئے کیا نئے سرے سے بنائے جائیں گے؟ یہی وہ ہیں
وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
جو اپنے رب سے منکر ہوگئے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ہونگے اور یہی دوزخی ہیں وہ اس
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور تجھ سے بھلائی سے پہلے برائی کو جلد مانگتے ہیں اور ان سے
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
پہلے بہت سے عذاب گزر چکے ہیں اور بے شک تیرا رب لوگوں کو باوجود انکے ظلم
عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کے معاف بھی کرتا ہے اور تیرے رب کا عذاب بھی سخت ہے۔ اور کافر کہتے ہیں اس کے
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
رب سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو محض ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک
ع لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
رہبر ہوتا آیا ہے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہے اور
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ
جو کچھ پیٹ میں سکڑتا اور بڑھتا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ ہے۔ پوشیدہ اور
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
ظاہر کا جاننے والا ہے سب سے بڑا بلند مرتبہ ہے۔ تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
کہے یا پکار کر کہے اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جائے یا دن میں چلے پھرے یہ سب

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

برابر ہیں۔ ہر شخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

ان کی نگہبانی کرتے ہیں بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ

بدلے اور جب اللہ کسی قوم کی برائی چاہتا ہے پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اس کے سوا ان کا

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

کوئی مدد گار نہیں ہوسکتا۔ وہی ہے جو تمہیں خوف یا امید دلانے کے لئے بجلی

طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

دکھاتا اور بھاری بادلوں کو اٹھاتا ہے۔ اور رعد اس کی پاکی کے ساتھ اس کی تعریف کرتا ہے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا

اور سب فرشتے اس کے ڈر سے اور بجلیاں بھیجتا ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گرا

مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ

دیتا ہے اور یہ تو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑی قوت والا ہے۔ اسی کو پکارنا بجا

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

ہے اور اس کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتے مگر جیسے کوئی

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ اس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

نہیں پہنچتا اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے۔ اور چار و ناچار اللہ ہی کو آسمان

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ

والے اور زمین والے سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے بھی صبح اور شام۔ کہو آسمانوں

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

اور زمین کا رب کون ہے کہہ دو اللہ کہو پھر کیا تم نے اللہ کے سوا ان چیزوں کو معبود نہیں

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ خدائی اختیار کے پس منظر میں انسانوں پر مخصوص فرشتوں کی تعیناتی کا ذکر اور تغیرِ احوال (حالات کی تبدیلی) کے حوالہ سے دائمی سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا فلسفۂ خاص سے اظہار و بیان۔

(۱۲ تا ۱۳)۔ مزید صفاتِ الٰہیہ وقدرتِ الٰہی کا ذکر۔

(۱۴) دعوت حق کا اعتقادی اظہار اور کفار کی غیر اللہ سے پکار (اظہارِ شرک) کا مثالیاتی طرز سے مذمتی بیان۔

(۱۵)۔ خدائی قدرت وسلطنت مطلقہ کا پُررعب اظہار و بیان۔

فلسفۂ انقلابِ احوال

(زیرِ مطالعہ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱)

وقت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہر لحہ تغیر اور تبدیلی کا آئینہ دار و عکاس ہوتا ہے، وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا سب وقت کا انتظار کرتے دکھائی دیتے ہیں، ہر آن تبدیلی کا پیغام لانے والا وقت سب کے لیے درس عبرت بھی بنتا رہتا ہے۔ تبدیلی حالات کا تعلق انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے، کسی فرد سے متعلق ہو یا کسی ملک سے کوئی بھی وقت کی گرفت سے باہر نہیں اور ہر ایک اس سے متاثر ہے'' کہ بس ایک ثبات تغیر کو ہے زمانے میں'' فقط ایک خالق کائنات کی ذات ہے جو وقت اور زمانے سمیت ہر شی کا خالق ہے وہ ہر لحظہ و ہر آن نئی شان و عظمت سے جلوہ گر ہے اس کی شانِ کبریائی ہے کہ ہر شی پر فنا لازم کر دی ہے ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ انقلاباتِ احوال کے پیچھے اُسی ذات کے تکوینی (مخفی تقدیر کے) فیصلے کارفرما ہوتے ہیں (جسکی ہر ایک کو سمجھ نہیں ہوتی) ہم ظاہری اسباب اور وقتی احوال کو ہی تبدیلی کا عنوان قرار دے رہے ہوتے ہیں، مگر اصل حقائق سے بے خبری اکثر غالب رہتی ہے۔ بلاشبہ انسانی فطری زندگی کا پہیہ ماتحت الاسباب گھومتا ہے اور وقت کا پہیہ بھی اسی اصول فطرت سے گھوم رہا ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اُصولِ فطرت کی خالق بھی تو وہی ذات عالی ہے جس کی شہنشائی و قدرت سے کائنات کا کوئی ذرّہ بھی باہر نہیں، اسی ذات باری تعالیٰ نے تغیر احوال کے حوالہ سے خود فلسفہ حقیقت بیان فرمایا ہے کہ، ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا حتیٰ کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے الخ'' (سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱) جس کو شاعری کے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

کسی شخص / گروہ کے افکار و نظریات میں افراط و تفریط کا پایا جانا انہونی بات نہیں ہوتی مگر خالقِ کائنات کے بیان کردہ حقائق و تجزیات بہر حال صداقت و حق ہی ہوتے ہیں اور کوئی پہلو دوسرا اس میں نہیں ہو سکتا۔ البتہ ہماری فہم و فکر اور نقصِ عقل کی وجہ سے اس کے سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہونا الگ امر ہے۔ انسانی فطرت و نفسیات کی خالق ذاتِ عالی نے انسانوں کو خبردار کیا ہے کہ ہم نے ہر انسان کو نیکی اور بُرائی کے امتیاز کی فطرتی پہچان عطا فرمائی اور پھر اس کی راہنمائی کے لیے ابدی کتابِ ہدایت (قرآن کریم) سے نوازا۔ اس کی کتابِ ہدایت کی وضاحت کے لیے خاتم النبیین ﷺ کو عالمی و آفاقی شانِ نبوت سے مبعوث فرمایا، آپ ﷺ کے بعد ابدی خدائی تعلیمات و آفاقی سنتِ رسول اللہ ﷺ کو بطورِ اسوۂ حسنہ کے باقی رکھا ہے اب علماء انبیاء کے وارث ہونے کی حیثیت سے ان ساری تعلیمات کی

قولی و عملی وضاحت کے ذمہ دار موجود ہیں۔ ان سب حقائق کی موجودگی میں اب اگر کوئی قوم اپنی حالت کے سنوارنے کے لیے اس کتابِ ہدایت اور اسوۂ حسنہ سے استفادہ از خود نہیں کرتی، صلاح و فلاح کی مثبت سوچ و فکر اور عمل کی راہ نہیں اپناتی، اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کی قدر دانی نہیں کرتی تو ایسی قوم پر زبردستی ہدایت و فلاح مسلّط کرنے کی عادت اللہ پاک کے تکوینی فیصلوں میں نہیں پائی جاتی، عام سنتِ الٰہیہ یہ رہی ہے کہ کوئی قوم جب میلان حق رکھتی ہے جذبہ اصلاح کا عملاً اظہار کرتی ہے، خدائی تعلیمات کی قدر دان بننا چاہتی ہے تو اللہ پاک اس قوم کی فکری و عملی راہنمائی و نصرت کرتے ہیں۔ انقلاب حالات کے پس منظر میں اس اہم نکتہ کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ لفظ انقلاب ہمارے فکر و نظر میں ایک پرکشش عنوان کے طور پر معروف ہے جس کا استعمال مثبت اور منفی ہر دو طرح سے ہوتا ہے۔ انقلابِ صالح اور انقلابِ فاسد کے نتائج اپنے لوازمات کیساتھ ہر دور میں دیکھے جاسکتے ہیں، فکر و نظر کے تضاد میں اُس کے اثرات و نتائج بھی اسی طرز کے حامل ہوتے ہیں۔ انقلاب کا لفظ کسی طبعی ذوق کے اظہار یا خالی گپ شپ کا نام نہیں بلکہ دیرپا اثرات و نتائج کے حصول کے لیے ایک طویل جدوجہد (جو مثبت بھی ہوسکتی ہے اور منفی بھی) کا عملی عنوان ہے اور یہ امر بھی انتہائی قابلِ فکر ہے کہ صالح انقلاب کے ثمرات دیکھنے کے لیے بسا اوقات بہت طویل وقت کی انتظار و زحمت برداشت کرنا پڑتی ہے ایسا تو عام طور پر مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ پودا بڑے لگاتے ہیں اور پھل آنے والی نسل کھاتی ہے جبکہ دینی انقلابات و تحریکی نتائج میں کئی نسلیں کام آسکتی ہیں۔ مگر مطلوبہ نتائج و اہداف اس طرح حاصل نہیں ہو پاتے (جو متوقع ہوتے ہیں) دوسری طرف تاریخ یہ تکلیف دہ حقیقت سامنے لاتی ہے کہ فاسد انقلاب جلد رونما ہو رہے ہیں اور اس کے نتائج بد بڑے دور رس ہوتے ہیں، جی ہاں مثبت و صالح انقلاب برپا کرنے کی تمنا رکھنے والے انقلابیوں کو دو امور بڑی توجہ سے پیش نظر رکھنے چاہییں کہ حالات کوئی قیاسی حقیقت نہیں کہ بالفرض آپ یہ دیکھیں کہ کسی ایک یا دو (یا اس سے زیادہ) ممالک میں معروضی حالات کے سبب مثبت یا منفی انقلاب آیا (کسی طاقت کی پشت پناہی کی وجہ سے) یا لایا گیا تو دیکھا دیکھی دوسرے ممالک کے لوگ اسی طرح کا انقلاب اپنے ہاں لانے کے تانے بانے بننے لگ جائیں اور اپنے ہاں کے معروضی حالات و حقائق کو نظر انداز کر دیں تو یہ قیاس تدبیرِ منزل کے خلاف اور انتہائی قابلِ اصلاح امر ہے۔ بس مثبت انقلاب احوال کے خواہش مند ہر دور میں اپنے اپنے معروضی اور زمینی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے جدوجہد کے خدوخال (اصولِ فکر) مرتب کیا کریں اور اپنی پالیسیوں کی سمت اور زاویہ نظر درست رکھا کریں۔ وقت کے مدبرانہ فکر و نظر کے حامل اکابر کی راہنمائی میں ہر شعبہ زندگی میں عملی اصلاحی اقدامات بروئے کار لاتے رہیں۔ باقی نتائج و اجر کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ وقت اور سینوں کے چھپے بھیدوں کی حقیقت وہی بہتر جانتا ہے۔ ہم ناقص العقل و کم فہم فقط تبصرہ ہی کر سکتے ہیں باقی کیا؟ تاہم اخلاص و حسن نیت کیساتھ رضائے الٰہی کے لیے صالح انقلاب کی نظریاتی و عملی جدوجہد رکھنے کے ہم سب درجہ بدرجہ مکلف ہیں۔

دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ

بنا رکھا؟ جو اپنے نفسوں کے نفع اور نقصان کے بھی مالک نہیں کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا

يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ

برابر ہوسکتا ہے؟ یا کہیں اندھیرا اور روشنی برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا جنہیں انہوں نے

أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ

اللہ کا شریک بنا رکھا ہے انہوں نے بھی اللہ کی مخلوق جیسی کچھ مخلوق بنائی ہے پھر مخلوق ان کی نظر

قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ أَنزَلَ مِنَ

میں مشتبہ ہوگئی ہے کہو ہر چیز پیدا کرنے والا اللہ ہے اور وہ اکیلا زبردست ہے۔ اس نے آسمان سے

السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

پانی اتارا پھر اس سے اپنی مقدار میں نالے بہنے لگے پھر وہ سیلاب پھولا ہوا جھاگ اوپر

رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ

لایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور اسباب بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں

زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ

اس پر بھی ویسا ہی جھاگ ہوتا ہے اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے پھر

فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ

جو جھاگ ہے وہ یونہی جاتا رہتا ہے اور جو لوگوں کو فائدہ دے وہ زمین میں ٹھہر جاتا

كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ

ہے اسی طرح اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا ان کے واسطے بھلائی

وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَ

ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا اگر ان کے پاس سارا ہو جو کچھ زمین میں ہے اور اس کے ساتھ

مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوَاهُمْ

اتنا ہی اور ہو تو سب جرمانہ میں دے دینا قبول کریں گے ان لوگوں کے لئے برا حساب ہے اور ان کا

ع ۱۱ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ بھلا جو شخص جانتا ہے کہ تیرے رب سے تجھ پر جو کچھ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶)۔ آسمان وزمین کی ربوبیتِ مطلقہ کا (بلا شرکت غیرے) اعتقادی اقرارِ خاص سے اظہار اور تردیدِ شرک کے ضمن میں بعض مشاہداتی حقائق کے ذریعہ لاجواب تنبیہات (طرزِ گرفت سے) ذکر نیز توحید کے مکرر (دوبارہ) اعتقاد کا بیان۔

(۱۷)۔ حق وباطل کے مابین امتیازی اظہار کا مثالِ واقع کے ذریعہ (مشاہداتی طرز سے) فکر انگیز اظہار و بیان۔

(۱۸)۔ قبولِ حق کرنے والوں کے انجام خیر وبھلائی اور منکرین حق کیلئے سخت گرفت وعذاب کا غضبناک ذکر۔

رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ

اترا ہے حق ہے اس کے برابر ہوسکتا ہے جو اندھا ہے؟ سمجھتے تو عقل والے ہی ہیں۔ وہ لوگ جو

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے۔ اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف

الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

رکھتے ہیں۔ وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا مندی کے لئے صبر کیا اور نماز قائم کی

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی

السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

کرتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ

رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں اور

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے۔ کہیں گے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ

اللہ ہی جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔ نزول حق کی تصدیق وانکار کے مابین واضح امتیاز وفرق کی تنبیہ اور اصحابِ بصیرت کا توصیفی ذکر۔

(۲۰ تا ۲۴)۔ اصحابِ فہم و بصیرت (اہل ایمان) کی صفاتِ حسنہ کا سلسلہ وار ذکر اور ان کیلئے خدائی اکرام خاص اور اعزاز عظیم کا احسانی اظہار و بیان۔

(۲۵)۔ اس کے برعکس منکرین حق کی صفاتِ مذمومہ کا ذکر اور نتیجۂ بد کا مذمتی اظہار و بیان۔

(۲۶)۔ وسعتِ رزق اور تنگی کے حوالہ سے خدائی اختیارِ خاص کا ذکر اور چند روزہ حیاتِ دنیوی میں مستی و غرور کا مذمتی اظہار۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝٢٦ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں مگر تھوڑا سا اسباب۔اور کافر کہتے ہیں اس پر اس کے
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
رب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع
يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝٢٧ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ
کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝٢٨ اَلَّذِيْنَ
کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔ جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝٢٩ كَذٰلِكَ
ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اسی طرح ہم نے
اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ
تجھے ایک امت میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو انہیں سنادے جو ہم نے
الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ
تیری طرف حکم بھیجا ہے اور وہ تو رحمٰن کے منکر ہیں کہہ دو وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝٣٠ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا
اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔اور اگر تحقیق کوئی ایسا قرآن نازل
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ
ہوتا کہ جس سے پہاڑ چلتے یا اس سے زمین کے ٹکڑے ہوجاتے یا اس سے مردے بول اٹھتے
لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ
(تب بھی نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں پھر کیا ایمان والے اس بات سے ناامید
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
ہوگئے ہیں کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کی بداعمالی
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
سے کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا وہ بلا ان کے گھر کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۷)۔ کفار کے فرمائشی مطالبات کے جواب میں اظہارِ حقیقت کا اعتقادی اظہار۔

(۲۸)۔ مومنین کی صفتِ حسنہ کا توصیفی ذکر اور برکات و ثمرات ذکرِ الٰہی کا احسانی بیان۔

(۲۹)۔ مومنین صالحین کیلئے خدائی اکرامِ خاص کا اظہار۔

(۳۰)۔ انبیائے سابقین کی طرح آپ ﷺ کے فرضِ منصبی کا ذکر اور اہل کفر کے منفی اعتقاد کا اظہار کرتے ہوئے خاتم الانبیاء ﷺ کے توسط سے حقیقت توحید کا اعتقادی بیان۔

(۳۱)۔ (بالفرض) اظہار معجزات کی صورت میں بھی کفار کی ہٹ دھری قائم رہنے کا ذکر اور اہل ایمان کو خدائی حکمت ہدایت پیش نظر رکھنے کی تاکید نیز اہل کفر پر گرفت خداوندی کے مشاہدات کا ذکر۔

ع ٥ ١٠ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٣١ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
اللہ کا وعدہ پورا ہو بے شک اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔ اور تجھ سے پہلے
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ
کئی رسولوں سے ہنسی کی گئی ہے پھر میں نے کافروں کو مہلت دی پھر انہیں پکڑ لیا پھر ہمارا
كَانَ عِقَابِ ۝٣٢ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ
عذاب کیسا تھا؟۔ بھلا جو ہر کسی کے سر پر لئے کھڑا ہے جو اس نے کیا ہے اورانہوں نے اللہ
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّــــُٔـوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
کے لئے شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو ان کے نام بتلاؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
زمین میں نہیں جانتا یا اوپر ہی کی باتیں کرتے ہو بلکہ کافروں کے فریب انہیں بھلے معلوم کرائے
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
گئے ہیں اور وہ راستہ سے روکے گئے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے پھر اسے کوئی بھی ہدایت دینے
مِنْ هَادٍ ۝٣٣ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
والا نہیں ہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اورالبتہ آخرت کا عذاب تو بہت
اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
ہی سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اس جنت کا حال جس کا
الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ
پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس کے میوے اور سائے ہمیشہ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ
رہیں گے یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے۔ اور وہ لوگ جنہیں ہم نے
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
کتاب دی ہے اس سے خوش ہوتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جماعتوں میں سے بعض لوگ اس کی
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ
بعض بات نہیں مانتے کہہ دو مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٢)۔ دور سابق میں اہل کفر کے انبیاء و رسل سے استہزائی رویہ کے نتیجہ میں (بعد از مہلت) خدائی گرفت کا تنبیہی و غضبیہ اظہار۔

(٣٣)۔ خدائے حیّ و قیّوم کو چھوڑ کر بے حقیقت اور غیر موجود معبودانِ باطلہ پر اعتقاد رکھنے کا پُرزور مذمتی ذکر اور گمراہی کے حقیقی فلسفے کے حوالہ سے اعتقادی بیان۔

(٣٤)۔ گمراہ لوگوں کے اُخروی انجام بد کا ذکر۔

(٣٥)۔ متقی اہل جنت کیلئے خدائی اکرامِ خاص جب کہ کفار کیلئے عذاب کا بیان۔

(٣٦)۔ بعض مومنین اہل کتاب کے مثبت رویہ جبکہ منکرین کے منفی ردِعمل کے جواب میں امام الانبیاء ﷺ کو شرک سے پاک عقیدہ توحید کے برملا اظہار کا حکم۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۷)۔ خدائی کتاب (قرآن مقدس) کو عربی زبان میں اتارنے کا احسانی ذکر اور خاتم الانبیاء ﷺ کو صرف اسی کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکیدی نصیحت۔

(۳۸)۔ (آپ ﷺ سمیت) تمام انبیاء و رسل کے انسانی صفات وحاجات والا ہونے کا اعتقادی ذکر اور معجزات کے اظہار میں خدائی اختیار کامل کا حقیقی اظہار و بیان نیز ہر ایک پہلو میں خدائی وعدۂ خاص کے متعین ہونے کا (اعتقادی) ذکر۔

(۳۹)۔ وقت خاص میں تبدیلی یا اثبات (برقرار رکھنا) کے خدائی اختیار کامل اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) موجود ہونے کا اعتقادی بیان۔

(۴۰)۔ غلبہ حق کے حوالہ سے خدائی وعدوں کے اظہار کیلئے (حتمی وقت کا تعین کئے بغیر) آپ ﷺ کو تسلی آمیز پیشین گوئی کی اطلاع اور اس حوالہ سے آپ ﷺ کے فرض منصبی کا ذکر۔

(۴۱)۔ غلبہ حق کے آثار کا مشاہداتی ذکر اور خدائی اٹل تکوینی فیصلوں کے یقینی وقوع کا بیان۔

(۴۲)۔ حق والوں کے خلاف جاری قدیمی تدبیروں کی ناکامی کا تسلی آمیز اظہار اور مستقبل میں کفار کے انجام بد کا پیشگی اظہار۔

بِهٖ ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَيۡهِ مَاٰبِ ۝۳۶ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا
اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا ٹھکانا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے یہ کلام
عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ
اتارا کتاب عربی زبان میں اور اگر تو ان کی خواہش کے مطابق چلے بعد اس علم کے
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا ع
جو تجھے پہنچ چکا ہے تیرا اللہ سے کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا۔ اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ
مِّنۡ قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوۡلٍ
سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی اور کسی رسول کے اختیار میں
اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمۡحُوا اللّٰهُ
نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے کوئی معجزہ لاتا ہر زمانہ کے مناسب احکام ہوتے ہیں۔ اللہ جو چاہے موقوف
مَا يَشَآءُ وَيُثۡبِتُ ۖۚ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ ۝۳۹ وَاِنۡ مَّا نُرِيَنَّكَ
کردیتا ہے اور باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔ اور اگر ہم تجھے کوئی وعدہ
بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ
دکھادیں جو ہم نے ان سے کیا ہے یا تجھے اٹھالیں سو تیرے ذمہ تو پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمہ
وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ ۝۴۰ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا
حساب لینا ہے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے
مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ
ہیں اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹا نہیں سکتا اور اللہ جلد حساب لینے
الۡحِسَابِ ۝۴۱ وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا ؕ
والا ہے۔ اور تدبیریں کرچکے ہیں سو اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہے جو کچھ کوئی
يَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ ؕ وَسَيَعۡلَمُ الۡكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى
کرتا ہے اسے سب خبر رہتی ہے اور ابھی کافروں کو معلوم ہوجائے گا کہ نیک انجام کس
الدَّارِ ۝۴۲ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ
کا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۳)۔ اہل کفر کے انکار رسالت کے جواب میں اہل ایمان اور خدائی شہادت وتصدیق ہی کافی ہونے کا تسلی آمیز بیان۔

سورۃ ابراہیم

(۱)۔ کتاب (قرآن مقدس) کی تصدیق الٰہی اور مقصدِ نزول کا حکمتی اظہار و بیان۔

(۲)۔ خدائی سلطنتِ کاملہ کا ذکر اور کفار کے لئے سخت گرفت وعذاب کا غضبیہ اظہار۔

(۳)۔ کفار کی صفاتِ قبیحہ کا مذمتی ذکر۔

(۴)۔ دورِ سابق میں ہر رسول کو اپنی قومی زبان میں بھیجنے کا حکمت آمیز اظہار اور اس کے تکوینی نتائج کا اعتقادی ذکر۔

(۵)۔ (انبیاء کی بعثت کے ضمن میں) بطورِ خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزاتی حقائق سمیت تشریف آوری اور بعثت کے مقصدِ خاص کا اظہار و بیان۔

شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع ١٢

گواہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

اندھیروں سے روشنی کی طرف غالب تعریف کئے ہوئے کے راستہ کی طرف نکالے۔ یعنی اللہ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

جس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور کافروں پر افسوس کہ انہیں سخت

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

عذاب ہونا ہے۔ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کرتے ہیں اور اللہ

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ

کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں پڑے

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ انہیں سمجھا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

سکے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

غالب حکمت والا ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تھا

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

تاکہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا

اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾ وَاِذْ قَالَ

بے شک اس میں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور جب

مسئلہ تقدیر

(زیرِ مطالعہ سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۹)

ایمان امورِ غیبیہ پر اعتقاد رکھنے کی حقیقت کا دوسرا عنوان کہا جا سکتا ہے، مشاہدات و محسوسات کا انکار کون کرتا ہے۔ اللہ کی ذات و صفات پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان، اس کی نازل شدہ تمام کتب کو برحق تسلیم کرنا، اس کے تمام رسولوں کی (بلاتفریق) تصدیق کرنا، آخرت کو برحق جاننا اور تقدیر پر یقین رکھنا، ہمارے لیے سب امور غیبیہ ہی ہیں۔ مگر ایک کلمہ گو مسلمان ان سب غیبی امور پر ایمان لاتا ہے، کلمہ شہادت کی بنیاد ہی غیب پر ایمان لانا ہے الغرض مسئلہ تقدیر پر ہمارے اصحابِ علم زیادہ تفصیلی بحث نہیں کرتے کیونکہ شیطان اس حوالہ سے اہل ایمان کو بہت الجھانے کی کوشش اور گمراہی کے وسوسے ڈالتا ہے۔ بنیادی بات یہی ہے کہ جب آپ بقیہ غیبی حقائق پر ایمان قبول کر چکے ہیں تو پھر تقدیر الٰہی پر ایمان بھی ایک غیبی امر ہے تو اس کو قبول کرنا ایمانی تقاضا ہے۔ لہٰذا اس کے حوالے سے بحث و تمحیص یا وساوس کی طرف توجہ کرنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ اس لیے جب کوئی ایسی فضول بحث کرنے لگے تو وہاں سے جان چھڑا لو اور وسوسہ آئے تو تعوّذ أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر اُسے جھٹک دو یہی اس کا علاج ہے زیادہ فلسفے جھاڑنا یا باریک بینی سے غور کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے البتہ اک عام فہم مثال کے ذریعہ اسے سمجھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے کہ مثلاً کسی شخص کے پیچھے گورنمنٹ کوئی خفیہ اہلکار متعین کرتی ہے کہ اس کو بلاروک ٹوک کام کرتے رہنے دیں۔ بس اسکے ہر عمل و حرکت کو نوٹ کرتے رہیں۔ وہ اہلکار فقط یہ کرسکتا ہے کہ اس کی ہر حرکت و عمل کو تب نوٹ کرے جب وہ کرے پہلے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ جیسے کہ فرشتے انسان کے ہر عمل کو نوٹ کرتے ہیں جب انسان وہ عمل کر لیتا ہے۔ لیکن اللہ پاک کی ذات وہ ہے جس کا علم ہر ہر انسان کے مستقبل کو

پوری طرح محیط ہے وہ پہلے ہی سے جانتا تھا کہ یہ بندہ فلاں فلاں وقت میں اپنی خواہش و مرضی سے یہ عمل (اچھا یا بُرا) کرے گا بس اس نے اس کی تقدیر میں اپنے ذاتی علم غیب سے سب کچھ پہلے لکھ دیا ہے کہ وہ قادر مطلق ہے، بندہ فقط اتنی قدرت رکھتا ہے کہ وہ عمل کے بعد لکھ سکتا ہے۔ انسان کے ہاتھ پاؤں کسی طرح سے باندھے نہیں گئے بلکہ اسے اپنے اختیار سے ہر عمل کی توفیق دے دی گئی ہے، اِس سے زیادہ ہمیں تفصیلات، یا جزئیات میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مُوسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تمہیں فرعون کی قوم
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
سے چھڑایا وہ تمہیں برا عذاب چکھاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری
ع ۱۲ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾
عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ
اور جب تمہارے رب نے یہ سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ
ناشکری کروگے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور جو لوگ زمین میں
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
ہیں سارے کفر کروگے تو اللہ بے پروا تعریف کیا ہوا ہے۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْ
جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے اللہ کے سوا جنہیں کوئی
مع بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے پھر انہوں نے اپنے ہاتھ
الثلث فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
اپنے مونہوں میں لوٹائے اور کہا ہم نہیں مانتے جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اور
بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ
اس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہمیں تو اس میں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے
اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ
کہا کیا تمہیں اللہ میں شک ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ
تمہارے کچھ گناہ بخشے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے انہوں نے کہا تم بھی تو

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶ تا ۸)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم کو خصوصی احسانات الٰہی کی یاد دہانی اور اطاعت و نافرمانی کے یقینی نتائج سے پیشگی و تنبیہی اطلاع دینے کا ذکر۔

(۹)۔ دورِ سابق کی معروف اور غیر معروف اقوام کی طرف انبیاء و رسل کی بعثت اور ان کے گستاخانہ تکذیبی رویہ، سرکشی و بغاوت کے مذمتی احوال کا بیان۔

(۱۰)۔ دورِ سابق میں ان منکرین حق کے سامنے رسولوں کا (اپنے اپنے وقت میں) تبلیغ حق کا ناصحانہ فریضہ ادا کرنے کے جواب میں ان کے فضول بہانہ کے پس منظر میں انکار حق اور سینہ زوری کا مذمتی اظہار۔

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
ہمارے جیسے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جنہیں ہمارے باپ
آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن
دادا پوجتے رہے سو کوئی کھلا ہوا معجزہ لاؤ۔ ان سے ان کے رسولوں نے کہا ضرور ہم بھی
نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ
تمہارے جیسے ہی آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے
عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ
اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کی سوا کوئی معجزہ لاکر دکھائیں ایمان والوں
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى
کا بھروسہ اللہ ہی پر ہونا چاہئے۔ اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہمیں (سیدھے)
اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَ
راستوں کی راہنمائی کی ہے اور ہم ضرور صبر کریں گے اس ایذاء پر جو تم ہمیں دیتے ہو اور توکل کرنے
عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا ع ۱۴
والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تمہیں اپنے ملک
لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ
سے نکال دیں گے یا ہمارے دین میں لوٹ آؤ تب انہیں ان کے رب نے حکم بھیجا
فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ اور ان کے بعد اس زمین میں تمہیں آباد کریں گے
الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ
یہ اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور جس نے میرے عذاب سے
وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَائِهِ
خوف کھایا۔ اور پیغمبروں نے فیصلہ چاہا اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہوا۔ اور اس کے
جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ
پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ جواب میں انبیاء و رسل کا اپنے حوالہ سے حقیقت آمیز اظہار اور فرمائشی معجزات کے اظہار کے متعلق بھی وضاحتی بیان۔

(۱۲)۔ انبیاء و رسل کا (اپنے اپنے وقتوں میں) خدائی انعامات و احسانات پر اظہار شکر اور توکل و صبر کی راہ اپنانے کا عزمیہ اظہار۔

(۱۳ تا ۱۴)۔ کفار کے انبیاء و رسل سے ہتک آمیز رویے کے اظہار کے جواب میں تسلی آمیز خدائی وعدے کا زوردار بیان۔

(۱۵)۔ دنیا میں ہی امتیازی فیصلے واضح ہو جانے کی خواہش کے جواب میں اظہارِ حق کے خدائی فیصلے کا تنبیہی اظہار و بیان۔

(۱۶ تا ۱۷)۔ دنیا میں گرفت کے علاوہ اُخروی انتقامِ حق کا غضبناک ذکر۔

اظہارِ تشکر (مفہوم شکر)

(زیرِ مطالعہ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)

(خدمتِ دین سے وابستہ حضرات کے لیے گرانقدر نظریاتی و تربیتی نعمتِ عظمیٰ)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ ترجمہ: ''اور اگر تم شکر ادا کرتے رہو تو تم پر ضرور مزید اضافہ کرتا رہوں گا'' (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)۔ سر دست اس مضمون میں شکر کے حوالہ سے تفسیری و علمی طرز پر اقسامِ شکر (قولی و عملی شکر) کی وضاحت مقصود نہیں بلکہ اصلاحِ نظر و فکر کی نیت سے مجموعی طور پر انعاماتِ خداوندی پر ادائے شکر یا اظہارِ تشکر کے خوشگوار عنوان کی طرف اہم توجہ دلانا ہے۔ انسان چونکہ عموماً اور فطرۃً اپنے اندر موجود مختلف افکارِ منتشرہ کی وجہ سے ذہناً اتنا مصروف (فکراً اور عملاً) رہتا ہے کہ بسا اوقات عظیم (ظاہری و باطنی) انعاماتِ خداوندی کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں رہتا۔ یہی حال ہم سب مسلمانوں کا (عموماً) اور اہلِ علم (خدماتِ دینیہ میں مصروف العمل حضرات) کا خصوصاً ہے کہ ہر لمحہ احساناتِ الٰہیہ سے فیضیاب ہونے کے باوجود ادائے شکر (اظہارِ تشکر) میں فکری و عملی بخل کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ ہر انسان پر (عموماً) اور مسلمانوں پر (خصوصاً) اللہ عزوجل کے ایک ایک انعام و احسان کا شکر ادا کرنے کے لیے پوری زندگی کا سجدۂ شکر بھی اس کا بدلہ چکانے سے عاجز ہے۔ تاہم وہ ذات کریم کس قدر حلیم و رحیم ہے کہ کبھی بے خیالی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے تو اُس پر بھی خصوصی توجۂ رحمت کا مستحق ٹھہرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خصوصاً تلقینی حکم فرمایا ہے کہ ﴿وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ﴾ (اللہ عزوجل کا ہر دم شکر ادا کرتے رہو)۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا، ترجمہ: ''اگر تم میرا شکر ادا کرتے رہو تو تم پر (اپنے انعامات کا) ضرور مزید اضافہ کرتا رہوں گا'' (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)۔ کوئی ایک نعمت ہو تو اسکی وضاحت و تشریح کریں۔ انسان کی پوری زندگی (اور اس کا ہر لمحہ) ذاتِ باری تعالیٰ کے احسانات، کرم و فضل کی مرہونِ منت ہے۔ خاص طور پر ایک مسلمان خصوصاً وہ (مسلمان) جسے رحیم و کریم ذات اپنے دین کے تحفظ و بقا (کسی بھی شعبۂ دین میں خدمت) کا ذریعہ بنایا ہو تو وہ کس کس نعمت پر قولی و عملی شکر ادا کرے اور کیسے کرے (اس کی مکمل وضاحت الفاظ سے باہر ہے) لامحدود فضل و کرم کے حوالہ سے عمومی انعاماتِ خداوندی کے متعلق تنبیہاً ارشاد فرمایا گیا

کہ ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ﴾ترجمہ:''تم دونوں (جن و انس) اپنے رب کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''(سورۃ رحمن)۔اس لیے ویسے تو ہر انسان پر عموماً اور ہر مسلمان پر خصوصاً انعاماتِ خداوندی کا شکر بجا لانا لازم ہے۔ تاہم خدائے لم یزل کے وہ بندے جنہیں اُس نے اپنے پسندیدہ آخری دین ''اسلام'' کی خدمات کے لیے قبول فرمایا اور فکراً و عملاً انہیں مختلف شعبہ جات میں خدماتِ حسنہ کی توفیق سے نوازا ہے۔ وہ ذرا آنکھیں کھولیں کہ وہ کتنے بڑے انعاماتِ الٰہیہ کے زیر بار(احسان مند) ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیہ سے منسوب کوئی بھی صفت کتنی عالی مرتبت ہے۔ اس کے لیے کوئی عددی ہندسہ وضع نہیں کیا جاسکتا۔ اُس کی صفتِ علم کے اظہارِ خاص کا ایک منبع (چشمہ) ومظہر خاص قرآن کریم ہے (مزید) اس کی علمی وضاحت کے لیے احادیث رسول اللہ کو وحی غیر متلو کے طور پر عطا کیا گیا۔ جبکہ فقہ تو قرآن کریم و حدیث کے صافی چشموں سے سیراب ہونے والی وہ سرسبز کھیتی ہے۔جس کے علمی ثمرات سے اُمتِ مسلمہ کا ہر فرد فیضیاب ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور ان شاء اللہ ہوتا رہے گا۔ ان علومِ عالیہ(جو علوم نبوت کے طور پر متعارف ہیں) سے علمی یا عملی وابستگی ایک غیر معمولی احسان و کرمِ الٰہی ہے۔علمی وابستگی کا مطلب درس وتدریس میں درجہ بدرجہ علمی خدمات سرانجام دینا،(حفظ قرآن سے لیکر درجہ کتب کے درجات) میں بلاواسطہ یا بالواسطہ تعلیمی مصروفیات) جبکہ عملی خدماتِ دینیہ میں تکنیکی خدمات(طلبائے علم کی خدمت سے بالواسطہ وابستگی(مثلاً باورچی و بقیہ خدام مدرسہ) سرانجام دینے والے حضرات بھی تشکیل کار کے تحت اُسی خدمتِ دین کا حصہ کہلاتے ہیں۔ جیسے مدرسہ کا مہتمم، درجہ بدرجہ اساتذہ کرام خدامِ دین کہلاتے ہیں۔ ایسے بقیہ علمی خدمات سے وابستہ تمام عملہ بالواسطہ خدامِ دین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے درجہ اخلاص اور حسنِ نیت کے باعث ہر ایک کو اُسی نسبت سے ان شاء اللہ اجرِ عظیم سے نوازا جائیگا۔ اگر مدارس دینیہ اور مساجد کی صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ علم کے ظاہری (مظہرِ علم) مراکز بلکہ چراغ علم ہیں تو ان چراغوں میں(روشنی کے حصول کے لیے) تیل ڈالنے والے مال دار لوگ بھی بالواسطہ خُدّامِ دین ہیں۔ وہ بھی اسی نسبت سے انشاء اللہ مقام ومرتبت کے مستحق ٹھہریں گے،نسبت دین کوئی معمولی نسبت نہیں۔ اس حوالہ سے (تفہیم کے طور پر) ایک ادنیٰ سی مثال سے ہی سبق حاصل کیجیے کہ دنیا کے ظاہری منصب کے حاملین (قیام گاہوں) پر ادنیٰ خدمات سرانجام دینے والے(چوکیدار، چپڑاسی، مالی وغیرہ) ان کی عرفی لحاظ سے(دنیوی نسبت یا منصب کے باعث) اپنی خدمات پر فخر کرتے دکھائی دیتے

ہیں کہ میں (ایوانِ صدر، وزیر اعظم ہاؤس، گورنر ہاؤس وغیرہ) کا چپڑاسی ہوں، چوکیدار ہوں یا مالی وغیرہ ہوں، یا فلاں ریاست کے نواب کے گھر کا ملازم ہوں، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو شخصیت براہِ راست کسی بھی خانۂ خدا (مسجد چھوٹی ہو یا بڑی) کی خدمت سے وابستہ ہو۔ (جھاڑو دینے والا، واش روم صاف کرنے والا، اگلے درجے پر مؤذن، بچوں کو پڑھانے والا قاری، امام مسجد وخطیب) کیا یہ معمولی نسبت کے حامل ہیں؟ خدماتِ دینیہ سے وابستہ اول تا آخر تمام حضرات جو درجہ بدرجہ علمی خدمات پر فائز ہیں یا عملی خدمات سے وابستہ ہیں۔(بظاہر کوئی ادنیٰ خدمت ہی کیوں نہ شمار ہوتی ہو تو) بہت بڑی نسبت رکھتے ہیں۔ اگر وہ فخر نہیں کر سکتے تو کم از کم اظہارِ تشکر میں ان عظیم انعامات کا شعوری ادراک کے تحت سجدۂ شکر تو ادا کرتے رہیں کہ کہاں ہم (گنہگار انسان) اور کہاں عظیم دین سے یہ نسبتی خدماتِ جلیلہ، خوشی کے آنسو جھلکنا چاہئیں ساتھ ہی خوف کے آنسو بھی (کیونکہ ان دینی خدمات کے جو ادبی وفکری تقاضے ہیں، وہ ہم کہاں بجا لا سکتے ہیں،اس پر خوف کے آنسوؤں کا آنا بھی ایمانی تقاضا ہے)۔ تاہم جس قدر احساناتِ الٰہیہ اور نسبتِ دین میں کسی بھی طرح کی خدمت سے وابستگی عطا ہوگئی ہے۔ اُس پر سربسجود ہو کر خوشی کے آنسو بہانا بھی لازمی اخلاقی وایمانی تقاضا سمجھا جائے ،کوئی ایسا خوش نصیب انسان جو کسی بھی دینی خدمت سے وابستہ ہے اور احساس کمتری کا شکار ہے اُس کے لیے لازم ہے کہ یا تو وہ صحبتِ صلحاء و اساتذہ میں بیٹھا کرے تا کہ اُسکی فکری اصلاح ہو سکے (اور جذبہ شکر پیدا ہو سکے) اگر پھر بھی ناشکری یا احساس کمتری دور نہ ہو سکے تو وہ اپنا دماغی علاج کرانے کے لیے کسی بھی طبی معالج سے رجوع کرے۔

دنیا میں جاری معاشی نظام میں جیسے امیری غریبی کا فطری نظام (بتقاضائے مصلحتِ کار) نافذ ہے اس میں ہم نے غریب و حاجت مند (مزدور، کسان وغیرہ) افراد کو زیادہ شکر گذار دیکھا ہے جتنے بھی مالی حالات میں کمزور ہوں۔ لیکن وہ اپنی معاشی حالت کا رونا کم شکر زیادہ کرتے ہیں (کہ الحمد اللہ شکر ہے دو وقت کھانے کو مل جاتا ہے وغیرہ) درجہ بدرجہ خدماتِ دینیہ میں مصروف العمل حضرات بھی شکر ادا کریں کہ ہم تو اس قابل نہ تھے مگر مقام احسان وشکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد و مدرسہ کا خادم، چوکیدار، مؤذن وغیرہ کے طور پر قبول فرما لیا ہے۔ دنیا میں ظاہر ہے کہ تقسیم کار کے تحت ہر فارغ التحصیل فاضل (یا حافظ و قاری) شیخ الحدیث یا ماہر مدرس بننے سے رہا وہ تو صلاحیت و استعداد کے موافق ہی کام آسکتا ہے۔ لیکن نورانی قاعدہ اور ناظرہ قرآن پڑھانے والا اُستاد بھلا کیوں احساسِ کمتری کا شکار نظر آئے۔ کیا وہ اس پر

سربسجود ہوکر شکرِ الٰہی ادا نہیں کرتا کہ مجھے میرے رب نے سب سے بڑے علمی عہدے پر فائز کیا ہے۔ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے :**خیر کم من تعلم القراٰن و علمه** (بخاری) ترجمہ:''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے''۔ نظریاتی طور پر اُس ابتدائی مدرس کو اس عظیم حقیقت کا شعوری ادراک ہونا چاہیے کہ وہ کس قدر عظیم خدمتِ دین سے وابستہ ہے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں امام الانبیاء ﷺ کی زبان مبارک سے ایک دعا منقول ہے جس کے مفہوم پر اگر توجہ کر لی جائے تو بہت سی اصلاحی فکر حاصل ہو جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے **اللّٰهم انی اسئلک حبک و حب من یحبک الخ** (احمد وترمذی) اس سے صاف پیغام سمجھا جاسکتا ہے کہ جس طرح براہِ راست محبتِ الٰہیہ مطلوب و مقصود امر ہے۔ اسی طرح محبتِ صلحاء بھی ایک مطلوب امر ہے۔ اس دعا کی روشنی میں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح براہِ راست علمی خدمت بہت مرغوب و محبوب عمل ہے۔ اسی طرح علم سے وابستہ علماء وطلباء و دیگر خُدامِ دین کی بالواسطہ خدمت بھی محبوب عمل ہے (شرط اخلاص و حسنِ نیت ہے) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جذبہ اخلاص، حسنِ نیت عطا کرتے ہوئے احساسِ کمتری (ناشکری) جیسی صورتِ حال سے دائمی حفاظت عطا فرمائے۔ (آمین)!

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ
اسے گلے سے نہ اتار سکے گا اور اس پر ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ نہیں مرے گا اور اس کے
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ ان کی مثال جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ایسی ہے کہ ان کے اعمال گویا
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا
راکھ ہیں کہ جسے آندھی کے دن ہوا اڑا کر لے گئی ہو جو کچھ انہوں نے کمایا تھا اس میں سے کچھ بھی
عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
ان کے ہاتھ میں نہ رہا ہو یہ بھی بڑی دور کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق
جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
لے آئے۔ اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ اور سب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
گے تب کمزور متکبروں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابع تھے سو ہمیں اللہ کے عذاب
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا
سے کچھ بچاؤ گے وہ کہیں گے اگر ہمیں اللہ ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے
اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ
اب ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت
مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ع ۳/۱۵
نہیں ۔ اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی
سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا
اور میرا تم پر اس کے سوا کوئی زور نہ تھا کہ میں نے تمہیں بلایا پھر تم نے میری بات

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸)۔ بعضے اعمال حسنہ پر خوش فہمی کے شکار اہل باطل کی اصلاحِ فکر کیلئے مثالیاتی طرز خاص سے مشاہداتی اظہار و بیان۔

(۱۹ تا ۲۰)۔ خالق کائنات کی طرف سے منکرین حق کو واشگاف الفاظ میں خاص وارننگ کا ذکر۔

(۲۱)۔ آخرت میں مشاہدہ عذاب پر کفار کا اپنے بڑوں (سرداران کفر) سے حسرتی مکالمہ اور نتیجتاً اظہار بے بسی کا المناک بیان۔

(۲۲)۔ روز محشر فیصلہ کن مرحلہ کے بعد شیطان کی اپنے پیروکاروں کے سامنے (بے موقع، بے محل اور بے وقت) حقیقت آمیز تقریر اور اظہار بے بسی کا (حسرت آمیز) بیان نیز اہل باطل کے لئے دردناک عذاب کا ذکر۔

أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ

کو مان لیا پھر مجھے الزام نہ دو اور اپنے آپ کو الزام دو نہ میں تمہارا فریادرس ہوں اور نہ تم میرے فریادرس ہو میں

بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھے شریک بناتے تھے بے شک ظالموں کے لئے دردناک

أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي

عذاب ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک کام کئے تھے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

جن کے نیچے نہریں ہوں گی ان میں اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے آپس میں دعائے خیر ان کی

سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

سلام ہوگی ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے گویا وہ ایک

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ

پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم

حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

سے ہر وقت اپنا پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے واسطے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ

وہ سمجھیں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے

مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

اکھاڑ لیا جائے اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے۔ اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ

کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے

ع ۴ ۱۶ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ

اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے

اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ

میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور وہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۳)۔ کفار کے برعکس مومنین صالحین کے لئے خدائی اکرام واعزاز خاص کا اظہار۔

(۲۴تا۲۵) کلمہ طیبہ کا مثالیاتی مشاہدہ سے تجزیاتی وتحسینی ذکر اوراستعمالِ مثال کا حکمتی اظہار۔

(۲۶)۔ اس کے برعکس کلمۂ خبیثہ کا مشاہداتی مثال کے ذریعہ منفی نتائج کا بیان۔

(۲۷)۔ کلمۂ طیبہ کے ثمرات حسنہ وبرکات کے دنیوی واُخروی فائدہ عظیم کا احسانی اظہار اور کفار کیلئے خدائی ناراضگی کے نتیجہ کا ذکر۔

(۲۸تا۲۹)۔ خدائی احسانات وانعامات پر کفرانِ نعمت کے مجرمین کا خودسمیت قوم کی ہلاکت وبربادی کے باعث بن جانے کا مذمتی ذکر اوران کے نتائج بد کا برہمی اظہار۔

الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا
برا ٹھکانا ہے ۔ اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے بہکانے کے لئے شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو نفع اٹھالو
فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا
پھر تمہیں آگ کی طرف لوٹنا ہے ۔ میرے بندوں کو کہہ دو کہ جو ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں
الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن
اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
میں نہ خرید وفروخت ہے نہ دوستی ۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے
وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ
پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَ
تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں ۔ اور سورج
سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾
اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لئے رات کو اور دن کو تابع کیا ۔
وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ
اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو
إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا ع ١٧
بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ۔ اور جس وقت ابراہیم نے کہا اے میرے رب اس
الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ
شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا ۔ اے میرے رب انہوں نے بہت لوگوں
أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ
کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی پس
عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي
تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے ۔ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایسے میدان میں بسائی ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٠) ۔ کفار کے شرکیہ اعتقاد کی مذمت اور نتیجہ بد کا ذکر۔

(٣١) ۔ مومنین صالحین کو اعمال صالحہ کی (بہتر اخروی نتائج کیلئے) ترغیبی نصیحت کا ذکر۔

(٣٢ تا ٣٣) ۔ انسانوں پر اجتماعی خدائی انعامات واحسانات کا مشاہداتی آفاقی دلائل کے ذریعہ سے اظہار وبیان۔

(٣٤) ۔ انفرادی ضروریات کے حوالہ سے بھی خدائی احسان خاص کا ذکر اور ان گنت خدائی نعمتوں کی بارش برسانے کے باوجود بندوں کی ظالمانہ بے قدری کا شکایاتی اظہار۔

(٣٥ تا ٣٦) ۔ ظاہری نعمتوں کے بیان کے بعد عظیم باطنی نعمت کعبہ مقدس کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائے خاص اور بتوں کے سبب گمراہی کا خاص پیرائے سے اظہار وبیان۔

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ نماز کو قائم
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ
رکھیں پھر کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اورانہیں میووں کی
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ٣٧ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ
روزی دے تاکہ وہ شکر کریں۔ اے رب ہمارے بے شک تو جانتا ہے جو کچھ ہم
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ٣٨
چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان میں پوشیدہ نہیں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ
اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اتنی بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحٰق بخشے بے شک میرا رب
رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ٣٩ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي
دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کونماز قائم کرنے والا بنادے اے ہمارے
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ٤٠ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان دار کو حساب قائم ہونے کے
الْحِسَابُ ٤١ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ إِنَّمَا ع ٦ ٧ ١٨
دن بخش دے۔ اورتو ہرگز نہ خیال کر کہ اللہ ان کاموں سے بے خبر ہے جو ظالم کرتے ہیں انہیں صرف اس دن تک
يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ٤٢ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
مہلت دے رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جارہے ہوں گے کہ
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ٤٣ وَأَنْذِرِ
ان کی نظروں کی طرف ہٹ کرنہیں آوے گی اوران کے دل اڑ گئے ہوں گے ۔ اورلوگوں کو اس دن سے
النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
ڈراؤ کہ ان پر عذاب آئے گا تب ظالم کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں تھوڑی مدت تک
إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا
مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں کیا تم نے پہلے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٧)۔ بے آب وگیاہ وادی (مکہ مکرمہ) میں اپنی اولاد کے قیام کے مقصدِ خاص کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان پر عطیاتِ عامہ (ہرطرح کا رزق عطا کرنے کی شفقت آمیز دعا کا بیان۔

(٣٨)۔ خدائی احاطہ علمی کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعتقادی اظہار وبیان۔

(٣٩ تا ٤١)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اور اپنی اولاد پر خدائی خصوصی احسانات پر سجدہ شکر بجالاتے ہوئے بارگاہ عالیہ میں اہتمام عبادت کے متعلق خصوصی دعائیہ التجاء کا ذکر۔

(٤٢)۔ ظالموں کے محاسبہ اعمال میں تاخیری پالیسی سے دھوکہ میں نہ رہنے کا تنبیہی ذکر۔

(٤٣)۔ اُخروی گرفت کے خطرناک مناظر کا ہولناک بیان۔

(٤٤)۔ اُخروی عذاب کے مشاہدہ پر کفار کی تاخیر عذاب کی بے موقع درخواست اور آئندہ کیلئے اتباعِ رُسل کے وعدہ کرنے کا اظہار۔ جواباً خدائی زجر وتوبیخ کا غضبناک ذکر وبیان۔

أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ

قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کہیں جانا ہی نہیں ہے۔اور تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنی

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور ہم نے تمہیں سب قصے

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ

بتلائے تھے۔اور ان لوگوں نے اپنی تدبیریں کی تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اگرچہ ان کی

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔پس اللہ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنیوالا خیال نہ

رُسُلَهٗ ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

کریں بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔جس دن اس زمین سے اور زمین بدل جائے گی اور آسمان

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

بدلے جاویں گے اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے۔اور تو اس دن گنہگاروں کو

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى

زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ

آگ لپٹی ہوگی۔تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے بے شک اللہ بڑی جلدی حساب

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا

لینے والا ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لئے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور تاکہ وہ

هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع ۷ ۱۱ ۱۹

معلوم کرلیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ آيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

یہ آیتیں کتاب کی ہیں اور قرآن واضح کی۔

خلاصۂ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵)۔تباہ شدہ علاقوں (سے گزرتے ہوئے) کے مشاہدہ اور واقعاتی نتائج کے علم کے باوجود کفار کے سبق حاصل نہ کرنے پر تنبیہی گرفت۔

(۴۶تا۴۷)۔کفار کی (دنیوی) زندگی میں اہل حق کے خلاف خطرناک سازشی تدبیروں کا مذمتی ذکر اور جواباً سخت انتقامی گرفت میں لانے کا عزمیہ اظہار۔

(۴۸تا۵۱)۔روزِ محشر خدائی قہر و جلال اور مجرمین کے ساتھ خصوصی گرفت کے ہولناک مناظر کا المناک ذکر و بیان۔

(۵۲)۔خدائی اتمامِ حجت کے مقاصدِ خاصہ کا اظہار و بیان۔

سورۃ الحجر

۱۔رموزِ کلام الٰہی سے آغاز اور تصدیقِ قرآن کا بیان۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا
کافر بڑی حسرت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہو جاتے انہیں چھوڑ دو کھالیں
وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا
اور فائدہ اُٹھالیں اور انہیں آرزو بہلائے رکھے سو آئندہ معلوم کرلیں گے اور ہم نے جتنی بستیاں
مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ
ہلاک کی ہیں ان سب کے لئے ایک مقرر وقت لکھا ہوا تھا کوئی قوم اپنے وقتِ مقرر سے نہ پہلے ہلاک
أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
ہوئی ہے نہ پیچھے رہی ہے اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے بے شک تو
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ
مجنون ہے اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے
الصَّادِقِينَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا
ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں اور اُس وقت انہیں مہلت نہیں ملے گی
مُنْظَرِينَ ۝٨ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَ
ہم نے یہ نصیحت اُتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں
لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِمْ
اور تجھ سے پہلے ہم پہلی قوموں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں اور وہ بھی جب کوئی رسول اُن کے پاس آتا
مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي
تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے اسی طرح ہم یہ ٹھٹھا ان مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں یہ لوگ قرآن
قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣
پر ایمان نہیں لاتے اور یہ پہلوں کا دستور چلا آیا ہے
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝١٤
اور اگر ہم ان پر آسمان سے دروازہ کھول دیں پھر اس میں سے چڑھ جائیں
لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝١٥ ع
البتہ کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی تھی بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۔ روزِ محشر کفار کی بے موقع تمنائے حق (اسلام) کا اظہار۔

۳۔ (تمام تر دلائلِ حق واضح ہو جانے کے باوجود اگر یہ ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم ہیں تو) کفار کو اپنے حال پر چھوڑ دینے اور دُنیوی لذت سے چند روزہ فائدہ اُٹھالینے کی مہلت کا تنبیہی ذکر۔

۴ تا ۵۔ کسی بھی سرکش قوم (علاقہ) کی ہلاکت و بربادی کے وقتِ خاص (متعین) ہونے کا ذکر۔

۶ تا ۷۔ نافرمان لوگوں کی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ فکری ذہنیت اور بے جا فرمائش کا (مذمتی) اظہار۔

۷۔ فرشتوں کے نزولِ خاص (عذاب کا پیغام لانے) اور بعد از آمد بلا مُہلت خُدائی حکم پر عملدرآمد کا سخت تنبیہی بیان۔

۹۔ صداقتِ قرآن کے متعلق منفی فکر رکھنے والے لوگوں کی زوردار تردید اور حفاظتِ قرآن کے حوالے سے اہتمام خاص کا تاکیدی اظہار (وتسلی آمیز خدائی وعدہ)

۱۰ تا ۱۱۔ خاتم الانبیاءؐ سے قبل انبیاء و رسل کی بعثت اور اُن سے نافرمانوں کے ناروا رویہ کا شکایاتی ذکر۔

۱۲ تا ۱۳۔ مجرم لوگوں کی روایتی سرکشی و بغاوت اور جواب میں اُن پر خدائی گرفت کی روایتِ قدیم کا تنبیہی اظہار۔

۱۴ تا ۱۵۔ کفار کے فرمائشی مطالبہ کے جواب میں حقیقت واقعہ کا بیان (اگر بالفرض مطالبہ مان بھی لیا جائے تب بھی کسی بہانے سے یہ لوگ تسلیمِ حق سے انکار کردیں گے)۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنٰهَا

اور البتہ تحقیق ہم نے آسمان میں بُرج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کی نظر میں اسے رونق دی ہے۔ اور

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهٗ

ہم نے اسے ہر شیطان مردُود سے محفوظ رکھا۔ مگر جس نے چوری سے سُن لیا تو اس کے پیچھے چمکتا ہُوا

شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

انگارہ پڑا۔ اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اُس پر پہاڑ رکھ دیئے

وَأَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اور اُس میں ہر چیز اندازے سے اُگائی۔ اور اس میں تمہارے لئے

مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا

روزی کے اسباب بنادیئے اور اُن کے لیے بھی جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔ اور ہر چیز کے

عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ

ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہم صرف اسے اندازہ معیّن پر نازل کرتے ہیں۔ اور ہم نے بادل اُٹھانے والی

لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ أَنْتُمْ لَهٗ

ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر وہ تمہیں پلایا۔ اور تمہارے پاس اس کا خزانہ

بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

نہیں ہے۔ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور آخیر مالک بھی ہم ہی ہیں۔ اور ہمیں تم میں

عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَإِنَّ

سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں۔ اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا بے شک وُہ حکمت

ع رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ إِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

والا خبردار ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو بجتی ہُوئی مٹی سے جو سڑے ہُوئے

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

گارے سے تھی پیدا کیا۔ اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو آگ کے

مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا

شعلے سے بنایا تھا۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک بشر کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۶۔ فرمائشی نشانیوں کی بجائے مشاہداتی و آفاقی عظیم خدائی نشانیوں پر غور وفکر کی دعوت۔

۱۷ تا ۱۸۔ شیاطین کی آسمانوں پر پابندی کا ذکر اور خلاف ورزی پر اُنکے خلاف سخت ایکشن (سزا) کا بیان۔

۱۹ تا ۲۰۔ زمینی حقائق اور اس سے وابستہ فوائد کا احسانی بیان۔

۲۱۔ ہر شئی کے لامحدود خُدائی خزانوں میں سے محدود طور پر عطا کرنے کی خُدائی حکمت کا بیان۔

۲۲۔ ہواؤں سے وابستہ خدائی انعامات واحسانات کا ذکر۔

۲۳ تا ۲۵۔ خُدائی صفاتِ خاصہ، احاطہ علم اور قدرت کا (اعتقادی) اظہار و بیان۔

۲۶ تا ۲۷۔ جن وانس کے حوالہ سے تخلیقی حقیقت کا ذکر

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

بجتی ہُوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔ پھر جب میں اسے ٹھیک

مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾

بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔ پھر سب کے سب

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔ فرمایا اے ابلیس! تجھے

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہُوا۔ کہا مَیں ایسا نہ تھا کہ ایسے بشر

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

کو سجدہ کروں جسے تُو نے بجتی ہُوئی مٹی سے جو سڑے ہُوئے گارے کی تھی پیدا کیا ہے۔ کہا تو آسمان

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ

سے نکل جا بے شک تُو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت رہے گی۔ کہا اے

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾

میرے ربّ! تو پھر مجھے قیامت کے دن تک مُہلت دے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

فرمایا بے شک تجھے مُہلت ہے وقتِ معلوم کے دن تک۔ کہا اے میرے ربّ! جیسا تُو نے مُجھے گمراہ کیا ہے

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

البتہ ضرور ضرور مَیں زمین میں انہیں ان کے گناہوں کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ اِنَّ

سوائے تیرے ان بندوں کے جو اُن میں مخلص ہوں گے۔ فرمایا یہ راستہ مُجھ پر سیدھا ہے۔ بیشک

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

میرے بندوں پر تیرا کُچھ بھی بس نہیں چلے گا مگر جو گمراہوں میں سے تیرا تابعدار ہُوا۔ اور بے شک

الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ

ان سب کا وعدہ دوزخ پر ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۸ تا ۲۹۔ فرشتوں کے سامنے تخلیقِ انسان کے متعلق خدائی فیصلے کا اظہار اور بعد از تخلیق اُن کو حضرت انسان (آدم علیہ السلام) کی طرف سجدہ ریز ہونے کا حکم۔

۳۰ تا ۳۱۔ جملہ فرشتوں کے تعمیل حکم اور ابلیس کی ازلی نافرمانی کا ذکر۔

۳۳ تا ۳۹۔ ابلیسی بغاوت پر خدائی بازپرس اور شیطانی عذر و بغاوت پر مبنی مکالماتی سلسلہ کا (سوال و جواب میں) ذکر و بیان۔

ع أَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

ہر دروازے کے لیے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں

جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

رہیں گے۔ ان باغوں میں سلامتی اور امن سے جا کر رہو۔ اور اُن کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وُہ سب

صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

دُور کر دیں گے سب بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے۔ اُنہیں وہاں

فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي

کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وُہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو اطلاع دے کہ

أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾

بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ اور بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔ اور انہیں

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

ابراہیم کے مہمانوں کا حال سُنا دو۔ جب اس کے گھر میں داخل ہُوئے اور کہا سلام اُس نے کہا بے

قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

شک ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ڈرو مت بیشک ہم تمہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری سُناتے

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

ہیں۔ کہا مجھے اب بڑھاپے میں خوشخبری سُناتے ہو سو کس چیز کی خوشخبری سُناتے ہو۔ اُنہوں نے کہا ہم

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾

نے تمہیں سچّی خوشخبری سُنائی ہے سو تُو نااُمید نہ ہو۔

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے نااُمید تو گمراہ لوگ ہی ہُوا کرتے ہیں۔ کہا اَے فرشتو! پھر تمہارا کیا

خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾

مقصد ہے۔ اُنہوں نے کہا ہم ایک نافرمان قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا

مگر لوط کے گھر والے کہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔ مگر اس کی بیوی ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وُہ پیچھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۰ تا ۴۲۔ اختتامِ مکالمہ پر صراطِ مستقیم کا ذکر اور بندگانِ خاص پر شیطانی کارستانیاں غالب نہ آنے کی خُدائی منشاء کا بیان۔

۴۳ تا ۴۴۔ جُملہ شیاطین کے انجامِ اُخروی اور مقامِ عذاب کی سخت نشاندہی کا ذکر۔

۴۵ تا ۴۸۔ اس کے برعکس فرمانبرداروں (متقین) کے لیے خُدائی انعامات و اکرامِ خاص کا احسانی اظہار و بیان۔

۴۹ تا ۵۰۔ بندگانِ خُدا کے لیے مغفرۃ اور نافرمانوں کے لیے سخت سزا کا بیان۔

۵۱ تا ۶۰۔ بندۂ مقربِ خاص و جدّ الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں کی انسانی شکل میں آمد کے واقعہ خاص کا (مکالمہ سمیت) بیان۔

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ ع ٤

رہنے والوں میں سے ہے۔ پھر جب لُوط کے گھر فرشتے پہنچے۔ کہا

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾

بیشک تم اجنبی لوگ ہو۔ اُنہوں نے کہا بلکہ ہم تیرے پاس وُہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں وہ جھگڑتے تھے۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

اور ہم تیرے پاس پکی بات لائے ہیں اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں۔ پس تم اپنے گھر والوں کو کچھ

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ

رات رہے لے نکلو اور تُو ان کے پیچھے چل اور تُم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ اور جہاں تمہیں

تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

حکم ہے۔ اور ہم نے لُوط کو قطعی طور پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ صُبح ہوتے ہی اُن کی جڑ کاٹ دی

مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ

جائے گی۔ اور شہر والے خُوشیاں کرتے ہوئے آئے۔ لُوط نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھے

هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾

ذلیل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ

اُنہوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں دُنیا بھر کی حمایت سے منع نہیں کیا ہے۔ کہا یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں اگر

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

تم کرنے والے ہو۔ تیری جان کی قسم ہے وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے۔ پھر دن نکلتے ہی

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

اُنہیں ہولناک آواز نے آلیا۔ پھر ہم نے ان بستیوں کو زیروزبر کر دیا اور اُن پر کنکر پتھر برسائے۔

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾

بیشک اس واقعہ میں اہلِ بصیرت کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔ اور بے شک یہ بستیاں

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

سیدھے راستے پر واقع ہیں۔ بے شک اس میں ایمانداروں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور بن کے لوگ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۱ تا ۷۷ ۔ مذکورہ فرشتوں کی حضرت لُوط کے پاس انسانی صورتوں میں آمدِ خاص اور مکالمہ سمیت ہدایات و خُدائی فیصلے کا اطلاعی اظہار، قوم لوطؑ کا اِس موقع پر باغیانہ سرکشی کا اظہار، حضرت لوطؑ کی اصلاحی کوشش، آخر میں سخت خُدائی آپریشن و ایکشن کا المناک اظہار۔

وَإِنْ كَانَ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ لَظٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ

بھی بدکار تھے۔ پھر ہم نے اُن سے بھی بدلہ لیا اور

إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾

یہ دونوں بستیاں کھلے راستہ پر واقع ہیں۔ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ

اور ہم نے اُنہیں اپنی نشانیاں بھی دی تھیں پر وُہ اُن سے رُوگردانی کرتے تھے۔ اور وُہ لوگ پہاڑوں کو

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اٰمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾

تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن میں رہیں۔ پھر اُنہیں صبح کے وقت سخت آواز نے آ پکڑا۔

فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

پھر اُن کے دُنیاوی ہُنر اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور اُن کی درمیانی

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

چیزوں کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا اور قیامت ضرور آنے والی ہے پر تُو ان سے خُوش خلقی کے ساتھ

الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ

کنارہ کر۔ بے شک تیرا رب وُہی پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔ اور ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ

جو (نماز میں) دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظمت والا دیا۔ اور تُو اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی ان چیزوں کو نہ دیکھ

عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

جو ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو استعمال کے لیے دی رکھی ہیں اور اُن پر غم نہ کر اور اپنے بازو ایمان

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّيٓ أَنَا النَّذِيرُ

والوں کے لیے جُھکا دے۔ اور کہہ دو بیشک میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

جیسا ہم نے (عذاب) ان بانٹنے والوں پر بھیجا ہے۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ پھر

عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

تیرے رب کی قسم ہے البتہ ہم ان سب سے سوال کریں گے۔ اس چیز سے کہ وُہ کرتے تھے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۸ تا ۸۴۔ اصحٰبُ الایکہ اور اصحٰبُ الحجر کے تکذیبی رویّہ، خُدائی آیات سے اعراض اور اُنکی تمدنی ترقی کا ذکر بعد ازاں (انجام کار) اُنکی خُدائی عذاب میں ہلاکت و بربادی کا عبرت آمیز بیان۔

۸۵ تا ۸۶۔ آسمان و زمین کے تخلیقی مقاصد کا تنبیہی اظہار اور وقوعِ قیامت کے یقینی ذکر کے بعد آپ ﷺ کو کفار سے فی الحال درگذر کی پالیسی اختیار کرنے کی نصیحت۔

۸۷۔ خاتم الانبیاء ﷺ پر خُدائی انعام عظیم کا احسانی ذکر خاص۔

۸۸ تا ۸۹۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے بعض ہدایات مخصوصہ کا ناصحانہ اظہار و بیان۔

۹۰ تا ۹۱۔ خدائی کتاب کے حوالہ سے کفار کے ناروا باغیانہ فکر کے جواب میں خدائی گرفت کا باحوالہ تنبیہی ذکر۔

۹۲ تا ۹۴۔ نافرمانوں سے سخت باز پرس کی یقین دہانی مگر فی الحال صبر و استقامت سے کام لینے کی نصیحت اور مخالفین کے بالمقابل آپکی براہ راست حفاظت کے متعلق وعدہ الٰہی کا ذکر۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ
سو تو کھول کر سنا دے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کر۔ بیشک ہم تیری طرف سے ٹھٹھا
الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ
کرنے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرا خدا مقرر کرتے ہیں سو عنقریب معلوم کرلیں
يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾
گے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
سو تو اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کیے جا اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو
حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾ ع
یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔

سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔
أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١﴾
اللہ کا حکم آن پہنچا تم اس میں جلدی مت کرو وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
وہ اپنے بندوں سے جس کے پاس چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر بھیج دیتا ہے یہ کہ خبردار کردو
أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس مجھ سے ڈرتے رہو۔ اسی نے آسمان اور زمین کو ٹھیک طور
وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
پر بنایا ہے وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ اسی نے آدمی کو ایک بوند سے پیدا کیا
نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤﴾ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ
پھر وہ یکایک کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔ اور تمہارے واسطے چوپاؤں کو بھی اسی نے بنایا ان میں تمہارے جاڑے کا بھی
فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ
سامان ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لیے ان میں زینت بھی ہے

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

۹۵ تا ۹۶۔ مشرکین سے مستقبل میں نمٹ لینے کا تنبیہی ذکر۔
۹۷ تا ۹۹۔ کفار کی ایذا رسانی پر صبر کرتے ہوئے تسبیح وعبادۃ کے اہتمام کی نصیحت۔

سورۃ النحل

۱۔ طلب عذاب کے جلد بازوں کو جلد خدائی گرفت میں لینے اور مستقبل میں غلبہ حق کا زوردار اعلان اور خدائی صفت عالیہ کا ذکر۔
۲۔ فرشتوں میں سے بعض کے خاص فرض منصبی اور ان کے توحیدی پیغام کا تاکیدی اظہار۔
۳۔ آسمان وزمین کی شاہکار تخلیق میں توحیدی صفت کا اعتقادی ذکر۔
۴۔ مادہ عام سے انسانی شاہکار تخلیق کا احسانی ذکر اور انسان کے فکری پستی کا مذمتی کا اظہار۔
۵ تا ۸۔ انسانی فوائد خاصہ کی بعض عظیم نعمتوں کا سلسلہ وار احسانی بیان۔

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ
جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک
تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧
لے جاتے ہیں کہ جہاں تک تم جان کو تکلیف میں ڈالنے کے سوا نہیں پہنچ سکتے تھے، بیشک تمہارا رب بڑا
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا
شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ
لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ
چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تک سیدھی راہ پہنچتی ہے اور بعض ان میں ٹیڑھی بھی ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا
ع ۹ ۷ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ
تو تم سب کو سیدھی راہ بھی دکھا دیتا۔ وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی نازل کیا اسی میں
شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ
سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جن میں چراتے ہو۔ تمہارے واسطے اسی سے کھیتی اور زیتون
وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي
اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اگاتا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو
ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
غور کرتے ہیں۔ اور رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے، اور اسی کے حکم سے
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں، بے شک اس میں لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝١٢ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
جو سمجھ رکھتے ہیں۔ اور تمہارے واسطے جو چیزیں زمین میں رنگ برنگ کی پھیلائی ہیں، ان میں ان
أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝١٣ وَهُوَ الَّذِي
لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے ہیں۔ اور وہ وہی ہے جس نے
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
دریا کو کام میں لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو، اور تو اس میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۔ مادی انعامات کے ضمن میں (روحانی) راہِ ہدایت اور فکری گمراہی کی ابتلائی (آزمائشی) تقدیر کا اظہار نیز اجتماعی عدم ہدایت کا حکمتی طرز سے بیان۔

۱۰ تا ۱۶۔ انسانیت کے فوائد عمومیہ کے حوالہ سے خدائی احسانات عظیم کا سلسلہ وار ذکر و بیان۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

جہازوں کو دیکھتا ہے کہ پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

تاکہ تم شکر کرو۔ اور زمین پر پہاڑوں کے بوجھ ڈال دیئے تاکہ تمہیں لے کر نہ ڈگمگائے اور تمہارے

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

لیے نہریں اور راستے بنا دیئے تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور نشانیاں بنائیں اور ستاروں سے لوگ

يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

راہ پاتے ہیں۔ پھر کیا جو شخص پیدا کرے اس کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کرے کیا تم سوچتے نہیں۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔـا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ تو مردے ہیں جن میں

اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ع ۲ ۸

جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے، پھر جو آخرت

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل نہیں مانتے اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ

ضرور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ

بے شک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

نازل کیا ہے کہتے ہیں پہلے لوگوں کے قصے ہیں۔ تاکہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۔ وحدانیت کی عام فہم دلیل کا سوالیہ طرز سے تنبیہی ذکر۔

۱۸۔ بے شمار خدائی نعمتوں کا احسانی ذکر اور مغفرت و رحمت کے متعلقہ صفتِ الٰہی کا بیان۔

۱۹۔ خدائی احاطہ علمی کا اعتقادی اظہار۔

۲۰ تا ۲۱۔ معبودانِ باطلہ کے حوالے سے تردیدی حقائق کا مشاہداتی ثبوت وذکر۔

۲۲۔ عقیدہ توحید کا تاکیدی اظہار اور منکرین آخرت کے فکری بگاڑ کا مذمتی ذکر۔

۲۳۔ خدائی صفت خاصہ کا ذکر کرتے ہوئے متکبرین (کے نظریۂ غرور و تکبر) سے اظہارِ نفرت کا ذکر۔

۲۴ تا ۲۵۔ نزول حق کو اساطیر الاولین (پہلے لوگوں کی کہانیاں) قرار دینے والوں کے نظریۂ باطل کے اخروی نتائج کا مذمتی اظہار و بیان۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۶۔ نظریہ حق و صداقت کے چالباز مخالفین کو اقوام سابقہ کی عبرتناک ہلاکت و بربادی سے سبق حاصل کرنے کی نصیحت۔

۲۷۔ منکرین حق کی روز محشر ذلت و رسوائی اور باز پرس سمیت طنزیہ تبصرۂ حق کا بیان۔

۲۸۔ کفار کیساتھ موت کے وقت فرشتوں کی سخت ترش رُوئی اور کفار کی ہزار معذرت کے باوجود نفاذِ حکمِ خداوندی کا تنبیہی اظہار۔

۲۹۔ سرکشوں کے لیے داخلہ جہنم کا غضبیہ اظہار۔

۳۰ تا ۳۱۔ منکرین کے برعکس خدا خوفی رکھنے والے مومنین کا نزول حق کے حوالے سے مثبت اعتقادی اظہار پر ان کے لیے دنیوی و اخروی انعامات اور اکرام خاص کا احسانیہ اظہار و بیان۔

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا

کچھ ان کے بوجھ جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے ہیں، خبردار! برا بوجھ ہے جو

ع يَزِرُوْنَ ۝٢٥ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

اٹھاتے ہیں۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا پھر اللہ نے ان کی عمارت کو جڑوں سے ڈھا دیا

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ

پھر ان پر اوپر سے چھت گر پڑی اور ان پر عذاب آیا

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

جہاں سے انہیں خبر بھی نہ تھی۔ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور کہے گا

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

میرے شریک کہاں ہیں جن پر تمہیں بڑی ضد تھی جنہیں علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٧ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

بے شک آج کافروں کے لیے رسوائی اور برائی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ فرشتوں نے ان کی ایسی حالت

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

میں روح نکالی تھی کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے، پھر وہ صلح کا پیغام بھیجیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ

سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

کرتے تھے کیوں نہیں بے شک اللہ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔ سو دوزخ کے دروازوں میں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٢٩ وَقِيْلَ

داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس متکبرین کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ اور پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں اچھی چیز جنہوں نے نیکی کی ہے (اُن کے لئے) اس

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ

دنیا میں بھی بہتری ہے اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا کیا

الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

چاہیں گے انہیں وہاں ملے گا اللہ پرہیز گاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا۔ جن کی

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا

جان فرشتے قبض کرتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں فرشتے کہیں گے تم پر سلامتی ہو

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ

بہشت میں داخل ہو جاؤ بسبب اُن کاموں کے جو تم کرتے تھے۔ کیا اب اس کے منتظر ہیں کہ

الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

اِن پر فرشتے آئیں یا تیرے رب کا حکم آئے اِسی طرح اُن سے پہلوں نے بھی کیا تھا

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾

اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

پھر انہیں ان کے بد اعمال کے نتیجے مل کر رہے اور جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا ع

وہی ان پر نازل ہوا۔ اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے اور

مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ

نہ ہمارے باپ دادا اور اس کے حکم کے سوا ہم کسی چیز کو حرام نہ

مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

ٹھہراتے اسی طرح کیا اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے پھر

الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

رسولوں کے ذمہ تو صرف صاف پہنچا دینا ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض

اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

پر گمراہی ثابت ہوئی پس ملک میں پھر کر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۲۔ مومنین کی موت کے وقت اُن سے فرشتوں کا حُسنِ اخلاق اور بشارت آمیز کلام کا ذکرِ خاص۔

۳۳۔ مسلسل مخالفتِ حق پر فرشتوں کی سخت خدائی پیغام کے ساتھ آمد کا تنبیہی اظہار اور ظالمین پر گرفت کے متعلق سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا بیان۔

۳۴۔ کفریہ کردار کے نتائج بد کا برہمی ذکر واظہار۔

۳۵۔ کفار کے مشرکانہ اقوال وافعال پر ان کے شرمناک ومذمتی استدلال کا باحوالہ جواب اور انبیاء ورسل کے حقیقی فرضِ منصبی کا ذکر۔

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ اگر تو انہیں ہدایت پر لانے کی طمع کرے

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

تو اللہ ہدایت نہیں دیتا اس شخص کو جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کے لیے

نّٰصِرِيْنَ ۝٣٧ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

کوئی مددگار ہوگا۔اور اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ نہیں اٹھائے گا اس شخص کو جو مر جائے گا

يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٨ۙ

ہاں اس نے اپنے ذمہ پکا وعدہ کر لیا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

تاکہ ان پر ظاہر کر دے وہ بات جس میں یہ جھگڑتے ہیں اور تاکہ کافر معلوم

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝٣٩ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ

کرلیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ہم جس کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ہمارا اتنا ہی کہنا

ع لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٠ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

کافی ہے کہ ہم اسے کہہ دیں ہو جا پھر ہو جاتا ہے۔اور جنہوں نے اللہ کے واسطے گھر چھوڑا اس کے بعد

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا تو البتہ ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٤٢

کاش یہ لوگ سمجھ جاتے۔ جو لوگ ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ

اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی تو انسان ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٤٣ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

تمہیں معلوم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔ہم نے انہیں معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝٤٤

تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کے لیے واضح کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٣٦۔ ہر بڑی قوم میں انبیاء و رسل کی بعثت اور مشترکہ تبلیغ حق کا ذکر کرتے ہوئے نتیجہ کے اعتبار سے مثبت و منفی ردعمل کے اظہار کا بیان، نیز مکذبین حق کو عبرت کی نظر سے ہلاک شدہ منکرین کے نتائج پر غور و فکر کا واعظانہ حکم۔

٣٧۔ ہدایت حق کے حوالے سے آپ ﷺ کی حد سے بڑھی تمنا پر خدائی اٹل فیصلے کا تنبیہی اظہار۔

٣٨۔ کفار کے انکار آخرت کے متعلق متشددانہ نظریۂ باطل کا (سخت لب و لہجہ سے) اعتقادی جواب۔

٣٩۔ وقوعِ قیامت کی ضرورت کا حکمتی طرز خاص سے اظہار و بیان۔

٤٠۔ قیامت کا بھی خدائی قدرت کے کلمۂ کُن سے واقع ہونے کا (اعتقادی) اظہار۔

٤١۔ راہ حق کے مظلوم مسافروں (مہاجرین) کے لیے دنیا و آخرت میں تسلی آمیز وعدہ (بہترین ٹھکانہ عطا کرنے) کا ذکر۔

٤٢۔ فرمانبرداروں کی صفت حسنہ کا توصیفی ذکر۔

٤٣۔ دورِ سابق میں بھی مردانِ خاص کو ہی رسول و نبی بھیجنے کا ذکر اور حقیقت سے آگاہی کے لیے لاعلم لوگوں کو ماہرین علم سے راہنمائی حاصل کرنے کا ناصحانہ بیان۔

٤٤۔ انبیائے سابقین کو نشانیوں سمیت بھیجنے کے بعد آپ ﷺ کو بھی سلسلۂ حق کی وضاحت کے لیے (حتمی طور پر) مبعوث کرنے کا احسانی ذکر۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ

وہ سوچ لیں۔ پس کیا وہ لوگ نڈر ہوگئے ہیں جو بُرے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٤٥ اَوْ يَاْخُذَهُمْ

دھنسا دے یا ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے

فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝٤٦ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ

پس وہ عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔ یا انہیں ڈرانے کے بعد پکڑے

فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٤٧ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ

پس تحقیق تمہارا رب نہایت ہی شفیق رحم کرنے والا ہے۔ کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے

شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

کہ سائے دائیں اور بائیں طرف جھکے جا رہے ہیں اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے

دٰخِرُوْنَ ۝٤٨ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

ہیں۔ اور جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے جانداروں سے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٤٩ يَخَافُوْنَ

ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے بالا دست رب سے ڈرتے ہیں

رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٥٠ وَقَالَ ع

اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔

اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ

اللہ نے کہا ہے دو معبود نہ بناؤ وہ ایک ہی معبود ہے پھر مجھ ہی

فَارْهَبُوْنِ ۝٥١ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ

سے ڈرو۔ اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور عبادت اُسی کی لازم ہے پھر کیا اللہ کے سوا

وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝٥٢ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

اوروں سے ڈرتے ہو۔ اور تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے سو اللہ کی طرف سے ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝٥٣ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اُسی سے فریاد کرتے ہو۔ پھر جب تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو فورا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۵ تا ۴۷۔ منکرین حق پر مختلف صورتوں سے خدائی گرفت کا تنبیہی ذکر و بیان۔

۴۸ تا ۵۰۔ توحید الٰہی کے تکوینی اظہار کے لیے سایہ سے لیکر شجر و حجر سمیت تمام خدائی عظیم مخلوقات کے اظہار عبودیت و اطاعت مُطلقہ کا پُر ہیبت ذکر و بیان۔

۵۱۔ شرک کی تردید اور اعتراف توحید کا تاکیدی حکم۔

۵۲۔ دلیلِ توحید اور خدائی قدرتِ کاملہ کا پرزور بیان۔

۵۳۔ عطائے نعمتِ الٰہی اور مشکل کشائی کے حوالے سے عقیدہ توحید کا حقیقی اظہار و بیان۔

عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتی ہے۔ تاکہ جو نعمتیں ہم نے اُنہیں دی

اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ

تھیں اُن کی ناشکری کریں خیر نفع اُٹھالو آگے چل کر معلوم کر لو گے۔ اور جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ان کے لیے

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اللہ کی قسم البتہ تم سے ان بہتانوں کی ضرور باز پرس ہوگی۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اس سے پاک ہے اور اپنے لیے جو دل چاہتا ہے۔ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ ۚ

ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے اُس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غمگین ہوتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي

اِس خوشخبری کی بُرائی کے باعث لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے آیا اسے ذلت قبول کر کے رہنے دے یا اُس

هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

کو مٹی میں دفن کر دے دیکھو کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ

جو آخرت کو نہیں مانتے اُن کی بُری مثال ہے اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے اور وہی زبردست حکمت

ع ۷ ۱۴ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ۧ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کی بے انصافی پر پکڑ لے تو

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے لیکن ایک مدت مقرر تک اُنہیں مہلت دیتا ہے

فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

اور اللہ کے لیے وہ چیزیں تجویز کرتے ہیں جنہیں آپ بھی پسند نہیں کرتے اور زبان کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ آخرت کی

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

۵۴۔ مشکل کشائی کے باوجود اپنے رب سے اظہار شرک کے کافرانہ ذہنیت کی پرزور مذمت۔

۵۵۔ کفران نعمت پر خدائی گرفت کی سخت وارننگ (تنبیہ)

۵۶ تا ۵۷۔ کفار کی مشرکانہ حرکات مذمومہ پر سخت خدائی باز پرس کا برہمی اظہار۔

۵۸ تا ۶۰۔ مشرکین کی جاہلانہ فکری پستی پر مذمت آمیز برہمی کا اظہار اور خدائی صفتِ اعلیٰ کا بیان۔

۶۱۔ فوری خدائی گرفت کی صورت میں نتیجہ ونقصان کا ذکر اور مقررہ ومحدود مدت تک مہلت دینے کے حوالہ سے خدائی تکوینی فیصلے کا تاکیدی وتنبیہی بیان۔

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ

بھلائی انہیں کے لیے ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے لیے آگ ہے اور بے شک وہ سب سے پہلے دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

اللہ کی قسم! ہم نے تجھ سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے لوگوں کو اُن کی بدعملیاں

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

اچھی کر دکھائیں سو آج بھی اُن کا وہی دوست ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً

اسی لیے تجھ پر کتاب اُتاری ہے کہ تُو انہیں وہ چیز کھول کر سنا دے جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں اور

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ

ایمانداروں کے لیے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے مُردہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع ۸ ۵ ۱۴

زمین کو زندہ کر دیا اس میں اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنتے ہیں۔

وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ

اور بیشک تمہارے لیے چارپایوں میں سوچنے کی جگہ ہے ہم ان کے جسم سے خون اور گوبر کے درمیان

بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ مِنْ

خالص دودھ پیدا کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا

اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ اور اچھی غذا بھی بناتے ہو

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ

اس میں لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سمجھتے ہیں۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ

اور درختوں میں اور اُن چھتوں میں گھر بنائے جو اُس

مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ۙ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ

کے لیے بناتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا پھر اپنے رب کی تجویز کردہ آسان راہوں پر چل ان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٦٢۔ کفار کی مشرکانہ حرکاتِ قبیحہ کے باوجود اپنے متعلق خوش فہمی کی جاہلانہ پست فکری کی مذمت اور اس پر خدائی ناراضگی کا غضبیہ اظہار۔

٦٣۔ انبیاء و رسل کی تکذیبی شیطانی روش کے قدیمی طرزِ فکر کا مذمتی اظہار اور اس باغیانہ ذہنیت کے اخروی نتائج کا غضبناک اظہار۔

٦٤۔ نزولِ قرآن کی غرضِ خاص اور صفات (قرآن) کا بیان۔

٦٥۔ نزولِ رحمت (قرآن) کے احسانی اظہار کے بعد ضروریاتِ انسانی کے متعلقہ نزولِ رحمت (آسمان سے بارش برسا کر بنجر زمین کو سیراب کرنا وغیرہ) کا احسانی ذکر و بیان۔

٦٦ تا ٦٩۔ انسانی فوائد کی حامل شاہکار خدائی قدرتوں کا سبق آموز طرز سے انعامی و احسانی اظہار و بیان۔

رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ
کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے بے شک
شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ
اِس میں اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے ہیں۔ اور اللہ نے
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ
تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں مارتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر تک پہنچایا جاتا ہے جو سمجھدار ہونے کے
٥ ع ١٥ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ
بعد نادان ہو جاتا ہے بے شک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ اور اللہ
فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال
بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ
اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں
أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ
پھر کیا اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں اور
أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَ
تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے دیئے اور تمہیں کھانے کے لیے
رَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ
اچھی چیزیں دیں پھر کیا جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا
هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ
انکار کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا اُن کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں رزق
لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾
پہنچانے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ رکھ سکتے ہیں۔
فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ
پس اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو بیشک اللہ جانتا ہے اور تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۰۔ انسانی زندگی کے مختلف ادوار (مراحل) کے عبرت آمیز اظہار سے غور وفکر کا دعوتی اسلوب سے بیان۔

۷۱۔ مراحلِ زندگی کی طرح عطائے رزق میں درجاتی تقسیم کا ذکر اور انسان کی معاشی تنگ نظری کا شکایاتی اظہار۔

۷۲۔ انسان پر رزق اور اولاد کے حوالہ سے عطیات (انعامات) خداوندی کا احسانی اظہار اور کفار کی پست فکری کا تنبیہی سوالیہ طرز سے مذمتی ذکر۔

۷۳۔ معبودان باطلہ کی عبادت کا استدلالی رد (جو کسی بھی شے کی قدرت نہیں رکھتے ان کی عبادت کرتے ہو؟)

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

نہیں جانتے۔ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کسی دوسرے کی ملک میں جو کسی چیز کا اختیار

شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اُسے

وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى

اور اللہ ایک اور مثال دو آدمیوں کی بیان فرماتا ہے ایک اُن میں سے گونگا ہے کچھ بھی نہیں کرسکتا اپنے

شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ

آقا پر بھی بوجھ ہے جہاں کہیں اسے بھیجے اس سے کوئی خوبی کی بات بن نہ آئے کیا یہ اور وہ برابر ہے

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر

ع ١٤ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ

قائم ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں تو اللہ ہی کو معلوم ہیں اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے

السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر بے شک اللہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کسی چیز کو نہ

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ

جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیے تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ

شکر کرو۔ کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں تھمے ہوئے ہیں انہیں اللہ کے سوا کون تھامے

السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

ہوئے ہے بے شک اس میں بھی ایمانداروں کے لیے بڑی

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

٧٤۔ شرکیہ نظریہ کے ثبوت کے لیے اہل باطل کی خود ساختہ مثال پر سخت خدائی تنبیہ کا ذکر۔

٧٥ تا ٧٦۔ کفار کی خود ساختہ مثال کے رد میں دو ایسی خدائی مثالوں کا مشاہداتی طرز فکر سے بیان (جو معاشرتی عدم مساوات کے غیر منصفانہ طرز عمل کی عکاس ہیں۔ جن سے خدا اور بندہ کے مابین تعلق کے متعلق باطل پست فکری کا کھل کر بدرجہ اتم اظہار واضح ہوجاتا ہے)

٧٧۔ خدائی صفت خاصہ کے پس منظر میں وقوع قیامت کے متعلق قدرت الٰہیہ کا تشبیہ خاص سے زوردار بیان۔

٧٨۔ انسان کو عطا کی جانے والی عظیم نعمتوں کا احسانی اظہار اور اکثریتی لوگوں کے بے قدری کا شکایاتی ذکر۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ
نشانیاں ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے آرام کی جگہ بنایا ہے اور تمہارے لیے
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
چارپایوں کی کھالوں سے خیمے بنائے جنہیں تم اپنے سفر اور قیام کے دن ہلکے پاتے ہو اور بھیڑوں کی
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ
اون سے اونٹوں کی روؤں سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں وقتِ مقرر
اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
تک کے لیے بنادیں۔ اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنادیں اور تمہارے لئے کرتے بنادیئے جو تمہیں گرمی سے
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
بچاتے ہیں اور زرہیں جو تمہیں لڑائی میں بچاتی ہیں اسی طرح اللہ اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
فرمانبردار ہو جاؤ۔ پھر بھی اگر نہ مانیں تو تم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔ وہ اللہ کی نعمتیں
الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
پہچانتے ہیں پھر منکر ہو جاتے ہیں اور اکثر ان میں سے
ع ١٢ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
ناشکر گزار ہیں اور جس دن ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ کافروں کو اجازت دی
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
جائے گی اور نہ اُن کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے پھر
ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾
نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مُہلت دی جائے گی
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ شُرَكَاۗؤُنَا
اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہمارے شریک ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٧٩۔ خدائی قدرت کے ایک اور شاندار مظاہرہ کا مشاہداتی ذکر (اور دعوت فکر)

٨٠ تا ٨١۔ انسانی ضروریات اور حاجات کے متعلقہ خدائی انعامات عظیم کا احسانی بیان۔

٨٢ تا ٨٣۔ تمام تر خدائی مظاہر قدرت اور احسانات کے مشاہدہ پر بھی قبول حق سے انکار کرنے اور کفران نعمت کے مجرموں کو اُنکے اپنے حال پر چھوڑ دینے کا ناصحانہ ذکر۔

٨٤ تا ٨٥۔ روز محشر انسانوں کے خلاف گواہی، اہل کفر کی بے بسی اور ان کے معذرتی اظہار کی عدم قبولیت نیز بلا تخفیف سخت خدائی عذاب کا تنبیہی ذکر و بیان۔

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے پھر وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم سراسر
لَكٰذِبُوْنَ ۝٨٦ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۣالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
جھوٹے ہو۔اور وہ اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دیں گے اور بھول جائیں گے وہ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٨٧ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
جو جھوٹ بناتے ہیں۔جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہم اُن پر عذاب پر عذاب
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝٨٨
بڑھاتے جائیں گے بسبب اس کے کہ وہ فساد کرتے تھے۔
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جس دن ہر ایک گروہ میں سے ان پر انہیں میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے اُن پر گواہ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بنائیں گے اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے اور وہ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩ ع ١٢ ١٨
مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى
بیشک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم
تَذَكَّرُوْنَ ۝٩٠ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
سمجھو۔اور اللہ کا عہد پورا کرو جب آپس میں عہد کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ
حالانکہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا ہے بیشک اللہ جانتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝٩١ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
جو تم کرتے ہو۔اور اُس عورت جیسے نہ بنو جو اپنا سوت محنت کے بعد کات کر توڑ ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٨٦۔ روز محشر کفار کے اپنے شرکاء کے خلاف بارگاہ خداوندی میں استغاثہ جواب میں معبودانِ باطلہ کے تکذیبی اظہار حقیقت کا بیان۔

٨٧۔ بعد از مشاہدۂ عذاب معذرت کی عدم قبولیت اور اس پر اہلِ باطل کی بے بسی کا حسرتی ذکر۔

٨٨۔ اہل کفر کے مفسدانہ روش پر آخرت میں سخت ردعمل دینے کا (دوگنا عذاب کی صورت میں) غضبیہ اظہار۔

٨٩۔ روز قیامت انسانوں کے خلاف انفرادی اور اجتماعی شہادت خاص کا مکرر تنبیہی ذکر ، نزولِ کتاب اور خاتم النبیین ﷺ پر کتابِ خاص کے نزول کا صفاتی واحسانی بیان۔

٩٠ تا ٩١۔ نزول کتاب خاص کے پس منظر میں جامع خدائی احکام کا تاکیدی اظہار و بیان۔

جامعیتِ قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ نحل آیت نمبر ۸۹)

یوں تو ہم سب مسلمان بحمد اللہ قرآن مقدس کی عظمت و تقدس اور احترام کے حوالے سے پُر جوش عقیدت و محبت کا نہ صرف اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ (اپنی تمام عملی کمزوریوں کے باوجود بھی) اس کے حوالہ سے کسی بھی (خدانخواستہ) ادنیٰ بے حرمتی یا تکذیب پر پورے ایمانی جذبے کے ساتھ نوٹس لیتے رہتے ہیں۔ (یہ جوشِ عقیدت و اظہارِ محبت بھی غنیمت ہے) تاہم پوری زندگی اس کتاب اللہ کی تلاوت کرنے یا ہر طرح کے ادب و احترام کے باوصف بھی ہم اسکے فکری و عملی تقاضوں کو سمجھ نہیں پاتے۔ یہ آخری کتابِ ہدایت ہے۔ جس کی جامعیت کے حوالہ سے خود کلامِ الٰہی میں اسکا شاندار (بلکہ انتہائی جاندار) طرز سے تعارف کرایا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ترجمہ: ''اور بیان ہے ہر چیز کا اور ہدایت و رحمت (ہے) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں'' (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۱۱) یعنی یہ قران تفصیل ہے ہر چیز کی مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہر اس چیز کی تفصیل ہے جس کی دین میں انسان کو ضرورت ہے۔ عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرہ، حکومت، سیاست وغیرہ انسانی زندگی کے ہر انفرادی یا اجتماعی حال سے متعلق احکام و ہدایت اس میں موجود ہے۔ دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ: ''اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے اور وہ مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت اور خوشخبری ہے'' (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹)۔ اس میں کتاب یعنی قرآن کو ہر چیز کا بیان فرمایا گیا ہے۔ مراد اس سے دین کی سب چیزیں اور باتیں ہیں۔ کیونکہ وحی و نبوت کا مقصد انہی چیزوں کے متعلق ہے۔ اس لیے معاشی فنون اور انکے مسائل کو قرآن میں ڈھونڈنا ہی غلط ہے۔ اگر کہیں کوئی ضمنی اشارہ آجائے تو وہ اسکے منافی نہیں۔ رہا یہ سوال کہ قرآن کریم میں دین کے بھی تو سب مسائل مذکور نہیں تو تبیاناً لِکُلِّ شَیْءٍ کہنا کیسے درست ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اصول تو تمام مسائل کے موجود ہیں۔ انہی کی روشنی میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مسائل کو بیان کرتی ہیں۔ اور کچھ تفصیلات کو اجماع و قیاس شرعی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع وقیاس سے جو مسائل نکلے ہیں وہ بھی ایک حیثیت سے قرآن ہی کے بیان کیے ہوئے ہیں۔ دونوں آیات میں اپنے مخصوص موضوع (جامعیتِ کتاب اللہ) کے متعلق مختصر جامع توضیح (از معارف القرآن) نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دورانِ تدریس و بیان ہم ایسے قابلِ تفسیر مقامات پر سرسری انداز سے اگلے موضوع کی طرف منتقل ہونے میں جلدی دکھاتے ہیں۔ حالانکہ یہ عنوان (جامعیتِ قرآن کریم) ہر دور میں ایک چیلنج کے درجے میں لیا گیا ہے۔ دشمنانِ دین ہماری (اُمتِ مسلمہ) کی اس حالتِ زار پر اندر سے خوشی کے شادیانے بجاتے ہونگے کہ مسلمانوں کی اکثریت کو خود سے قرآن کریم کے مفہوم اور اسکے فکری و عملی تقاضوں کا کچھ پتہ نہیں۔ جتنا وہ (مسلمان) جوشِ عقیدت سے اس کے ساتھ زبانی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر انہیں اپنی اس کتاب کی حقیقی جامعیت (وحقائق) کی خبر لگ جائے تو دنیا میں کسی بھی باطل قوت یا باطل نظام کو زیر کرنے میں ہر طرح کی اپنی توانائیاں صرف کردیں، کسی بھی باطل طاقت وحکومت کی بالادستی کبھی قبول نہ کریں۔ افسوس کہ ہماری دانستہ (یا شاید نادانستہ) فکری کوتاہی کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کا قرآن کریم سے تعلق ورشتۂ محبت نظریاتی کی بجائے جذباتی حد تک دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم مسلمانوں کو قرآن وسنت سے فقط جذباتی حد تک ہی لگاؤ نہیں رکھنا بلکہ بڑھ کر اس کے آفاقی نظامِ حیات کو خود پر بھی لاگو کرنا ہے۔ اور سارے باطل نظاموں کے بالمقابل اسکی جامعیت وحقانیت کا لوہا بھی منوانا ہے۔ غلبۂ حق کی نظریاتی و عملی جدوجہد خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور جُملہ صحابہ کرام (بالخصوص خلفائے راشدین) کی سنتِ حسنہ ہے۔ جس کی اتباع فقط اُسی دور کے مسلمانوں پر لازم نہ تھی۔ بلکہ اس کی آفاقی تعلیمات و نظام برحق تا قیامت ساری انسانیت کے لیے باعثِ رحمت و ہدایت بنائی گئی ہیں۔ (یہ الگ بات ہے کہ خدانخواستہ فجار وکفار اس کی برکاتِ صالحہ و استفادے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ) ہر دور میں اُمتِ مسلمہ کے رہبرانِ حق ومصلحین کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے حوالہ سے امت کے سامنے اُسکی آفاقی تعلیمات و دستور العمل کی صداقتِ حقانیت اور بقیہ سارے باطل نظاموں کے بالمقابل اسکی جامع حقائق پر مبنی نظریاتی برتری کی اشاعت کریں، اس حوالہ سے ہر دور کے اہلِ حق مفسرین عظام، محدثین کرام اور فقہائے امت کو دینِ برحق کی (اپنے جامع صفات سمیت)

حفاظت کے لیے ہمہ جہتی جہد و کوشش پیش نظر رکھنے اور اگلی علمی و فکری نسلوں تک اس کی (اسی جذبۂ جامعیت و صداقت کیساتھ) رسائی و اشاعت کو یقینی بنانے کی اشد ضرورت ہے(اور تاقیامت رہے گی) ہر دور کے علمی خدمات (دینیہ) سے وابستہ اکابر و اسلاف کی حفاظتِ دین کے حوالہ سے ان کی فکری و تحریکی کاوشوں کی تاریخ اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ انہوں نے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق (نظریہ ضرورت ہی سمجھ لیں) قران و سنت کے حوالے سے تمام تر اعتراضات، اشکالات اور چیلنجز کا نہ صرف نوٹس لیا بلکہ ہر طرح سے (وقت کے تقاضوں کے مطابق) انہیں لاجواب کیا۔ ہر دور کی طرح آج بھی ضروری ہے کہ اکابر و اسلاف کی تقلیدِ حسنہ کرتے ہوئے دینِ اسلام پر باطل فکر قوتوں کے نظریاتی و عملی بالادستی کے پسِ منظر میں اُٹھائے گئے چیلنجز اور فتنوں کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جامع طرز سے جواب دیا جائے۔ افسوس کیساتھ اس اعترافی حقیقت کا ادراک کرنا پڑے گا کہ ہم قرآن و سنت کی حفاظت کا فریضہ اپنے اکابر و اسلاف (مفسرین، محدثین، فقہاء اور صلحائے امت) کے جذبۂ فکر سے کیوں نہیں نبھا رہے۔ خصوصاً قرآن و سنت کے حوالہ سے اسکی جامع حیثیت کو نمایاں و اجاگر کرنے میں ہم کیوں پیچھے رہ رہے ہیں؟ اہلِ علم پر یہ امر مخفی نہ ہے کہ محدثین عظام کی جمع کردہ احادیث کے ابواب کو جمع کر لیا جائے تو (مشترکہ ابواب و احادیث کے تکرار کو حذف کر کے بھی) ان کی مجموعی تعداد ہزاروں (ابواب) میں شمار کی جاسکتی ہے اور پھر فقہائے کرام نے ان احادیث کی تشریح میں جو استنباطی نقطۂ نظر سے توضیحی عنوانات قائم کیے ہیں۔ ان کو بھی شمار کیا جائے تو تعدادِ ابواب کہاں جا کر ٹھہرے گی؟ سب تشریحات و توضیحات کا اصل ماخذ تو قرآنِ مقدس ہی ہے۔ (گویا احادیث و سنت اور فقہ کے تمام تر ابواب قرآن کریم کی توضیح و تشریح اور تفصیلی وضاحت کے آئینہ دار ہیں) اس امر کی حقیقت اور جامعیت کا علم عوام الناس کی اکثریت کو ہے ہی نہیں جبکہ خواص (نئی نسل کے علماء و طلباء) کو بھی اس کا مکمل ادراک نہیں (حالانکہ ہونا چاہیے) ضرورت ہے (اور تسلسل کے ساتھ ہمیشہ یہ ضرور رہے گی) کہ علمی درسگاہوں (دانشگاہوں) میں ہر آنے والی علمی نسل کو قران و سنت کی جامعیت اور تمام تر باطل مذاہب و نظاموں پر اس کی نظریاتی برتری کو ہر دور میں علمی استدلال اور حقائقِ واقعیہ کی روشنی میں (سنجیدہ فکری کے ساتھ) بیان کیا جاتا رہے۔ قرآن کی جامعیت کو سمجھنا ہے تو کم از کم

اسکے صفاتی ناموں کو ہی غور سے پڑھ اور سمجھ لیا جائے وہ سراسر نورِ مبین ہے ﴿وَ اَنزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُبِيْنًا﴾ وہ ہدایت و رحمت ہے۔ خود قرآنِ مقدس میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی مختلف صفاتی خاصیتوں کا تعارف کروایا ہے۔ مفسرین نے اس حوالے سے قرآن کریم کے مختلف اسماء تحریر فرمائے ہیں جو اس کی عظمت و جامعیت سے امتِ مسلمہ کو آگہی، باطل قوتوں کے پیدا کردہ نئے نئے فتنوں کا بہترین علاج وجواب کہا جاسکتا ہے۔ کم از کم ہر دور کے اہلِ علم کو اس مذکورہ حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ (تبھی وہ آگے نئی نسل کو اپنے اس حقیقت آمیز نظریاتی ورثے سے آگاہ کر سکتے ہیں) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور اگلی علمی نسلوں کو اپنے اس عظیم نظریاتی و جامع علمی میراث (قرآن وسنت اور فقہ) کو سلامتیٔ فکر کے ساتھ محفوظ رکھنے اور اسکی اشاعت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اس حوالہ سے ہمارے اکابر و اسلاف نے جتنی بھی اب تک کاوش کی۔ اللہ پاک اس کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے (اللہ کرے اس مُرتب خلاصہ ومضامین (العبد الضعیف محمد زاہد انور) کی یہ معمولی سی صدا و حقیر کاوش بھی دائمًا صدقہ جاریہ کے طور پر قبول ہو جائے (آمین یا رحمن یا رحیم)!

مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ

آپس میں فساد کا ذریعہ بنانے لگو محض اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے اللہ اس میں

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ اسے

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ضرور قیامت کے دن ظاہر کر دے گا اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

ایک ہی جماعت بنا دیتا اور لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

دیتا ہے اور البتہ تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا کرتے تھے ۔ اور تم اپنی

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کبھی قدم جمنے کے بعد پھسل نہ جائے پھر تمہیں اس سبب سے کہ تم

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

نے راہِ خدا سے روکا تکلیف اٹھانی پڑے اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو جو کچھ اللہ کے ہاں ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

وہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

کبھی ختم نہ ہو گا اور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کے اچھے کاموں کا جو کرتے تھے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ضرور بدلہ دیں گے۔ جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے اُن کے اچھے کاموں کے عوض میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۲۔ عہد شکنی سے ممانعت کا مثالیاتی طرز سے ناصحانہ و تنبیہی بیان۔

۹۳۔ انسانوں کی اجتماعی ہدایت کے حوالہ سے خواہشاتی فکر کی اصلاح اور خدائی فلسفہ ہدایت و ضلالت کا حکیمانہ اسلوب سے اظہار۔

۹۴۔ بدعہدی کی معاشرتی قباحت اور راہ حق میں رکاوٹ پر سخت عذاب کا بر ہی ذکر۔

۹۵۔ خدائی قسموں کے ذریعہ معمولی مفادات کے حصول پر سخت ناگواری اور اس کے برعکس اطاعتِ حکمِ الٰہی پر نتیجتاً انعام کا بیان۔

۹۶۔ مادی چیزوں کی فنا اور اعمال خیر کے احسن نتائج کی بقا نیز اطاعت شعار لوگوں کی مستقل مزاجی سے کیے گئے اعمال حسنہ پر عطائے جزا کے وعدہ الٰہی کا ذکر و بیان۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

جو کرتے تھے ۔ سو جب تُو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے ۔

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

اُس کا زور اُن پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ

پھر بھروسہ کرتے ہیں۔ اُس کا زور تو اُنہیں پر ہے جو اُسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے

هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ ع ۱۳/۱۹

ساتھ شریک مانتے ہیں ۔ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اُتارتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنالاتا ہے یہ بات نہیں لیکن اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

تو کہہ دے اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی کے ساتھ اُتارا ہے تا کہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

کے دل جما دے اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہمیں خوب معلوم ہے وہ کہتے

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

ہیں اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اُس کی زبان

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ کی باتوں پر یقین نہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا

اللہ بھی انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں جنہیں اللہ کی باتوں پر یقین نہیں اور وہی

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ

لوگ جھوٹے ہیں۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا مگر

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۷۔ ہر مومن صالح مرد و عورت کو عطیات خاصہ سے نوازنے کا خدائی وعدہ۔

۹۸۔ اطاعت شعار بندوں کو قرآنی تلاوت کے آداب پیش نظر رکھنے کا حکم۔

۹۹ تا ۱۰۰۔ خدا کے مقرب بندوں پر شیطانی زور کی نفی اور مشرکانہ شیطانی اعمال کو پسند کرنے والوں پر اس کے غلبہ ناحق کا حقیقت آمیز اظہار۔

۱۰۱۔ نسخ احکام کے متعلق حکمتِ خداوندی سے لاعلم لوگوں کے منفی ردعمل کا مذمتی ذکر۔

۱۰۲۔ تصدیقِ قرآن کے خصوصی حوالہ کے پس منظر میں اس کے نزولی مقصد خاص کا اظہار۔

۱۰۳۔ وحی الٰہی کے حوالہ سے مشرکین کی جاہلانہ فکرِ باطل کے اظہار کا مذمتی ذکر۔

۱۰۴۔ مسلسل انکارِ حق کے باعث خدائی تکوینی فیصلے کا غضبناک اظہار۔

۱۰۵۔ وحی الٰہی کے منکرین کو اصل مفتری (جھوٹ گھڑنے والے) قرار دینے کا اظہارِ حقیقت۔

اطمینانِ قلب اور حیاتِ طیبہ کا مفہوم

(زیر مطالعہ سورۃ النحل آیت نمبر ۹۷)

انسان کی انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، تقریبا ہر شخص مسائل اور الجھنوں کا شکار نظر آتا ہے۔ بظاہر ہونا یہ چاہیے کہ ایسا دولتمند انسان جس کے پاس ہر طرح کی راحت وسکون کے وسائل دستیاب ہوں، گھر بار، اہل وعیال تک کو کسی طرح مالی مسائل کا سامنا نہ ہو، بلکہ فراوانی اور ہر طرف ہریالی کے مناظر پیش نظر ہوں تو ایسا انسان خوشی کے شادیانے بجاتا نظر آئے اور ہر طرح سے اطمینان قلبی کے ساتھ سکھ کی نیند سوتا دکھائی دے، دوسری طرف غریب وفقیر مالی طور پر تنگدست وکمزور کوئی لمحہ پرسکون نہ گذار سکے اور کچھ بھی نہ ہو تو ایسا انسان کبھی چین کی نیند نہ سوسکے تاہم ماجرا دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عام طور پر دولت مند اور ہر طرح کے وسائل سے لیس امیر لوگ زیادہ پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ نیند آور گولیاں استعمال کر کے مشکل سے سو پاتے ہیں، بلکہ نجی زندگی میں اس حد تک دکھی ہوتے ہیں کہ یہی وسائل دولت الٹا روگِ جان بن کر انہیں موت کے منہ میں دھکیل دینے کا باعث بن جاتے ہیں۔اس کے برعکس غریب وفقیر اور مزدور لوگوں کے چہروں پر اطمینان وسکون دیکھا ہی نہیں پڑھا بھی جاسکتا ہے،(حالانکہ ایسے لوگوں کے پاس ظاہری وسائلِ اطمینان دستیاب نہیں ہوتے)اس متضاد مشاہدہ کے پس منظر کا جائزہ لینا اس واسطے بھی ضروری ہے کہ اس سے وابستہ کئی دیگر اٹھنے والے سوالات کا جواب اسی (جائزہ) میں مضمر ہے،عوام الناس میں یہ تاثر عام ہے کہ اللہ کے نیک بندوں پر دنیا کی ہر نعمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں تو جو اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ بھی اس کے ہو جاتے ہیں (اگرچہ مشہور مقولہ من کان للہ کان لہ میں اس کا ظاہری مفہوم موجود ہے) تاہم سردست ہمارے سامنے قرآن کریم کی دو آیات کا وہ مفہوم جو بظاہر عوامی تاثر کی تائید کرتا ہے۔ اس کی حقیقت کے حوالہ سے کچھ آگہی وشعور سے باخبر کرنا ہے۔پہلے اطمینان قلب اور جسمانی راحت وسکون کا فرق سمجھ لینا چاہیے، دنیوی وسائل کی فراوانی اور آسائشات (اقتدار وعزت وغیرہ) انسان کے لیے جسمانی راحت وسکون کا سبب بنتے ہیں، جبکہ اطمینان قلب کے لیے روحانی اسباب

کا حصول ضروری ہے جو ذکر اللہ کی تمام اقسام ،تلاوتِ قرآن ، عبادتِ الٰہی ،اور ہمہ قسم کی دینی خدمات میں انہماک وغیرہ پر مشتمل ہیں ،دنیوی وسائل واسباب کی کثرت سے انسان میں ہوس اور حرص بڑھتی جاتی ہے، جو قلبی اطمینان کی بجائے عموماً بے چینی اور اضطراب کا باعث بنتی رہتی ہے، اس کے برعکس اپنے دلوں کو یاد الٰہی سے منور کرنے والے لوگوں (خواہ غریب ،فقیر اور مزدور پیشہ لوگ ہی کیوں نہ ہوں) کے دلوں میں باطنی سکون حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ذکر الٰہی اور عبادت سے ظاہری اضطراب اور وحشت کو قلبی راحت وسکون میں بدلنے میں آسانی پیدا ہوتی رہتی ہے، لیکن دنیا میں نیک وصالح اور برگزیدہ بزرگوں (حق پرست اور صاحب عزیمت لوگوں) میں فقر وفاقہ، مختلف امراض ومصائب اور تکالیف کا پیش آنا کوئی معاذ اللہ خدائی نارضگی یا گرفت کے باعث نہیں ہوتا، بلکہ آخرت میں (یہ سب کچھ) ان کے بلند تر درجات کا سبب بنے گا قرآن مقدس میں اللہ کے برگزیدہ انبیاء ورسل اور صلحاء کو سخت ترین مصائب وحالات (کے مسلسل واقعات) کا ذکر موجود ہے (اس سے زیادہ صداقت کی کونسی تاریخ کہی جاسکتی ہے) وہ جسمانی طور پر زخم خوردہ، یا مختلف مصائب میں مبتلا دیکھے گئے، لیکن یہ ضمیر قلب کا سکون واطمینان تھا کہ وہ ہر مرحلہ پر پہلے سے زیادہ (نظریاتی طور پر) اولوالعزم نظر آتے تھے۔عقیدہ حق اور صالح فکر وعمل میں کسی ایک قدم پر انہوں نے شکستہ دلی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ یہ ہے ذکر الٰہی اور تعلق ومحبت الٰہی کا ثمرہ صالحہ جس کے نتائج (فکر وعمل) میں رسوخ فی العزیمت کا بلند تر مقام حاصل ہوتا ہے، جو تمام تر جسمانی مصائب، حوادثات کے باوجود بھی قلبی اطمینان وسکون میں کمی آنے کی بجائے روحانی اضافے کا باعث بنتا ہے، یہی وہ اصل نکتہ ہے جس کو عوام الناس اور دنیا دار لوگ سمجھ نہیں پاتے اور اہل حق کو پیش آنے والی تکالیف پر منفی تبصرے کرتے دکھائی دیتے ہیں۔دنیوی وسائل کی فراوانی اور آسائشات وسہولیات کو رحمت الٰہیہ وکرم خداوندی کا نتیجہ سمجھنے لگتے ہیں (جبکہ فقر وفاقہ، امراض ومصائب کو خدائی ناراضگی اور گرفت کا نتیجہ سمجھتے ہیں)۔دوسری طرف اعمال صالحہ اور اطاعتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں جس حیاتِ طیبہ کے عطا کیے جانے کا وعدہ مذکور ہے (ترجمہ جو بھی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے گا ہم اسے حیاتِ طیبہ (بہتر زندگی) دیں گے (سورۃ النحل آیت نمبر ۹۷) اس کے مفہوم میں مختلف علمی توجیہات منقول ہیں عام فہم انداز میں تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی

طرف سے قانون عطائے رحمت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ ہر مرد وعورت کو نیکی کے بدلے آخرت میں حیاتِ طیبہ اور اجر وثواب دیا جائیگا (گویا اس میں جنسی امتیازی فرق کالحاظ نہیں کیا جائیگا) تاہم حیاتِ طیبہ کے مفہوم کے حوالہ سے مختلف تشریحی اقوال مفسرین کے ہاں نقل کیے گئے ہیں۔ ایک مفہوم تو بیان ہو چکا بعض کے نزدیک طاعات (نیکیوں) کی توفیق عطا ہونا مراد ہے جو اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے جنت مراد ہے۔ صاحب معالم العرفان (صفحہ ۶۷۷) کے بقول پاکیزہ زندگی سے مراد یہ ہے کہ انسان کو رزق حلال اور قناعت نصیب ہو مسلم شریف کی رویت میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قد أفلح من أسلم و رزق كفافا و قنعه الله بما آتاه ترجمہ: تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا جس کو حقیقت اسلام حاصل ہوگئی جیسے بقدر کفاف روزی میسر آگئی اور جسے اللہ نے عطا کردہ روزی پر قناعت نصیب فرمادی یہی حیات طیبہ ہے کہ زبان پر اللہ کا ذکر ہو دل میں اللہ کی محبت اور سکون حاصل ہو فرائض کو ادا کرتا ہو اور مستقبل کے متعلق اچھا عقیدہ رکھتا ہو جب کسی شخص کو رزق حلال میسر آجائے گا تو اسے اطاعت میں حلاوت، سکون اور مزا آئے گا جو شخص قناعت کرتا ہے اور اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوتا ہے اسے نیک کام کرنے کی توفیق ملتی ہے اور صحیح معنوں میں اللہ بھی اس پر راضی ہوتا ہے، (یہی حیات طیبہ ہے) اس طرح سورۃ یونس (آیت نمبر ۶۲ ۔ ۶۳) میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی صفات حسنہ کے نتیجہ صالحہ کے حوالہ سے ارشاد فرمایا جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کیلئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اس حوالہ سے علمائے تفسیر نے وضاحت فرمائی ہے کہ دنیوی خوشخبری سے مراد یہ ہے کہ عام مسلمان بغیر کسی غرض سے ان (اولیاءاللہ) سے محبت کریں اور اچھا سمجھیں اس کے متعلق دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا، تلک عاجل بشری المؤمن (مسلم شریف) یعنی عام مسلمانوں کا (صلحاء، اولیاءاللہ اور دین کے خدمت گاروں کو) اچھا سمجھنا (محبت کرنا) مومن کے لیے نقد خوشخبری ہے نیز دنیوی زندگی میں بشارت کے حوالہ سے ایک اور روایت میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ” وہ سچے خواب ہیں جو انسان خود دیکھے یا اس کے لیے کوئی دوسرا انسان دیکھے جس میں اس کے لیے خوشخبری ہو (بخاری شریف) اس خوشخبری کی تفسیر میں دنیوی عیش وعشرت یا اسباب کی فراوانی ملنے

کا کوئی وعدہ مذکور نہیں بلکہ اس کے برعکس اہل حق کو امتحانات، فقروفاقے اور مصائب کے پیش آنے کا (مبتلا ہونے) صراحت سے ذکر کیا گیا ہے" آخرت میں بھی خوشخبری ہوگی" کے حوالے سے پہلی خوشخبری تو روح قبض ہونے کے فورا بعد جنت عطا کیے جانے کی ہے، جس کا ذکر دوسرے مقام (حم السجدہ) میں فرمایا گیا ہے۔ ﴿وَأبشروابالجنة التی کنتم توعدون﴾ (اور خوشخبری ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا) اور میدان حشر میں ان کو ان شاء اللہ قدم قدم اسی خوشخبری کے مطابق مشاہدہ سکون و راحت نصیب ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمارے ہاں حیاتِ طیبہ کا عمومی مفہوم دنیوی وسائل وسہولیات کی فراوانی اور عیش وعشرت کی زندگی مراد لی جاتی ہے۔ حالانکہ مذکورہ آیت میں اس کا کہیں بھی یہ وعدہ مذکور نہیں۔ بلکہ اس کا وہی مفہوم ہے جس کا بیان گذر چکا۔ امید ہے کہ اطمینان قلب وسکون اور حیوت طیبہ کے حوالہ سے اٹھنے والے سوالات کا کسی حد تک جواب یا عمومی غلط فہمی کا عام فہم جواب دینے میں کچھ نہ کچھ ضرور کامیابی حاصل ہو سکے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حقیقی مفہوم کے مطابق عطائے رحمت الٰہی کا وافر حصہ نصیب فرما کر دنیوی واخروی زندگی بہتر سے بہتر بنادے (آمین)!

أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ

وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن وہ جو دل کھول کر منکر ہوا تو ان پر اللہ کا

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾

غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ

یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر محبوب بنایا اور نیز اس لیے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ

کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی ہیں کہ اللہ نے ان کے

قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾

دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مُہر کر دی اور وہی غافل بھی ہیں۔

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ

ضرور وہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ پھر بے شک تیرا رب ان کے لیے جنہوں نے

هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

مصیبت میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا بے شک تیرا رب

مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ ع ۲۰

ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ جس دن ہر شخص اپنے ہی لیے جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو

عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾

اُس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جہاں ہر طرح کا امن چین تھا اس کی روزی بافراغت ہر

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا

جگہ سے چلی آتی تھی پھر اللہ کے احسانوں کی ناشکری کی پھر اللہ نے ان کے ان بُرے کاموں کے سبب

اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ

سے جو وہ کیا کرتے تھے یہ مزہ چکھایا کہ ان پر فاقہ اور خوف چھا گیا۔ اور البتہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۶۔ حالتِ اکراہ و جبر کے مشروط استثناء کے بغیر کفریہ کلمات کے اظہار کا سخت خدائی نوٹس اور گرفت و عذاب کا غضبیہ اظہار و بیان۔

۱۰۷تا۱۰۹۔ اختیاری طور پر کلمۂ کفر کے مرتکب مجرمین کی ذہنی و عملی ترجیح (دنیا کو آخرت پر ترجیح) کا مذمتی ذکر اور اس پر سخت خدائی ردعمل کا برہمی اظہار۔

۱۱۰۔ راہ حق کے پیکرانِ صبر و عزیمت کو خدائی دادِ تحسین اور ان کے لیے عطائے مغفرت و رحمت کا اعلان۔

۱۱۱۔ روز محشر ہر انسان سے بلاواسطہ محاسبہ اور جزائے اعمال کی تنبیہی یاد دہانی کا بیان۔

۱۱۲۔ کفران نعمت کے مجرمین کو (ایک خاص بستی کے لوگوں کے کفران نعمت کے ناروا اظہار پر خدائی گرفت) مثالیاتی طرز خاص سے تنبیہ کا ذکر۔

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ان کے پاس انہیں میں سے رسول بھی آیا مگر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا ایسے
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ
حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ حلال طیب روزی دی ہے کھاؤ اور اللہ کے احسان
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
کا شکر کرو اگر تم صرف اسی کو پوجتے ہو۔ تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ چیز
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو پھر جو بھوک کے مارے بیتاب ہو جائے نہ وہ باغی ہو اور نہ
بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
حد سے گزرنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنی زبانوں سے
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر بہتان باندھو
الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ ؕ
بے شک جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہو گا۔
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا
تھوڑا سا فائدہ اٹھالیں اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔ اور جو لوگ یہودی ہیں
حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ
ہم نے ان پر حرام کی جو تجھے پہلے سنا چکے ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے۔ پھر تیرا رب اُن کے لیے جو جہالت سے بُرے کام کرتے رہے
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
پھر اُس کے بعد انھوں نے توبہ کر لی اور سدھر گئے بے شک تیرا رب اس کے بعد
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ ع ۱۵/۲۱
البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک ابراہیم ایک پوری امت تھا اللہ کا فرمانبردار

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۱۳۔ اپنی قوم میں سے ہی منتخب نبیِ برحق (خاتم الانبیاء ﷺ) کی تکذیب ناحق پر خدائی گرفت کا برہمی ذکر۔

۱۱۴۔ کفرانِ نعمت کی بجائے خدائی انعام (رزق کو) حلال وطیب طریقوں سے استعمال اور شکرِ الٰہی کو بجالانے کا ترغیبی اظہار و بیان۔

۱۱۵۔ حلال نعمتوں کے ترغیبی اظہار کے بعد حرام کردہ اشیاء و اعمال کا حکمی بیان (درمیان میں استثنائی صورت کا حکمی اظہار)۔

۱۱۶۔ خدائی حکمِ حُرمت کی بجائے خود ساختہ حرمت کے اظہار و بیان سے سخت ممانعت اور نتیجتاً نقصان کا ذکر۔

۱۱۷۔ چند روزہ دُنیوی آسائش کے بدلے عذابِ الٰہی مول لینے کی روش کا مذمتی اظہار۔

۱۱۸۔ دورِ سابق میں یہود کی بے جا تحقیقی سوالات کے نتیجہ میں بعض وقتی حرام اشیاء کی حرمت کا اظہار اور ان کے اپنے آپ پر ظلم کا مذمتی ذکر و بیان۔

۱۱۹۔ کافرانہ اعتقاد و اعمال سے توبہ اور اصلاح کا راستہ اپنانے والوں کے لیے خدائی رحمت کا ذکرِ خاص۔

حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۰ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَ
تمام راہوں سے ہٹا ہوا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا اسے اللہ نے چن لیا
هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۲۱ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ
اور اسے سیدھی راہ پر چلایا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۲۲ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں ہوگا۔ پھر ہم نے تیرے پاس وحی بھیجی کہ تمام راہوں سے ہٹنے والے
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۳ اِنَّمَا جُعِلَ
ابراہیم کے دین پر چل اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ہفتہ کا دن انہیں پر مقرر کیا گیا تھا
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
جو اس میں اختلاف کرتے تھے اور تیرا رب ان میں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۲۴ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ
دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے پسندیدہ طریقہ سے بحث کر
اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ہدایت یافتہ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ
کو بھی خوب جانتا ہے۔ اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے
وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝۱۲۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا
اور اگر صبر کرو تو یہ صبر والوں کے لیے بہتر ہے۔ اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا
بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۷
اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کھا اور ان کے مکروں سے تنگ دل نہ ہو۔
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸ ع ۱۶ ۲۲
بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔

خلاصۂ مفہوم آیات برطابق آیت نمبر

۱۲۰ تا ۱۲۲۔ کفر و شرک کے خلاف حضرت ابراہیمؑ کی مساعی جمیلہ اور اصلاح عقیدہ کے متعلق ان کے برملا اعتقادی اظہار کا تحسینی طرز سے ذکرِ خاص اور ان کی صفات حسنہ و عطائے ربانی کا احسانی بیان۔

۱۲۳۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو ملت ابراہیمی کے اصول مشترکہ کی اتباع کا حکم۔

۱۲۴۔ ہفتہ کے حوالہ سے یہود کی بحث و تکرار کے حقیقت آمیز جواب کا ذکر۔

۱۲۵۔ اہل باطل کو دعوتِ حق کے سلسلہ میں سنہری رہنما اصول کا واعظانہ ذکر و بیان نیز ضروری اور ناگزیر امور بحث کے وقت بھی ہدایتِ خاص کو پیش نظر رکھنے کا تاکیدی اظہار۔

۱۲۶۔ رزم حق و باطل کے دوران انتقام حق کے جزائی قانون کا ذکر کرتے ہوئے صبر و حوصلے کی پالیسی اختیار کرنے کا ترغیبی اظہار۔

۱۲۷۔ راہ حق میں اہل کفر کی ایذا رسانی پر آپ ﷺ کو عمومی صبر و حوصلے کی (بتوفیق اللہ) راہ اپنانے کی ترغیبی نصیحت کا بیان۔

۱۲۸۔ اہل تقویٰ اور محسنین (نیکوکار لوگ) کے ساتھ خصوصی خدائی معیت و نصرت کا احسانی اظہار۔

نسخِ احکام کی حکمت و حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۱)

قرآنِ مقدس خدائے لم یزل کی آخری اور حتمی کتاب ہے اور امام الانبیاء کو خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے آخری پیغمبر بنا کو مبعوث فرمایا گیا۔ ایک انتہائی اہم قابلِ غور سوال جس کو ہر دور کے شکی مزاج اعتراض پسند لوگوں نے اٹھایا کہ قرآن کریم کے احکام میں تبدیلی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اگر ان کے بقول یہ واقعی کتاب اللہ ہے۔ تو اس میں احکام کی تبدیلی کا کیا مطلب و مفہوم؟ عام فہم سوال کا جواب بھی عام فہم اور سادہ ہے کہ جب کوئی نیا نظامِ تشکیل دیا جارہا ہو اور قانون سازی کی جارہی ہو تو احکام کے نفاذ میں بتدریج تبدیلی لائی جاتی ہے، ذہن سازی، تربیت اور آگہی و شعور کے بغیر کسی قانون کا یکدم نفاذ حکمت کے خلاف تصور ہوتا ہے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر پہلے قوانین سماوی (ادیان سابقہ کے قوانین) کی جگہ آخری اور حتمی قانون سازی جاری تھی دوسری طرف جس قوم نے اگلی آنے والی نسلوں تک دین کی فکری و عملی ترجمانی کرنی تھی اور ہدایت کا ذریعہ (نجوم ہدایت) بننا تھا وہ ابھی زیرِ تربیت تھے، ظاہر ہے دورانِ تربیت تدریجی امور اختیار کرنا عین حکمت ہوتی ہے اس لیے احکام میں وقتی تبدیلی انسانوں کی فطرت کے مطابق لائی گئی تھی۔ دورانِ تربیت و آگہی کچھ وقتی سہولیات دی جاتی تھیں۔ مگر بعد از تکمیل کسی طرح کی قانونی ڈھیل نہیں دی گئی۔ اللہ پاک نے بھی قرآنی قوانین انسانوں کے لیے نافذ فرمائے اور انسانی فطرتی تقاضوں کے عین مطابق پہلے کچھ نرم اور حکمتی سہولیات فراہم کرنے کے بعد آخر میں تکمیلِ دین ﴿اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا﴾ پر حتمی قوانین کا نفاذ رہتی دنیا کے لیے کر دیا تھا۔ اب اس میں کسی طرح کی تبدیلی کی اتھارٹی (بذریعہ ختم نبوت) ختم فرما دی۔ (البتہ آئندہ نئے اجتہادی مسائل میں وقت کے فقہا و مجتہدین کو مرتب شدہ اصولی پالیسی کی روشنی میں فتاویٰ کے ذریعے قوم کی راہنمائی کا راستہ کھلا رکھا ہے)۔ یہاں ہمارا موضوع علمی تحقیق نہیں کہ کتنے احکامات میں نسخ ہوا؟ اس کی تعداد کیا ہے؟ یا اس میں اختلاف

رائے کیا ہے؟ فقط اس امر سے آگہی مقصود ہے کہ کچھ لوگوں کا ہر دور میں یہ اعتراضی فاسد پروپیگنڈا رہا ہے (اور شاید ہوتا بھی رہے کہ شیطان ابھی مرا نہیں ہے) کہ خدائی کلام میں نسخ قابلِ اعتراض ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹرز اور حکیم کے دوران علاج نسخہ جات میں حکمتی تبدیلی (حکمت عملی کے تبدیل ہونے) کی مثال بھی دی جا سکتی ہے۔ جو عام فہم طریقہ استدلال ہے (اور اثر پذیر دلیل بھی ہے)۔ مگر اس پر کہیں سے یہ اشکال نہ اُٹھایا جائے کہ وقتی تقاضوں اور انسانی فطرت کی خواہشات پر آج بھی تبدیلی یا نرمی لائے جانے کی پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ ہماری توجہ اس حقیقت پر مرکوز ہے کہ عالم الغیب نے دورانِ تشکیل آئین نو (New Law) تدریجی قوانین کے بعد اب جامع و اکمل آفاقی نظامِ حیات و دستورِ العمل نافذ فرما دیا جو اصولی قوانین پر مشتمل ہے، اب اس کے اصول، اعتقادات، فرائض و واجبات طے شدہ اور حتمی و قطعی ہیں۔ ہاں کچھ اجتہادی امور پر جزوی قوانین کے اعتبار سے رہنمائی کے لیے وقت کے اجتہادی اصحابِ علم کو (تحقیق کے ذریعے) اپنا فرضِ آگاہی ادا کرنے کو کہا ہے کہ ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾۔

حکمت اور موعظۂ حسنہ

(زیرِ مطالعہ سورۃ النحل آیت ۱۲۵)

شیطانیت کسی فکری دعوت کا عنوان نہیں بلکہ فطری خواہشات کے بے لگام و بے قابو حیوانیت کے غلبے کا دوسرا نام ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں ایسی بے جا خواہشات کے پیچھے لگانے کے لئے شیطان کو کسی دعوت و تبلیغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا یہ کام ہوتا ہے کہ خواہشات کو اس قدر پر کشش بنا دو کہ انسانی نفس خود بخود اس کی طرف میلان کرنے لگے اور بے لگام گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑنے لگے۔ البتہ اس بے لگامی کو قابو کرنے کیلئے حکمت و دانائی ہی کارآمد ذریعہ بنتی ہے۔ خواہشات کا تعلق فقط انسان کے جسمانی ذوق کی تسکین یا ہوس سے ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک ایسی چیز کی طرف اُس کا فکری و قلبی رجحان ہونے لگتا ہے جو اس کے اپنے ذوقِ طبعی یا نظریاتی کشش کا باعث ہو۔ اعتقادی گمراہی اور عملی بے راہ روی کے پسِ منظر میں اس شیطانی فارمولے کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ اِس شیطانی جال سے نکالنے کیلئے (جو انتہائی خطرناک اور باطنی طور پر سخت ترین زہر آلودہ ہتھیار کی مانند ہے) اللہ پاک نے پہلے انبیاء و رسلؑ کو انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا تھا اور اب ختم نبوت کے صدقے میں علماءِ اُمت و صالحین کو اس فرضِ منصبی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا کہ ہر دور کی (اعتقادی و عملی بے راہ روی کی شکار) انسانیت کو راہِ راست پر لانے کیلئے حکمت اور موعظہ حسنہ کے بہترین خدائی نسخہ برحق کو کارآمد بناتے رہیں۔ لوگوں کو سمجھانے کے لحاظ سے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اب یہ سوال سمجھنا ضروری ہے کہ حکمت و موعظہ حسنہ کیا ہے؟ جس کی نشاندہی خود رب ذوالجلال نے فرمائی ہے، اس کے حوالے سے ماہرین تفسیر، اصحابِ علم و فہم کی آراء میں قدرے اختلاف ہونے کے باوجود اس امر پر قطعی اتفاق ہے کہ ہر طریقہ دعوت و تبلیغ میں حکمت و دانش اور بصیرتِ خاص کا تقاضا رہا ہے۔ دعوتِ کے اُصولِ آداب سے آگاہی ضروری ہے۔ اس فرضِ منصبی کو ادا کرنے کے لئے علم و دانش لازمی حقیقت ہے۔ بالواسطہ کسی کو نقل کرنا دوسروں کی طرف من و عن پہنچانا اور شے ہے (اس کے لئے بھی امانت و دیانت کا ہونا ضروری ہوتا ہے) مگر جب آپ از خود سے دین کے داعی بن کر لوگوں کو واعظ فرما رہے ہوں تو اس کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ یہاں طوالت سے بچتے ہوئے بعض ناگزیر اُصول و تقاضوں سے آگاہی ہم سب کی ضرورت ہے۔ حکمت و موعظۂ حسنہ کے حوالے سے کس مفسر کی رائے زیادہ صائب ہے اُس کو فی الحال

مؤخر رکھتے ہوئے یہ نکتۂ خاص پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ حکمت متعین الفاظ کے ذریعے اظہارِ نصیحت کا نام نہیں بلکہ بتقاضائے افراد، ماحول اور وقت (کے تقاضوں کے مطابق) حکمت و دانش کے اظہارِ خاص کا استعمال ہے۔ ظاہر ہے ہر دور کے تقاضے، ماحول و حالات مختلف ہوتے ہیں۔ افراد اور قوموں کی نفسیات جدا جدا ہوتی ہیں۔ اب یہ واعظ و مبلغ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حکمتِ موعظہ حسنہ کے نسخۂ خاص کا استعمال کس فہم و بصیرت سے کرتا ہے جیسے کسی ظاہری نسخے کا استعمال ایک حکیم ہی بہتر جانتا ہے یا کسی ہتھیار کے استعمال کے لئے اُس فن کا جاننا ضروری امر ہے تو حکمت اور موعظہ حسنہ بھی انسانیت کی طرح قدیمی نسخۂ برحق ہے جس کا استعمال ہر نبی و رسولؑ نے کیا۔ ہر مصلح (اور حقیقی) واعظ نے کیا۔ اسی حقیقت کے آئندہ بھی دوام و بقاء کے لئے قرآن میں یہ حکم نازل فرمایا گیا ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ حکمت اور موعظۂ حسنہ ہر کس و ناکس (عوام) کا کام نہیں۔ چھوٹی سی گاڑی بگڑ جائے تو کوئی عام شخص (غیر ہنر مند) اس کو درست نہیں کر سکتا تو بگڑی ہوئی انسانیت اور معاشرے کی اصلاح عام افراد کیسے کر سکتے ہیں۔ حکمت اور موعظہ حسنہ سیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، یہ علم و فہم و بصیرت سے وابستہ حقیقت ہے اس کے لئے مہارت و تجربہ کے ساتھ قوموں، افراد اور ماحول و حالات سے باخبر ہونا لازمی تقاضا ہے جیسے پیغامِ حق پہنچانے سنانے کیلئے اُس قوم کی زبان سے آگاہ ہونا ضرورت ہے ایسے اُن کی نفسیات کا شعور و ادراک بھی وقت کا تقاضا ہوا کرتا ہے۔ آپ اپنے خاندان یا گھر کے مختلف المزاج افراد کے طبائع کا لحاظ کئے بغیر اپنی بات یا مؤقف نہیں سمجھا سکتے (منوا نہیں سکتے) تو دعوتِ حق میں اُصولِ حکمت و دانش کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اِس حقیقت کی وضاحت کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ عوام تک عوام کے ذریعے دینی فکر کا سنانا، پہنچانا غلط طریقہ کار ہے یا ایسا نہیں ہونا چاہیے، ہر گز نہیں۔ اعتقادی اور عملی بگاڑ کی لگی اس آگ کے بجھانے میں ہر ایک کو اپنا حصہ (درجہ بدرجہ) ڈالنا چاہیے۔ یہ بھی وقت ہی کا تقاضا ہے مگر کسی امر کی اصل صورتحال سے آگاہی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اصل حقائق کو نظر انداز نہ کیا جائے (نفی نہ کی جائے)۔ ہم سب اپنی اوقات میں رہ کر اپنا اپنا کام بجا لائیں جیسے سیکھتا ہوا شاگرد قدم قدم پر استاد کی ہدایات کا محتاج ہوتا ہے ایسے ہی ہم سب سیکھنے والے ہیں، ہم بھی قدم قدم حکمت اور موعظۂ حسنہ کے حوالے سے باخبر لوگوں کی راہنمائی کے محتاج ہیں۔ کسی کا کام اپنے ہاتھ میں نہ لیا جائے اور نہ ہی اُن کو کسی طرح جاہلانہ فکر و عمل کا نشانہ بنایا جائے۔

اٰيَاتُهَا ۱۱۱ (۱۷) سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ

مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲ۭ ذُرِّيَّةَ مَنْ

بنایا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ۔ اے ان کی نسل جنہیں

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ

ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بیشک وہ شکر گزار بندہ تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب میں یہ بات بتلا دی تھی کہ تم ضرور ملک میں دو مرتبہ خرابی کرو گے اور

عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

بڑی سرکشی کرو گے۔ پھر جب پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے بندے سخت لڑائی والے بھیجے پھر وہ

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵

تمہارے گھروں میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَ

پھر ہم نے تمہیں دشمنوں پر غلبہ دیا اور تمہیں مال اور اولاد میں ترقی دی اور

جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ

تمہیں بڑی جماعت والا بنا دیا۔ اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لیے کی اور اگر برائی کی تو بھی اپنے ہی

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ

لیے کی پھر جب دوسرا وعدہ آیا تاکہ تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دیں اور مسجد میں گھس جائیں جس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۔ تاریخ انسانیت کا منفرد اور عظیم واقعہ معراج کا غیر معمولی طرز سے ذکر وبیان۔

۲۔ (اس سے قبل کوہ طور پر زمینی معراج کا اعزاز حاصل کرنے والے) عظیم نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطائے کتاب (تورات) اور اُن کو بنی اسرائیل کے لیے (ہدایت کا ذریعہ بناتے ہوئے بطور خاص پیغام توحید پہنچانے کا حکم دے کر بھیجنے کا ذکر)۔

۳۔ طوفانِ نوحؑ میں سے نجات پانے والوں کی اولاد بطور خاص بنی اسرائیل سمیت سب کو) احسانی یاد دہانی اور حضرت نوحؑ کا تعریفی ذکر۔

۴ تا ۸۔ دور سابق میں بنی اسرائیل کی فسادی وتخریبی سرکشی کے حوالہ سے متعدد تاریخی واقعات کی تنبیہی یاد دہانی اوران واقعات کے پس منظر اور نتائج ونقصان کا عبرتی ذکر۔

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا
طرح پہلی بار گھس گئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں اس کا
تَتْبِيرًا ۝٧ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا نصف
ستیاناس کر دیں۔ تمہارا رب قریب ہے کہ تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی
جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝٨ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي
کرینگے اور ہم نے دوزخ کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔ بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو
هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ
سب سے سیدھی ہے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اور اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے
لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝٩ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا
لیے بڑا ثواب ہے۔ اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے
لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝١٠ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ ع
درد ناک عذاب تیار کیا ہے۔ اور انسان بُرائی مانگتا ہے جس طرح وہ بھلائی مانگتا ہے
وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝١١ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ
اور انسان جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنا دیے پھر رات کے نمونے کو دھندلا کر
فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا
دیا اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لیے روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل
مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ
تلاش کرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو اور ہم نے
فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝١٢ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ
ہر چیز کی تفصیل کر دی۔ اور ہم نے ہر آدمی کا نامہ اعمال اس کی گردن کے ساتھ لگا دیا ہے
وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝١٣ اقْرَأْ كِتَابَكَ
اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے۔ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے
كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝١٤ مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا
آج اپنا حساب لینے کے لیے تو ہی کافی ہے۔ جو سیدھے رستہ پر چلا تو اپنے ہی لیے چلا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۔ اپنے وقت میں تورات کے باعثِ ہدایت ہونے کے پس منظر میں اب قرآن مقدس کا (تا قیامت) ہدایت انسانی کے لیے رہنمائی کا باعث بننے کا زور دار بیان اور اطاعت شعار لوگوں کے لیے اجرِ عظیم کی خوشخبری کا ذکر۔

۱۰۔ مومنین کے برعکس منکرینِ آخرت کے لیے سخت عذاب کا تنبیہی اظہار۔

۱۱۔ جلد باز انسانوں (بطور خاص سرکش کفار) کی فطری حماقت اور منفی فکر کا مذمتی ذکر۔

۱۲۔ (انسانوں کو منفی سوچ کی بجائے) خدائی آفاقی انعامات و احسانات پر غوروفکر کی مشفقانہ دعوت الٰہیہ کا احسانی اظہار و بیان۔

۱۳ تا ۱۴۔ اطاعت یا نافرمانی کے اُخروی نتائج کے حوالہ سے خدائی فیصلۂ خاص کا تنبیہی بیان (کہ ہر انسان آخرت میں اپنے کیے کا تفصیلی اعمالنامہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا)۔

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۗ وَلَا تَزِرُ

اور جو بھٹک گیا تو بھٹکنے کا نقصان بھی وہی اٹھائے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵

دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولت مندوں کو کوئی حکم دیتے ہیں پھر وہ وہاں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے اور ہم اسے برباد کر دیتے ہیں۔ اور نوح کے بعد ہم

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

نے قوموں کے کئی دور ہلاک کر دیے ہیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا دیکھنے والا

بَصِيْرًا ۝۱۷ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ

کافی ہے۔ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو ہم اسے سردست دنیا میں سے جس قدر چاہتے ہیں دیتے ہیں پھر ہم

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

نے اس کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و

مَّدْحُوْرًا ۝۱۸ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

خوار ہو کر گرے گا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے مناسب کوشش بھی کرتا ہے

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ

اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی۔ ہم ہر فریق کو اپنی پروردگاری

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰

بخششوں سے مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور اُن کو بھی اور تیرے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

دیکھو ہم نے ایک کو دوسرے پر کیسی فضیلت دی ہے اور آخرت کے تو

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

بڑے درجے اور بڑی فضیلت ہے۔ اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا ورنہ تو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۔ ہدایت و گمراہی کے نتائج کے حوالے سے ازلی اصول و قانونِ خداوندی کا سبق آموز اظہار و بیان۔

۱۴۔ نافرمان قوموں کی ہلاکتی ذرائع و اسباب کے چشم کشا حقائق کا ذکر اور ان کے نتائج کے متعلق سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا زوردار تنبیہی ذکر۔

۱۷۔ حضرت نوحؑ کے بعد بھی کئی نافرمان قوموں کی ہلاکت و گرفت کا عبرت آمیز اظہار۔

۱۸ تا ۲۰۔ فساد یا اصلاح کے لیے کوشاں دو متضاد گروہوں کے دنیوی و اخروی نتائج کا اظہار اور دونوں طرح کے لوگوں کے لیے (حکمتی اصول کے مطابق) عطیۂ خداوندی کا تنبیہی ذکر و بیان۔

۲۱۔ دنیوی مشاہداتی فرقِ مراتب (درجات) اور اخروی فیصلہ کن درجات عظیم کا امتیازی اظہار و بیان۔

مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿٢٢﴾ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ ع ۳
ذلیل بے کس ہو کر بیٹھے گا۔ اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ
اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو
كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا
پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے
كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل
بات کرو۔ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ
انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ جو تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب
إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ
خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار
ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾
اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو۔
إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ
بے شک بے جا خرچ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا
لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ
ناشکر گزار ہے۔ اور اگر تجھے اپنے رب کے فضل کے انتظار میں کہ جس کی تجھے امید ہے
تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً
منہ پھیرنا پڑے تو ان سے نرم بات کہہ دے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ
إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾
اسے کھول دے بالکل ہی نہ کھول دینا پھر تو پشیمان تہی دست ہو کر بیٹھ رہے گا۔
إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ
بے شک تیرا رب جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے بے شک وہ اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۔ (اخروی درجات عظیمہ کے حصول کے لیے) عقیدۂ توحید پر کاربند رہنے اور شرک سے ہر طرح کی دوری کا زوردار اعتقادی نصیحت نامہ۔

۲۳ تا ۳۹۔ عقیدہ کی اصلاح کے ساتھ معاشرتی اصلاحی اقدامات کے حوالہ سے زوردار خصوصی (بطور خاص حقوق و عظمتِ والدین کے حوالہ سے) شاندار و بقیہ عمومی نصائح کا سلسلہ وار تفصیلی و تاکیدی ذکر و بیان نیز (انسانیت کے لیے اسلام کے نظامِ اخلاق کا شاہکار جامع ہدایت نامہ)

ع خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝۳۰ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ

بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق

نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝۳۱ وَلَا تَقْرَبُوا

دیتے ہیں اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب نہ

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۳۲ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔ اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے

الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا

ناحق قتل نہ کرنا اور جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کے واسطے اختیار دے دیا ہے لہٰذا

لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝۳۳

قصاص میں زیادتی نہ کرے بے شک اس کی مدد کی گئی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جس طریقہ سے کہ بہتر ہو جب تک وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔوْلًا ۝۳۴ وَاَوْفُوا

جوانی کو پہنچے اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہو گی۔

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ

اور ناپ تول کر دو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دو یہ بہتر ہے

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۳۵ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ

اور انجام بھی اسکا اچھا ہے۔ اور جس بات کی تجھے سمجھ نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ بیشک کان

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔـوْلًا ۝۳۶ وَلَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہو گی۔ اور زمین پر

فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اتراتا ہوا نہ چل بے شک تو نہ زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک

طُوْلًا ۝۳۷ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝۳۸ ذٰلِكَ مِمَّآ

پہنچے گا۔ ان میں سے ہر ایک بات تیرے رب کے ہاں ناپسند ہے۔ یہ اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

نوٹ: اسلام کے اخلاقی نظام کی کچھ جھلک اس سے متعلقہ مختصر مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام کا اخلاقی نظام

(زیر مطالعہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

دنیا میں جتنے مذاہب باطلہ وجود میں آئے ہیں ان میں اکثر بگاڑ اعتقادی لحاظ سے ظاہر ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اخلاقی بگاڑ بھی پیدا ہوتا رہا۔البتہ دو قومیں اعتقادی گمراہی کے ساتھ اخلاقی بے راہ روی کی وجہ سے (ضد پر قائم رہنے کے باعث) خدائی عبرتناک عذاب کا ہدف بنیں۔ ایک قوم لوطؑ (عمل لواطت کے سبب سے) اور دوسری قوم شعیبؑ (ناپ تول میں کمی بیشی کی وجہ سے) یہ وجہ گرفت پیغام تھا کہ اعتقادی فساد اخروی ہلاکت کا باعث ہے۔تو اخلاقی بگاڑ اجتماعی معاشرے کی تباہی وبربادی کا سبب ٹھہرتے ہیں۔ ہر دور کے ہر نبی کے اعتقادی بنیادی واصول یکساں تھے۔طریقہ عبادت اوراحکام میں معمولی سا تفاوت ہوتا رہا۔البتہ اخلاقی اصولوں میں بھی تفاوت (فرق) کبھی نہیں۔ ہردور میں جھوٹ، دجل وفریب زنا،ظلم وسرکشی ،خیانت وملاوٹ ،دوسروں کا حق مارنا وغیرہ حرام رہا۔ سچ اور اخلاق حسنہ کی تمام صورتیں نیکی ہی رہیں کسی دور میں ان اخلاقی احکام میں تبدیلی نہیں لائی گئی۔ اسلام کا طلوع سحر ہوا تو تمام مذاہب سابقہ کی مثبت اخلاقی اقدار کی نہ صرف تائید کی گئی بلکہ بعداز توثیق ان کو آخری شریعت کا لازمی حصہ ٹھہرایا گیا۔جبکہ منفی اقدار(اخلاقی بگاڑ کی جملہ منفی سرگرمیوں) پر ہمیشہ کیلئے (حرام قرار دیتے ہوئے) پابندی عائد کی گئی۔یہی وجہ کہ آج تک انسانی شعور وادراک رکھنے والی اقوام میں جھوٹ دجل فریب وغیرہ اخلاقی جرائم کو اپنے ہاں ممنوع ہی قرار دیا ہے۔کبھی جائز نہیں کہا(انفرادی سطح کی منفی سرگرمیاں تو ہرقوم میں پائی جاتی رہی ہیں اور آج اس کی شرح زیادہ بگڑ گئی ہے مگر اقوام متحدہ کی سطح پر اخلاقی بگاڑ کو جرم ہی سمجھا اور قرار دیا گیا ہے) بہرحال اسلام کا اخلاقیاتی نظام بھی اتنا اجلا اور نکھرا ہوا ہے کہ(اگر عقل ودماغ بالکل جواب نہ دے چکا ہوتو) کم عقل انسان بھی اس کی تعلیمات پر داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔قرآن کریم میں عقائد، احکام،قصص اور واقعات کی طرح اخلاقیات (خواہ وہ اوامر ہوں یا نواہی) کا بھی بہت تاکید سے تذکرہ فرمایا گیا اس حوالہ سے سورۃ بنی اسرائیل میں دو مستقل رکوع نمبر 3اور4اور سورۃ الفرقان کا آخری رکوع اجتماعی اخلاقیاتی صفات/تاکیدات اور نصائح کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے سورۃ المؤمنون کا پہلا رکوع بھی اس حوالہ سے انتہائی اہم ہے۔ ہندوستان پر برطانوی راج (دورحکومت) کے دوران ایک انگریز پادری نے اپنی

عیسائی تعلیمات کا خلاصہ مرتب کرتے ہوئے علمائے حق کو چیلنج کیا تھا کہ اس سے بہتر تعلیمات دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں اور بڑے بڑے اداروں کے سربراہان اور مشائخ کو چیلنج پر مبنی خطوط بھی ارسال کیے تھے۔ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ نے اس کے جواب میں اُس کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جوابی خط بھیجا جو اپنی طوالت کے باعث ایک مستقل کتابی شکل اختیار کر گیا تھا۔ وہ جوابی خط اب ''اسلام کا اخلاقی نظام'' سے معروف کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت حکیم الاسلام قدس سرہٗ نے پوری عیسائیت کے خلاصہ کو سورت بنی اسرائیل کے رکوع نمبر 3 میں منحصر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ تمہارے بقول اگر انہیں تعلیمات کا نام ہے تو آپ کی جملہ اخلاقیات کا نچوڑ قرآن کے فقط ایک رکوع میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس پادری کو حضرت قاری محمد طیب نوراللہ مرقدہٗ کے خط کا جواب دینے کی ہمت نہ ہو سکی اور دیگر باطل لوگوں کی طرح اس نے بھی راہ فرار میں عافیت سمجھی۔ افسوس کہ آج ہم مسلمان خود اسلام کے محاسن اخلاق سے پوری طرح باخبر اور آگاہ نہیں ہیں۔ علم سے تعلق رکھنے والے حضرات کیلئے ان جیسی کتابوں کا مطالعہ از حد ضروری ہے تاکہ خودشناسی سمیت بوقت ضرورت دشمنان اسلام کو خاموش کرانے کیلئے ایسے خاص طرز استدال سے جواب دینا وقت کا اہم تقاضا سمجھا جائے۔ اسلام کے نظام اخلاق کا مرکزی نقطہ حسن اعتقاد (عقیدہ کا کفر و شرک سے مکمل پاک ہونا) ہے۔ اس کے بعد اخلاقیاتی لحاظ سے فکر وعمل کی پاکیزگی کا اہتمام ہے جس کا نقطہ آغاز اپنے گھر کے اکابر (والدین) سے حسن سلوک کرنے سے ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے اعتقادی حقائق میں سب سے اہم ترین ضرورت عقیدہ توحید کو بیان کرنے کے متصل والدین کے احترام خاص کو تاکیدی طرز خاص سے ذکر فرما کر ان کی عظمت واحسانی خدمات کو بطور اہتمام عظیم کے اجاگر کیا ہے تاکہ والدین سے لاپرواہی اور بے رخی نیز بدسلوکی و بے احترامی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا جائے۔ اسلام نے بڑی عمر کے بزرگوں سے (خواہ وہ کسی بھی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) احترام سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے (معاشرے) کے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی)۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ خاندانی افراد صلہ رحمی باہمی قرابت داری اور پڑوسیوں سے غیر معمولی حسن سلوک کا تاکیدی اظہار کیا گیا ہے۔ اسلام اخلاقی تعلیمات اور خیر وبھلائی کی تمام اچھی روایات کا امین ہے۔ صداقت، امانت، دیانت اور شرافت کو زندگی کا لازمی حصہ قرار دیتا ہے جھوٹ، دجل وفریب، خیانت، بدعہدی اور منافقت کو صرف نفرت کی

نظر سے ہی نہیں دیکھتا بلکہ ان کے ارتکاب پر دنیا میں تعزیر اور آخرت میں سخت سزا کی وعید سناتا ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کے ہر طرح سے اہتمام کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ اسلام کے پاکیزہ نظام اخلاق کی تعلیمات میں انفرادی یا اجتماعی اسراف (ضروریات میں فضول خرچی کرنا) اور تبذیر (بے محل حرام خرچ کرنا) کی سخت ممانعت ہے۔ اس کی تاکیدی ممانعت کا مقصد افراد یا قوموں کو مستقبل کی معاشی بدحالی سے محفوظ رکھنا (بچانا) ہے۔ اسلام کے اخلاقی نظام کے بعض پہلوؤں کا اوامر (احکامات) سے تعلق ہے اور بعض کا نواہی (ممنوعات) سے ہے۔ اسلام کسی اچھے کام کے بجالانے کا حکم دیتا ہے تو برے کام سے روکتا بھی ہے۔ مثلاً اخلاق اور حسن سلوک کا حکم دیتا ہے تو بد اخلاقی و بدسلوکی کی ممانعت بھی کرتا ہے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے قریبی رشتے داروں پر خصوصی توجہ دینے کا حکم دیتا ہے تو اپنے ذاتی اخراجات میں اسراف اور تبذیر سے ممانعت کرتا ہے۔ نکاح کی ترغیب دیتا ہے (بلکہ حکم دیتا ہے) تو زنا کے قریب جانے سے روکتا ہے۔ مخصوص حالات میں مخصوص شرائط کے ساتھ کفار سے جہاد وقتال کا حکم دیتا ہے تو باہمی قتل وغارت کو حرام قرار دیتا ہے۔ کسی کو ناحق قتل کرنے کے ظالمانہ اقدام پر قصاص لینے کی اجازت دیتا ہے لیکن قصاص لیتے وقت انتقامی غضب میں کچھ مزید کرنے (ظلم) کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ یتیموں کے حقوق اور پرورش کی نگہداشت کا حکم دیتا ہے لیکن ان کے مال میں غبن وخیانت سے ممانعت کرتا ہے۔ خیر وبھلائی کے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے تو بدعہدی پر باز پرس کی سخت وعید (خوف دلانا) سناتا ہے۔ اسلام ناپ تول میں ترازو کے معیار کو ہر طرح سے درست رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے اور حکم عدولی پر (نافرمانی کی صورت میں) سخت ترین دنیوی واخروی عذاب کی خبر دیتا ہے۔ اسلام لوگوں کے انفرادی معاملات میں بے جا مداخلت (بلاوجہ جاسوسی/حالات کی جستجو) کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے وقت کا ضیاع اور اس پر اخروی باز پرس کی تنبیہ کرتا ہے۔ اسی طرح فخر وغرور کے قولی وفعلی اظہار کی سخت ترین مذمت کرتا ہے (اور اس بے نتیجہ مشق کو نفرت آمیز عمل قرار دیتا ہے) اور سب سے بڑی بداخلاقی (بلکہ حد درجہ ذہنی وفکری کمینگی) یہ ہے کہ کوئی انسان اپنے خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ مخلوق کو شریک ومعبود قرار دے تو اسلام اس اخلاقی بگاڑ کو کفر وشرک قرار دیتا ہے۔ یہ اسلامی اخلاقیاتی نظام کے بنیادی خدوخال ہیں ورنہ اس کی تفصیلات وجزیات میں اتنا کچھ مواد موجود ہے کہ ہمارے علمی لائبریریاں تنگ پڑ جائیں۔ تاہم بعض ایسے اخلاقیاتی پہلو جن کا ذکر خود خالق کائنات نے اپنی مقدس کتاب

قرآن کریم میں فرمایا ہے مکمل نہ سہی کچھ کا ذکر تو ہماری نظروں سے گزرنا چاہیے خدا کرے ہمیں توفیق عمل نصیب ہوجائے واضح رہے کہ تہذیب و تعلیم کا حصول بذریعہ علم ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے علم کے حصول پر تاکیدی زور دیا ہے۔ علم سے زندگی میں حسن اخلاق کا کمال پیدا ہوتا ہے تو حصول علم اسلام کے نظام اخلاق کا لازمی وضروری حصہ ہے۔ آگے بڑھیے اوامر (ایسے احکام جن کے بجالانے کا حکم دیا ہے) کی طویل لسٹ فراہم کی ہے جو اعتقادات (عقائد) عبادات (فرائض واجبات سنن ومستحبات) و ہر سطح کے کلی معاملات کو محیط ہے۔ اخلاقیات کے فروغ میں وعظ ونصائح کے حکمتی نظام کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے اس لئے حکمت وموعظہ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ صبر وحلم تحمل مزاجی، سنجیدگی وقار، شکر وقناعت، توکل واخلاص (حسن نیت) امانت دیانت، معاملات کی شفافیت وصفائی، وفائے عہد شرافت وصداقت جیسی صفات حسنہ اسلامی اخلاقیات کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ تزکیہ نفس، عدل واحسان، بڑوں کا احترام، آداب وتہذیب ہر ایک سے حسن سلوک، اقارب ویتامیٰ پر دست شفقت غریب پروری صلہ رحمی، باہمی اصلاح وصلح جوئی، گھریلو معاملات میں میانہ روی، انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام، بلاامتیاز انسانیت کے ساتھ رحم دلی اورضرورت کے وقت خدمت، دکھی انسانیت کی معاونت اور مسائل کے حل کیلئے اخلاص سے کوشش کرنا جیسے اخلاق فاضلہ کا تاکیدی اہتمام اسلام کا طرہ امتیاز چلا آرہا ہے۔ اس کے برعکس کفر وشرک کے اعتقادی بگاڑ کو حرام اور باعث (دائمی) ہلاکت وبربادی قرار دیتے ہوئے بد اخلاقی بدتہذیبی وبدسلوکی، گستاخی وبے ادبی، جھوٹ دجل وفریب بدعہدی بہتان بے جا الزام تراشی، بدظنی غیبت، چغل خوری، بغض وحسد، بے جا تعصب وتفاخر، بزدلی وبے غیرتی، رشوت، کرپشن، سود خوری اورمعاملاتی خیانت ودھوکہ (تجارتی بددیانتی سمیت جملہ خیانتیں) ظلم وسرکشی لوگوں کے جائز حقوق پہ ڈاکہ زنی عمومی چوری وڈاکہ زنی سمیت جملہ گناہ قابل مواخذہ ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہ تو ادنیٰ سی جھلک ہے (جس کی مختصر سی جھلک نمایاں کی گئی ہے) ورنہ قرآن وسنت کی تعلیمات کا خلاصہ تزکیہ عقائد واعمال اور تزکیہ اخلاق وتہذیب ہے۔ جس کی تفاصیل تشریحات اور توضیحات سے تفاسیر شروح احادیث اور کتب فقہ بھری ہوئی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اسلامی اخلاقیاتی اقدار کو اپناتے ہوئے اس کے فروغ اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائے نیز باطل تہذیبوں کی اخلاقی بے راہ روی کے نتائج قبیحہ کو اجاگر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس کی نحوستوں سے محفوظ رکھنے کیلئے جدوجہد کی توفیق خاص سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا

حکمت میں سے ہے کہ جسے تیرے رب نے تیری طرف وحی کیا ہے اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہ بنا

ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفَىٰكُمْ رَبُّكُم

اور ورنہ تو ملزم مردود بنا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیا تمہارے رب نے

بِٱلْبَنِينَ وَٱتَّخَذَ مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنَٰثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا

تمہیں چن کر بیٹے دے دیے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا تم بڑی

عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِيَذَّكَّرُوا۟ وَمَا يَزِيدُهُمْ ع

بات کہتے ہو۔ اور ہم نے اس قرآن میں کئی طرح سے بیان کیا تا کہ وہ سمجھیں حالانکہ اس سے انہیں

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُۥٓ ءَالِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّٱبْتَغَوْا۟

نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے۔ کہہ دو اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا وہ کہتے ہیں تب تو انہوں

إِلَىٰ ذِى ٱلْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا

نے عرش والے تک کوئی راستہ نکال لیا ہوتا۔ وہ پاک ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے وہ بہت ہی بلند

كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ

ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں

وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ

اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے

إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ

بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب تو قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو

بَيْنَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا

آخرت کو نہیں مانتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا

ان کے دلوں پر پردے کر دیے ہیں تا کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے اور

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾

جب تو قرآن میں صرف اپنے رب ہی کا ذکر کرتا ہے تو پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۰۔ مشرکین کی غلیظ ترین بد اعتقادی کا پرزور مذمتی اظہار۔

۴۱۔ قرآن مقدس کی پرزور ناصحانہ و مشفقانہ تاکیدات کے باوجود کفار کی طرف سے نفرت آمیز رویہ کے اظہار کا مذمتی ذکر۔

۴۲ تا ۴۳۔ مشرکین کے فساد اعتقاد کا دلیل عقلی کے ذریعہ واضح تردیدی اظہار و بیان۔

۴۴۔ وحدہٗ لاشریک ذات کی عظمت خاص کا پر ہیبت دلیل سے ذکر۔

۴۵ تا ۴۶۔ مسلسل انکار حق کے نتیجہ میں کفار کے لیے قبول ایمان کے باطنی خدائی حجابات (پردوں) کا برہمی اظہار اور ذکر توحید پر کفار کے منفی ردعمل کا مذمتی ذکر۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ
ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ سنتے ہیں جب یہ لوگ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جس وقت آپس
نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷
میں سرگوشیاں کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم محض ایسے شخص کا ساتھ دیتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
دیکھ تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے پھر وہ راستہ نہیں
سَبِيْلًا ۝۴۸ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
پا سکتے۔ اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے پھر نئے بن کر
جَدِيْدًا ۝۴۹ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝۵۰ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
اٹھیں گے؟ کہہ دو تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ۔ یا کوئی اور چیز جسے تم اپنے
فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ
دلوں میں مشکل سمجھتے ہو پھر وہ کہیں گے ہمیں دوبارہ کون لوٹائے گا کہہ دو وہی جس نے
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ
تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے پھر تمہارے سامنے سروں کو ہلا کر کہیں گے کہ وہ کب ہو گا
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝۵۱ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ
کہہ دو شاید وہ وقت بھی قریب آ گیا ہو۔ جس دن تمہیں پکارے گا پھر اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے
وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۵۲ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ ع
آؤ گے اور خیال کرو گے کہ بہت ہی کم ٹھہرے تھے۔ اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو
هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
بہتر ہو بے شک شیطان آپس میں لڑا دیتا ہے بیشک شیطان
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝۵۳ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم کرے
اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝۵۴ وَرَبُّكَ
اور اگر چاہے تمہیں عذاب دے اور ہم نے تجھے ان پر ذمہ وار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور تیرا رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷ تا ۴۸۔ کفار و مشرکین کے منفی فکر و عمل پر مبنی اعتقادی فساد کے اظہار کا مذمتی بیان۔

۴۹ تا ۵۲۔ عقیدۂ آخرت کے حوالہ سے کفار کی بد اعتقادی کا پر زور تردیدی اظہار اور روز قیامت ان کے حوالہ سے اظہار حقیقت کا ذکر۔

(اگلی آیت میں انسانی اصلاحِ احوال کے لیے ہدایات کے پس منظر میں مزید نصیحت کا ذکر)

۵۳۔ بندوں کو ہمکلامی کے دوران شائستگی اختیار کرنے کی تلقین اور ناشائستگی و بداخلاقی کے شیطانی اثر بد کا تنبیہی ذکر۔

أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو
عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔ کہہ دو انہیں پکارو جنہیں تم
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾
اس کے سوا سمجھتے ہو وہ نہ تمہاری تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ اسے بدلیں گے۔
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ
وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں جو ان میں سے زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اپنے رب کی طرف نیکیوں کا
وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۗ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے
مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَإِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ
أَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
کریں یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔
وَمَا مَنَعَنَآ أَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ إِلَّآ أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُوْنَ ۗ
اور ہم نے اس لیے معجزات بھیجنے موقوف کر دیے کہ پہلوں نے انہیں جھٹلایا تھا
وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۗ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ
اور ہم نے ثمود کو اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے
إِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۗ وَمَا جَعَلْنَا
کے لیے بھیجتے ہیں۔ اور جب ہم نے تم سے کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے سب کو قابو میں کر رکھا ہے اور
الرُّءْيَا الَّتِيْٓ أَرَيْنٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي
وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کے
ع الْقُرْاٰنِ ۗ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ وَإِذْ قُلْنَا
لیے فتنہ بنا دیا اور ہم انہیں ڈراتے ہیں سو اس سے ان کی شرارت اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۴۔ تعلیمات حسنہ کے مثبت یا منفی اثرات قبول کرنے والوں سے خدائی سلوک کا سبق آموز اظہار اور آپ ﷺ کے تبلیغی فریضۂ منصبی کا حقیقت افروز ذکر و بیان۔

۵۵۔ احاطۂ علم کی خدائی صفت خاص کا واعظانہ اظہار اور اسی صفت علم کے پس منظر میں انبیاء کے مابین فرق مراتب رکھنے کا حکمتی ذکر کرتے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کرنے کا خاص پیرائے سے بیان (زبور میں خاتم الانبیاء کے حوالہ سے عطائے نبوت و خلافت ارضی کا خصوصی ذکر موجود تھا)

۵۶۔ کفار کے شرکاء (معبودان باطلہ) کی بے اختیاری و بے بسی کا طنز آمیز ذکر۔

۵۷۔ کفار جن کے قرب کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں ان مقربین کے خود اپنے اعتقادی فکر و عمل کا (اصلاح عقیدہ کے لیے) زوردار ناصحانہ بیان۔

۵۸۔ قیامت سے قبل دنیا میں ہلاکت کے فطری (طبعی اسباب) یا غیر فطری (غیر معمولی، عبرتی) اقدامات کے متعلق خدائی اٹل فیصلے کا اظہار۔

۵۹۔ کفار کے فرمائشی مطالبات پورا نہ کرنے کی وجہ اور حکمت کا باحوالہ (قوم ثمود کی وجہ ہلاکت) تنبیہی ذکر اور نشانیوں کے اظہار کے متعلق بھی خدائی مصلحت کا واعظانہ اظہار۔

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سجدہ میں گر پڑے کہا کیا میں ایسے
خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ
شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔ کہا بھلا دیکھ تو یہ شخص جسے تو نے مجھ سے بڑھایا اگر تو مجھے
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ
قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں بھی سوائے چند لوگوں کے اس کی نسل کو قابو میں کر کے رہونگا۔
اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾
فرمایا جا پھر ان میں سے جو کوئی تیرے ساتھ ہوا تو جہنم تم سب کی پوری سزا ہے۔
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ
ان میں سے جسے تو اپنی آواز سنا کر بہکا سکتا ہے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے بھی چڑھا دے
بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ
اور ان کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
اور شیطان کے وعدے بھی محض فریب ہی تو ہیں۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوگا
سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ
اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں
فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا
کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہی تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ
تم پر دریا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو بھول جاتے ہو جنہیں اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے پھر جب وہ
اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ
تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ پھر کیا تم اس
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ
بات سے نڈر ہو گئے کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۰۔ خدائی صفتِ خاص کی خبر دیتے ہوئے واقعۂ معراج نیز خاص درخت کے جہنم میں موجود ہونے کے متعلق کفار کے انکار و اعتراض کا ذکر مزید خدائی تنبیہات کے اظہار کے باوجود کفار کے باغیانہ ردعمل کا مذمتی اظہار۔

۶۱ تا ۶۵۔ (نافرمانی و سرکشی کے موجد) ابلیس کے حضرت آدمؑ کو سجدۂ تعظیمی کے متعلق حکمِ خداوندی سے انکار اور اس پر خدائی باز پرس کے نتیجہ میں شیطان کے بغاوتی مکالمہ اور ناحق جرأت جیسے عبرت آمیز واقعہ کا ذکر۔

۶۶۔ انسانیت پر خدائی انعام خاص کا احسانی بیان۔

۶۷۔ مشکلات میں خدائی مشکل کشائی کے بعد مشرکین کے دوبارہ اظہارِ شرک کا شکایاتی و مذمتی ذکر۔

۶۸ تا ۶۹۔ نافرمانوں پر خدائی گرفت کی مختلف صورتوں کا تنبیہی اظہار و بیان۔

وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ

بھیج دے پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔ یا تم اس بات سے بالکل نڈر ہو گئے ہو کہ وہ دوبارہ تمہیں پھر دریا

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا

میں لوٹا لائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہاری ناشکری سے تمہیں غرق کر دے پھر اپنی

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ

طرف سے ہم پر کوئی باز پرس کرنے والا بھی نہ پاؤ۔ اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ

دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں

خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ ع ۷

فضیلت عطا کی۔ جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے سو جسے

أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ

اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمالنامہ پڑھیں گے اور وہ تاگے کے برابر

فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

ظلم نہیں کئے جائیں گے۔ اور جو کوئی اس جہاں میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستہ

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا

سے بہت دور ہٹا ہوا۔ اور بیشک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز سے بہکا دیں جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی

إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا

بھیجی ہے تا کہ تو اس کے سوا ہم پر بہتان باندھنے لگے اور پھر تجھے اپنا دوست بنا لیں۔ اور اگر

أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ

ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو تو کچھ تھوڑا سا ان کی طرف جھکنے کے قریب تھا۔ اس وقت ہم تجھے زندگی

ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

میں اور موت کے بعد دوہرا عذاب چکھاتے پھر تو اپنے واسطے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتا۔

وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

اور وہ تو تجھے اس زمین سے ڈھکیل دینے کو تھے تا کہ تجھے اس سے نکال دیں پھر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٧٠۔ انسانوں کو عطا کردہ خدائی شرف عام وخاص کا ذکر۔

٧١تا٧٢۔ روز قیامت بارگاہ الٰہی میں انسانوں کی اپنے مقتداؤں سمیت طلبی کا ذکر اور ان کے مختلف حتمی نتائج کا تنبیہی اظہار و بیان۔

٧٣۔ کفار کی فکری خباثت اور ذہنی سرکشی کا مذمتی ذکر۔

٧٤تا٧٥۔ کفار کی سخت ترین نظریاتی گمراہی کے باوجود آپ ﷺ کی ثابت قدمی کا مخصوص لہجے سے اظہار اور مستقبل میں بھی اُن سے دور رہنے کا تنبیہی طرز سے تاکیدی نصیحت کا بیان۔ (مقربین و خواص پر خدائی احسانات کے پس منظر میں اس طرح کے طرزِ خاص سے تنبیہ، شفقت کی عکاس ہوتی ہے جسے ہم کم فہم عوام کیا سمجھیں؟)

٧٦تا٧٧۔ آپ ﷺ کے خلاف مکہ مکرمہ سے نکالنے کی تدبیریں کرنے والے شرپسندوں کو مستقبل کے حوالہ سے سخت خدائی تنبیہ اور پہلے سے جاری خدائی اٹل سنتِ الٰہیہ (قانون خداوندی) کا زور دار اظہار و بیان۔ (دشمنان حق کی ایذا رسانی کے غم کا بہترین مداوا (علاج) خدائی عبادات

لَا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

وہ بھی تیرے بعد بہت ہی کم ٹھہرتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے

مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ ٨ ع ٧ ٨

اور ہمارے دستور میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ آفتاب کے ڈھلنے سے

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز میں

مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ

مجمع ہوتا ہے۔ اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لیے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

مقام محمود میں پہنچا دے۔ اور کہہ اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ پہنچا دے اور مجھے خوبی کیساتھ

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾

نکال لے اور کر دے میرے لیے اپنی طرف سے غلبہ جس کے ساتھ نصرت ہو۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾

اور کہہ دو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ

ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى

اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے

شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ ٩ ع ٩

طریقہ پر کام کرتا ہے پھر تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر کون ہے۔ اور یہ لوگ تجھ

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

میں مصروف ہو جانا)۔

٧٨۔ فرضی نمازوں کے اپنے مقررہ وقتوں میں ادائیگی کے اہتمام کا پرزور حکم۔

٧٩۔ نماز تہجد کی خصوصی فضیلت اور آپ ﷺ کے لیے اس کی عظمت و اہمیت کا بطورِ خاص شاندار احسانی اظہار۔

٨٠تا٨١۔ مشرکین کی سخت ایذا رسانی پر آپ ﷺ کی ہجرت اور مستقبل میں اس کے دوررس نتائج کی پیشگی اطلاع خاص اور اس موقع پر بارگاہ الٰہی میں عجز و شکر سے لبریز دعائیہ کلمات کا اظہار و بیان۔

٨٢۔ مومنین پر قرآن مقدس کی ظاہری اور (بطورِ خاص) باطنی برکات و ثمرات کا احسانی اظہار اور کفار پر اس کے منفی اثرات کا مذمتی ذکر۔

٨٣۔ انسانی فطرت کی کمزوریٔ خاص کا شکایاتی ذکر۔

٨٤۔ ہر انسان کے مثبت یا منفی عمل کے باطنی اثرات (کہ کون حق پر ہے اور کون باطل) کے حوالے سے خدائی علم خاص کا تنبیہی ذکر۔

قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اسے اٹھالیں پھر تجھے

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

اس کے لیے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے۔ مگر یہ صرف تیرے رب کی رحمت ہے بیشک تجھ پر

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا

اس کی بڑی عنایت ہے۔ کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لاسکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار

ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ

کیوں نہ ہو۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر ایک قسم کی مثال بھی کھول کر بیان کردی ہے

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

پھر بھی اکثر لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے۔ اور کہا ہم تمہیں ہرگز نہ مانیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دے۔ یا تیرے لیے کھجور اور انگور کا کوئی باغ ہو

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا

پھر تو اس باغ میں بہت سی نہریں جاری کردے۔ یا جیسا تو خیال کرتا ہے

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ

ہم پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو روبرو لے آ۔ یا تیرے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہم تو تیرے چڑھنے کا بھی یقین نہیں کریں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا

یہاں تک کہ تو ہمارے پاس ایسی کتاب لائے جسے ہم بھی پڑھ سکیں کہہ دو میرا رب پاک ہے میں تو فقط

ع بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى

ایک بھیجا ہوا انسان ہوں۔ اور لوگوں کو ایمان لانے سے جب کہ ان کے پاس ہدایت آگئی صرف اسی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۸۵۔ رُوح کی حقیقت کے حوالے سے (نا قابل فہم) سوال کا (عام فہم) اعتقادی طرزِ خاص سے جواب۔

۸۶تا۸۷۔ وحی جیسی نعمت سلب کرنے کی غیر محدود قدرت رکھنے والی ذات کی طرف سے آپ ﷺ پر خصوصی فضل و کرم الٰہی کا احسانی بیان۔

۸۸۔ قرآنی حقیقت پر شک کرنے والوں کیلئے ہمہ جہت آفاقی چیلنج کا زور دار اظہار۔

۸۹۔ حقائق سے لبریز مکرر اظہار دلائل کے باوجود کفار کے انکاری رویہ کا شکایاتی ذکر۔

۹۰تا۹۳۔ جملہ مدلل حقائق کے اظہار کے باوجود کفار کے سلسلہ وار فرمائشی مطالبات کا مذمتی ذکر۔

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ
چیز نے روکا ہے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دو اگر زمین میں فرشتے
مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ ہی رسول بنا
رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
کر بھیجتے۔ کہہ دو کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں
خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ
سے خبردار دیکھنے والا ہے۔ اور جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پانے والا ہے اور جسے گمراہ کر دے پھر تو ان
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى
کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں پائے گا اور ہم انہیں قیامت کے دن
وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
مونہوں کے بل اندھے گونگے بہرے کر کے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی تو
سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا النصف
ان پر اور بھڑکا دینگے۔ یہ ان کی سزا اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ کیا جب
عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ
ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں
اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے وہ ان جیسے اور بھی بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے
وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ
لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں اس پر بھی ظالم انکار کیے بغیر نہ رہے۔ کہہ دو
لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ
اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم انہیں خرچ ہو جانے کے
الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ ع ۱۱
ڈر سے بند ہی کر رکھتے اور انسان بڑا تنگ دل ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۴۔ حضرت محمد ﷺ کے بطور نبی انتخاب پر کفار کی غیر معقول اعتراضی روش کا مذمتی اظہار۔

۹۵۔ فرشتوں کے بطور نبی نہ بھیجنے کا حکمتی اظہار و بیان۔

۹۶۔ کفار کے انکارِ نبوت پر خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے عظیم شہادت کی مہر تصدیق کا ذکر۔

۹۷ تا ۹۸۔ ہدایت و ضلالت کے متعلق خدائی مخفی حکمت کا ذکر کرتے ہوئے روز محشر (ان کے انکار آیات کی وجہ سے) کفار پر عبرتناک خدائی گرفت و انتقام کا غضبناک اظہار و بیان۔

۹۹۔ روزِ قیامت دوبارہ آسمان و زمین کی تخلیق کا دلیلِ عقلی سے اثباتی ذکر اور کفریہ اعتقاد رکھنے والوں کے لیے (گرفت کا) ایک وقت مقرر ہونے کا تنبیہی ذکر۔

۱۰۰۔ ظاہری اختیارِ خاص کا فکر انگیز ذکر و بیان (کہ وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ تاج نبوت کس خوش نصیب کے سر پہ جچتا اور سجتا تھا، مزید نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا)۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
پھر بنی اسرائیل سے بھی پوچھ لو جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے
اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ
اسے کہا اے موسیٰ میں تو تجھے جادو کیا ہوا خیال کرتا ہوں۔ کہا یہ تو تجھے معلوم ہے کہ یہ آسمانوں اور زمین
اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ
کے مالک ہی نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے نازل کی ہیں اور بیشک میں تجھے اے فرعون ہلاک کیا
مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ
ہوا خیال کرتا ہوں۔ پھر اس نے ارادہ کیا کہ انہیں اس زمین سے نکال دے تب ہم نے اسے اور اس
مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس زمین میں آباد رہو
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ
پھر جب آخرت کا وعدہ آئیگا ہم تمہیں سمیٹ کر لے آئیں گے۔ اور ہم نے اس قرآن کو سچائی سے
اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ م وقف لازم
نازل کیا اور وہ سچائی سے ہی نازل ہوا اور ہم نے تجھے صرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾
اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تا کہ تو مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور ہم
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
نے اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ کہہ دو تم اسے مانو یا نہ مانو بیشک وہ لوگ جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ
ہے جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں پر سجدہ میں گرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ
بیشک ہمارے رب کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ اور ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے گرتے ہیں
يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا ع
اور ان میں عاجزی زیادہ کر دیتا ہے۔ کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو سب اسی کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۱ تا ۱۰۲۔ سلسلۂ نبوت کے ایک سابق تاجدار حضرت موسیٰ کے فرعونیوں کی طرف مخصوص ۹ نشانیوں کے ساتھ بعثت (آمد) اور فرعون کے منفی ردعمل اور حضرت موسیٰ سے اُس کے باغیانہ مکالمہ کا ذکر۔

۱۰۳۔ فرعون کے خطرناک عزائم اور اس پر خدائی گرفت کا ذکرِ خاص۔

۱۰۴۔ ظالم فرعونی اقتدار کے عبرتناک خاتمہ کے بعد بنی اسرئیلیوں کو خدائی حکمِ خاص کا بیان۔

۱۰۵۔ تصدیقِ نزولِ حق و تصدیقِ رسالت کا شاندار اندازِ بیان۔

۱۰۶۔ قرآن مقدس کے تدریجی (سلسلہ وار) نزول کا حکمت افروز اظہار۔

۱۰۷ تا ۱۰۹۔ قبول حق کے حوالہ سے اہل ایمان کے اطاعت شعار جذبۂ صالحہ کا توصیفی ذکر۔

تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا
عمدہ نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ چلاکر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔ اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن
نہ کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے
لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾ ع ١٢ ١١ ١٢
اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَعَشْرُ آيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی
عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ
کجی نہیں رکھی۔ ٹھیک اتاری تاکہ اس سخت عذاب سے ڈراوے جو اس کے ہاں ہے ایمان داروں کو
الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَّاكِثِينَ فِيهِ
خوشخبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ ان کے لیے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ
أَبَدًا ﴿٣﴾ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَّا لَهُم بِهِ مِنْ
رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ ان کے پاس اسکی کوئی
عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن
دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی کیسی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ
يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ
لوگ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ پھر شاید تو ان کے پیچھے افسوس سے اپنی جان ہلاک کر دیگا اگر
يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ﴿٦﴾ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً
یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے۔ جو کچھ زمین پر ہے بیشک ہم نے اسے زمین کی زینت بنا دیا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۱۰۔ خدائی صفات عظیمہ کے ذریعہ اظہار عبودیت و عجز کی عمومی اجازت اور عبادتِ خاص (نماز) میں اظہار اعتدال کا تربیتی حکم۔

۱۱۱۔ شرک سے پاک خدائی صفاتِ خاص کے اعتقادی اظہار کا زوردار حکم و بیان۔

سورۃ الکہف

۱ تا ۳۔ خودثنائی (اپنی تعریف خود کرنا) کی حقدار اصل ذات کی طرف سے نزولِ نعمتِ عظمیٰ (نزول قرآن) پر اظہار حمد و شکر اور غیر معمولی صفات کتاب کا عظمتی ذکر نیز مقصد نزول اور اطاعت گذاروں کے لیے ابدی انعام و اکرام کا احسانی بیان۔

۴ تا ۵۔ مقصدِ نزول کا بیانِ مزید اور انتہائی شرکیہ اعتقادی کلمات کا اظہار کرنے والے جاہل اور منہ پھٹ کفار کی جرأتِ باطل کا مذمتی ذکر۔

۶۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی امت کے لیے حد سے زیادہ احساسِ شفقت اور عدمِ قبولیتِ ایمان پر بے انتہا اظہارِ حسرت و غم کا تنبیہی ذکر و بیان۔

لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور جو کچھ اس پر ہے بیشک ہم سب کو چٹیل

صَعِيدًا جُرُزًا ۝٨ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ

میدان کر دیں گے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبہ والے

كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝٩ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

ہماری نشانیوں میں سے عجیب چیز تھے۔ جب کہ چند جوان اس غار میں آبیٹھے پھر کہا اے ہمارے رب ہم

آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ

پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا سامان کر دے۔ پھر ہم نے کئی

آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

سال تک غار میں ان کے کان بند کر دیے۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں

الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝١٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ ۱ ع ۱۲ ۱۲

جماعتوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے۔ ہم تمہیں ان کا صحیح حال سناتے

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا

ہیں۔ بیشک وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت دی۔ اور ہم

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

نے ان کے دل مضبوط کر دیے جب وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا

لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝١٤ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا

رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو ہرگز نہ پکاریں گے ورنہ ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی۔ یہ ہماری قوم

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ

ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں ان پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝١٥ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور جب تم ان سے الگ ہو گئے ہو اور اللہ

وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ

کے سوا جنہیں وہ معبود بناتے ہیں تب غار میں چل کر پناہ لو تم پر تمہارا رب اپنی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷تا۸۔ زمین کی عارضی رونق (چمک دمک) اور ذرائع زینت کا ابتلائی (امتحانی و آزمائشی) پس منظر بیان کرتے ہوئے انجام کار اس کی عبرتناک فنائیت کا واعظانہ اظہار۔

(عجائبات تاریخ کے عبرتناک واقعات میں سے ایک اہم اور منفرد تاریخی واقعۂ عجیب کا نصیحت آموز تفصیلی ذکر)

۹۔ اصحٰب کہف و رقیم کے واقعہ کا آیاتِ عجیب کے منفرد عنوان سے سلسلہ وار اظہار و بیان۔

۱۰۔ چند صاحب بصیرت نوجوانوں کا مشکل حالات کے باعث غار میں پناہ لینے اور ان کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص کا ذکر۔

۱۱۔ ان نوجوانوں کا غارِ خاص میں سال ہا سال معجزاتی قیام۔

۱۲۔ طویل معجزاتی نیند سے بیداری کے تجربہ کا پس منظر سمیت اظہار و بیان۔

۱۳۔ چند نوجوانوں کے قبول ایمان و ہدایت کے واقعۂ صادقہ کا خدائی بیان۔

۱۴تا۱۵۔ اُن ایماندار نوجوانوں کو عطائے استقامت اور ان کی بصیرت افروز حق گوئی نیز شرکیہ فکر و اعتقادی فساد سے بیزاری کا ذکر و بیان۔

رَحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے اس کام میں آرام کا سامان کر دیگا۔ اور تو سورج کو دیکھے گا

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

جب وہ نکلتا ہے تو ان کی غار کے دائیں طرف سے ہٹا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان کے بائیں

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

طرف سے کتراتا ہوا گزر جاتا ہے اور وہ اس کے میدان میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے پھر اس کے لیے تمہیں کوئی بھی

مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

کارساز راہ پر لانیوالا نہیں ملے گا۔ اور تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ سور ہے ہیں اور ہم

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

انہیں دائیں بائیں پلٹتے رہتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور البتہ تم پر ان کی دہشت چھا جائے۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور اسی طرح ہم نے انہیں جگا دیا تاکہ ایک دوسرے سے پوچھیں ان میں سے ایک نے کہا تم کتنی دیر

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

ٹھہرے ہو انہوں نے کہا ہم ایک دن یا دن سے کم ٹھہرے ہیں کہا تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنی دیر تم ٹھہرے

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

ہو اب اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر اس شہر میں بھیجو پھر دیکھے کون سا

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

کھانا ستھرا ہے پھر تمہارے پاس اس میں سے کھانا لائے اور نرمی سے جائے اور تمہارے متعلق

بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ

کسی کو نہ بتائے۔ بے شک وہ لوگ اگر تمہاری اطلاع پائیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٦۔ نوجوانوں کا بعد از مشاورت شرکیہ ماحول سے کنارہ کشی کرنے کے لیے غار میں پناہ لینے کا فیصلہ اور غیبی نصرت الٰہیہ کا امید افزا اعتقادی اظہار۔

١٧۔ غار کے قدرتی ماحول اور ہیئتِ مخصوصہ (نقشہ دشکل) کا مشاہداتی و احسانی طرز خاص سے ذکر نیز اس واقعۂ خاص کو آیات خداوندی سے تعبیر کرتے ہوئے ہدایت و گمراہی کے حوالہ سے عادتِ الٰہیہ کا اصولی ذکر۔

١٨۔ غار میں حالت نیند کے دوران ان کی ظاہری کیفیتِ عجیبہ اور انکی جسمانی حفاظت کے (غیر معمولی) طبعی ماحول کا مشاہداتی طرز سے ذکر نیز انکے ساتھ موجود کتے کی ہیئتِ خاص سمیت غار کے پُر ہیبت احوال کی منظر کشی کا (وقوعی) بیان۔

١٩۔ سال ہا سال بعد ان کی بیداری کا حکمت آمیز اظہار اور (بعد از بیداری) مدت قیام کے متعلق نوجوانوں کے باہمی مکالمۂ خاص نیز حصولِ طعام (حلال وطیب) کے لیے کسی کو شہر میں مخفی انداز سے بھیجنے کا ذکر۔

فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

دین میں لوٹا لیں گے پھر تم کبھی فلاح نہیں پا سکو گے۔ اور اسی طرح ہم نے ان کی خبر ظاہر کر دی تاکہ

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ

لوگ سمجھ لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں جبکہ

يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ

لوگ ان کے معاملہ میں جھگڑ رہے تھے پھر کہا ان پر ایک عمارت بنا دو ان کا رب ان کا حال

اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

خوب جانتا ہے ان لوگوں نے کہا جو اپنے معاملہ میں غالب آ گئے تھے کہ ہم ان پر ضرور ایک

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

مسجد بنائیں گے۔ بعض کہیں گے تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور بعض اٹکل پچو سے کہیں گے پانچ ہیں

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

چھٹا ان کا کتا ہے اور بعض کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے کہہ دو ان کی گنتی میرا رب

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڢ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً

ہی خوب جانتا ہے ان کا اصلی حال تو بہت کم لوگ جانتے ہیں سو تو ان کے بارے میں سرسری گفتگو کے

ع ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ

سوا جھگڑا نہ کر اور ان میں سے کسی سے بھی ان کا حال دریافت نہ کر۔ اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے رب کو یاد کر لے جب بھول جائے اور کہہ دو

عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ

امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی بہتر راستہ دکھائے۔ اور وہ اپنے غار میں

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ

تین سو سے زائد نو برس رہے ہیں۔ کہہ دو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت رہے تمام آسمانوں اور زمین کا

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

علم غیب اسی کو ہے کیا عجیب دیکھتا اور سنتا ہے ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی

خلاصہ سوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۔ تعارف کی بجائے اخفا (اپنی پہچان چھپانے) کی وجہ کا حکمتی ذکر۔

۲۱۔ غار میں طویل قیام کے بعد ان کی بیداری کے پس منظر کا حکمت آمیز اظہار و بیان اور ان نوجوانوں کے جائے قیام کو یادگار کے طور پر محفوظ رکھنے کے متعلق لوگوں کی اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے انجام کار اس جگہ کو بطور مسجد بنانے کے فیصلہ کن اقدام کا بیان۔

۲۲۔ اصحٰب کہف کی تعداد کے متعلق اختلافی رائے کا ذکر اور اس حوالے سے غیر ضروری بحث کی بجائے اصولی تعلیم خداوندی اپنانے کا حکمت آمیز اظہار و بیان۔

۲۳ تا ۲۴۔ وعدہ کے وقت مشیت الٰہی (انشاء اللہ کہنے) کے حوالہ سے ناصحانہ تربیت الٰہی کا ذکر خاص۔

۲۵۔ مذکورہ صالح نوجوانوں کے غار میں قیام کی حتمی مدت کا اظہار۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

مددگار نہیں اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔ اور اپنے رب کی کتاب سے جو تیری طرف وحی

كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

کی گئی ہے پڑھا کر اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیگا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ حد

فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ النصف

سے گزرا ہوا ہے۔ اور کہہ دو سچی بات تمہارے رب کی طرف سے ہے پھر جو چاہے مان لے اور جو چاہے انکار

فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ

کردے بے شک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے انہیں اس کی قناتیں گھیر لیں گی اور اگر فریاد

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ

کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کیے جائیں گے جو تانبے کی طرح پگھلا ہوا ہوگا منہوں کو جھلس دیگا کیا

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

ہی بُرا پانی ہوگا اور کیا ہی بُری آرام گاہ ہوگی۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم بھی اُس کا

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھے کام کیے۔ وہی لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ

موٹے ریشم کا سبز لباس پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگانے والے ہوں گے کیا ہی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۶۔ مدت قیام کے حوالے سے مزید غیر ضروری بحث و تمحیص سے گریز کی تلقین کرتے ہوئے جملہ امور غیبیہ کے حوالے سے خدائی صفات خاصہ کا اثبات اور شرک کی نفی کا اعتقادی اظہار۔

۲۷۔ بیانِ واقعہ خاص کے بعد آپ ﷺ کو وحیِ قطعی (کتاب مقدس) کی تعلیمات عام کرنے کا حکم اور منکرین حق کے انجام بد سے آگہی کا اظہار خاص۔

۲۸۔ متکبر کفار کی ذہنیت فاسدہ کو رد کرتے ہوئے (کمزور و ضعیف) جانباز و جانثاران حق (رضائے الٰہی کے طلبگاروں) کی بھر پور حوصلہ افزائی کا تاکیدی و حکمی اظہار و بیان۔

۲۹۔ سرکش کفار کے سامنے احقاق حق (حق کے واضح اظہار) کے بعد (انکار حق کیصورت میں) ان کو اُخروی خطرناک خدائی گرفت و انتقام کے المناک مناظر سے آگاہ کر دینے کے حکم کا بیان۔

۳۰ تا ۳۱۔ اس کے برعکس مومنین صالحین کے لیے خدائی حوصلہ افزائی اور انعامات خاص کا احسانی بیان۔

اختلافِ رائے اور آزادیٔ رائے

(زیرِ مطالعہ سورۃ الکہف آیت نمبر ۲۱)

انسان کی فطرتی عادات/طبائع و مزاج میں اختلاف ایک بدیہی حقیقت ہے بلکہ مسلّمہ مُشاہداتی امر ہے کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد (مثلاً ۶ بچے ہیں) کے مزاج و طبائع میں واضح فرق دیکھا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں رائے کا اختلاف ظاہر ہوتا ہے۔ آگے اختلافِ رائے کی مختلف صورتیں ہیں جس کا عمر اور علم و تجربہ سے گہرا تعلق ہے، ایک انتہائی بے سمجھ/ بالکل جاہل اور ناتجربہ کار/مخبوط الحواس، ان کی رائے کا معاشرہ میں کوئی اعتبار (وزن) نہیں سمجھا جاتا، سمجھدار/ صاحبِ علم و فہم و تجربہ کار، سنجیدہ فکر کی رائے زیادہ معتبر اور صائب (درست) مانی جاتی ہے جبکہ غیر سنجیدہ، کم فہم و کم علم کم تجربہ والے انسان کی رائے میں درجہ بدرجہ وزن گھٹتا جاتا ہے۔ اس حد تک سمجھنا عام فہم بات ہے۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ رائے کا اختلاف کس حد تک معتبر ہوتا ہے، اس کی حدود کیا ہیں؟ یاد رکھیے! ہر اختلاف قابلِ سماعت نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر اختلاف مذموم ہوتا ہے قطعی امور عقائد، فرائض اور اخلاقی حقائق پر اختلاف مذموم ہی نہیں بلکہ ناقابلِ سماعت ہے، کوئی انسان اگر ویسے ہی عقائد و فرائض کا منکر ہے یا اخلاقیاتی حقائق کو مسخ کر چکا ہے وہ ویسے ہی مخبوط الحواس اور پاگل کے درجہ میں پہنچ چکا۔ اس کا اختلافِ رائے کون معتبر سمجھے؟ اختلافِ رائے بھی اس کا معتبر ہوتا ہے جو اُس شعبہ کا کوئی ماہر ہو۔ ایسا انسان جو کسی شے کی الف، ب (حروف ابجد) تک واقف نہ ہو وہ اگر کسی غیر متعلقہ امر کے متعلق اپنی مہارت پر اصرار کرنے لگے تو گویا وہ غیر سنجیدہ فکر کا حامل ہے۔ محض سرسری مطالعہ یا معلومات پر کوئی ماہر قرار نہیں دیا جا سکتا، آج کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے غیر متعلقہ امور پر بھی اپنی فہم و بصیرت کا رعب جمانا چاہتا ہے اور ہر معاملہ میں اس کا اصرار ہوتا ہے کہ اس کو بھی اختلافِ رائے کا حق ہے۔ یہ حقیقت جب مُسلّمہ اور طے شدہ ہے کہ آپ اگر کسی علم یا فن کے ماہر نہیں تو آپ کی

رائے غیر معتبر ہو گی یہ تو کامن سینس (عام فہم) امر ہے جس کو سمجھنے کے لیے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں، پھر علمی میدان کی طرف آیئے، یہاں زیادہ قابلِ تحقیق امور، خاص طور پر قابلِ اجتہاد معاملات پر اصحابِ علم وبصیرت کا تفقہ کے حوالے سے اختلافِ رائے دیکھا، پڑھا، سنا جاتا ہے، یہاں بھی ہر شخص اپنے آپکو علمی متدلات میں اختلافی رائے کے اظہار کرنے کی جرأت نہیں کرتا بلکہ اگر واقعاتی حقائق میں مجتہد فیہ مسئلہ اصحابِ تحقیق کے سامنے پیش کیا جائے تو پھر ماہرین کی علمی شوریٰ منعقد کی جاتی ہے جہاں اُس پر کھل کر علمی آراء سامنے لائی جاتی ہیں یہاں بھی یہ نکتہ اہم ہوتا ہے کہ کوئی بھی اپنے علمی اختلافِ رائے پر قطعی اصرار نہیں کرتا کہ میری رائے ہی صائب و درست ہے بلکہ امورِ اجتہادی میں اتنی شدت اختیار کرنا سلف کے ہاں کبھی پسندیدہ امر نہیں سمجھا گیا، دوسروں کے بالمقابل آپ کی دلیل کا مستحکم ہونا اپنی جگہ مگر کسی پر کوئی وحی تو نہیں آسکتی کہ آپ کی رائے ہی عند اللہ زیادہ معتبر ہے، ایسے دیگر امور (سیاسی نکتہ نگاہ یا مذہبی امور میں طریقہ کار کا اختلاف) میں اختلافِ رائے کو انا کا مسئلہ بنا لینا انتہائی خطرناک رجحان ہے جس کی اصلاح ضروری ہوتی ہے، اِعْجَابُ كُلِّ ذِیْ رَأْيٍ بِرَأْيِه کو فتنہ سمجھا جاتا ہے اللہ پاک ہر فتنہ سے محفوظ رکھے (آمین) علماء کو عموماً تنگ نظر و شدت پسند کہا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ علماء حق و اصحابِ تحقیق نے کسی میدان میں تنگ نظری کی بجائے وسعتِ فکری دکھائی ہے، کبھی دوسروں کے تحقیقی میدان میں مداخلت یا رائے زنی نہیں کی۔ ہر ایک کے تحقیقی میدان میں ان کی فنی خدمات کو سراہا ہے کسی بھی شعبہ کے ماہرین کے سامنے غیر متعلقہ امور میں زبردستی اختلافِ رائے کا اظہار نہیں کیا، یہ وسعتِ فکری ہے یا تنگ نظری؟ اب کوئی انجینئر، ڈاکٹر، مکینک، صحافی وغیرہ قرآن/ حدیث/ فقہ دیگر اسلامی موضوعات جن پر اُس کو کوئی عبور یا مہارت نہیں وہ آکر کہنا/ رائے زنی شروع کر دے کہ اس میں ہماری رائے یہ ہے یا ہمیں اس میں اختلاف ہے۔ اُن سے کوئی کہے کہ آپ جب اس شعبہ کے ماہر ہی نہیں تو آپ کی رائے کیسے سنی جائے؟ (یا معتبر سمجھی جائے)

اور یہ مسلّم طے شدہ حقائق کے برعکس آپ کی فضول رائے پر کیسے کان دھرے جائیں۔ اس بنیادی عام فہم قانون و تجزیاتی حقیقت کو پیشِ نظر رکھنے سے بہت ساری وہ علمی پیچیدگیاں حل ہو جاتی ہیں جو عام طور پر معاشرے کے ایسے افراد کی پیدا کردہ ہوتی ہیں۔ جو فیلڈ (شعبہ) سے تعلق ہی نہیں رکھتے بلکہ زبردستی دانشور بن کر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اب ذرا دوسری فکری غلط فہمی کے ازالہ کی طرف آیئے۔ اور وہ ہے آزادی رائے، یہ ایک ایسا پُرکشش عنوان ہے جو بظاہر بنیادی انسانی حقوق کا خوبصورت چہرہ کہا جاسکتا ہے، مگر حقائق کے برعکس دنیا میں کوئی بھی دانشور، ادارہ/قومی یا بین الاقوامی اس مطلق آزادی رائے کا قائل نہیں ہے۔ فی الحال مذہبی حقائق کی بجائے صرف دُنیوی امور پر ہی آزادی رائے کا مفہوم عام مراد لیں۔ تو پھر آزادی رائے کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی بھی شخص ملکی قوانین/آئین کی بغاوت کرتے ہوئے کھلّم کھلاّ انکار/سرکشی کا اظہار کرنا شروع کردے تو کوئی ملک/ادارہ اس پر گرفت (Action) ہرگز نہ لے کہ اس نے اپنی آزادی رائے کا ہی اظہار کیا ہے۔ حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں، کیوں؟ کوئی کسی کے لیے ہتک آمیز الفاظ استعمال کرلے تو اِس پر کوئی گرفت نہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنی آزادی رائے کا ہی تو استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ مگر یہ خلاف واقعہ ہے اس پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے کیوں؟ کوئی کسی کے قتل کا عزم ظاہر کرے اس پر گرفت کیوں کی جاتی ہے؟ حالانکہ اس نے فقط اپنی رائے کا اظہار ہی تو کیا ہوتا ہے۔ ایسے ہی کئی دیگر اسی نوعیت کے سوالات ہیں۔ جن کا تعلق بظاہر آزادی رائے سے ہے، ہر ملک کا قانون اس پر حرکت میں آتا ہے اور اس طرح کی آزادی رائے کو قابلِ سزا جرم سے تعبیر کرتا ہے کیوں؟ اس کے جواب میں معاشرے کے دانشور اور قانون کے ماہرین کا موقف بڑا واضح سنا جاسکتا ہے۔ یہ نام نہاد دانشور اور قانونی ادارے متضاد فکر و عمل میں مبتلا دیکھے جاسکتے ہیں جب ان کے مذہبی معاملات پر کوئی تنقیدی رائے سامنے آئے تو دوسروں کے معاملات میں بے جا مداخلت اور دل آزاری کا عنوان دیتے ہیں۔ جبکہ اسلام اور دین پر بے جا تنقید کو

آزادی رائے تعبیر کرنے کی دوہری منطق کا راگ الاپتے ہیں، یہ تنگ نظری نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر آزادی رائے کی کوئی حد بھی ہے یا نہیں؟ ہر ملک / اور قانون کہتا ہے کہ آزادی رائے بے لگام نہیں، اس کی کچھ حدود ہیں یہ شتر بے مہار نہیں، اسلام بھی محدود آزادی رائے کو تسلیم کرتا ہے مگر اپنے اصولی اعتقادات و شرعی حقائق پر مبنی تنقید کو اپنے مذہب و دین سے سرکشی قرار دیتا ہے اور دین سے بغاوت کی سخت ترین سزا بھی تجویز کرتا ہے بطورِ خاص مسلمانوں کے بھیس میں بے دین (سیکولر) اور منافق قسم کے لوگوں کی اسلامی احکامات پر منفی فکر و نظر اور تنقیدی ہذیاں سخت قابل مواخذہ امر ہے اس کو آزادی رائے کے پردے میں چھپ کر اعلانیہ مخالفت کرنے کی کوئی تاویل کرنا، جاہلانہ و احمقانہ سوچ ہی کہی جاسکتی ہے۔

ع ۴ / ۱۶

الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے۔ اور انہیں دو شخصوں کی مثال سنا دو ان دونوں میں سے ایک
لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا
کے لیے ہم نے انگور کے دو باغ تیار کیے اور ان کے گرداگرد کھجوریں لگائیں اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا
بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْئًا وَ
رکھی تھی۔ دونوں باغ اپنا پھل لاتے ہیں اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کرتے اور ان دونوں کے درمیان ہم نے
فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
ایک نہر بھی جاری کر دی ہے۔ اور اسے پھل مل گیا پھر اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ
أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ
سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور جماعت کے لحاظ سے بھی زیادہ معزز ہوں۔ اور اپنے باغ میں داخل ہوا ایسے حال
قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَ
میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا کہا میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا۔ اور میں قیامت کو ہونے
لَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ
والی خیال نہیں کرتا اور البتہ اگر میں اپنے رب کے ہاں لوٹایا بھی گیا تو اس سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا۔ اسے اس
وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ
کے ساتھی نے گفتگو کے دوران کہا کیا تو اس کا منکر ہو گیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے بنایا پھر
ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَا
تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میرا تو اللہ ہی رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ اور
إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تَرَنِ أَنَا
جب تو اپنے باغ میں آیا تھا تو تو نے کیوں نہ کہا جو اللہ چاہے تو ہوتا ہے اور اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت
أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ
نہیں اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کم ہوں۔ پھر امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ أَوْ
باغ سے بہتر دے اور اس پر لو کا ایک جھونکا آسمان سے بھیج دے پھر وہ چٹیل میدان ہو جائے۔ یا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۲ تا ۳۳۔ سزا و جزا کے پس منظر میں دو افراد (مال دار کافر اور فقیر مومن) کی مثال کا عبرت آموز واقعۂ خاص۔

۳۴۔ مال دار کافر کا اپنے فقیر دوست کے سامنے مالیاتی برتری اور فخر کا ناحق اظہار۔

۳۵ تا ۴۱۔ کافر مال دار کے فسادِ اعتقاد کا رد کرتے ہوئے مومن فقیر کا شاندار و حقیقت آمیز (اعتقادی و فکری) ناصحانہ و تنبیہانہ اظہار و بیان۔

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ

اس کا پانی خشک ہوجائے پھر تو اسے ہرگز تلاش کر کے نہ لا سکے گا۔ اور اس کا پھل سمیٹ لیا گیا پھر وہ

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ

اپنے ہاتھ ہی ملتا رہ گیا اس پر جو اس نے اس باغ میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا اور کہا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ

کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔ اور اس کی کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی

دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ

مدد کرتے اور نہ وہ خود ہی بدلہ لے سکا۔ یہاں سب اختیار اللہ سچے ہی کا ہے اسی کا انعام

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ ع ۵ ۱۷

بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ اچھا ہے۔ اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر و مثل ایک پانی کے

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین کو روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی پھر وہ ریزہ ریزہ ہوگئی کہ

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

اسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ مال اور اولاد تو

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور تیرے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ثواب اور آخرت کی امید کے

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

لحاظ سے بہتر ہیں۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو صاف میدان دیکھے گا اور

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ اور سب تیرے رب کے سامنے صف باندھ کر

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

پیش کیے جائیں گے البتہ تحقیق تم ہمارے پاس آئے ہو جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم نے خیال کیا تھا

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

کہ ہم تمہارے لیے کوئی وعدہ مقرر نہ کریں گے۔ اور اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا پھر تو مجرموں کو دیکھے گا اس چیز

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۲ (وہی ہوا جو ہونا تھا) فخر و غرور کے سبب خدائی ہلاکت کے نتیجہ میں کافر مالدار کا بے موقع اپنے فساد فکر و اعتقاد کا ماتم اور اظہار حسرت کا بیان۔

۴۳ تا ۴۴۔ منفی فکر و عمل کے نتائج فاسدہ کے متعلق عبرت آمیز خدائی تجزیہ برحق کا بیان۔

۴۵۔ دنیا کی بے ثباتی اور انجام کار فنائیت کا مثالیاتی طرز خاص سے اظہار و بیان۔

۴۶۔ مال و اولاد کی ظاہری منفعت (فائدہ) اور صالحات (نیکیوں) کے دائمی فوائد کا حقیقی اظہار

۴۷۔ روز محشر کے بعض ہولناک مناظر کا تنبیہی بیان۔

۴۸ تا ۴۹۔ روز قیامت سب کی بارگاہ الٰہی میں حاضری کا عبرت آمیز ذکر اور اس موقع پر نافرمانوں کے بے محل اظہار حسرت نیز جملہ اعمال کی مشاہداتی ویڈیو سامنے آنے کا تنبیہی ذکر۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٥٠۔(مجرمین کے ازلی سرپرست) شیطان کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدۂ احترامی سے انکار، اس کی جنسی اصلیت اور نافرمانی کا ذکر، خدائے برحق کی بجائے شیطانی راہوں کی تقلید پر سخت (خدائی) مذمت اور برہمی کا اظہار۔

٥١۔روز قیامت کفار کو (شرمندہ و رسوا کرنے کی غرض سے) اپنے معبودان باطلہ سے مدد لینے کا حکم مگر جواباً معبودان باطلہ کی بے بسی کا اظہار، اور کفار کی عبرتناک ہلاکت اور خدائی یقینی عذاب و انتقام کا غضبناک ذکر۔

٥٤۔صداقت حق کے اظہار کے لیے بار بار ہر طرزِ خاص سے سمجھانے کے باوجود انسان (کفار) کے بے جا اور (بے دلیل) جھگڑنے پر اظہار افسوس کا ذکر۔

٥٥۔ہدایتِ حق اور رجوع الٰہی کی باطنی رکاوٹ خاص کا تنبیہی طرز سے ذکر و بیان۔

فِيهِ وَيَقُولُونَ يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا

سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہے اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کیسا اعمال نامہ ہے کہ اس نے کوئی

كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے اور

ع ٦ ٥ ١٨ أَحَدًا ۝٤٩ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ

تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب

كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ

نے سجدہ کیا وہ جنوں میں سے تھا سو اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی

مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ۝٥٠ مَّآ أَشْهَدتُّهُمْ

اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں بے انصافوں کو برا بدل ملا۔ نہ تو

خَلْقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ

آسمان اور زمین کے بناتے وقت اور نہ انہیں بناتے وقت میں نے انہیں بلایا اور میں گمراہ کرنے والوں

ٱلْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝٥١ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا۟ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ

کو اپنا مددگار بنانے والا نہ تھا۔ اور جس دن فرمائے گا میرے شریکوں کو پکارو جنہیں تم مانتے تھے پھر وہ انہیں

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝٥٢ وَرَءَا ٱلْمُجْرِمُونَ

پکاریں گے سو وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور ہم نے ان کے درمیان ہلاکت کی جگہ بنا دی ہے۔ اور گناہگار

ع ٧ ٤ ١٩ ٱلنَّارَ فَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا۟ عَنْهَا مَصْرِفًا ۝٥٣ وَلَقَدْ

آگ کو دیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ

اور البتہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں ان لوگوں کے لیے ہر ایک مثال کو کئی طرح سے بیان کیا ہے اور انسان بڑا

شَىْءٍ جَدَلًا ۝٥٤ وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓا۟ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا۟

ہی جھگڑالو ہے۔ اور جب ان کے پاس ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے کوئی

رَبَّهُمْ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ ٱلْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ ٱلْعَذَابُ قُبُلًا ۝٥٥

چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہیں پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے یا عذاب ان کے سامنے آ جائے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اور کافر ناحق جھگڑا کرتے ہیں تاکہ

كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا

اس سے سچی بات کو ٹلا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے مذاق بنالیا

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ

ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر ان سے منہ پھیر لے

مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي

اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں

آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾

کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے تو بھی وہ ہرگز کبھی راہ پر نہ

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ

آئیں گے۔ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے اگر ان کے کیے پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی

الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ

عذاب بھیج دیتا بلکہ ان کے لیے ایک معیاد مقرر ہے اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے۔ اور یہ بستیاں

الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ ع وَإِذْ قَالَ

ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کیا ہے جب انہوں نے ظلم کیا تھا اور ہم نے ان کی ہلاکت کا بھی ایک وقت مقرر کیا

مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾

تھا۔ اور جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ میں نہ ہٹوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

یا سالہا سال چلتا جاؤں۔ پھر جب وہ دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر پہنچے دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے پھر

سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا

مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح کا راستہ بنالیا۔ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے تو اپنے جوان سے کہا کہ ہمارا

هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ

ناشتہ لے آ البتہ تحقیق ہم نے اس سفر میں تکلیف اٹھائی ہے۔ کہا کیا تو نے دیکھا جب ہم اس پتھر کے پاس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۶۔ کفار و مشرکین کے بے جا فرمائشی مطالبات کے جواب میں کفار کے باغیانہ فکر و عمل کا سخت نوٹس۔

۵۷۔ اعراضِ حق کے مجرمین پر باطنی خدائی گرفت (قبول حق کے باطنی حجابات اور رکاوٹوں) کے نتائج کا سخت تنبیہی اظہار۔

۵۸۔ غفور و رحیم رب کی طرف سے فوری گرفت نہ کرنے کی پس پردہ حقیقت کا تنبیہی ذکر۔

۵۹۔ خدائی نافرمانوں کی سرکشی و بغاوت کے نتیجہ میں ہلاکت کا عبرت آموز اظہار۔

متکبر و سرکش لوگوں کی ہلاکت و بربادی کے بعد اللہ کے مقرب بندوں کے اظہار عجز و فرمانبرداری کے تاریخی واقعہ خاص کا ذکر۔

۶۰۔ (حضرت موسیٰ کو علمِ خاص کے حصول کے لیے سفر کرنے کے خدائی حکم کی اطاعت میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے خادم خاص کے سامنے حصول علم خاص کے لیے عزمِ مصمم کا تاکیدی اظہار۔

۶۱۔ مجمع البحرین کے پاس پہنچ کر دونوں پر نسیان کا غالب آنا اور مچھلی کا دریا میں عجب طور پر سرنگ میں کود جانے کا ذکر۔

شریعت وطریقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ الکھف آیت نمبر ٦٠)

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ سوچ وفکر، رسومات، تہذیب حتیٰ کہ مذہبی عقائد تک میں تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں، ایک وقت آتا ہے کہ کسی قوم کی اپنی تہذیب، کلچر، رسومات اور پھر عقائد بھی کہانی بن کر رہ جاتے ہیں۔آپ قدیمی اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ بلکہ صداقتِ حق کے منبع وسرچشمہ قرآن مقدس نے بھی اقوامِ سابقہ کے احوال و قصص میں اس حقیقت سے پردہ کشائی کی ہے اور انبیاء ورسل کی وقتاً فوقتاً اقوامِ سابقہ کی طرف بعثت اسی پس منظر میں ہوتی رہی تھی کہ وقت گذرنے پر لوگوں کے عقائد واعمال میں بگاڑ پیدا ہو جاتا، جس کی اصلاحی محنت کے لیے پھر یکے بعد دیگرے انبیاء معبوث ہوتے اب ختم نبوت کی وجہ سے علماء وقت پر اصلاحی ذمہ داریاں لاگو کی گئی ہیں کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں لوگوں کو حق وصداقت کی راہنمائی کرتے رہیں۔تاکہ جہالت اور خواہشاتِ نفس کے باعث، قوم فکر وعمل کے بگاڑ سے محفوظ رہے۔مگر جن لوگوں کو قوم کی اصلاحی ذمہ داری سونپی گئی وہ بھی اگر خدانخواستہ جہالت/ بدفکری یا بدعملی کا شکار ہو جائیں تو پھر اصلاح کا اللہ ہی حافظ ہے۔آپ قرآن پاک میں اس خدائی تجزیۂ حق کا مطالعہ کریں کہ، ترجمہ: ''اور ترک دنیا جو انھوں نے خود ایجاد کی، ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی مگر انہوں نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا پس اسے نباہ نہ سکے جیسا نبھانا چاہیے تھا'' (سورۃ الحدید آیت نمبر ٢٧)۔اس حقیقت آمیز و چشم کشا صورتحال کی نشاندہی شکایتی طرز فکر سے کی گئی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا والے اعمال میں خدائی تعلیمات و ہدایات کو نظر انداز کر کے نئی (من پسند اور خواہشاتی) راہیں اپنائی گئیں اور آنے والے وقت میں اسمیں مزید نظریاتی و عملی بگاڑ کے نتیجہ میں عقائد حقہ اور اعمالِ صالحہ کی اصل حقیقت کو مسخ کر کے تحریفات کی نئی عمارتیں کھڑی کر دی گئیں، آج قدیم مذہبی عقائد و روایات میں آپ کو اسی تبدیل شدہ بلکہ مسخ شدہ تعلیمات کے فرسودہ افکار کی جھلک واضح دکھائی دیتی ہے۔تاہم اسلامی تعلیمات میں اصل عقائد وحقائق کا منبع چونکہ قرآن مقدس ہے اور اس کی تشریحات کا سرچشمہ، احادیثِ رسول اللہ ہیں۔ اور اُنکی علمی تعبیر کا فریضہ فقہاء مجتہدین ادا کرتے رہے ہیں۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کی حقانیت آج بھی دنیا کے کئی اسلامی ممالک میں عملی شکل میں (باوجود تمام تر کمزوریوں کے) بہت حد تک محفوظ ہے تاہم ایشیاء میں مسلمانوں کا زیادہ تر رہن سہن، ہندو، بدھ مت، سکھوں وغیرہ جیسی قوموں سے مخلوط طور پر چلتا رہا مگر اس میں بھی اس وقت کے اکابر ومشائخ نے اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو راہِ حق پر قائم رکھنے کے لیے اپنی تمام تر مساعی جمیلہ جاری رکھیں۔ تاہم چونکہ اکثریتی علاقے اور عوام جاہلانہ طرز فکر وعمل سے رہ رہے تھے۔اس لیے عقائد واعمال میں مخلوط تہذیب وروایات کا اثر ہوتا رہا۔جس کے نتیجہ میں ہماری مسلمان عوام پر اس کے کافی منفی اثرات محسوس کیے جاتے ہیں منجملہ اثراتِ فکر ونظر میں ایک یہ جاہلانہ نظریہ بھی عوام میں متعارف ہے کہ

شریعت اور چیز ہے طریقت اور شے ہے، شریعت ظاہری حکم یا عمل کا نام ہے جبکہ طریقت باطنی حقیقت ہے جس کا علم صوفیاء و مشائخ کو ہوتا ہے علماء کو نہیں ہوتا وغیرہ۔ یاد رکھیے! شرعی حقائق اور احکام اس جاہلانہ فکر کی تردید کرتے ہیں۔ اہل علم اصحابِ بصیرت اور حق پرست مشائخ و صوفیاء ایسی افکار کو مسترد کر کے شریعت و طریقت دونوں کو باہم لازم و ملزوم حقیقت کے طور پر دیکھتے ہیں، شریعت طریقت ہے اور طریقت کا دوسرا نام شریعت ہے۔ اہل علم و اصحاب نظر کی قدیم کتب میں اس جاہلانہ سوچ کی کوئی من پسند تشریح آپ کو نہیں ملے گی، قدیم علماء صوفیاء و مشائخ، مفسرین، محدثین اور فقہاء سب شریعت کی اتباع کو ہی اصل حقیقت تسلیم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بعض جاہل لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف علمی سفر کے حوالہ سے قرآن کریم میں واقعاتی ذکر سے استدلال کرتے ہیں، کہ حضرت موسیٰؑ صاحب شریعت نبی تھے اس لیے وہ حضرت خضرؑ سے طریقت سیکھنے گئے تھے مگر (معاذ اللہ) سیکھ نہ سکے۔ اور یوں وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ شریعت کا درجہ نیچے ہے اور طریقت کا درجہ اوپر ہے۔ یہ سوچ وفکر کی غلطی ہر طرح سے لازماً قابل اصلاح ہے، قدیم تفاسیر میں کسی مفسر نے یہ فضول نکتہ آفرینی نہیں اٹھائی اور نہ ہی ان کی کوئی گنجائش تھی بلکہ اصل واقعاتی حقیقت ہر مفسر نے بیان کر دی ہے اور وہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن میں خود واضح اظہار سے کہا گیا ہے (جس کی تفصیل یہاں بیان کرنا مضمون کو لمبا کرنے کا سبب بنے گی) بعض لوگ کرامات کو درمیان میں لاتے ہیں کہ وہ علماء کے ہاتھوں ظاہر نہیں ہوتیں، صرف اصحاب طریقت کے ہاتھوں ہوتی ہیں۔ بھائی یہ قانون کہاں لکھا ہے کہ کرامت کا ظہور فقط صوفیاء یا اصحابِ طریقت کے ہاتھوں ہی ہو سکتا ہے، صوفیاء و مشائخ یا اللہ والے اصحابِ طریقت سب اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے شریعت کی اتباع کر کے ہی بن سکتے ہیں۔ اس سے ہٹ کر محبتِ الٰہی، قربِ الٰہی کا کوئی راستہ نہیں ہے، خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں، ترجمہ: ’’آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائیں گے‘‘ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)۔ گویا اللہ پاک کے قرب اور محبت کا راستہ صرف خاتم الانبیاء ﷺ کی ہر طرح سے اتباع ہے وہ اتباع آپ ﷺ کی اسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہے اس میں ظاہر باطن کی کوئی تفریق نہیں، آپ ﷺ کی اتباع کے نتیجہ میں ظاہر و باطن درست ہوتا ہے۔ عقائد، معاملات، اخلاقیات ہر شے میں نور (اصلاح) پیدا ہوتا ہے، ذکر وفکر اور اعمال صالحہ کی توفیق و ترغیب نصیب ہوتی ہے۔ جو عقائد بھی غلط رکھیں، فرائض کی پابندی بھی نہ کریں، معاملات و اخلاقیات بھی درست نہ کریں۔ شکل و صورت میں بھی اپنے پیغمبر برحق کی اتباع نہ کریں۔ وہ اصحابِ معرفت و اصحابِ طریقت کیسے بن سکتے ہیں، طریقت شریعت کی اتباع و عمل کا نام ہے۔ اس کے ہٹ کر کوئی جدا راستہ نہیں ہے اسی پر صحیح العقیدہ اصحاب علم و نظر پر متفق ہیں۔ اصحاب علم وفکر کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس میں شریعت و طریقت کے حوالہ سے جاہل لوگوں کی پھیلائی گئی غلط فہمی کی (دلیل و حکمت سے) تردید اور اصلاح کرتے رہیں۔ کیونکہ ہم سب کے لیے مشترکہ خدائی حکم ہے ﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ﴾ (سورۃ الغاشیہ آیت نمبر ۲۱)۔

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ
ٹھہرے تو میں مچھلی کو وہیں بھول آیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا ہے کہ اس کا ذکر کروں اور اس نے اپنی راہ سمندر
عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾
میں عجیب طرح سے بنالی۔ کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہی الٹے پھرے۔
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
پھر ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جسے ہم نے اپنے ہاں سے رحمت دی تھی اور اسے ہم نے اپنے پاس
عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
سے ایک علم سکھایا تھا۔ اسے موسیٰ نے کہا کیا میں تیرے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تو مجھے سکھائے اس میں سے جو
رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
تجھے ہدایت کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ کہا بے شک تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا۔ اور تو صبر کیسے کرے گا اس
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ
بات پر جو تیری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ کہا انشاءاللہ تو مجھے صابر ہی پائے گا اور میں کسی بات میں بھی تیری
لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
مخالفت نہیں کروں گا۔ کہا پس اگر تو میرے ساتھ رہے تو مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کر یہاں تک کہ میں
ع ٩ / ١١ / ٢١ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۗ قَالَ
تیرے سامنے اس کا ذکر کروں۔ پس دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اسے پھاڑ دیا کہا کیا تو
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
نے اس لیے پھاڑا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو غرق کر دے البتہ تو نے خطرناک بات کی ہے۔ کہا کیا میں نے تجھے
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَ
نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا۔ کہا میرے بھول جانے پر گرفت نہ کر اور میرے معاملہ میں
لَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ
سختی نہ کر۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا تو اسے مار ڈالا
قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۗ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
کہا تو نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا البتہ تو نے بڑی بات کی۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۲ تا ۶۳۔ آگے جا کر حضرت موسیٰ کا اپنے خادمِ خاص سے طلبِ طعام اور طویل سفر کی وجہ سے اظہارِ صعوبت (مشقت و تھکاوٹ کا شکوہ) جواب میں خادمِ خاص کا مچھلی کے دریا میں غیر معمولی کود جانے نیز شیطانی نسیان کے باعث تاخیر اطلاع کا معذرتی اظہار۔

۶۴۔ حضرت موسیٰ و خادم کے اسی مقام متعین کی طرف لوٹتے ہوئے تلاش خاص کا واقعاتی ذکر۔

۶۵۔ مقام متعین پر آمد کے بعد دونوں کی ایک خاص مقرب بزرگ (جن کو خدا کی طرف سے وہبی علم عطا کیا گیا تھا) سے ملاقات کا ذکر۔

۶۶۔ حضرت موسیٰ کا حضرت خضرؑ کے سامنے حصولِ علم خاص کے لیے (طالب علمانہ) درخواست کا اظہار۔

۶۷ تا ۶۸۔ حضرت خضرؑ کا (بعد از مشاہدۂ مزاج) بوجہ خاص اظہار معذرت۔

۶۹ تا ۷۰۔ حضرت موسیٰ کا مکمل اظہار اطاعت، اس پر حضرت خضرؑ کی سوال کے حوالہ سے خصوصی نصیحت۔

۷۱۔ دونوں حضرات کی کشتی میں آمد اور دوران سفر حضرت خضرؑ کا اقدام خاص، جواباً حضرت موسیٰ کا اعتراضاتی اظہار۔

۷۲ تا ۷۳۔ حضرت خضرؑ کی حضرت موسیٰ کو وعدۂ اطاعت کی یاددہانی جواب میں حضرت موسیٰ کی بعد از معذرت نرمی برتنے کی درخواست۔